نور علی نور یهدی الله لنوره من یشاء

کتاب شریف صحیفۂ لطیف کنز احادیث رامفاتیح ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح اعنی

ربع ثانی

مظاہر حق

من تصنیفات

عالم نبیل فاضل جلیل محدث فقیہ جید مولانا مولوی محمد قطب الدین خان دہلوی مرحوم مغفور

مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں طبع ہوا

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْجَنَائِزِ کتاب ہے بیچ بیان جنازون کے ف جنائز جمع جنازہ کی اور جنازہ ساتھ زبر جیم کے اور زیر کے بھی میت کے
کو تخت پر ہو اور ساتھ زیر کے فصیح تر ہے اور بعضون نے کہا کہ جنازہ ساتھ زبر جیم کے بھی میت کے اور زیر سے بھی تخت کے کہ جسپر میت کو رکھ کر
لیجاتے ہین اور بعضون نے بالعکس کہا ہے یعنے جنازہ جیم کے زیر سے میت کو کہتے ہین اور جیم کے زبر سے تخت کو کہتے ہین ف ح

بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَثَوَابِ الْمَرَضِ

باب ہے بیچ بیان پوچھنے بیمار کے اور ثواب بیماری کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے
ابی موسیٰ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھلاؤ بھوکے کو یعنے مضطر اور مسکین اور فقیر کو اور پوچھو بیمار کو اور چھڑاؤ قیدی کو یعنے
دشمن کے ہاتھ سے روایت کی بخاری نے ف یہ سب امر واسطے وجوب علی الکفایہ کے ہین پس اگر ایک بجا لاوے ساقط ہوتا ہے گناہ اورون کے
ذمہ سے لیکن تمام سنت اور باعث ثواب ہے اور اگر کوئی بھی بجا نہ لاوے سب گنہگار ہونگے لہذا ذکر میں اور حضرت شیخ رحمہ اللہ نے لکھا ہے
کہ بھوکے کو کھلانا سنت ہے اگرچہ حد اضطرار یعنے ہلاکت کو نہ پہونچے اور فرض ہے اگر اضطرار کو پہونچا اور فرض کفایہ ہے اگر متعین نہو کوئی یعنے مثلا ایک
شہر مین کئی آدمی ذی مقدور ہون اور فرض عین ہے اگر متعین ہو یعنے مثلا ایک شہر مین ایک ہی شخص مقدور رکھتا ہو اور مفلس محتاج
اور بیمار پوچھنے بھی سنت ہے اگر کوئی خبرگیران بیمار کا ہو اور واجب ہے اگر کوئی خبرگیران اسکا نہو وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ
الْعَاطِسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق مسلمان کے مسلمان پر پانچ ہین
جواب دینا سلام کا اور پوچھنا بیمار کو اور ساتھ جانا جنازون کے اور قبول کرنا دعوت کا اور جواب دینا چھینک والے کا روایت کی یہ بخاری
اور مسلم نے ف یہ پانچون باتین فرض کفایہ ہین اور کرنا سلام کا سنت ہے اور وہی حقوق اسلام سے ہے چنانچہ آگے حدیث مین آوے گا
لیکن بہت افضل و زیادہ ہے اسلیے کہ اسمین تواضع ہے اور سبب ہے ادائے واجب کا اور پوچھنا بیمار کو اور ساتھ جانا جنازے کے اور اہل
بدعت مستثنیٰ ہین انکے یعنے روافض وغیرہ کی نہ خبر پوچھے نہ انکے جنازے کے ساتھ جاوے اور قبول کرنا دعوت کا یعنے اگر کوئی بلاوے

مدد کرنیکے لیے تو قبول کرے اور جاوے اور بعضوں نے کہا کہ ضیافت کے لیے بلاوے تو حاضر ہووے بشرطیکہ اسمین گناہ نہو ورنہ امام غزالی نے کہا کہ جو کھانا ازراہ مفاخرت اور نام ونمود کے پکاوین نہ قبول کرے اور سلف یعنے صحابہ اور اگلے علما مکروہ رکھتے تھے اسکو اور جواب دینا چھینکنے والے کا یعنے اگر وہ الحمد للہ کہے تو اسکے جواب مین کہے یرحمک اللہ لکھا ہے شرح السنۃ مین کہ یہ سب حق اسلام کے ہین برابر ہین انمین سب مسلمان نیک بھی اور بد بھی یعنے گنہگار غیر مبتدع مگر خاص کیا جاوے نیک ساتھ بشاشت اور مصافحہ کے نہ فاجر علی الاعلان گناہ کرنیوالا ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيلَ مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انھین ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق مسلمان کے مسلمان پر چھ ہین عرض کیا گیا کیا ہین وہ اے رسول خدا کے فرمایا جسوقت کہ ملاقات کرے تو مسلمان سے پس سلام کر اسپر اور جسوقت بلاوے تجکو یعنے مدد کرنیکے لیے یا ضیافت کے لیے پس قبول کر اور جسوقت خیرخواہی چاہے تجھسے پس خیرخواہی کر واسطے اسکے اور جسوقت چھینکے پھر الحمد للہ کہے پس جواب دے اسکو یعنے یرحمک اللہ کہو اور جب بیمار ہو پس پوچھ اسکو اور جسوقت مرجاوے ساتھ جا اسکے یعنے نماز و دفن کے لیے روایت کی یہ مسلم نے ف اور جب بیمار ہو پس پوچھ اگرچہ ایکبار ہو اور یہ جو مشہور ہے کہ بعض اوقات مین عیادت بیمار کی نہ کیجاوے کچھ اصل اسکی نہین بلکہ باطل ہے اور اس حدیث مین بیان خیرخواہی کا زیادہ ہے اور اسمین حقوق مسلمان کے مسلمان پر چھ فرمائے اور اوپر کی حدیث مین پانچ پس مراد حصر نہین ہے حقوق مسلمانی کے بہت ہین ہر مقام مین کچھ کچھ انمین سے بیان فرمائے ہین اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ احکام وحی مین تدریج یعنے ٹھہر ٹھہر کر نازل ہوئے ہون یعنے پہلے پانچ نازل ہوئے ہون پھر چھ ع وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَنَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيبَاجِ وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَالْقَسِّيِّ وَآنِيَةِ الْفِضَّةِ وَفِي رِوَايَةٍ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ فَإِنَّهُ مَنْ شَرِبَ فِيهَا فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيهَا فِي الْآخِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزونکا اور منع فرمایا سات چیزون سے حکم کیا ہمکو ساتھ عیادت بیمار کے اور ساتھ جانیکے جنازون کے اور جواب دینے چھینکنے والے کے اور جواب دینے سلام کے اور قبول کرنے بلانیوالے کے اور سچا کرنے قسم کھانے والے کے اور مدد کرنے مظلوم کے اور منع فرمایا ہمکو پہننے انگوٹھی سونے کی سے اور پہننے ریشم کے سے اور اطلس کے سے اور دیباج کے سے اور استعمال کرنے زین پوش سرخ کے سے اور کپڑے قسی کے سے اور منع فرمایا استعمال برتن باسن چاندی کے سے اور ایک روایت مین ہے پینے سے چاندی کے باسن مین اسلیے کہ تحقیق جو شخص پیویگا اسمین دنیا مین نہ پیویگا اسمین بیچ آخرت کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سچا کرنے قسم کھانے والے کے یعنے اگر کوئی شخص قسم کھاوے ایک امر آیندہ پر اور تو قادر ہو اوپر پورے کرنے قسم اسکی کے اور اسمین گناہ نہو مثلاً اگر قسم کھاوے کہ مین تجھسے جدا نہین ہونیکا یہانتک کہ کرے تو ایسا کام اور تو قادر ہو اسکے کرنے پر پس کر تاکہ اسکی قسم ٹوٹے نہین اور بعضون نے کہا کہ معنی یہ ہین کہ اگر کوئی اسکے قسم دلاوے کہ تجھے خدا کی قسم یہ کام کر تو مستحب ہے اسکو کر دیوے وہ کام واسطے تعظیم نام پروردگار کے اگرچہ لازم نہین اور مدد کرنی مظلوم کی واجب ہے داخل ہے اسمین مسلمان اور ذمی اور کبھی ہوتی ہے مدد ساتھ قول کے اور کبھی ساتھ فعل کے اور میثرہ احمر زین پوش کو کہتے ہین کہ روئی بھری ہوتی ہے اسمین اور اسکو

زمین پر ڈال کر بیٹھے یہ اسکو قدر ہو کہتے ہیں عادات عجم سے ہو کہ وہ اندر او تکیے حریر و دیبا وغیرہ سے بناتے ہیں پس وہ اگر حریر کا ہو ہر رنگ کا حرام ہو اور اگر حریر کا نسواں ہو سرخ تو مکروہ ہو اور سرخ نہیں تو نہیں اور قسی نام ایک کپڑے کا ہو کہ ریشم ملا کر ان سے بنایا جاتا ہو منسوب طرف قس کے کہ وہ ایک قریہ ہو مصر کا اور استعمال کرنے چاندی کے باسن سے منع فرمایا اور یہی حکم سونے کے باسن کا ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ گناہ ہو انکا استعمال کرنا اور یہ چیزیں جو مذکور ہوئیں مردوں کو منع ہیں سوائے باسن چاندی کے کہ مردوں اور عورتوں کو دونوں کو استعمال انکا درست نہیں اور شیخ کا اسیں آخرۃ میں ظاہر تر یہ ہو کہ کنایہ ہو اس سے کہ وہ نہ پہنچے گا انہیں آخرت میں مدت عذاب اپنے تک یا وقت وقوف اور حساب کے یا جنت میں ایک مدت تک نہیں پہنے گا سو ہوگا اور ایسی ہی مراد ہے نہ پینے شراب سے ہو اس حدیث میں من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسہ فی الآخرۃ اور ایسی ہی نہ پینے شراب سے اس حدیث میں من شرب الخمر فی الدنیا لم یشربہا فی الآخرۃ ۰ع ۰ح وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو ثوبان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مسلمان جسوقت پوچھتا ہو بھائی اپنے مسلمان کو ہمیشہ رہتا ہو بیچ میوہ خوری بہشت کے یہانتک کہ پھرے روایت کی مسلم نے ف یعنی بسبب سعی کرنیکے طرف عیادت بیمار کے لائق جنت اور میوہ خوری انکے کے ہوتا ہو ۰ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُولُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَعُودُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِي يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَسْقِيْكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالے فرماویگا دن قیامت کے اے بیٹے آدم کے بیمار ہوا میں پس نہ پوچھا تو نے مجھکو کہیگا اے رب میرے کسطرح پوچھتا میں تجھکو اور تو پالنے والا ہو عالموں کا یعنی اور پاک ہو بیماری سے فرماویگا اللہ تعالے کیا نہ جانا تو نے کہ تحقیق بندہ میرا فلانا بیمار ہوا پس نہ پوچھا تو نے اسکو کیا نہ جانا تو نے یہ کہ اگر پوچھتا تو اسکو البتہ پاتا مجھکو نزدیک اسکے یعنی رضا میری اے بیٹے آدم کے کھانا مانگا میں نے تجھسے پس نہ کھلایا تو نے مجھکو کہیگا اے رب میرے کسطرح کھلاتا میں تجھکو اور تو ہو پالنے والا عالموں کا یعنی اور تو کسی کا محتاج نہیں فرماویگا اللہ تعالے کیا نہ جانا تو نے یہ کہ کھانا مانگا تھا تجھسے بندے میرے فلانے نے پس نہ کھلایا تو نے اسکو کیا نہ جانا تو نے یہ کہ اگر کھلاتا اسکو البتہ پاتا تو اسکو یعنی ثواب اسکا نزدیک میرے اے بیٹے آدم کے پانی مانگا میں نے تجھسے پس نہ پلایا تو نے مجھکو کہیگا اے رب میرے کسطرح پلاتا میں تجھکو اور تو پالنے والا عالموں کا ہو یعنی تجھکو کسی چیز کی احتیاج نہیں فرماویگا پانی مانگا تجھسے بندے میرے فلانے نے پس نہ پلایا تو نے اسکو کیا نہ جانا تو نے یہ کہ اگر پلاتا اسکو پاتا تو اسکو یعنی ثواب اسکا نزدیک میرے روایت کی یہ مسلم نے ف عیادت مریض کی کرنے میں اللہ تعالے نے فرمایا کہ اگر عیادت کرتا پاتا مجھکو نزدیک اسکے اور کھلانے اور پلانے کے حق میں فرمایا تا ثواب اسکا نزدیک میرے اس سے معلوم ہوا کہ عیادت افضل ہو کھلانے اور پلانے سے ۰ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى اَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ وَكَانَ اِذَا دَخَلَ عَلٰى مَرِيْضٍ

يَعُوْدُهٗ فَقَالَ لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالَ لَهٗ لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ كَلَّا بَلْ حُمّٰى تَفُوْرُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيْرٍ تُزِيْرُهُ الْقُبُوْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ إِذًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے ایک گنوار کے پاس واسطے پوچھنے حال بیماری اسکی کے اور تھے حضرت جب جاتے بیمار پر کہ پوچھیں اسکو فرماتے نہیں کچھ ڈر یعنی غم نکلا اس بیماری سے ساس لیکے پاک کرنیوالی ہے بیماری یعنے گناہوں سے اگر چاہے اللہ پس فرمایا حضرت نے واسطے اعرابی کے نہیں کچھ ڈر پاک کرنیوالی ہے یہ بیماری اگر چاہے اللہ کہا گنوار نے ہرگز نہیں یوں بلکہ تپ ہے کہ جوش مارتی ہے بوڑھے بڑے پر ملا ویگی یہ تپ اسکو قبروں سے یعنے مار ڈالے گی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس ہاں اسی طرح سے ہوگا اب روایت کی بخاری نے

ف اس حدیث سے کمال تواضع حضرت کی معلوم ہوئی کہ گنوار کی خبر کو تشریف لے گئے تعلیم امت کے لیے کہ ادنی ادنی کی خبر لیجے کیا کریں اور ہاں اسی طرح سے ہوگا یعنے غضب ہوئے حضرت اسپر کہ میں نے ایسا ثواب بیماری کا بیان کیا اور راہ صبر و شکر کی بتائی اور باوجود اسکے تو نے انکار اس نعمت کا کیا تو اب یوں ہی ہو رہیگا جسطرح تو کہتا ہے اس لیے کہ نہیں ہے جزا کفران نعمت کی مگر محروم ہونا اس نعمت سے اور احتمال ہے کہ وہ بیمار کافر ہو لیکن علما نے کہا ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ مسلمان تھا لیکن بیوقوف اجڈ گنوار تھا بسبب شدت درد کے بیتاب ہو کر اسطرح کہہ بیٹھا ہے ۔ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَكٰى مِنَّا إِنْسَانٌ مَسَحَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ بیمار ہوتا ہم میں سے کوئی آدمی پھیرتے اسپر داہنا ہاتھ اپنا پھر فرماتے دور کر بیماری کو اے پروردگار آدمیوں کے اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا نہیں شفا مگر شفا تیری وہ شفا کہ نہ چھوڑے کسی بیماری کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ۔ **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ أَوْ كَانَتْ بِهٖ قَرْحَةٌ أَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِصْبَعِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انہیں عائشہؓ سے کہا جسوقت کہ شکایت کرتا آدمی کسی چیز کی یعنے کسی عضو کی اپنے سے یعنی جب کوئی عضو دکھتا کسی کا یا ہوتا پھوڑا یا زخم کہتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کر کر ساتھ انگلی اپنی کے برکت حاصل کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے یہ مٹی زمین ہماری کے ملی ہوئی تھی ساتھ لعاب یعنے ہمارے کے کہتے ہیں ہے تاکہ شفا دیا جاوے بیمار ہمارا ساتھ حکم پروردگار ہمارے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لعاب مبارک انگلی پر لگاتے اور رکھتے اسکو خاک پر پھر رکھتے انگلی خاک آلودہ اوپر جگہ درد کے اور پھیرتے جاتے اسکو اس جگہ اور پڑھتے بسم اللہ آخر تک اور یہ ایک سر ہے اسرار الٰہی سے بیچ علاج پھوڑوں اور زخموں کے اس سر کو حضرت ہی جانتے ہوں گے ہماری عقلیں قاصر ہیں اسکے معلوم کرنے سے لیکن قاضی بیضاوی نے از راہ احتمال کے بیان کیا ہے کہ طب سے معلوم ہوتا ہے کہ لعاب دہن کو تاثیر ہے بیچ تبدیل مزاج کے اور وطن کی مٹی کو بھی تاثیر ہے بیچ حفظ مزاج کے حتی کہ لکھا ہے حکما نے کہ مسافر کو چاہیے کہ کچھ خاک اپنے وطن کی ساتھ رکھے اور تھوڑی سی پانی کے باسن میں ڈال دیوے اور وہ پانی پیتا رہے تا امن میں رہے تغیر مزاج سے پس اسلیے حضرت یہ عمل کرتے ہوں اور سوا اسکے بھی شارحین نے وجہیں اسکی بیان کی ہیں یہ سب احتمالات ہیں حقیقت وہی ہے جو پہلے مذکور ہوئی اور کہا اشرف نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر جائز ہونے دم یعنی منتر کے جب تک کہ اسمیں کوئی امر حرام نہ ہو مانند سحر

اور کلمہ کفر کے اور منتر کسی زبان کا ہو ہندی ہو یا ترکی یا عربی جب تک معنی اسکے معلوم نہوں تو پڑھنا درست نہیں کہ شاید الفاظ کفر کے ہوں مگر ایک منتر بچھو کا حدیث میں آیا ہے بسم اللہ شجہ قرنیۃ آخر تک پڑھنا اسکا درست ہے اگرچہ معنی اسکے معلوم نہیں ہیں ۔ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ فَلَمَّا اشْتَكَى وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ كُنْتُ أَنْفُثُ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِي كَانَ يَنْفُثُ وَأَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَتْ كَانَ إِذَا مَرِضَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ اور روایت ہے انہیں عائشہؓ سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے دم کرتے اپنے پر معوذات اور پھیرتے اپنے پر ہاتھ اپنا یعنی جہاں تک پہونچ سکتا ہاتھ بدن مبارک پر پس جب بیمار ہوئے اس بیماری میں کہ وفات کیے گئے اسمیں تھی میں دم کرتی حضرتؐ پر معوذات وہ معوذات کہ تھے حضرتؐ دم کرتے اور پھیرتی میں ہاتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی اسطرح کہ میں پڑھتی معوذات اور حضرتؐ کے ہاتھوں پر دم کرتی اور دونوں ہاتھ اُنکے بدن مبارک پر پھیرتی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں ہے کہ کہا حضرت عائشہؓ نے تھے حضرتؐ جب بیمار ہوتا کوئی گھر والوں میں سے دم کرتے اسپر معوذات **ف** معوذات سے مراد قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس ہیں لفظ جمع کا باعتبار آیتوں کے کہا یا اقل جمع کے دو ہیں یا دو سورتیں یہ اور تیسرے قل ہو اللہ ان تینوں کو معوذات کہا تغلیبا اور معتمد یہی بات ہے اور بعضوں نے کہا قل یا بھی اسمیں داخل ہے اور مسلم کی دوسری روایت میں ذکر ہاتھ پھیرنے کا نہیں ہے پس احتمال ہے کہ پھیرتے ہونگے حضرتؐ لیکن ذکر اسلیے نکیا کہ دم کرنے سے پھیرنا ہاتھوں کا آپ ہی سمجھا جاویگا اور احتمال یہ بھی ہے کہ حضرتؐ ترک کرتے ہوں اسکو کبھی اور اکتفا کرتے ہوں دم کرنے پر اور ظاہر تر اول ہی ہے اور اولے یہی ہے کہ دونوں باتیں کرے اور اس حدیث میں دلالت ہے اسپر کہ کلام اللہ کی آیتیں پڑھکر دم کرنا سنت ہے ۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ شَكَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي يَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ قَالَ فَفَعَلْتُ فَأَذْهَبَ اللّٰهُ مَا كَانَ بِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عثمان بن ابی العاص سے یہ کہ انھوں نے شکایت کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک درد کی کہ پاتے تھے اسکو اپنے بدن میں پس فرمایا واسطے اُنکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھو ہاتھ اپنا اس جگہ پر کہ دکھتی ہے بدن تیرے سے اور کہو بسم اللہ تین بار اور کہو سات بار پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ عزت اللہ کے اور قدرت اسکی کے برائی اس چیز کی سے یعنی درد کی سے کہ پاتا ہوں میں اب اور ڈرتا ہوں میں یعنی زیادتی اسکی سے آیندہ کو کہا عثمانؓ نے پس کیا میں نے پس دور کی اللہ نے وہ بیماری کہ تھی مجھے نقل کی یہ مسلم نے ۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اللّٰهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہ کہ جبرئیلؑ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا اے محمدؐ کیا بیمار ہے تو پس فرمایا حضرتؐ نے کہ ہاں کہا جبرئیلؑ نے ساتھ نام خدا کے افسوں پڑھتا ہوں تجھ پر ہر چیز سے کہ ایذا دے تجھکو برائی ہر شخص کی سے یا آنکھ حسد کرنیوالی کی سے اللہ شفا دے تجھکو ساتھ نام اللہ کے منتر پڑھتا ہوں تجھ پر نقل کی یہ مسلم نے ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ

وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ وَيَقُوْلُ اِنَّ اَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهِمَا اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِىْ اَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ بِهِمَا عَلٰى لَفْظِ التَّثْنِيَةِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ میں دیتے حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو ساتھ اس دعا کے پناہ میں دیتا ہوں میں تمکو ساتھ کلمات اللہ تعالیٰ کے کہ پورے ہیں برائی ہر شیطان کے سے اور ہر جانور زہریلے مار ڈالنے والے کے سے اور ہر آنکھ نظر لگانے والی کے سے اور فرماتے حضرتؐ کہ تحقیق باپ تمھارے یعنی حضرت ابراہیمؑ پناہ میں دیتے تھے ساتھ ان کلمات کے اسمٰعیلؑ و اسحٰقؑ کو روایت کی یہ بخاری نے اور بیچ اکثر نسخوں مصابیح کے لفظ بہما کا ساتھ ضمیر تثنیہ کے ہے ف مراد کلمات اللہ تعالیٰ کے سے یا صفات اسکی ہیں یا نام پاک اسکے یا کتابیں اسکی اور ہر شیطان سے یعنی ہر سرکش اور حد سے بڑھنے والے کی برائی سے خواہ وہ جنات میں سے ہو یا آدمیوں میں سے یا جانوروں میں سے اور ہامہ اس جانور زہریلے کو کہتے ہیں کہ جسکے کاٹنے سے آدمی مر جاوے مانند سانپ وغیرہ کے اور جس زہریلے کے کاٹنے سے مرے نہیں اسکو سامّہ کہتے ہیں مانند بچھو اور زنبور کے اور کبھی حشرات الارض کو بھی ہوام کہتے ہیں اور ساتھ ضمیر تثنیہ کے کہ بہما ہے ہر طرف دو کلموں کے کہ جب میں داخل ہوا ہے لیکن یہ تکلف ہے اسلئے کہا طیبی نے کہ یہ سبب سہو لکھنے والے کے ہے صحیح ساتھ ضمیر مفرد ہی کے ہے ۶ح وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّصِبْ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھ اسکے بھلائی کا پہونچاتا ہے وہ مصیبت نزدیک واسطے حصول بھلائی کے نقل کی یہ بخاری نے ف مصیبت کہتے ہیں ہر امر ناخوش کو پس پہونچنا مصیبت کا ہمیشہ از راہ قہر حق کے نہیں ہے بلکہ کبھی بسبب مہربانی کے بھی ہوتی ہے کہ گناہ جھڑتے ہیں اس سے اگر صبر کرے اور راضی رہے اسپر علامت مہر کی ہے اور اگر جزع فزع کرے اور خفا ہووے علامت قہر کی ہے ۷ح وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَّلَا وَصَبٍ وَّلَا هَمٍّ وَّلَا حُزْنٍ وَّلَا اَذًى وَّلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہیں پہونچتا مسلمان کو کوئی رنج اور نہ کوئی دکھ اور نہ کوئی فکر اور نہ ہم اور نہ ایذا اور نہ غم یہانتک کہ کانٹا چبھ جاتا ہے اسکو مگر معاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ بسبب اسکے گناہ اسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف معانی الفاظ ہم وغیرہ کے آپس میں قریب قریب ہیں اور فرق ہم و غم میں یہ ہے کہ ہم امر آئندہ میں ہوتا ہے کہ کوئی امر مشکل درپیش ہوسکتا ہو اور اسکے دفع کرنے کے بیچ کھینچے اور غم امر گذشتہ میں ہوتا ہے حاصل یہ کہ کسی طرح کا رنج مسلمان کو پہونچے باعث جھڑنے گناہ صغیرہ کا ہوتا ہے ۸ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوْعَكُ فَمَسِسْتُهٗ بِيَدِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَلْ اِنِّيْ اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ فَقُلْتُ ذٰلِكَ اَنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ فَقَالَ اَجَلْ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُّصِيْبُهٗ اَذًى مِّنْ مَّرَضٍ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهٖ سَيِّئَاتِهٖ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا گیا میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرتؐ بخار میں تھے پس لگایا میں نے انکو ہاتھ اپنا پھر کہا میں نے اے رسول خدا کے آپکو ہوتا ہے بخار سخت پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں تحقیق مجھے بخار ہوتا ہے مانند بخار دو شخصوں کے تم میں سے کہا ابن مسعود نے پس کہا میں نے یہ اسواسطے کہ ہوویں واسطے تمھارے دگنا ثواب پس فرمایا ہاں پھر فرمایا کہ نہیں کوئی مسلمان کہ پہونچے اسکو ایذا مرض سے اور سوا اسکے مگر

دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ بسبب اُسکے گناہ اُسکے جیسے کہ جھاڑتا ہے درخت پتے اپنے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن عائشة قالت ما رأيت أحدا الوجع عليه أشد من رسول الله صلى الله عليه وسلم متفق عليه اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا نہیں دیکھا میں نے کسیکو کہ بیماری اُسپر سخت تر ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری سے روایت کی بخاری اور مسلم نے وعنها قالت مات النبي صلى الله عليه وسلم بين حاقنتي وذاقنتي فلا أكره شدة الموت لأحد أبدا بعد النبي صلى الله عليه وسلم رواه البخاري اور روایت ہے انھیں عائشہؓ سے کہ کہا وفات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی درمیان سینے میرے کے اور ٹھوڑی میری کے پس نہیں مکروہ جانتی میں سختی موت کے واسطے کسی کے کبھی پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہ بخاری نے ف یعنے وفات ہوئی حضرتؐ کی اس حال میں کہ تکیہ کیے ہوئے تھے مجھپر پس میں خوب جانتی ہوں شدت موت انکی پس نہیں مکروہ جانتی میں اسلیے میں گمان کرتی تھی پہلے کہ سختی موت کی ہوتی ہے بسبب کثرت گناہوں کے پس جب دیکھی میں نے سختی حضرتؐ کی وفات کی جانا میں نے کہ سختی موت کی نہیں ہے علامت بری ہونے خاتمہ کے بلکہ وہ ہوتی ہے واسطے بلند ہونے درجات کے اور آسانی موت کی نہیں ہے بزرگی والا حضرتؐ کو بطریق اولےٰ ہوتی ہے ع وعن كعب بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل المؤمن كمثل الخامة من الزرع تفيئها الرياح تصرعها مرة وتعدلها أخرى حتى يأتيه أجله ومثل المنافق كمثل الأرزة المجذية التي لا يصيبها شيء حتى يكون انجعافها مرة واحدة متفق عليه اور روایت ہے کعب بن مالک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل مومن کے مانند مثل پتے تر و تازہ کھیتی کے ہے جھکاتی ہیں اسکو ہوائیں گرا دیتی ہیں اسکو کبھی اور سیدھا کر دیتی ہیں کبھی یہاں تک کہ آتی ہے اسکو موت یعنی اسی طرح مسلمان کو کبھی گرا دیتا ہے حادثہ ضعف اور بیماری کا اور کبھی سیدھا اور درست کر دیتی ہے تندرستی اور مثل منافق کے مانند مثل درخت صنوبر کے ہے کہ محکم اور ثابت ہوتا ہے کہ نہیں پہونچتی اسکو کوئی چیز یعنی بسبب اُنکے اور وہ نہ جھکتا ہے نہ گرتا ہے یہاں تک کہ ہوتا ہے اُکھڑنا اُسکا ایک دفع یعنی اسی طرح منافق ہمیشہ توانا اور تندرست ہوتا ہے بغیر ضعف اور بیماری کے ایکبارگی ہی گر پڑتا ہے اور مرتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حاصل حدیث کا یہ ہے کہ مومن نہیں خالی ہوتا بیماری سے یا کمی مال یا ذلت سے اور یہ سب علامتیں سعادت کی ہیں لیکن بشرط صبر اور رضا اور شکر کے اور منافق اور فاسق کو کم ہوتی ہیں بیماریاں اور مصیبتیں تاکہ نہ حاصل ہو انکو کفارہ اور نہ ثواب ع وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل المؤمن كمثل الزرع لا تزال الريح تميله ولا يزال المؤمن يصيبه البلاء ومثل المنافق كمثل شجرة الأرز لا تهتز حتى تستحصد متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل مومن کے مانند مثل کھیتی کے ہے ہمیشہ رہتی ہیں ہوائیں جھکاتی اسکو اور ہمیشہ رہتا ہے مومن پہونچتی ہے اسکو بلا اور مثل منافق کے مانند مثل درخت صنوبر کے ہے کہ نہیں ہلتا یہاں تک کہ اکھاڑا جاتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی اسی طرح منافق کو بلا کم پہونچتی ہے دنیا میں تاکہ نہ ہلکا ہو عذاب سے کچھ بھی ع وعن جابر قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم على أم السائب فقال ما لك تزفزفين قالت الحمى لا بارك الله فيها فقال لا تسبي الحمى فإنها تذهب خطايا بني آدم كما يذهب الكير خبث الحديد رواه مسلم اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ام سائب کے پاس پھر فرمایا کیا ہے واسطے تیرے کانپتی ہے کہا اس نے تپ ہے نہ برکت دے اللہ اسمیں پس فرمایا حضرتؐ نے مت برا کہ تپ کو اسلیے کہ تحقیق تپ دور کرتی ہے گناہ بنی آدم کے جیسے دور کرتی ہے بھٹی میل لوہے کا

نقل کی یہ مسلم نے ف ایک روایت میں آیا ہے کہ اللہ تعالی دور کرتا ہے مومن سے تلخی جو تھی اسکی بسبب تپ ایک شب کی اور ایک روایت میں
آیا ہے کہ تپ ایک رات کی کفارہ ہوتا ہے ایک برس کے ع ه وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا مرض العبد او سافر کتب له بمثل ما کان یعمل مقیما صحیحا رواہ البخاری اور روایت ہے ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بیمار ہوتا ہے بندہ یا سفر کرتا ہے لکھے جاتے اور ثواب ہوتے ہیں اس سے سبب نیک افعال واورہ لکھا جاتا ہے
واسطے اسکے مانند اس چیز کے کہ عمل کرتا تھا گھر میں تندرستی میں نقل کی یہ بخاری نے وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الطاعون شهادة کل مسلم متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون
شہادت ہے ہر مسلمان کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے جو کوئی طاعون میں صبر کرتا ہے اور بھاگتا نہیں اور مرجاتا ہے
ثواب شہید کا سا پاتا ہے اور طاعون کہتے ہیں مرض عام اور وبا کو کہ فاسد ہوجاتی ہے بسبب اسکے ہوا اور بگڑ جاتے ہیں بدن اور بعضوں نے
کہا کہ طاعون خاص بیماری کو کہتے ہیں کہ زخم ہوجاتے ہیں بدن پر نرم جگہوں میں مانند بغلوں وغیرہ کے اور گرد انکے سیاہی یا زردی
یا سبزی یا سرخی ہو ع ح ه وعن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشهداء خمسة المطعون
والمبطون والغریق وصاحب الهدم والشهید فی سبیل اللہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے شہدا پانچ ہیں ایک طاعون زدہ دوسرا جو پیٹ کی بیماری سے مرے یعنی دستوں اور استسقا وغیرہ سے تیسرا ڈوب کر مرنے والا
بدون اختیار کے چوتھا دیوار یا چھت کے نیچے دبنے والا پانچواں شہید ہے راہ خدا کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ڈوبنے والا اس
سے ہے کہ وجہ شہادت کا اس ڈوبنے والے کو ہے کہ بار او وہ گناہ کے کشتی پر نہ بیٹھا ہو گا اور حقیقی شہید آخر ہی کا ہے اور باقی حکمی ہیں لیکن
انکو بھی ثواب شہیدوں کا سا ملتا ہے جاننا چاہیے کہ شہدا حکمی کے اور بہت ہیں چنانچہ مشہور ہیں بیت میں جمع کیا ہے سیوطی
وغیرہ نے پانچ تو یہی ہیں جو مذکور ہوے اور اور یہ ہیں ذات الجنب والا اور جل کر مرے اور عورت جو مرے ساتھ حمل کے یعنی پیٹ
سے یا جننے کے بعد یا کنواری عورت کہ مرے اور جو مرے تپ سے اور سل والا یعنی دق والا اور مسافر اور جو مرے
سوا اپنے وطن کے راہ میں یعنی جہاد میں اور مرابط یعنی نگہبانی کرنے والا سرحد اسلام پر اور لڑنے والا اور جسکو کھا جاوے
درندے یعنی شیر وغیرہ اور جو کوئی قتل کیا جاوے واسطے مال اپنے کے یا اہل یا دین یا خون اپنے کے یا ظلم سے یعنی ناحق اور
میت اللہ کی راہ میں یعنی جو جہاد میں اپنی موت سے مرجاوے اور رغبت کرنے والا شہادت میں کہ مرجاوے بچھونے پر اور حضرت
علی سے روایت ہے کہ جسکو قید کرے بادشاہ از راہ ظلم کے پھر مرجاوے قید خانہ میں پس وہ شہید ہے اور جو مارا جاوے ظلم سے پہونچے
اسی مارنے میں پس وہ شہید ہے اور جو کوئی مرے گواہی دیتا ہوا توحید کی پس وہ شہید ہے اور انس سے روایت ہے بطریق مرفوع کے کہ تپ
شہادت ہے اور عبیدہ بن الجراح سے روایت ہے کہ کہا انہوں نے کہا میں نے یا رسول اللہ کون سا شہیدوں میں بزرگ تر ہے اللہ کے نزدیک
فرمایا وہ شخص کہ کھڑا ہو حاکم ظالم کے پاس پس حکم کرے اسکو امر بالمعروف اور منع کرے اسکو منکر سے پس مار ڈالے وہ امیر اسکو [illegible]
سے ہے کہ جسکو مار ڈالے ظالم [illegible]
اور [illegible] چھپا یا محبت کو پھر مر گیا پس وہ شہید ہے اور [illegible]
تھے تو سے انکو اجر شہید کا ہے اور ابن مسعود سے ہے بطریق مرفوع کے اللہ تعالی [illegible]

جسنے صبر کیا اُن عورتون مین سے یعنی سَوکن کے ہونے پر ہوگا اسکو ثواب شہید کا اور حضرت عائشہ سے روایت ہی بطریق مرفوع کہ جسنے
کسی دن مین پچیس بار یہ دعا اللھم بارک لی فی الموت وفیما بعد الموت پھر مرا بچھونے اپنے پر تو دیتا ہی اسکو اللہ ثواب شہید کا اور روایت ہی
مین عمر سے بطریق مرفوع کے کہ جس نے نماز پڑھی ضحے کی اور روزے رکھے تین دن کے مہینے مین اور نہ چھوڑے وتر سفر مین اور نہ حضر
مین لکھا جاتا ہی اسکو ثواب شہید کا اور اور شہید ہے مین جنگل بارنے والا ساتھ سنت کے نزدیک فساد امت کے اور جو کہ مرے طلب علم مین
اور مراد طلب علم سے یہ ہی کہ مشغول ہو علم کے حاصل کرنے اور تعلیم کرنے اور تالیف کرنے مین اور حاضر ہو مجلس علم مین اور جو کوئی جیتا رہے
اس حالت مین کہ مدارات کرنے والا ہو لوگون کے پس وہ شہید ہی اور جو لاوے خلاف طرف مسلمانون کے اور جو کوئی کماوے اپنی بیوی کے
اولاد اور لونڈی غلام اپنے کے لئے پس وہ شہید ہی اور حدیث یعنی جو کہ بعد غمی ہو جیسے فائدہ اٹھاوے شہید ہی اور ایسے ہی جسنے اگر
مارڈالین اسکو کافر لڑائی مین اور شرق لیجئے جس کے گلے مین پانی پھنس گیا اور دم گھٹ کر مر گیا اور حدیث مین آیا ہی کہ جو مسلمان اپنے
مرض مین پڑھے دعا یونس کی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین چالیس بار پھر مرے اُسی مرض مین دیا جاتا ہی ثواب شہید کا
اور اگر اچھا ہوتا ہی اچھا ہوتا ہی اس حال مین کہ مغفرت کی جاتی ہی اسکی اور آیا ہی کہ تاجر سچا امانت دار شہدا کے ساتھ ہوگا دن قیامت کے
اور جو کوئی مرے شب جمعہ مین شہید ہی اور آیا ہی کہ موذن لله اذان دینے والا مانند شہید کے ہی کہ لوٹتا ہوا اپنے خون مین اور جب مرتا ہی
تو نہین کیڑے پڑتے اسکی قبر مین اور آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ جسنے درود بھیجا مجھپر ایکبار رحمت بھیجتا ہی اللہ اسپر دس بار اور جو
کوئی درود بھیجتا ہی مجھپر دس بار رحمت بھیجتا ہی اللہ اسپر سو بار اور جو کوئی درود بھیجتا ہی مجھپر سو بار لکھتا ہی اللہ درمیان دونون آنکھون
اسکے کے برات یعنی خلاصی نفاق سے اور خلاصی آگ سے اور رکھیگا اسکو اللہ دن قیامت کے ساتھ شہیدون کے اور آیا ہی کہ جو
کوئی کہے صبح کو تین بار اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم اور پڑھے تین آیتین اخیر سورہ حشر کے تعین کرتا ہی اللہ تعالے
ساتھ اسکے ستر ہزار فرشتے کہ دعا بخشش کی کرتے ہین اسپر شام تک پھر اگر مرجاتا ہی اُس دن مین شہید مرتا ہی اور جو کوئی پڑھتا ہی شام کو
یہی ثواب پاتا ہی اور آیا ہی کہ وصیت کی حضرت نے ایک شخص کو کہ جب بچھونے پر سوئے پڑھے اخیر سورہ حشر کا اور فرمایا اگر مرے گا تو
شہید مرے گا اور جو کوئی مرتا ہی دوری سے شہید ہوتا ہی اور جو کوئی مرتا ہی حج یا عمرہ مین شہید ہی اور جو کوئی مرتا ہی باوضو شہید ہی اور ایسے ہی
رمضان کے مہینے مین یا مرے بیت المقدس مین یا مکے یا مدینہ مین شہید ہی یا مرے وبا ہیضہ کی بیماری سے اور جسکو پہونچے آفت اور مرے
وہ صبر کرنے والا مغرو اور بڑی بلا پر شہید ہی اور دعا رب تعالیہ السموات والارض آخر تک کہ فضیلت اسکی حدیث مین بہت آئی ہی جو کوئی
پڑھے صبح شام شہید ہی اور آیا ہے تو جو کوئی ستر برس کا ہوکر یا آسیب زدہ یا مرے اور ماں باپ اسکے اس سے راضی ہون اور جو بیوی نیک بخت کہ
مرجاوے اور خاوند اس سے راضی ہو اور ایسے ہی امام عادل اور حاکم شرعی یعنی قاضی کہ حکم کرے حق اور جو کوئی مرد کے ساتھ ایک کلمہ
کے یا جنے کہ واسطے مسلمان ضعیف کے شہید ہی ۵ ع ۵ و طوالع الانوار حاشیہ مختصر وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُوْنِ فَأَخْبَرَنِيْ أَنَّهُ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللّٰہُ عَلٰى مَنْ يَشَاءُ وَاِنَّ اللّٰہَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِيْنَ لَيْسَ مِنْ
اَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُوْنُ فَيَمْكُثُ فِيْ بَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ اَنَّهُ لَا يُصِيْبُهُ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰہُ لَهُ اِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِ الشَّهِيْدِ
اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا پوچھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقت طاعون کی سے پس خبر دی مجھکو یہ کہ عذاب ہی کہ
بھیجتا ہی اسکو اللہ اپنے بندون پر جسپر چاہے اور تحقیق اللہ نے کیا اسکو رحمت واسطے مومنون کے یعنی جو کہ صبر کرتے مین سب نہین کوئی کہ

طاعون یعنے اسکے شہر مین پھر ٹھہرا رہے بیچ شہر اپنے کے صبر کرنے والا اور طلب کرنے والا ثواب کا جانے ثواب ہی کے لیے ٹھہرا رہا اور یقین رکھے اسبات کا کہ جانتا ہے کہ نہین پہونچیگی اسکو مگر وہ چیز کہ لکھی ہے اللہ نے واسطے اسکے مگر کہ ہوتا ہے واسطے اسکے مانند ثواب شہید کے روایت کی یہ بخاری نے وعن اسامة بن زيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الطاعون رجز ارسل على طائفة من بني اسرائيل او على من كان قبلكم فاذا سمعتم به بارض فلا تقدموا عليه واذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا فرارا منه متفق عليه اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون عذاب ہے بھیجا گیا تھا ایک جماعت پر بنی اسرائیل سے یا فرمایا ان لوگون پر کہ پہلے تمسے تھے یعنی راوی کو شک ہوا ہے کہ پہلے بات کہے یا دوسری پس جسوقت کہ سنو تم طاعون کا ایک زمین مین پس نجاؤ اسمین اور جسوقت کہ ہوا ایک زمین مین اور ہو تم اسمین پس نہ نکلو بھاگ کر اس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ایک جماعت بنی اسرائیل سے مراد وہ ہین کہ جنکو کہا گیا تھا ادخلوا الباب سجدا پس مخالفت کی انھون نے فرمایا اللہ تعالے نے فانزلنا عليهم رجزا من السماء کہا ابن مالک نے پس بھیجا اللہ نے اون پر طاعون پس مر گئے ایک ساعت مین انمین سے چوبیس ہزار بڑے بوڑھے انکی تفسیرون مین بیان اسکا مفصل لکھا ہے اور جانا وہان اسلیے منع ہے کہ نفس کو ہلاکت مین ڈالنا لازم آتا ہے اور بھاگے نہین اسلیے کہ تقدیر سے بھاگنا ہے پس خلاصہ یہ ہے کہ جہان ہووے وہان جاوے نہین اور اگر کہین پہلے سے تھا اور وہان وبا آگئی بھاگے نہین جو کوئی بھاگے گا مرتکب گناہ کبیرہ کا ہوگا اور مردود ہوگا اور سواے وبا کے اور بعض جگہون مین بھاگنا آیا بھی ہے جیسے کوئی ایک گھر مین ہو اور زلزلہ آوے یا آگ لگ جاوے یا دیوار ٹیڑھی کے نیچے بیٹھا ہو اور غالب ظن ہلاکت کا ہو تو جائز ہے بھاگنا وہان سے صح [illegible] وعن انس قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول قال الله سبحانه وتعالى اذا ابتليت عبدي بحبيبتيه ثم صبر عوضته منهما الجنة يريد عينيه رواه البخاري اور روایت ہے انس سے کہ کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ فرماتا ہے اللہ تعالے کہ پاک ہے وہ اور بلند ہے جسوقت کہ مبتلا کرتا ہون مین بندہ اپنے کو ساتھ دو پیاریون اسکے کے پھر صبر کرتا ہے دیتا ہون مین اسکو عوض ان دونو کے بہشت ارادہ کرتے تھے حضرت دو پیاریون سے آنکھین اسکی نقل کی بخاری نے ف یعنے جسکو اندھا کرتا ہون اسکو انکے عوض دیتا ہون بہشت دیتا ہون یعنے داخل کرونگا بہشت مین ساتھ نجات پانے ہونگے یا منازل مخصوصہ دونگا انمین پس جو مبتلا ہووے اسمین اسکو چاہیے کہ صبر کرے اور ظاہر و باطن مین برا نجانے اسکو اور جانے کہ اندھا ہونا از راہ غضب الہی کے نہین ہے بلکہ واسطے دور کرنے گناہون کے اور بلند ہونے درجات کے اور بچانے بدنظرے ہے ایک بزرگ جب آخر عمر مین اندھے ہو گئے تو فرماتے تھے کہ جو حظوت کہ نا محرمون پر جاتا تھا اب حاصل ہوئی ہے صح

الفصل الثاني

عن علي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من مسلم يعود مسلما غدوة الا صلى عليه سبعون الف ملك حتى يمسي وان عاده عشية الا صلى عليه سبعون الف ملك حتى يصبح وكان له خريف في الجنة رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین کوئی مسلمان کہ عیادت کرے مسلمان کی اول روز یعنی دوپہر سے پہلے مگر کہ دعا کرتے ہین اسکے لیے رحمت و مغفرت کی ستر ہزار فرشتے یہان تک کہ شام کرے اور جو عیادت کرتا اسکی آخر روز یعنی بعد زوال کے مگر کہ دعا کرتے ہین لیے رحمت و مغفرت کی ستر ہزار فرشتے یہانتک کہ صبح ہووے اور ہوتا ہے واسطے اسکے باغ بہشت مین نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے وعن زيد بن ارقم قال عادني النبي صلى الله عليه وسلم من وجع كان بعينيه رواه احمد وابو داود

عیادت کی میری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبب درد کے کہ تھا آنکھوں میری میں نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت ہے عیادت مرض آنکھوں کے دکھنے میں لیکن ایک روایت میں آیا ہے کہ تین بیماریاں ہیں کہ نہ عیادت کیا جاوے صاحب انکا درد والا یعنی جسکی آنکھ دکھے اور ڈاڑھ کا درد والا اور دنبل والا انتہی یہ حدیث جامع صغیر میں لکھی ہے پس ان دونوں حدیثوں میں تعارض ہوا تطبیق انمیں یوں دیجاوے کہ نہ عیادت کرے انکی وہ شخص کہ تکلف کیے واسطے انکے جاوے اور گراں ہو اسپر آنا اسکا پس محتاج ہوگا طرف کھولنے آنکھ کے سامنے اور محتاج ہوگا طرف کلام کرنیکے تو منہ کے درد میں اور اس سے بہت ضرر ہوگا انکو اور محتاج ہوگا طرف بیٹھنے کے اچھی ہیأت پر ساتھ تکلف کے دنبل والا اور جس صورت میں کہ گراں نہ ہو انکو پس نہیں مضائقہ عیادت کا حاصل یہ کہ روایت حسن کی محمول ہے صورت اخیر پر اور روایت جامع صغیر کی محمول ہے پہلی صورت پر یہ مولانا عبد العزیز کی ہے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَعَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوْعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِيْرَةَ سِتِّيْنَ خَرِيْفًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے یعنی پورا اور عیادت کرے بھائی اپنے مسلمان کی بقصد ثواب کے دور کیا جاتا ہے دوزخ سے مقدار ساٹھ برس کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اس سے معلوم ہوا کہ وضو کرنا عیادت کے لیے سنت ہے اور حکم وضو کا شاید اسلیے فرمایا کہ عیادت عبادت ہے اور وضو سے عبادت کامل و افضل ہوتی ہے اور اس حال میں دعا کریگا تو خوب قبول ہوگی ۱۲ ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِمًا فَيَقُوْلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ اِلَّا شُفِيَ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ حَضَرَ اَجَلُهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ پوچھے بیمار مسلمان کو پھر کہے سات بار سوال کرتا ہوں میں اللہ بزرگ پروردگار عرش بڑے کے سے یہ کہ شفا دے تجھکو مگر کہ شفا دیا جاتا ہے وہ مگر یہ کہ حاضر ہوا ہو اجل اسکی یعنی یہ مرض لاعلاج ہے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحُمّٰى وَمِنَ الْاَوْجَاعِ كُلِّهَا اَنْ يَّقُوْلُوْا بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا يُعْرَفُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمٰعِيْلَ وَهُوَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ اور روایت ہے انہیں سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے سکھلاتے صحابہ کو واسطے تپ کے بلکہ واسطے سب دردوں کے یہ کہیں یعنی بیمار ساتھ نام اللہ بڑے کے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ بڑے کے برائی ہر رگ جوش مارنے والی کے سے اور برائی گرمی آگ کے سے نقل کی ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانی جاتی مگر حدیث ابراہیم بیٹے اسمعیل کے سے اور وہ ضعیف گنا جاتا ہے حدیث میں ف رگ جوش مارنے والی کی سے یعنی خون جو جوش مارے رگ میں پناہ چاہے اس سے اسلیے کہ جب خون غالب ہوتا ہے اپنا اوتیا ہے کہ تپ ہو اور امراض پیدا ہوتے ہیں اور یہ حدیث ابن ابی شیبہ اور ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن ابی الدنیا اور ابن سنی اور حاکم نے روایت کی ہے اور صحیح کہا ہے ایسا ہی ہے دعوات میں ۱۲ ع وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اشْتَكٰى مِنْكُمْ شَيْئًا اَوِ اشْتَكَاهُ اَخٌ لَّهُ فَلْيَقُلْ رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِيْ فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْاَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ اَنْزِلْ رَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِّنْ شِفَائِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجَعِ فَيَبْرَأُ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی بیمار ہو تم میں سے کچھ یا بیمار ہووے

اسکا پس چاہیے کہ کہے رب ہمارا اللہ ہے ایسا اللہ کہ آسمان میں ہے یعنے رحمت اسکی یا امر اسکا یا بڑی سلطنت اسکی آسمان میں ہے پاک ہووے نام تیرا کہ عبادت کیا جاتا ہے آسمان میں جیسا کہ وہ عبادت کیا جاتا ہے زمین میں پاک ہے نام تیرا یعنے سب نقصانوں سے حکم تیرا مانا گیا ہے آسمان میں اور زمین میں جیسے کہ رحمت تیری آسمان میں ہے پس کر رحمت اپنی زمین میں بخش ہمارے لیے گناہ ہمارے بڑے اور چھوٹے تو ہے پروردگار پاکیزوں کا یعنے محب اور کارساز انکا نازل کر رحمت یعنے رحمت عظیم اپنی رحمتوں میں سے یعنے جو کہ پھیل رہی ہے ہر چیز پر اور شفا اپنی شفاؤں میں سے اس بیماری پر پس اچھا ہو جاوے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف جیسے کہ رحمت تیری آسمان میں ہے یعنے سب جگہ اور سب وہاں کے رہنے والوں پر ہے بخلاف زمین اور زمین والوں کے کہ رحمت خاص بعضوں پر ہوتی ہے اور بعضوں پر نہیں یعنے مومنوں پر ہوتی ہے کافروں پر اگرچہ رحمت عام سب پر ہے بموجب قول اللہ تعالے کے رحمتی وسعت کل شیء اور مراد پاکیزوں سے مومن ہیں پاک شرک سے یا متقی جو بچتے ہیں برے اعمال و اقوال سے ◆ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَ الرَّجُلُ يَعُوْدُ مَرِيْضًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا اَوْ يَمْشِيْ لَكَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ آوے آدمی عیادت کو مریض کی پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی شفا دے بندے اپنے کو تا کہ ایذا پہنچاوے واسطے تیرے دشمن کو یعنے دشمنان دین کو زخمی کرے اور قتل کرے یا چلے واسطے خوشی تیری کے طرف جنازہ کے یعنے نماز کے لیے نقل کی یہ ابوداؤد نے ◆ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اُمَيَّةَ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ وَعَنْ قَوْلِهٖ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ فَقَالَتْ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهَا اَحَدٌ مُنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهٖ مُعَاتَبَةُ اللّٰهِ الْعَبْدَ بِمَا يُصِيْبُهٗ مِنَ الْحُمّٰى وَالنَّكْبَةِ حَتَّى الْبِضَاعَةِ يَضَعُهَا فِيْ يَدِ قَمِيْصِهٖ فَيَفْقِدُهَا فَيَفْزَعُ لَهَا حَتّٰى اِنَّ الْعَبْدَ لَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَمَا يَخْرُجُ التِّبْرُ الْاَحْمَرُ مِنَ الْكِيْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے علی بن زید تابعی سے کہ نقل کی امیہ سے یہ کہ اس نے پوچھا عائشہؓ سے معنی قول اللہ عزوجل کے کہ اگر ظاہر کرو تم وہ چیز کہ تمہارے دلوں میں ہے یا چھپاؤ اسکو حساب کرے گا تمہارے ساتھ اسکے اللہ اور پوچھے معنی قول اللہ تعالے کے جو شخص کہ عمل کرے برا یعنی صغیرہ یا کبیرہ بدلا دیا جاوے گا ساتھ اسکے یعنے دنیا میں یا عقبے میں پس کہا حضرت عائشہؓ نے نہیں پوچھا مجھسے اس مسئلہ کو کسی نے جب سے کہ پوچھا تھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا یہ عتاب اور ذکر مذکور ہے ان دونوں آیتوں میں عتاب کرنا خدا کا ہے بندے پر ساتھ اس چیز کے کہ پہنچتی ہے اسکو تپ سے اور رنج سے یہاں تک کہ کوئی چیز مال میں سے رکھتا ہے اسکو بیچ آستین کرتے اپنے کے پس نہیں پاتا اسکو پھر غمگین ہوتا ہے بسبب اسکے کہ دور کیے جاتے ہیں اس سے گناہ اسکے جیسے نہیں حال ہوا تھا یہاں تک کہ بندہ البتہ نکلتا ہے اپنے گناہوں سے جیسا کہ نکلتا ہے کچا سونا اور چاندی سرخ یعنے بسبب پڑنے کے آگ میں نقل کی یہ ترمذی نے ف باعث پوچھنے معنی دونوں آیتوں کا یہ تھا کہ پہلی آیت دلالت کرتی ہے کہ سب حساب کیے جاتے ہیں دلوں کے خطروں اور برے اندیشوں پر اور دوسری آیت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ لوگ جزا دیے جاتے ہیں ہر عمل پر تھوڑا ہو یا بہت پس مشکل ہوا یہ صحابہ پر اور متحیر ہوے کہ کیا ہے یہ کہ کوئی نہیں بچ سکتا پس پوچھا حضرت عائشہ سے مطلب ان آیات کا پوچھا انہوں نے جواب دیا حاصل اسکا یہ ہے کہ معنی آیتوں کے یہ ہیں کہ حساب لیگا اللہ مومنوں سے تمام دل کی باتوں پر اور بدلا دیگا ... کا یعنے گناہوں کا کہ دن قیامت کے بلکہ اس محاسبہ ہو چکا ہے ... اور ... بسبب گناہوں کے مواخذہ ... اور عتاب ... دنیا میں کیا جاتا ہے اور بیچ ... گرفتار کرنا ... گناہوں سے ہے اور معنی عتاب ... یہ ہیں کہ کوئی شخص اپنے دوست پر غصہ کرے ... بسبب ... ہوئی ...

اس سے اور دل میں انکی محبت ہو وعن ابی موسیٰ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یصیب عبدا نکبۃ فما فوقہا او دونہا الا بذنب وما یعفو اللہ عنہ اکثر وقرأ وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں پہنچتی بندہ کو تھوڑی ایذا اور وہ چیز کہ زیادہ ہو اس سے یا کم اس سے مگر بسبب گناہ کے اور وہ گناہ کہ بخشتا ہے اللہ انکے یعنے بغیر سزا دینے کے اُنپر دنیا اور آخرت میں زیادہ ہیں ان گناہوں سے کہ سزا دیتا ہے اُنپر اور پڑھی حضرت نے یہ آیت اور جو چیز کہ پہنچتی ہے تمکو مصیبت سے پس بسبب اُس چیز کے کہ کمایا ہاتھوں تمہارے نے یعنے ذاتوں تمہاری نے اور معاف کرتا ہے بہت سے یعنے بہت گناہوں سے یا بہت [illegible] نقل کی یہ ترمذی نے ف مصیبت سے یعنے مرض و سختی وغیرہ یا سبب اعمال بد تمہارے کے ہے یہ خاص ہے گنہگاروں کے لیے اور غیر گنہگاروں کو پہنچتی ہے مصیبت واسطے بلند ہونے درجوں انکے کے لیکن وہ بسبب شامت گناہوں ہی کے جانتے ہیں نقل ہے کہ ایک بزرگ کے تسمہ جوتی کا ٹوٹ گیا وہ روتے تھے اور کہتے تھے آہ کیا گناہ کیا ہے میں نے کہ سزا اسکی یہ پائی میں نے وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا کان علی طریقۃ حسنۃ من العبادۃ ثم مرض قیل للملک الموکل بہ اکتب لہ مثل عملہ اذا کان طلیقا حتی اطلقہ او اکفتہ الیّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جس وقت ہوتا ہے راہ نیک پر عبادت سے پھر بیمار ہوتا ہے یعنی اور نہیں قادر ہوتا اس عبادت پر کہا جاتا ہے یعنے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واسطے فرشتے کے کہ تعین ہے ساتھ اسکے یعنے نیکی لکھنے کے لیے لکھ واسطے اسکے مانند عمل اسکے کے جس وقت کہ تھا تندرست یہاں تک کہ تندرست کروں اسکو یا ملاؤں اسکو اپنی طرف یعنی مرے وعن انس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ابتلی المسلم ببلاء فی جسدہ قیل للملک اکتب لہ صالح عملہ الذی کان یعمل فان شفاہ غسلہ وطہرہ وان قبضہ غفر لہ ورحمہ رواہما فی شرح السنۃ اور روایت ہے انس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت کہ مبتلا کیا جاتا ہے مسلمان ساتھ بیماری کے بیچ بدن اپنے کے کہا جاتا ہے واسطے فرشتے نیکی لکھنے والے کے لکھ واسطے اسکے اچھا عمل اسکا جو کہ کرتا تھا یعنے پہلے اس بیماری کے پس اگر شفا دی اسکو اللہ نے دھوتا ہے اسکو اور پاک کرتا ہے اسکو یعنے گناہوں سے اور اگر مارتا ہے اسکو بخشتا ہے واسطے اسکے اور رحم کرتا ہے اسکو نقل کیں یہ دونوں حدیثیں بغوی نے شرح السنۃ میں وعن جابر بن عتیک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہادۃ سبع سوی القتل فی سبیل اللہ المطعون شہید والغریق شہید وصاحب ذات الجنب شہید والمبطون شہید وصاحب الحریق شہید والذی یموت تحت الہدم شہید والمرأۃ تموت بجمع شہید رواہ مالک وابو داؤد والنسائی اور روایت ہے جابر بن عتیک سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادتیں سات ہیں سوائے مارے جانے کے راہ خدا میں جو وبا میں مرے شہید ہے اور جو ڈوبے شہید ہے اور ذات الجنب والا شہید ہے اور پیٹ کی بیماری سے مرے شہید ہے یعنے استسقا ہو یا دست آویں وغیرہ ذالک و جل کر مرے شہید ہے اور وہ شخص کہ مرے دبکر دیوار وغیرہ کے نیچے شہید ہے اور وہ عورت کہ مرے پیٹ سے یا باکرہ شہید ہے روایت کی یہ مالک اور ابو داؤد اور نسائی نے ف شہادتیں یعنے حکمیات میں بلکہ زیادہ ہیں جیسا کہ اور حدیثوں میں مذکور ہیں اور ذات الجنب بیماری مشہور ہے کہ پھنسیاں اندر پہلو اور بیچ دل وسینے کے ہوتی ہیں اور علامت اسکی یہ ہوتی ہے کہ ورم کرتا ہے اور تپ ہوتا اور کھانسی ہوتی ہے وعن سعد قال سئل

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْاَنْبِیَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ یُبْتَلَی الرَّجُلُ عَلٰی حَسَبِ دِیْنِہٖ فَاِنْ کَانَ فِیْ دِیْنِہٖ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُہٗ وَاِنْ کَانَ فِیْ دِیْنِہٖ رِقَّۃٌ هُوِّنَ عَلَیْہِ فَمَا زَالَ کَذٰلِکَ حَتّٰی یَمْشِیَ عَلَی الْاَرْضِ مَا لَہٗ ذَنْبٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہے سعد سے کہا پوچھے گئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کون آدمیوں میں سخت تر ہیں از روی بلا کے یعنے سخت مصیبت کے فرمایا انبیا پھر جو بہت مشابہ ہو انبیا کے پھر وہ کہ بہت مشابہ ہو انبیا کے مبتلا کیا جاتا ہے آدمی موافق دین اپنے کے پس اگر ہوتا ہے اپنے دین میں سخت سخت ہوتی ہے بلا اسکی اور اگر پتلی ہے اسکے دین میں نرمی ہلکی کی اور کم کیجاتی ہے اسپر بلا پس ہمیشہ رہتا ہے یعنے سخت دین والا اسی طرح سے یعنے گرفتار بلا اور مغفرت ہوتی ہے اسکی بسبب اسکے یہان تک کہ چلتا ہے زمین پر نہیں ہوتا واسطے اسکے کوئی گناہ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ف انبیا بہت مبتلا سے بلا ہوتے ہیں اسلیے کہ وہ لذت پاتے ہیں ساتھ بلا کے جیسا کہ اور لوگ لذت پاتے ہیں ساتھ نعمتوں کے اور پھر بہت مشابہ انکے یعنے اولیا اور صلحا بلا میں گرفتار ہوتے ہیں لیکن ان سے کم تاکہ ثواب بہت پاوین پھر جو کم ہوتے ہیں انسے درجے میں بلا میں بھی کم گرفتار ہوتے ہیں اور سخت دین والے کی بلا بھی سخت ہوتی ہے اسلیے کہ یقین والا ہوتا ہے پس صبر کرتا ہے اسپر اور جانتا ہے کہ میں لایق اسی کے ہوں بسبب گناہوں کے پس کامل ہوتا ہے ایمان اسکا اور قوی ہوتی ہے محبت اسکی اور دور ہوتے ہیں گناہ اسکے اور بلند ہوتے ہیں درجات اسکے اور نرم دین والے پر بلا کم ہوتی ہے تاکہ وہ بے صبری کرکے اور دین سے نہ نکل جاوے بسبب نہ قوی ہونے ایمان کے ع وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا اَغْبِطُ اَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِیْ رَاَیْتُ مِنْ شِدَّۃِ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا نہیں آرزو کرتی ہیں کسی کو ساتھ آسانی موت کے بعد اسکے کہ دیکھی میں نے سختی وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف یعنے اول آرزو کرتی تھی میں آسانی موت کی جب کہ حضرتؐ کی موت کی سختی دیکھی وہ آرزو نہیں اور اعتقاد کیا میں نے کہ بھلائی سختی موت میں ہے نہ آسانی میں ع وَعَنْہَا قَالَتْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهٗ قَدَحٌ فِیْہِ مَاءٌ وَهُوَ یُدْخِلُ یَدَہٗ فِی الْقَدَحِ ثُمَّ یَمْسَحُ وَجْهَہٗ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی مُنْکَرَاتِ الْمَوْتِ اَوْ سَکَرَاتِ الْمَوْتِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے انہیں سے کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور وہ تھے حالت وفات میں اور نزدیک انکے پیالہ تھا کہ اسمیں تھا پانی اور وہ ڈالتے تھے ہاتھ اپنا پیالے میں پھر پھیرتے اپنے منہ پر پھر فرماتے یا الٰہی مدد کر تو میری اوپر دفع کرنے سختی موت کے یا فرمایا شدت موت کی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف پانی سے ہاتھ بھگو کر پھیرتے تھے واسطے دفع کرنے گرمی موت کے اور حضرتؐ کو جو ایسی سکرات موت کی ہوئی اسکی بہت سی وجہیں شارحین نے لکھی ہیں ایک انمیں یہ ہے کہ یہ سختی واسطے تسلی امت کے تھی کہ جب دیکھیں گے نکلنے روح پاک حضرتؐ کی میں یہ صورت ہوئی تو صبر کرینگے اور آسانی ہوگی جان کنی میں ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدِہِ الْخَیْرَ عَجَّلَ لَہُ الْعُقُوْبَۃَ فِی الدُّنْیَا وَاِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدِہِ الشَّرَّ اَمْسَکَ عَنْہُ بِذَنْبِہٖ حَتّٰی یُوَافِیَ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وقت کہ ارادہ کرتا ہے اللہ تعالی ساتھ بندے اپنے کے بھلائی کا جلدی دیتا ہے واسطے اسکے سزا گناہوں کی دنیا میں

اور جس وقت ارادہ کرتا ہے اللہ ساتھ بندہ اپنے کے برائی کا بند رکھتا ہے اس سے یعنی سزا کو سبب گناہ اسکے کے یہاں تک کہ پوری سزا
دے گا اسکو سبب گناہوں کے دن قیامت کے نقل کی یہ ترمذی نے ف جلد کو دنیا میں سزا دیتا ہے اسلیے کہ عذاب دنیا سہل ہے اور تھوڑا
کہ سبب بہت گناہ جاتی ہے اور دوسرے کی سزا دینی موقوف رکھتا ہے اسلیے کہ عذاب وہاں کا شدید ہے۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ
الرِّضَاءُ وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے انس سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بڑی جزا ساتھ بڑی بلا کے ہے اور تحقیق اللہ عزوجل جس وقت کہ دوست رکھتا ہے ایک قوم کو مبتلا کرتا ہے
انکو پس جو شخص کہ راضی ہوا اپنے ساتھ بلا کے پس واسطے اسکے رضا ہے یعنی اللہ کی اور جو شخص کہ ناراض ہوا بلا سے پس واسطے اسکے غضب ہے
اللہ کی طرف سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف جب دوست رکھتا ہے مبتلا کرتا ہے ایک قوم کو اسی طرح جب دشمن رکھتا ہے ایک قوم کو
مبتلا کرتا ہے انکو یہ شق نہیں ذکر کی اسلیے کہ سمجھی جاتی ہے سیاق سے کہ کہا فمن یعنی آخر تک حاصل اسکا یہ کہ رضا اور غضب بندہ کا علامت رضا
اور غضب پروردگار کی ہے صحابہ رضی اللہ عنہم آپس میں سوال کرتے تھے کہ کس طرح معلوم ہو رضا اور غضب اللہ تعالیٰ کا بندہ سے جواب دیتے تھے
اگر بندہ خدا سے راضی ہے خدا بھی اس سے راضی ہے اور اگر ناراض ہے خدا بھی اس سے ناراض ہے۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ أَوِ الْمُؤْمِنَةِ فِيْ نَفْسِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيْئَةٍ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى مَالِكٌ نَحْوَهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتی ہے بلا مومن مرد مسلمان کو یا عورت مسلمان کو بیچ ذات اسکی کے اور مال اسکی کے اور اولاد اسکی کے
یہاں تک کہ ملاقات کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے یعنی بعد مرنے کے اور نہیں ہوتی اسپر کوئی خطا یعنی بخشی جاتی ہیں سب خطائیں بسبب
بلاؤں کے نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی مالک نے مانند اسکے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ
عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللّٰهِ مَنْزِلَةٌ لَمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلِهِ
ابْتَلَاهُ اللّٰهُ فِيْ جَسَدِهِ أَوْ فِيْ مَالِهِ أَوْ فِيْ وَلَدِهِ ثُمَّ صَبَّرَهُ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِيْ سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللّٰهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ
اور روایت ہے محمد بن خالد سلمی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اسکے باپ نے نقل کی اسکے دادا سے یعنی اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جس وقت کہ مقدر ہوتا ہے واسطے اسکے اللہ کی طرف سے ایک مرتبہ یعنی مرتبہ عالی جنت میں کہ نہیں پہونچ سکتا اس مرتبہ کو اپنے عمل سے
مبتلا کرتا ہے اسکو اللہ بدن اسکے میں یا مال اسکے میں یا اولاد اسکی میں پھر عطا کرتا ہے اسکو صبر اسپر یہاں تک کہ پہونچاتا ہے اسکو اس مرتبہ میں
کہ مقدر تھا واسطے اسکے اللہ کی طرف سے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے ف اس سے معلوم ہوا کہ بندہ بسبب صبر کرنے کے بلا پر
اس مرتبہ اور مقام کو پہونچتا ہے کہ بسبب طاعت اور عبادت کی نہیں پہونچتا ہے۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِخِّيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُثِّلَ ابْنُ آدَمَ وَإِلٰى جَنْبِهِ تِسْعٌ وَتِسْعُوْنَ مَنِيَّةً إِنْ أَخْطَأَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ حَتّٰى يَمُوْتَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے عبداللہ بن شخیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
پیدا کیا گیا ابن آدم اس حال میں کہ طرف پہلو اسکے کے یعنی قریب اسکے ننانوے بلائیں مہلکہ ہیں اگر چوک گئیں اس سے
یعنی نہ پہونچیں اسکو بلائیں واقع ہوتا ہے بڑھاپے میں یہاں تک کہ مرجاتا ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے

ف یعنے آدمی گھرا ہوا بلاؤن اور مصیبتون بے اندازہ مین ہو کہ خلاصی نہین اُسکو اور اگر نادر خلاصی پاوے ایک سختی سے تو پھر
پڑتا ہے مین کر دردیے دوا اور بلا سے بے انتہا ہو اور آخر کو اُسمین مرنے سے نہین بچتا حاصل یہ کہ دنیا قید خانہ مومن کا ہے اور جنت
کافر کی پس لائق ہے مومن کو یہ کہ ہو صابر اللہ کے حکم پر اور راضی اُسپر کہ مقدر کیا ہے اللہ نے اُسکے لیے حدیث قدسی مین آیا ہے
کہ فرمایا اللہ تعالے نے جو نہ صبر کرے میری بلا پر اور نہ شکر کرے میری نعمتون پر اور نہ راضی ہو ساتھ قضا میری کے پس
ڈھونڈے رب سواے میرے خیال کرنا چاہیے کہ کیا حصہ ہے بے صبر اور ناشکر پر اور اُسپر کہ راضی نہین اللھم اعطنا منہ ووفقنا
للصبر والشکر والرضا ع ج ۔ وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یود اھل العافیۃ یوم
القیامۃ حین یعطی اھل البلاء الثواب لو ان جلودھم کانت قرضت فی الدنیا بالمقاریض رواہ الترمذی وقال
ھذا حدیث غریب اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آرزو کرینگے اہل عافیت کی یعنے جو کہ دنیا مین
سلامت رہتے تھے بلاؤن سے وہ آرزو کرینگے دن قیامت کے اُس وقت کہ دیے جاوینگے مبتلا بلا ثواب بہت کاش کہ تحقیق
چمڑے اُنکے کاٹے جاتے دنیا مین ساتھ قینچیون کے یعنے تا ثواب ملتا اُنکا سا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے
وعن عامر الرام قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاسقام فقال ان المؤمن اذا اصابہ السقم ثم
اعفاہ اللہ منہ کان کفارۃ لما مضی من ذنوبہ وموعظۃ لہ فیما یستقبل وان المنافق اذا مرض ثم
اعفی کان کالبعیر عقلہ اھلہ ثم ارسلوہ فلم یدر لم عقلوہ ولم ارسلوہ فقال رجل یا رسول اللہ وما الاسقام
واللہ ما مرضت قط فقال قم عنا فلست منا رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عامر رامی سے کہ کہا ذکر کیا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریون کا پس فرمایا تحقیق مومن جسوقت پہونچتی ہے اُسکو بیماری پھر عافیت دیتا ہے اُسکو اللہ
عزوجل اس بیماری سے ہوتی ہے بیماری کفارہ واسطے گذرے ہوے گناہون اُسکے کے اور نصیحت ہوتی ہے واسطے اُسکے یعنے
متنبہ ہوتی ہے پس توبہ کرتا ہے اور پرہیز کرتا ہے زمانہ آیندہ مین اور تحقیق منافق جسوقت بیمار ہوتا ہے پھر عافیت دیا جاتا ہے ہوتا ہے
مانند اونٹ کے کہ باندھا اُسکو مالک اُسکے نے پھر چھوڑ دیا اُسکو پس نہ جانا اونٹ نے کسواسطے باندھا اُسکو اور کیون چھوڑا اُسکو پس
کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ بیماری کیا چیز ہے نہین بیمار ہوا مین کبھی پس فرمایا حضرت نے اُٹھ طرف ہمارے ہم مین سے پس نہین تو ہم مین سے
نقل کی یہ ابو داؤد نے ف تحقیق مومن الخ یعنے جب مومن بیماری سے اچھا ہوتا ہے متنبہ ہوتا ہے اور جانتا ہے کہ بیماری بسبب
گناہون کے ہوئی تھی پس نادم ہوتا ہے اور آیندہ کو بچتا ہے گناہون سے اور منافق کا حال بعد صحت کے ایسا ہوتا ہے جیسے اونٹ
کو باندھا اور پھر چھوڑ دیا وہ نہین جانتا کہ کیون باندھا اُسکو اور کیون چھوڑا یعنے منافق کو تنبہ نہین ہوتا اور نصیحت نہین پکڑتا ہے
اور نہ توبہ کرتا ہے پس نہین مفید ہوتی اُسکو بیماری نہ گذشتہ گناہون کا کفارہ ہوتی ہے اور نہ زمانہ آیندہ مین نصیحت ہوتی ہے
اولئک کالانعام بل ھم اضل اولئک ھم الغافلون اور نہین تو ہم مین سے یعنے اہل طریقہ ہمارے سے نہین ہے اسلیے کہ
نہین مبتلا ہوا ہمارے سے بلاؤن مین ع ج ۔ وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
دخلتم علی المریض فنفسوا لہ فی اجلہ فان ذلک لا یرد شیئا ویطیب بنفسہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ
وقال الترمذی ھذا حدیث غریب اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ داخل ہو

تم بیمار کے پاس خبر پوچھنے کے لیے پس دور کرو غم اسکا بیچ مدت زندگانی اسکی کے یعنی کہو کہ تم دراز عمر ہو گے یا شفا پاوے گا تو دراز ہوگی عمر تیری اسلیے کہ یہ نہیں پھیرتا کسی چیز کو کہ مقدر ہے اور خوش ہوجاتا ہے دل اسکا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف کہا ہے بعضوں نے مستحب ہے مریض کے لیے مسواک کرنی جبکہ قریب ہو وقت نزع کا چنانچہ حضرت سے منقول ہے کہ یہی میں کرتا مسواک کا وقت انتقال کے اور کہا ہے بعضوں نے کہ اس سے سہل ہوتا ہے نکلنا روح کا اور اسی طرح مستحب ہے لگانا خوشبو کا واسطے ملائکہ کے اور اسی طرح مستحب ہے پہننا پاکیزہ کپڑوں کا اور اسی طرح پڑھنا قرآن کا اور اسی طرح سننا مستحب ہے ع وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ لَمْ يُعَذَّبْ فِي قَبْرِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ روایت ہے سلیمان بن صرد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو کہ مار ڈالا اسکے پیٹ نے یعنی پیٹ کی بیماری سے مر گیا مثل استسقا کے اور دستوں وغیرہ کے نہیں عذاب کیا جاوے گا بیچ قبر اپنی کے روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف اسلیے کہ بسبب سختی اس مرض کی معاف ہوجاتے ہیں گناہ اور شہید مرتا ہے جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے اور شہید کے حق میں صحیح مسلم میں ایک حدیث آئی ہے کہ شہید کے لیے بخشی جاتی ہے ہر چیز یعنی سب گناہ سوائے دین کے یعنی حقوق آدمیوں کے واللہ تعالی اعلم ع

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ أَسْلِمْ فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ فَأَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے انس سے کہ کہا تھا ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیمار ہوا وہ پس گئے اسکے پاس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کرتے تھے اسکی پس بیٹھے نزدیک سر اسکے کے پس کہا واسطے اسکے مسلمان ہو تو پس دیکھا لڑکے نے طرف باپ اپنے کے اور وہ تھا پاس اسکے پس کہا باپ اسکے نے اطاعت کر ابو القاسم کی یعنی حضرت کی پس اسلام لایا پھر نکلے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ کہتے تھے تعریف ہے واسطے اللہ کے ایسا اللہ کہ نجات دی اسکو آگ سے یعنی سبب اسلام لانے کے نقل کی یہ بخاری نے ف بیٹھے نزدیک سر اسکی کے یعنی سر کے پاس بیٹھنا مستحب ہے عیادت میں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے خدمت کروانی کافر ذمی سے اور جائز ہے عیادت اسکی اور کتاب جنائز میں لکھا ہے کہ نہیں مضائقہ ساتھ عیادت یہود کے اور اختلاف کیا ہے علما نے بیچ عیادت مجوسی کے فاسق کے بھی عیادت کرنے میں اختلاف کیا ہے اور صحیح تر یہ ہے کہ کچھ مضائقہ نہیں اور کہا اس حدیث کا موید ہے مذہب امام ابو حنیفہ کا کہ صبی کا اسلام لانا لڑکے کا صحیح ہے اور لکھا ہے علما نے کہ نام اس لڑکے کا عبد القدوس تھا واللہ اعلم ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا نَادَى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عیادت کرے بیمار کی پکارتا ہے پکارنے والا یعنی فرشتہ آسمان سے خوش رہ تو جو دنیا میں اور آخرت میں اور اچھا ہووے چلنا تیرا آخرت میں یا دنیا میں اور پکڑے تو بہشت سے ایک گھر نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف اس میں اشارہ ہے کہ اسکی عیادت کے لیے پیادہ جانا افضل ہے ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا أَبَا الْحَسَنِ كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق حضرت علی نکلے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے بیچ اس بیماری حضرت کے کہ وفات پائی اسمیں پس کہا لوگوں نے اے ابو الحسن کیونکر صبح کی حضرت نے

اسطرح صبح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا صبح کی شکر خدا کا ابھی ہونے والی بیماری سے یعنی شکر ہو گئی اچھے میں نقل کی یہ بخاری نے
ف معنی یہ ہیں کہ قریب بھت ہیں یہ انھوں نے موافق گمان اپنے کہا یا بطریق فال نیک کے اور یہی ہے کہ جو کوئی حال بیمار کا پوچھے
اسی طرح جواب نیک دے تو بہتر ہے **وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ**
قُلْتُ بَلَى قَالَ هٰذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُصْرَعُ وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ
فَادْعُ اللّٰهَ لِي قَالَ إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُعَافِيَكِ فَقَالَتْ أَصْبِرُ فَقَالَتْ إِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ
أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عطا بن ابی رباح سے کہ کہا کہا واسطے ابن عباس نے آیا نہ دکھلاؤں میں
تجھکو ایک عورت اہل بہشت میں سے کہا میں نے ہاں کہا یہ عورت کالی آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا اے رسول خدا کے تحقیق میں
مرگی کی بیماری میں مبتلا ہوتی ہوں اور میں ڈرتی ہوں ستر کھل جانے سے حالت بیخودی میں پس دعا کرو اللہ سے میرے لیے پس فرمایا اگر
چاہے تو صبر کر اور تیرے لیے بہشت ہے اور اگر چاہے تو دعا کروں میں اللہ سے یہ کہ شفا دے تجھکو پس کہا عورت نے صبر کروں گی پھر کہا تحقیق
کہ تحقیق میں ڈرتی ہوں ستر کھل جانے سے پس دعا کیجیے اللہ سے یہ کہ نہ کھلوں میں پس دعا کی حضرت نے واسطے اسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف نام اس عورت کا سعیرہ تھا اور بعضے ام زفر کہتے ہیں اور ایک روایت میں آیا ہے کہ وہ کنگھی کرنے والی حضرت خدیجہ کی تھی اور
انھیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ جائز ہے ترک کرنا دوا اور دعا کا ساتھ صبر کرنے کے بلا پر اور راضی ہونے کے قضا پر بلکہ ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہے
کرتا ہے کہ ہمیشہ رہنا مرض کا ساتھ صبر کے افضل ہے عافیت سے لیکن یہ نسبت بعض افراد کے یعنی انکے لیے کہ تحمل کر سکے اور نفع رسانی مسلمانوں
کی سے اور دلالت کرتا ہے اسپر کہ چھوڑنا دوا کا افضل ہے اگرچہ دوا کرنی سنت ہے ساتھ حدیث ابی داود کے کہ کہا صحابہ نے کیا دوا کریں ہم
فرمایا ہاں دوا کرو واسطے کہ اللہ تعالی نے نہیں پیدا کی ہے کوئی بیماری مگر کہ رکھی ہے اسکی دوا سوائے ایک بیماری کے اور وہ بڑھاپا ہے اور ہمیشہ
کرتے تھے دوا اور حضرت نے بھی دوا کی ہر حال اگر حضرت سردار ہیں متوکلوں کے اور باوجود اسکے ترک کرنا دوا کا اور دعا کا بہتر ہے جیسے
کیا حضرت ابوبکر نے نصیحت تو **وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ الْمَوْتُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ هَنِيئًا لَهُ مَاتَ وَلَمْ يُبْتَلَ بِمَرَضٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ وَمَا يُدْرِيكَ لَوْ أَنَّ اللّٰهَ
ابْتَلَاهُ بِمَرَضٍ فَكَفَّرَ عَنْهُ مِنْ سَيِّئَاتِهِ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا اور روایت ہے یحیی بن سعید سے کہا یہ کہ ایک شخص آئی اسکو موت
یعنی اچانک بیچ زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ایک اور شخص نے مبارک ہو واسطے اسکے مرگیا اور نہیں گرفتار ہوا ساتھ کسی مرض کے
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وائے تجھکو کس چیز نے معلوم کروایا تجھکو یعنی تو نہیں جانتا اگر مبتلا ہوتا بیماری میں البتہ اللہ تعالی مٹاتا اسکے گناہ
بیماری کے پس دور کرتا برائیاں اسکی نقل کی یہ مالک نے بطریق ارسال کے **وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ وَالصُّنَابِحِيِّ أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى رَجُلٍ مَرِيضٍ**
يَعُودَانِهِ فَقَالَا لَهُ كَيْفَ أَصْبَحْتَ قَالَ أَصْبَحْتُ بِنِعْمَةٍ فَقَالَ شَدَّادٌ أَبْشِرْ بِكَفَّارَاتِ السَّيِّئَاتِ وَحَطِّ الْخَطَايَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِذَا أَنَا ابْتَلَيْتُ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنًا فَحَمِدَنِي عَلَى مَا ابْتَلَيْتُهُ فَإِنَّهُ يَقُومُ مِنْ مَضْجَعِهِ
ذٰلِكَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ مِنَ الْخَطَايَا وَيَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا قَيَّدْتُ عَبْدِي وَابْتَلَيْتُهُ فَأَجْرُوا لَهُ مَا كُنْتُمْ تُجْرُونَ
لَهُ وَهُوَ صَحِيحٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے شداد بن اوس اور صنابحی سے یہ کہ داخل ہوئے دونوں ایک شخص بیمار پر عیادت کرتے تھے اسکی
پس کہا دونوں نے اسکو کس طرح صبح کی تو نے کہا صبح کی میں نے ساتھ نعمت کے یعنی نعمت صحت و تسلیم قضا کے اور حال خوش کہتا ہوں کہ شداد نے خوشخبری

خبر نے کہا ہوں کہ اور دور ہوجاتے خطاؤں کی اسی لیے کہ تحقیق میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ تحقیق اللہ عزوجل فرماتا ہے جس وقت کہ میں مبتلا کرتا ہوں بندہ مومن کو اپنے بندوں میں سے پس تعریف کرتا ہے میری اوپر مبتلا کرنے میرے کے اسکو پس تحقیق وہ کھڑا ہوتا ہے اس خوابگاہ اپنی سے کہ جہاں بیمار پڑا تھا پاک ہو کر گناہوں سے مانند اس دن کے کہ جنا تھا اسکو ماں اسکی نے پاک گناہوں سے اور فرماتا ہے پروردگار برکت والا اور بلند میں نے قید کیا بندے اپنے کو اور آزمایا اسکو پس جاری رکھو اور لکھو واسطے اسکے وہ عمل کہ تھے تم جاری کرتے اور لکھتے واسطے اسکے اس حالت میں کہ وہ تندرست تھا نقل کی یہ احمد نے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَثُرَتْ ذُنُوبُ الْعَبْدِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَا يُكَفِّرُهَا مِنَ الْعَمَلِ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ بِالْحُزْنِ لِيُكَفِّرَهَا عَنْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے حضرت عایشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت بہت ہوتے ہیں گناہ بندے کے اور نہیں ہوتی واسطے اسکے کوئی چیز اعمال نیک سے کہ مٹا دے انکو مبتلا کرتا ہے اللہ اسکو ساتھ غم کے تاکہ مٹا دے گناہوں کو اس بندے سے سبب غم کے نقل کی یہ احمد نے ف یک روایت میں آیا ہے کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہے ہر قلب غمگین کو روایت کی یہ طبرانی اور حاکم نے ۱۲ ع

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ يَخُوضُ الرَّحْمَةَ حَتَّى يَجْلِسَ فَإِذَا جَلَسَ اغْتَمَسَ فِيهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عیادت کرتا ہے بیمار کی ہمیشہ پیٹھتا جاتا ہے دریاے رحمت میں یہاں تک کہ بیٹھے پاس بیمار کے پس جس وقت بیٹھتا ہے ڈوب جاتا ہے دریاے رحمت میں نقل کی یہ مالک اور احمد نے وَعَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمُ الْحُمَّى فَإِنَّ الْحُمَّى قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيُطْفِئْهَا عَنْهُ بِالْمَاءِ فَلْيَسْتَنْقِعْ فِي نَهْرٍ جَارٍ وَلْيَسْتَقْبِلْ جِرْيَتَهُ فَيَقُولُ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُولَكَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلْيَنْغَمِسْ فِيهِ ثَلَاثَ غَمَسَاتٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِي ثَلَاثٍ فَخَمْسٌ فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِي خَمْسٍ فَسَبْعٌ فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِي سَبْعٍ فَتِسْعٌ فَإِنَّهَا لَا تَكَادُ تُجَاوِزُ تِسْعًا بِإِذْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ثوبان سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ پہونچے ایک تمہارے کو تپ پس تحقیق تپ ٹکڑا ہے آگ کا پس چاہیے کہ بجھاوے اسکو اپنے سے ساتھ پانی کے پس چاہیے کہ داخل ہو نہر جاری میں اور کھڑا ہو سامنے بہاؤ پانی کے پس کہے شفا طلب کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے یا الٰہی شفا دے بندے اپنے کو اور سچا کر رسول اپنے کو یعنی کر اسکے اس قول کو سچا اس طرح کہ شفا دے مجھکو کرے یہ غسل بعد نماز صبح کے پہلے نکلنے آفتاب کے اور مارے اسمیں تین غوطے تین دن پس اگر نہ اچھا ہوا تین دن میں پھر پانچ دن پس اگر نہ اچھا ہوا پانچ دن میں پس سات دن پس اگر نہ اچھا ہوا سات دن میں پس نو دن پس نہ تجاوز کریگی تپ نو دن سے ساتھ حکم اللہ عزوجل کے یعنی بعد اس عمل کے جاتی رہے گی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف لفظ ولینغمس بیان ہے فلیستنقع کا اور یہ عبارت احتمال رکھتی ہے کہ تین غوطے تین دن میں ہوں اور یہ بھی احتمال ہے کہ ہر روز تین ہوں اور یہ علاج مخصوص ہے ساتھ بعض انواع تپ صفراوی کی کہ اہل حجاز کو ہوتی ہے اسلیے کہ بعض تپوں کو پانی مضر ہوتا ہے اور باعث ہلاکت ہوتا ہے پس نہیں لائق ہے مریض کو اسکے لیے نہانا مگر بعد مشورت طبیب حاذق ثقہ کے اور کہا خطابی نے کہ غلطی کی ایک شخص نے بیچ فطانت اپنی میں سبب ہونے تپ کے پس نہایا پس رک گئی حرارت اندر بدن اسکے کے پس سخت بیمار ہوا قریب تھا کہ ہلاک ہو جاوے پس جب اچھا ہوا کہی ایک بات مجھ سے نکالی کہ اسکا ذکر کرنا خوب نہیں اور یہ نہ سمجھا کہ اس مسئلہ میں سبب نہ جاننے معنی حدیث کے پڑا لیکن یہ نہ جانا کہ یہ حکم ہر طرح کی تپ کے لیے نہیں ہے ۱۲ ح

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ذُكِرَتِ الْحُمَّى عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَّهَا رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبَّهَا فَإِنَّهَا تَنْفِي الذُّنُوبَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيدِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہے

ابی ہریرہ سے کہ کہا ذکر کی گئی تپ نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس برا کہا اسکو ایک شخص نے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مت برا کہو
اسکو اسلیے کہ یہ تپ دور کرتی ہے گناہوں کو جیسے کہ دور کرتی ہے آگ میل لوہے کو نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف پس شکر گزاری چاہیے نزدیک اسکے
کہا ہے مشائخ رحمہم اللہ نے کہ بلا میں بھی شکر کرنا چاہیے جیسے کہ نعمت میں اسلیے کہ بلا نازل کرنے میں بھی مہربانی خفیہ ہے ۔ وعنه
قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عاد مريضا فقال ابشر فان الله تعالى يقول هي ناري اسلطها على عبدي المؤمن
في الدنيا لتكون حظه من النار يوم القيامة رواه احمد وابن ماجه والبيهقي في شعب الايمان اور روایت ہے انہیں سے
کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ایک بیمار کی پس فرمایا خوش وقت ہو اسلیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے تپ آگ ہے میری غالب
کرتا ہوں اسکو اپنے بندہ مومن پر دنیا میں تاکہ ہووے بدلا اور حصہ اسکا آگ دوزخ سے دن قیامت کے نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے
شعب الایمان میں ف یعنی یہ جو فرمایا ہے اللہ تعالی نے وان منکم الا واردها یعنی نہیں کوئی تم میں سے مگر کہ داخل ہوگا دوزخ میں یعنی قیامت کے
پس مومن کو تپ ہوتی ہے دنیا میں بدلے اس داخل ہونیکے یہ حصہ اسکا ہے اس سے یعنی عذاب جو سبب داخل ہونیکے ہوگا اس سے امن میں
رہیگا اسکے بدلے یہاں تپ ہوتی ہے اور داخل ہونا سب کو ہوگا اسلیے کہ پل صراط دوزخ پر کھڑا ہوگا اوپر سے سب گزرینگے لیکن مومن
ساتھ قید کامل کی لگانی چاہیے یعنی یہ بات دن کامل کے لیے ہوتی ہے اسلیے کہا کہ بعضے گنہگار مومن عذاب دیے جاوینگے ساتھ گناہ کے
پس وہ اس قید سے نکل جاوینگے ۔ وعن انس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الرب سبحانه
وتعالى يقول وعزتي وجلالي لا اخرج احدا من الدنيا اريد اغفر له حتى استوفي كل خطيئة في عنقه بسقم
في بدنه واقتار في رزقه رواه رزين اور روایت ہے انس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق رب پاک و برتر فرماتا ہے
قسم ہے عزت اپنی کی اور بزرگی اپنی کی نہیں نکالونگا میں کسی کو دنیا میں سے کہ ارادہ کرتا ہوں میں کہ بخشوں میں اسکو یہاں تک کہ پورا لوں
میں بدلا ہر گناہ کا کہ اسکی گردن پر ہے سبب بیماری کے بیچ بدن اسکے کے اور تنگی کے بیچ رزق اسکے کے نقل کی یہ رزین نے ف یعنی گناہ
جو اسکے ذمہ ہوتے ہیں بدلا اسکا دنیا میں دے دیتا ہوں کہ بیمار اور محتاج کرتا ہوں پس بخشا جاتا ہے اور عذاب آخرت سے نجات پاتا ہے
مقصود یہ کہ فقر اور بیماری اور بلا دور کرتے ہیں گناہوں کو ۔ وعن شقيق قال مرض عبد الله بن مسعود فعدناه فجعل يبكي
فعوتب فقال اني لا ابكي لاجل المرض لاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول المرض كفارة وانما ابكي انه اصابني
على حال فترة ولم يصبني في حال اجتهاد لانه يكتب للعبد من الاجر اذا مرض ما كان يكتب له قبل ان يمرض فمنعه
منه المرض رواه رزين اور روایت ہے شقیق سے کہ کہا بیمار ہوئے عبد اللہ بن مسعود پس عیادت کی ہم نے
انکی پس شروع کیا رونا پس غصہ کیا لوگوں نے اوپر انکے اس گمان پر کہ وہ بیچ بیماری اور محبت حیات سے روتے ہیں پس کہا
تحقیق میں نہیں روتا واسطے بیماری کے اسلیے کہ میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیماری سبب ہے دور ہونے
گناہ کا اور سوائے اسکے نہیں کہ روتا ہوں میں اسلیے کہ پہونچی مجھکو بیماری بیچ حالت سستی کے یعنی بڑھاپے کے اور نہیں پہونچی مجھکو حالت
قوت یعنی جوانی میں اسواسطے کہ لکھا جاتا ہے واسطے بندہ کے ثواب جسوقت کہ بیمار ہوتا ہے جیسا کہ لکھا جاتا تھا اسکے لیے پہلے بیمار
ہونے کے پس باز رکھا اس بندہ کو اس عمل سے بیماری نے نقل کی یہ رزین نے ف یعنی ایام جوانی کی حالت صحت میں عمل
بہت ہوتے ہیں بیماری میں بھی بہت لکھے جاتے ہیں اور بڑھاپے کی حالت میں عمل کم ہوتے ہیں بیماری میں بھی کم لکھتے ہیں کاشکے

جو اُن میں بیان ہوا کہ عمل ہے بہت لکھتے ہیں ۔ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَعُوْدُ مَرِیْضًا اِلَّا بَعْدَ ثَلٰثٍ
رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں عیادت کرتے کسی
مریض کی مگر بعد تین دن کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف مشہور علماء کا یہ ہے کہ عیادت مقید ساتھ کسی تاریخ کی
نہیں جب چاہے کرے خواہ اول خواہ آخر اور کہا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث موضوع ہے ۔ وَعَنْ عُمَرَ
بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی مَرِیْضٍ فَمُرْہُ یَدْعُوْ لَکَ فَاِنَّ دُعَاءَہٗ کَدُعَاءِ الْمَلٰئِکَۃِ
رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب داخل ہو تو بیمار پاس پس کہہ
اسکو کہ دعا کرے تیرے لیے اسواسطے کہ دعا اسکی مانند دعا فرشتوں کے ہے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف مانند دعا ملائکہ کے ہے اسلیے کہ بیمار کو
مشابہت ملائکہ کے ساتھ بہت ہوتی ہے بسبب بچنے کے گناہوں سے یا بسبب ہمیشہ یاد کرنے کے اللہ کو اور دعا اور زاری اور التجا کرنے کے
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّۃِ تَخْفِیْفُ الْجُلُوْسِ وَقِلَّۃُ الصَّخَبِ فِی الْعِیَادَۃِ عِنْدَ الْمَرِیْضِ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا کَثُرَ لَغَطُہُمْ وَاخْتِلَافُہُمْ قُوْمُوْا عَنِّیْ رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا سنت
سے ہے کم بیٹھنا اور کم غل کرنی عیادت میں نزدیک بیمار کے کہا ابن عباس نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بہت ہونے
غل اور اختلاف صحابہ میں اٹھ کھڑے رہو میرے پاس سے نقل کی یہ رزین نے ف یعنی اس سے معلوم ہوا کہ غل کرنی بیمار کے پاس
مکروہ ہے اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ روایت ہے ابن عباس سے کہ جب حضرت کے انتقال کا وقت قریب پہونچا اور لوگ گھر میں بہت تھے چنانچہ
انہیں حضرت عمر رض بھی تھے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لاؤ یعنے دوات وغیرہ لکھوں میں تمھارے لیے خط یعنے وصیت نامہ کہ نہ گمراہ ہو
تم بعد اسکے پس کہا حضرت عمر رض نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری غالب ہے اور تمھارے پاس قرآن موجود ہے کافی ہے تمکو کتاب اللہ
پس اختلاف کیا اہل بیت نے اور اور لوگوں نے کہ بعضا کہتا تھا لاؤ حضرت کے پاس یعنے دوات وغیرہ لکھدیں واسطے تمھارے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بعضا انہیں سے کہتا تھا جو کچھ کہ حضرت عمر رض نے کہا پس جب بہت ہوئی غل و اختلاف فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھ کھڑے رہو میرے پاس سے یہ روایت بخاری و مسلم میں ہے رافضی اس سے یہ نکالتے ہیں کہ حضرت خلافت کے
مقدمہ میں کچھ لکھتے حضرت عمر رض نے منع کیا جواب اسکا ابن حجر نے یہ لکھا ہے کہ گویا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا لکھنے کا پس
واقع ہوا اختلاف ولیکن آیا حضرت کے کہ مصلحت بیچ نہ لکھنے کے ہے پس چھوڑ دیا حضرت نے لکھنا اپنے اختیار سے کیونکہ حضرت اگر ہم
ارادہ کرتے ایک چیز کے لکھنے کا تو مقدور نہ تھا حضرت عمر رض وغیرہ کا کہ دم مارتے انہیں اور بعد اس قصہ کے حضرت زندہ رہے قریب
تین دن کے کہ نہ تھے حضرت پاس عمر رض اور نہ اور صحابہ بلکہ اہل بیت مثل حضرت علی رض اور عباس رض کے حاضر رہتے تھے پس اگر مصلحت
دیکھتے حضرت بیچ لکھنے کے خلافت وغیرہ کے مقدمہ میں تو ضرور لکھتے اسکو علاوہ اسکے اکتفا کیا حضرت نے خلافت کے مقدمہ میں
ساتھ اس چیز کے کہ قریب نص جلی کے تھی یعنے امام کرنا حضرت ابوبکر رض کا لوگوں کے لیے اپنی بیماری میں اور اسی سبب سے کہا
حضرت علی رض نے سبھوں کے سامنے جبکہ خطبہ پڑھا واسطے بیعت کرنے کے ابی بکر رض سے کہ پسند کیا حضرت ابوبکر رض کو رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے واسطے دین ہمارے کے کیا نہ پسند کریں ہم انکو واسطے دنیا اپنی کے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا کسی کو حضرت
ابوبکر رض کے پاس کہ نماز پڑھا لوگوں کو اور میں بیٹھا ہوا تھا انکے پاس دیکھتے تھے مجھے یعنے اور باوجود اسکے مجھے امام نہ کیا اور ابوبکر رض

انھین سے مین کہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے جسکے حق مین اللہ کیا فون کو متہ لا یم - اور کہا ابو سفیان بن حرب نے حضرت علیؓ سے اگر چاہے تو تو البتہ بھر دون میدان مدینہ کا ابو بکر کی لڑائی کے لیے گھوڑون اور پیادون سے پس غصہ ہوے اسپر حضرت علیؓ اور ڈپٹا کہا اور ڈانٹا اُسکو تاجان لیوے وہ اور اور لوگ یہ کہ ابو بکرؓ ایسے خلیفہ ہین کہ نہین شک بیچ حقیت خلافت انکی کے ۞ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعِیَادَۃُ فُوَاقُ نَاقَۃٍ وَفِیْ رِوَایَۃِ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ مُرْسَلًا اَفْضَلُ الْعِیَادَۃِ سُرْعَۃُ الْقِیَامِ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ افضل یا عیادت کے مقدار اس زمانہ کے ہے کہ درمیان دو دودھ دوہنے اونٹنی کے اور بیچ روایت سعید بن مسیب کے بطریق ارسال کے بہترین عیادت کی وہ عیادت ہے کہ اسمین جلدی اٹھ کھڑا رہے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف حاصل پہلی روایت کا یہ ہے کہ اونٹنی کا دودھ دوہنا بائین بار کر کر دوہتے ہین ایکبار دوہا پھر ذرا اٹھہر گئے اور بچہ کو تھنون سے لگا دیا تا دودھ خوب اترے پھر دوہا بس بیچ دو بار دوہنے کے درمیان مین زمانہ تھوڑا سا ہوتا ہے پس فرمایا کہ افضل یہ ہے کہ عیادت کے لیے جاوے تو اسقدر ٹھہرے تا بیمار تکلیف نپاوے ایک شخص کہتے ہین کہ ہم سری سقطی کی عیادت کو گئے انکے مرض الموت مین پس بیٹھے ہم انکے پاس اور انکے پیٹ مین درد تھا پھر کہا ہم نے انکو دعا کرو واسطے ہمارے انھون نے کہا یا الٰہی سکھا انکو کیفیت عیادت کرنے مریض کی غرض کہ انھون نے اشارہ کیا کہ کم بیٹھنا چاہیے بیمار کے پاس جب اسکی عیادت کے لیے جاوے اور جس صورت مین جانے کہ بیمار زیادہ بیٹھنے کو دوست رکھتا ہے بسبب یارانہ کے یا تبرک کے یا خدمت کرینکے تو وہ مستثنی ہے یعنے اس صورت مین جلدی اٹھنا افضل نہین ۞ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا فَقَالَ لَہٗ مَا تَشْتَہِیْ قَالَ اَشْتَہِیْ خُبْزَ بُرٍّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ خُبْزُ بُرٍّ فَلْیَبْعَثْ اِلٰی اَخِیْہِ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَہٰی مَرِیْضُ اَحَدِکُمْ شَیْئًا فَلْیُطْعِمْہُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ایک شخص کی پس فرمایا واسطے اسکے کس چیز کے کھانے کو دل چاہتا ہے تیرا کہا اسنے دل چاہتا ہے میرا گیہون کی روٹی کھانے کو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے پاس ہو روٹی گیہون کی پس چاہیے کہ بھیج دے طرف بھائی اپنے کے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ خواہش کرے بیمار ایک تم مین سے کسی چیز کی پس چاہیے کہ کھلاوے اسکو نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف مراد خواہش سے خواہش صادق ہے اور وہ نشانی صحت کی ہے اور یہ بھی ہے کہ کبھی نقصان نہین کرتا ہے بیمار کو کھانا اس چیز کا کہ دل چاہے اگر تھوڑی ہو بلکہ تقویت اور صحت ہوتی ہے ولیکن یہ بات ابن حجر نے کہی ہے کہ ضرر انکا غالب ہے تو حاصل کلام کا یہ ہے کہ یہ حکم جو فرمایا کلی نہین جزئی ہے یعنے جسکے لیے نہین ہے بعضون کے لیے ہے اور طیبی نے کہا کہ یہ مبنی ہے توکل پر یا نا امیدی پر حیات سے یعنے جسکے جینے کی توقع نہووے اسکے لیے فرمایا کہ جو مانگے کھلا دو اسکو ۞ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تُوُفِّیَ رَجُلٌ بِالْمَدِیْنَۃِ مِمَّنْ وُلِدَ بِہَا فَصَلّٰی عَلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا لَیْتَہٗ مَاتَ بِغَیْرِ مَوْلِدِہٖ قَالُوْا وَلِمَ ذَاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا مَاتَ بِغَیْرِ مَوْلِدِہٖ قِیْسَ لَہٗ مِنْ مَوْلِدِہٖ اِلٰی مُنْقَطَعِ اَثَرِہٖ فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمروؓ سے کہ کہا وفات ہوئی ایک شخص کی مدینہ مین ان شخصون مین سے کہ پیدا کیا گیا تھا مدینہ مین پس نماز جنازہ پڑھی اسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کاشکے مرا ہوتا بغیر جگہ پیدایش اپنی کے عرض کیا صحابہؓ نے اور کسواسطے یہ اے رسول خدا کے فرمایا تحقیق آدمی

جس وقت مرتا ہے غیر وطن اپنے میں ناپا جاتا ہے واسطے اسکے وطن اُسکے سے تا منقطع ہونے نقش قدم اسکے کے جنت میں نقل کی یہ نسائی نے اور ابن ماجہ نے ف یعنے جب آدمی سفر میں مرتا ہے تو جتنی مسافت اسکے وطن میں اور اس جگہ میں کہ مرا ہے ہوتی ہے اسقدر جنت میں جگہ اسکو ملتی ہے اور ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مراد سفر سے سفر طاعت ہے یعنے جہاد وغیرہ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موت غربة شہادة رواہ ابن ماجہ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرنا مسافر میں شہادت ہے نقل کی یہ ابن ماجہ نے وعن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات مریضا مات شہیدا ووقی فتنة القبر وغدی وریح علیہ برزقہ من الجنة رواہ ابن ماجة و البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مرے بیمار ہوکر مرتا ہے شہید اور بچایا جاتا ہے فتنہ قبر کے سے اور دیا جاتا ہے وقت صبح کے اور وقت شام کے یعنے ہمیشہ روزی اپنی بہشت سے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف صحیح نسخون میں لفظ مریضا ہی کا واقع ہوا ہے اور بعضے نسخون میں متغیر کرکر غریبا لکھا ہے بدلے مریضا کے لیکن واقع ہوا ہے صحیح ابن ماجہ میں مرابطا اسی لیے لکھا ہے میرک نے اپنے نسخہ کے حاشیہ میں صواب مرابطا یعنے صواب لفظ مرابطا کا ہے پھر اسکے نیچے لکھا ہے کذا فی سنن ابن ماجة فی باب ما جاء من مات مرابطا مات شہیدا پھر بعضون نے مرض سے مرض عام مراد لیا ہے اور بعضون نے مرض خاص یعنے استسقاء مراد لیا ہے اور بعضون نے اسہال اور کہتا ہون میں یعنے ملا علی قاری کہتے ہیں کہ ان قیدون کی کچھ حاجت نہیں بلکہ حدیث میں غلطی کی ہے راوی نے ساتھ اتفاق حفاظ کے کہ حدیث میں مات مرابطا ہے نہ مات مریضا ۱۲ وعن العرباض بن ساریة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یختصم الشہداء والمتوفون علی فرشہم الی ربنا عز وجل فی الذین یتوفون من الطاعون فیقول الشہداء اخواننا قتلوا کما قتلنا ویقول المتوفون اخواننا ماتوا علی فرشہم کما متنا فیقول ربنا انظروا الی جراحہم فان اشبہت جراحہم جراح المقتولین فانہم منہم ومعہم فاذا جراحہم قد اشبہت جراحہم رواہ احمد والنسائی

اور روایت ہے عرباض بن ساریہ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھگڑینگے شہدا اور وہ لوگ کہ مرے ہیں اپنے بچھونون پہ یعنے گھرون میں مرے ہیں اور شہید حقیقی نہیں ہوئے طرف اپنے پروردگار عز وجل کے بیچ حق ان لوگون کے کہ مرے ہیں طاعون یعنے وبا سے پس کہیں گے شہید یعنے جو کہ طاعون سے مرے ہیں بھائی ہمارے ہیں یعنے مشابہ ہمارے ہیں پس ہون وہ ساتھ ہمارے مرتبہ ہمارے میں بیان مشابہت کا یہ ہے کہ قتل کیے گئے جیسے قتل کیے گئے ہم اور کہیں گے وہ کہ وفات دیے گئے بھائی ہمارے ہیں یعنے مانند ہمارے ہیں مرے اپنے بچھونون پر جیسے مرے ہم پس فرماویگا پروردگار ہمارا دیکھو طرف زخمون انکی کے پس اگر مشابہ ہون زخم انکے زخم مارے گیون کے پس تحقیق وہ انہیں سے ہیں یعنے ملحق ساتھ انکے ہیں ثواب میں اور ساتھ انکے ہیں یعنے حشر و مرتبہ میں پس دیکھیں گے تو ناگہان زخم انکے مشابہ ہونگے زخمون انکے کے نقل کی یہ احمد اور نسائی نے ف قتل کیے گئے ہیں جیسے ہم قتل کیے گئے یعنے جیسے ہم زخمی ہوکر کفار کے ہاتھ سے مرے ویسے ہی یہ بھی جنات کے ہاتھ سے زخمی ہوکر مرے لکھا ہے علماء نے کہ اہل طاعون کو کبھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے انکو نیزے سے مارا اسی لیے طاعون نام ہوا طعن سے یعنی نیزہ مارنے کے

اور اس سے معلوم ہوا کہ جو طاعون سے مرا شہیدوں میں سے ہے اور ساتھ ہو انکے حشر ہوگا۔ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ كَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ وَالصَّابِرُ فِيْهِ لَهٗ اَجْرُ شَهِيْدٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھاگنے والا بیماری طاعون یعنے وبا کی سے مانند بھاگنے والے کے ہے لڑائی کفار کی سے اور صبر کرنے والا اسمیں واسطے اسکے ہے ثواب شہید کا نقل کی یہ احمد نے ف کہا طیبی نے کہ مشابہت دی گناہ کبیرہ پہونچنے میں انتہی اور اگر اعتقاد کرے کہ اگر نہ بھاگوں گا تو مر جاؤں گا اور اگر بھاگوں گا تو سلامت رہوں گا کفر ہے اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صبر کرنے والے کو طاعون میں ثواب شہید کا ہوتا ہے اگرچہ نہ مرے۔

بَابُ تَمَنِّي الْمَوْتِ وَذِكْرِهٖ

باب ہے بیچ حکم آرزو کرنے موت کے اور فضیلت یاد کرنے اسکی کے ف آرزو کرنی موت کی بسبب ضرر دنیا کے مانند مرض یا محتاجگی وغیرہا کے مکروہ ہے اسلیے کہ علامت بے صبری کی اور نہ راضی ہونیکی ساتھ تقدیر الٰہی کے ہے اور واسطے محبت اور شوق دیدار الٰہی کے اور خلاص ہونیکے اس سرائے فانی اور محنت اسکی سے اور پہونچنے کے ملک آخرت اور نعمتوں اسکی کو نشانی ایمان کی اور کمال ایمان کی ہے اور اسی طرح مکروہ نہیں واسطے خوف ضرر دین کے اور یاد کرنا موت کا کثرت سے یہ ہے اس سے کہ خوف الٰہی رکھے اور عمل کرے بمقتضای اسکے اور توبہ اور استغفار کرے اور مقدم رکھے نفع آخرت کو اور یاد کرنا اور یاد رکھنا موت کا بغیر عمل کے کچھ مفید نہیں بلکہ سبب قساوت قلب کا ہوتا ہے جیسا کہ یاد کرنا حق سبحانہ تعالے کا ساتھ غفلت کے مثل اسکے ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّزْدَادَ خَيْرًا وَّاِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّسْتَعْتِبَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنے کی اگر نیک کار ہے تو پس شاید کہ زیادہ کرے نیکی یعنے بسبب درازی عمر کے اور اگر بدکار ہے تو پس شاید کہ وہ رضامندی چاہے اللہ تعالی سے یعنے ساتھ توبہ کرنیکے اور ادائے حقوق لوگوں کے نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهٗ اِنَّهٗ اِذَا مَاتَ انْقَطَعَ اَمَلُهٗ وَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهٗ اِلَّا خَيْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنے کی یعنے دل سے اور نہ دعا کرے ساتھ موت کے یعنے زبان سے پہلے اس سے کہ آوے اسکو موت تحقیق جس وقت مرتا ہے منقطع ہوتی ہے امید اسکی یعنے زیادہ بھلائی کرنیکی اور تحقیق نہیں زیادہ کرتی مومن کو درازی عمر اسکی کی مگر بھلائی نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے بسبب صبر کرنیکے بلا پر اور شکر کرنے کے نعمتوں پر اور راضی ہونے کے تقدیر پر اور فرمان برداری کرنے امر مولی کے ثواب بڑھتا ہی جاتا ہے۔ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ اَصَابَهٗ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنے کی بسبب ضرر کے کہ پہونچے اسکو یعنے مالی ہو یا بدنی پس اگر ہووے البتہ آرزو کرنے والا موت کی پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی زندہ رکھ مجھکو جب تک کہ ہو زندگی بہتر میرے لیے یعنے مرنے سے اور مار مجھکو جس وقت کہ ہو مرنا بہتر میرے لیے یعنے جینے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف فتوے دیا نووی نے کہ نہیں مکروہ آرزو کرنی موت کی بسبب خوف فتنہ دینی کے بلکہ مستحب

اور نقل کی ہے ایسے آرزو کرنی موت کی شافعی اور عمر بن عبد العزیز وغیرہ علماء اور اسی طرح مستحب ہے آرزو کرنی شہادت کی راہ خدا مین ایسلیے کہ ثابت ہوئی ہے حضرت عمر وغیرہ سے بلکہ ثابت ہوا ہے معاذ سے کہ انھوں نے آرزو کی موت کی بیچ طاعون عمواس کی پس اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے آرزو کرنی شہادت کی اگرچہ ساتھ مانند طاعون کے ہو اور مسلم مین ہے کہ جسنے مانگی شہادت صدق دل سے دیا جائیگا شہادت کے ثواب اسکا اگرچہ وہ نہ پہنچی شہادت اسکو اور مستحب ہے آرزو کرنی موت کی مدینہ منورہ مین ایسلیے کہ بخاری مین ہے کہ حضرت عمر نے دعا کی اللھم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک واجعل موتی ببلد رسولک اور زندگی مرنے سے بہتر جب تک ہے کہ طاعت زیادہ ہو گناہ سے اور زمانہ خالی ہو فتنہ اور محنت سے اور جب امر بالعکس ہو یعنے گناہ زیادہ ہون طاعت سے اور زمانہ خالی نہو فتنہ اور محنت سے تو مرنا بہتر ہے جینے سے ہے۔ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَوْ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ إِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَأَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوبَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَكَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ عَائِشَةَ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللّٰهِ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دوست رکھے اللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اللہ تعالی اسکی ملاقات کو اور جو ناخوش رکھتا ہو اللہ کی ملاقات کو ناخوش رکھتا ہے اللہ ملاقات اسکی کو پس کہا حضرت عائشہؓ نے یا کسی اور نے حضرت کی بی بیون مین سے کہ تحقیق ہم ناخوش رکھتے ہین مرنے کو فرمایا نہین ہے یہ ولیکن مومن جس وقت آتی ہے اسکو موت خوشخبری دیا جاتا ہے ساتھ راضی ہونے خدا کے اس سے اور بزرگ رکھنے اللہ تعالی کے اسکو پس نہین کوئی چیز یعنے دنیا اور زینت دنیا سے بہت پیاری طرف اسکے اس چیز سے کہ آگے اسکے ہے یعنے مرتبہ اور بزرگی نزدیک اللہ کے پس دوست رکھتا ہے مومن ملاقات اللہ کی اور دوست رکھتا ہے اللہ ملاقات اسکی اور تحقیق کافر جس وقت کہ حاضر ہوتی ہے اسکو موت خبر دیا جاتا ہے ساتھ عذاب خدا کے یعنے قبر مین اور سزا اسکی کے یعنے عذاب دوزخ کے پس نہین کوئی چیز ناخوش تر طرف اسکے اس چیز سے کہ آگے اسکے ہے پس ناخوش رکھتا ہے کافر اللہ کی ملاقات کو اور ناخوش رکھتا ہے اللہ اسکی ملاقات کو یعنے دور کرتا ہے اپنی رحمت سے اور مغفرت سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت عائشہؓ کے ہے اور موت پہلی ملاقات اللہ کی

ف مشہور یہ ہے کہ مراد ملاقات خدا تعالی سے موت ہے اور تحقیق یہ ہے کہ مراد ملاقات خدا تعالی سے موت نہین ہے بلکہ پھرنا طرف دار آخرت کے اور طلب کرنا اس چیز کا کہ اسکے پاس ہے اور نہ مائل ہونا طرف دنیا کے اور نہ راضی ہونا ساتھ حیات دنیا کے پس جسنے ترک کی دنیا اور مبغوض رکھا اسکو دوست رکھا ملاقات خدا کو اور جسنے اختیار کیا دنیا کو اور مائل ہوا طرف اسکے مکروہ رکھا ملاقات خدا کو پھر محبت ملاقات خدا کی لازم کرنے والی محبت موت کی ہے کہ وسیلہ اسکا ہے اور حضرت عائشہؓ بھی سمجھین تھین کہ مراد ملاقات خدا تعالی سے موت ہے حضرت نے اسکو بیان فرمایا ساتھ قولہ لیس ذلک کے یعنے نہین مراد ملاقات خدا سے موت اور یہ کہ مکروہ جبلت طبعی کے محبوب ہو اور بالفعل آرزو اسکی کرنی چاہیے بلکہ جو کوئی طالب رضای حق کا اور مشتاق اسکی ملاقات کا ہوتا ہے ہمیشہ بلحاظ وسیلہ ہونے اور محبت ارادی اختیاری کی محبت موت کی رکھتا ہے اور اثر اسکا آخر وقت مین بحکم طبیعت کے پیدا ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا ولکن المؤمن آخرہ تک اور موت پہلی ملاقات اللہ کی ہے یعنے نہین ممکن دیکھنا اللہ تعالی کا پہلے مرنے کے

بلکہ مدعا اسکے یہ مراد یہ ہو کہ جو کوئی دوست رکھتا ہو ملاقات خدا کو دوست رکھتا ہو موت کو اسلیے کہ پہونچتا ہو بسبب اسکے طرف ملاقات خدا کے اور نہیں مقصود ہو وجود ملاقات کا پہلے موت کے اور اسمین دلالت ہو اسپر کہ ملاقات غیر ہو موت کی ع ح وعن ابی قتادۃ انہ کان یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علیہ بجنازۃ فقال مستریح او مستراح منہ قالوا یا رسول اللہ ما المستریح والمستراح منہ فقال العبد المؤمن یستریح من نصب الدنیا واذاھا الی رحمۃ اللہ والعبد الفاجر یستریح منہ العباد والبلاد والشجر والدواب متفق علیہ اور روایت ہو ابی قتادہ سے یہ کہ وہ حدیث کرتے تھے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے جنازہ پس فرمایا یہ راحت پانے والا ہو یا اس سے اوروں کو راحت ہوئی پس عرض کیا صحابہؓ نے یا رسول اللہ کون ہو راحت پانے والا اور کون ہو جس سے اوروں کو راحت ہوتی ہو پس فرمایا بندہ مومن راحت پاتا ہو بسبب مرنے کے رنج دنیا کے سے اور ایذا اسکی سے اور جاتا ہو طرف رحمت خدا کے اور بندہ فاجر یعنے گنہگار راحت پاتے ہیں شر اسکے سے بندے اور شہر اور درخت اور جانور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف رنج دنیا کے سے یعنے مشقت جو بسبب عمل و احوال کے اٹھاتا ہو مرنے سے اس سے راحت پاتا ہو اور ایذا دنیا کی سے یعنے گرمی اور سردی یا ایذا اہل دنیا کے سے اسلیے کہا مسروق نے کہ نہیں رشک لیجاتا میں کسی چیز پر بسبب کسی چیز کے مانند رشک لیجانے کے مومن پر کہ رکھا جاتا ہو قبر میں امن میں ہوتا ہو عذاب اللہ کے سے اور راحت پاتا ہو دنیا سے اور کہا ابو الدرداؓ نے دوست رکھتا ہوں میں موت کو واسطے اشتیاق جانے کے طرف رب اپنے کے اور دوست رکھتا ہوں مرض کو واسطے کفارہ گناہوں کے اور دوست رکھتا ہوں فقر کو تواضع کے لیے واسطے رب اپنے کے اور راحت پاتے ہیں بندے یوں کہ جب وہ خلاف شرع باتیں کرتا تھا اگر لوگ منع کرتے ایذا دیتا وہ انکو اور اگر سکوت کرتے ضرر پہونچاتے اپنے دین و دنیا کو اب چھوٹا اس سے چھٹکارا پایا اور راحت پانا شہروں وغیرہ کا یوں ہو کہ بسبب ہونے گناہ و ظلم کے حاصل ہوتا ہو فساد عالم میں اور خلل پہونچتا ہو ارکان دین میں اور دشمن رکھتا ہو اسکو خدا تعالے پس ایذا اٹھاتی ہو بسبب اسکے زمین اور جو کچھ کہ زمین پر ہو اور بسبب شومی گناہ اسکی کے مینہ نہیں برستا جب مرا مینہ برسا اور ہری ہوئی ہر چیز زمین پر اور راحت پائی سبھوں نے

ع ح وعن عبد اللہ بن عمر قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنکبی فقال کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل وکان ابن عمر یقول اذا امسیت فلا تنتظر الصباح واذا اصبحت فلا تنتظر المساء وخذ من صحتک لمرضک ومن حیاتک لموتک رواہ البخاری اور روایت ہو عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مونڈھا میرا یعنے واسطے اہتمام اور آگاہ کرنے کے پھر فرمایا ہو تو دنیا میں گویا کہ تو مسافر ہو بلکہ گذرنے والا راہ کا اور تھے ابن عمرؓ کہتے جس وقت کہ شام کرے تو پس نہ انتظار کر صبح کا اور جس وقت کہ صبح کرے تو پس نہ انتظار کر شام کا اور لے جانب تندرستی اپنی کو واسطے بیماری اپنی کے اور زندگی اپنی کو واسطے موت اپنی کے نقل کی یہ بخاری نے ف منکبی ساتھ سکون حرف ی کے ہو مفرد اور ایک نسخہ میں ساتھ تشدید حرف ی کے ہو تثنیہ اور گویا کہ تو مسافر ہو یعنے رغبت نکر طرف دنیا کے اسلیے کہ تو سفر کرنے والا ہو اس سے طرف آخرت کے پس نہ ٹھہرا اسکو وطن اپنا اور نہ الفت پکڑ ساتھ لذتوں اسکی کے اور یکسو ہو لوگوں سے اور خلط ہونے سے ساتھ انکے اسلیے کہ تو جدا ہوویگا انکے اور نہ خیال کر اپنی بقا کا اسمین اور نہ تعلق پکڑ ساتھ اسکی

کر نہین شغل کچھ ساتھ اسکے مسافر غیر وطن اپنی مین اور نہ مشغول ہوا ئین ساتھ اس چیز کے کہ نہین مشغول ہوتا ساتھ اسکے مسافر
جو کہ ارادہ رکھتا ہی جانیکا طرف اہل اور وطن اپنے کے اور بلکہ گذرنے والا راہ کا اسمین زیادہ مبالغہ ہی اسلیے کہ مسافر تو کبھی سکونت
بھی اختیار کر لیتا ہی شہرون سفر کے مین بخلاف گذرنے والے راہ کے کہ وہ نہین سکونت کرتا اور جسوقت کہ شام کرے تو لازم لیتے ہووے
موت شام صبح سامنے تیرے اسلئے کر آرزو اور جلدی کر عمل کرنے مین نہ تاخیر کر دن کے عمل کو رات تک اور نہ رات کے عمل کو دن تک
سے نفیسہ شمرای شمع وصل پروانہ مکہ این معاملہ تا صبحدم نخواہد ماند ♦ اور ظاہر یہ ہی کہ یہ اور مابعد اسکا کلام ابن عمر کا ہی موقوف لیکن
ذکر کیا ہی اسکو احیاء العلوم مین مرفوعا اور غنیمت جان تندرستی کو پہلے تندرستی مین جسقدر عمل ہوسکے کرتا ہی اُسی مین دیسی
ثواب پاویگا اگرچہ وہ عمل نہ کر سکے گا اور غنیمت جان زندگی کو پہلے عمل کر اسمین جو ہوسکے تاکہ ثواب بعد موت کے پاوے
سے غنیمت دان جوانا دولت حسن و جوانی را ♦ نپنداری کہ ایام جوانی جاودان باشد ♦ رواہ البخاری ♦ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِثَلَاثَةِ اَيَّامٍ يَقُوْلُ لَا يَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ اور روایت ہی جابر سے یہ کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تین دن پہلے وفات انکی سے
کہ فرماتے تھے نہ مرے کوئی تمھارا مگر کہ وہ نیک رکھتا ہو گمان ساتھ اللہ کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی امیدوار کرم اور مغفرت
اسکی کا ہو اور اعتماد کرے وعدے کریم کے پر لکھا ہی علماء نے کہ نشان سعادت کا یہ ہی کہ بیچ مدت حیات کے خوف غالب ہو اور
جب مرگ کے قریب پہنچے امید غالب ہو اور یہ بھی لکھا ہی کہ مراد ساتھ نیک رکھنے گمان کے نیک کرنا اعمال کا ہی یعنی اچھے کرو
اعمال اپنی حیات مین تا اچھا ہو گمان تمھارا ساتھ خدا کے نزدیک موت کے اسلیے کہ جسکے عمل برے ہونگے پہلے موت کے برا
ہوگا گمان اسکا نزدیک موت کے اور یہ بھی لکھا ہی کہ حقیقت امید کی یہ ہی کہ عمل کرے اور امید رکھے اور خدمت مولی کرے اور نظر
اسکی عطا پر رکھے نہ امید جھوٹی کہ باز رکھے عمل سے اور باعث ہووے گناہوں پر وہ امید نہین ہی بلکہ آرزو اور غرور ہی
کہا حسن بصری نے کہ کہتا ہی ایک تمھارا اچھا رکھتا ہون گمان اپنا ساتھ پروردگار اپنے کے جھوٹ کہتا ہی اگر گمان اپنا
اچھا رکھتا ساتھ پروردگار کے اچھے کرتا عمل ♦ اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتُمْ اَنْبَأْتُكُمْ مَا اَوَّلُ مَا يَقُوْلُ اللّٰهُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا اَوَّلُ مَا يَقُوْلُوْنَ لَهٗ قُلْنَا نَعَمْ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ هَلْ اَحْبَبْتُمْ لِقَائِيْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ يَا رَبَّنَا فَيَقُوْلُ لِمَ فَيَقُوْلُوْنَ رَجَوْنَا عَفْوَكَ
وَمَغْفِرَتَكَ فَيَقُوْلُ قَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ مَغْفِرَتِيْ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَاَبُوْ
نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ ترجمہ روایت ہی معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر چاہو تم
خبر دون مین تمکو اس چیز کی کہ اول فرماویگا اللہ واسطے مومنون کے دن قیامت کے اور اس چیز کے کہ پہلے کہین گے
مومن واسطے اللہ کے عرض کیا ہمنے کہ ہان ای رسول خدا کے فرمایا تحقیق اللہ تعالی فرماویگا مومنون کو کیا دوست رکھتے تھے
تم ملاقات میری کو کہین گے ہان ای رب ہمارے پس فرماویگا اللہ کیون دوست رکھا تم نے ملاقات میری کو پس کہین گے
امید رکھتے تھے ہم درگذر کرنے تیرے کی اور بخشش تیری کی پس فرماویگا اللہ تعالی ثابت ہوئی واسطے تمھارے بخشش میری
نقل کی یہ شرح السنہ مین اور ابونعیم نے حلیہ مین ف احتمال ہی یہ کہ ہو مراد ملاقات سے رجوع کرنا طرف دار آخرت کے اور یہ

بھی استعمال ہو کیونکہ وہ لذات سے روکتی ہے اور بعد نقل کرنے کے کہا ابن ملک نے لذاتی سبب اسکے تم لئے گئے ہیں گناہ کیے تھے اور صحیح یہ ہے کہ ہم
ہاذم فاعل ہے یعنی موت کاٹنے والی ہے تمام ہوئی ۔ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوْا ذِکْرَ ہَاذِمِ
اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کرو یاد
کرنے والی لذتوں کی کو موت ہے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف صحیح یہی ہے کہ لفظ ہاذم ذال معجمہ سے ہے یعنی قطع کرنے والی
کے اور بعضوں نے دال مہملہ سے یعنی ڈھانے والی کے جو نقل کیا ہے صحیح نہیں کسی راوی کو غلطی ہو گئی ہے اور موت کے یاد کرنے سے
غفلت دور ہوتی ہے اور دنیا میں مشغول ہونے سے باز رہتا ہے اور رجوع کرتا ہے طرف طاعت کے کہ توشہ آخرت ہے اور زیادہ
کیا نسائی نے یہ الفاظ فَاِنَّہٗ لَا یَذْکُرُہٗ فِیْ کَثِیْرٍ اِلَّا قَلَّلَہٗ وَلَا فِیْ قَلِیْلٍ اِلَّا کَثَّرَہٗ یعنے نہیں یاد کی جاتی موت بیچ بہت مال کے مگر کہ کم کر دیتی ہے
اسکو یعنے بہت مال تھوڑا معلوم ہونے لگتا ہے بسبب بے رغبتی اور فانی جاننے اسکے کے اور نہیں یاد کی جاتی کم مال میں مگر کہ
زیادہ کر دیتی ہے اسکو یعنے جب دنیا کو فانی جانا قناعت کرتا ہے تھوڑے مال پر اور بہت جانتا ہے اسکو ۔ وَعَنِ ابْنِ
مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ یَوْمٍ لِاَصْحَابِہٖ اسْتَحْیُوْا مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ قَالُوْا اِنَّا نَسْتَحْیِیْ
مِنَ اللّٰہِ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ قَالَ لَیْسَ ذٰلِکَ وَلٰکِنْ مَنِ اسْتَحْیٰی مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ فَلْیَحْفَظِ الرَّاْسَ وَمَا وَعٰی وَلْیَحْفَظِ
الْبَطْنَ وَمَا حَوٰی وَلْیَذْکُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلٰی وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَۃَ تَرَکَ زِیْنَۃَ الدُّنْیَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَقَدِ اسْتَحْیٰی
مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابن مسعود سے
کہا یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک روز اپنے صحابہ کو کہ حیا کرو اللہ سے حق حیا کا یعنے جیسے واجب اور لائق ہے
حیا کرنی یعنے ڈرو اللہ سے جیسا کہ چاہیے ڈرنا اس سے کہا صحابہ نے تحقیق ہم حیا کرتے ہیں اللہ سے اے نبی خدا کے یعنے
بجا لاتے ہیں ہم اوامر و نواہی اسکے فی الجملہ اور تعریف ہے واسطے اللہ کے یعنے اوپر توفیق دینے اسکے کے حکموں اسپر فرمایا حضرت نے
نہیں حق حیا کا یہ کہ کہتے ہو تم ہم حیا کرتے ہیں و لیکن جو کوئی حیا کرے اللہ تعالے سے حق حیا کا پس چاہیے کہ محافظت
کرے سر کی اور اس چیز کی کہ سر میں ہے اور چاہیے کہ محافظت کرے پیٹ کی اور اس چیز کی کہ جمع کیا ہے پیٹ نے اور چاہیے کہ
یاد رکھے موت کو اور ہڈیوں کے بوسیدہ ہونے کو اور جو شخص کہ ارادہ کرتا ہے آخرۃ کا چھوڑتا ہے زینت دنیا کی پس جسنے کیا یہ
یعنے جو کہ مذکور ہوا پس تحقیق حیا کی اللہ سے حق حیا کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف
محافظت کرے سر کی یعنے نہ استعمال کرے اسکو بیچ غیر خدمت خدا کے کہ نہ سجدہ کرے بت کو اور نہ اور کسی کو اور نہ نماز پڑھے
لوگوں کے دکھانے کے لیے اور نہ جھکاوے سر کو سواے خدا کے اور کسی کے لیے پس جیسے یہاں جھک جھک کر سلام
کرتے ہیں برا ہے اور نہ بلند کرے سر کو از راہ تکبر کے اور اس چیز کے کہ سر میں ہے یعنے زبان اور آنکھ اور کان کو گناہ سے
بچاوے کہ زبان سے غیبت اور جھوٹھ وغیرہ نہ بولے اور آنکھ سے نامحرم اور گناہ کی چیزیں نہ دیکھے اور کان سے
کسی کی غیبت اور جھوٹھ مثل کہانی وغیرہ کے نہ سنے اور محافظت کرے پیٹ کی یعنے حرام اور شبہ کی چیزیں نہ کھاوے
اور اس چیز کے کہ جمع کیا ہے پیٹ نے یعنے جو چیزیں کہ متصل پیٹ کے ہیں مانند ستر اور پاؤں اور ہاتھ اور دل کے
انکو بھی گناہ سے بچاوے کہ ستر سے حرام کاری نہ کرے اور پاؤں سے گناہ کی جگہ میں مانند میلے اور تماشے اور

تیج رنگ کے بجاوے اور ہاتھوں سے کسی کو مارے نہیں اور نہ کسی کا مال چوری وغیرہ کرکے لے اور نہ ہاتھ لگاوے نامحرم کو اور دل میں عقیدہ بد اور برے خطرے اور یاد غیر خدا کے نہ رکھے اور ہڈیوں کے بوسیدہ ہونے کو کہ ایک دن ہوگا کہ قبر میں ہڈیاں ہماری بوسیدہ اور خاک ہونگی اور جو کوئی جانتا ہے کہ دنیا فانی ہے زہد کرتا ہے اس میں اور چھوڑ دیتا ہے لذات اور شہوات جیسے کہ آگے فرمایا وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ آخر تک یعنے جو کوئی آخرۃ کے ثواب کو اور نعمتوں اسکی کو چاہتا ہے تو چھوڑ دیتا ہے زینت دنیا کو اسلیے کہ یہ دونوں چیزیں جمع نہیں ہوتیں اور بوجہ کمال کے بیان تک کہ اقویاء کے لیے بھی یعنے اولیاء کے لیے اور کمانے والے کے مستحب ہے سب ذکر کرنا اس حدیث کا صح ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحفہ مومن کا موت ہے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف یعنے مومن کے حق میں مرنا بمنزلہ تحفے کے ہے اللہ تعالے کی طرف سے کہ اسکے سبب سے ثواب اور درجات آخرت کو پہونچتا ہے ۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے بریدہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن مرتا ہے ساتھ پسینے پیشانی کے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف بعضوں نے کہا کہ یہ کنایہ ہے جان کنی کی شدت سے کہ اسکے سبب سے گناہ جھڑتے ہیں اور درجے بلند ہوتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ کنایہ ہے اس سے کہ مشقت اٹھاتا ہے مومن طلب حلال میں اور ریاضت کرتا ہے عبادت میں تا دم مرگ اور بعضوں نے کہا ہے کہ پسینا آجانا پیشانی پر وقت موت کے علامت بھلائی کی ہے اور بعضوں نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ مومن پر مشقت اور شدت نہیں ہے بسبب موت کے سوائے عرق پیشانی کے واللہ اعلم ۱۲ ح

وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ الْفُجَاءَةِ اَخْذَةُ الْاَسَفِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهِ اَخْذَةُ الْاَسَفِ لِلْكَافِرِ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِ اور روایت ہے عبید اللہ بن خالدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرنا ناگہان پکڑنا غضب کا ہے نقل کی یہ ابوداؤد اور زیادہ کیا بیہقی نے شعب الایمان میں اور رزین نے کتاب اپنی میں کہ پکڑنا غضب کا واسطے کافر کے ہے اور رحمت ہے مومن کے لیے ف پکڑنا غضب کا ہے یعنے مرنا ناگہانی نشانیوں غضب الٰہی سے ہے نزدیک برا ہے کہ نہ مہلت دی اسکو کہ سامان درست کرتا سفر آخرۃ کا یعنے توبہ اور عمل صالح کرتا کہا ہے علماء نے کہ یہ بات کافروں کے لیے ہے اور انکے لیے کہ اچھے طریقے پر نہیں ہیں جیسا کہ آگے کی روایت میں آیا ہے ۔ حاصل یہ کہ ناگہان مرنا نیکوں کے لیے نیک ہے اور بروں کے لیے برا ہے ۔ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَابٍّ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ فَقَالَ اَرْجُوا اللّٰهَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنِّيْ اَخَافُ ذُنُوْبِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُوْ وَاٰمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا داخل ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان پر اور وہ تھا حالت نزع میں پس فرمایا حضرت نے کیسا پاتا ہے تو اپنے کو یعنے کسطرح اپنے دل کو پاتا ہے اس وقت آیا امیدوار رحمت خدا کا یا ترسناک

اسکے غضب سے کہا امید رکھتا ہون اللہ تعالی سے ای رسول خدا کے یعنے پاتا ہون اپنے کو امیدوار اسکی رحمت کا اور باوجود اسکے تحقیق
مین ڈرتا ہون اپنے گناہون سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جمع ہوتے خوف و امید بندے کے دل مین بیچ مانند
اسوقت کے مگر کہ دیتا ہی اسکو اللہ تعالے وہ چیز کہ امید رکھتا ہی یعنے رحمت اپنی اور امن مین رکھتا ہی اسکو اس چیز سے کہ ڈرتا ہی
یعنے عذاب سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی ف بیچ مانند اسوقت کے مراد یہ ہی
کہ اسوقت مین یا مانند اسکے مین پھر مراد اسوقت سے وقت سکرات موت کا ہی اور مانند اسوقت کے وہ اوقات ہین کہ آدمی
کنارہ موت پر ہو انہین حکما جیسے وقت لڑائی کا اور قصاص کا اور مانند اسکے کے ۱۲ ح

الفصل الثالث

فصل تیسری عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنوا الموت فان هول المطلع شدید
وان من السعادة ان يطول عمر العبد ويرزقه الله عز وجل الانابة رواه احمد روایت ہی جابر سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرو مرنے کی اسلیے کہ ہول جانکنی کا سخت ہی اور تحقیق نیک بختی سے ہی یہ کہ دراز
ہو عمر بندے کی اور نصیب کرے اسکو اللہ عز وجل رجوع کرنا طرف طاعت اپنی کے نقل کی یہ احمد نے ف مطلع کہتے ہین بلند جگہ
کو کہ اسپر چڑھ کر کسی چیز کو دیکھتے ہین اور مراد مطلع سے بیان سکرات موت اور شدائد اسکے ہین کہ اوال مین آدمی گرفتار ہوتا ہی
جب مرتا ہی حاصل حدیث کا یہ کہ فائدہ آرزوی موت مین کچھ نہین بندہ جو اکثر آرزو کرتا ہی موت کی بسبب قلت صبر و غم اور
دل تنگی کے کرتا ہی پس مرتے وقت تو غم اور دل تنگی زیادہ ہوگی بلکہ اس صورت مین مستحق غضب الہی کا بھی ہوگا کیون اسکی
آرزو کرتا ہی اور اس سے معلوم ہوا کہ آرزو موت کی بسبب بے صبری اور تنگدلی کے منع ہی اور وہ جو بسبب شوق دیدار
الہی کے اور محبت اس عالم کی ہو جائز ہی اور نیک بختی سے الخ منع جو فرمایا آرزو کرنے موت کی سے یہ دوسری علت اسکی ہی
یعنے آرزو موت کی نہ کرو اسلیے کہ وہ خود آنے والی ہی چند روز دنیا مین رہنا اور توشہ راہ آخرت کا تیار کرنا غنیمت ہی کہ
الدنیا مزرعة الآخرة یعنے دنیا کھیتی آخرت کی ہی یہان عمل کریگا تو وہان کا ماؤ گے ۱۲ ح : وعن ابی امامة قال
جلسنا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فذكرنا ورققنا فبكى سعد بن ابي وقاص فاكثر البكاء
فقال يا ليتني مت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا سعد اعندي تتمنى الموت فردد
ذلك ثلث مرات ثم قال يا سعد ان كنت خلقت للجنة فما طال عمرك وحسن من عملك فهو خير لك رواه احمد اور روایت ہی
ابی امامہ سے کہ کہا بیٹھے ہم متوجہ ہو کر طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نصیحت کی ہمکو حضرت نے اور نرم کیے دل ہمارے
یعنے بسبب یاد دلانے احوال آخرت کے پس روئے سعد بن ابی وقاص اور بہت روئے پھر کہا ای کاش کہ مین مرجاتا یعنے لڑکپن
مین تو گنہگار نہوتا اور عذاب آخرت سے نجات پاتا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای سعد کیا نزدیک میرے
آرزو کرتا ہی مرنے کی پس مکرر فرمایا اسکو تین بار پھر فرمایا ای سعد اگر ہی تو پیدا کیا گیا بہشت کے لیے پس جسقدر کہ دراز
ہوگی عمر تیری اور اچھا ہوگا عمل تیرا پس وہ بہتر ہی تیرے لیے نقل کی یہ احمد نے ف کیا نزدیک میرے آرزو کرتا ہی
یعنے بعد میرے تو آرزو کرنی موت کی کچھ وجہ بھی ہو سکتی ہی میرے ہوتے ہوئے کیونکر مرنا چاہتا ہی کہ دیکھنا جمال باکمال
میرے کا اور شرف صحبت میری کا بہتر ہی ہر نعمت سے اگرچہ حاصل ہووین تجکو بعد مرنے کے درجات اور نعمتین وہان کی

نومن کیلیے بہتر ہے چہرہ مبارک پر نظر کرنے کو کوئی چیز نہیں پہونچ سکتی کہ یہ دنیا مین بہشت نقد ہو ایک صوفی سے پوچھا کہ مومن کو جینا
بہتر یا مرنا کہا کیونکہ زمانہ نبوت کے جینا بہتر تھا اور بعد انکے مرنا بہتر اور اخیر جملہ کے بعد دوسری شق تردید کی محذوف ہو وہ یہ
وان کنت خلقت فشر فلا خیر فی موتک ولکن لا اسرع الیہ یعنی اور اگر ہو تو پیدا کیا گیا اگ کے لیے پس نہین بھلائی مرنے مین
اور نہین اچھی ہو جلدی کرنی طرف انکے رجوع ؎ وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوٰی سَبْعًا
فَقَالَ لَوْلَا اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَتَمَنَّی اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ لَتَمَنَّیْتُہٗ وَلَقَدْ رَاَیْتُنِیْ
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَمْلِکُ دِرْھَمًا وَاِنَّ فِیْ جَانِبِ بَیْتِیَ الْاٰنَ لَاَرْبَعِیْنَ اَلْفَ دِرْھَمٍ قَالَ ثُمَّ
اُتِیَ بِکَفَنِہٖ فَلَمَّا رَاٰہُ بَکٰی وَقَالَ لٰکِنْ حَمْزَۃُ لَمْ یُوْجَدْ لَہٗ کَفَنٌ اِلَّا بُرْدَۃٌ مَلْحَاءُ اِذَا جُعِلَتْ عَلٰی رَاْسِہٖ قَلَصَتْ
عَنْ قَدَمَیْہِ وَاِذَا جُعِلَتْ عَلٰی قَدَمَیْہِ قَلَصَتْ عَنْ رَاْسِہٖ حَتّٰی مُدَّتْ عَلٰی رَاْسِہٖ وَجُعِلَ عَلٰی قَدَمَیْہِ
الْاِذْخِرُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ ثُمَّ اُتِیَ بِکَفَنِہٖ اِلٰی اٰخِرِہٖ ؎ اور روایت ہو حارثہ بن مضرب سے کہ کہا گیا مین جناب
پاس اس حال مین کہ داغ لیے تھے انھون نے سات جگہ بدن پر پس کہا اگر نہ سنا ہوتا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
فرماتے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنے کی البتہ آرزو کرتا مین اسکی اور تحقیق دیکھا مین نے اپنے تئین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے کہ نہین مالک تھا مین ایک درہم کا اور تحقیق بیچ کونے گھر میرے کے اب چالیس ہزار درہم مین کہا حارث نے پھر لایا گیا جناب کے
پاس کفن انکا کہ نفیس تھا پس جب دیکھا اسکو روئے اور کہا اگرچہ جائز ہو یہ ولیکن حمزہ نہین پیدا ہوا واسطے انکے کفن مگر چادر سفید
وسیاہ خطون کی جسوقت کہ ڈالی جاتی سر پر کوتاہی کرتی اور کھل جاتی قدمون سے اور جسوقت ڈالی جاتی پاؤن پر کوتاہی کرتی
سر انکے سے یہان تک کہ کھینچی گئی انکے سر پہلو اور رکھی گئی انکے پاؤن پہ اذخر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے لیکن ترمذی نے
نہین ذکر کیا ثم اتی بکفنہ آخر تک ف خباب بن ارث صحابی قدیم الاسلام ہین اور بسبب ظاہر کرنے اسلام کے اول ہی ایذا دے گئے ہین
اور حاضر ہوئے بدر مین اور اور جہادون مین اور بدن پر داغ لینے سے منع بھی فرمایا ہو پس کہا جنہون نے کہ منع اسلیے فرمایا تھا
کہ وہ اعتقاد کرتے تھے کہ شفا اس سے ہوتی ہو اور جس صورت مین اعتقاد کرے کہ یہ سبب ہو اور شافی اللہ ہو پس کچھ مضائقہ نہین
اسکا یا نہی محمول ہو اسپر کہ سوا اسکی فرصت اور آرزو موت کی کی جناب نے یا تو بیقراری مین بسبب شدت مرض کے کہ جسکے لیے
داغ کھائے تھے یا بسبب خوف تونگری کے کہ ایسکے سبب سے آخر کو گنہ مین نہ گرفتار ہو جاؤن اور ظاہر دوسری ہی بات ہو
چنانچہ مؤید ہو اسکا جملہ مابعد کا ولقد رایتنی آخر تک اور حضرت حمزہ بیٹے عبد المطلب کے سید الشہدا ہین چچا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور اذخر وہان ایک گھاس ہو خوشبودار چھتون کے تختون پر بھی بچھاتے ہین اور اور بہت کام آتی ہو اور یہ حدیث
دلالت کرتی ہو اسپر کہ فقیر صابر افضل ہو غنی شاکر سے اسلیے کہ تاسف کیا ایسے بڑے صحابی نے اپنے حال پر ؎

بَابُ مَا یُقَالُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَہُ الْمَوْتُ

؎ یہ ہو بیچ بیان اس چیز کے کہ کہی جاتی ہو نزدیک اسکے کہ حاضر ہوئی اسکو موت ف یعنی علامت موت کی کہا ہو علما نے کہ علامت موت کی یہ ہو کہ پاؤن سست ہو جاتے ہین
کہ اگر کھڑے کرین تو کھڑے نہ ہو سکین اور ناک کا بانسا ٹیڑھا ہو جاتا ہو اور کنپٹیان بیٹھ جاتی ہین اور پوست خصیتین کا لٹک
جاتا ہو اور مراد ساتھ اس چیز کے کہ کہی جاوے تلقین لا الہ الا اللہ کی اور اسکا بعد پڑھنا اور دعا خیر کرنی اور پڑھنا لیس کا

اور ماتم اُنکی طرح ہو جیسے کہ حدیثوں میں شروع ہے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** نقل ہے **عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَّاَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** روایت ہے ابی سعید اور ابی ہریرہؓ سے کہ کہا دونوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین کرو ان شخصوں کو کہ قریب ہے کہ مرنے کو ہیں کلمہ لا الٰہ الا اللہ نقل کی یہ مسلم نے **ف** تلقین کے معنی ہیں سمجھانا اور یہاں مراد پڑھنا اس کلمہ کا ہے روبرو قریب المرگ کے تا وہ بھی سنکر پڑھے حکم نہ کرے اسکو پڑھنے کا اسلیے کہ شاید انکار کر بیٹھے اور جمہور علماء کے نزدیک یہ تلقین مستحب ہے **وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِیْضَ اَوِ الْمَیِّتَ فَقُوْلُوْا خَیْرًا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ حاضر ہو تم مریض کے پاس یا قریب المرگ کے پاس پس کہو بھلائی اسلیے کہ فرشتے کہتے ہیں آمین اس چیز پر کہ تم کہتے ہو یعنی دعا بھلی کرتے ہو یا بری نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد میت سے یا تو میت حکمی ہے یعنی قریب المرگ یا میت حقیقی پس اگر میت حکمی مراد ہو تو وہ شک راوی کا ہے اور اگر میت حقیقی مراد ہو تو او تنویع کے لیے ہے اور کہو بھلائی یعنی دعا کرو اپنے لیے اچھی اور بیمار کے لیے شفا کی اور میت کیلیے مغفرت کی دعا **وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ تُصِیْبُهٗ مُصِیْبَةٌ فَیَقُوْلُ مَا اَمَرَهُ اللّٰهُ بِهٖ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ لَهٗ خَیْرًا مِّنْهَا فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرٌ مِّنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَوَّلُ بَیْتٍ هَاجَرَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اِنِّیْ قُلْتُهَا فَاَخْلَفَ اللّٰهُ لِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے انہیں ام سلمہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ پہونچے اسکو مصیبت یعنی تھوڑی ہو یا بہت پس کہے وہ چیز کہ حکم کیا اسکو اللہ نے یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون یا الٰہی دے ثواب مجکو بسبب میری مصیبت کے اور بدلا دے واسطے میرے بہتر اُسے یعنی اس چیز سے کہ میرے ہاتھ سے گئی اس مصیبت میں مگر دیتا ہے اللہ تعالےٰ بدلا واسطے اسکے بہتر اس سے پس جب کہ مرے ابو سلمہؓ کہا میں نے کون مسلمان بہتر ہوگا ابو سلمہ سے اول صاحب خانہ کہ ہجرت کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر میں نے کہے یہ کلمے پس دیا اللہ تعالیٰ نے مجھے عوض میں ابو سلمہؓ کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی حضرتؐ کے نکاح میں آئی نقل کی یہ مسلم نے **ف** معنی انا للہ آخر تک کے یہ ہیں کہ ہم اور جو چیز کہ ہماری کہلاتی ہے ملک اور پیدائش خدا کے ہیں اور ہم اسی کی طرف رجوع کرنے والے ہیں پس اس آیت میں تسلیم اور اقرار ہے اسکا کہ ہم اور جو چیز کہ ملک میں ہماری ہے اور جو چیز منسوب ہے طرف ہمارے عاریت ہے مالک وہی ہے اور اسی سے ابتدا ہماری ہے اور اسی کی طرف انتہا پس جب آدمی اپنے دل میں یہ مضمون جمالے اور صبر کرے مصیبت پر کہ پہونچے اسکو آسان ہوتی ہے اسپر مصیبت اور نرے الفاظ اسکے پڑھنے ساتھ جزع و فزع کے کچھ مفید نہیں اور اگر کوئی کہے کہ حکم اسکے پڑھنے کا کہاں ہے کہ کہا کہ وہ چیز کہ حکم کیا اسکو اللہ نے جواب یہ کہ اسکے پڑھنے والے کی فضیلت بیان فرمائی ہے گویا حکم ہی کیا ہے اور لفظ اجرنی ساتھ جزم ہمزہ کے اور پیش جیم کے اور ساتھ مد ہمزہ کے اور زیر جیم کے ہے اور معنے دونوں کے ایک ہی ہیں اور جب کہ ابو سلمہؓ فوت ہوئے ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرتؐ سے سنی تھی جب ابو سلمہ خاوند میرے حضرتؐ کے سامنے مرے

تو قصد کیا مین نے امر حضرتؐ کے اور حاصل کرنے اس فضیلت کے چاہا مین نے کہ یہی کلمات پڑھون پھر اسکے بعد مین خیال کیا مین نے
کہ ابو سلمہؓ سے کون شخص بہتر ہے کہ جسکو اللہ تعالی بدلے انکے خاوند میرا کرے گا بعد ازان ابو سلمہؓ کی فضیلت بیان کی کہ اول
صاحب خانہ انکے یعنی عیال سمیت جو لوگ ہجرت کر کر مکے سے مدینہ مین گئے تھے انھین سے سب سے پہلے ابو سلمہؓ ہی عیال
سمیت ہجرت کر کر حضرتؐ پاس حاضر ہوئے تھے اور یہ حضرتؐ کے بھائی تھے رضاعی یعنی دودھ شریک اور حضرتؐ کی پھوپھی کے
بیٹے بھی تھے پھر ام سلمہؓ کہتی ہین کہ باوجود اس خلجان کے مین نے یہی کلمات پڑھے انکے سبب سے حضرت کے نکاح مین آئی
کہ افضل بشر مین ۔ ع ۔ **وَعَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهٗ فَاَغْمَضَهٗ**
ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِهٖ فَقَالَ لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ
يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِيْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ
فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انھین سے
کہ کہا داخل ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہؓ پر اس حال مین کہ تحقیق پھر گئین تھین آنکھین انکی پس بند کیا آنکھون
انکی کو پھر فرمایا تحقیق روح جسوقت قبض کیجاتی ہے جاتی رہتی ہے ساتھ اسکے بینائی پس چلائے لوگ اہل انکے سے یعنی اسلیے
کہ سمجھے کہ وہ مرگیا پس فرمایا نہ دعا کرو اپنے نفسون پر مگر ساتھ بھلائی کے یعنی واویلا اور بد دعا نکرو اسلیے کہ تحقیق فرشتے
آمین کہتے ہین اس چیز پر کہ کہتے ہو تم یعنی تمہاری دعا پر خواہ بھلی ہو خواہ بری پھر فرمایا حضرتؐ نے یاالٰہی بخش واسطے ابی سلمہؓ کے
اور بلند کر درجہ انکا بیچ انکے کہ سیدھی راہ دکھائے گیے ہین اور جانشین یعنی کارساز ہو انکا بیچ پس ماندون انکے کہ باقی ہین
بیچ باقی کے وہی ہیں لوگون کے اور بخش واسطے ہمارے اور واسطے اسکے ای پروردگار عالمون کے اور کشادگی کر قبر انکی مین اور
روشنی کر انکے لیے اسمین نقل کی یہ مسلم نے **ف** تحقیق روح الخ یہ علت ہے اغماض یعنی آنکھین بند کرنے کی یعنی بند کیا مین نے آنکھون
کو اسلیے کہ روح جب قبض کی جاتی ہے بینائی بھی انکے ساتھ جاتی رہتی ہے پس نہین فائدہ آنکھین کھلی رکھنے مین ۔ ع ۔ **وَعَنْ عَائِشَةَ**
قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تحقیق
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ وفات کیے گیے ڈھانکے گئے ساتھ چادر یمن کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **اَلْفَصْلُ**
الثَّانِيْ فصل دوسری **عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ**
دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکا ہووے آخری
کلام لا الہ الا اللہ داخل ہوگا بہشت مین نقل کی یہ ابو داود نے **ف** مراد یہ ہے کہ جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میت کے وقت انکے
مین داخل ہوگا بہشت مین یا تو پہلے عذاب کے دخول خاص ہوگا یا بعد عذاب دیے جانے کے بقدر گناہون کے اور اول ظاہر تر ہے
تو اختیار ہوا انکو سبب اسکے اور مومنین سے کہ جنکا آخری کلام یہ کلمہ تھا اور ظاہر یہ ہے کہ کلام شامل ہے لسانی اور نفسانی کو یعنی
خواہ اس کلمہ کو زبان سے کہے یا دل سے ہے ثواب پاویگا اور اسمین شک نہین کہ زبان و دل سے دونون سے کہنا افضل ہے ۔ ع ۔
وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوْا سُوْرَةَ يٰسٓ عَلٰى مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ
وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہے معقل بن یسار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو سورہ یٰسین نزدیک مردون اپنے کی

یہ احمد اور ابوداؤد و ابن ماجہ نے ف مراد موتوں سے قریب المرگ ہیں شاید حکمت انکے پڑھنے میں یہ ہو کہ تا قریب المرگ لذت اٹھاوے ساتھ اس چیز کے کہ اسمیں ہو یعنے ذکر اللہ اور احوال قیامت اور بعث وغیرہ اسکے عجیب عجیب مضمون ہیں اسمیں اور احتمال ہو کہ مردوں سے مراد حقیقی مردے ہوں یعنے انکے گھر میں پڑھے پہلے دفن کے یا سرہانے قبر کے بعد دفن کے اور ابن مردویہ وغیرہ نے ایک حدیث روایت کی ہو کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی میت یعنے قریب المرگ یا میت حقیقی کہ پڑھی جاوے نزدیک سر انکے یٰس مگر آسانی کرتا ہو اللہ اسپر اور نقل کی ہو حدیث ابن عدی وغیرہ نے کہ جو کوئی زیارت کرے قبر والدین اپنے کی یا ایک کی یعنی ماں کی یا باپ کی ہر جمعہ میں پھر پڑھے نزدیک انکے سورۂ یٰس بخشی جاتی ہو واسطے انکے بقدر گنتی تمام حرفوں انکے کے ع مراد جمعہ سے دن جمعہ کا ہو یا سارا ہفتہ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِيْ حَتّٰى سَالَ دُمُوْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى وَجْهِ عُثْمَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہو عائشہؓ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ دیا عثمان بن مظعون پر اس حالت میں کہ وہ میت تھے اور حضرت روتے تھے یہاں تک کہ بہے آنسو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر چہرہ عثمان کے نقل کی یہ ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ نے ف مہاجرین میں سے اول انتقال مدینہ منورہ میں عثمان بن مظعون ہی کا ہوا اور اول بقیع میں بھی دفن کیے گئے بعد انکے دفن کے وہ مقبرہ مشہور ہوا اور حضرت نے دست مبارک سے پتھر اٹھا کر انکی قبر پر رکھا نشان کے لئے اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ بوسہ دینا مسلمان مردے کے لیئے پہلے دفن سے اور رونا اسپر آنسوؤں سے جائز ہے ع **وَعَنْهَا** قَالَتْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہو انھیں عائشہؓ سے کہ کہا تحقیق ابوبکر صدیقؓ نے بوسہ دیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اسوقت کہ انکی وفات ہو چکی تھی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** حُصَيْنِ بْنِ وَحْوَحٍ اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ مَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَرٰى طَلْحَةَ اِلَّا قَدْ حَدَثَ بِهِ الْمَوْتُ فَاٰذِنُوْنِيْ بِهِ وَعَجِّلُوْا فَاِنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ لِجِيْفَةِ مُسْلِمٍ اَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ اَهْلِهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہو حصین بن وحوح سے کہ طلحہ بن براء بیمار ہوئے پس آئے انکے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کرتے تھے انکی پس فرمایا تحقیق میں نہیں گمان کرتا طلحہ کو مگر کہ پیدا ہوئی اسکو موت پس خبر کر دینا تم مجھکو ساتھ مرنے انکے کے یعنے تا آؤنگا اور نماز انپر پڑھونگا اور جلدی کرو یعنے بیچ تجہیز و تکفین و دفن کے پس تحقیق نہیں لائق واسطے مردے مسلمان کے یہ کہ روک رکھا جاوے درمیان لوگوں اپنے کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اگر دیر کر کے دفن کریں تو خوف ہو کہ بگڑ جائیگا اور سڑ جاویگا تو لوگ نفرت کھاوینگے اسمیں حقارت اور بے عزتی اسکی ہو اور مومن کو اللہ تعالے نے معظم و مکرم کیا ہو پس اسلیئے فرمایا کہ جلد دفن کریں ع

الفصل الثالث

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ لِلْاَحْيَاءِ قَالَ اَجْوَدُ وَاَجْوَدُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہو عبداللہ بن جعفر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین کرو تم اپنے قریب المرگوں کو یہ کلمہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ پاک ہو اللہ پروردگار عرش بڑے کا سب تعریف واسطے اللہ کے پروردگار عالموں کا عرض کیا صحابہ نے اے رسول خدا کیسا ہو اسکا تندرستوں کو

فرمایا بچاؤ اور سبز نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف روایت کی ہے ابن عساکر نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھے جو کہے انگو نزدیک وفات اپنی کے داخل ہوگا جنت میں وہ یہ ہیں لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم تین بار
الحمد للہ رب العالمین تین بار بعد اس کے تبارک الذی بیدہ الملک یحیی ویمیت وھو علی کل شیء قدیر۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَیِّتُ تَحْضُرُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوْا اُخْرُجِیْ اَیَّتُهَا
النَّفْسُ الطَّیِّبَةُ كَانَتْ فِی الْجَسَدِ الطَّیِّبِ اُخْرُجِیْ حَمِیْدَةً وَّاَبْشِرِیْ بِرَوْحٍ وَّرَیْحَانٍ وَّرَبٍّ غَیْرِ غَضْبَانَ فَلَا
تَزَالُ یُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰی تَخْرُجَ ثُمَّ یُعْرَجُ بِهَا اِلَی السَّمَآءِ فَیُفْتَحُ لَهَا فَیُقَالُ مَنْ هٰذَا فَیَقُوْلُوْنَ فُلَانٌ فَیُقَالُ مَرْحَبًا
بِالنَّفْسِ الطَّیِّبَةِ كَانَتْ فِی الْجَسَدِ الطَّیِّبِ اُدْخُلِیْ حَمِیْدَةً وَّاَبْشِرِیْ بِرَوْحٍ وَّرَیْحَانٍ وَّرَبٍّ غَیْرِ غَضْبَانَ فَلَا
تَزَالُ یُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰی یُنْتَهٰی بِهَا اِلَی السَّمَآءِ الَّتِیْ فِیْهَا اللّٰهُ فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ السُّوْءُ قَالَ اُخْرُجِیْ اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِیْثَةُ
كَانَتْ فِی الْجَسَدِ الْخَبِیْثِ اُخْرُجِیْ ذَمِیْمَةً وَّاَبْشِرِیْ بِحَمِیْمٍ وَّغَسَّاقٍ وَّاٰخَرَ مِنْ شَكْلِهٖ اَزْوَاجٌ فَلَا تَزَالُ یُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰی
تَخْرُجَ ثُمَّ یُعْرَجُ بِهَا اِلَی السَّمَآءِ فَیُفْتَحُ لَهَا فَیُقَالُ مَنْ هٰذَا فَیُقَالُ فُلَانٌ فَیُقَالُ لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِیْثَةِ كَانَتْ فِی الْجَسَدِ
الْخَبِیْثِ ارْجِعِیْ ذَمِیْمَةً فَاِنَّهَا لَا تُفْتَحُ لَكِ اَبْوَابُ السَّمَآءِ فَتُرْسَلُ مِنَ السَّمَآءِ ثُمَّ تَصِیْرُ اِلَی الْقَبْرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔ اور روایت ہے ابی ہریرہ
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قریب مرگ ہوتا ہے آتے ہیں اسکے پاس فرشتے پس جس وقت کہ ہوتا ہے مرد نیک
کہتے ہیں یعنی ملائکہ رحمت کے نکل اے جان پاک کہ تھی بدن پاک میں نکل اس حالت میں کہ تعریف کی گئی ہے یعنی نزدیک خدا اور خلق کے
اور خوش وقت ہو ساتھ راحت کے اور رزق پاک کے بہشت میں اور ساتھ ملاقات رب غیر غضبناک کے پس ہمیشہ رہتی ہے وہ جان
کہ کہا جاتا ہے اسکو یہ یعنی جو کہ ہوا بیان تک کہ باہر نکلتی ہے یعنی خوش پھر لیجاتے ہیں اسکو طرف آسمان کے پھر کھولا جاتا ہے دروازہ آسمان
کا واسطے اسکے یعنی بعد کھولنے فرشتوں کے یا پہلے ہی پس کہا جاتا ہے یعنی دربان آسمان کے کہتے ہیں کون ہے یہ پس کہتے ہیں
فرشتے جو کہ اسکو لیجاتے ہیں فلانا شخص ہے یعنی روح فلانے کی ہے کہ نام و نشان اسکا ذکر کرتے ہیں پس کہا جاتا ہے خوش وقتی ہو جان
پاک کو کہ تھی بدن پاک میں داخل ہو اس حالت میں کہ تعریف کی گئی ہے اور خوش وقت ہو ساتھ راحت اور رزق پاک کے اور ساتھ
ملاقات پروردگار کے کہ نہیں غصے پس ہمیشہ رہتی ہے جان کہ کہا جاتا ہے واسطے اسکے یہ بیان تک کہ پہونچتی ہے اس آسمان تک کہ
اسمیں ہے رحمت خاص خدا کی یعنی عرش پس جبکہ ہوتا ہے آدمی برا یعنی کافر کہتا ہے ملک الموت نکل تو اے جان بد کہ تھی بدن میں
نکل تو در حالیکہ برائی کی گئی ہے اور خوش وقت ہو ساتھ پانی گرم کے اور پیپ کے اور ساتھ اور عذابوں طرح طرح کے مانند اسکے یعنی جو کہ
مذکور ہوا پس ہمیشہ رہتی ہے جان کہا جاتا ہے واسطے اسکے یہ بیان تک کہ نکلتی ہے یعنی ساتھ کراہت کے پھر لیجاتے ہیں اسکو طرف آسمان کے
یعنی واسطے ظاہر کرنے ذلت اسکی کے پس کھلوائے جاتے ہیں واسطے اسکے دروازے آسمان کے پس کہا جاتا ہے کون ہے یہ پس کہا جاتا ہے
فلانا شخص پھر کہا جاتا ہے نہ خوش وقتی ہو جان ناپاک کو کہ تھی بدن ناپاک میں پھر جا برائی کی گئی پس تحقیق نہیں کھولے جاوینگے تیرے لئے
دروازے آسمان کے پھر ڈالی جاتی ہے آسمان سے پھر پھر آتی ہے طرف قبر کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف آتے ہیں انکے پاس فرشتے
ظاہر تر یہ ہے کہ فرشتے رحمت کے اور عذاب کے حاضر دونوں ہوتے ہیں پھر اگر نیک دیکھتے ہیں فرشتے رحمت کے اپنا کام کرتے ہیں
اور اگر بدکار دیکھتے ہیں فرشتے عذاب کے اپنا کام کرتے ہیں اور مراد صالح سے یا تو مومن ہے یا وہ شخص کہ ادا کرے حقوق

اللہ تعالیٰ حفظ حقوق اپنے بندوں کے اور فاسق مسکوت عنہ ہے یعنی اسکا ذکر نہیں کیا جیسا کہ طریقہ کتاب و سنت کا ہے تاکہ رہے وہ درمیان بیم و رجا کے اور پھر آتی ہے طرف قبر کے اور ہوتی ہے ہمیشہ قید کی گئی اسفل السافلین میں بخلاف روح مومن کے کہ وہ سیر کرتی ہے بہشتوں میں اور میوے کھاتی ہے جنت میں جہاں چاہتی ہے اور جگہ پکڑتی ہے طرف قندیلوں کے نیچے عرش کے اور اسکو تعلق رہتا ہے اپنے بدن کے ساتھ بھی تعلق کی اسطرح کہ پڑھتا ہے وہ قرآن اپنی قبر میں اور نماز پڑھتا ہے اور چین کرتا ہے اور سوتا ہے مانند سونے دولہے کے اور دیکھتا ہے طرف منازل اپنی کے جنت میں بسبب مقام اور مرتبے اپنے کے پس امر روح کا اور احوال برزخ کا اور آخرت کا سب خوارق عادات یعنی خلاف عادات سے ہے پس مومن مشغل بجانے انکو ہے۔ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَرَجَتْ رُوحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طِيبِ رِيحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ قَالَ وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ رُوحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلَى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِينَهُ فَيُنْطَلَقُ بِهِ إِلَى رَبِّهِ ثُمَّ يَقُولُ انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ قَالَ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا خَرَجَتْ رُوحُهُ قَالَ حَمَّادٌ وَذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ رُوحٌ خَبِيثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ فَيُقَالُ انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَرَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَيْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلَى أَنْفِهِ هٰكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ نکلتی ہے روح مومن کی لیتے ہیں اسکو دو فرشتے لے چڑھتے ہیں اسکو کہا حماد نے کہ راوی حدیث کا ہے ابی ہریرہؓ سے پس ذکر کیا حضرتؐ نے یا ابی ہریرہؓ نے خوشبوئی اس روح کا اور ذکر کیا مشک کا یعنی کہا کہ آتی ہے اس سے بو مشک کی اور شاید اسلیے کہا کہ راوی کو الفاظ کہ بعینہ سنے تھے یاد نہ رہے فرمایا حضرتؐ نے اور کہتے ہیں اہل آسمان روح پاک آئی زمین کی طرف سے بعد اس روح کو خطاب کر کر کہتے ہیں رحمت بھیجے اللہ تجھ پر اور تیرے بدن پر کہ آباد رکھتی تھی تو اسکو پس لیجاتے ہیں اسکو طرف پروردگار اسکے کے یعنی عرش پر پروردگار اسکے کے پھر فرماتا ہے پروردگار لیجاؤ اسکو تا ڈھیل دیجاوے قیامت تک فرمایا حضرتؐ نے اور تحقیق کافر جس وقت کہ نکلتی ہے روح اسکی کہا حماد نے اور ذکر کیا حضرتؐ نے یا ابوہریرہؓ نے بدبو اسکی کا اور ذکر فرمایا لعنت کا اور کہتے ہیں اہل آسمان روح ناپاک آئی زمین کی طرف سے پس کہا جاتا ہے لیجاؤ اسکو مہلت دیجاوے قیامت تک کہا ابوہریرہؓ نے پس رکھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر یعنی کونہ چادر کا کہ تھی حضرتؐ پر اوپر ناک اپنی کے اسطرح سے نقل کی مسلم نے ف لیجاؤ اسکو یعنی تاکہ ٹھہرے سکونت میں یا نزدیک انکے آخر اجل تک پھر جاوے پاس آتا ہے اور مراد اجل سے یہاں مدت برزخ ہے اور برزخ اس عالم کو کہتے ہیں کہ درمیان میں مرنے اور قیامت کے ہے اور اسطرح سے یعنی ابوہریرہؓ نے چادر ناک پر رکھ کر بتائی کہ اسطرح سے حضرتؐ نے اور حضرتؐ کو گویا ازراہ مکاشفہ کے روح کافر کی معلوم ہوئی اور بدبو اسکی آئی اسلیے کونہ چادر کا رکھ لیا ہے۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حُضِرَ الْمُؤْمِنُ أَتَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيرَةٍ بَيْضَاءَ فَيَقُولُونَ اخْرُجِي رَاضِيَةً مَرْضِيًّا عَنْكِ إِلَى رَوْحِ اللّٰهِ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَتَخْرُجُ كَأَطْيَبِ رِيحِ الْمِسْكِ حَتَّى إِنَّهُ لَيُنَاوِلُهُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى يَأْتُوا بِهِ أَبْوَابَ السَّمَاءِ فَيَقُولُونَ مَا أَطْيَبَ هٰذِهِ الرِّيحَ الَّتِي جَاءَتْكُمْ مِنَ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَ بِهِ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَهُمْ أَشَدُّ فَرَحًا بِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ بِغَائِبِهِ يَقْدَمُ عَلَيْهِ فَيَسْأَلُونَهُ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ فَيَقُولُونَ دَعُوهُ فَإِنَّهُ كَانَ فِي غَمِّ الدُّنْيَا فَيَقُولُ قَدْ مَاتَ أَمَا أَتَاكُمْ فَيَقُولُونَ قَدْ ذُهِبَ بِهِ إِلَى أُمِّهِ الْهَاوِيَةِ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا احْتُضِرَ أَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ

بِمِسْحٍ فَيَقُولُونَ اُخْرُجِي سَاخِطَةً مَسْخُوطًا عَلَيْكِ اِلٰى عَذَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَخْرُجُ كَاَنْتَنِ رِيحِ جِيفَةٍ حَتّٰى يَأْتُوْا بِهِ بَابَ
الْاَرْضِ فَيَقُولُونَ مَا اَنْتَنَ هٰذِهِ الرِّيحَ حَتّٰى يَأْتُوْا بِهِ اَرْوَاحَ الْكُفَّارِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ آتی ہے مومن کو موت لاتے ہیں فرشتے رحمت کے سفید ریشمی کپڑا پس کہتے ہیں کہ نکل تو
اس حال میں کہ راضی ہے تو اللہ سے اور اللہ راضی کیا گیا تجھسے طرف رحمت خدا کے اور رزق خوب کے اور طرف پروردگار کے کہ نہیں غضب
پس نکلتی ہے روح مانند بہترین خوشبو مشک کے یہانتک کہ تحقیق لیتے ہیں اس روح کو بعضے فرشتے بعضوں سے ہاتھوں ہاتھ
لیجاتے ہیں از راہ تعظیم و تکریم کے یہانتک کہ لاتے ہیں انکو دروازوں آسمان کے پس کہتے ہیں فرشتے آپس میں کیا ہی خوشبو کہ آئی
تمکو زمین کی طرف سے پھر لاتے ہیں انکو طرف ارواح مومنوں کے یعنے جہان انکی ارواح ہیں رہتی ہیں علیین ہے جنت میں اور وہاں
جنت ہے یا نیچے عرش کے سبب تعظیم کے پس وہ بہت خوش ہوتی ہیں بسبب آنے اس روح کے ایک تمھارے ساتھ غائب
کے آنا ہے انکے پاس یعنے جیسا کوئی سفر سے آتا ہے اور انکے گھر کے لوگ اس سے نہایت خوش ہوتے ہیں اسی طرح میں مومن کی روح
جانے سے اور وہیں خوش ہوتی ہیں پھر پوچھتی ہیں ارواح مومنوں کی اس روح سے کہ کیا کیا فلانے یعنے کیا حال ہے
فلانے فلانے شخصوں کا یعنے نام لیکر پوچھتی ہیں احوال یاروں آشنا یاروں کا کہ دنیا میں انکو چھوڑ کر رہے تھے پس بعضی ہیں ارواح
آپس میں چھوڑ دو انکو اسلیے کہ یہ تھی غم دنیا میں یعنے جب راحت پاوے گی تب پوچھنا پس کہتی ہے یہ روح یعنے بعد پانے کے کہ
تحقیق مرگیا یعنے فلانا کہ تم احوال پوچھتے ہو کیا نہیں آیا تمھارے پاس پس کہتی ہیں وہ روحیں کہ تحقیق لے گئے انکو طرف ماں
اسکی کے کہ آگ دوزخ ہے اور تحقیق کافر جس وقت کہ آتی ہے اسکو موت لاتے ہیں اسکے پاس فرشتے عذاب کے ٹاٹ پس کہتے ہیں فرشتے روح
کافر کو نکل تو طرف عذاب اللہ عزوجل کے ناخوش اور ناخوشی کی گئی تجھپر پس نکلتی ہے روح بدبودار مانند نہایت بدبو مردے کے یہانتک کہ
لاتے ہیں انکو طرف دروازے زمین کے پس کہتے ہیں فرشتے کیا بری ہے یہ بو یہانتک کہ لاتے ہیں انکو طرف ارواح کفار کے نقل کی
یہ احمد و نسائی نے ف ریشمی کپڑا جو لاتے ہیں شاید روح کو اسمیں لپیٹ کر لیجاتے ہیں اور کیا حال ہے فلانے فلانے شخصوں کا یعنے آگاہ
کرتے ہیں ناخوش ہووین سنکر اور دعا کریں انکے لیے ساتھ استقامت کے یا گناہ کرتے ہیں تاکہ غمگین ہووین اور بخشش مانگیں انکے لیے
اور طرف دروازے زمین کے کہا طیبی نے کہ مراد ہے طرف دروازے آسمان و زمین والے کے کہ پہلا آسمان ہے جیسے دلالت کرتی ہے
اسپر اوپر کی حدیث ثم تعرج الی السماء اور احتمال ہے کہ مراد ہو ساتھ دروازے کے زمین پس لیجاتی ہے طرف اسفل السافلین کے
کتابوں میں یعنے ملا علی کہتے ہیں کہ یہی معنے بہتر ہیں اور طرف ارواح کفار کے کہ جگہ انکی سجین ہے اور سجین نام ایک جگہ کا ہے بیچ قعر
جہنم کے ہے وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا
اِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَاَنَّ عَلٰى رُؤُسِنَا الطَّيْرَ وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ
فِي الْاَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ اسْتَعِيذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ اِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ
مِنَ الدُّنْيَا وَاِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ نَزَلَ اِلَيْهِ مَلَائِكَةٌ مِنَ السَّمَاءِ بِيضُ الْوُجُوهِ كَاَنَّ وُجُوهَهُمُ الشَّمْسُ مَعَهُمْ كَفَنٌ مِنْ اَكْفَانِ الْجَنَّةِ
وَحَنُوطٌ مِنْ حَنُوطِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَجْلِسُوا مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُولُ اَيَّتُهَا
النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ اُخْرُجِي اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِنَ اللهِ وَرِضْوَانٍ قَالَ فَتَخْرُجُ تَسِيلُ كَمَا تَسِيلُ الْقَطْرَةُ مِنْ فِي السِّقَاءِ فَيَأْخُذُهَا فَاِذَا اَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوهَا

فِیْ یَدِہٖ طَرْفَةَ عَیْنٍ حَتّٰی یَاْخُذُوْهَا فَیَجْعَلُوْهَا فِیْ ذٰلِكَ الْكَفَنِ وَفِیْ ذٰلِكَ الْحَنُوْطِ وَیَخْرُجُ مِنْهَا كَاَطْیَبِ نَفْحَةِ مِسْكٍ وُجِدَتْ
عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہا نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ جنازے ایک شخص کے انصار میں سے پس پہنچے ہم
طرف قبر کے اور ہنوز نہیں دفن کیا گیا تھا وہ پس بیٹھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بیٹھے ہم گرد حضرت کے گویا کہ ہمارے سروں پر جانور تھے
یعنی اپنے سر جھکا کر چپکے بیٹھے اور داہنے بائیں نہ دیکھتے تھے اور حضرت کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی کرید تے تھے اور خط کھینچتے تھے ساتھ اُسکے
زمین میں جیسے متفکر کرتے ہیں پھر اٹھایا سر اپنا اور فرمایا پناہ مانگو ساتھ اللہ کے عذاب قبر کے سے دو بار فرمایا یا تین بار پھر فرمایا تحقیق
بندہ مومن جس وقت کہ ہوتا ہے بیچ منقطع ہونے کے دنیا سے اور متوجہ ہونے کے طرف آخرت کی یعنی قریب مرنے کے پہنچتا ہو تو اُترتے ہیں طرف اُسکے فرشتے
آسمان سے نہایت روشن ہوتے ہیں منہ اُنکے گویا کہ منہ اُنکے ہیں آفتاب ساتھ اُنکے کفن ہوتا ہے کفنوں میں سے یعنی کپڑوں بہشت کے سے اور خوشبو
ہوتی ہے خوشبویوں بہشت کی سے یعنی مشک و عنبر و اُنکا یہاں تک بیٹھتے ہیں سامنے اُسکے جہاں تک کہ پہنچے نظر یعنی اسطرح بیٹھتے ہیں بسبب
کمال ادب کے منتظر ہوتے ہیں روح نکلنے کے پھر آتے ہیں ملک الموت علیہ السلام یہاں تک کہ بیٹھتے ہیں نزدیک سر اُسکے کے پس کہتے ہیں اے جان پاک
نکل طرف بخشش کے اسکی طرف سے اور خوشنودی اُسکی کے فرمایا حضرت نے پس نکلتی ہے جان بہتی ہوئی جیسا بہتا ہے قطرہ پانی کا مشک میں سے
یعنی بسہولت و نرمی پس لیتے ہیں اُسکو ملک الموت پس جب لیتے ہیں اُسکو ملک الموت نہیں چھوڑتے اور فرشتے اس جان کو ملک الموت کے ہاتھ میں
ایک پلک مارنے یعنی بسبب اشتیاق کے جلدی سے اُسکو لے لیتے ہیں یہاں تک کہ لیتے ہیں اُسکو وہ فرشتے اور رکھتے ہیں اُسکو اُس کفن میں
اور اُس خوشبو میں اور نکلتی ہے اُس روح سے خوشبو مانند بہترین خوشبویوں مشک کے کہ پائی جاوے روے زمین پر یعنی تمام زمین پر ابتداے
پیدائش دنیا سے تا ہونے انتہا تک **ف** اس سے معلوم ہوا کہ مومن کی جان سہل نکلتی ہے اور اور روایت میں آیا ہے کہ مومن پر بھی بڑی
سختی ہوتی ہے اُسوقت تطبیق انمیں یوں دی گئی ہے کہ سختی روح مومن پر نکلنے سے پہلے ہوتی ہے اور وقت نکلنے کے سہل نکلتی ہے بخلاف روح
کافر کے کہ اُسکی روح نکلتی بھی دشواری سے ہے واللہ اعلم ہو کذا **قَالَ** فَیَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَا یَمُرُّوْنَ یَعْنِیْ بِهَا عَلٰی مَلَاٍ
مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا مَا هٰذَا الرُّوْحُ الطَّیِّبُ فَیَقُوْلُوْنَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاَحْسَنِ اَسْمَآئِهِ الَّتِیْ كَانُوْا یُسَمُّوْنَهٗ بِهَا فِی الدُّنْیَا
حَتّٰی یَنْتَهُوْا بِهَا اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَیَسْتَفْتِحُوْنَ لَهٗ فَیُفْتَحُ لَهُمْ فَیُشَیِّعُهٗ مِنْ كُلِّ سَمَآءٍ مُقَرَّبُوْهَا اِلَی السَّمَآءِ الَّتِیْ تَلِیْهَا حَتّٰی یُنْتَهٰی بِهٖ
اِلَی السَّمَآءِ السَّابِعَةِ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اكْتُبُوْا كِتَابَ عَبْدِیْ فِیْ عِلِّیِّیْنَ وَاَعِیْدُوْهُ اِلَی الْاَرْضِ فَاِنِّیْ مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ وَ
فِیْهَا اُعِیْدُهُمْ وَمِنْهَا اُخْرِجُهُمْ تَارَةً اُخْرٰی قَالَ فَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِیْ جَسَدِهٖ فَیَاْتِیْهِ مَلَكَانِ فَیُجْلِسَانِهٖ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَیَقُوْلُ رَبِّیَ اللّٰهُ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ
مَا دِیْنُكَ فَیَقُوْلُ دِیْنِیَ الْاِسْلَامُ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ بُعِثَ فِیْكُمْ فَیَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ وَمَا عِلْمُكَ
فَیَقُوْلُ قَرَاْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهٖ وَصَدَّقْتُ فَیُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ صَدَقَ عَبْدِیْ فَاَفْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ
وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَی الْجَنَّةِ قَالَ فَیَاْتِیْهِ مِنْ رَّوْحِهَا وَطِیْبِهَا وَیُفْسَحُ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ مَدَّ بَصَرِهٖ فرمایا حضرت نے پس لے چڑھتے ہیں
فرشتے اُس جان کو پس نہیں گذرتے فرشتے یعنی ساتھ اس جان کے کسی جماعت پر فرشتوں سے یعنی وہ فرشتے کہ درمیان آسمان و زمین کے ہیں
مگر کہتے ہیں کون ہے یہ روح پاک پس کہتے ہیں فرشتے لانے والے فلانا بیٹا فلانے کا یعنی اُسکی روح ہے بیان کرتے ہیں اُسکو ساتھ بہتر
یعنی وصفوں اور لقبوں اُسکے کے کہ تھے اہل دنیا ذکر کرتے اُسکو ساتھ اُنکے دنیا میں اسی طرح سوال و جواب ہوتا رہتا ہے
لے پہنچتے ہیں اُسکو آسمان دنیا تک یعنی پہلے تک پھر کھلواتے ہیں فرشتے دروازہ اُسکے لیے پس کھولا جاتا ہے آسمان

اٹھا لیجاتے ہیں ساتھ ہوتے ہیں اسکے ہر آسمان سے مقرب خدا کے اس آسمان میں ہیں اس آسمان تک کہ متصل ہے اسکے یہانتک کہ پہونچایا جاتا ہے
اسکو ساتوین آسمان تک پس فرماتا ہے اللہ تعالیٰ عزوجل لکھو یعنی ثابت رکھو نامۂ اعمال بندہ میرے کا علیین میں اور پھر لیجاؤ اسکو طرف زمین کے یعنی
بدن اسکے کی کہ مدفون ہے زمین میں تا متعلق ہو ساتھ بدن کے خوب طرح اور مستعد ہو واسطے سوال و جواب کے اسلیے کہ تحقیق میں نے زمین ہی سے
پیدا کیا ہے انکو یعنی بدنوں بنی آدم کے کو اور اسی میں پھر بھیجتا ہوں انکو یعنی بدنوں اور روحوں انکی کو اور اسی سے نکالونگا انکو دوسری بار
فرمایا حضرت نے پس پھر ڈالی جاتی ہے روح اسکی اسکے بدن میں پھر آتے ہیں اسکے پاس دو فرشتے یعنی منکر نکیر پس بٹھلاتے ہیں اسکو پھر
کہتے ہیں اسکو کون ہے رب تیرا پس کہتا ہے رب میرا اللہ ہے پھر کہتے ہیں اسکو کیا ہے دین تیرا پس کہتا ہے دین میرا اسلام ہے پھر کہتے ہیں
اسکو کون ہے یہ شخص کہ بھیجا گیا تم میں یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس کہتا ہے وہ رسول اللہ کے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم پھر کہتے ہیں تجھکو
اسکو کس سبب سے جانا تو نے یعنی رسول ہونا انکا پس کہتا ہے پڑھی میں نے کتاب اللہ اور ایمان لایا میں ساتھ اسکے اور سچ جانا میں نے
یعنی دل سے پس اس سے رسول ہونا حضرت کا معلوم ہوا پھر پکارتا ہے پکارنے والا آسمان سے یعنی زبانی اللہ تعالیٰ کے یہ کہ سچا ہے بندہ
میرا پس بچھاؤ اسکے لیے بچھونے بہشت کے اور پہناؤ اسکو لباس بہشت کے اور کھول دو اسکے لیے دروازہ طرف بہشت کے فرمایا حضرت نے
پس آتی ہے اسکو ہوا اسکی اور خوشبو پھر کشادہ کی جاتی ہے اسکے لیے قبر اسکی میں بقدر پہونچنے نگاہ اسکی کے ف اور ایک روایت میں
آیا ہے کہ عرش تک روح کو لیجاتے ہیں اور اسمیں آیا کہ ساتوین آسمان تک لیجاتے ہیں پس شاید بعضی روحین عرش تک جاتی ہو وین
اور بعضی ساتوین آسمان تک اور علیین نام ایک جگہ کا ہے ساتوین آسمان پر کہ اسمیں نامہ اعمال نیکون کے رہتے ہیں اور کون ہے یہ
شخص شاید کہ بعضون سے یون پوچھتے ہون اور بعضون سے اسطرح کہ کون ہے نبی تیرا جیسا کہ اور روایت میں آیا ہے ع
قَالَ وَيَاْتِيهِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ حَسَنُ الثِّيَابِ طَيِّبُ الرِّيْحِ فَيَقُوْلُ اَبْشِرْ بِالَّذِيْ يَسُرُّكَ هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِيْ كُنْتَ
تُوْعَدُ فَيَقُوْلُ لَهٗ مَنْ اَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيْءُ بِالْخَيْرِ فَيَقُوْلُ اَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ فَيَقُوْلُ رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ
حَتّٰى اَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِيْ وَمَالِيْ فرمایا حضرت نے اور آتا ہے اسکے پاس ایک شخص خوبرو اچھے کپڑے پہنے خوشبودار پس کہتا ہے خوشخبری ہو ساتھ
اس چیز کے کہ خوش کرے تجکو یعنی وہ نعمتیں تیرے لیے مہیا ہیں کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کسی کان نے سنیں یہ وہ دن ہے کہ وعدہ
دیا جاتا تھا تو یعنی دنیا میں پس کہتا ہے میت اسکو کون ہے تو پس چہرہ تیرا کامل ہے حسن و جمال میں لاتا ہے بھلائی کو اور خوشخبری کو یعنی
اسکی پس کہتا ہے وہ شخص کہ میں ہون عمل نیک تیرا کہ ایسی صورت پکڑ آیا ہون پس کہتا ہے میت اے پروردگار میرے قائم کر قیامت
اے پروردگار میرے قائم کر قیامت تاکہ جاؤن میں طرف اہل و مال اپنے کے ف مراد اہل سے حورین اور خادم ہین اور مال سے محل اور
باغ جنت کے اور اور چیزین وہاں کی کہ قسم مال سے ہین یا مراد اہل سے قرابتی مومن ہین اور مال سے حور و قصور وغیرہ ع قَالَ وَاِنَّ
الْعَبْدَ الْكَافِرَ اِذَا كَانَ فِيْ اِنْقِطَاعٍ مِّنَ الدُّنْيَا وَاِقْبَالٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ نَزَلَ اِلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَلٰٓئِكَةٌ سُوْدُ الْوُجُوْهِ مَعَهُمُ الْمُسُوْحُ
فَيَجْلِسُوْنَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيْءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَيَقُوْلُ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ اُخْرُجِيْ اِلٰى
سَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ قَالَ فَتَفَرَّقُ فِيْ جَسَدِهٖ فَيَنْتَزِعُهَا كَمَا يُنْتَزَعُ السَّفُّوْدُ مِنَ الصُّوْفِ الْمَبْلُوْلِ فَيَاْخُذُهَا فَاِذَا اَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوْهَا
فِيْ يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَجْعَلُوْهَا فِيْ تِلْكَ الْمُسُوْحِ وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَاَنْتَنِ رِيْحِ جِيْفَةٍ وُجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَيَصْعَدُوْنَ
بِهَا فَلَا يَمُرُّوْنَ بِهَا عَلٰى مَلَاٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا مَا هٰذَا الرُّوْحُ الْخَبِيْثُ فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاَقْبَحِ اَسْمَائِهِ الَّتِيْ كَانَ
رسول خدا صلی

يُسَمّٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيُسْتَفْتَحُ لَهُ فَلَا يُفْتَحُ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ فَيَقُوْلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اكْتُبُوْا كِتَابَهُ فِيْ سِجِّيْنٍ فِي الْأَرْضِ السُّفْلٰى فَتُطْرَحُ رُوْحُهُ طَرْحًا ثُمَّ قَرَأَ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ فَتُعَادُ رُوْحُهُ فِيْ جَسَدِهِ وَيَأْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِيْ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ أَنْ كَذَبَ فَافْرُشُوْا لَهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوْا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ فَيَأْتِيْهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُوْمِهَا وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيْهِ أَضْلَاعُهُ فرمایا حضرت نے اور تحقیق بندہ کافر جس وقت کہ ہوتا ہے بیچ منقطع ہونے کے دنیا سے اور متوجہ ہونے کے طرف آخرت کے اوترتے ہین اسکی طرف آسمان سے فرشتے لیے عذاب کے کالے منہ ساتھ انکے ہوتے ہین ٹاٹ پس بیٹھتے ہین سو برو اسکے جہان تک کہ پہونچے نگاہ پھر آتا ہے ملک الموت یہان تک کہ بیٹھتا ہے نزدیک سر اسکے کے پس کہتا ہے اے جان خبیث نکل طرف عذاب کے اسکی طرف سے فرمایا حضرت نے پس پراگندہ ہوتی ہے جان بیچ بدن کافر کے یعنی چھپتی پھرتی ہے ناخوش رکھتی ہے نکلنے کو بسبب عذاب کے کہ دیکھتی ہے آثار اسکے بخلاف روح مومن کی کہ وہ جلدی نکل آتی ہے خوشی سے بسبب دیکھنے انکے واٹھا کر مہ کے پس کھینچتا ہے ملک الموت اس روح کو یعنے نکالتا ہے ساتھ سختی اور زور کے جیسا کھینچا جاتا ہے آنکڑہ صوف تر سے کہ وقت کھینچنے کے اس صوف مین سے کچھ اسکو لگا آتا ہے یعنے اسی طرح روح کافر کی جب کھینچی جاتی ہے انتہا اور رگون سے ساتھ سختی اور قوت کے تو ایسا حال ہوتا ہے کہ جیسے کہ اسکے ساتھ نکل آیا رگون مین سے کچھ پس لیتا ہے ملک الموت اسکو پس جب لیتا ہے اسکو نہین چھوڑتے فرشتے روح کو اسکی ہاتھ مین قدر جھپکنے آنکھ کے یہان تک کہ رکھتے ہین اسکو بیچ ان ٹاٹون کے اور پھیلتی ہے اس روح سے نہایت بو بد مانند بو مردار کے کہ پائی جاوے روی زمین پر پس لیجاتے ہین اسکو پس نہین گذرتے ساتھ اسکے کسی جماعت پر فرشتون مین سے مگر کہ کہتے ہین فرشتے کہ کیا ہے یہ روح ناپاک پس کہتے ہین فرشتے لانے والے یہ فلانا بیٹا فلانے کا ہے ذکر کرتے ہین ساتھ بدترین ناموں انکے کہ جو کہ تھا ذکر کیا جاتا ساتھ انکے دنیا مین یہان تک کہ پہونچایا جاتا ہے اسکو طرف آسمان دنیا کے پس کھلوایا جاتا ہے اسکے لیے دروازہ آسمان کا پس نہین کھولا جاتا واسطے اسکے پھر پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت نہین کھولے جاتے واسطے کافرون کے دروازے آسمان کے یعنے کوئی دروازہ دروازون مین سے اور نہ داخل ہونگے بہشت مین یہان تک کہ داخل ہو اونٹ بیچ ناکے سوئی کے یعنے جیسے کہ یہ نہین ہوسکتا ہے دشوار ہے ویسی ہی داخل ہونا کافر کا جنت مین کبھی نہین ہو سکیگا محال ہے اسکو تعلیق بالمحال کہتے ہین پس فرماتا ہے اللہ عزوجل لکھو نامۂ اعمال اسکا سجین مین کہ نام ایک جگہ کا ہے نیچے ساتوین زمین کے کہ نیچے کی زمین ہے پس پھینکی جاتی ہے روح اسکی پھینکنا کر پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت اور جو شخص کہ شریک کرے ساتھ اللہ کے پس گویا گرا آسمان سے منہ کے بل یعنے بلندی ایمان و توحید سے پستی و شرک مین پڑا پس اوچک لیتے ہین اسکو پرندے یعنے ہلاک ہوتا ہے یا پھینک دیتی ہے اسکو باد بیچ مکان دور کے یعنے دور ہوتا ہے رحمت خدا سے پس پھر ڈالی جاتی ہے روح اسکی بدن اسکے مین اور آتے ہین اسکے پاس دو فرشتے پس بٹھاتے ہین اسکو پھر کہتے ہین واسطے اسکے کون ہے رب تیرا پس کہتا ہے وہ ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پھر کہتے ہین اسکو کیا ہے دین تیرا پس کہتا ہے وہ ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پھر کہتے اسکو کون ہے یہ شخص کہ بھیجا گیا تم مین پس کہتا ہے ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پھر پکارتا ہے پکارنے والا آسمان کی طرف سے کہ جھوٹا ہے پس بچھاؤ واسطے اسکے بچھونا آگ کا اور کھولو واسطے اسکے دروازہ طرف دوزخ کے پس آتی ہے اسکو گرمی اسکی اور بھاپ اسکی ... پاس حال خدا

اسپر قبر اسکی بیان تک کہ ملا اوپر نیچے دوسرا پسلیان آتی ہین نزدیک ہین پسلیان اسکی فی سجین ایک جگہ ہے گہرا او دوزخ مین ساتوین زمین کے نیچے اور یہ ماننا جائے دوزخیون کی۔ کہتے ہین اور اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ دوزخ ساتوین زمین کے نیچے ہے اور یہ مکان دور کے اسی بچی بشارہ ہے اسکی طرف کہ شیاطین نے انکو گمراہی مین اور دور بڑا مقام قریب سے اور یہ آیت یعنی دوسری سند ہے نزدیک اس قول حضرت کی فی سجین فی الارض السفلی فتطرح روحہ طرحا نہ یہ کہ بیان ہے حال کا فرکا اور سارا ایک کلمہ ہے کہ متغیر ہوتا ہے اور قبر کا ذکر کو توضیح بھیجتی ہے جیسے کہ مذکور ہوا اور بعض مومنون کے لیے بلکہ اکابر مومنون کے لیے یعنی اولیاء اللہ کے لیے ضغطہ قبر کا یعنی بھینچنا یون ہوتا ہے کہ زمین ملتی ہے جیسے ماں اشتیاق والی اپنے بچہ کو گلے لگاتی ہے و یاتیہ رجل قبیح الوجہ قبیح الثیاب منتن الریح فیقول ابشر بالذی یسوءک ھذا یومک الذی کنت توعد فیقول من انت فوجھک الوجہ یجیء بالشر فیقول انا عملک الخبیث فیقول رب لا تقم الساعۃ اور آتا ہے اسکے پاس ایک شخص بدشکل برے کپڑے پہنے بدبو آتی ہوئی پس کہتا ہے خوش ہو جاؤ اس چیز کے کہ ناخوش کرے تجکو یہ دن ہے جسکا وعدہ دیا جاتا تھا تو پس کہتا ہے مردہ کون ہے تو پس چہرہ تیرا ایسا ہے برائی لاتا ہے پھر تانی پس کہتا ہے مین ہون عمل تیرا بد پھر کہتا ہے مردہ اے پروردگار میرے نہ قائم کر تو قیامت کو وفی روایۃ نحوہ وزاد فیہ اذا خرج روحہ صلی علیہ کل ملک بین السماء والارض وکل ملک فی السماء وفتحت لہ ابواب السماء لیس من اھل باب الا وھم یدعون اللہ ان یعرج بروحہ من قبلھم وتنزع نفسہ یعنی الکافر مع العروق فیلعنہ کل ملک بین السماء والارض وکل ملک فی السماء وتغلق ابواب السماء لیس من اھل باب الا وھم یدعون اللہ ان لا یعرج روحہ من قبلھم رواہ احمد

اور بیچ ایک روایت کے مانند اسکی اور زیادہ ہوا اسمین یہ جس وقت کہ نکلتی ہے روح مومن کی رحمت بھیجتا ہے اسپر ہر فرشتہ کہ درمیان آسمان و زمین کے ہے اور ہر فرشتہ کہ آسمان مین ہے اور کھولے جاتے ہین اسکے لیے دروازے آسمان کے اور نہین کوئی دروازے والے یعنی ہر آسمان کے دروازے والے مگر کہ وہ دعا مانگتے ہین اللہ تعالی سے یہ کہ چڑھائی جاوے روح اسکی انکی طرف سے یعنی تاکہ مشرف ہون بسبب اسکے چلنے وغیرہ کے اور نکالی جاتی ہے جان اسکی یعنی کافر کی ساتھ رگون کے پس لعنت کرتے ہین اسکو سب فرشتے درمیان آسمان و زمین کے اور ہر فرشتہ آسمان مین یعنی آسمان دنیا مین اسپر بند کیے جاتے ہین دروازے آسمان کے نہین کوئی دروازے والے یعنی آسمان دنیا کے دروازون مین سے مگر کہ وہ دعا کرتے ہین سے یہ کہ نہ چڑھائی جاوے روح اسکی ہماری طرف سے نقل کی یہ امام احمد نے ساتھ رگون کے یہ اشارہ ہے اسپر کہ ناخوشی سے نکلتی ہے جان اسکی اور سخت کھینچکر نکالتے ہین اسکو اور کمال تعلق ہوتا ہے اسکو بدن کے ساتھ وعن عبد الرحمن بن کعب عن ابیہ قال لما حضرت کعبا الوفاۃ اتتہ ام بشر بنت البراء بن معرور فقالت یا ابا عبد الرحمن ان لقیت فلانا فاقرأ علیہ منی السلام فقال غفر اللہ لک یا ام بشر نحن اشغل من ذلک فقالت یا ابا عبد الرحمن اما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ارواح المؤمنین فی طیر خضر تعلق بشجر الجنۃ قال بلی قالت فھو ذاک رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی کتاب البعث والنشور اور روایت ہے عبد الرحمن بن کعب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی کعب سے کہا جبکہ آئی کعب کو موت آئی انکے پاس ام بشر بیٹی براء بن معرور کی پس کہا اے ابا عبد الرحمن کہ کنیت ہے کعب کی اگر ملے تو یعنی بعد مرنے کے فلانے سے پس کہیو اسکو میری طرف سے سلام پس کہا کعب نے بخشے اللہ تجکو اے ام بشر ہم ہوین زیادہ مشغول ہونگے اس سے کہا ام بشر نے اے ابا عبد الرحمن کیا نہین سنا تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق روحین مومنون کی بیچ قالب جانورون سبز کے کہ کھاتی ہین میوے درختون بہشت کے

کہ وہاں کہا اس شخص نے بیٹے نے اپنے یہ فضیلت روایت ہے کہ امید رکھی جاتی ہے ترجمہ سعید نے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے کتاب بعث ونشور میں

ف عبدالرحمن بن کعب تابعین میں سے تھے اور انکے باپ کعب بن مالک جلیل القدر صحابی تھے اور مبارک بن عمرو بھی صحابی ہیں انصار میں سے

ام بشر انکی بیٹی تھیں انھوں نے کہا بیچ وقت انتقال کے کہ ملنا فلانے کو میری طرف سے سلام کہنا اگر ملو تو اس سے ظاہر ہے کہ کلام لیا ہو گا بیٹے

بیمار کا یا بشر کا پس کعب نے کہا بخشے تجکو اللہ یہ عبارت وہاں بولتے ہیں کہ جہاں کسی سے عجیب بات سنتے ہیں کہ کہنی نہ چاہیے تھی یعنے کیا

کہتی ہے تو ہم جو ہیں زیادہ مشغول ہونگے اس سے کہ وہاں کسی کو پہچانیں اور سلام وپیام کسی کا پہونچا ئیں یعنے میں اپنے ہی حال میں گرفتار

ہونگا کہ اپنی بھی خبر نہوگی جو جانے خبر دوسرے کی اور اسی طرح سب اپنی اپنی حالت میں گرفتار ہونگے حاصل یہ کہ وہاں کون آپ سے ہو گا

کہ کسی کو سلام پہونچا دے اور دوسرے جواب دیدے آگے اس عذر کا جواب وپیام بشر نے کہ تو انہیں سے نہیں ہے کہ گرفتار ہونگے بلکہ تو مومنوں

میں سے ہے کہ جن کے حق میں حضرت نے ایسا فرمایا ہے یعنے نہایت خوشحالی میں ہوگا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ روحیں مومنوں کی

بیچ قالبوں جانوروں سبز کے ہونگی جو پھرتی ہیں بہشت میں اور کھاوینگی میوے وہاں کے اور پیوینگی پانی وہاں کے اور جگہ پکڑینگی سونے کی قندیلوں

میں نیچے عرش کے یہ ترجمہ ہے وَعَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا نَسَمَةُ

الْمُؤْمِنِ طَيْرٌ يَعْلُقُ فِيْ شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَهُ اللّٰهُ فِيْ جَسَدِهٖ يَوْمَ يَبْعَثُهٗ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي

الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہے عبدالرحمن سے کہ نقل کی انہوں نے اپنے باپ سے کہ وہ حدیث کرتے تھے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا

اسکے نہیں کہ روح مومن کی ایک پرندہ ہو کر میوہ کھاتی ہے بیچ درختوں بہشت کے یہانتک کہ پھیر لاویگا اسکو اللہ بیچ بدن اسکے کے

اس دن کہ اٹھاویگا اسکو یعنے قیامت کو نقل کی یہ مالک اور نسائی نے اور بیہقی نے کتاب بعث ونشور میں ف اگر کوئی کہے کہ آدمی کی روح کو

جب بدن جانور کا ملا تو اس سے تناسخ لازم آیا اور آدمی سے جانور ہوا اور قلب حقیقت کا لازم آیا جواب یہ کہ روح کو جانور کے بدن کے ساتھ

ایسا تعلق نہیں ہوتا ہے کہ جیسا اس بدن کے ساتھ ہوتا ہے اور تصرف اسمیں کرتی ہے بلکہ ایسا ہوتا ہے کہ جیسے جواہر صندوق میں کہ رکھتے ہیں

احتیاط کے لیے پس اسمیں بھی انکی تعظیم وتکریم ہی ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ بات خاص شہدا کے لیے ہے اور بعضے کہتے ہیں مومنوں

کے لیے ہے ظاہر حدیث سے یہی معلوم ہوتا ہے ترجمہ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يَمُوْتُ

فَقُلْتُ اقْرَأْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے محمد بن منکدر سے کہا گیا میں جابر بن عبداللہ کے

پاس اور وہ تھے قریب مرنے کے پس کہا میں نے کہنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام میرا نقل کی یہ ابن ماجہ نے بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ

وَتَكْفِيْنِهٖ باب ہے بیچ بیان غسل میت کے اور کفن انکے کے ف بیچ اس باب میں ثواب نہلانے اور کفنانے میت کے مذکور ہیں اور

نہلانا میت کا فرض کفایہ ہے مسلمانوں کے نزدیک یعنے اگر بعضے نہلا دینگے سب کے ذمہ سے فرضیت اتر جاویگی ورنہ سب گنہگار ہونگے اور شرط

اسمیں کہ غسل میت میں نیت شرط ہے یا نہیں ظاہر یہ ہے کہ شرط نہیں ہے کہا شیخ ابن ہمام نے ترجمہ اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ

قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهٗ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ

رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى

اِلَيْنَا حِقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا وَّابْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا وَقَالَتْ

فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ فَاَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ام عطیہ سے کہا انھوں نے کہ آئے ہمارے پاس رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم اور نہلاتی تھیں بیٹی آنکی کو یعنے حضرت زینب کو پس فرمایا کہ نہلاؤ انکو تین بار یا پانچ بار یا زیادہ اس سے اگر دیکھو تم مناسب یعنے اگر
احتیاج ہو اسکی ساتھ پانی کے اور پتے بیری کے یعنے پانی میں پتے جوش کر دو اور اسسے نہلاؤ کہ اس سے پاکی اور ستھرائی خوب ہوتی ہی اور ڈالو
آخر بار میں کافور یا فرمایا کچھ کافور سے پس جب کہ فارغ ہو تم خبر کرو مجکو پس کہا جب ہوئیں ہم خبر کی ہمنے انکو پس ڈالا طرف ہمارے حضرت نے تہبند
اپنا پھر فرمایا بدن سے لگا دو اسکے اس تہبند کو یعنے کفن کے نیچے رکھ دو اسطرح کہ بدن سے لگا رہے اور ایک روایت میں ہی کہ غسل دو انکو
طاق تین بار یا پانچ یا سات اور شروع کرو انکے داہنی طرف سے اور اعضاء وضو انکے سے اور کہا ام عطیہؓ نے پس گوندھیں ہمنے بالونکی انکی
تین چوٹیاں پھر ڈالا ہمنے انکو انکے پیچھے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** لفظ اَوْ کا بیچ ترتیب کے لیے ہی نہ تخییر کے لیے اسلیے کہ اگر پاک
ہو جاوے پہلے غسل میں تو مستحب ہی تین بار نہلانا اور مکروہ ہی تجاوز کرنا اس سے اور اگر پاک ہو دو بار یا تین بار میں مستحب ہی پانچ بار و الا
سات بار اور زیادہ سات بار سے نہیں آیا اگر زیادتی کریں اسپر تو مکروہ ہی کذا ذکرہ القاضی و ابن ملک وغیرہما اولی یہ ہی کہ دو بار تو بیری کے
پتوں کے پانی سے نہلا دے جیسا کہ ظاہر ہوتا ہی کتاب ہدایہ سے اور ابوداؤد میں ہی ابن سیرین سے کہ انھوں نے غسل سیکھا تھا ام عطیہؓ سے
وہ نہلاتی تھی بیری کے پتوں سے دو بار اور تیسری بار ساتھ پانی کافور کے اور کہا شیخ ابن ہمام نے کہ مراد یہ ہی اس حدیث میں کہ کافور
پانی میں ملا دے چنانچہ جمہور یہی کہتے ہیں اور کوئی کہتے ہیں کہ کافور حنوط میں یعنے میت کی خوشبو میں ڈالے اور بعد نہلانے اور خشک کرنے
بدن کے بدن کو لگا دے اور لکھا ہی علماء نے کہ اگر کافور نہ ہاتھ لگے تو مشک قائم مقام اسکے ہوتا ہی اور بیری کے پتوں سے میل خوب دور
ہوتا ہی اور جلدی مردہ بگڑتا نہیں اور دفع ہوتے ہیں اس سے اور کافور سے جانور موذی اور تہبند حضرت نے صاحبزادی کے لیے تحفیت
کیا تا برکت اسکی انکو پہنچے اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی برکت ڈھونڈھنی ساتھ لباس صالحین کے بعد موت کے جیسے کہ پہلے موت کے ہی
لیکن یہ چاہیے کہ وہ کپڑا کفن کے کپڑوں سے زیادہ نہو اور شروع کرو انکے داہنی طرف سے یعنے داہنی ہاتھ اور پہلو اور پاؤں سے ابتدا کرو
اور مواضع الوضوء میں مطلق جمع کے لیے ہی پس اعضاء وضو کے پہلے دھونے چاہییں پھر اور اعضا اور مراد اعضاء وضو سے وہ ہیں
کہ جنکا دھونا فرض ہی پس کلی اور ناک میں پانی دینا ہمارے نزدیک نہیں ہی اور مستحب کہا ہی بعضے علماء نے یہ کہ نہلانے والا انگلی پر کپڑا
لپیٹے اور ساتھ اس کے دانتوں کو اور تالو کو اور دونوں کلوں کو اندر سے اور نتھنوں کو اور اسپر عمل ہی لوگوں کا اب اور مختار یہ ہی
کہ مسح کرے سر پر اور پاؤں بعد غسل کے نہ دھوئے جاویں بلکہ پہلے جب اور اعضاء وضو کے دھووے پاؤں بھی دھووے اور نہ دھووے
پہلے ہاتھ میت کے بلکہ شروع کرے منہ سے بخلاف جنبی کے اسلیے کہ جنبی ہاتھ پاک کرتا ہی اور اعضا دھونے کے لیے اور میت نہلایا جاتا ہی
اور کے ہاتھ سے انکے ہاتھوں کے دھونے کی حاجت نہیں اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک بال عورت کے کھلے ہی رہنے دے گوندھے
نہیں ۔۔۔۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ
لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کفن دیے گئے بیچ تین
کپڑوں سفیدیمن کے اور سحول کے بیچ ہوئے روئی کے نہ تھا انمیں کرتا سیا ہوا اور نہ پگڑی نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** اور نہ تھا
انمیں کرتا اور نہ پگڑی معنی اسکے یہ ہیں کہ کرتا اور عمامہ بالکل حضرت کے کفن میں نہ تھے اور بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں کہ کرتا
اور عمامہ تین کپڑوں میں نہ تھے بلکہ سوائے تین کپڑوں کے تھے اس صورت میں لازم آیا کہ کپڑے کفن کے پانچ تھے لیکن صحیح
اول ہی معنی ہیں اسلیے کہ ثابت ہوا ہی کہ نہ تھے حضرت کے کفن کے مگر تین کپڑے اور اسی پر مترتب ہوتا ہی اختلاف علماء کا انمیں

کہ آیا مستحب ہے یہ کہ ہوں کفن میں قمیص اور عمامہ یا نہ ہوں کما قال مالک اور شافعی اور امام اعظم کے مستحب ہے کہ تین عدد ہوں نہ ہوں ان میں قمیص اور نہ عمامہ اور کہا حنفیہ نے کہ تین کپڑے ہوں ازار یعنی لنگی اور قمیص یعنی کفنی اور لفافہ یعنی پوٹ کی چادر اور حدیث میں جو نفی قمیص کی ہے وہ اسکی یہ تاویل کرتے ہیں کہ سیا ہوا قمیص تھا بغیر سیا تھا جسکو یہاں کفنی کہتے ہیں انتہی اور سحولیہ منسوب ہے سحول کی طرف اور سحول نام ایک بستی کا ہے یمن میں ف ع ج ۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَفَّنَ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ فَلْیُحْسِنْ کَفَنَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ کفن دیوے ایک تمہارا اپنے بھائی کو پس چاہیے کہ اچھا دے کفن اسکو نقل کی یہ مسلم نے ف روایت کی ابن عدی نے کہ اچھے دو کفن مردوں اپنے کو اسلیے کہ وہ ملاقات کرتے ہیں آپس میں قبروں اپنی میں اور کفن اچھا یہ ہے کہ پورا ہو اور لطیف و سفید ہو بغیر اسراف کے لیکن اچھے سے یہ مراد نہیں ہے کہ بہ اسراف والے کفن دیویں از راہ ناموری اور تکبر کے کہ وہ تو حرام ہے اور نیا کپڑا اور دھویا ہوا دونوں برابر ہیں کفن میں اور کہا تورپشتی نے کہ مسرفوں نے جو اختیار کیا ہے کہ بہت بھاری قیمت کے کفن میں دیتے ہیں وہ شرع میں منع ہے واسطے ضائع ہونے مال کے ف ع ج ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا کَانَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْہُ نَاقَتُہٗ وَھُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْہُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّکَفِّنُوْہُ فِیْ ثَوْبَیْہِ وَلَا تَمَسُّوْہُ بِطِیْبٍ وَّلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَہٗ فَاِنَّہٗ یُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُلَبِّیًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبداللہ بن عباسؓ سے کہا تحقیق ایک شخص تھا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس گرادیا اسکو اونٹنی اسکی نے اور وہ تھا محرم یعنی حج کی نیت کیے ہوئے پس مر گیا پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل دو اسکو ساتھ پانی اور بیری کے اور کفناؤ اسکو دو کپڑوں اسکے میں اور نہ لگاؤ اسکو خوشبو اور نہ ڈھانکو اسکا سر تحقیق وہ اٹھایا جاویگا دن قیامت کے لبیک کہتا ہوا نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ محرم اگر مر جاوے تو کفن بھی اسی کے لباس میں بطور لباس محرم کے دے اور خوشبو نہ لگاوے چنانچہ مذہب شافعی اور احمد کا بھی ہے اور امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک محرم اور غیر محرم برابر ہیں اور حضرت کے اس محرم کو دو کپڑوں میں کفنانا یا بسبب ضرورت کے تھا کہ سوا ان کپڑوں کے اور کپڑا نہ رکھتا تھا اور خوشبو لگانے اور سر ڈھانکنے کو جو منع فرمایا خاص اسی کے لیے تھا نہ سب کے لیے واللہ اعلم وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ خَبَّابٍ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ فِیْ بَابِ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور ذکر کرینگے ہم حدیث خباب کی سر اسکا یہ ہے قتل مصعب بن عمیر بیچ باب جامع مناقب کے اگر چاہے اللہ تعالیٰ

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلْبَسُوْا مِنْ ثِیَابِکُمُ الْبَیَاضَ فَاِنَّہَا مِنْ خَیْرِ ثِیَابِکُمْ وَکَفِّنُوْا فِیْہَا مَوْتَاکُمْ وَمِنْ خَیْرِ اَکْحَالِکُمُ الْاِثْمِدُ فَاِنَّہٗ یُنْبِتُ الشَّعْرَ وَیَجْلُو الْبَصَرَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ اِلٰی مَوْتَاکُمْ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنو تم سفید کپڑے اسواسطے کہ وہ بہتر ہیں کپڑوں تمہارے میں اور کفناؤ سفید کپڑوں میں اپنے مردوں کو اور بہتر ہے سرموں تمہارے میں اثمد اسلیے کہ اگاتا ہے وہ پلکوں کے بالوں کو اور روشن کرتا ہے بینائی کو نقل کی ابوداؤد و ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے موتاکم تک ف کفنانا سفید کپڑوں میں یہ امر استحباب کے لیے ہے کہا ابن ہمام نے کہ اولیٰ سفید ہے اور پرانا حسین یعنی یمانی دھاری دار اور کتان کا واسطے کفن مردوں کے اور جائز ہے عورتوں کے لیے ریشمی اور زعفرانی اور کسم کیونکہ جسکو پہننا زندگی میں جائز ہے بعد موت کے بھی اسکا پہننا جائز ہے اور اثمد کہتے ہیں ایسے سرمہ کو کہ جسکو یہاں لوگ لگاتے ہیں اور افضل یہ ہے کہ اسکو سوتے وقت لگاوے بسبب اتباع حضرت کے اور اسوقت خوب تاثیر کرتا ہے ف ع ج ۔ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَغَالُوْا فِی الْکَفَنِ فَاِنَّہٗ یُسْلَبُ

سَلْبًا سَرِیْعًا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بہت مہنگا کپڑا لگاؤ کفن میں اس لیے کہ تحقیق وہ چھینا
جاتا ہے چھیننا جلد نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی جلدی پرانا اور خراب ہوجاتا ہے پھر کیا حاجت ہے قیمتی اور بھاری قیمت کی غرضکہ منع ہے اسراف
کرنا کفن میں اور مستحب ہے خوب ہے اوسط درجہ کا ہے ع وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّهٗ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ دَعَا بِثِیَابٍ جُدُدٍ فَلَبِسَهَا
ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْمَیِّتُ یُبْعَثُ فِیْ ثِیَابِهِ الَّتِیْ یَمُوْتُ فِیْهَا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ روایت ہے ابی سعید خدری سے
کہ جب آئی انکو موت منگوائے نئے کپڑے پھر پہنا انکو پھر کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے میت اٹھایا جاتا ہے ان کپڑوں
میں کہ مرتا ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ ابوسعید نے جو کپڑے پہنے واسطے عمل کرنے کی اس حدیث پر پہنے اور
مراد ہے ظاہر معنی اسکے میں کہ مردہ کپڑوں میں اٹھیگا لیکن یہ مشکل ہے اسلیے کہ حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے کہ اٹھینگے لوگ ننگے بدن اور ننگے
پاؤں اسلیے معنی اسکے علماء نے یہ لکھے ہیں کہ اٹھینگے ساتھ حدیث میں مراد اعمال ہیں کہ مرتا ہے آخر آدمی وہ اعمال کو کبھی کپڑے بھی کہتے ہیں اسلیے کہ
جیسے کہ کپڑے بدن سے لگے رہتے ہیں ویسے ہی عمل بھی متعلق بدن سے رہتے ہیں چنانچہ تاویل آیہ ثیابک فطہر کی بھی بعضوں نے یہی کی ہے کہ اعمال
اپنے پس درست کر اور ابوسعید نے جو نئے کپڑے پہنے واسطے ستھرائی اور طہارت کے پہنے تھے اسوقت میں اتفاقاً یہ حدیث بھی حضرت کی انکو یاد
آگئی بیان کردی نہ یہ کہ نئے کپڑے پہننے کی سند کے لیے بیان کی او ریا یہ کہ قبروں سے اٹھینگے کپڑے پہنے ہوئے اور حشر میں ننگے ہونگے
ع وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ الْکَفَنِ الْحُلَّةُ وَخَیْرُ الْاُضْحِیَّةِ الْکَبْشُ الْاَقْرَنُ رَوَاہُ
اَبُوْدَاؤدَ وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ نقل کی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
بہترین کفن حلہ ہے اور بہترین قربانی دنبہ سینگوں والا نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ابی امامہ سے ف حلہ ہے یعنی بہترین کفن لنگی
اور چادر ہے اور قمیص یعنی کفنی کے اور یہ کفن سنت ہے یا یہ کہ سوا قمیص کی مراد ہوں اس صورت میں معنی یہ ہونگے کہ ایک کپڑے پر اکتفا نکرے بلکہ دو
کپڑے بہتر ہیں کہ کفن کفایہ ادنی درجہ میں اور اگر تین دے تو سنت اور مرتبہ کمال کا ہے اور دنبہ سینگوں کا اکثر فربہ اور قیمتی ہوتا ہے اسلیے اسکو بہتر
فرمایا ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلٰی اُحُدٍ اَنْ یُّنْزَعَ عَنْهُمُ الْحَدِیْدُ وَالْجُلُوْدُ وَاَنْ
یُّدْفَنُوْا بِدِمَائِهِمْ وَثِیَابِهِمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق
شہداء احد کے یہ کہ اوتارا جاوے انکے لوہا یعنی زرہیں اور ہتھیار اور چمڑے یعنی پوستین وغیرہ بغیر بھری ہوئی خون کی اور یہ کہ دفن کیے جاویں
خون سمیت اور کپڑوں سمیت یعنی جو کپڑے کہ خون میں بھرے ہوں نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف امام شافعی کے نزدیک غسل
شہید کے لیے اور نہ نماز اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک غسل نہیں لیکن نماز ہے ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ سَعْدِ
بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اُتِیَ بِطَعَامٍ وَکَانَ صَائِمًا فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ وَهُوَ خَیْرٌ مِّنِّیْ
کُفِّنَ فِیْ بُرْدَةٍ اِنْ غُطِّیَ رَاْسُهٗ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَاِنْ غُطِّیَ رِجْلَاهُ بَدَا رَاْسُهٗ وَاُرَاهُ قَالَ وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَیْرٌ مِّنِّیْ
ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْیَا مَا بُسِطَ اَوْ قَالَ اُعْطِیْنَا مِنَ الدُّنْیَا مَا اُعْطِیْنَا وَقَدْ خَشِیْنَا اَنْ تَکُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا ثُمَّ
جَعَلَ یَبْکِیْ حَتّٰی تَرَکَ الطَّعَامَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے سعد بن ابراہیم سے کہ نقل کی انہوں نے باپ سے کہ عبدالرحمن صحابی کے پاس
لایا کھانا یعنی وقت افطار کے اور وہ تھے روزے سے پس کہا کہ مارے گئے مصعب بن عمیر اور وہ تھے بہتر مجھ سے کفنائے گئے ایک چادر میں
اگر ڈھانکا جاتا تھا سر انکا کھل جاتے تھے پاؤں انکے اور اگر ڈھانکے جاتے تھے پاؤں کھل جاتا تھا سر انکا یعنی پھر ڈھانکا گیا اور

آخر رکھ دی چنانچہ باب جامع المناقب میں حدیث اس مضمون کی آئی ہے اور کہا ابراہیم راوی نے کہ گمان کرتا ہوں میں عبدالرحمن کو کہ یہ بھی کہا اور مارے گئے حمزہؓ اور وہ تھے بہتر مجھ سے یعنے انکا کفن بھی ایسا ہی تھا جیسے کہ اوپر مذکور ہوا پھر کشادہ کی گئی واسطے ہمارے دنیا اسقدر کہ کشادہ کی گئی یا کہا دی گئی ہمکو دنیا اسقدر کہ دی گئی اور تحقیق ڈرتے ہیں ہم یہ کہ ہووے ثواب نیکیوں ہماری کا جلدی دیا گیا واسطے ہمارے پھر شروع کیا رونا یعنے بسبب اسی ڈر کے جو مذکور ہوا یہاں تک کہ چھوڑ دیا کھانا نقل کی یہ بخاری نے ف عبدالرحمن عشرہ سے ہیں اور صحابی بڑے جلیل القدر اور فضلای صحابہ اور اہل بدر سے ہیں اور احد میں شہید ہوئے اور حالت کفر میں بڑی فراغت والے جب مسلمان ہوئے نہایت زہد و فقر اختیار کیا منقول ہے کہ ایکبار یہ حضرت پاس حاضر ہوئے تسمہ کمر میں باندھے ہوئے فرمایا حضرتؐ نے صحابہ کو کہ دیکھو اس شخص کو کہ روشن کیا ہے اللہ تعالی نے دل اسکا ساتھ ایمان کے دیکھا میں نے اسکو مکہ میں کہ ماں باپ اسکے اسکو اچھے سے اچھا کھانا کھلاتے تھے اور دیکھا میں نے کہ دو سو درہم کا لباس پہنتا محبت خدا اور رسول کی میں اپنے تئیں اس حال کو پہنچایا اور حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب چچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے کہ حضرتؐ نے انکو سید الشہدا فرمایا اور اہل بدر اور شہدائے احد سے ہیں اور ڈرتے ہیں ہم یعنے ڈرتے ہیں ہم اسسے کہ داخل ہو جاویں ان لوگوں میں کہ جنکے حق میں اللہ تعالے نے فرمایا ہے مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاءُ لِمَنْ نُرِيدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلَاهَا مَذْمُومًا مَدْحُورًا یعنے جو کوئی ارادہ کرتا ہے دنیا کا جلدی دیتے ہیں ہم واسطے اسکے دنیا میں وہ چیز کہ چاہتے ہیں ہم واسطے اسکے کہ چاہتے ہیں ہم پھر گردانتے ہیں ہم اسکے لیے دوزخ داخل ہوگا اسمیں برائی کیا گیا راندہ ہوا اور اسکا اثر خوف غالب تھا یہ خیال آیا کہ مبادا اسمیں داخل ہو جاؤں ہو الا معنی آیت کے یہ ہیں کہ جو ارادہ کرتا ہے دنیا ہی کا اور نہیں ارادہ کرتا سوائے اسکے کچھ اسپر انعام کرتے ہیں دنیا میں جو کچھ کہ چاہتے ہیں ہم نہ جو کچھ کہ وہ چاہتا ہے واسطے اسکے کہ چاہتے ہیں نہ واسطے ہر چاہنے والے کے حاصل یہ کہ یہ آیت بیچ حق مجسے طالب دنیا وغیرہ کے فرمائی ہے عبدالرحمن ایسے نہ تھے لیکن خوف غالب تھا ڈرے کہ بسبب اس فراغت کے ہم بھی کہیں انہیں میں نہوں اور چھوڑ دیا کھانا باوجود شدت اشتیاق کے کہ روزہ سے تھے اسلیے کہ جب خوف غالب ہوتا ہے باز رکھتا ہے مائل ہونے سے طرف لذتوں کے اور اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ وقت ضرورت کے جسقدر کفن میسر ہو وہی سنت ہے ع ج ۲۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَنَفَثَ فِيهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ قَالَ وَكَانَ كَسَا عَبَّاسًا قَمِيصًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی پاس بعد اسکے کہ رکھا گیا تھا اپنی قبر میں پھر حکم فرمایا اسکے نکالنے کے لیے یعنے قبر سے پس نکالا گیا پھر رکھا اسکو حضرتؐ نے اپنے گھٹنوں پر پس ڈالا منھ اسکے میں آب دہن اپنا اور پہنایا اسکو اپنا کرتا کہا جابرؓ نے اور تھا عبداللہ بن ابی پہنایا تھا عباسؓ کو کرتا نقل کی بخاری و مسلم نے ف عبداللہ بن ابی رئیس تھا منافقوں کا اور نفاق ظاہر رکھتا تھا جب حضرت عباسؓ کو کہ چچا حضرتؐ کے تھے روز بدر کے قیدی کرکے لائے تھے تو وہ ننگے تھے اور پیراہن کسی کا انکے ٹھیک نہ آتا تھا بسبب بلند قد ہونے انکے کے عبداللہ بن ابی کا کہ یہ بھی دراز قد تھا کرتا اپنا انکو پہنایا پس حضرتؐ نے کرتا اپنا اسکو پہنایا پاسی کرنے کے بدلا اوتارنے کے لیے تا منافق کا احسان انپر نہ رہ جاوے اور اسمیں ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالے نے فرمایا وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ یعنے دعا کر کسی منافق پر جسے کہ مر گیا ہو اور مت کھڑا ہو انکی قبر پر اور باوجود اسکے حضرت عبداللہ کی قبر پر تشریف لے گئے اور کرتا پہنایا اور آب دہن ڈالا انکے منھ میں جواب اسکا علماء نے یہ لکھا ہے کہ یہ واقعہ پہلے اترنے آیت کے تھا اور حضرت کو منظور تھا بدلا اتارنا تھا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا واللہ اعلم

اور خاطرداری اسکے بیٹے کی کہ وہ مؤمن تھا پاک نفاق سے اور بہت سے اسکے جواب لکھے ہیں جو چاہے اور شرحوں میں دیکھ لے ح ف
جب آدمی مرنے لگے تو قبلہ رخ کرے اسطرح کہ چت لٹا دے اور پاؤں قبلہ کی طرف کرے اور سر اونچا کر دے تا قبلہ رخ ہو جاوے اور تلقین کرے
شہادت یعنی اسکے پاس پڑھے اشہد ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ لیکن جب مرے تو باندھ دے کلے اسکے تا کہ منہ بند ہو جاوے اور کوئی جانور
منہ میں نہ گھس جاوے اور بند کر دے آنکھیں اسکی اور مستحب ہے جلدی دفن کرنا اسکو اور جب ارادہ کریں نہلانے کا تو تختہ کو دھونی اگر وغیرہ کی طاق دیکر اسپر
اسکو لٹا دے اور کپڑے اوتار دے اور ستر اسکا ڈھانک دے ایک کپڑے سے کہ لمبا ناف سے زانو تک ہو اور چوڑا دو ہاتھ کا اور وضو کروا دے بغیر کلی اور ناک
میں پانی دینے کے اور نہلا دے ایسے پانی سے کہ جوش کی ہوں اسمیں بیری کی پتی یا اشنان اگر میسر ہو نہیں تو خالص پانی سے اور دھو دے
سر اور ڈاڑھی اسکی ساتھ خطمی کے اور اگر وہ نہ ملے تو صابون وغیرہ سے دھو دے اور لٹا دے پہلے بائیں کروٹ پھر نہلا دے یہاں تک کہ پہنچے
پانی اس کروٹ تک کہ تختہ سے لگی ہے پھر داہنی کروٹ لٹا کر نہلا دے اسی طرح سے کہ پانی بائیں کروٹ تک پہنچے پھر بٹھا دے مردے کو اور ملے
پیٹ اسکا آہستہ پھر اگر نکلے پیٹ سے کچھ تو دھو ڈالے اور پھر کر غسل اور وضو نہ کروا دے اور پونچھ ڈالے اسکے بدن کو کپڑے سے اور لگا دے حنوط
یعنی خوشبوی مرکب سر اور ڈاڑھی کو اور کافور اسکے اعضا کو لگا دے کہ سجدے میں زمین کو لگتے ہیں یعنی پیشانی وغیرہ اور کنگھی نکرے بالوں اور
ڈاڑھی کو اور نہ کترے ناخنوں اور بال اسکے اور نہ ختنہ کرے جسکا ختنہ نہ ہوا ہو پھر کفنا دے اور کفن مسنون مردے کے لیے یہ ہیں کفنی جو مونڈھوں سے قدم
تک ہو اور ازار اور لفافہ یعنی دو چادریں سر سے قدم تک اور کفن کفایہ ازار اور لفافہ اور کفن مسنون عورت کا یہ ہے کفنی اور اوڑھنی اور ازار اور لفافہ اور
سینہ بند اور اوڑھنی لمبی ہو دو ہاتھ کی اور چوڑی ایک بالشت کی اور سینہ بند تین ہاتھ لمبا اور چوڑا اتنا کہ اسکی بغلوں کے نیچے سے گھٹنے تک اور
باقی تین کپڑے ویسے ہی ہوں جیسے مردے کے کفن میں مذکور ہوئے پس جو کوئی زیادہ کرے اس پر یا کم کرے اسنے ظلم کیا اور کفن کفایہ عورت کا
ازار اور اوڑھنی اور لفافہ اور ضرورت کے وقت ایک ہی کپڑا کافی ہے اور نہ اقتصار کرے ایک پر بلا ضرورت اور دھونی دے کفن کو خوشبو کی
کی طاق پہلے پہنانے کے اور کفنا دے یوں کہ اول لفافہ یعنی پوش کی چادر پھیلا دے پھر اسپر ازار یعنی اندر کی چادر پھر کفنی پہنا کر ازار پر لٹا دے
اور ہاتھ دونوں طرف پھیلا دے سینہ پر نہ رکھے پھر لپیٹے ازار بائیں طرف اسکی سے پھر داہنی طرف سے پھر لفافہ دونوں میں لپیٹے اور عورت کو
پہنا دے کفنی اور اسکے بالوں کو دو حصے کر کر اسکے سینہ پر اوپر کفنی کے ڈالے پھر اوڑھنی اوڑھا دے پھر ازار لپیٹے پھر لفافہ پھر سینہ بند بغلوں کے
اوپر لپیٹے اور سر کی اور پاؤں کی طرف سے کفن باندھ دیا جاوے اگر خوف ہو کھل جانیکا ملتقے الابحر اور بحر رائق ملتقی اور چلپی

باب المشي بالجنازة والصلوة عليها

یہ باب ہے بیان چلنے کے ساتھ جنازے کے اور نماز پڑھنے اسکی کے ف جنازے کے ساتھ
پیادہ چلنا اور سوار چلنا دونوں جائز ہیں لیکن پیادہ پا چلنا افضل ہے اور سوار کو چاہیے کہ جنازے کے پیچھے چلے اور پیادہ کو آگے بھی
چلنا روا ہے اور پیچھے بھی لیکن پیچھے چلنا افضل ہے اور نماز جنازے کی فرض کفایہ ہے یعنی اگر بعض پڑھ لینگے سبکے ذمے سے فرضیت ساقط
ہو جاویگی ورنہ سب گنہگار ہونگے اور شرط صحت نماز کی اسلام میت کا ہے اور طہارت اسکی اور رکھنا جنازے کا آگے مصلی کے پس نہیں
ہے جائز نہیں ہے غائب پر اور نہ اسپر کہ جانور کی پیٹھ پر ہو یا لوگوں کے کندھوں پر ہو اور نہ اسپر کہ مصلی کی پیٹھ کے پیچھے رکھا ہو
اور اگر بغیر نہلائے دفن کر دیا جائے اور ممکن نہ ہو باہر نکالنا اسکو بغیر قبر کھودنے کے تو ساقط ہو جاتی ہے شرط طہارت کی اور نماز ادا
کیا جاوے قبر پر بغیر غسل کے اور اگر ممکن ہو نکالنا نکال کر غسل دیں اور نماز پڑھیں اور اگر نادانستہ بغیر غسل کے نماز پڑھی اور بعد
فصل اول قبر کھودنے کے نکال کر غسل دیا پھر کر پڑھیں نماز ثانی **الفصل الأول** عن أبي هريرة قال قال رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا اِلَيْهِ وَاِنْ تَكُ سِوٰى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کرو ساتھ جنازے کے پس اگر ہو جنازہ نیک میت کا پس بھلائی ہے جسکی طرف پہنچاتے ہو اسکو اور اگر ہو غیر اسکے پس بدی ہے رکھو اسکو اپنی گردنون سے فائدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے **ف** جلدی کرو ساتھ جنازے کے یعنی جنازہ دفن کے لیے لیجاؤ تو جلدی چلو اور جلدی سے دوڑنا نہیں مراد ہے بیچ کی چال چلو کہ جلد جلد قدم اٹھاوے اور پاس پاس قدم رکھے حاصل یہ کہ چال معمولی سے زیادہ ہو اور دوڑنے سے کم آگے جلدی چلنے کا فائدہ بیان فرمایا اگر وہ نیک ہے لئے یعنی اگر ہے حال اس میت کا اچھا پس جلدی لے چلو اسکو تاکہ پہنچے ثواب آخرت کو جلدی اور اگر حال اسکا برا ہے تو بھی جلدی لیجاؤ تاکہ پھینکو بوجھ کو اپنی گردنون سے **وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِيْ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِاَهْلِهَا يَا وَيْلَهَا اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَ الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ تیار کیا جاتا ہے جنازہ پس اٹھاتے ہیں اسکو لوگ اپنی گردنون پر پس اگر ہوتا ہے نیک بخت کہتا ہے جلدی لیچلو مجھکو یعنی طرف منزل میری کے اور اگر ہوتا ہے بدبخت کہتا ہے اپنے لوگون کو ای مصیبت کہان لیجاتے ہو اسکو یعنی مجھکو سنتی ہے آواز اسکی ہر چیز سوائے آدمی کے اور اگر سنے آدمی البتہ مر جاوے یا بیہوش ہو جاوے **ف** مومن جلدی چلنے کو کہتا ہے اسلیے کہ نعمتیں جنت کی دیکھتا ہے اور بدبخت بسبب دیکھنے عذاب کے واویلا کرتا ہے اور میت کلام حقیقۃً کرتا ہے اگرچہ روح نکل جاتی ہے اللہ تعالیٰ قادر ہے اسپر یہ ایسا ہی ہے جیسے قبر میں زندہ کیا جاتا ہے سوال کے لیے روح **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے انھیں سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھو تم جنازے کو پس کھڑے ہو جاؤ پس جو شخص کہ ساتھ ہو اسکے یعنی بعد نماز کے پس نہ بیٹھے یہان تک کہ رکھا جاوے جنازہ یعنی لوگون کے کندھون سے زمین پر رکھا جاوے یا قبر میں **ف** اس کی بیچ بخاری و مسلم کے **ف** یعنی جب جنازہ گھر میں سے نکلے تو دیکھکر کھڑے ہو جاؤ واسطے تکریم میت اور تعظیم ایمان اسکے کے یا بسبب ہول موت کے یہ اشارہ ہے اسکا اسوقت لیے ہو وانوں یا پاس بلکہ بیقرار ہوکر اور دونون کر اسکے کھڑا رہے اور جبتک رکھا نہ جاوے نہیں بیٹھے یعنی بلکہ کندھا دینے کے لیے ساتھ رہے اور کہا بعض علما رہا ہے لئے کہ جب ارادہ کرے جنازے کے ساتھ جانے کا تو اسکو کھڑے رہنا کروہ ہے اکثرون کے نزدیک اور بعضون نے کہا کہ اختیار رکھتا ہے چاہے کھڑا رہے چاہے بیٹھا رہے اور بعضون نے کہا دونون مستحب ہیں اور کہا جمہور نے کہ یہ حکم منسوخ ہیں ساتھ حدیث حضرت علیؓ کے کہ آگے آتی ہے روح **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرَّتْ جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا مَعَهٗ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا يَهُوْدِيَّةٌ فَقَالَ اِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَاِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا گذرا ایک جنازہ پس اٹھ کھڑے ہوئے اسکے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کھڑے ہوئے ہم ساتھ انکے پس کہا ہمنے ای رسول خدا کے یہ ہے جنازہ یہودیہ کا یعنی نہ مسلمان کا کہ جسکی تکریم اور تعظیم ایمان کے لیے اٹھیں پس فرمایا حضرتؐ نے تحقیق موت جائے گھبراہٹ اور ڈر کی ہے پس جب دیکھو جنازہ اٹھ کھڑے ہو یعنی اگرچہ کافر ہو **ف** نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ رَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقُمْنَا وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا يَعْنِيْ فِي الْجَنَازَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةِ مَالِكٍ وَاَبِيْ دَاوُدَ قَامَ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ قَعَدَ بَعْدُ** اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا دیکھا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے پس کھڑے ہوئے ہم اور بیٹھے پس بیٹھے ہم

بیٹھ رہو دیکھنے جنازہ کے نقل کی یہ مسلم نے اور یہی روایت مالک نے اور ابی داؤد نے ہے یہ کہ کھڑے ہوئے جنازے کے لیے پھر بیٹھے پیچھے اسکے ف
پہلی روایت کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ کھڑے ہوئے حضرت جنازے کو دیکھکر ہم بھی کھڑے ہوئے اور جب گذر گیا اور غائب ہوا نظر سے بیٹھے حضرت
اور ہم بھی بیٹھے دوسرے یہ کہ چند مدت جنازہ کو دیکھکر کھڑے ہوتے رہے پھر بیٹھے رہتے اور نہ اٹھتے پس معلوم ہوا کہ منسوخ ہوا کھڑے ہو جانا سا
منے جنازہ کے لیے جو حکم پہلا تھا اب موقوف ہوا اور دوسری روایت کے بھی یہی دونوں معنی ہیں اور دوسرے معنی ظاہر ہیں ۔ وَعَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا وَكَانَ مَعَهُ
حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا وَيُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِقِيرَاطَيْنِ كُلُّ قِيرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ
أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيرَاطٍ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ جاوے ساتھ جنازہ
مسلمان کے بسبب ایمان کے یعنی فرض وہ مشروع ہے اور واسطے طلب کرنے ثواب کے اور رہے ساتھ اسکے یہاں تک کہ نماز پڑھے اسپر اور فراغت
پاوے دفن اسکے سے پس تحقیق وہ پھرتا ہے اجر لیکر برابر دو قیراط کے ہر قیراط مانند احد کے اور جو شخص کہ نماز پڑھے جنازے پر پھر پھر جاوے
پہلے دفن سے پس وہ پھرتا ہے ثواب لیکر برابر ایک قیراط کے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف قیراط کہتے ہیں دینار کے بارھویں حصہ کو اور
یہاں قیراط سے مراد حصہ عظیم ہے یعنی ڈھیر ثواب کا ۔ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ الْيَوْمَ الَّذِي
مَاتَ فِيهِ وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے پہنچائی خبر نجاشی کے مرنے کی لوگوں کو جس دن کہ وہ مرا اور نکلے ساتھ صحابہ کے طرف عیدگاہ کے پھر صف باندھی ساتھ انکے اور تکبیریں کہیں
چار نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف نجاشی لقب ہے بادشاہ حبش کا اور نام اس نجاشی کا کہ حضرت نے جسپر نماز پڑھی اصحمہ تھا اول دین نصاری
پر تھا پھر ایمان لایا حضرت پر اور صحابہ جو ہجرت کر کر وہاں گئے تو خوب خدمت گذاری کی پس جب وہ مرا تو حضرت نے وہ خبر بیان کی اور عیدگاہ
میں جا کر نماز پڑھی اسکے جنازے کی اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ نماز نہ پڑھی جاوے میت پر مسجد جماعت میں اسلیے کہ فرمایا ہے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو کوئی نماز پڑھے میت پر مسجد میں نہیں نہیں ثواب واسطے اسکے اور کہا ابن ہمام نے کہ خلاصہ میں لکھا ہے کہ مکروہ ہے نماز
برابر ہے کہ میت اور قوم ہوں مسجد میں یا ہو میت خارج مسجد کے اور قوم سب یا بعض مسجد میں ہوں انتہی اور بعضوں نے کہا کہ نہیں مکروہ
ہے جب ہو میت خارج مسجد کے پھر بعضوں نے کہا ہے کہ کراہت تحریمی ہے اور بعضوں نے کہا تنزیہی اور اس حدیث سے شافعی یہ نکالتے ہیں
کہ نماز جنازے کی غائب پر جائز ہے اور حنفیہ کے نزدیک نہیں جائز وہ کہتے ہیں کہ احتمال ہے کہ جنازہ نجاشی کا سامنے حضرت کے گیا ہو
اسلیے کہ اللہ تعالی قادر ہے اسپر کہ دیوار و پہاڑ وغیرہ جو درمیان میں حائل تھے ہٹا دیے ہوں اور حضرت کو جنازہ معلوم ہوتا ہو
پس یہ خصوصیت حضرت کی ہوئی اور کو نہیں درست چنانچہ منقول ہے حضرت ابن عباس سے بغیر اسناد کے کہ کہا ابن عباس نے کہ
کھولا گیا میرے لیے جنازہ نجاشی کا یہاں تک کہ دیکھا اسکو اور نماز پڑھی اسپر ہو ج ۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ
زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ يُكَبِّرُ عَلَى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا وَإِنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُكَبِّرُهَا ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔ اور روایت ہے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے کہ کہا تھے زید بن ارقم صحابی تکبیریں کہتے ہمارے جنازوں پر چار اور
انھوں نے تکبیریں کہیں ایک جنازہ پر پانچ پس پوچھا ہم نے انسے کہ ہمیشہ چار تکبیریں کہتے تھے آج پانچ کیوں کہیں پس کہا
انھوں نے کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پانچ تکبیریں کہتے نقل کی یہ مسلم نے ف پانچ تکبیریں کہتے یعنی کبھی کبھی یا ابتدا میں

اجماع ہو سب علماء کا اس پر کہ چار تکبیرین ہیں نماز جنازہ میں اور حضرتؐ سے اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے زیادہ بھی منقول ہیں لیکن لکھا ہے علماء نے کہ آخر فعل حضرتؐ سے چار ہی ثابت ہوئی ہیں پس سوائے چار کے جو منقول ہیں منسوخ ہیں اور زید رضی اللہ عنہ اگر نسخ کے قائل نہون تو کچھ ضرر اجماع میں نہیں آتا ہے۔ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فَقَالَ لِتَعْلَمُوْا اَنَّهَا سُنَّةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے طلحہ بن عبداللہ بن عوف تابعی سے کہ کہا نماز پڑھی میں نے پیچھے ابن عباسؓ کے جنازے پر پس پڑھی سورۂ فاتحہ یعنی بعد تکبیر اولیٰ کے اور کہا پڑھی میں نے سورۂ فاتحہ تاکہ جانو تم کہ یہ سنت ہے نقل کی یہ بخاری نے ف کہا امام ابو حنیفہؒ نے کہ مراد سنت سے یہ ہے کہ پڑھنا فاتحہ کا نماز جنازہ میں واجب نہیں انتہی یعنی فاتحہ اگر پڑھی جاوے مکان ثنا کے تو قائم ہوتی ہے مقام سنت کے اور کہا ابن ہمام نے کہ نہ پڑھے سورۂ فاتحہ مگر یہ کہ پڑھے ساتھ نیت ثنا کے اور نہیں ثابت ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھنا اسکا اور موطا میں ہے کہ ابن عمرؓ نہ پڑھتے تھے اسکو نماز جنازہ میں انتہی اور امام شافعی کے نزدیک پڑھنا اسکا واجب ہے پس مراد سنت سے انکے نزدیک یہ ہے کہ طریقہ روایت کیا گیا دین میں سے پس اس تاویل سے نفی وجوب کی نہوئی ہے۔ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ قَالَ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عوف بن مالک سے کہ کہا نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازے پر پس یاد رکھی میں نے دعا یعنی حضرتؐ کی کہ وہ فرماتے تھے یعنی بعد تیسری تکبیر کے یا الٰہی بخش گناہ اسکا اور رحمت کر اسپر یعنی قبول کر طاعتیں اسکی اور خلاص کر اسکو مکروہات سے اور معاف کر اسے یعنی تقصیرات اسکی اور بہتر کر مہمانی اسکی یعنی جنت میں اور کشادہ کر قبر اسکی اور پاک کر اسکو ساتھ پانی کے اور برف کے اور اولے کے یعنی پاک کر گناہوں سے ساتھ طرح طرح کی مغفرتوں کے اور پاکیزہ کر اسکو گناہوں سے جیسے کہ پاکیزہ کرتا ہے تو کپڑے سفید کو میل سے اور بدلے میں دے اسکو گھر یعنی اس عالم میں بہتر گھر اسکی سے یعنی اس عالم میں اور اہل یعنی غلام بہتر اہل اسکی سے اور بی بی بہتر بی بی اسکی سے اور داخل کر اسکو جنت میں یعنی ابتداء اور بچا دے اسکو عذاب قبر کے سے یا کہا عذاب شک کے سے اور ایک روایت میں ہے کہ بچا اسکو فتنۂ قبر کے سے یعنی متحیر ہونے سے فرشتون کے جواب سے اور عذاب آگ سے کہا عوف نے کہ جب میں نے یہ دعا حضرتؐ سے اس میت کے لیے سنی تو رشک لے گیا میں یہاں تک کہ آرزو کی میں نے کہ ہوتا میں میت یعنی تاکہ حضرتؐ میرے لیے یہ دعا کرتے نقل کی یہ مسلم نے ف بی بی بہتر بی بی اسکی سے یعنی حوریں اور عورتیں دنیا کی جو بسبب اعمال پاک کے حورین دنیا کی ہونگی جنت میں افضل حورون سے بسبب نماز روزے اپنے کے جیسا کہ وارد ہوا ہے یہ حدیث میں اور فقہ میں لکھا ہے کہ مستحب ہے ان دعاؤں کا آہستہ پڑھنا حضرتؐ نے پکار کر پڑھی تعلیم کے لیے اور یہ دعا نسائی اور ترمذی نے بھی روایت کی ہے اور بخاری نے لکھا ہے کہ دعائیں جو میت کے لیے وارد ہوئی ہیں سب سے صحیح تر یہ دعا ہے۔ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَتْ اُدْخُلُوْا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتّٰى اُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَاُنْكِرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَيْ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَاَخِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سلمہ بن عبدالرحمٰنؓ سے کہ جب وفات ہوئی سعد بن ابی وقاص کی کہا حضرت عائشہؓ نے داخل کرو انکو مسجد میں تاکہ نماز پڑھوں میں اوپر انکے پس انکار کیا گیا حضرت عائشہؓ پر پس فرمایا حضرت عائشہؓ نے قسم ہے خدا کی البتہ تحقیق نماز پڑھی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

اوپر دونوں بیٹوں بیضا کے مسجد میں یعنی سہیل اور بھائی انکے کی نقل کی یہ مسلم نے ف نام سہیل کے بھائی کا سہل تھا اور بیضا انکی ماں کا نام ہے اور نماز جنازے کی مسجد میں پڑھنی نزدیک امام شافعی کے درست ہے بسبب اس حدیث کے اور نزدیک امام اعظم کے مکروہ ہے بسبب اس حدیث کے کہ اسمیں ذکر ہوا اور انکار حضرت عائشہ پر انکار کیا صحابہ نے اسواسطے کہ معمول تھا حضرت کا کہ نماز جنازہ نہ مسجد میں پڑھیں چنانچہ قریب مسجد کے ایک جگہ مقرر تھی کہ وہاں نماز جنازہ پڑھتے اور ابو داؤد میں ... کی حدیث بھی موجود ہے مضمون اسکا یہ ہے کہ جو کوئی پڑھے نماز جنازے کی مسجد میں پس نہیں ثواب واسطے اسکے اور حضرت عائشہ نے جو یہ حدیث ذکر کی کہ حضرت نے نماز پڑھی تو یہ بسبب عذر کے تھا کہ مینہ برستا تھا یا معتکف تھے چنانچہ ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ حضرت معتکف تھے اسلیے مسجد میں پڑھی ۔ ع ح ۔ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِيْ نِفَاسِهَا فَقَامَ وَسْطَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا نماز پڑھی میں نے پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر جنازے ایک عورت کے کہ مرگئی تھی بیچ نفاس اپنے کے پس کھڑے ہوئے بیچ میں اسکی نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف شافعی کہتے ہیں کہ عورت کے کولوں کے سامنے کھڑا ہووے نماز پڑھنے کے لیے اور مرد کے سر کے سامنے پس یہ حدیث سند انکی ہے بیچ حق نماز عورتوں کے اور دوسری بات اور حدیث سے ثابت نہیں ہوا اور ہمارے مذہب میں یہ ہے کہ کھڑا ہووے سامنے سینے کے خواہ مرد ہو خواہ عورت کہا شیخ ابن ہمام نے کہ یہ حدیث منافی سینے کے سامنے کھڑے ہونے کی نہیں اسلیے کہ سینہ وسط ہے یعنی درمیان میں بدن کے اعضا کے اسلیے کہ اوپر انکے سر اور ہاتھ ہیں اور نیچے انکے پیٹ اور پاؤں اور احتمال ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سینے کے سامنے کھڑے ہوئے ہوں مائل طرف کولوں کے راوی نے بسبب نزدیک ہونے دونوں چیزوں کے آپس میں گمان کیا کہ درمیان میں انکے سامنے کولوں کے کھڑے ہوئے اور شمنی نے کہا کہ روایت ہے ابی حنیفہ اور ابی یوسف سے بھی کہ کھڑا ہووے امام عورت کے کولوں کے سامنے ۔ ع ح ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ دُفِنَ لَيْلًا فَقَالَ مَتٰى دُفِنَ هٰذَا قَالُوا الْبَارِحَةَ قَالَ أَفَلَا آذَنْتُمُوْنِيْ قَالُوْا دَفَنَّاهُ فِيْ ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا أَنْ نُّوْقِظَكَ فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک قبر پر کہ دفن کیا گیا تھا مردہ اسمیں رات کو پس فرمایا کب دفن کیا گیا یہ عرض کیا صحابہ نے کہ پچھلی رات فرمایا کیوں نہ خبر کی تم نے مجھکو عرض کیا صحابہ نے کہ دفن کیا ہے اسکو بیچ اندھیری رات کے پس مکروہ جانا ہمنے جگانا آپکا پس کھڑے ہوئے حضرت پس صف باندھی ہمنے پیچھے حضرت کے پس نماز پڑھی اس پر نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف نام اس مردہ کا طلحہ بن براء بن عمیر تھا ۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ أَوْ شَابٌّ فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَنْهَا أَوْ عَنْهُ فَقَالُوْا مَاتَ قَالَ أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُوْنِيْ قَالَ فَكَأَنَّهُمْ صَغَّرُوْا أَمْرَهَا أَوْ أَمْرَهُ فَقَالَ دُلُّوْنِيْ عَلٰى قَبْرِهِ فَدَلُّوْهُ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰى أَهْلِهَا وَإِنَّ اللّٰهَ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِيْ عَلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِمُسْلِمٍ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ ایک عورت تھی کالی جھاڑو دیتی تھی مسجد میں یعنی مسجد نبوی میں یا تھا ایک جوان کہ جھاڑو دیتا تھا پس نہ پایا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس پوچھا احوال اس عورت کے سے یا مرد جوان کے سے کہ کیا ہوا اور کہاں گیا عرض کی صحابہ نے کہ مر گیا یا مر گئی فرمایا کیوں نہ خبر کی مجھکو یعنی تا نماز پڑھتا اسکی کہا ابو ہریرہ نے پس گویا کہ صحابہ نے حقیر جانا حال اس عورت کا یا اس شخص کا یعنی خیال کیا کہ یہ کیا ہے کہ لیے حضرت کو تکلیف دیں پس حقیقت میں تعظیم حضرت کی منظور تھی پس فرمایا بتلاؤ مجھکو قبر اسکی پس بتلائی انکو پس نماز پڑھی اس قبر پر پھر فرمایا تحقیق یہ قبریں بھری ہوئی ہیں تاریکیوں سے مردوں پر اور تحقیق اللہ تعالی روشن کرتا ہے قبروں کو واسطے مردوں کے بسبب نماز میری کے انپر نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور لفظ اسکی واسطے مسلم کے ف یا تھا ایک جوان یہ شک راوی ہے کہ عورت جھاڑو دیتی تھی یا جوان دیتا تھا

اور یہ قبریں وہ قبریں ہیں کہ خیبر میں تھیں اور نماز پڑھنا حضرت کا اور اختلاف ہے اس میں کہ نماز پڑھنی قبر پر جائز ہے یا نہیں جمہور علما اس پر ہیں کہ
مشروع ہے خواہ پہلے پڑھ چکے ہوں یا نہ پڑھ چکے ہوں اور ابراہیم نخعی اور ابو حنیفہ اور مالک اس پر ہیں کہ اگر پہلے نہ پڑھ چکے ہوں تو درست ہے اور اگر پڑھ چکے ہوں
تو نہیں درست لیکن ابو حنیفہ کے نزدیک ایک شرط یہ ہے کہ اگر میت نہ پھٹ گیا ہو قبر میں تو درست ہے اور پھٹ گیا ہو تو نہیں درست بعضوں نے اندازہ کیا
تین دن کا کیا ہے کہ تین دن سے کم کا ہو تو جانے کہ نہیں پھٹا اور تین دن یا زیادہ کا ہو تو جانے کہ پھٹ گیا اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ حدیثوں میں
جو نماز پڑھنا حضرت کا قبروں پر آیا ہے خصوصیات حضرت کے سے ہے کہ حضرت قبروں کے نورانی ہونے کے لیے پڑھتے تھے اور کو متعلق نہیں حضرت ...
وَعَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ مَاتَ لَهُ ابْنٌ بِقُدَيْدٍ أَوْ بِعُسْفَانَ فَقَالَ يَا كُرَيْبُ انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهُ
مِنَ النَّاسِ قَالَ فَخَرَجْتُ فَإِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوا لَهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ تَقُولُ هُمْ أَرْبَعُونَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَخْرِجُوهُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا
شَفَّعَهُمُ اللَّهُ فِيهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے کریب مولی ابن عباس کے سے کہ نقل کی عبد اللہ ابن عباس نے یہ کہ مرا لڑکا انکا قدید یا عسفان میں
کہ نام جگہوں کا ہے قریب مکے کے پس کہا ابن عباس نے اے کریب دیکھ کس قدر جمع ہوئے ہیں لوگ اسکی نماز کے لیے کہا کریب نے پھر نکلا میں پس ناگہاں لوگ
جمع ہو گئے تھے اسکے لیے پس خبر دی میں نے انکو پھر کہا کیا کہتا ہے تو یعنی گمان کرتا ہے کہ ہونگے وہ چالیس کہا کہ ہاں کہا ابن عباس نے کہ نکالو جنازہ کہ
پس تحقیق میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں کوئی شخص مسلمان کہ مرے پس پڑھیں جنازہ اسکے پر چالیس آدمی کہ
نہ شریک کرتے ہوں ساتھ اللہ کے کسی کو مگر کہ قبول کرتا ہے اللہ شفاعت انکی میت کے حق میں نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں کوئی میت کہ نماز پڑھے اسپر ایک جماعت مسلمانوں سے
کہ پہنچیں سو کو شفاعت کریں واسطے اسکے مگر کہ قبول کی جاتی ہے شفاعت انکی میت کے حق میں نقل کی یہ مسلم نے ف پہلی حدیث میں چالیس آدمی
فرمائے اور اسمیں سو ظاہر یہ ہے کہ اول سو کی جمع ہونے کی فضیلت آنحضرت کو معلوم ہوئی پھر ازراہ فضل و کرم کے اپنے بندوں کے حال پر چالیس کے
جمع ہونے کی بھی فضیلت فرمائی ہو اور احتمال ہے کہ مراد دونوں عددوں سے کثرت ہووے نہ عدد خاص ہو ع وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ
فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ مَا وَجَبَتْ
فَقَالَ هَذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهَذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ الْمُؤْمِنُونَ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ اور روایت ہے انسؓ سے کہ گذرے صحابہ ایک جنازہ پر پس تعریف
کی اسپر بھلائی کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واجب ہوئی پھر گذرے ایک دوسرے جنازہ پر پس ثنا کی اسپر برائی کا پس فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ واجب ہوئی پس کہا حضرت عمرؓ نے کیا واجب ہوئی فرمایا حضرت نے وہ شخص کہ تعریف کی تم نے اسپر بھلائی کی پس واجب ہوئی اسکے لیے
بہشت اور یہ شخص کہ جسپر ذکر کیا تم نے برائی کا پس واجب ہوئی اسکے لیے دوزخ تم گواہ ہو خدا کی زمین میں نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور ایک روایت
میں ہے کہ مومن گواہ ہیں اللہ کی زمین میں ف واجب ہوئی یعنی ثابت ہوئی جنت بر تقدیر صحیح ہونے اس چیز کے کہ تعریف
کی اسپر یا اگر مراد حالت تعریف ہے اور واجب ہوئی دوزخ یعنی بر تقدیر صحیح ہونے برائی کے کہ ذکر کی یا اگر مراد اس حالت ہے اور کہا مظہر نے
کہ یہ حکم عام نہیں ہر شخص کے حق میں کہ گواہی دیں انکے حق میں ایک جماعت ساتھ خیر و شر کے بلکہ امید جنت کی ہے نہ پہلے کے لیے

اور نہ خوف ہو دوزخ کا دوسرے کے لیے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم واجب ہونے جنت و دوزخ کا کیا تو سبب اس کا یہ ہے کہ مطلع کر دیا ہو انکو اللہ تعالی
نے اوپر اسکے اور کہا نہیں واجب ہے کہ ذکر کرنا کسیکو ساتھ بھلائی اور برائی کے واجب نہیں کرتا جنت اور نار کو بلکہ یہ علامت ہے انکے جنتی اور دوزخی ہونیکی
اور مراد تعریف کرنا اور برا کہنا نیک بختوں اور متقیوں کا ہے کہ وہ بغیر مخالفت نفسانیہ کے کہتے ہیں وہ علامت جنتی اور دوزخی کی ہے وہ الا اگر کوئی
فاسق کسی سبب سے اہل فسق کی تعریف کرے یا ایک نیک بخت کی برائی بیان کرے کچھ اعتبار نہیں اور تم گواہ اللہ کے ہو یہ بات باعتبار اکثر کے فرمائی کہ اکثر
آدمی جیسا ہوتا ہے ویسا ہی اللہ تعالی لوگوں سے کہواتا ہے پس کہنا انکا علامت واقع میں ہوتی ہے اور یہ معنی نہیں ہیں کہ جو کچھ کہیں صحابہ یا عام
مومن سچ ہے حق کسی شخص کے کہ وہ مستحق جنت یا دوزخ کا ہے تو یوں ہی ہوتا ہے جو کوئی مستحق جنت کا ہوتا ہے نہیں ہوتا دوزخی بسبب کہنے انکے
اور جو کوئی مستحق دوزخ کا ہوتا ہے انکے کہنے سے جنتی نہیں ہو جاتا کیا نہیں دیکھتا ہے تو کہ نہیں جائز ہے کسیکو قطعی جنتی کہنا یا قطعی دوزخی کہنا
اگرچہ گواہی دیں اسکی لیے جماعت کثیرہ بلکہ امید کیجاویگی جنت کی اسکے لیے کہ گواہی دیں جماعت ساتھ بھلائی کے اور خوف کیا جاویگا دوزخ کا
اسکے لیے کہ گواہی دیں جماعت ساتھ برائی کے ۔ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ
بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قُلْنَا وَثَلَاثَةٌ قَالَ وَثَلَاثَةٌ قُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے حضرت عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان کہ گواہی دیں واسطے اسکے چار شخص ساتھ بھلائی کے داخل کریگا
اللہ بہشت میں کہا ہم نے اور اگر تین شخص گواہی دیں تو بھی داخل کریگا بہشت میں فرمایا اور اگر تین بھی گواہی دیں تو بھی داخل کریگا کہا ہم نے اور اگر
دو گواہی دیں فرمایا اور دو بھی پھر نہ پوچھا ہم نے ایک سے حال ایک کا نقل کی بخاری اور مسلم نے ف داخل کریگا جنت میں بیچ سبب فضل اپنی کے
اور بھلائی اسکی کے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بخش دیتا ہے اللہ تعالی گناہ اسکے اور داخل کرتا ہے اسکو جنت میں واسطے سچ کرنے گمان مومنوں کے سچ ہو
انکے کے صالح ہونے پر اسلیے کہا گیا ہے کہ السنة الخلق اقلام الحق یعنی زبانیں خلق کی قلم حق کی ہیں ۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ برا کہو مردوں کو اسلیے کہ تحقیق وہ پہونچے ساتھ جزا اس چیز کے کہ آگے بھیجا نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف نہ برا کہو یعنی لعن طعن
یا گالیاں وغیرہ نہ دو مردوں کو اگرچہ ہوں فاجر یا کافر مگر جسکا مرنا کفر پر یقینا معلوم ہو تو مضائقہ نہیں مانند فرعون اور ابوجہل اور ابولہب کے
اسلیے کہ جیسا انہوں نے کیا اسکا بدلا پایا اگر نیک کار تھے تو ثواب ملا انکو برا کہنا بیجا ہے اور اگر بدکار تھے شاید کہ اللہ تعالی نے بخش دیا ہو اور اگر نہ بخشا ہو
تو تمہیں انکے برا کہنے میں کیا فائدہ ہے ۔ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ
وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ
فِي دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم تھے جمع کرتے دو شخصوں کو شہدائے احد میں سے بیچ ایک کپڑے کے پھر فرماتے تھے کون سے کو انمیں سے زیادہ قرآن یاد ہے پس
جب اشارہ کیا جاتا ہے واسطے حضرت کے طرف ایک کے انمیں سے آگے کرتے اسکو قبر میں بیچ جانب قبلہ کے گویا وہ امام ہوتا سب جماعتی ہونیکے اور فرماتے
کہ میں گواہی دونگا انپر دن قیامت کے کہ یہ راہ خدا میں مارے گئے ہیں اور حکم فرمایا ساتھ دفن کرنے انکے کے خون سمیت اور نہ نماز پڑھی انپر اور
نہ نہلائے گئے نقل کی یہ بخاری نے ف کپڑے کی وہاں قلت تھی واسطے ضرورت کے ایک ایک کپڑے میں دو دو دفن کیے اور اس حدیث سے
معلوم ہوا شہید کے لیے نہ غسل ہے نہ نماز پھر نہ غسل دینے پر تو اتفاق ہے سب اماموں کا اور نماز نہ پڑھنے میں اختلاف ہے امام شافعی

کہتے ہیں کہ نہ پڑھے اور امام ابو حنیفہؒ کہتے ہیں کہ پڑھے سند انکی بہت صحیح ہیں ح۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَرَسٍ مُعْرَوْرٍ فَرَكِبَهُ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ نَمْشِيْ حَوْلَهُ (رواه مسلم) اور روایت ہے جابرؓ بن سمرہ سے کہ کہا لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھوڑا بغیر زین کا پس سوار ہوئے اس پر اس وقت کہ پھرے جنازے ابن دحداح کے سے اور ہم چلتے تھے گرد حضرتؐ کے نقل کی یہ مسلم نے ف جاتے وقت سوار نہ ہوئے اور فرمایا کہ ملائکہ پیادہ چلتے ہیں سوار ہونا مناسب نہیں اور پھرتے ہوئے سوار ہوئے پس اتفاق ہے علماء کا اس پر کہ پھرتے ہوئے سوار ہونا مکروہ نہیں ہے ع ح۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ يَسِيْرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ يَمْشِيْ خَلْفَهَا وَاَمَامَهَا وَعَنْ يَمِيْنِهَا وَعَنْ يَسَارِهَا قَرِيْبًا مِنْهَا وَالسِّقْطُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَيُدْعٰى لِوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةِ اَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ قَالَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَفِي الْمَصَابِيْحِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ زِيَادٍ روایت ہے مغیرہ بن شعبہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوار چلے پیچھے جنازے کے اور پیادہ چلے پیچھے جنازے اور آگے اس کے اور داہنے اس کے اور بائیں اس کے پاس پاس اس کے اور کچا بچہ نماز پڑھی جاوے اس پر اور دعا کیا جاوے واسطے ماں باپ اس کی کے ساتھ بخشش اور رحمت کے یعنی اگر ہوں دونوں مسلمان نقل کی یہ ابو داؤد نے اور بیچ روایت احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کی یوں ہے کہ فرمایا سوار چلے پیچھے جنازے کے اور پیادہ جس طرف چاہے جنازے کے چلے اور لڑکا کہ مر جاوے نماز جنازے کی پڑھی جاوے اس پر اور مصابیح میں یہ روایت مغیرہ بن زیاد سے ہے ف سوار چلے پیچھے جنازے کے یہ اولیٰ ہے بعذر بیان جواز ہے اور پیادے کو پیچھے چلنا افضل ہمارے نزدیک ہے اور آگے چلنا افضل ہے شافعیؒ کے نزدیک اور داہنے بائیں چلنا جائز ہے اور چاروں طرف چلنے میں یہ افضل ہے کہ پاس رہے تا مددگار رہے اٹھانے میں جنازے کے اور کچا بچہ جو نکل پڑے تو ہمارے نزدیک اور شافعیؒ کے نزدیک نماز جب اس پر پڑھی آتی ہے کہ علامت حیات کی پائی جاتی ہو وقت پیدا ہونے کے مانند آواز کرنے کے یا حرکت کرنے عضو کے اور پیچھے مر جاوے اور امام احمدؒ کے نزدیک نماز پڑھی جاوے اس پر جبکہ چار مہینے اور دس دن کے بعد پیدا ہو اگرچہ وقت نکلنے کے آواز وغیرہ نہ معلوم ہوا اور کہا ابن ہمامؒ نے کہ شبہ نہیں ہے کہ اکثر اس کا نکل چکے اور وہ زندہ ہو یعنی اگر آدھے سے زیادہ نکلا اور وہ حرکت کرتا ہو تو نماز پڑھی جاوے اور مستحب ہے اور دعا کیا جاوے واسطے ماں باپ کے اس کے مستحب ہے ہمارے نزدیک بعد تکبیر اولیٰ کے پڑھے سبحانک اللھم و بحمدک آخر تک اور بعد دوسری تکبیر کے درود پڑھے جو کہ التحیات میں پڑھتے ہیں اور بعد تیسری تکبیر کے پڑھے اللھم اغفر لحینا آخر تک اور لڑکے کے جنازے پر پڑھے اللھم اجعلہ لنا فرطا واجعلہ لنا اجرا وذخرا واجعلہ لنا شافعا ومشفعا اور دوسری روایت میں بجائے سقط کے لفظ طفل کا واقع ہوا ہے تو مراد اس سے بھی سقط ہے کیونکہ بچہ بڑا ہو والا لڑکے پر نماز پڑھنے میں کیا کلام ہے اور مصابیح میں مغیرہ بن زیاد سے لکھا ہے علما نے کہا کہ تحریف ہے معلوم نہیں کیونکہ یہ تحریف واقع ہوئی اس لئے کہ پایا نہیں گیا مغیرہ بن زیاد صحابہ میں اور تابعین میں اور یہ حدیث روایت کی گئی ہے مغیرہ بن شعبہ سے ع ح۔ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ وَاَهْلُ الْحَدِيْثِ كَاَنَّهُمْ يَرَوْنَهُ مُرْسَلًا اور روایت ہے زہری سے کہ نقل کی سالم سے اور انہوں نے اپنے باپ سے نقل کی یعنی عبداللہ بن عمرؓ سے کہا عبداللہ نے کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کو چلتے تھے آگے جنازے کے نقل کی یہ احمد و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے اور اہل حدیث کے گویا جانتے ہیں اس حدیث کو مرسل ف یہ حدیث دلیل شافعیؒ کی ہے کہ انکے نزدیک آگے چلنا

افضل ہے اور امام ابو حنیفہؒ نے حدیث مابعد پر عمل کر کر کہا ہے کہ پیچھے چلنا افضل ہے اور پیچھے چلنے میں فائدہ یہ ہے کہ عبرت پکڑتے ہیں لوگ جنازہ کو دیکھکر اور مستعد رہتے ہیں کندھا دینے کے لیے اور اشارہ ہے اسکی طرف کہ وہ مانند رخصت کرنے والوں کے ہیں اور مکروہ ہے جنازے کے ساتھ چلنے میں کلام کرنا اور بلند آواز سے ذکر کرنا اور قرآن پڑھنا بلکہ یاد کرے اللہ کو اپنے دل میں اور اہل حدیث اس حدیث کو مرسل جانتے ہیں کہ راوی اسکا زہری ہے یا سالم کہ تابعین سے ہیں اور واقع میں یہ حدیث مرفوع ہے کہ ابن عمرؓ سے ہے اور وہ صحابی ہیں ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَازَةُ مَتْبُوْعَةٌ وَلَا تَتْبَعُ لَيْسَ مَعَهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ مَاجِدٍ الرَّاوِيْ رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ ۔ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ تابع کیا گیا ہے کہ لوگ پیچھے اسکے چلیں اور نہیں تابع ہے کہ وہ پیچھے لوگوں کے رہے نہیں ہوتا ساتھ اسکے وہ شخص کہ آگے بڑھ گیا اس سے یعنی ثواب پورا اسکا نہیں پاتا اور یہ افضل کی ہے ترمذی وابو داؤد وابن ماجہ نے کہا ترمذی نے ابو ماجد راوی مرد مجہول ہے ف حدیث مؤید ہے ہمارے مذہب کی کہ پیچھے چلنا جنازے کے افضل ہے اور پہلی حدیث چونکہ احتمال ہے کہ وہ بیان جواز کے لیے کرتے ہوں اور ابو ماجد راوی مجہول ہے مجہول ہونا راوی متاخر کا نہیں ضرر کرتا مجتہد کو یعنی ابو حنیفہ امام اعظمؒ سے پیچھے ہے اسکا مجہول ہونا مضر نہیں اسلیے کہ ان تک راوی اچھے ہیں ۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً وَحَمَلَهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَلَ جَنَازَةَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ ۔ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ساتھ ہووے جنازے کے اور اٹھاوے اسکو تین بار پس تحقیق ادا کیا حق اسکا کہ اس پر تھا روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور تحقیق روایت کی گئی شرح السنہ میں یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھایا جنازہ سعد بن معاذؓ کا درمیان دو لکڑیوں جنازے کے ف تین بار یعنی مدد کرے اٹھانے والوں کی جگہ کی راہ میں پھر چھوڑ دے تا راحت پکڑے پھر اٹھاوے تھوڑی دور راہ میں اسی طرح کرے تین بار اور ادا کیا حق اسکا یعنی مومن کا جو مومن پر ہے کہ ساتھ جنازے کے جاوے اور مدد کار ہے اٹھانے میں اور وہ حق اسطرح اٹھانے میں ادا ہو جاتا ہے بیشک اور حقوق مانند قیمت حدیث وغیرہ کے ادا ہو جاتے ہیں اور درمیان دو لکڑیوں جنازے کے یہ ترتیب شافعیؒ ہے کہ اٹھاویں جنازے کو تین آدمی اسطرح کہ کھڑا ہو ایک تو آگے جنازے کے درمیان میں دونوں لکڑیوں کے یعنی دونوں ڈنڈوں کے اور دو آدمی پیچھے اسکے ہر ایک ان دونوں میں سے رکھے لکڑی کندھے پر بیان تو اٹھانے جنازے کے کرے پھر مضائقہ نہیں اسکا مدد کرے اسکی جو چاہے جسطرح چاہے اور افضل نزدیک ابو حنیفہؒ کے چار ہیں یعنی اٹھاویں اسکو چار آدمی اور رکھیں لکڑیاں اسکی کندھوں پر روایت کیا گیا ہے یہ ابن مسعودؓ سے اور احتمال ہے کہ اٹھانا تین آدمیوں کا جو روایت کیا گیا یہ کسی خاص میں کسی سبب سے ہوا ہو مانند تنگی مکان کے یا قلت اٹھانے والوں کے وغیرہ ۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاٰى نَاسًا رُكْبَانًا فَقَالَ اَلَا تَسْتَحْيُوْنَ اِنَّ مَلٰٓئِكَةَ اللّٰهِ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ وَاَنْتُمْ عَلٰى ظُهُوْرِ الدَّوَابِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوٰى اَبُوْدَاوُدَ نَحْوَهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْقُوْفًا ۔ اور روایت ہے ثوبانؓ سے کہ کہا نکلے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ ایک جنازے کے پس دیکھا لوگوں کو سوار فرمایا کیا نہیں حیا کرتے تم کہ تحقیق فرشتے خدا کے اپنے قدموں پر ہیں اور تم اوپر پیٹھ جانوروں کے ہو روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی ابو داؤد نے مانند اسکے کہا ترمذی نے اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ ثوبان سے موقوف ف اوپر ایک حدیث میں گذرا ہے کہ چلے سوار پیچھے جنازے کے اور آپ سے منقول سوار ہو کر چلنا منع ہو

ہوتا ہو پس تطبیق ان دونون حدیثون مین یہ ہو کہ وہ معذور کے حق مین ہو کہ بیمار ہو یا لنگڑا ہو یا کچھ اور عذر رکھتا ہو تو اسکو پیچھے جنازے کے سوار ہوکر چلنا جائز ہو اور یہ غیر معذور کے حق مین ہو اسلیے روایات فقہ مین آیا ہو کہ اگر ضرورت ہو سوار چلنا جائز ہی بلا کراہت اور موقوف یعنے یہ قول ثوبان کا ہو حضرت کی حدیث نہین لیکن یہ بھی حکم مرفوع کے ہو اسلیے کہ بغیر سننے کے حضرت سے وہ نہین ایسی خبر دے سکتے وصحح ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہو ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی جنازے پر سورۂ فاتحہ روایت کی یہ ترمذی و ابوداود و ابن ماجہ نے **ف** یعنے سورۂ فاتحہ نماز جنازے مین پڑھے جیسے کہ حدیث ابن عباسؓ کی مین گذرا یا جنازے پر بعد نماز کے یا پہلے نماز کے بقصد تبرک کے پڑھی ہو واللہ اعلم اور ترمذی نے کہا کہ اسناد اسکی قوی نہین ابراہیم کہ راوی اس حدیث کا ہو منکر الحدیث ہو کچھ کہ اسمین ثابت ہوا ہو قول ابن عباسؓ ہی کا ہو کہ قرأت فاتحہ کی سنت ہو یعنے نماز جنازے مین اور لکھا ہو علما نے کہ یہ قول صحیح نہین ہو حکم رفع کے یعنے اس قول سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ حضرت نے سورۂ فاتحہ پڑھی ہو ۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَاءَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہو ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ پڑھو تم نماز میت پر پس خالص کرو اسکے لیے دعا یعنے کسی کے دکھانے سنانے کا خیال نہ ہو خالص اللہ ہی کی خوشنودی منظور ہو اور دل سے دعا کرو نقل کی یہ ابوداود و ابن ماجہ نے وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَشْهَلِيِّ عَنْ اَبِيْهِ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهٗ عِنْدَ قَوْلِهٖ وَاُنْثَانَا وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِيْمَانِ وَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِسْلَامِ وَفِيْ اٰخِرِهٖ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ اور روایت ہو ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت پڑھتے نماز جنازے پر فرماتے یا الٰہی بخشش کر واسطے زندون ہمارے کے اور مُردون ہمارے کے اور حاضر ہمارے کے اور غائب ہمارے کے چھوٹون ہمارے کے اور بڑون ہمارے کے اور مردون ہمارے کے اور عورتون ہمارے کے یا الٰہی جسکو کہ زندہ رکھے تو ہمارے مین سے اپنی بندگی کہ اسکو اسلام پر اور جسکو مارے تو ہم مین سے پس مار اسکو ایمان پر یا الٰہی نہ محروم رکھ ہمکو ثواب سے اسکے یعنے ثواب کے بسبب مصیبت اسکی کے ہمکو حاصل ہوا ہو اس سے محروم نہ کر اور نہ فتنے مین ڈال ہمکو پیچھے اسکے روایت کی یہ احمد اور ابوداود اور ترمذی نے ابن ماجہ اور روایت کی یہ نسائی نے ابراہیم اشہلی سے کہ انہون نے نقل کی اپنے باپ سے اور تمام ہوئی روایت اسکی لفظ انثانا تک اور بیچ روایت ابی داود کے پس زندہ رکھ اسکو ایمان پر اور مار اسکو اسلام پر اور اخیر مین لفظ یہ ہو اور نہ گمراہ کر ہمکو پیچھے اسکے وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہو واثلہ بن اسقع سے کہا نماز پڑھی ساتھ ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص پر مسلمانون مین سے پس سنا مین نے حضرت کو فرماتے تھے یا الٰہی تحقیق فلانا بیٹا فلانے کا بیچ امان تیری کے ہو یعنے اسلیے کہ ایمان رکھتا تھا تجھ پر اور بیچ امان ہمسائیگی تیری کے ہو یعنے قرآن کے کہ وہ امن دینے والا ہو پس بچا اسکو فتنہ قبر سے یعنے عذاب

اسکے سے اور عذاب لگ کے ہے اور آنحضرت صاحب مظاہر کہ یہ صد او وعدہ نیز وعدہ وعین کے ساتھ کیا ہو لیپ اگر تابع ہو اور صاحب حق ظاہر کہ جو کچھ کہ کتا ہو
اور کرتا ہو حق ہو اللہ کی بخشش کے واسطے اسکے اور رحم کرا سپر تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہو روایت کی ہے ابو داؤد و ابن ماجہ نے **ف** تقویٰ کے
کی معنی ملا علی قاری نے نقل کیے ہیں اور اخیر کو لکھا ہو کہ ظاہر تر یہ ہو کہ معنی اسکے یہ ہوں کہ وہ تعلق پکڑنے والا اور چنگل مارنے والا ساتھ
قرآن کے تھا پس لفظ حبل سے مراد قرآن ہو جیسے کہ اس آیت میں واعتصموا بحبل اللہ یعنے چنگل مارو ساتھ کتاب اللہ کے اور مراد ذمہ سے
امان ہو اور اضافت اسمیں بیانیہ ہو یعنے قرآن ایسا قرآن کہ چنگل مارنا ساتھ اسکے باعث ہوتا ہو امان اور اسلام اور ایمان اور معرفت
وغیرہ کا **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُذْکُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاکُمْ وَکُفُّوْا عَنْ**
مَسَاوِیْہِمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہو ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یاد کرو نیکیاں اپنے مردوں کی
اور بند ہو ذکر کرنے برائیوں انکی سے روایت کی یہ ابو داؤد و ترمذی نے **ف** یاد کرو نیکیاں اپنے موتی کی اسلیے کہ وقت ذکر کرنے
صالحین کے اوترتی ہو رحمت اور یہ امر استحباب کے لیے ہو اور بند ہو ذکر کرنے برائیوں انکی سے یہ امر وجوب کے لیے ہو یعنے واجب ہو
کہ برائی انکی نہ ذکر کرو کہا ہو حجۃ الاسلام نے کہ غیبت میت کی اشد ہو غیبت زندہ سے اسلیے کہ زندہ سے بخشوا لینا ممکن ہو دنیا میں
بخلاف میت کے کہ اس سے نہیں بخشوا سکتا اور کتاب ازہار میں لکھا ہو کہ کہا علما نے کہ جب دیکھے نہلانے والا میت میں کوئی اچھی چیز مانند
روشن ہونا چہرہ اسکے کے اور خوشبو آنے کی اسمیں سے تو مستحب ہو بیان کرنا اسکا اور اگر دیکھے اسمیں بری چیز مثلاً بو آتی ہو اسمیں سے
یا کالا ہو جاوے منہ یا بدن یا بدل جاوے صورت اسکی تو حرام ہو بیان کرنا اسکا ۱۲ ع ح **وَعَنْ نَافِعٍ اَبِیْ غَالِبٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ**
اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَلٰی جَنَازَۃِ رَجُلٍ فَقَامَ حِیَالَ رَاْسِہٖ ثُمَّ جَاؤُا بِجَنَازَۃِ امْرَاَۃٍ مِّنْ قُرَیْشٍ فَقَالُوْا یَا اَبَا حَمْزَۃَ صَلِّ
عَلَیْہَا فَقَامَ حِیَالَ وَسْطِ السَّرِیْرِ فَقَالَ لَہُ الْعَلَاءُ بْنُ زِیَادٍ ھٰکَذَا رَاَیْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَی
الْجَنَائِزِ مَقَامَکَ مِنْہَا وَمِنَ الرَّجُلِ مَقَامَکَ مِنْہُ قَالَ نَعَمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاؤُدَ نَحْوَہٗ مَعَ زِیَادَۃٍ
وَفِیْہِ فَقَامَ عِنْدَ عَجِیْزَۃِ الْمَرْاَۃِ اور روایت ہو نافع سے کہ کنیت انکی ابی غالب ہو کہا کہ نماز پڑھی میں نے ساتھ انس بن مالک کے اوپر جنازے
ایک شخص کے یعنے عبد اللہ بن عمیر کے پس کھڑے ہوئے مقابل سر انکی کے پھر لائے لوگ جنازہ ایک عورت قریش میں سے پس کہا اے ابا حمزہ
کہ کنیت ہو انس کی نماز پڑھو اس جنازے پر پس کھڑے ہوئے مقابل درمیان تخت کے پس کہا واسطے انکے علا بن زیاد نے کہا اسی طرح
دیکھا تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کھڑے ہوئے جنازے پر یعنے عورت کے جنازہ پر جیسے جگہ کھڑے ہوئے تیری کہ اس عورت سے
اور کھڑے ہونا مرد سے جگہ کھڑے ہونے تیری کے مرد سے یعنے حضرت کو دیکھا تو نے کہ کھڑے ہوئے جنازے مرد پر مقابل سر کے اور عورت کے
جنازے پر مقابل درمیان کے کہا کہ ہان نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور بیچ روایت ابی داؤد کے مانند اسکے ساتھ زیادتی کے اور بیچ اسکے
یہ ہو کہ پس کھڑے ہوے نزدیک کولے عورت کے **ف** اسمیں جو اختلاف کیا ہو اماموں نے مذکور اسکا پہلی فصل میں ہو چکا ہو جو چاہے وہاں سے
دیکھ لے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ کَانَ سَہْلُ بْنُ حُنَیْفٍ وَقَیْسُ بْنُ سَعْدٍ**
قَاعِدَیْنِ بِالْقَادِسِیَّۃِ فَمَرُّوْا عَلَیْہِمَا بِجَنَازَۃٍ فَقَامَا فَقِیْلَ لَہُمَا اِنَّہَا مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ اَیْ مِنْ اَھْلِ الذِّمَّۃِ فَقَالَا
اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِہٖ جَنَازَۃٌ فَقَامَ فَقِیْلَ لَہٗ اِنَّہَا جَنَازَۃُ یَہُوْدِیٍّ فَقَالَ اَلَیْسَتْ نَفْسًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
روایت ہو عبد الرحمن بن ابی لیلی سے کہ کہا تھے سہل بن حنیف اور قیس بن سعد بیٹھے ہوئے قادسیہ میں پس گذارا گیا اوپر ایک جنازہ

پس کھڑے ہو گئے دونوں پھر کہا گیا انکو کہ تحقیق یہ جنازہ زمینداروں سے ہے یعنی ذمیوں سے پس کہا دونوں صحابیوں نے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرا ان کے پاس جنازہ پس کھڑے ہوئے پس کہا گیا انکو کہ تحقیق یہ جنازہ یہودی کا ہے فرمایا کیا نہیں ہے یہ جان نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** قادسیہ نام ہے ایک جگہ کا کہ مدینہ کو کوس پر کوفہ سے اور ذمیوں سے یعنی زمینداروں سے مراد ذمی ہیں انکو زمیندار کہا بسبب ذلالت اور کم رتبہ ہونے انکے کے یا بسبب اسکے کہ مسلمانوں نے مقرر رکھا انکو زمین پر اور خراج لیا اور کیا نہیں یہ جان کہ یہ تھا موت اسکی کے واسطے اور عبرت پکڑنے حاصل ہے کہ موت مقام فزع اور عبرت کا ہے اسلیے اٹھ کھڑا ہوا ہے اور اوپر گذر چکا ہے کہ منسوخ ہے اٹھ کھڑا ہونا ساتھ روایت حضرت علی کے پس شاید کہ ان دو صحابیوں کو علم منسوخ ہونے کا نہوا ہو گا * **وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اتَّبَعَ جَنَازَةً لَمْ يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ فِي اللَّحْدِ فَعَرَضَ لَهُ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ إِنَّا هٰكَذَا نَصْنَعُ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَالِفُوْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَبِشْرُ بْنُ رَافِعٍ الرَّاوِيْ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ** اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ جاتے ساتھ جنازے کے نہ بیٹھتے یہاں تک کہ رکھا جاتا قبر میں پس روبرو آیا حضرت کے ایک عالم یہودیوں میں سے پس کہا اسنے حضرت کو کہ تحقیق ہم اسی طرح سے کرتے ہیں اے محمد یعنی کھڑے رہتے ہیں یہاں تک کہ رکھا جاتا ہے مردہ قبر میں کہا راوی نے پس بیٹھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بعد اسکے کھڑے رہتے دفن کرنے تک اور فرمایا مخالفت کرو یہودیوں کی روایت کی یہ ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور بشر بن رافع کہ راوی ہے حدیث کا نہیں قوی * **وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا بِالْقِيَامِ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَأَمَرَنَا بِالْجُلُوْسِ رَوَاهُ أَحْمَدُ** اور روایت ہے علی سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہمکو ساتھ کھڑے ہو جانے کے وقت دیکھنے جنازے کے پھر بیٹھے پیچھے اسکے اور فرمایا ہمکو ساتھ بیٹھنے کے نقل کی یہ احمد نے **ف** ظاہر اس حدیث سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ جو کھڑے ہو جانا بعد اسکے ہے * **وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ إِنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ يَقُمِ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ أَلَيْسَ قَدْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ** اور روایت ہے محمد بن سیرین سے کہ کہا تحقیق ایک جنازہ گذرا حضرت حسن بن علی اور ابن عباس پر پس کھڑے ہوئے حسن اور نہ کھڑے ہوئے ابن عباس پھر کہا حسن نے کیا نہیں کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم واسطے جنازہ یہودی کے کہا ابن عباس نے ہاں کھڑے ہوئے پھر بیٹھے نقل کی یہ نسائی نے **ف** یعنی پہلے اسطرح تھا کہ حضرت جنازے کو دیکھکر اٹھ کھڑے رہتے بعد ان بیٹھے رہتے اور نہ اٹھتے پس کھڑا ہونا منسوخ ہوا اور حضرت حسن کو نسخ ہونا نہ پہنچا ہوگا اسلیے انکا کیا ہے * **وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ جَالِسًا فَمُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ النَّاسُ حَتّٰى جَاوَزَتِ الْجَنَازَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ إِنَّمَا مُرَّ بِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى طَرِيْقِهَا جَالِسًا وَكَرِهَ أَنْ تَعْلُوَ رَأْسَهُ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَامَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ** اور روایت ہے جعفر بن محمد سے یعنی جعفر صادق سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی محمد باقر سے یہ کہ حسن بن علی تھے بیٹھے ہوئے پس گذرا گیا اوپر جنازہ پس کھڑے ہوئے لوگ یعنی وہ کہ جنکو نسخ نہیں پہنچا تھا یہاں تک کہ گذر گیا جنازہ پس کہا حسن نے سوائے اسکے نہیں کہ گذرا گیا جنازہ یہودی کا اور تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر راہ کے بیٹھے ہوئے اور مکروہ جانا یہ کہ بلند ہو سر انکے سے جنازہ یہودی کا پس کھڑے ہوئے نقل کی نسائی نے **ف** یعنی حضرت کا سبب کھڑے ہونے

یہودی کے کھڑے ہوئے تھے سبب یہ تھا کہ نہ چاہا کہ سر مبارک سے جنازہ یہودی کا بلند ہو یہ انکار کیا حضرت حسن نے لوگوں کے کھڑے ہونے پر جنازے کے لیے برعکس پہلے انکار کے کہ ابن عباس نے کیا تھا سبب کھڑے ہونے کا پس شاید کہ یہ پہنچا ہو اس قضیہ کے لیے تلاش و تحقیق کے یہ ثابت ہوا ہو کہ حکم کھڑا ہونا حضرت کا اس سبب سے تھا پھر منسوخ ہوا اور سبب کھڑے ہونیکے مختلف تھے کبھی بسبب ڈرنے کے کھڑے ہوتے اور کبھی واسطے بزرگی ملائکہ کے اور کبھی واسطے ناخوش ہونے کے کہ جنازہ بلند ہو سر مبارک سے اور یہ حدیث منقطع ہے اسلیے کہ امام محمد باقر نہیں تھے حضرت کے زمانے میں واسطے **وَعَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّتْ بِكَ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ أَوْ نَصْرَانِيٍّ أَوْ مُسْلِمٍ فَقُومُوا لَهَا فَلَسْتُمْ لَهَا تَقُومُونَ إِنَّمَا تَقُومُونَ لِمَنْ مَعَهَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ** اور روایت ہے ابی موسیٰ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت گذرے تجھ پر جنازہ یہودی کا یا نصاریٰ کا یا مسلمان کا پس کھڑے ہو جاؤ واسطے اسکے لیے پس نہیں تم اسکے لیے کھڑے ہوتے سوا اسکے نہیں کہ کھڑے ہوتے ہو واسطے انکے کہ ساتھ جنازے کے ہیں یعنی فرشتے نقل کی یہ احمد نے **ف** سبب کھڑے ہونیکے مختلف تھے چنانچہ بیان اسکا اوپر کی حدیث میں ہو چکا ہے اور یہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ ہوا اسکا بیان بھی اوپر گذر گیا **وَعَنْ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوفٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا أَوْجَبَ فَكَانَ مَالِكٌ إِذَا اسْتَقَلَّ أَهْلَ الْجَنَازَةِ جَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ صُفُوفٍ لِهٰذَا الْحَدِيثِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ إِذَا صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَتَقَالَّ النَّاسَ عَلَيْهَا جَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوفٍ أَوْجَبَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَهْ نَحْوَهُ** اور روایت ہے مالک بن ہبیرہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہیں کوئی مسلمان کہ مرے پس پڑھیں نماز اس پر تین صفیں مسلمانوں کی مگر کہ واجب کرتا ہے اللہ تعالیٰ بہشت اور مغفرت اسکے لیے پس تھے مالک جس وقت کہ کم جانتے آدمیوں کو تقسیم کرتے انکو تین صفیں بموجب اس حدیث کے نقل کی یہ ابو داؤد نے اور بیچ روایت ترمذی کے یوں ہے کہ کہا راوی نے تھے مالک بن ہبیرہ جس وقت کہ نماز پڑھتے جنازے پر یعنی ارادہ کرتے نماز پڑھنے کا پس کم جانتے لوگوں کو اوپر کرتے لوگوں کو تین حصے یعنی تین صفیں پھر کہتے فرمایا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس پر نماز پڑھیں تین صفیں واجب کرتا ہے اللہ تعالیٰ بہشت کو اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے **ف** واجب کرتا ہے اللہ تعالیٰ بہشت کو مسئلہ ہے عقائد کا کہ واجب ہے ہر ایک پر یہ کہ اعتقاد کرے کہ نہیں واجب ہے کچھ اوپر اللہ کے پھر جو فرمایا کہ واجب کرتا ہے اللہ تعالیٰ بہشت کو پس ان دونوں باتوں میں منافات ہوئی جواب یہ ہے کہ یہ واجب ہونا از راہ فضل اور وعدہ اسکی کے ہے یعنی واجب کیا ہے اوپر آپ کے جو واجب نہ تھا اوپر اسکے اور کرمانی نے لکھا ہے کہ نماز جنازے میں سب صفوں سے افضل پچھلی صف ہے واسطے تواضع کے اور سوا جنازے کے اور نمازوں میں اول کی صف افضل ہے اور نہ دعا کرنے میت کے لیے بیچ نماز جنازے کے اسلیے کہ شاید ہوتا ہے ساتھ زیادتی کے نماز جنازہ میں بیچ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا وَأَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْإِسْلَامِ وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهَا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَاكَ شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے نماز جنازے میں یہ دعا یا الٰہی تو پروردگار اسکا ہے تو نے پیدا کیا اسکو اور تو نے ہدایت کیا اسکو طرف اسلام کے اور تو نے قبض کی روح اسکی اور تو دانا تر ہے ساتھ باطن ظاہر اسکے کے اور آئے ہیں ہم شفاعت کرنے والے پس بخش اسکو نقل کی یہ ابو داؤد نے **وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى صَبِيٍّ لَمْ يَعْمَلْ خَطِيئَةً قَطُّ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ أَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ رَوَاهُ مَالِكٌ**
اور روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ کہا نماز پڑھی میں نے پیچھے ابی ہریرہ کے ایک لڑکے پر کہ نہ کیا تھا اس نے کوئی گناہ ہرگز پس سنا میں نے ابو ہریرہ کو کہ کہتے تھے ۱۴

یعنے نماز مین یا الٰہی بچا وے اسکو عذاب قبر سے نقل کی یہ مالک نے ف کہا ابن حجر نے کہ جلال الدین سیوطی نے تعلیقات شرح الصدور میں کہی اسلیے کہ نہیں ضیق صدور ہو
غیر بالغ مین کر نا گناہ کا انتہی مراد پناہ دیوے عذاب قبر سے کہا ہو بعضے علما نے کہ نہین مراد ہو ساتھ عذاب قبر کے بیان عقوبت اور سوال بلکہ مراد ہو رنج بسبب
غم و حسرت اور وحشت و ضغطہ کے اور یہ سب کو ہو گا لڑکون کو اور غیر لڑکون کو کذا ذکرہ السیوطی اور علما نے اختلاف کیا ہے بیچ سوال بچے لڑکون کے قبر میں مگر
یہ ہو کہ نہین ہو گا اسلیے کہ عذاب ہو تا ہے غیر مکلف کو مناسب نہین اور شرعی والٰہ اعلم ۴ ۴ **وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَسَنُ عَلَى الطِّفْلِ**
فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَذُخْرًا وَأَجْرًا اور روایت ہو بخاری سے بطریق تعلیق کے یعنے نقل کی حدیث ترجمۃ الباب مین
بدون سند کے کہا پڑھتے تھے حسن بصری اوپر جنازہ لڑکے کے سورۃ فاتحہ یعنے بعد تکبیر اولیٰ کے بجاے سبحانک اللہم کے اور کہتے یعنے بعد تیسری تکبیر کے یا الٰہی کر دے
اسکو ہمارے لیے پیشوا اور پیش رو اور ذخیرہ اور ثواب ف سلف و فرط ہر کہ آگے بھیجے آدمی منفعت کے لیے اور فرط وہ شخص کہ لشکر کے آگے جاکر انتظام
آب و دانہ وغیرہ کا کرے لشکر کے لیے اور یہان مراد دونون سے یہ ہو کہ یہ لڑکا باعث منفعت ہمارے کا ہو کہ شفاعت کرے اور ذخیرہ وہ مال کہ ذخیرہ کرین
تا وقت حاجت کے کام آوے ۵ ۵ **وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّفْلُ لَا يُصَلَّى عَلَيْهِ وَلَا يَرِثُ**
وَلَا يُورَثُ حَتَّى يَسْتَهِلَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَلَا يُورَثُ اور روایت ہو جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
لڑکا یعنے کچا بچہ نماز پڑھی جاوے اسپر اور نہ وارث ہووے کسی کا اور نہ وارث کیا جاوے کوئی اسکا یہان تک کہ آواز کرے وقت پیدا ہونے کے
یعنے جب تک کہ ظاہر ہووے نشانی زندگی کی جیسے کہ رونا اور نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے مگر یہ ابن ماجہ نے نہین ذکر کیا و لا یورث **وَعَنْ**
أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُومَ الْإِمَامُ فَوْقَ شَيْءٍ وَالنَّاسُ خَلْفَهُ يَعْنِي أَسْفَلَ مِنْهُ
رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْمُجْتَبَى فِي كِتَابِ الْجَنَائِزِ اور روایت ہو ابی مسعود انصاری سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کھڑا ہو امام
یعنے تنہا اوپر ایک چیز کے اور لوگ پیچھے اسکے ہون یعنے نیچے اس سے ہون روایت کی یہ دارقطنی نے مجتبی میں بیچ کتاب جنائز کے ف اس سے معلوم ہوا
کہ اگر فقط امام نیچے کھڑا ہو اور لوگ اونچے تو بطریق اولیٰ منع ہوگا اور یہ حکم سب نمازون میں ہے خصوصیت نماز جنازہ سے کچھ نہین اور لفظ حدیث میں
خصوص نہین لیکن حال اسپر کہ اسباب مین لائق میں گو کہ وارد حدیث کا اسمین تھا شاید لوگون کو عادت ہو کہ نماز جنازہ میں اسطرح کرتے سو ان
میں منع کیے گئے اس سے واللہ اعلم ۶ ۶ **بَابُ دَفْنِ الْمَيِّتِ** یہ باب ہے بیچ بیان دفن کرنے مردون کے **الْفَصْلُ الْأَوَّلُ**
فصل پہلی **عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي هَلَكَ فِيهِ الْحَدُوا لِي لَحْدًا وَانْصِبُوا**
عَلَيَّ اللَّبِنَ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہو عامر بن سعد بن ابی وقاص سے یہ کہ سعد بن ابی وقاص نے
کہا بیچ اس مرض کے کہ وفات ہوئی اسمین بناؤ میرے دفن کے لیے لحد اور کھڑی کر و میرے اوپر اینٹین کھڑی کرنا جیسا کیا گیا ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے یعنے حضرت کی قبر پر روایت کی یہ مسلم نے ف لحد کہتے ہیں اسکو کہ قبر میں قبلہ کی طرف کا و اک کرتے ہیں جسکو بیان بغلی قبر کہتے ہیں
اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہو لحد کرنا اور کہا ابن ہمام نے کہ سنت ہمارے نزدیک لحد ہو مگر یہ کہ ہو ضرورت یعنے زمین نرم ہو اور خوف ڈھے جانے کا
ہو تو شق کرے یعنے جیسے یہان قبر بنتی ہین اور کھڑی کرو میرے اوپر اینٹین یعنے اینٹون سے اس کا و اک کو بند کر دینا اور لکھا ہو علما نے
کہ حضرت کی قبر کا وہ اک نو اینٹون سے بند ہوا تھا ۷ ۷ **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
قَطِيفَةٌ حَمْرَاءُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو ابن عباس سے کہ کہا ڈالی گئی بیچ قبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک لوئی سرخ روایت
کی یہ مسلم نے ف شقران جو غلام حضرت کے تھے انہوں نے اس لوئی کو قبر کے نیچے بچھونے میں رکھ دیا تھا اور کہا شقران نے کہ مکروہ جانا میں نے کہ پہنے

کرے اسکو کوئی پیچھے حضرت کے اور کہا بعضے عالموں نے کہ یہ رکھنا اونی کا خاص انکی آنحضرت کے سے تھا اور کہا بعضے عالموں نے کہ جھگڑے حضرت علی
اور حضرت عباس شقران سے بسبب رکھنے اسکی کے قبر میں اور کہا ابن عبدالبر نے کتاب استیعاب میں کہ وہ نکالی گئی قبر میں سے پہلے ڈالنے مٹی کے
اور علماء نے مکروہ کہا ہے کپڑا بچھانا مردے کے نیچے اسلیے کہ اسراف اور ضائع کرنا مال کا ہے ٭ وعن سفیان التمار انه رای
قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسنما رواہ البخاری اور روایت ہے سفیان کھجور بیچنے والے سے یہ کہ دیکھی انھوں نے قبر نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی بطور کوہان اونٹ کے نقل کی یہ بخاری نے ف امام مالک اور امام ابوحنیفہ اور امام احمد نے دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے اوپر
مستحب ہونے کے اونچا کرنے قبر کو بطور کوہان کے بنانا قبر کا افضل ہے مسطح بنانے سے اور امام شافعی نے کہا مسطح افضل ہے ٭ وعن ابی
الہیاج الاسدی قال قال لی علی الا ابعثک علی ما بعثنی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا تدع تمثالا الا
طمستہ ولا قبرا مشرفا الا سویتہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی الہیاج اسدی تابعی سے کہ کہا فرمایا مجھکو حضرت علی نے کیا نہ بھیجوں
میں تجھکو اوپر اس کام کے کہ بھیجا مجھکو اسپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کام یہ ہے کہ نہ چھوڑ تو کسی تصویر کو مگر کہ مٹا دے اسکو اور نہ کسی
قبر بلند کو مگر کہ برابر کر دے اسکو نقل کی یہ مسلم نے ف کہا ہے علماء نے کہ تصویر رکھنی حرام ہے اور مٹانا اسکا واجب ہے اور نہیں جائز ہے بلند ہونا قبر کا
اسکے اور برابر کر دے لیعنے پست کر دے ایسی کہ قریب زمین کے ہو اس قدر کہ نمود اسکی باقی رہے کہ مقدار اسکی بقدر بالشت کے ہو کہ سنت ہے اور آثار
میں لکھا ہے کہ کہا علماء نے کہ مستحب ہے یہ کہ بلند ہو قبر بقدر بالشت کے اور مکروہ ہے زیادہ اس سے اور مستحب ہے ڈھلوان بنانا اسکا ٭ وعن
جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یجصص القبر وان یبنی علیہ وان یقعد علیہ رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ
کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گچ کرنے قبر کے سے اور عمارت بنانے سے قبر پر اور بیٹھنے سے قبر پر روایت کی مسلم نے ف کہا ہے ازہار
میں کہ نہی قبروں کی گچ کرنے سے واسطے کراہت کے ہے اور یہ بھی دونوں صورتوں کو شامل ہے خواہ چونا اسپر کرے خواہ قبر کے اوپر گچ کرے
اور عمارت بنانے قبر پر درست نہیں اور واجب ہے ڈھا دینا اسکا اگرچہ ہو مسجد اور کہا توربشتی نے کہ بنا محتمل ہے دونوں چیزوں کو خواہ قبر پر مکان
پتھر وغیرہ سے بنا دے خواہ خیمہ وغیرہ کھڑا کرے منع دونوں ہیں کیونکہ کچھ فائدہ نہیں پھر کہا توربشتی نے کہ اسکے منع ہونے کا یہی سبب ہے
کہ یہ فعل جاہلیت کا ہے لیعنے تھے کافر کہ سایہ کرتے تھے میت پر برس دن تک اور قبر پر بیٹھنے سے اسلیے منع فرمایا کہ یہ منافی ہے اکرام مومن کے اسمیں تحقیر
جاننا اسکا لازم آتا ہے اور بعضوں نے کہا بیٹھنے سے یہ مراد ہے کہ غم کے مارے قبر ہی پر بیٹھا رہے جیسے یہاں بعضے آدمی فقیر ہو بیٹھتے ہیں قبر پر
اس سے منع فرمایا ہے ٭ وعن ابی مرثد الغنوی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجلسوا علی القبور ولا تصلوا
الیہا رواہ مسلم اور روایت ہے ابی مرثد غنوی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیٹھو قبروں پر اور نہ نماز پڑھو طرف انکے
نقل کی یہ مسلم نے ف کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہے بیٹھنا قبر پر اور روندنا اسکو پس یہ جو لوگ کرتے ہیں کہ جب کوئی اقربا میں سے ایک جا ہی
دفن کیا جاتا ہے اور اسکے گرد اور مردے مدفون ہوتے ہیں تو انکو روندتے ہوئے اپنے قرابتی کی قبر پاس جا بیٹھتے ہیں یہ مکروہ ہے اور نہیں مکروہ
روندنا قبر کا حاجت کے لیے لیعنے قبر کھودنے کے لیے یا دفن کرنیکے لیے قبروں پر پاؤں رکھکر جانا جائز ہے اور مستحب ہے کہ ننگے پاؤں قبروں میں جاوے
کذا فی شرعۃ الاسلام اور مکروہ ہے سونا نزدیک قبر کے اور تکیہ کرنا اسپر اور استنجا کرنا پاس اسکے نہایت مکروہ ہے اور مکروہ ہے ہر چیز کہ نہیں معہود ہے نہیں
ثابت سنت سے اور معہود سنت سے نہیں ہے مگر زیارت اسکی اور دعا کرنی پاس اسکے کھڑے ہوکر جیسے کہ کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت نکلنے کے طرف
بقیع کے اور کہتے السلام علیکم دار قوم مومنین وانا انشاء اللہ بکم لاحقون اسال اللہ لنا ولکم العافیۃ اور دعا پڑھو طرف قبر کے اگر ارادہ تعظیم قبر کا ہو

پڑھتا ہو تو جیسے کفر ہو والا مکروہ تحریمی ہو اور یہی حکم ہو جنازے کا اگر سامنے رکھا ہو بلکہ کراہت میں زیادہ ہے اور اسی بلا میں کہ یہی گرفتار ہو رہے ہیں کہ نکالر
باندھ کر جنازے کے پاس کہ دیتے ہیں اور پھر انکی طرف نماز پڑھتے ہیں وہ صلا گر وہی کہ کہ ملا علی ق نے جو کہا کہ یہ بین محمود سنت سے مگر زیارت اور
دعا الخ اس سے معلوم ہوا کہ قرات قرآن کی بھی قبر پر سنت نہیں اور مکروہ ہی با وجود کیکہ اکثر احادیث و آثار سے پڑھنا قرآن کا قبر پر ثابت ہے چنانچہ
انھوں نے بھی وہ حدیثین تیسری فصل میں بیچ شرح حدیث ابن عمرؓ کے نقل کی ہیں جواب یہ کہ قرات قرآن کی داخل ہے دعا میں اسلیئے کہ وہ بھی دعا ہے
پس وہ مکروہ نہیں ہو سکتا، **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ**
فَتَخْلُصَ إِلَى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ بیٹھے
بیٹھے ایک تمہارا انگارے پر کہ جلا دے کپڑے اسکے پس پہونچے انگار اوپر بدن اسکے کے بہتر ہو واسطے اسکے اس سے کہ بیٹھ جاوے قبر پر نقل کی اسکو مسلم نے
ف یعنے اگر کوئی آگ پر بیٹھ جاوے اور وہ کپڑے کو جلا کر جلد تک پہونچ جاوے تو وہ سہل ہے قبر پر بیٹھنے سے یعنے ضرر اسکا زیادہ ہے اسکے ضرر سے
اَلْفَصْلُ الثَّانِي عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا يَلْحَدُ وَالْآخَرُ لَا يَلْحَدُ فَقَالُوا
أَيُّهُمَا جَاءَ أَوَّلًا عَمِلَ عَمَلَهُ فَجَاءَ الَّذِي يَلْحَدُ فَلَحَدَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہے عروہ
بن زبیرؓ سے کہ کہا تھے مدینہ میں دو شخص یعنے گورکن کہ ایک انمیں سے یعنے ابو طلحہ انصاری لحد کرتا تھا یعنے بغلی قبر کھودتا تھا اور دوسرا یعنے ابو عبیدہ بن جراح
نہ لحد کرتا تھا بلکہ شق کرتا تھا یعنے جیسے ہمارے یہاں قبر بنتی ہے پس کہا صحابہ نے یعنے اتفاق کیا بعد وفات حضرت کے اس پر کہ جونسا انمیں سے آوے پہلے کرے
کام اپنا یعنے اگر لحد والا پہلے آوے لحد کھودے حضرت کے لیے اور اگر شق والا پہلے آوے شق کھودے پس آیا وہ شخص کہ لحد کرتا تھا پس لحد کی واسطے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہ شرح السنہ میں **ف** ابو عبیدہ بن الجراح عشرہ مبشرہ سے ہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ اگرچہ لحد افضل ہے
لیکن شق بھی مشروع ہے اسلیئے کہ اگر نامشروع ہوتی تو ابو عبیدہ کاہے کو کھودا کرتے ہے، **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لحد واسطے ہمارے ہے اور شق واسطے غیر ہمارے کے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد
اور نسائی اور ابن ماجہ اور روایت کی یہ احمد نے جریر بن عبداللہ سے **ف** علما نے اس حدیث کے کئی معنی لکھے ہیں لیکن ظاہر تر یہ ہیں کہ لحد واسطے ہمارے ہے یعنے
جماعت انبیاء کے اور شق جائز ہے واسطے غیر ہمارے کے **وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ أُحُدٍ احْفِرُوا**
وَأَوْسِعُوا وَأَعْمِقُوا وَأَحْسِنُوا وَادْفِنُوا الِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ إِلَى قَوْلِهِ وَأَحْسِنُوا اور روایت ہے ہشام بن عامرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
دن احد کے کہ کھودو قبریں اور فراخ کرو اور گہرا کرو اور اچھا کرو قبر کو یعنے ہموار اور صاف کرو خاک اور کوڑے کرکٹ سے اور دفن کرو دو کو اور تین
کو ایک قبر میں اور آگے کرو یعنے جانب قبلہ کے رکھو اسکو کہ بہت یاد رکھتا ہو انمیں قرآن روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے
اور روایت کی ابن ماجہ نے تا قوله احسنوا **ف** فرمایا دن احد کے یعنے جب جنگ احد ہو چکی اور بہا دکیا دفن کرنا شہدا کا تو فرمایا کھودو قبریں
یہ امر وجوب کے لیے ہے اور باقی استحباب کے لیے اور گہرا کرنا اس سے معلوم ہوا کہ گہرا کرنا قبر کا سنت ہے اسلیئے کہ اس سے منظور رہتا ہے میت دفن کو
سے اور کہا منظر نے کہ قبر اتنی گہری کرے کہ اگر آدمی کھڑا ہو کر ہاتھ اونچا کرے تو سر انگلیوں کا کنارے قبر کے برابر ہوں اور ایک قبر میں دو تین کو
دفن کرنا وقت ضرورت کے درست ہے اور بے ضرورت نہیں درست اور یہ فرمایا کہ جسکو قرآن زیادہ یاد ہو اسکو آگے کرو تو اسمیں اشارہ ہے

طرف تعظیم کرنے عالم باعمل کی زندگی میں بھی اور مرے پر بھی اور ایک نماز جیسے ایک میت پر ہوتی ہو ویسے ہی زیادہ پر بھی ہو سکتی ہی پس جب جمع ہوں کئی جنازے تو چاہیے علیحدہ علیحدہ ہر میت پر نماز پڑھے چاہے سبکو ملا کر ایک نماز پڑھے پھر اگر رکھنے میں چاہے آگے پیچھے رکھے چاہے قطار کے اور چاہے طول میں رکھے قطار باندھ کر اور افضل کے پاس کھڑا ہو ۲۷۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ جَاءَتْ عَمَّتِي بِأَبِي لِتَدْفِنَهُ فِي مَقَابِرِنَا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلَى إِلَى مَضَاجِعِهِمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَلَفْظُهُ لِلتِّرْمِذِيِّ اور روایت ہے جابر سے کہا جبکہ تھا دن احد کا لائیں پھوپھی میری باپ میرے کو تاکہ دفن کریں انکو مقبرہ ہمارے میں پس پکارا پکارنے والے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے کہ پھیر دو تم شہیدوں کو طرف جگہ شہید ہونے انکے کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے اور لفظ اسکی واسطے ترمذی کے ہیں ف جبکہ ہوا دن احد کا یعنی جب جنگ احد ہوئی اور بعضے مسلمان شہید ہوئے اور میرا باپ بھی شہیدوں میں سے تھا لائی میری پھوپھی میرے باپ کو تاکہ دفن کرے ہمارے گورستان میں کہ بقیع تھا یعنی حضرت کی طرف سے ایک شخص نے ندا کی کہ جہاں مارے گئیں ہیں وہیں دفن کرو اور اسی طرح جو کوئی مرے ایک شہر میں نقل نکیا جاوے طرف دوسرے شہر کے کہا بعض علماء ہمارے نے اور ازہار میں لکھا ہی کہ یہ قوی تر دلیل ہی بیچ تحریم نقل کرنے مردوں کے اور صحیح ہی قول السید اور ظاہر یہ ہی کہ نہی نقل کی خاص ہی ساتھ شہدا کے اور ظاہر تر یہ ہی کہ محمول کیا جاوے نہی نقل کرنے انکی کے بعد دفن انکے پر اور نزدیک ہمارے یعنی بعد دفن کرنیکے بغیر عذر کے نقل کرنا منع ہی اور طیبی نے کہا کہ اگر ضرورت ہو جائز ہی نقل کرنا میت کو اور بے ضرورت روا نہیں اور شیخ ابن الہمام نے کہا کہ اگر نقل کریں یعنی لیجاویں اسکو پہلے دفن کرنے اور درست کرنے قبر کے ایک دو کوس تک تو مضائقہ نہیں اسلیے کہ مقبرے اتنی دور ہوا کرتے ہیں اور مستحب ہی کہ دفن کیا جاوے بیچ مقبرہ اس شہر کے کہ مرا ہی اسمیں حضرت عائشہ کے بھائی عبدالرحمن بن ابی بکر ایک منزل پر تھے مکہ سے وہاں مر گئے پھر جنازہ انکا لائے مکہ میں یعنی جب حضرت عائشہ انکی زیارت کو آئیں تو کہا اگر میں تیری موت کے وقت حاضر ہوتی تو نقل نکرتی میں اور دفن کرتی اسی جگہ کہ جہاں مرا تھا اور بعد دفن کرنے اور خاک ڈالنے کے درست نہیں ہی کھودنا قبر کا بیچ تھوڑی مدت کے اور بہت کے مگر بعذر اور عذر یہ ہی کہ ظاہر ہووے کہ زمین غصب کی تھی یا لیلیوے اسکو شفیع اور کتنے ہی صحابہ میں سے زمین کفرستان میں دفن کیے گئے اور وہاں سے نقل نکیے گئے اور اگر مالک زمین کا چاہے کہ زمین کو ہموار کرے اور زراعت کرے پہونچتا ہی اسکو اور یہ بھی عذر ہی کہ لحد میں مال کسی کا یا کپڑا کسی کا رہجاوے یعنی اس صورت میں بھی کھودنا جائز ہی اور کہا شیخ ابن الہمام نے کہ متفق ہیں مشائخ اسپر کہ اگر ایک عورت کا بیٹا دفن کیا گیا بیچ غیر شہر اپنے کے اور وہ عورت وہاں حاضر نہ تھی پھر صبر نکرسکی ہو اور چاہتی ہو نقل کرنا تو نہیں رکھتا نقل کرنے یعنی جائز نہیں کہا بعض متاخرین کا اسکو معتبر نہیں جانا اور کہا صاحب ہدایہ نے یعنی اپنی کسی کتاب میں سوا ہدایہ کے کہ جب مر جاوے کوئی کسی شہر میں تو مکروہ ہی نقل کرنا طرف دوسرے شہر کے اسلیے کہ مشغول ہونا ہو تاخیر پیچاندہ باتیں اور تاخیر ہوئی ہی دفن میں اور اگر بغیر غسل کے یا بغیر نماز کے دفن کیا جاوے تو نکالا نجاوے بالاتفاق اور دفن نکیا جاوے گھروں میں کہ رہتا تھا اسمیں اسلیے کہ یہ خاصہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کا ہی ۲۷۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ لائے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی وقت رکھنے کے قبر میں اپنی سر کی طرف سے روایت کی یہ شافعی نے ف صورت اسکی یہ تھی کہ رکھا گیا جنازہ پائینتی قبر کے پھر لائے گئے حضرت سر کی طرف سے اور رکھے گئے قبر میں شافعی کے ہاں یوں ہی رکھتے ہیں اور ہمارے نزدیک سنت یہ ہی کہ رکھا جاوے جنازہ قبر کے قبلے کی طرف اور اٹھا کر رکھا جاوے قبر میں اور حضرت اسی طرح مردے کو رکھتے تھے قبر میں جیسا کہ مروی ہے آگے

آیا ہو اور حضرت کو جو اسطرح رکھا سبب یہ تھا کہ حجرۂ شریفہ میں اس قدر وسعت نہ تھی کہ جانب قبلہ سے اوتارتے اسلیے کہ قبر شریف دیوار سے ملی ہوئی تھی
اور ایک جواب حنفیوں کی طرف سے یہ ہو کہ حضرت کا اوتارنا قبر میں مضطرب آیا ہو چنانچہ ابوداؤد نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل
کیے گئے قبر میں جانب قبلہ سے اور سرہانے سے نہیں نکالے گئے اور ایسا ہی ابن ماجہ نے بھی روایت کی ہے پس جب تعارض ہوا دونوں
حدیثوں میں ساقط ہوئیں دونوں ۱۲ ح وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ قَبْرًا لَیْلًا فَاُسْرِجَ لَہٗ بِسِرَاجٍ فَاَخَذَ
مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَۃِ وَقَالَ رَحِمَکَ اللّٰہُ اِنْ کُنْتَ لَاَوَّاھًا تَلَّاءً لِلْقُرْاٰنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ
اور روایت ہو ابن عباسؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوے ایک قبر میں رات کو یعنے ایک شخص کے دفن کرنیکے لیے پس روشن کیا گیا
حضرت کے لیے چراغ پس لیا حضرت نے میت کو جانب قبلہ سے اور فرمایا رحمت کرے تجھکو اللہ تحقیق تھا تو بہت رونے والا سبب خوف خدا کے اور بہت
تلاوت کرنے والا قرآن کا یعنے ان دونوں چیزوں کے سبب سے مستحق رحمت و مغفرت کا ہوا تو روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا شرح السنہ میں سناد اسکی
ضعیف ہو ف کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہو اور اس باب میں حدیث جابر اور یزید بن ثابت سے بھی آئی ہو اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
رات کو دفن کرنا مکروہ نہیں جیسا کہ بعضوں نے لکھا ہو اور یہ حدیث سند ہو حنفیہ کی کہ آگے جانب قبلہ کی طرف سے اوتارنا میت کو سنت ہو ۱۲ ح
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَدْخَلَ الْمَیِّتَ الْقَبْرَ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَفِیْ
رِوَایَۃٍ وَعَلٰی سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوٰی اَبُوْ دَاؤُدَ الثَّانِیَۃَ اور روایت ہو ابن عمرؓ سے کہ تحقیق نبی
صلی اللہ علیہ وسلم تھے جبوقت کہ داخل کرتے میت کو قبر میں کہتے رکھتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے اور ساتھ حکم اللہ کے اور اوپر شریعت رسول خدا کے
اور ایک روایت میں اوپر طریقہ رسول اللہ کے روایت کی یہ احمد نے اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی ابوداؤد نے روایت دوسری ف
دوسری روایت میں لفظ سنت زیادہ ہے ۱۲ ح وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَثٰی عَلَی الْمَیِّتِ
ثَلٰثَ حَثَیَاتٍ بِیَدَیْہِ جَمِیْعًا وَاَنَّہٗ رَشَّ عَلٰی قَبْرِ ابْنِہٖ اِبْرَاھِیْمَ وَوَضَعَ عَلَیْہِ حَصْبَاءَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ
وَرَوَی الشَّافِعِیُّ مِنْ قَوْلِہٖ رَشَّ اور روایت ہو امام جعفر صادق بیٹے محمد کے سے اپنے باپ سے یعنے امام باقر سے بطریق ارسال کے یہ کہ تحقیق
صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈالی میت پر تین لپیں ساتھ دونوں ہاتھوں اپنی کے اکٹھا کرکے اور تحقیق حضرت نے چھڑکا پانی اوپر قبر بیٹے اپنے ابراہیم
اور رکھے قبر پر سنگریزے یعنے نشان کے لیے نقل کی یہ شرح السنہ میں اور روایت کی شافعی نے لفظ رش سے ف روایت کی ابن ماجہ نے ساتھ اسناد
ضعیف کے کہ حضرت کہتے تھے ساتھ پہلی لپ کے منہا خلقناکم اور ساتھ دوسری لپ کے وفیہا نعیدکم اور ساتھ تیسری کے ومنہا نخرجکم تارۃ
اخری انتہی اور کہا ابن ملک نے کہ سنت ہو واسطے اسکے کہ حاضر ہو میت کے ساتھ قبر پر یہ کہ لپ بھر کر ڈالے مٹی قبر میں بعد
بچھانے کے اور سنت ہو چھڑکنا پانی کا بیچ قبر کے اور منقول ہو کہ کہا گیا ایک شخص کو خواب میں کہ کیا کیا اللہ نے ساتھ تیرے کہا
وزن کی گئیں نیکیاں میری پس غالب آئیں برائیاں نیکیوں پر پس گری ایک تھیلی نیکیوں کے پلے میں پس جھک گیا وہ
پس کھولا میں نے تھیلی کو پس ناگاہ اسمیں مٹی تھی کہ ڈالی تھی میں نے ایک مسلمان کی قبر میں ذکرہ فی المواہب
۱۲ ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ یُّکْتَبَ عَلَیْھَا وَاَنْ تُوْطَاَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہو جابرؓ سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ گچ کیا جاوے قبر میں اور یہ کہ لکھا جاوے اسپر اور یہ کہ روندی جاوے قبریں
نقل کی یہ ترمذی نے ف گچ کرنے سے منع فرمایا اسلیے کہ اسمیں ایک طرح کی زینت اور تکلف ہو اور مٹی سے لیپنا قبر کو جائز ہو اور مکروہ ہو

لکھنا نام اللہ اور رسول اور قرآن کا قبر پر ناخوش سا اور بنانا ستونوں اور تیار کرنا قبروں پر حیوان اور کہا بعضے عالموں نے اسی طرح مکروہ ہے
لکھنا نام اللہ کا اور قرآن کا دیوار مساجد وغیرہ پر اور اسی طرح مکروہ ہے پتھر وغیرہ پر نام وغیرہ میت کا لکھ کر گاڑنا اور بعضوں نے کہا ہے کہ نام میت کا
خصوصاً صالح کا لکھنا جائز ہے تاکہ پہچانا جاوے بعد گذرنے مدت کے۔ یہ حدیث صحیح ہے ﴿وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رُشَّ قَبْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الَّذِي
رَشَّ الْمَاءَ عَلَى قَبْرِهِ بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ بِقِرْبَةٍ بَدَأَ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى رِجْلَيْهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ﴾
اور روایت ہے جابرؓ سے کہا پانی چھڑکا گیا قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پر اور تھا وہ شخص کہ جس نے ڈالا پانی اوپر قبر حضرت کے بلال بن رباح ساتھ مشک
کے شروع کیا چھڑکنا سر کی طرف سے یہاں تک کہ پہنچا دیا پاؤں تک۔ روایت کی بیہقی نے دلائل النبوۃ میں ﴿وَعَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ
قَالَ لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ أُخْرِجَ بِجَنَازَتِهِ فَدُفِنَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا أَنْ يَأْتِيَهُ بِحَجَرٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ
حَمْلَهَا فَقَامَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ قَالَ الْمُطَّلِبُ قَالَ الَّذِي يُخْبِرُنِي عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ ذِرَاعَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَسَرَ عَنْهُمَا ثُمَّ حَمَلَهَا فَوَضَعَهَا
عِنْدَ رَأْسِهِ وَقَالَ أُعَلِّمُ بِهَا قَبْرَ أَخِي وَأَدْفِنُ إِلَيْهِ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ﴾ اور روایت ہے مطلب بن ابی وداعہ سے
کہا جبکہ مرے عثمان بن مظعون نکالا گیا جنازہ انکا پس دفن کیے گئے اور حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ لاوے حضرت کے پاس
پتھر بڑا پتھر تا علامت کے لیے رکھا جاوے پس نہ اٹھا سکا وہ شخص اس پتھر کو پس کھڑے ہوئے طرف اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور
آستینیں چڑھائیں دونوں ہاتھوں کی کہا مطلب نے کہا اس شخص نے کہ خبر دی مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گویا کہ میں دیکھتا ہوں
طرف سفیدی دونوں ہاتھوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس وقت کہ کھولا آپ نے دونوں کو پھر اٹھایا اسکو پس رکھا اسکو سرہانے قبر عثمانؓ کے
اور فرمایا نشان کیا میں نے ساتھ اسکے اپنے بھائی کی قبر کو اور دفن کرونگا میں پاس اسکے اس شخص کو کہ مرے گا اہل میرے سے۔ روایت کی ابوداؤد
نے ف مطلب بن وداعہ صحابی ہیں اسلام لائے دن فتح مکہ کے اور یہ حدیث روایت کی ہے اور صحابی سے بسبب حاضر ہونے کے اس وقت اور عثمان
بن مظعونؓ بھائی تھے حضرت کے دودھ شریکی اسلام لائے بعد تیرہ آدمیوں کے اور حاضر ہوئے بدر میں اور مدینہ میں اول یہی مرے ہیں مہاجرین
میں سے اور انکے پاس اول دفن کیے گئے حضرت ابراہیم صاحبزادے حضرت کے تو علما نے لکھا ہے کہ معلوم ہوا اس سے کہ مستحب ہے یہ کہ
رکھی جاوے قبر پر نشانی پہچان کے لیے اور ایک جا گاڑے جاویں اقربا۔ یہ حدیث صحیح ہے ﴿وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى
عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمَّاهُ اكْشِفِي لِي عَنْ قَبْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ فَكَشَفَتْ لِي عَنْ ثَلَاثَةِ قُبُورٍ
لَا مُشْرِفَةٍ وَلَا لَاطِئَةٍ مَبْطُوحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ﴾ اور روایت ہے قاسم بن محمد سے کہا گیا میں حضرت عائشہؓ پاس
پس کہا میں نے اے ماں میری کھول واسطے میرے قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دونوں یاروں انکے کی یعنی حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کے پس
کھول دیں میرے لیے تینوں قبریں نہ تھیں بہت بلند اور نہ متصل ساتھ زمین کے یعنی بلکہ بلند بالشت بالشت بھر تھیں بچھی ہوئی تھیں کنکریاں
سرخ میدان کی یعنی جو کہ گرد مدینہ مطہرہ کے ہے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف کھول دینے سے یہ غرض ہے کہ قبریں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے
میں تھیں اور جب تک دروازہ کھلا رہتا تھا اور دروازے پر پردہ پڑا رہتا تھا جب چاہتے کہ مشرف ساتھ زیارت کے ہوں پردہ اٹھا کر
اندر جاتے۔ یہ حدیث صحیح ہے ﴿وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ
فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَجَلَسْنَا مَعَهُ

رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَزَادَ فِیْ اٰخِرِہٖ کَاَنَّ عَلٰی رُؤُسِنَا الطَّیْرَ۔ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہا کہ نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ جنازہ ایک شخص کے انصار میں سے پس پہنچے ہم قبر تک۔ اور دفن نہ کیا گیا تھا وہ یعنی قبر تیار نہ ہوئی تھی پس بیٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سامنے قبلہ کے اور بیٹھے ہم ساتھ حضرت کے یعنی گرد انکے روایت کی یہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا ابن ماجہ نے بیچ آخر اسکے یہ کہ گویا ہمارے سروں پر تھے پرندے جانور یعنی نہایت چپ اور سر جھکائے بیٹھے تھے ف یہ حدیث باب الکل عندہ من جنود اللہ کی تیسری فصل میں گذر چکی ہے اور وہان مراد تر ہے وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَسْرُ عَظْمِ الْمَیِّتِ کَکَسْرِہٖ حَیًّا رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا توڑنا مردے کی ہڈی کا مانند توڑنے زندہ کی ہڈی کے ہے یعنی گناہ میں نقل کی یہ مالک اور ابوداود اور ابن ماجہ نے ف اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ تحقیر کرنی میت کی منع ہے جیسے کہ تحقیر اور حقارت کرنی زندہ کی اور ایذا اور اہانت بھی اسکی مانند زندہ کے ہے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

عَنْ اَنَسٍ قَالَ شَہِدْنَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُدْفَنُ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَی الْقَبْرِ فَرَاَیْتُ عَیْنَیْہِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ ہَلْ فِیْکُمْ مِنْ اَحَدٍ لَّمْ یُقَارِفِ اللَّیْلَۃَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَۃَ اَنَا قَالَ فَانْزِلْ فِیْ قَبْرِہَا فَنَزَلَ فِیْ قَبْرِہَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔ روایت ہے انس سے کہا حاضر تھے ہم اسوقت کہ بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی ام کلثوم بیوی حضرت عثمانؓ کی دفن کی جاتی تھیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے پاس قبر کے پس دیکھیں میں نے آنکھیں حضرتؐ کی کہ آنسو بہاتی تھیں پھر فرمایا کیا ہے تم میں کوئی شخص کہ نہ صحبت کی ہو عورت اپنی سے آج کی رات پس کہا ابو طلحہ نے میں ہوں فرمایا پس اتر تو بیچ قبر میں پس اترے بیچ قبر میں روایت کی یہ بخاری نے ف کیا ہے تم میں کوئی شخص الخ کہا حضرتؐ نے یہ ارادہ اسکے کہ معلوم کریں یہ کہ عثمانؓ نے کسی عورت سے صحبت کی ہو یا نہیں ہے سو معلوم ہوا کہ انہوں نے اپنی کسی لونڈی یا اور بی بی سے صحبت کی تھی اور ایک نکتہ اسمین خوب ہے کہ حضرتؐ نے اسلیے پوچھا کہ صحبت کرنی اگرچہ منع نہیں ہے لیکن نکرنے میں ایک طرح کی مشابہت ہوتی ہے ملائکہ کے ساتھ تو حضرتؐ نے چاہا کہ جسنے قریب صحبت کی ہو اور اسمیں مشابہ ملائک کے ہو وہ دفن کرے اور ابو طلحہ اجنبی نے جو اُتارا بی بی صاحبہ کو قبر میں اور نکالا اسکو کوئی مردوں سے اسلیے کہ چھونا اجنبی کا عورت کو ساتھ حائل کے یعنی کپڑے وغیرہ کے وقت ضرورت کے جائز ہے انکی زندگی میں اور اسی طرح بعد مرنے انکے کے لیکن جب ہو محرم عورت کا تو اور وہی ہو کہ وہی اسکا دفن کریں انکو شبہ نہیں ہے اسیطرح شیخ نے بیچ لمعات کے لکھا ہے اور ام کلثوم کے شوہر یعنی عثمانؓ ضعیف تھے پس جو ان تھے اتارا انکو دفن کرنے کے لیے اور محرم اگرچہ وہ جو ہو کے جیسے خاوند یا سسرال کا اولی ہے دفن کرنے میں اور اگر کوئی کہے کہ علما لکھتے ہیں کہ خاوند اور محارم میں نیک بخت بیگانوں سے پس انکو حضرت عثمانؓ و آنحضرتؐ نے کیوں نہ دفن کیا جواب یہ کہ احتمال ہے کہ حضرتؐ کو اور حضرت عثمانؓ کو کچھ عذر ہوگا اسلیے نہ اترے ہوں واللہ اعلم وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لِابْنِہٖ وَہُوَ فِیْ سِیَاقِ الْمَوْتِ اِذَا اَنَا مِتُّ فَلَا تَصْحَبْنِیْ نَائِحَۃٌ وَّلَا نَارٌ فَاِذَا دَفَنْتُمُوْنِیْ فَشُنُّوْا عَلَیَّ التُّرَابَ شَنًّا ثُمَّ اَقِیْمُوْا حَوْلَ قَبْرِیْ قَدْرَ مَا یُنْحَرُ جَزُوْرٌ وَّیُقْسَمُ لَحْمُہَا حَتّٰی اَسْتَاْنِسَ بِکُمْ وَاَعْلَمَ مَاذَا اُرَاجِعُ بِہٖ رُسُلَ رَبِّیْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عمرو بن عاص سے کہا اپنے بیٹے کو یعنی عبداللہ کو اس حالت میں کہ وہ نزع میں تھے جسوقت کہ میں مروں پس نہ ساتھ ہو میرے کوئی نوحہ کرنے والی اور نہ آگ یعنی جلانا دھونی وغیرہ کا ساتھ جنازہ کے پس جب دفن کرو مجھ کو پس ڈالو مٹی مجھ پر تھوڑی تھوڑی پھر کھڑے رہو گرد قبر میری کے یعنی واسطے دعا ثابت رہنے ہونے کے بقدر اس عرصے

کہ ذبح کیا جاوے اونٹ اور تقسیم کیا جاوے گوشت اسکا یہان تک کہ انس پکڑون مین بسبب تمہارے اور دیکھوں مین کیا جواب دیتا ہوں فرشتون پروردگار اپنے کو روایت کی یہ مسلم نے ف اور آگ ساتھ میت کے لیجانے سے واسطے فخر دنیا کے اور اسکا خوشبو کی جلاوین اور اور کام مین آوے اسے منع فرمایا پس جیسے یہان لیجانے جنازون کے ساتھ اگر سوزین اگرچہ جلتا یا گھر مین یا مشعلین اور شمعین بلا ضرورت جلا کر یا لکڑی ولے آگ لیے ساتھ رہتے ہین منع ہو اور بسبب تمہارے بیٹھنے اور اذکار اور قرارت اور استغفار تمہارے کے چنانچہ ابو داؤد کی مین آیا ہے کہ حضرت جب فارغ ہوتے دفن کسی شخص سے کھڑے ہوتے اسپر اور فرماتے استغفار کرو واسطے بھائی اپنے کے اور مانگو اسکے لیے ثابت رہنا اسلیے کہ وہ اب پوچھا جاتا ہے صحیح ہے ٭ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا مَاتَ اَحَدُکُمْ فَلَا تَحْبِسُوْہُ وَاَسْرِعُوْا بِہٖ اِلٰی قَبْرِہٖ وَلْیُقْرَأْ عِنْدَ رَأْسِہٖ فَاتِحَۃُ الْبَقَرَۃِ وَعِنْدَ رِجْلَیْہِ بِخَاتِمَۃِ الْبَقَرَۃِ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ وَالصَّحِیْحُ اَنَّہٗ مَوْقُوْفٌ عَلَیْہِ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جب فوت کرے ایک تمہارا اپس بند رکھو اسکو اور جلدی پہونچاؤ اسکو طرف قبر اسکی کے اور چاہیے کہ پڑھی جاوے نزدیک سر اسکی کے ابتدا سورہ بقرہ یعنی مفلحون تک اور نزدیک پاؤن اسکی کے خاتمہ سورہ بقرہ کا روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا اور صحیح یہ ہے کہ موقوف ہے عبد اللہ پر شرح یعنی مکروہ لیے تاخیر کرو میت کے دفن کرنے مین بغیر عذر کے کہا ابن ہمام نے مستحب ہے جلدی کرنے تجہیز میت مین جس وقت سے کہ وہ مرے اور آگے کا جملہ یعنی واسرعوا الخ تاکید ہے اسکی یا اشارہ ہے طرف اسکے کہ جنازہ لیکر چلے تو جلدی چلنا سنت ہے لیکن بیچ کے چال چلنا دوڑے اور آگے شروع اور خاتمہ سورہ بقرہ کا پڑھنا قبر پر مستحب ہے آخر تک اور کہا احمد بن حنبل نے کہ جب داخل ہو تم مقابر مین پس پڑھو سورہ فاتحہ اور معوذتین اور قل ہو اللہ احد اور بخشو ثواب اسکا اہل مقابر کو پس وہ پہونچتا ہے طرف انکے اور مقصود زیارت قبور سے زیارت کرنے والے کے لیے یہ ہے کہ عبرت پکڑے اور مردون کے لیے یہ ہے کہ فائدہ اٹھاوین اسکی دعا سے اور حضرت علی رضی سے روایت ہے بطریق مرفوع کے کہ جو کوئی گذرے مقابر پر اور پڑھے قل ہو اللہ احد گیارہ بار پھر بخشے ثواب اسکا مردون کو دیا جاتا ہے ثواب بقدر مردون کے اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی داخل ہو مقابر مین پھر پڑھے فاتحہ الکتاب اور قل ہو اللہ احد اور الہٰکم التکاثر پھر کہے کہ مین نے گردانا ثواب اس چیز کا کہ پڑھا مین نے کلام تیرے سے واسطے اہل مقابر کے مومنین اور مومنات سے تو ہوتے ہین اموات شفیع اسکے لیے طرف اللہ تعالیٰ کے اور کہا حماد مکی نے نکلا مین ایک رات طرف مقابر مکے کے پھر رکھا مین نے سر اپنا ایک قبر پر اور سو رہا مین پس دیکھا مین نے اہل مقابر کو کہ حلقے حلقے بنائے بیٹھے ہین پس کہا مین نے قایم ہوئی قیامت کہا انہون نے نہین ولیکن ایک شخص ہمارے بھائیون مین سے پڑھی قل ہو اللہ احد اور بخشا ثواب اسکا پس ہم بانٹتے ہین اسکو ایک برس سے اور انس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی داخل ہووے مقابر مین پس پڑھے سورہ یٰسین ہلکا کرتا ہے اللہ عذاب انکے سے اور ہوتی ہین واسطے اسکے نیکیان بقدر گنتی مردون کے آخر مین اور لکھا ہے سیوطی شافعی نے شرح الصدور مین کہ اختلاف کیا گیا ہے بیچ پہونچنے ثواب قرآن کے واسطے میت کے پس جمہور سلف یعنی صحابہ وغیرہم اور علما اور تینون امام جیسا کہتے ہین کہ پہونچتا ہے اور اختلاف کیا ہمارے امام شافعی نے اور اختلاف کیا ہے انتہی ہ یہ پھر جو کچھ کہ امام شافعی نے سند لائے ہین سیوطی نے کئی جواب انکے لکھے ہین کہ پہونچتا عبادۃ بدنی کا ثابت کیا ہے جو چاہے اس حکم کو شرح الصدور یا شرح مشکوۃ مین دیکھے ٭ وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ بِالْحُبْشِیِّ وَھُوَ مَوْضِعٌ فَحُمِلَ اِلٰی مَکَّۃَ فَدُفِنَ بِہَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَۃُ اَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ فَقَالَتْ شِعْرٌ وَکُنَّا کَنَدْمَانَیْ جَذِیْمَۃَ حِقْبَۃً مِّنَ الدَّھْرِ حَتّٰی قِیْلَ لَنْ یَّتَصَدَّعَا فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا کَاَنِّیْ وَمَالِکًا لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَیْلَۃً مَّعًا ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰہِ لَوْ حَضَرْتُکَ مَا دُفِنْتَ اِلَّا حَیْثُ مُتَّ

ذَکَرَھُمْ ثَلَاثًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابن ابی ملیکہ سے کہا وفات ہوئی عبدالرحمن بن ابی بکر کی بیچ حبشی کے اور وہ ہے ایک جگہ پھر لائے گئے مکہ کی طرف پھر دفن کیے گئے مکہ میں پس جب آئیں حضرت عائشہؓ مکہ میں تو آئیں قبر عبدالرحمن بن ابی بکر کے پاس کہ بھائی ان کے تھے پس کہا اور شعر پڑھے ہم مانند دو ہمنشینوں جذیمہ کے تھے ایک مدت بہت دراز زمانہ سے یہاں تک کہ کہا گیا ہرگز جدا نہ ہونگے پس جب جدا ہوئے ہم گویا میں اور مالک باوجود بہت مدت تک ساتھ رہنے کے نہیں گزاری ہم نے ایک رات اکٹھے پھر کہا حضرت عائشہؓ نے قسم ہے اللہ کی اگر حاضر ہوتی میں تیرے پاس موت تیری کے نہ دفن کیا جاتا تو مگر اسی جگہ کہ مرا تھا تو یعنی اسلئے کہ نقل کرنا مکان موت سے سنت دفن کے خلاف ہے اور اگر حاضر ہوتی میں تیرے پاس وقت وفات کے نہ زیارت کرتی میں تیری یعنی قبر کی روایت کی یہ ترمذی نے ف حبشی نام ایک موضع کا ہے قریب مکہ کے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ایک منزل ہے مکہ سے اور یہ جو کہا حضرت عائشہؓ نے دو بیتیں پڑھیں یہ متمم بن نویرہ نے اپنے بھائی کے فراق میں یہ بیتیں متمم بن نویرہ کی ہیں کہ کہیں تھیں بیچ مرثیہ بھائی اپنے مالک بن نویرہ کے کہ اسکو خالد بن ولید نے حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں مار ڈالا تھا اصل بیتوں کے یہ ہیں کہ متمم کہتا ہے کہ تھے ہم مانند دو ہمنشینوں جذیمہ کے مدت دراز سے جذیمہ نام ایک بادشاہ کا ہے کہ عراق اور جزیرہ عرب پر تصرف میں رکھتا تھا اور اس بادشاہ کے دو ہمنشین تھے مالک و عقیل چالیس برس تک وہ دونوں ہمنشین اور ندیم اسکے رہے اور انکو ندمان جذیمہ کہتے ہیں انکا قصہ عجیب ہے تواریخ میں مذکور ہے پس متمم اپنے بھائی کے مرثیہ میں کہتا ہے کہ ہم اور تو ہمنشینی و صحبت رکھنے والے رہتے تھے اور جدا نہ تھے ایک مدت دراز مانند دو ہمنشینوں جذیمہ کے کہ وہ اسیطرح آپس میں اخلاص اور ہمنشینی ایک مدت سے رکھتے تھے کہ لوگ سبب ہمیشہ ہونے کے مدت دراز سے کہتے تھے کہ یہ ہرگز جدا نہ ہونگے پھر متمم کہتا ہے کہ پس جب جدا ہوئے ہم یعنی میں اور مالک بسبب موت مالک کے تو گویا میں اور مالک باوجود جمع ہونیکے ایک مدت دراز تک ایک رات بھی ساتھ نہ رہے تھے یعنی وہ مدت دراز انکی ہو یا خواب ہے اور نہ زیارت کرتی میں تیری دوبارہ اسلئے کہ حضرت نے لعنت کی ہے عورتوں زیارت کرنے والیوں قبروں کی کو لیکن اس سبب سے کہ تجھ سے نہ کیا تھا زیارت تیری قبر کی تا کہ ظاہر ہو کہ ہوا تو تیرا ہے ○ وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ سَلَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَعْدًا وَرَشَّ عَلٰی قَبْرِہٖ مَاءً رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی رافع سے کہ کہا نکالا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو جنازے میں سے سر کی طرف سے اور چھڑکا انکی قبر پر پانی روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف یہ سند ہے امام شافعی کی اور باعث ترک کے محمول ہو ضرورت پر یا بیان جواز پر اور مفصل بیان اسکا دوسری فصل میں حدیث ابن عباس کی میں ہو چکا ہے ○ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَۃٍ ثُمَّ اَتَی الْقَبْرَ فَحَثٰی عَلَیْہِ مِنْ قِبَلِ رَاْسِہٖ ثَلَاثًا رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ایک جنازہ پر پھر آئے نزدیک قبر کے پس ڈالیں اسپر سر کی طرف سے تین لپیں مٹی کی روایت کی یہ ابن ماجہ نے ○ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ رَاٰنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّکِئًا عَلٰی قَبْرٍ فَقَالَ لَا تُؤْذِ صَاحِبَ ھٰذَا الْقَبْرِ اَوْ لَا تُؤْذِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے عمرو بن حزم سے کہا کہ دیکھا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تکیہ کیے ہوئے قبر پر پس فرمایا نہ ایذا دے صاحب اس قبر کو یا فرمایا نہ ایذا دے اسکو روایت کی یہ احمد نے ف شاید مراد یہ ہو کہ اسکی روح ناخوش ہوتی ہے تکیہ لگانے سے اسلئے کہ میت عزت کا مستحق ہے ○

بَابُ الْبُکَاءِ عَلَی الْمَیِّتِ

باب ہے بیچ رونے کے میت پر ف سو رونا درست ہے بغیر نوحہ اور چلانے کے جائز ہے مکروہ یہ ہے کہ چلا کر روئے اور نوحہ کرے اور تعریف میت کی بافراط کرے جیسے کہ عادت اہل جاہلیت کی تھی اور اصل نوحہ ذکر انکی خوبیوں کا گن گن کر ہے لیکن بیان کی ممنوع کروہ نہیں مستحب ہے تعزیت کرنی اور معنی تعزیت کے یہ ہیں کہ مصیبت زدہ کو صبر کرنیکو کہے اور تسلی کرے اسکی اور تعزیت ایک بار ہے دوبارہ ذکر نہ کرے اور جیسے خاص جیسے تیجا اور دسواں اور دعوات کرنے اور صرف کرنا مال کا بغیر وصیت کے حق یتیموں میں سے بدعت ہے اور کہا علامہ مجد الدین قاموس کے مصنف نے سفر السعادت میں لکھا ہے کہ عادت نہ تھی کہ میت کے لیے سوائے وقت نماز جنازہ کے جمع ہوں اور قرآن پڑھیں اور ختمات پڑھیں گور پر اور نہ غیر گور پر اور یہ سب بدعت میں داخل ہیں اگر گھر میں یا مسجد میں بیٹھنا جائز ہے اسلئے کہ جب خبر موت جعفر اور زید اور ابن رواحہ کی حضرت کو پہونچی تو

میں بیٹھیں اور لوگ آئیں انکے تعزیت کے لیے لیکن تعزیت اسطرح کہ اب متعارف ہے اور ایام متعددہ میں کرتے ہیں نہ تھی تعزیت اور تاتارخانیہ میں کہتے ہیں کہ
مکروہ ہے جمع ہونا نزدیک صاحب میت کے اور وقت مکروہ ہے کہ بیٹھے دروازہ مسجد پر اور لوگ جمع ہوں اور تعزیت کریں اسلیے کہ یہ عمل اہل جاہلیت کا ہے بلکہ
جب دفن سے فارغ ہوکر پھریں تو متفرق ہوں اور اپنے کاروبار میں مشغول ہوں اور صاحب میت کو بھی چاہیے کہ اپنے کام میں مشغول ہو اور جمع ہوکر حلقہ باندھ کر
قرآن پڑھنا مکروہ ہے جوہرۃ النیرہ وشرح سفر السعادت ف۳ تعزیت کرنی مصیبت زدہ کو اچھی بات ہے اور وقت تعزیت کا موت سے تین دن تک
ہے اور مکروہ ہے بعد اسکے مگر یہ کہ ہو غائب تعزیت کرنے والا یا مصیبت زدہ تو نہیں مضائقہ کہ پیچھے بھی تعزیت کرے اور تعزیت کرنی بعد دفن کے اولیٰ ہے
دفن کے پہلے سے اور یہ جب ہے کہ نہ دیکھے انمیں جزع فزع شدید اور اگر دیکھے کہ بہت جزع فزع کرتے ہیں پہلے ہی دفن کے بہتر ہے اور مستحب ہے کہ عام تعزیت
کرے سب اقارب میت کو چھوٹوں کو اور بڑوں کو اور مردوں کو اور عورتوں کو مگر یہ کہ عورت جوان ہو تو تعزیت کرے اسکو مگر محرم اسکی اور مستحب ہے
کہ کہے صاحب میت کو بخشے اللہ تعالیٰ میت تیری کو اور درگذر کرے اس سے اور ڈھانکے اسکو اپنی رحمت میں اور نصیب کرے تجکو صبر اسکی مصیبت پر
اور ثواب دے تجکو اسکے مرنے پر اور بہتر الفاظ تعزیت کے وہ ہیں کہ وقت تعزیت کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے ان للہ ما اخذ وله
ما اعطی وکل شئ عندہ باجل مسمی یعنی اللہ ہی کی ملک ہے جو چیز کہ لی اور اسی کی ملک ہے جو چیز کہ دی اور ہر چیز نزدیک اسکے ساتھ وقت مقرر کے ہے
اور اگر کافر مر جاوے اور قرابتی اسکا مسلمان ہو تو اسکو یوں تعزیت کرے کہ بہت دیوے اللہ تعالیٰ ثواب تجکو اور اچھی دیوے تسلی تجھے اور اگر قرابتی کافر ہو اور
میت مسلمان تو یوں کہے کہ اچھی دیوے اللہ تسلی تجھے اور بخشے میت تیری کو اور یوں نہ کہے کہ بہت دیوے اللہ تجکو ثواب اور اگر میت اور قرابتی دونوں
کافر ہوں تو کہے بدلہ دے تجکو اللہ اور نہ کم کرے لوگ تیرے اور [illegible] اور جو رسم ہے کہ بچھونے بچھاتے ہیں اور کھڑے رہتے ہیں [illegible]
ہے بہت بری رسم ہے اور بیٹھنا مصیبت کے لیے تین روز تک جائز ہے اور ترک اسکا اولیٰ ہے اور مکروہ ہے مردوں کے لیے سیاہ کپڑے پہننا اور پھاڑنے
کپڑے وقت مصیبت کے اور نہیں مضائقہ سیاہ کپڑے پہننے عورتوں کو اور کالا کرنا منہ اور ہاتھوں کا اور چاک کرنا گریبان کا اور نوچنا منہ کا اور
بکھیرنا بالوں کا اور ڈالنا مٹی کا سر پر اور پیٹنا رانوں کا اور سینہ کا اور روشن کرنا آگ کا قبروں پر رسوم جاہلیت سے ہے اور باطل اور غرور اور نہیں
مضائقہ ہے کہ کھانا پکا کر بھیجا جاوے اہل میت کے لیے اور نہیں مباح کرنا ضیافت کا تیسرے دن ۔ عالمگیری ف۴ جو کچھ لوگ تکلفات کرتے ہیں
تیسرے دن کہ فرش بچھاتے ہیں اور خیمے کھڑے کرتے ہیں اور خوشبوئی بانٹتے ہیں اور امثال اسکے یہ سب امور بدعت اور برے اور ناشرع
ہیں کذا نقلہ الشیخ عن مطالب المؤمنین اور نصاب میں لکھا ہے کہ لوگوں نے سوم کو جو عادت کی ہے خوشبو لگانے کی اسمیں مشابہت ہے سوگ کے
ساتھ ہوتی ہے کہ وہ سوگ اتارنے کے لیے تیسرے روز خوشبو لگاتی ہیں پس پرہیز کرنا چاہیے اس سے پرہیز کرنا ان [illegible] سبب سے نہیں ہے کہ خوشبو ملنا
ہے کہ اس محل میں مشابہت عورتوں کے ساتھ ہوتی ہے اور آداب تعزیت کے یہ ہیں کہ سلام بجا لاوے صاحب میت کو اور تواضع کرے اور
تکیہ اور سکرادے نہیں شیخ الاسلام **الفصل الاول** عن انس قال دخلنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی
ابی سیف القین وکان ظئرا لابراھیم فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابراھیم فقبلہ وشمہ ثم دخلنا علیہ
بعد ذلک وابراھیم یجود بنفسہ فجعلت عینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تذرفان فقال لہ عبد الرحمن بن عوف وانت
یا رسول اللہ فقال یا ابن عوف انھا رحمۃ ثم اتبعھا باخری فقال ان العین تدمع والقلب یحزن ولا نقول الا ما یرضی
ربنا وانا بفراقک یا ابراھیم لمحزونون متفق علیہ روایت ہے انس سے کہا داخل ہوے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ابی سیف
کے اور وہ تھا انّا ابراہیم کا یعنی بیٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو پھر بوسہ لیا انکا اور سونگھا انکو یعنی ناک انکی منہ پر رکھی

سو نگتا ہی پھر گئے ہم انکے پاس بعد اسکے بیچ نزع کے اور ابراہیم تھے حالت نزع میں پس ہوئیں دونوں آنکھیں حضرت کی جاری ہوا آنسو
پس عرض کیا حضرت سے عبد الرحمن بن عوف نے اور تم بھی روتے ہو یا رسول اللہ پس فرمایا حضرت نے اے بیٹے عوف کے تحقیق یہ رحمت ہے پھر اسکے بعد پھر روئے پھر
فرمایا تحقیق آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اور دل غمگین ہوتا ہے اور نہیں کہتے ہم باوجود اسکے مگر وہ چیز کہ راضی ہو رب ہمارا اور تحقیق ہم سبب جدائی تیری کے اے ابراہیم
البتہ غمگین ہیں روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابو سیف کا نام براء تھا اور انکی بی بی کا نام خولہ بنت منذر انصاریہ وہ دائی تھیں حضرت ابراہیم
اور انکے ہاں کسب لوہار کا ہوتا تھا اور حضرت ابراہیم صاحبزادے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سولہ مہینے یا سترہ مہینے کی عمر تھی کہ وفات پائی پس
اس حدیث میں بیان ہے انکی حالت نزع کا کہ حضرت اس وقت تشریف لے گئے اور پیار کیا اور روئے پس کہا عبد الرحمن نے کہ لوگ تو روتے ہیں آپ بھی روتے ہیں
باوجود اس بڑی شان والے مرتبہ کے حضرت نے فرمایا کہ رحمت ہے بیٹے کو مبتلا اس حال میں دیکھ کر رونا آتا ہے یہ رونا اور انکا ہونا سبب بے صبری کے ہے جیسا کہ
تو نے خیال کیا اور دل غمگین ہوا اسمیں اشارہ ہے اسکی طرف کہ چشم کی تری ہونے سے پس جو کہ عمل کے ہے اور جو حلاوت نہیں پس یہ سبب رحمت کے ہے یہی حال ہے غم کا اور
رونا کامل ترین ہے نزدیک اہل کمال کے حال ایسے سے کہ مرے بیٹا اسکا اور وہ ہنستا ہو پس حال بیکہ دیوے ہر ذی حق کو حق اسکا وعن اسامة بن زيد
قال ارسلت ابنة النبي صلى الله عليه وسلم اليه ان ابنا لي قبض فأتنا فارسل يقرئ السلام ويقول ان لله ما اخذ وله
ما اعطى وكل عنده باجل مسمى فلتصبر ولتحتسب فارسلت اليه تقسم عليه ليأتينها فقام ومعه سعد بن عبادة ومعاذ
بن جبل وابي بن كعب وزيد بن ثابت ورجال فرفع الى رسول الله صلى الله عليه وسلم الصبي ونفسه تتقعقع ففاضت
عيناه فقال سعد يا رسول الله ما هذا فقال هذه رحمة جعلها الله في قلوب عباده فانما يرحم الله من عباده الرحماء متفق عليه اور روایت ہے
اسامہ بن زید سے کہ بھیجا بیٹی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی حضرت زینب نے کسی کو طرف حضرت کے کہ بیٹا میرا مرتا ہے پس آئیے میرے پاس پس بھیجا حضرت نے
انکو سلام کہلا بھیجا اور فرمایا تحقیق اللہ ہی کے لیے ہے جو چیز کہ لی اور اسیکے لیے ہے جو چیز کہ دی یعنی اولاد وغیرہ پس انکے ہلاک ہونے میں بیقرار نہ ہونا چاہیے
اسلیے کہ امانت اپنی لیتا ہے اور ہر چیز نزدیک اسکے ساتھ مدت معین کے ہے یعنی زندگی تیرے بیٹے کی بھی اتنی ہی مقدر تھی کہ جتنا جیا پس چاہیے کہ صبر کرے
اور ثواب چاہے پھر بھیجا یعنی دوبارہ بیٹی حضرت کی نے آدمی طرف حضرت کے قسم دیکر حضرت کو کہ البتہ تشریف لائیے پس کھڑے ہوئے حضرت اور انکے
ساتھ حضرت کے سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور اور لوگ صحابہ میں سے پس اٹھایا گیا طرف حضرت کے لڑکا یعنی حضرت
کی گود میں دیا لڑکے کو اور روح انکی حرکت کرتی تھی یعنی جانکنی کی حالت تھی پس بہنے لگیں دونوں آنکھیں حضرت کی پس کہا سعد نے اے رسول خدا کے
کیا ہے یہ پس فرمایا یہ رحمت ہے پیدا کیا انکو اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں پس رحمت یعنی مہربانی نہیں کرتا اللہ تعالی اپنے بندوں میں سے مگر رحمت
کرنے والوں پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف گمان کیا سعد نے کہ سب اقسام رونے کے حرام ہیں اور حضرت شاید بھول کر رونے لگے کیا حضرت نے
انکو کہ رونا آنسووں سے منع اور مکروہ نہیں وہ رحمت ہے اور جو منع ہے وہ نوحہ اور گریبان پھاڑنا اور منہ پیٹنا ہے وعن عبد الله بن عمر قال اشتكى
سعد بن عبادة شكوى له فاتاه النبي صلى الله عليه وسلم يعوده مع عبد الرحمن بن عوف وسعد بن ابي وقاص وعبد الله
بن مسعود فلما دخل عليه وجده في غاشية فقال قد قضى قالوا لا يا رسول الله فبكى النبي صلى الله عليه وسلم فلما
رأى القوم بكاء النبي صلى الله عليه وسلم بكوا فقال الا تسمعون ان الله لا يعذب بدمع العين ولا بحزن القلب
ولكن يعذب بهذا واشار الى لسانه او يرحم وان الميت ليعذب ببكاء اهله عليه متفق عليه اور روایت ہے عبد اللہ
بن عمر سے کہ کہا بیمار ہوئے سعد بن عبادہ بیماری کرکے تھی انکو لیتے انکو معلوم نہیں کہ کیا بیماری تھی پس آئے انکے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکی عیادت کرنے کو

ساتھ عبدالرحمن بن عوف کے اور سعد بن ابی وقاص کے اور عبداللہ بن مسعود کے پس جب گئے انکے پاس پایا انکو بیہوشی میں پس فرمایا حضرت نے کیا تحقیق
مرگیا کہا صحابہ نے کہ نہیں یا رسول اللہ پس روئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم لیئے از راہ مہربانی کے اسپر پس جبکہ دیکھا صحابہ نے رونا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کا روئے پھر فرمایا کیا نہیں سنتے ہو تم یعنے سنو کہ تحقیق اللہ نہیں عذاب کرتا ساتھ آنسوؤں آنکھوں کے اور نہ ساتھ غم کرنے دل کے ولیکن
عذاب کرتا ہے ساتھ اسکے اور اشارہ کیا طرف زبان اپنی کے یا رحم کرتا ہے یعنے اگر زبان سے کلمات ناشکری کے یا بیتابی کے جناب الٰہی میں نکالا تو کیا
مستحق عذاب کا ہوتا ہے اور اگر حمد کے اور انا للہ پڑھے لائق رحمت اور بخشش کے ہوتا ہے اور تحقیق مردہ البتہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے لوگوں اسکے کے
اوپر روایت کی بخاری اور مسلم نے ف سبب رونے لوگوں اسکے کے یعنے آواز بلند کر کر رونے سے عذاب کیا جاتا ہے اور تحقیق اسکی تفسیری فصل میں
آوے گی انشاء اللہ تعالی ۴ ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ
الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں اہل طریق
ہمارے سے وہ شخص کہ پیٹے رخسارے اور پھاڑے گریبان اور پکارے پکارنا جاہلیت کا یعنے وقت رونے کے وہ چیز کہے کہ نہیں جائز شرع میں مانند واویلا وا
کہنے کے روایت کی بخاری اور مسلم نے ف پیٹے رخسارے اور پھاڑے گریبان اسی کے حکم میں ہے وہ کہ پگڑی پھینک دے اور سر پیٹے اور بال نوچے ۵ ۔
وَعَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ أُغْمِيَ عَلٰى أَبِيْ مُوْسٰى فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ أُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ تَصِيْحُ بِرَنَّةٍ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَلَمْ تَعْلَمِيْ وَكَانَ يُحَدِّثُهَا
أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا بَرِيْءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَصَلَقَ وَخَرَقَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِمُسْلِمٍ
اور روایت ہے ابی بردہ سے کہ کہا بیہوش ہوئے ابی موسی پس شروع کیا انکی عورت ام عبداللہ نے چلا کر روتی تھی پھر ہوش میں آئے ابو موسی پھر
کہا کیا نہیں جانتا تو اور حال یہ کہ حدیث کرتے تھے انکو یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بیزار ہوں اس سے کہ منڈوائے بال سر
لیئے مصیبت میں اور چلا کر روئے اور پھاڑے کپڑے اپنے روایت کی بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکی واسطے مسلم کے ف یہ افعال اہل جاہلیت
میں اکثر عورتوں سے سرزد ہوتے تھے مسلمان کو بہت پرہیز کرنا چاہیے ان سے کہ حضرت بیزار ہوتے ہیں ۶ ۔ وَعَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ فِيْ أُمَّتِيْ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ الْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ
وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ وَقَالَ النَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ
مِنْ جَرَبٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار چیزیں ہیں میری امت
میں کام جاہلیت کے سے کہ نہیں چھوڑینگے انکو یعنے اکثر لوگ فخر کرنا حسب میں اور طعن کرنا نسب میں اور پانی طلب کرنا بسبب تاروں کے اور نوحہ کرنا
اور فرمایا عورت نوحہ کرنے والی جسوقت توبہ نکی ہو پہلے مرنے اپنے سے کھڑی کیجاویگی دن قیامت کے موقف میں اور اسپر ہوگا کرتا قطران
کا اور کرتا خارش کا روایت کی یہ مسلم نے ف فخر کرنا حسب میں یعنی حسب کہتے ہیں ان خصلتوں کو کہ اچھا جانتا ہے انکو آدمی اپنے میں مانند شجاعت
اور فصاحت وغیرہ کے اور طعن کرنا لوگوں کے نسب میں یعنے عیب کرے لوگوں کے نسب میں کہ فلانے کا باپ برا تھا فلانے کا دادا برا تھا اور ان
چیزوں میں تعظیم اپنی اور حقارت لوگوں کی لازم آتی ہے اور یہ دونوں مذموم ہیں مگر بسبب اسلام اور کفر کے یعنے بسبب اسلام کے اپنے کو بزرگ جانے اور
بسبب کفر کے دوسرے کو حقیر جانے تو جائز ہے اور پانی طلب کرنا بسبب تاروں کے یعنے توقع مینہ کی کرنی بسبب تاروں کے یعنے فلانا ستارہ فلانی
منزل میں آویگا تو مینہ برسیگا حاصل یہ کہ یہ اعتقاد کرنا کہ مینہ برسنے کا سبب طلوع فلانے ستارے کے یہ حرام ہے واجب یہ ہے کہ کہے برسائے گئے ہم
بسبب فضل اللہ تعالی کے اور نوحہ کرنا یعنے واویلا کرنا اور اچھی خصلتیں میت کی شمار کرنی مثلا کہے بڑا شجاع تھا اور اولیا تھا اور سخی تھا اور قطران

ایک دوا ہے بدبودار سیاہ نکلتی ہے درخت ابہل سے کہ ہندی میں اسکو ہوبیر کہتے ہیں اور اسکو اونٹوں خارشتی کو ملتے ہیں اور آگ اسمین بہت سرعت کرتی ہے اور جلدی بھڑکتی ہے پس مطلب اس صاحب کا یہ ہے کہ ماحصل حدیث یہ ہے کہ مسلط ہوگی اسپر خارش اور اسپر لیپین گے قطران تاکہ تیز ہو وہ جیساکہ بالعوض

۵۰۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي قَالَتْ اِلَيْكَ عَنِّي فَاِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيبَتِي وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِيلَ لَهَا اِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِيْنَ فَقَالَتْ لَمْ اَعْرِفْكَ فَقَالَ اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک ایک عورت کے کہ آواز سے روتی تھی ایک قبر کے پاس پس فرمایا ڈر عذاب خدا سے یعنی نوحہ مت کر وہ عذاب کی جائیگی اور صبر کر کہا عورت نے ایک طرف ہو مجھسے اسلیے کہ تو میری سی مصیبت میں گرفتار نہیں ہوا ہے اور نہ پہچانا اس عورت نے حضرت کو پھر کہا گیا اسکو کہ تحقیق یہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس آئی وہ عورت دروازہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نہ پایا نزدیک دروازہ کے دربانوں کو یعنی جیسے بادشاہوں کے اور امیروں کے دروازوں پر ہوتے ہیں پس کہا نہ پہچانا تھا میں نے آپکو پس فرمایا حضرت نے کہ نہیں ابتدا صبر کا مگر نزدیک صدمہ پہلے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور اس عورت نے حضرت کو بغیر پہچانے جواب دیا اور پھر پشیمان ہوئی غافل تھی اس قول سے کہ کسی نے کہا ہے کہ دیکھ طرف اس کلام کے کہ کہے اور نہ دیکھ طرف اس شخص کے کہ کہتا ہے اور ماحصل حدیث کے معنی یہ ہیں کہ صبر کامل اور پسندیدہ کہ جسپر ثواب ملے وہی ہوتا ہے کہ ابتدای مصیبت میں کرے والا اخیر کو تو آپ ہی صبر آجاتا ہے اور ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ حرام ہے نوحہ کرنا اور میت کی بھلائیوں کا شمار کرنا مثلاً کہے کہ کیا کڑیل جوان تھا اور مانند اسکے اور حرام ہے پکار کر رونا اور پیٹنا رخساروں کا اور پھاڑنا گریبان کا اور بکھیرنا بالوں کا اور مونڈنا بالوں کا اور نوچنا بالوں کا اور کالا کرنا منہ کا اور ڈالنا مٹی کا سر پر اور ایسے ہی اور کلام کرنا کہ دلالت بے صبری پر کریں ہیں

وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُوْتُ لِمُسْلِمٍ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَيَلِجُ النَّارَ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں مرتے تین فرزند کسی مسلمان کے پھر داخل ہو آگ میں مگر واسطے کھولنے قسم کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی اللہ تعالیٰ نے کلام اللہ میں فرمایا ہے وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا تقدیر اسکی یوں ہے وَاِنْ مِّنْكُمْ واللہ الا واردہا یعنی نہیں کوئی تم میں سے قسم ہے خدا کی مگر داخل ہوگا دوزخ میں اگرچہ ایک آن ہی کو جیسے مانند بجلی کے اور ہوا کے یعنی پل صراط اسپر کھڑا ہوگا اور سب اسپر سے گذرینگے بعضے پار اور بعضے نیک کچھ ایذا نہیں پاوینگے پس فرمایا کہ جسکے تین فرزند مرینگے وہ دوزخ میں نہیں داخل ہونے کا مگر اسی قدر کہ یہ قسم سچی ہوجاوے یعنی فقط گذرنا پل صراط سے ہوویگا اس رنج مرگ کے تئین ہونیکے سبب اور عذاب نہیں پانیکا موجب گناہ کرنے میں ذرہ بلکہ کیا میں نے واسطے کھولنے قسم کے یعنی اسی قدر کیا اسی سبب سے کہ عدد سوگند پورا ہو اور واسطے پیادہ دی خطر کہ ایک آن غفلت میں کرے کافی ہے ۷۶۶

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنِسْوَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ لَا يَمُوْتُ لِاِحْدٰكُنَّ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبُهُ اِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِّنْهُنَّ اَوِ اثْنَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَوِ اثْنَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا ثَلٰثَةً لَّمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے کتنی عورتوں کے انصار میں سے کہ نہیں مرتے واسطے کسیکے تم میں سے تین فرزند پھر چاہے ثواب مگر داخل ہوگی بہشت میں پس کہا ایک عورت نے انمیں سے یا دو فرزند مریں اے رسول خدا کے یعنی فرمایے کہ جسکے مریں یا دو خصوصیت تین ہی کی نہ رکھیے فرمایا حضرت نے یا دو مریں تو بھی یہی بشارت ہے روایت کی یہ مسلم نے اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی میں یوں ہے کہ مریں تین فرزند کہ نہ پہنچے ہوں حد بلوغ

لیئے جیسا ثواب مذکور ہا وہی نہ ملیگا ف چاہیے ثواب لینے نوحہ نکرے اور نہ پیٹے نہیں صبر کرکر رضائے الٰہی پر شاکر رہے اور کہے انا للہ وانا الیہ راجعون
تو داخل ہوگی بہشت میں یعنی پہلے ہی داخل ہوگی بلا عذاب بسبب صبر کے یا شفاعت کرنے انکی کے اور فرمایا یا دوزخ میں احتمال ہے کہ اسی وقت بھی
انکی ہو دونوں سبب جو حضرت کے دعا کا صورت میں یا دعا کی ہو حضرت نے اور قبول ہوئی ہو اور دوسری روایت میں جو قید غیر بالغ کی اسلیئے لگائی کہ
چھوٹے لڑکوں کے ساتھ عورتوں کو محبت بہت ہوتی ہے اور انکے مرنے کا رنج بہت ہوتا ہے اور انکے تابع اور طفیل انکا ہوتے ہیں بیکار بیٹوں کے ۲۰۲
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا لِعَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ
الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ
نہیں واسطے بندہ مومن میری کے نزدیک میرے جزا جسوقت کہ قبض کرتا ہوں پیارے اسکے کو اہل دنیا سے پھر چاہے ثواب لینے صبر کرے مگر بہشت
روایت کی بخاری نے ف پیارے اسکے کو لیئے فرزند یا باپ یا سوائے انکے اور لوگ کہ دوست رکھتا ہے انکو اہل دنیا سے اور اہل دنیا کی قید سے
معلوم ہوا کہ اگر پیارا اہل آخرت میں سے مرے گا تو اس سے بھی زیادہ ثواب پاویگا کہ اللہ راضی ہوگا اس سے اور راضی ہونا اسکا سب سے
افضل ہے الفصل الثالث فصل تیسری عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّائِحَةَ
وَالْمُسْتَمِعَةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والی عورت کو اور نوحہ
سننے والی عورت کو روایت کی یہ ابو داؤد نے ف نوحہ کرنے والی عورت لیئے جو عورت رو رو کے بیان کرکر بھلائیاں میت کی اور بعضوں
نے کہا کہ نوحہ کہتے ہیں رونا کو میت پر ساتھ آواز کے اور نوحہ سننے والی لیئے جو قصداً سنے نوحہ کو اور راضی ہوا اسپر ۲ م وَعَنْ
سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبٌ لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ حَمِدَ اللّٰهَ وَشَكَرَ
وَإِنْ أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ حَمِدَ اللّٰهَ وَصَبَرَ فَالْمُؤْمِنُ يُؤْجَرُ فِي كُلِّ أَمْرِهِ حَتَّى فِي اللُّقْمَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ
فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاصؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عجب حال ہے مومن کے لیے یعنی مومن
کامل کے لیئے کہ اگر پہونچے اسکو نیکی حمد کرتا ہے اللہ کو اور شکر کرتا ہے اور اگر پہونچے اسکو مصیبت حمد کرتا ہے اللہ کو اور صبر کرتا ہے پس مومن ثواب
دیا جاتا ہے بیچ ہر کام اپنے کے لیئے صبر و شکر وغیرہ ان کے یہاں تک کہ بیچ لقمہ کے کہ اٹھاکر دے اسکو بیچ منھ بیوی اپنی کے روایت کی یہ بیہقی
نے شعب الایمان میں ف مباح چیزوں میں اگر نیت خیر کی کرے ثواب پاتا ہے پس بیوی کے منھ میں نوالہ دینے میں اگر نیت یہ کی
کہ حق اسکا میرے ذمہ پر واجب ہے اسکو ادا کرتا ہوں لیا اور واسطے خوشی اللہ کے دیتا ہوں ثواب دیا جاویگا ۲ م وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَلَهُ بَابَانِ بَابٌ يَصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهُ وَبَابٌ يَنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهُ فَإِذَا مَاتَ
بَكَيَا عَلَيْهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مومن مگر واسطے اسکے دو دروازے ہیں ایک دروازہ ہے کہ چڑھتے ہیں اس سے عمل اسکے اور ایک دروازہ
ہے کہ اترتی ہے اس سے روزی اسکی پس جب مرتا ہے روتے ہیں دونوں دروازے اسپر پس یہ سمجھا جاتا ہے قول اللہ تعالیٰ کے سے
پس نہ رویا کافروں پر آسمان اور زمین روایت کی یہ ترمذی نے ف ایک دروازہ سے عمل نیک چڑھتے ہیں اوپر جیسے لکھے
اعمال کے لکھے جاتے ہیں بعد لکھنے کے زمین میں اور ایک دروازہ سے رزق اترتا ہے اور پہونچتا ہے جس جسکو مقدر ہے پس جب
مرتا ہے تو دونوں دروازے روتے ہیں اسلیئے کہ ایک سے عمل نیک چڑھتے تھے اور دوسرے سے رزق اترتا تھا کہ وہ مدد ہے

اصل تنگ ہوا وہ محروم ہوئے اس عادت سے اور یہ بات بھی جانی ہوئی آیت مذکورہ سے اسطرح کہ انہیں کافروں کے حق میں فرمایا ہو کہ نہ روئے انپر آسمان اور زمین پس معلوم ہوا کہ مسلمانوں پر روتے ہیں ٢٩ ؛ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطَانِ مِنْ اُمَّتِيْ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطٌ مِنْ اُمَّتِكَ قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطٌ يَا مُوَفَّقَةُ فَقَالَتْ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ فَرَطٌ مِنْ اُمَّتِكَ قَالَ فَاَنَا فَرَطُ اُمَّتِيْ لَنْ يُصَابُوْا بِمِثْلِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ مرگئے ہوں واسطے اسکے دو فرزند پہلے بالغ ہونے کے امت میری میں سے داخل کریگا اسکو اللہ بسبب ان دونوں کے بہشت میں پھر کہا عائشہؓ نے پس جو شخص کہ مرگیا ہو واسطے اسکے ایک فرزند آپ کی امت میں سے فرمایا اور جو شخص کہ مرگیا ہو واسطے اسکے ایک فرزند پس یہی حکم ہے اے توفیق دی گئی پس کہا حضرت عائشہؓ نے پس وہ شخص کہ نہ مرا واسطے اسکے ایک بھی فرزند امت آپکی سے پہلے تو وہ کیا کرے فرمایا پس میں ہوں میر منزل امت اپنی کا نہیں مصیبت پہنچائی گئی مانند مصیبت میری کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف فرط اسکو کہتے ہیں کہ قافلہ سے پہلے جاکر منزل پہ پانی وغیرہ قافلہ کے لیے تیار کرتا ہے اور مراد یہاں سوائے فرط اسکے وہ فرزند ہو کہ پہلے بالغ ہونیکے مرجاوے اسکو فرط اسلیے کہا کہ پہلے جاکر درستی نعمتوں بہشت کی کرتا ہے ماں باپ کے لیے پیچھے شفاعت کر کر جنت میں لیجائیگا اور توفیق دی گئی بھلائیوں کی اور اچھی باتوں کی پوچھنے کی حضرتؐ نے اس خطاب خاص و کمالات سے حضرت عائشہؓ کو ممتاز کیا اور میں ہوں میر منزل امت اپنی کا یعنی پہلے انسے جاتا ہوں اور شفاعت کر کر جنت میں لیجاؤنگا اسلیے کہ ثواب بقدر مشقت کے ہوتا ہے پس میرا اٹھ جانا بڑی مصیبت ہوا انکے حق میں اس برابر کوئی مصیبت ہو ہی نہیں سکتی • ٣٠ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَلٰٓئِكَتِهٖ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ ابْنُوْا لِعَبْدِيْ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی موسی اشعریؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت مرتا ہے فرزند کسی بندے کا یعنی مومن کا فرماتا ہے اللہ تعالی فرشتوں اپنے کو یعنی ملک الموت اور تابع داروں انکے کو کہ قبض کی تم نے روح فرزند بندے میرے کی پس کہتے ہیں کہ ہاں پھر فرماتا ہے اللہ تعالی قبض کیا تم نے میوہ دل اسکے کا پس کہتے ہیں کہ ہاں پھر فرماتا ہے اللہ تعالے کہ کیا کہا بندے میرے نے کہتے ہیں تعریف کی تیری اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہا پس فرماتا ہے اللہ تعالے کہ بناؤ میرے بندے کے لیے ایک گھر بیچ بہشت میں اور نام رکھو اسکا بیت الحمد روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے ف اس گھر کا نام بیت الحمد اسلیے رکھا گیا کہ وہ ملتا ہے بدلے میں حمد و تسلیم کے کہ مصیبت میں کی تھی

٣١ ؛ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰى مُصَابًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ الرَّاوِيْ وَقَالَ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مَوْقُوْفًا اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ تسلی دے مصیبت زدہ کو پس واسطے اسکے ہے مانند ثواب اسکی کے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر حدیث علی بن عاصم راوی کے سے اور کہا ترمذی نے کہ روایت کیا اسکو بعضے محدثوں نے محمد بن سوقہ سے ساتھ اس اسناد کے موقوف ابن مسعودؓ پر ف

مصیبت زدہ عام ہے خواہ کسی کے مرنے کی مصیبت میں گرفتار ہو یا سوا اسکے پس جو کوئی مصیبت زدہ کو صبر کرنے کو کہتا ہے اور تسلی دیتا ہے خواہ اسکے پاس جا کر تسلی دے یا لکھ بھیجے تو اسکو بھی ویسا ہی ثواب ہوتا ہے جیسا مصیبت زدہ کو صبر کرنے پر ہوتا ہے اسلیے کہ یہ باعث ہوا ہے صبر کا الدال علی الخیر کفاعلہ یعنی جو اچھی بات کا رستا بتاتا ہے اسکو بھی ثواب مانند کرنے والے اسکے کے ہوتا ہے اور موقوف ہوا ابن مسعود پر لیکن حکم مرفوع میں ہے اور قوت دیتی ہے اسکو حدیث ابن ماجہ کی کہ ما من مسلم یعزی اخاہ بمصیبۃ الا کساہ اللہ من حلل الکرامۃ یوم القیامۃ یعنی نہیں کوئی مسلمان کہ تعزیت کرے بھائی اپنے کی مصیبت میں مگر کہ پہناوے گا اسکو اللہ جوڑے بزرگی کے سے دن قیامت کے سند اسکی حسن مرفوع ہے ۔ وَعَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰی ثَکْلٰی کُسِیَ بُرْدًا فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی برزہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص تسلی دے اس عورت کو کہ مر گیا بیٹا اسکا پہنایا جاویگا لباس خوب بہشت میں روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْیُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِصْنَعُوْا لِاٰلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ اَتَاھُمْ مَا یَشْغَلُھُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے عبد اللہ بن جعفر سے کہا جبکہ آئی خبر جعفر کے مرنے کی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پکاؤ اہل بیت کو کہ تیار کرو واسطے لوگوں جعفر کے کھانا پس تحقیق آئی ہے انکو وہ چیز کہ باز رکھتی ہے انکو کھانا پکانے سے یعنی خبر جعفر کے مرنے کی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ مستحب ہے قرابتیوں اور ہمسایوں کو کھانا پکا کر بھیجنا اہل میت کے لیے اور کھانا اسقدر ہو کہ وہ پیٹ بھر کر کھاویں ایک رات و دن اور بعضوں نے کہا کہ حلال ہے تین دن تک کہ ایام تعزیت کے ہیں اور اختلاف کیا ہے علما نے بیچ کھانے غیر اہل مصیبت کے اس کھانے کو اور ابو القاسم نے کہا کہ مضائقہ نہیں اسکے لیے کہ مشغول ہو تجہیز و تکفین میت کی میں پھر جب پکایا جاوے اہل میت کے لیے کھانا تو سنت ہے کہ بہت کہے انکو کھانے کے لیے تا مشغول نہووے انکو بسبب نہ کھانے کے از راہ حیا کے یا بسبب زیادتی غم کے اور یہ کھانا بھیجنا واسطے عورتوں نوحہ کرنے والیوں کے سخت حرام ہے اسلیے کہ مدد کرنی ہوتی ہے گناہ پہ اور تیار کرنا کھانے کا اہل میت کو واسطے جمع ہونے لوگوں کے بدعت مکروہ ہے بلکہ ثابت ہوا ہے جریر سے کہ گنتے تھے ہم اسکو نیاحت سے یعنی نوحہ کرنے سے اور اس سے یہی حرام ہونا اسکا معلوم ہوتا ہے اور کہا غزالی نے کہ مکروہ ہے کھانا اس سے کتاب ہونا میں یعنی ملا علی قاری لکھتے ہیں کہ یہ جب ہے کہ ہو مال یتیم یا غائب کے سے اور اگر یتیم یا غائب کے مال میں سے ہوگا تو وہ حرام ہے بلا خلاف ۔ ج ۲

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ نِیْحَ عَلَیْہِ فَاِنَّہٗ یُعَذَّبُ بِمَا نِیْحَ عَلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جسپر کہ نوحہ کیا جاتا ہے پس تحقیق وہ عذاب کیا جاوے گا بسبب نوحہ کیے جانے کے دن قیامت کے روایت کی بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عَمْرَۃَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّھَا قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَۃَ وَذُکِرَ لَھَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ الْحَیِّ عَلَیْہِ تَقُوْلُ یَغْفِرُ اللّٰہُ لِاَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَا اِنَّہٗ لَمْ یَکْذِبْ وَلٰکِنَّہٗ نَسِیَ اَوْ اَخْطَاَ اِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی یَھُوْدِیَّۃٍ یُبْکٰی عَلَیْھَا فَقَالَ اِنَّھُمْ لَیَبْکُوْنَ عَلَیْھَا وَاِنَّھَا لَتُعَذَّبُ فِیْ قَبْرِھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عمرہ بیٹی عبد الرحمن کی سے یہ کہ عمرہ نے کہا سنا میں نے حضرت عائشہ سے اور حال یہ تھا کہ ذکر کیا گیا واسطے انکے یہ کہ عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں کہ میت البتہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے زندہ کے اسپر کہتی تھیں عائشہ بخشے اللہ ابو عبد الرحمن کو

کہ کہیں ہو عبداللہ بن عمر کی خبر دی کہ تحقیق عبداللہ نے نہیں جھوٹ بولا ولیکن وہ بھول گیا یعنے جو کچھ آنحضرت سے سنا کہ یہ صورت خاص میں فرمایا تھا یا خطا کی کہ عام مراد لیا سوائے اسکے نہیں کہ گذرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک قبر ایک عورت یہودیہ کے کہ رویا جاتا تھا اسپر پس فرمایا تحقیق اہل اسکے روتے ہیں اسپر اور تحقیق وہ البتہ عذاب کی جاتی ہے اپنی قبر میں روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے عائشہ رضی اللہ عنہا یہ کہہ رہیں ہیں کہ کوئی ایک بات کہنے میں خطا کرتا ہے عبداللہ نے عذاب کیجاتی ہے قبر میں پس حضرت نے خاص اس یہودیہ کے حق میں فرمایا تھا اور اور کفار بھی اسیکے حکم میں ہیں اور انکے لیے بھی یہ مقرر ہوا کہ وہ بسبب بکا کے انکے عذاب کیجاتی ہے بلکہ یہ فرمایا کہ وہ عذاب میں ہے اور یہ خوار و ملعون جیسا کہ حال کافروں کا ہوتا ہے اور یہ روتے ہیں اور انکو عزیز رکھتے ہیں اور مرحوم جانتے ہیں پس حاصل حضرت عائشہ کے اعتراض کا یہ ہے کہ حضرت نے اس عورت کو بسبب کفر کے فرمایا تھا کہ وہ عذاب کیجاتی ہے اور ابن عمر سمجھے کہ حضرت نے بطریق کلیہ کے فرمایا کہ میت بسبب رونے زندوں کے قبر میں عذاب کیا جاتا ہے پس یہ اعتراض حضرت عائشہ نے اپنے اجتہاد سے کیا اور یہ اعتراض جب وارد ہو کہ یہ حدیث خاص اسی قصہ میں سنی گئی ہو حالانکہ یہ ثابت ہوئی ہے ساتھ الفاظ مختلفہ اور روایات متعددہ کے ابن عمر سے اور اوروں سے بھی مقید بھی اور مطلق بھی پس صورت خاص کہاں رہی اور تحقیق اسمیں جو علما نے اختلاف کیا ہے آگے مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ (ع ق) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مُلَیْكَةَ قَالَ تُوُفِّیَتْ بِنْتٌ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِمَكَّةَ فَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنِّیْ لَجَالِسٌ بَیْنَهُمَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ مُوَاجِهُهٗ اَلَا تَنْهٰى عَنِ الْبُكَاءِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَیْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ كَانَ عُمَرُ یَقُوْلُ بَعْضَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ فَقَالَ صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ حَتّٰی اِذَا كُنَّا بِالْبَیْدَاءِ فَاِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هٰؤُلَاءِ الرَّكْبُ فَنَظَرْتُ فَاِذَا هُوَ صُهَیْبٌ قَالَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ادْعُهُ فَرَجَعْتُ اِلٰی صُهَیْبٍ فَقُلْتُ ارْتَحِلْ فَالْحَقْ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَلَمَّا اَنْ اُصِیْبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَیْبٌ یَبْكِیْ یَقُوْلُ وَا اَخَاهُ وَا صَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ یَا صُهَیْبُ اَتَبْكِیْ عَلَیَّ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَیْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ یَرْحَمُ اللّٰهُ عُمَرَ لَا وَاللّٰهِ مَا حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَیْهِ وَلٰكِنْ اِنَّ اللّٰهَ یَزِیْدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَیْهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ حَسْبُكُمُ الْقُرْاٰنُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَضْحَكَ وَاَبْكٰی قَالَ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْكَةَ فَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ شَیْئًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے کہ کہا وفات کی گئی بیٹی عثمان بن عفان کی مکہ میں پس آئے ہم تاکہ حاضر ہوں نماز جنازہ اور دفن انکے میں اور حاضر ہوئے انکے لیے ابن عمر اور ابن عباس بھی پس تحقیق میں بیٹھا ہوا تھا درمیان ان دونوں کے پس کہا عبداللہ بن عمر نے واسطے عمرو بن عثمان کے کہ وہ سامنے تھے انکے کیا نہیں منع کرتے تم لوگوں اپنے اہل کو رونے سے یعنے ساتھ آواز اور نوحہ کے اسلیے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تحقیق میت البتہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے اہل اسکی کے اسپر پس کہا ابن عباس نے کہ تحقیق تھے حضرت عمر کہتے کچھ اسمیں سے یعنے اسمیں عام رونا منع معلوم ہوتا ہے اور وہ خاص رونے کو منع کرتے تھے کہ جو ساتھ آواز کے یا نوحہ کے ہو نزدیک قریب مبالغہ کے پھر حدیث کی ابن عباس نے پس کہا پھرا میں ساتھ حضرت عمر کے مکہ سے یہاں تک کہ جس وقت پہونچے ہم بیدا میں کہ نام ایک موضع کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے پس ناگہان عمر ملے ساتھ ایک قافلہ کے نیچے درخت کیکر کے پس کہا مجھکو جاؤ پس دیکھو کون ہیں یہ قافلہ والے پس دیکھا میں نے پس ناگہان

صہیب اپنے امیر دوست تھے اور انکے ہمراہی تھے کہا ابن عباسؓ نے پس خبر پہونچائی میں نے انکو پس کہا عمرؓ نے بلا انکو پھر گیا میں طرف صہیب کے اور کہا چل اور ملو امیر المومنین عمرؓ سے پس جب زخمی کیے گئے عمرؓ داخل ہوئے صہیب روتے ہوئے کہتے ای بھائی میرے ای صاحب میرے پس کہا حضرت عمرؓ نے اے صہیب کیا روتا ہے تو مجھ پر یعنی ساتھ آواز اور بیان کر کے اور حال یہ کہ فرمایا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مردہ یعنی مطلق مردہ یا قریب مرگ البتہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب بعضے رونے اہل اسکی کے اسپر یعنی جو رونا کہ ساتھ آواز کے اور نوحہ کے ہو پس کہا ابن عباسؓ نے پس جبکہ وفات ہوئی حضرت عمرؓ کی ذکر کیا میں نے یہ یعنی قول عمرؓ کا روبرو حضرت عائشہؓ کے پس کہا عائشہؓ نے رحم کرے اللہ عمرؓ کو قسم ہے خدا کی نہیں بات یوں ہے کہ بیان کی حدیث فرمائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ میت عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے اہل اسکی کے اسپر یعنی نہ مطلق رونے سے اور نہ بعض رونے سے ولیکن اللہ زیادہ کرتا ہے کافر کو عذاب بسبب رونے اہل اسکی کے اسپر اور کہا حضرت عائشہؓ نے کفایت ہے تمکو قرآن کہ فرماتا ہے اور نہیں اٹھاتا کوئی اٹھانے والا بوجھ دوسرے کا کہا ابن عباسؓ نے نزدیک اسکے مضمون آیت کا اور اللہ ہنساتا ہے اور رلاتا ہے کہا ابن ابی ملیکہ نے پس نہ کہا ابن عمرؓ نے کچھ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف زخمی کیے گئے عمرؓ یعنی جب مدینہ میں آئے اور زخمی ہوئے محراب مسجد میں اور انکو گھر میں اٹھالائے اور لوگ خبر کو گئے تو تحقیق صہیب بھی تھے وہ رونے لگے یہ کہکر کہ ای بھائی میرے ای صاحب میرے اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ نوحہ ہوا اسلیے کہ نوحہ وہ ہوتا ہے کہ بلند آواز سے ہو اور یہ ایسا نہ تھا اور اسکو بھی حضرت عمرؓ نے منع فرمایا احتیاطا کہ کہیں حد سے نہ بڑھ جاوے اور حضرت عائشہؓ نے جو اللہ کی حدیث کی قسم کھا کر تو یہ نفی اسکی کی ہے کہ جو عمرؓ سمجھے اسلیے کہ حدیث صحیح ہے بے شبہ اختلاف تعین مراد میں ہے عمرؓ اور ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ عذاب بسبب رونے کے ہے مومن کو اور کافر کو اور عائشہؓ کہتی ہیں کہ یہ کافر کے حق میں ہے اور وہ عذاب میں ہے روویں یا نہ روویں ولیکن اللہ تعالی زیادہ کرتا ہے کافر کو عذاب بسبب رونے اہل اسکی کے اسپر اور سبب اسکا یہ ہے کہ کافر راضی ہوتا ہے ساتھ رونے کے بلکہ بعضے وصیت کر جاتے تھے ساتھ رونے اور نوحہ کے بعد ازان دلیل پکڑی حضرت عائشہؓ نے اسپر کہ رونا اہل کا سبب عذاب میت کا نہیں ہوتا ساتھ اس آیت کے وَلَا تَزِرُ آخر تک یعنی گناہ کسی کا کسی پر نہیں لکھا جاتا پس رونا اور نوحہ کرنا گناہ اہل میت کا ہے میت پر کیوں لکھنے لگے اور کیوں عذاب کرنے لگے اسکو سبب اسکے آگے ابن عباسؓ نے بھی تائید کی کلام عائشہؓ کی اور نفی کی مذہب ابن عمرؓ کی کہ رونا اور ہنسنا آدمی کا اور غم و شادی اسکی خدا کی طرف سے ہے کہ پیدا کرتا ہے پس اسکو عذاب میں کیا دخل لیکن اس قول پر انکے اعتراض وارد ہوتا ہے کہ یہ بات تو مسلّم ہے کہ اللہ ہی نے پیدا کیے ہیں لیکن کرتا تو بندہ ہی ہے پھر اسپر ثواب و عذاب دیا جاتا ہے چنانچہ اس حدیث میں دونوں باتیں ہوتی ہیں اگر بھائی مسلمان کو دیکھکر ہنستا ہے تو ثواب پاتا ہے اور بطور تمسخر کے ہنستا ہے تو گنہگار ہوتا ہے اسی طرح غم اور خوشی کبھی خوب ہوتے ہیں ثواب دیا جاتا ہے اسپر آدمی کو اور کبھی برے ہوتے ہیں عذاب کیا جاتا ہے اسپر پس ابن عباسؓ کا قول جب ٹھیک ہو کہ ہنسنا اور رونا بے اختیاری ہوں اور جب اختیاری ہونگی ثواب و عذاب میں دخل ہوا اور چپ ہو رہنا ابن عمرؓ کا اس قصہ کو سنکر دلالت قبول پر نہیں کرتا کہ انکو یقین ہے یا ادب انکی بات کا ترک کیا جیسے کہ شان اہل علم کی ہے تمام ہوئی۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ شَقِّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِعْنَهُ فَقَالَ انْهَهُنَّ فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ قَالَ وَاللهِ غَلَبْنَنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَزَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللهُ أَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ جب آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خبر مارے جانے زید بن حارثہ کی اور جعفر کی اور ابن رواحہ کی غزوہ موتہ ۹۴

میں شہید ہوئے بیٹھے بیچ مسجد کے پہچانا جاتا تھا حضرت کے چہرہ مبارک میں غم اور میں دیکھتی تھی سوراخ دروازے کے سے یعنی درز دروازے کے سے پس آیا حضرت کے پاس ایک شخص اور کہا کہ تحقیق عورتیں جعفر کی کرتی ہیں ایسا اور ایسا اور ذکر کیا رونا انکا پس حکم فرمایا حضرت نے اسکو یہ کہ منع کرے انکو پھر گیا وہ پھر آیا حضرت کے پاس دوسری بار نہ مانا عورتوں نے کہنا اسکا پھر فرمایا حضرت نے کہ منع کر انکو پھر آیا حضرت کے پاس تیسری بار یعنی وہ گیا اور منع کیا اور انہوں نے نہ مانا پھر آیا تیسری بار کہا قسم ہے اللہ کی غلبہ کیا عورتوں نے ہم پر یا رسول اللہ پس گمان کیا حضرت عائشہؓ نے یہ کہ فرمایا حضرت نے پس ڈال انکے منہ میں مٹی پس کہا میں نے یعنی عائشہؓ نے اس شخص کو کہ خاک آلودہ کرے اللہ ناک تیری نہیں بجا لاتا جو کچھ حکم کرتے ہیں تجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ چھوڑا تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو رنج سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ڈال انکے منہ میں مٹی ظاہر یہ ہے کہ یہ کنایہ ہے اس سے کہ چھوڑ دے انکو بحال خود واسطے نہ نفع دینے نصیحت کے انکو حالت جزع و فزع میں اور لفظ ارغم اللہ سے آخر تک کا حاصل یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ نے اس شخص کو کہا کہ ذلیل کرے تجھکو خدا اس لیے کہ ایذا دی تو نے حضرت کو اور نہ چھوڑا رنج پہنچانا حضرت کا کہ حضرت کو رنج ہوتا ہے انکے سننے سے کہ وہ مرتکب ہیں برائی کی اور باز نہیں رہتیں منع کرنے سے کیوں نہ خوب ڈانٹ کر منع کیا تا حضرت کو ایذا نہ پہنچتی ۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ غَرِيْبٌ وَفِيْ اَرْضِ غُرْبَةٍ لَاَبْكِيَنَّهُ بُكَاءً يُتَحَدَّثُ عَنْهُ فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ عَلَيْهِ اِذْ اَقْبَلَتِ امْرَاَةٌ تُرِيْدُ اَنْ تُسْعِدَنِيْ فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا اَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ فَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ اَبْكِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہا جبکہ مرے ابو سلمہ کہا میں نے وہ تو اول تھے ام سلمہ کے کہا میں نے کہ ابو سلمہ تھے مسافر اور بیچ زمین مسافرت کے البتہ روؤں گی میں انکو رونا کہ نقل کیا جاوے گا وہ رونا یعنی لوگوں میں کہ ایسا روئی کہ کوئی نہیں رویا پس تھی میں تحقیق تیاری کی رونے کی انکے ناگاہ آئی ایک عورت ارادہ رکھتی تھی کہ شریک ہووے یعنی رونے میں پس سامنے آئے اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا ارادہ کرتی ہے تو کہ داخل کرے شیطان کو اس گھر میں کہ نکالا اسکو اللہ نے اس گھر میں سے دو بار پس ٹھہری میں رونے سے پس نہ روئی میں یعنی جو رونا کہ برا تھا یعنی نوحہ کر کے روایت کی یہ مسلم نے ف تیاری کی رونے کی یعنی قصد کیا رونے کا اور مہیا کیا اسباب جمع کرنے عورتوں کا نوحہ وغیرہ اور شاید کہ انکو تب تک معلوم نہ ہو گا کہ نوحہ کرنا حرام ہے اور مراد دو بار سے یا تو یہ ہے کہ ایک بار جس وقت کہ مسلمان ہوئے اور دوسری بار جبکہ دنیا سے با اسلام نکلے یا دو بار سے مراد یہ ہے کہ ایک بار جبکہ ہجرت کی مکہ سے طرف حبشہ کے کی اور دوسری بار جبکہ آئے ہجرت کر کے مدینہ میں داخل ہوئے ۔ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اُغْمِيَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَجَعَلَتْ اُخْتُهُ عَمْرَةُ تَبْكِيْ وَاجَبَلَاهُ وَاكَذَا وَاكَذَا تُعَدِّدُ عَلَيْهِ فَقَالَ حِيْنَ اَفَاقَ مَا قُلْتِ شَيْئًا اِلَّا قِيْلَ لِيْ اَنْتَ كَذٰلِكَ زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ فَلَمَّا مَاتَ لَمْ تَبْكِ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا بیہوشی ڈالی گئی عبد اللہ بن رواحہ پر یعنی بیہوش کیا پس شروع کیا بہن انکی عمرہ نے رونا اور یہ کہنا اے پہاڑ افسوس ہے ایسے اور ایسے گنتی تھی اوپر انکے خوبیاں انکی پس کہا عبد اللہ نے جس وقت کہ ہوش میں آئے یعنی جب ہوش میں آئے نہیں کہا تو نے کچھ مگر کہا گیا واسطے میرے بطور تنبیہ کے کیا ہے تو یعنی اگر کسی نے مثلا واجبلاہ کہا تو کہا گیا کیوں تو پہاڑ ہے کہ پناہ پکڑتے ہیں ساتھ تیرے اور زیادہ کیا ایک روایت میں کہ پس جب مرے عبد اللہ نہ روئی بہن انکی ان پر روایت کی یہ بخاری نے ف بیہوشی ڈالی گئی یعنی ایک مرض عارض ہوئی کہ قریب مرگ کے پہنچی اس میں بیہوشی ہوئی اگرچہ مرے نہیں اس بیماری میں بلکہ شہید ہوئے غزوہ موتہ میں ۔ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ بَاكِيْهِمْ فَيَقُوْلُ وَاجَبَلَاهُ

وَاسَيِّدَاهُ وَنَحْوَ ذٰلِكَ اِلَّا وُكِّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكَيْنِ يَلْهَزَانِهٖ وَيَقُوْلَانِ اَهٰكَذَا كُنْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ
اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کہتے تھے نہیں کوئی میت کہ مرے پس کھڑا ہو رونے والا انہیں سے
اور کہے ہائے پہاڑ وا ہائے سردار اور مانند اسکے مگر کہ نہیں کرتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھ میت کے دو فرشتے کہ ڈالتے ہیں ہاتھ اسکے سینہ میں اور کہتے ہیں کیا
ایسا ہی تھا تو روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب حسن ہے ف مراد میت سے میت حقیقی ہے یا قریب الموت اور کہا سیوطی نے شرح الصدور
میں بعد ذکر کرنے اس حدیث کے ان المیت لیعذب ببکاء اہلہ علیہ کہ اختلاف کیا ہے علماء نے بیچ عذاب ہونے میت کے بسبب رونے اہل اسکی کے
اوپر اسکے کئی مذہب ہیں ایک تو یہ کہ یہ حدیث ظاہر اپنے پر ہے مطلق بغیر قید وصیت یا کافر و غیر اسکے کہ نہیں سب حال پکار کر رونے اور نوحہ کرنے
اہل کے سے عذاب ہوتا ہے اور یہی رای عمر اور ابن عمر کی تھی ہے دوسرا یہ کہ نہیں عذاب کیا جاتا بسبب نوحہ کے مطلق تیسرا یہ کہ ب واسطے حال
کے ہے یعنی وہ عذاب کیا جاتا ہے حالت رونے انکے میں اوپر اسکے اور عذاب بسبب گناہوں اسکی کے ہوتا ہے نہ بسبب رونے کے چوتھا یہ کہ خاص
یہ کافر کے حق میں ہے اور یہ دونوں قول عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہیں اور پانچواں یہ کہ یہ خاص ہے ساتھ اسکے کہ ہو نوحہ طریقہ اسکے سے اور یہی
مذہب بخاری کا ہے اور چھٹا یہ کہ یہ انکے حق میں ہے کہ وصیت کر جاوے ساتھ اسکے یعنی جو کہ جاوے وارثوں سے کہ میرے بعد نوحہ کرنا اسکو
عذاب ہوگا اسلیئے کہ یہ اسی کا فعل ہے اور ساتواں یہ کہ یہ انکے حق میں ہے کہ نہ وصیت کرے ساتھ ترک اسکی کے پس ہوگی وصیت اسکی ترک کی
واجب جبکہ جانتا ہو حال اہل اپنی کے سے کہ کرینگے یہ آٹھواں یہ کہ عذاب ہوتا ہے بسبب ان باتوں کے کہ بیان کر کر روتے ہیں اہل اسکے اور وہ
ہوں بری شرعاً جیسے کہ کہتے تھے اہل جاہلیت اے بیوہ کرنے والی عورتوں کی اور اے یتیم کرنے والے اولاد کی اور اے خراب کرنے والے گھروں کے
نواں یہ کہ مراد ساتھ عذاب کرنے کے غصہ کرنا ملائکہ کا ہے اسکو ساتھ اس چیز کے کہ بیان کرتے ہیں اہل اسکے جیسے کہ اوپر مذکور ہوا دسواں یہ کہ
عذاب کیا جاتا ہے بسبب نوحہ کے قبر میں انتہی اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد ساتھ عذاب کے یہ ہے کہ رنج ہوتا ہے میت کو بسبب نوحہ کرنے اہل
اسکی کے اوپر اسکے جیسے کہ رنج ہوتا ہے بسبب سننے اور گناہوں اسکی کے اور خوشی ہوتی ہے بسبب سننے اچھے اعمال کے اور حاصل یہ کہ اگر میت سبب
ہوگا اس گناہ کا یعنی وصیت کر جاویگا نوحہ کرنیکی یا راضی ہوگا ساتھ اسکے پس عذاب محمول ہوگا حقیقت پر والا محمول ہوگا رنج اور رنج
پر برابر ہے کہ ہو نزع کے وقت یا بعد موت کے اور برابر ہے اس میں کافر اور مومن اور اس سے تطبیق حاصل ہو جاتی ہے اس آیت میں ولا تزر
وازرة وزر اخریٰ اور درمیان حدیثوں مطلقہ کے کہ اس باب میں آئی ہیں انتہی ۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَاتَ مَيِّتٌ مِّنْ اٰلِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعَ النِّسَاءُ يَبْكِيْنَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ يَنْهَاهُنَّ وَيَطْرُدُهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ
يَا عُمَرُ فَاِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ وَالْقَلْبَ مُصَابٌ وَالْعَهْدَ قَرِيْبٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ کہا مر گیا ایک مردہ اولاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یعنی حضرت زینب جیسا کہ حدیث مابعد میں نام انکا صحیح مذکور ہے پس جمع ہوئیں
عورتیں روتی لگیں اوپر اسکے پس کھڑے ہوئے حضرت عمر منع کرتے انکو یعنی اقرباء کو اور دھکے مار کر انکو یعنی ہمسائیوں کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے چھوڑ دے اے عمر کس واسطے کہ آنکھیں روتی ہیں اور دل مصیبت زدہ ہے اور وقت مرنے کا نزدیک ہے روایت کی یہ احمد اور نسائی نے
ف ظاہر یہ ہے کہ وہ عورتیں کچھ آواز سے روتی ہونگی بغیر بلند کرنے آواز کے پس منع کیا انکو حضرت عمر نے کہیں ایسا نہو کہ اس سے بڑھکر نوحہ
جو منع ہے شرع میں وہ کرنے لگیں پس حضرت نے حضرت عمر کو منع فرمایا اور عذر انکا بیان کیا ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَتْ زَيْنَبُ
بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَتِ النِّسَاءُ فَجَعَلَ عُمَرُ يَضْرِبُهُنَّ بِسَوْطِهٖ فَاَخَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بيده

بیدہ وقال مہلا یا عمر ثم قال ایاکن ونعیق الشیطان ثم قال انہ مہما کان من العین ومن القلب فمن اللہ عزوجل ومن الرحمۃ وما کان من الید ومن اللسان فمن الشیطان رواہ احمد اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا مری زینب بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس رونے لگیں عورتیں پس شروع کیا حضرت عمرؓ نے مارنا انکو ساتھ کوڑے اپنے کے پس ہٹایا عمرؓ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اور فرمایا آہستگی کرو اے عمرؓ پھر فرمایا عورتوں کو دور رکھو اپنے کو آواز شیطان کی سے یعنی چلا کر اور بیان کر کر رونا پھر فرمایا یہ کہ جو ہو کہ آنکھ سے یعنی آنسو اور دل سے یعنی غم پس وہ اللہ کی طرف سے ہے اور سبب رحمت کا ہے یعنی پیدا کی ہیں اسکو یعنی اور جو ہو ہاتھ سے اور زبان سے پس وہ شیطان سے ہے روایت کی یہ احمد نے ف جو ہو ہاتھ سے یعنی منہ پیٹنا او کپڑے پھاڑنے اور بال کھسوٹنے اور زبان سے یعنی چلانا اور نوحہ یعنی بیان کرنا یا وہ باتیں کہنی کہ رب کو ناپسند ہوں پس وہ شیطان سے ہے یعنی اسکے بہکانے سے ہے یا وہ پسند کیا ہوا ان چیزوں کو ہے

وعن البخاری تعلیقا قال لما مات الحسن بن الحسن بن علی ضربت امرأتہ القبۃ علی قبرہ سنۃ ثم رفعت فسمعت صائحا یقول الا ھل وجدوا ما فقدوا فاجابہ آخر بل یئسوا فانقلبوا اور روایت ہے بخاری سے بطریق تعلیق کے یعنی بغیر سند کے کہا جب مرے حسن بیٹے حسن بیٹے علیؓ کے کھڑا کیا عورت انکی نے خیمہ انکی قبر پر برس روز پھر اٹھا لیا پھر سنا آواز کرنے والے کو یعنی ہاتف غیبی کو کہ کہتا ہے خبردار ہو کیا پایا اس چیز کو کہ گم کیا تھا پس جواب دیا اسکو دوسرے ہاتف غیبی نے بلکہ ناامید ہوئے اور پھر گئے ف تعجب کیا اور آپ بھی تین برس دن تک اور وہ مصیبت اور غم زوال انکے کا ہر روز تازہ ہوتا تھا اور ظاہر یہ ہے کہ خیمہ انہوں نے کھڑا کیا اسلیے کہ جمع ہوں دوست واسطے ذکر کے لیے اور قراءۃ قرآن کے لیے اور آویں لوگ دعا مغفرت اور رحمت کے لیے ۱۲

وعن عمران بن حصین وابی برزۃ قالا خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ فرای قوما قد طرحوا اردیتہم یمشون فی قمص فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابفعل الجاہلیۃ تاخذون او بصنیع الجاہلیۃ تشبہون لقد ہممت ان ادعو علیکم دعوۃ ترجعون فی غیر صورکم قال فاخذوا اردیتہم ولم یعودوا لذلک رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے عمران بن حصینؓ اور ابی برزہؓ سے کہ کہا دونوں نے کہ نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ کے پس دیکھا کئی شخصوں کو کہ پھینک دی تھیں انہوں نے اپنی چادریں چلتے تھے کرتوں میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فعل جاہلیت پر عمل کرتے ہو یا ساتھ کام جاہلیت کے مشابہت کرتے ہو تحقیق قصد کیا میں نے یہ کہ بددعا کروں تم پر ایسی دعا کہ پھر جاؤ تم طرف گھروں اپنی کے غیر صورتوں اپنی میں یعنی بندر یا سور وغیرہ ہو کر چلو کہا راوی نے پس لے لیں ان شخصوں نے اپنی چادریں اور پھر دوبارہ ایسا کام نہ کیا روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف اس سے معلوم ہوا کہ اس زمانہ میں رسم تھی کہ چادر کرتے پر اوڑھتے تھے اور رسم جاہلیت کی یہ تھی کہ جنازہ کے ساتھ چلتے تو چادر نہ اوڑھتے یہ اشارہ تھا پریشانی حال پر کما قال الطیبی کہ جب ادنی تغیر سے یعنی چادر اوتار کر چلنے پر یہ وعید شدید وارد ہوئی تو کیا حال ہوگا اکثر رسمیں بری برتنے پر ۱۲

وعن ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تتبع جنازۃ معہا رانۃ رواہ احمد وابن ماجۃ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ ساتھ جایا جاوے اس جنازے کے کہ اسکے ساتھ نوحہ کرنے والے ہوں نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے ف جنازے کے ساتھ جانا سنت ہے لیکن بسبب ساتھ ہونے اس فعل بد کے ترک کرے اسکو اور اسی طرح اگر کوئی اور بدعت خلاف شرع ہوتی ہو تو بھی ترک کرے اور یہ حدیث اصل مضبوط ہے اسکی کہ جس مجلس دعوت میں خلاف شرع باتیں ہوں وہاں نہ جاوے اگرچہ قبول دعوت سنت ہے لیکن بسبب بدفعل کے ترک کرے اسکو

ح وَعَنْ اَبِیْ حَسَّانَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ هُرَیْرَةَ اِنَّهٗ قَدْ مَاتَ لِیَ ابْنَانِ فَمَا اَنْتَ مُحَدِّثِیْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِیْثٍ
تُطَیِّبُ بِهٖ اَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا قَالَ نَعَمْ صِغَارُهُمْ دَعَامِیْصُ الْجَنَّةِ یَتَلَقّٰی اَحَدُهُمْ اَبَاهُ فَیَاْخُذُ
بِنَاحِیَةِ ثَوْبِهٖ فَلَا یَنْتَهِیْ حَتّٰی یُدْخِلَهُ اللّٰهُ وَاَبَاهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهٗ اور روایت ہے ابی حسان سے یہ کہ ایک شخص نے کہا ابو ہریرہ
کو کہ مرگیا بیٹا میرا یعنے چھوٹا بیٹا پس غم کیا میں نے اسپر کیا سنی تم نے دوست اپنے سے یعنے آنحضرت سے کچھ حدیث جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اسکا اثر کوئی
چیز کہ خوش کردے ہمارے دلوں کو ہمارے مردوں کی طرف سے یعنے جو کہ بسبب ولادت چھوٹی مرگئی ہے یاد وہ کچھ کلام آنحضرت کا کہا ابوہریرہ نے کہ ہاں
سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا چھوٹے لڑکے مسلمانوں کے جانور دریا کے سے ہونگے بہشت میں ملیگا ایک انکا باپ اپنے سے
پس پکڑیگا کونا کپڑے اسکے کا یا پیش جامہ اسکا پس نہ جدا ہوگا اس سے یہانتک کہ داخل کریگا اسکو بہشت میں روایت کی یہ مسلم نے اور احمد نے اور لفظ ہیں واسطے
احمد کے فوائد اسمیں جمع دعموص کی ہے اور دعموص ایک چھوٹا سا جانور ہوتا ہے کہ پانی میں غوطہ مارتا ہے اور پھر نکل آتا ہے اسکو ہندی میں جلاہا
کہتے ہیں اور دعموص اس شخص کو بھی کہتے ہیں کہ دخیل ہوتا ہے امور بادشاہوں اور امراء کے یعنے بے روک سیر کرتے پھرتے ہیں جنت میں جاتے ہیں
جہاں چاہتے ہیں نہیں منع کیے جاتے ہیں کسی جگہ کے جانے سے جیسے کہ لڑکے دنیا کے نہیں روکے جاتے کسیکا گھر میں جانے سے اور نہیں پردہ
کیا جاتا انسے اور اسمیں ذکر باپ ہی کا کیا اسلیے کہ ذکر اسی کا ہوا ہوگا اور ماں کو بھی اسی طرح جانا چاہیے بعضی حدیثوں میں ماں باپ
دونوں مذکور ہوے ہیں ح وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِیْثِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ یَوْمًا نَاْتِیْكَ فِیْهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ اجْتَمِعْنَ فِیْ یَوْمِ كَذَا وَكَذَا
فِیْ مَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَاجْتَمَعْنَ فَاَتَاهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُنَّ امْرَاَةٌ تُقَدِّمُ
بَیْنَ یَدَیْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلٰثَةً اِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوِ اثْنَیْنِ فَاَعَادَتْهَا مَرَّتَیْنِ ثُمَّ
قَالَ وَاثْنَیْنِ وَاثْنَیْنِ وَاثْنَیْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی سعید سے کہا آئی ایک عورت طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
پس کہا ای رسول خدا کے لے گئے مرد ساتھ حدیثوں آپ کی کے پس مقرر کیجیے ہمارے لیے اپنی طرف سے ایک دن کہ آئیں ہم پاس آپکے
اسدن میں تا سکھلاے ہمکو اس چیز سے کہ سکھلایا آپکو اللہ نے پس فرمایا حضرت نے جمع ہو تم فلانے دن میں اور فلانے وقت میں
فلانے میں یعنے مسجد میں یا گھر میں اور جگہ فلانی میں یعنے آگے کے جانب مکان کے یا اخیر کی جانب کے پس جمع ہوئیں عورتیں پھر آئے انکے
پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس سکھلایا انکو اس چیز سے کہ سکھلایا انکو اللہ نے پھر فرمایا حضرت نے نہیں تم میں کوئی عورت کہ آگے بھیجے
اپنی اولاد سے تین یعنے لڑکے یا لڑکیاں مر کر ہونگے اسکے لیے پردہ آگ سے پس کہا ایک عورت نے ان میں سے اے رسول خدا کے فرمائیے یا دو بھیجے ہوں پس
دوبارہ کہی اسنے یہ بات پھر فرمایا حضرت نے یا دو بھیجے ہوں یا دو یا دو یعنے جب بھی یہی ثواب ہوگا روایت کی یہ بخاری نے ح وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَیْنِ یُتَوَفّٰی لَهُمَا ثَلٰثَةٌ اِلَّا اَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِیَّاهُمَا
فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوِ اثْنَانِ قَالَ اَوِ اثْنَانِ قَالُوْا اَوْ وَاحِدٌ قَالَ اَوْ وَاحِدٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّ السِّقْطَ لَیَجُرُّ اُمَّهٗ
بِسَرَرِهٖ اِلَی الْجَنَّةِ اِذَا احْتَسَبَتْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَی ابْنُ مَاجَةَ مِنْ قَوْلِهٖ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دو مسلمان یعنے ماں اور باپ کہ مریں ان دونوں کے تین فرزند مگر داخل کریگا انکو اللہ بہشت میں ساتھ
فضل رحمت اپنی کے ان دونوں کو پس عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ فرمائیے یا دو پس فرمایا کہ ہاں یا دو صحابہ نے عرض کیا یا ایک فرمایا یا ایک

پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے تحقیق کچا حمل گرا ہوا البتہ کھینچیگا ماں اپنی کو ساتھ آنول نال اپنی کی طرف بہشت کے جبکہ صبر کرے اور گنے ماں اسکی بابت مرنے اسکے ثواب نقل کی یہ احمد نے اور روایت کی ابن ماجہ نے قول والذی نفسی بیدہ سے طرف ساتھ آنول نال کے بیان اشارہ ہے طرف ملاقات کے درمیان اسکے اور ماں اسکی کے ہر گویا آنول نال ہاتھ سی کے ہو جاویگی کہ کھینچیگا ساتھ اسکے اسکو طرف بہشت کے اور اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ جب ایسے بچے کا کہ جسکے ساتھ دلکو تعلق نہیں ہوتا اسکا یہ ثواب ہوا تو جسکے ساتھ دلکو تعلق ہوتا ہے اسکا کیا کچھ ثواب ہوگا وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قدم ثلثۃ من الولد لم یبلغوا الحنث کانوا لہ حصنا حصینا من النار فقال ابو ذر قدمت اثنین قال واثنین قال ابی بن کعب سید القراء قدمت واحدا قال وواحدا رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ آگے بھیجے ہوں تین اپنی اولاد میں سے کہ نہ پہنچے ہوں حد بلوغ کو یعنی نابالغ ہوں ہونگے واسطے اسکے پناہ مضبوط آگ دوزخ سے پس کہا ابوذر نے آگے بھیجے میں نے دو فرمایا اور دو بھی کہا ابی بن کعب نے کہ کنیت انکی ابو المنذر ہے سردار قاریوں کے آگے بھیجا میں نے ایک لڑکا فرمایا حضرت نے اور ایک بھی یعنی ایک بھی پناہ ہوگا آگ سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے وعن قرۃ المزنی ان رجلا کان یاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ ابن لہ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتحبہ فقال یا رسول اللہ احبک اللہ کما احبہ ففقدہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما فعل ابن فلان قالوا یا رسول اللہ مات فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما تحب ان لا تاتی بابا من ابواب الجنۃ الا وجدتہ ینتظرک فقال رجل یا رسول اللہ لہ خاصۃ ام لکلنا قال بل لکلکم رواہ احمد اور روایت ہے قرہ مزنی سے یہ کہ ایک شخص تھا آتا حضرت پاس اور ہوتا اسکے ساتھ بیٹا اسکا پس فرمایا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دوست رکھتا ہے تو اسکو پس کہا تیرے ساتھ ہی رہتا ہوں کہا اسنے یا رسول اللہ دوست رکھے تمکو اللہ جیسے کہ دوست رکھتا ہوں میں اسکو پھر نہ پایا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اسکے پس فرمایا کیا ہوا بیٹا فلانے کا عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ مر گیا بیٹا اسکا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اسکے باپ کو جبکہ حاضر ہوا کیا نہیں دوست رکھتا تو اسکو کہ نہ آوے گا کسی دروازے پر دروازوں بہشت کے سے مگر پاویگا تو اسکو منتظر ہوگا تیرا یعنی تاکہ شفاعت کرے تیری اور لیجاوے ساتھ اپنے جنت میں پس کہا ایک شخص نے اے رسول اللہ کیا اسی کے لیے ہے یہ فضیلت یا ہم سبکے لیے پس فرمایا ہم سبکے لیے نقل کی یہ احمد نے وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان السقط لیراغم ربہ اذا ادخل ابویہ النار فیقال ایھا السقط المراغم ربہ ادخل ابویک الجنۃ فیجرھما بسررہ حتی یدخلھما الجنۃ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کچا بچہ البتہ جھگڑے گا پروردگار اپنے سے جبکہ داخل کرے گا پروردگار ماں باپ اسکے کو آگ میں یعنی ارادہ کریگا داخل کرنیکا پس کہا جاویگا اے کچے بچے جھگڑنے والے پروردگار اپنے سے داخل کر ماں باپ اپنے کو بہشت میں پس کھینچیگا انکو ساتھ آنول نال اپنی کے یہاں تک کہ داخل کریگا انکو بہشت میں روایت کی یہ ابن ماجہ نے وعن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یقول اللہ تبارک وتعالی ابن آدم ان صبرت واحتسبت عند الصدمۃ الاولی لم ارض لک ثوابا دون الجنۃ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اے بیٹے آدم کے اگر صبر کرے تو یعنی جا بجا

اور ثواب جو بوقت صدمہ پہلے کے نہیں رہتی ہے تا میں تیرے لیے ثواب کا سوا بہشت کے یعنے انکے بدلے میں بہشت ہی میں داخل کرونگا روایت کی یہ ابن ماجہ نے۔ وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ وَلَا مُسْلِمَةٍ يُصَابُ بِمُصِيبَةٍ فَيَذْكُرُهَا وَإِنْ طَالَ عَهْدُهَا فَيُحْدِثُ لِذَلِكَ اسْتِرْجَاعًا إِلَّا جَدَّدَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَأَعْطَاهُ مِثْلَ أَجْرِهَا يَوْمَ أُصِيبَ بِهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے حسین بن علیؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا نہیں کوئی مرد مسلمان اور نہ عورت مسلمان پہونچائی جاوین مصیبت پھر یاد کریں اسکو اگرچہ دراز ہو زمانہ مصیبت کا اس کے واسطے انکے انا للہ وانا الیہ راجعون مگر کہ تازہ کردیتا ہے یعنے ثابت کرتا ہے اللہ تعالیٰ نزدیک انکے ثواب اس کا پس دیتا ہے اسکو مانند ثواب اس مصیبت کے جس دن پہونچایا گیا تھا وہ مصیبت یعنے اور صبر کیا تھا اس روایت کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ فَلْيَسْتَرْجِعْ فَإِنَّهُ مِنَ الْمَصَائِبِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ ٹوٹ جاوے تسمہ پاپوش ایک تمہاری کا پس چاہیے کہ کہے انا للہ وانا الیہ راجعون اسلیے کہ یہ بھی مصیبتوں سے ہے ف شاید مراد تسمہ ٹوٹنے سے ادنی مصیبت ہے یعنے اگر ادنی مصیبت پہونچے تو بھی یہ پڑھے چنانچہ ایک روایت میں آیا ہے کہ چراغ حضرت نے [illegible] وَعَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ يَا عِيسَى إِنِّي بَاعِثٌ مِنْ بَعْدِكَ أُمَّةً إِذَا أَصَابَهُمْ مَا يُحِبُّونَ حَمِدُوا اللهَ وَإِنْ أَصَابَهُمْ مَا يَكْرَهُونَ احْتَسَبُوا وَصَبَرُوا وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ فَقَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ يَكُونُ هَذَا لَهُمْ وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ قَالَ أُعْطِيهِمْ مِنْ حِلْمِي وَعِلْمِي رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے ام درداءؓ سے کہ کہا سنا میں نے ابو درداء سے کہ کہتے تھے سنا میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا حضرت عیسیٰ کو اے عیسیٰ تحقیق میں پیدا کرونگا پیچھے تیرے ایک امت جسوقت کہ پہونچیگی انکو وہ چیز کہ دوست رکھتے ہیں یعنے کوئی نعمت شکر کرینگے اللہ کا اور اگر پہونچے انکو وہ چیز کہ مکروہ جانتے ہیں یعنے کوئی مصیبت امید ثواب کی رکھینگے اور صبر کرینگے اور حال یہ کہ نہیں ہے بردباری اور نہ عقل یعنے ایسی بردباری وعقل کہ جیسی چاہیے یا کامل پس کہا حضرت عیسیٰ نے اے رب میرے کسطرح ہوگا یہ واسطے انکے حالانکہ نہ بردباری ہے اور نہ عقل فرمایا دونگا میں انکو اپنے حلم میں سے اور علم میں سے روایت کی یہ دونوں بیہقی نے شعب الایمان میں ف بیان [illegible] واسطے صلحاء حضرت کی امت کے ہیں اور نہیں ہے بردباری اور نہ عقل حاصل ہوگا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بسبب مصیبت کے بردباری اور عقل جاتی رہیگی اور باوجود اسکے صبر کرینگے اور امیدوار ثواب کے رہینگے یعنے یہ دونوں صفتیں ایسی ہیں کہ بسبب انکے آدمی تامل کرکے جزع فزع کرنے سے باز رہتا ہے اور نفع اور ضرر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جانتا ہے پس باوجود نہ ہونے انکی کے صبر کرنا عجیب ہے حضرت عیسیٰ نے عرض کیا کہ جب بردباری اور عقل نہ ہوگی تو کیونکر صبر کرینگے اور امیدوار ثواب کے رہینگے فرمایا کہ دونگا میں حلم اور علم اپنا یعنے علم اور حلم اپنے پاس سے کہ بسبب دونوں کے سبب انکے صبر کرینگے اور امیدوار ثواب کے رہینگے

بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ

یہ باب ہے بیچ بیان زیارت کرنے قبروں کے یعنے فضائل اور آداب اور مقصود اسکی کے

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِي فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے بریدہؓ سے کہ کہا

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا میں نے تمکو زیارت کرنے قبروں کے سے پس زیارت کرو انکی اور منع کیا تھا میں نے تمکو کھانے گوشت قربانی کے سے بعد تین دن کے پس رکھو جبتک کہ خواہش ہو واسطے تمہارے اور منع کیا تھا میں نے تمکو نبیذ سے مگر بیچ مشک کے پس پیو سب برتنوں میں اور نہ پیو چیز نشے کی روایت کی یہ مسلم نے ف منع کیا تھا میں نے تمکو یعنی ابتداء اسلام میں حضرت نے قبروں کی زیارت سے منع فرمایا تھا اسلیے کہ زمانہ جاہلیت کا قریب تھا مبادا ایسی باتیں قبروں پر نکریں کہ باعث کفر کی ہوں جب کہ اسلام دلوں میں جم گیا اور اجازت دی پس زیارت قبروں کی مستحب ہے سب علماء کے نزدیک اسلیے کہ اس سے دل نرم ہوتا ہے اور موت یاد آتی ہے اور جانتا ہے کہ دنیا فانی ہے اور بہت فائدے ہیں اور ایک فائدہ یہ ہے کہ مردوں کے لیے دعا اور استغفار ہوتی ہے اور صحیح ہے آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بقیع میں تشریف لیجاتے تھے اور سلام بھیجتے تھے وہاں کے مردوں پر اور استغفار کرتے تھے انکے لیے اور علماء نے اختلاف کیا ہے اسمیں کہ آیا عورتوں کے حق میں بھی جائز ہے یا انکو بھی زیارت کرنی درست ہے صحیح یہ ہے کہ عورتیں سوائے حضرت کے مزار کی اور قبروں کی زیارت نکریں چنانچہ یہ مسئلہ باب مواضع الصلوٰۃ میں بیچ فائدہ حدیث لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور الخ کے کی مفصل مع روایات مذہب کے لکھا گیا ہے جو چاہے وہاں دیکھ لے اور کما فوسے نے کہ زیارت کی کئی قسمیں ہیں ایک تو فقط واسطے یاد کرنے موت اور آخرت کے تو بس اسکے لیے کافی ہے دیکھنا قبروں کا بغیر پہچاننے مردوں انکی کے دوسرے واسطے دعا وغیرہ کے پس وہ مسنون ہے ہر مسلمان کے لیے اور تیسری برکت حاصل کرنیکے لیے پس وہ زیارت اچھے لوگوں کی قبروں کی ہے اسلیے کہ انکے لیے برزخ میں تصرفات اور برکات ہیں ان گنت اور چوتھے واسطے ادائے حق صحبت اور قرابت کے ہے جیسا کہ حدیث ابی نعیم کی میں آیا ہے کہ جو کوئی زیارت کرے ماں باپ کی یا ایک کی دن جمعہ کے تو ہوتی ہے مانند حج کے اور پانچویں مہربانی اور انسیت کے لیے ہوتی ہے جیسے کہ آیا ہے حدیث میں کہ جو کوئی گذرتا ہے اوپر قبر مومن بھائی اپنے کے اور سلام کرتا ہے اسپر تو وہ پہچانتا ہے اسکو اور جواب سلام کا دیتا ہے اور آداب زیارت کے یہ ہیں کہ منہ قبر کی طرف اور پیٹھ قبلہ کی طرف کر کر سامنے میت کے منہ کے کھڑا ہووے اور سلام کرے اور قبر کو ہاتھ نہ لگاوے اور چومے نہیں اسکو اور نہ جھکے نہیں اور منہ خاک پر نہ ملے کہ یہ عادت نصاریٰ کی ہے اور پڑھنا قرآن کا قبر کے پاس مکروہ نہیں ہے۔ مستحب ہے کہ وقت زیارت کے پڑھے سورۂ اخلاص سات بار اور بخشے ثواب اسکا میت کو اور زیارت کرنی جمعہ کو افضل ہے اور دنوں سے خصوصاً اول روز میں چنانچہ حرمین شریفین میں یہی معمول ہے کہ اول روز جمعہ میں معلی اور بقیع میں زیارت کے لیے جاتے ہیں اور آیا ہے کہ دیا جاتا ہے میت کو علم و ادراک روز جمعہ کے زیادہ اور دنوں سے اور زیادہ پہچانتا ہے اسمیں زیارت کرنے والے کو اور دنوں سے اور مکروہ ہے روندنا قبروں کا بغیر ضرورت کے اور مستحب ہے کہ صدقہ دیا جاوے میت کی طرف سے بعد مرنے کے سات دن تک اور منع کیا تھا میں نے کھانے گوشت قربانی کے سے یعنی ابتداء اسلام میں لوگ محتاج تھے قدرت قربانی کی ہر کوئی نرکھتا تھا اسلیے حضرت نے قربانی کرنے والوں کو فرمادیا تھا کہ تین دن سے زیادہ نرکھا کریں گوشت قربانی کا بلکہ محتاجوں کو صدقہ دیا کریں پھر جب فراخی کی اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر اور احتیاج انکو نرہے اجازت دی حضرت نے کہ جتنے دنوں تک چاہو رکھو اور منع کیا تھا میں نے نبیذ سے نبیذ اسکو کہتے ہیں کہ کھجور یا انگور کو پانی میں بھگو رکھتے ہیں بعد اس کے پیتے ہیں یہ حلال ہے جب تک کہ نشہ کرنے والی نہووے پس حضرت نے ابتداء اسلام میں فرمادیا تھا کہ نبیذ مشک میں رکھی جایا کرے اسلیے کہ مشک پتلی ہوتی ہے اسمیں جلدی گرم ہو کر نشہ کرنے والی نہیں ہوتی اسواسطے اور برتنوں میں رکھنے سے منع فرمایا تھا کہ لاکھی باسنوں وغیرہ میں نرکھی جاوے اسلیے کہ اور باسنوں میں بسبب گرمی کے جلدی تغیر ہو کر نشہ کرنے والی ہوجاتی ہے اور ان ایام میں شراب منقریب ہی حرام ہوئی تھی ہنوز لذت شراب کی لوگ بھولے نہ تھے خوف ہوا کہ پھر

نشہ کی چیز نہ پینے لگیں بعد ازان کہ امر تحریم شراب کا مقرر ہوا اور اخیر زمانے میں لازم ہوا استعمال اسکا اگرچہ ظاہر باسن مین پینے کے لیے اجازت فرمائی
کہ سب باسنون مین پیا کرو جبتک کہ حد نشے کو نہ پہونچے جیسے کہ فرمایا و لا تشربوا مسکرا یعنے نہ پیو کوئی نشہ کی چیز حاصل یہ کہ منع نشہ کرنے والی چیز
سے ہے نہ باسن سے ۞ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ زَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ اُمِّهٖ فَبَكٰى وَاَبْكٰى مَنْ حَوْلَهٗ فَقَالَ اسْتَاْذَنْتُ
رَبِّيْ فِيْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِيْ وَاسْتَاْذَنْتُهٗ فِيْ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاُذِنَ لِيْ فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ زیارت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر ماں اپنی کی اور روئے اور رلایا ان لوگون کو گرد انکے تھے
پھر فرمایا کہ پروانگی مانگی تھی مین نے پروردگار اپنے سے اس بات مین کہ بخشش مانگون واسطے انکے پس اذن نہ دیا گیا میرے لیے اور پروانگی مانگی
تھی مین نے پروردگار اپنے سے بیچ اسکے کہ زیارت کرون مین قبر انکی کی پس اذن دیا گیا واسطے میرے پس زیارت کرو قبرون کی اسلیے کہ زیارت کرنی
یاد دلاتی ہے موت کو روایت کی یہ مسلم نے ف حضرتؐ کی مان کا نام آمنہ تھا حضرت جب چھ برس کے ہوئے تو وہ حضرت کو لیکر مدینہ کو گئین اپنے
ننہال کے لوگون کی ملاقات کو وہان سے پھر کر مکہ کو آتی تھین جب ابوا مین کہ نام ایک جگہ کا ہے پہونچین تو وہان انتقال انکا ہوا اور وہین
قبر انکی بنی پس جب ایک دفعہ حضرت وہان پہونچے تو روئے انکی جدائی پر اور رلایا انکو کہ گرد حضرت کے تھے یعنے حضرت اسقدر روئے کہ رونے
نے لوگون مین بھی تاثیر کی کہ حضرت کو روتے دیکھکر رونے لگے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرتؐ کی والدہ کافر رہین مذہب متقدمین کا تو
یہی ہے لیکن متاخرین نے ثابت کیا ہے اسلام حضرتؐ کی والدین کا پھر اسکی تین صورتین بیان کی ہین کہ یا تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر
تھین یا انکو دعوت اسلام کی نہین پہونچی ایام فترۃ میں تھین اسی میں مرین پہلے زمانۂ نبوت کے یا زندہ کیا اللہ تعالیٰ نے انکو حضرتؐ کی دعا سے پھر
ایمان لائین وہ اگرچہ حدیث حضرتؐ کی والدین کے زندہ کرنے کی نہایت ضعیف ہے لیکن چونکہ تعدد طرق کے تصحیح و تحسین کے ہے اسکی یہ بات گویا متقدمین
سے چھپی ہوئی تھی بعد ازان ظاہر کی اللہ تعالیٰ نے متاخرین پر اور شیخ جلال الدین سیوطی رح نے اسمین رسالے تصنیف کیے ہین اور اسکو طول سے
سے ثابت کیا ہے اور مخالفون کے شبہون کے جواب بیچ مین جو چاہے وہان دیکھ لے اور صحیح یہ ہے کہ اس مسئلہ مین سکوت بہتر ہے
وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَى الْمَقَابِرِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے بریدہ سے
کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکھلاتے مسلمانون کو جبکہ نکلیں طرف قبرون کے کہیں سلام ہے تمہارے گھر والون مومنون مین سے اور
مسلمانون مین سے اور تحقیق ہم اگر چاہے اللہ تعالیٰ ساتھ تمہارے البتہ ملینگے مانگتے ہین ہم اللہ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت یعنے
خلاصی مکروہات سے روایت کی یہ مسلم نے ف قبرون کی جگہ کو حضرت نے گھر فرمایا اسلیے کہ رہتے ہین مردے انمین مانند زندون کے گھرون کے اور
او من المومنین بیان ہے اہل الدیار کا اور والمسلمین تاکید ہے المومنین کی ۞

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ
لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ روایت ہے ابن عباس سے
کہ کہا گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبرون پر مدینہ مین پس متوجہ ہوئے انپر ساتھ منہ اپنے کے اور فرمایا سلام ہے تمہارے صاحب قبرون کے بخشے اللہ
ہمکو اور تمکو اور تم پہلے پہونچے ہو ہم سے اور ہم پیچھے سے آتے ہین روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف متوجہ ہوئے انپر یعنے
منہ پھیرا اسمین دلالت ہے اسپر کہ مستحب ہے حالت سلام کرنے مین میت پر یہ کہ منہ سامنے منہ میت کے اور دعا کرنے مین بھی اسی طرح ہے

اور اسی پر عمل ہے تمام مطعین کا سوا ابن حجر کے کہ انھوں نے کہا کہ سنت ہمارے نزدیک یہ ہے کہ حالت دعا میں قبلہ کی طرف منھ کرے اور کہا علما نے کہ زیارت میت کی مانند ملاقات اسکی کے ہے حالت حیات اسکی میں منھ کے سامنے منھ اسکی کے پھر اگر تھا زندگی میں کہ جناب میں اسکے بیٹھتا تھا دور بسبب بزرگی اسکی کے عظیم القدر پس اسی طرح زیارت اسکی میں کھڑا رہے یا بیٹھے دور سے اور اگر بیٹھتا تھا قریب اسکے حالت حیات اسکی میں اسی طرح بیٹھے قریب اسکے جب زیارت کرے اسکی اور جب زیارت کرے پڑھے سورہ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد تین بار پھر دعا کرے واسطے اسکے لیے اور نہ ہاتھ لگا دے قبر کو اور نہ بوسہ دے اسپر اسلیے کہ یہ عادت نصاریٰ کی سے ہے ۔ مراد عظیم القدر سے یہ ہے کہ وہ یا تو زمانے میں بڑا ہو مانند والدین وغیرہ کے یا دین میں بڑا ہو مانند استاد وغیرہ کے ۔ تمت ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اِلَى الْبَقِيْعِ فَيَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَاَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عائشہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ہوتی باری انکی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نکلتے آخر شب میں طرف مقبرہ مدینہ کے پھر فرماتے سلام ہو تم پر اے قوم مومنین اور آئی تمھارے پاس وہ چیز کہ تھے تم وعدہ دیے جاتے یعنی ثواب و عذاب کل کو یعنی قیامت کو تم ڈھیل دیے گئے ہو یعنی مدت میں تک اور تحقیق ہم اگر چاہا اللہ نے ساتھ تمھارے ملنے والے ہیں یا اللہ بخش بقیع غرقد والوں کو روایت کی یہ مسلم نے ف بقیع نام ایک جگہ کا ہے باہر مدینہ کے کہ اسمیں قبریں مدینہ والوں کی ہیں اور اسمیں پہلے درخت غرقد کے کہ نام ایک درخت کا ہے بہت تھے اسلیے اسکو بقیع غرقد کہا ۔ وَعَنْهَا قَالَتْ كَيْفَ اَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَعْنِيْ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ قَالَ قُوْلِيْ السَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ سے کہا کس طرح کہوں میں یا رسول اللہ مراد رکھتی تھی اس سوال سے کیا کہوں میں بیچ زیارت کرنے قبروں کے فرمایا کہہ سلام ہو اوپر صاحب گھروں کے مومنوں میں سے اور مسلمانوں میں سے اور رحم کرے اللہ پہلے جانے والوں پر اور پیچھے رہنے والوں پر اور تحقیق ہم اگر چاہا اللہ نے ساتھ تمھارے البتہ ملنے والے ہیں روایت کی یہ مسلم نے ف روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں کوئی گذرنے اپنے بھائی مومن کی قبر پر کہ وہ پہچانتا تھا اسکو دنیا میں پھر سلام کرے اسپر مگر کہ پہچانتا ہے وہ اسکو اور جواب دیتا ہے اسکو سلام کا ۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَيْهِ اَوْ اَحَدِهِمَا فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهٗ وَكُتِبَ بَرًّا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہے محمد بن نعمان سے پہنچاتے تھے حدیث طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا جو کوئی زیارت کرے اپنے ماں باپ دونوں کی یا ایک کی انمیں سے ہر روز جمعہ میں یا ہر ہفتہ بخشش کیجاتی ہے واسطے اسکے اور لکھا جاتا ہے بیچ دیوان اعمال میں نیکی کرنے والا ساتھ ماں باپ کے روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق ارسال کے وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن مسعود سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منع کیا تھا میں نے تمکو زیارت کرنے قبروں کے سے پس زیارت کرو قبروں کی پس تحقیق زیارت کرنا بے رغبت کرتا ہے دنیا سے اور یاد دلاتا ہے آخرت کو نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف بے رغبت کرتا ہے دنیا سے کہ جب انجام کار یہ ہے تو اسمیں دل لگانا بیجا ہے اور یاد دلاتا ہے آخرت کو

کر سولے اور جانے کے ایک اور ہو کہ ۔ باب یاد جو اسنے معلوم ہوا کہ قبروں میں جا کر نظر عبرت سے دیکھا اور موت یاد کرے کیونکہ یاد کرنا موت کا تزہید
والا دنیون کا ہے اور آسان کرنیوالا کدورتون کا ہے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زُوَّارَاتِ
الْقُبُوْرِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَالَ قَدْ رَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ هٰذَا
كَانَ قَبْلَ اَنْ يُّرَخِّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِيْ رُخْصَتِهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّمَا كُرِهَ زِيَارَةُ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَاءِ
لِقِلَّةِ صَبْرِهِنَّ وَكَثْرَةِ جَزَعِهِنَّ تَمَّ كَلَامُهُ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی عورتوں
زیارت کرنے والیوں قبروں کی کو روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کہا ترمذی نے کہ بعضے
اہل علم اسپر گئے ہیں یعنی یہ گمان کرتے ہیں کہ تھا یہ اسوقت کہ اجازت دین نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ زیارت کرنے قبروں کے پس جب کہ اجازت دی داخل ہوئے
بیچ اجازت کے مرد و عورت اور کہا بعضے عالموں نے سوائے اسکے نہیں کہ مکروہ ہوا عورتون نے زیارت کرنا قبرون کا عورتون کے لیے واسطے کم صبر
کرنے انکی کے اور سبب جزع فزع کرنے انکی کے تمام ہوا کلام ترمذی کا وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَدْخُلُ بَيْتِيَ الَّذِيْ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّيْ وَاضِعٌ ثَوْبِيْ وَاَقُوْلُ اِنَّمَا هُوَ زَوْجِيْ وَاَبِيْ فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَاللّٰهِ مَا دَخَلْتُهُ اِلَّا وَاَنَا مَشْدُوْدَةٌ
عَلَيَّ ثِيَابِيْ حَيَاءً مِّنْ عُمَرَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھی میں داخل ہوتی اپنے گھر میں کہ اسمیں مدفون تھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنے اور ابو بکرؓ بھی مدفون تھے اس حالت میں کہ تحقیق میں رکھتی یعنے اوتارتی بدن سے کپڑا اپنا یعنے چادر اور
کہتی میں یعنے اپنے دل میں سوائے اسکے نہیں شان یہ ہے کہ مدفون ہیں خاوند میرے یعنے حضرتؐ اور باپ میرا یعنے ابوبکرؓ اور دونوں اجنبی نہیں
ہیں پس جبکہ دفن کیے گئے عمر رضی اللہ عنہ ساتھ انکے یعنے اس مکان میں پس قسم ہے اللہ کی نہیں داخل ہوئی میں گھر میں مگر میں باندھے
ہوئے ہوتی اوپر اپنے کپڑے اپنے واسطے حیا کے عمرؓ سے کہ وہ اجنبی تھے روایت کی یہ احمد نے ف اسمیں دلیل ہے اسپر کہ لحاظ میت کا کرے
وقت زیارت کے مانند لحاظ اسکی کے حالت حیات اسکی میں اور شرح الصدور میں روایت ہے عقبہ بن عامر صحابی سے کہا کہ اگر روندوں میں آگ
یا پاؤن رکھوں تیزی تلوار کی پر یہان تک کہ کٹ جاوے پاؤں میرا محبوب بہتر ہے طرف میرے اس سے کہ چلوں میں کسی شخص کی قبر پر اور برابر ہے
میرے نزدیک کہ قبروں میں بول و براز کروں میں یا بازار میں سامنے لوگوں کے کہ لوگ دیکھتے ہوں اور ابن ابی الدنیا نے سلیم بن عتیر سے
روایت کی ہے کہ وہ گذرے ساتھ ایک مقبرہ کے اس حال میں کہ انکو زور کا پیشاب لگا ہوا تھا پس کہا لوگوں نے انکو کہ اوتر کر پیشاب کر لو کہا
سبحان اللہ قسم ہے اللہ کی میں حیا کرتا ہوں مردوں سے جیسے کہ حیا کرتا ہوں زندوں سے انتہی تمام ہوئی کتاب الصلوۃ فضل و کرم
خدا تعالیٰ کے سے صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔ کِتَابُ الزَّكٰوةِ یہ کتاب ہے بیچ
بیان زکوٰۃ کے ف زکوٰۃ نماز کے ساتھ مذکور ہے کلام مجید میں بیاسی جگہ پس یہ دلیل ہے اوپر کمال اتصال کے ان دونوں میں اور فرض کی گئی
زکوٰۃ دوسرے سال ہجری میں پہلے رمضان کے اور نہیں واجب ہے یہ انبیا پر بالاجماع اور زکوٰۃ کے معنی ہیں بڑھنا اور پاک کرنا پس شرع میں اسکو
زکوٰۃ اسلیے کہتے ہیں کہ اس سے مال بڑھتا ہے اور پاک ہوتا ہے بسبب نکلنے حق غیر کے یعنے فقرا کے اس سے اور بڑھتا ہے ثواب دینے والے کا اور پاک
ہوتا ہے وہ گناہوں سے اور زکوٰۃ کو صدقہ بھی کہتے ہیں اسلیے کہ دلیل ہے دینے والے کی صدق پر بیچ دعوی صحت ایمان کے اور صدقہ فطر کا
واجب کیا گیا دوسرے سال ہجری میں اور زکوٰۃ فرض کی گئی مکہ میں بالاجمال اور بیان کی گئی مفصل مدینہ میں اور منکر زکوٰۃ کا کافر ہوتا ہے اور
تارک اسکا فاسق گنہگار ہے قتل کیا جاوے نہ دینے والا اسکا کذا فی محیط السرخسی اور واجب ہوتی ہے علی الفور وقت تمام ہونے سال کے یہان تک کہ گنہگار

ہونا ہو اسکی تاخیر سے بلا عذر اور روایت رازی میں ہے کہ علی التراخی ہے یہان تک کہ گنہگار رہتا ہے نزدیک موت کے اور صحیح تر اول ہے کذا فی المہذب اور زکوٰۃ فرض ہے مسلمان عاقل بالغ مالک نصاب پر کہ برس بھر تک ملک میں رہے اور فارغ ہو دین سے اور حاجت اصلی سے اور نامی ہو خواہ حقیقۃً خواہ تقدیراً اور ملکیت کامل ہو اسمین پس نہین واجب ہوگی کافر پر اور نہ غلام پر اور نہ دیوانہ پر اور نہ لڑکے پر اور شرط اسکا مالک نصاب پر کہ برس بھر گذرے سے اسکا اور اگر اول سال اور آخر سال مالک نصاب کا ہو اور درمیان میں ضرور نہ زکوٰۃ دینی آوے گی اسلیے کہ بیچ میں عادۃً ہی سال کے حکم میں ہے اور نہین فرض ہے زکوٰۃ قرضدار پر قرض کی قدر میں پس اگر زیادہ ہو مال قرض سے اور بچے مقدار نصاب کو واجب ہوگی اسمین زکوٰۃ اور قرض میں یہی قید ہے کہ بندوں میں سے کوئی مطالبہ اسکا کرسکے پس دین نذر اور کفارات اور خطرہ وغیرہ مانند اسکا مانع وجوب زکوٰۃ کا نہیں اسلیے کہ نہیں مطالبہ بندوں میں سے کسی کو نہیں پہنچتا اور دین زکوٰۃ کا کہ حاکم کو اسکا مطالبہ پہونچتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ بھی مانع ہے وجوب زکوٰۃ کا اور حاکم کو مطالبہ پہونچتا ہے مال ظاہری میں جیسے مواشی میں اور مال تجارت میں کہ شہر میں لاوے یا غیر سے لیا ہے اور نقدی میں اور مال تجارت میں کہ شہر میں تجارت کرتا ہو مطالبہ نہیں پس دین باطل مانع وجوب زکوٰۃ کا ہے اور دوسرا نہیں اور اگر عورت تقاضا مہر کا کرتی ہو مانع ہے ورنہ نہیں اور بحرالرائق وغیرہ میں ہے کہ دین مانع ہے زکوٰۃ کا اور صدقہ فطر کا اور مذہب معتمد کے اور دین خواہ مانع ہے خواہ معجل ہو یا مؤجل اگرچہ مہر بیوی کا ہو مؤجل طلاق تک یا موت تک اور بعضوں نے کہا کہ مہر مؤجل مانع نہیں ہے اسلیے کہ کوئی مطالبہ اسکا نہیں کرتا عادۃً بخلاف معجل کے اور بعضوں نے کہا کہ اگر ہو خاوند ارادہ رکھنے والا ادا کا تو مانع ہوتا ہے والا نہیں اسلیے کہ وہ نہیں گنا جاتا ہے دین کذا فی حاشیہ البیان انتہی اور عورت اعتبار کیجاتی ہے غنیہ سبب مہر کے جبکہ ہو خاوند تونگر صاحبین کے نزدیک ہے اور بر بنیاد قول اخیر ابی حنیفہ کے نہیں اعتبار کیجاتی ہے غنیہ سبب سے کہ کہا گیا ہے کہ یہ اختلاف درمیان انکے مہر معجل میں ہے اور بسبب مہر مؤجل کے نہیں اعتبار کیجاتی ہے غنیہ اتفاقاً اور یہ جو کہا کہ وہ نصاب فارغ ہو حاجت اصلی سے اور حاجت اصلی سے مقصود ہے گھر رہنے کا اور کپڑے پہننے کے اور اسباب گھر کا اور جانور سواری کا اور غلام خدمت کا اور ہتھیار استعمال کے اور کتابیں علم کی اہل علم کے لیے اور اوزار پیشہ کے پیشہ ور کے لیے پس مثلاً اگر ایک نے مکان لیا نیت تجارت سے اور پھر اسمین رہنے لگا زکوٰۃ اسمین نہین واجب اور اگر مکان بہ نیت تجارت ہے اور فارغ ہو اسکے رہنے سے اسمین زکوٰۃ واجب ہے اسی طرح اور چیزوں کو سمجھنے اور اگر مکان یا غلام وغیرہ فارغ ہوں اسکی حاجت سے اور انمین نیت تجارت کی نہو تو زکوٰۃ انمین واجب نہیں اور جو کہا کہ ملکیت کامل ہو مراد اس سے یہ ہے کہ ملک ہو اصل شے پر اور تصرف کا پس مکاتب پر زکوٰۃ فرض نہیں اسلیے مالک ہے تصرف کا نہ اصل اس چیز کا اور مال ضمار میں بھی زکوٰۃ نہیں اسلیے کہ اصل شے کا مالک ہے اور اسکے تصرف میں نہیں اور مال ضمار اسکو کہتے ہیں کہ اس تک آدمی پہنچ نہ سکے وہ کئی قسم ہے ایک تو وہ مال گم جاتا ہے اور دوسرے وہ کہ جنگل میں دفن کر کے جگہ اسکی بھول گیا اور تیسرے وہ کہ دریا میں ڈوب جاوے اور چوتھے وہ کہ کوئی غصب کرے اور گواہ نہوں اسپر اور پانچویں وہ کہ بادشاہ لے لے ظلم سے اور چھٹے وہ کہ کوئی قرض لیکر منکر ہو جاوے اور گواہ نہوں اسپر پس اگر ان مالوں میں سے کوئی مال ہاتھ لگے تو اسمین زکوٰۃ پچھلے دنوں کی نہیں ہے بخلاف اس مال کے کہ گھر میں دفن کر کے بھول گیا ہو جب نکلے گا تو پچھلے دنوں کی زکوٰۃ دیوے گا اور بخلاف اس قرض کے لینے والا اقرار کرتا ہو خواہ لینے والا تونگر ہو خواہ مفلس اور یا انکار کرتا ہو لیکن گواہ ہوں اسکے اور یا قاضی جانتا ہو پس زکوٰۃ دینی آوے گی اس تفصیل سے کہ اگر وہ قرض بدلے مال تجارت کے ہو تو جب پانچواں حصہ نصاب کا لیوے تب ادا کرے درہم سے ہی کل کی یا ذیل کے وصول ہوں تو پچھلے دنوں کی زکوٰۃ دے اور جو قرض بدلے مال تجارت کے نہو جیسے کپڑے گھر کے پہنے

بیچے یا غلام خدمت کا بیچا یا گھر رہنے کا اور اُنکا مول لینے والے کے ذمہ قرض رہا پس اسمین جب زکوۃ پچھلے دنوں کی دینی آویگی کہ بقدر نصاب کے
یعنی دو سو درہم کے جیسے ساٹھ باون روپے سیدھی کل کے ہونے مین وصول ہوا اور جو قرض بدلا اس چیز کے ہو کہ مال نہیں جیسے مہر اور
وصیت اور بدل خلع وغیرہ کے اسمین جب زکوۃ دینی آویگی کہ بقدر نصاب کے وصول ہوا اور برس بعد اسکے گذر جاوے یعنی پچھلی زکوۃ نہیں دینی ہوگی
بلکہ اس برس کی کہ اسکے قبضہ مین رہا دیویگا اور یہ حکم اسکے نزدیک ہے کہ پہلے سے صاحب نصاب نہو اور اگر صاحب نصاب ہے جو پہلے سے تو اُسکے حق
مین یہ مال بمنزلہ مال مستفاد کے ہوگا پہلے مال کے ساتھ اسکی بھی زکوۃ دیگا گذرنا برس کا شرط نہیں اور شرط ادا کرنی زکوۃ کی یہ ہے کہ دیتے
وقت نیت کرے کہ زکوۃ دیتا ہوں یا جسوقت زکوۃ نکالے مال مین سے اُسوقت نیت کرے اور اگر سارا مال بعد برس کے دے اور نیت نہ کرے
زکوۃ کی تو زکوۃ ساقط ہوجاتی ہے بشرطیکہ کسی اور واجب کی نیت سے نہ دے اور اگر تھوڑا سا مال دیگا تو جتنا دیا ہے اسکی زکوۃ
امام محمدؒ کے نزدیک ادا ہوجاویگی اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اسکی بھی نہیں ادا ہوگی اور مکروہ ہے حیلہ کرنا واسطے ساقط کرنے زکوۃ کے
اور اگر غلام خریدا تجارت کے لیے پھر نیت کی خدمت لینے کی تو وہ تجارت کا نہیں رہتا خدمت ہی کا ہوجاتا ہے اسمین زکوۃ نہیں اور اگر خدمت
کی نیت سے لیا اور پھر تجارت کی نیت کی تو تجارت کا نہیں ہوجاتا جبتک بیچے نہیں جب بیچیگا تو اسکے مول مین زکوۃ دینی آویگی اور نصاب
زکوۃ اُسقدر مال کو کہتے ہین کہ اسمین زکوۃ دینی واجب ہو اور اسکا حکم مین سونا مثلاً چاندی یا مال تجارت کا دو سو درہم کی قدر ہو
چنانچہ آگے سب کے نصاب حدیثون مین مذکور ہین اور نصاب دو طرح کی ہوتی ہے نامی اور غیر نامی یعنی بڑھنے والی اور نہ بڑھنے والی
پھر نامی دو قسم ہے حقیقی اور تقدیری حقیقی مال سوداگری کا ہے کہ نفع سے بڑھتا ہے اور جانور کہ سبب بچون کے بڑھتے ہین اور تقدیری
سونا چاندی کہ ظاہر مین بڑھتا نہین لیکن صلاحیت رکھتا ہے بڑھنے کی اور غیر نامی جیسے مکان اور اسباب سوائے حاجت اصلی کے پھر
نصاب نامی کے ہونے سے زکوۃ دینی فرض ہوتی ہے اور زکوۃ ملنی اور عشر کا لینا اور صدقات واجبہ لینا نہین درست ہوتا اور صدقہ
فطر کا دینا اور قربانی کا کرنا واجب ہوتا ہے اور غیر نامی سے زکوۃ دینی نہین آتی مگر زکوۃ کا مال اور عشر کا اور صدقات واجبہ کا لینا
نہین درست ہوتا اور صدقہ فطر کا دینا اور قربانی کا کرنا واجب ہوتا ہے یہ سب ملتقی الابحر و مجمع و در مختار و عالمگیری و مولانا

الفصل الاول ❊ عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث معاذا الى اليمن فقال انك
تأتي قوما اهل كتاب فادعهم الى شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فان هم اطاعوا لذلك فاعلمهم ان الله
قد فرض عليهم خمس صلوات في اليوم والليلة فان هم اطاعوا لذلك فاعلمهم ان الله قد فرض عليهم صدقة تؤخذ
من اغنيائهم فترد على فقرائهم فان هم اطاعوا لذلك فاياك وكرائم اموالهم واتق دعوة
المظلوم فانه ليس بينها وبين الله حجاب متفق عليه ❊ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا
معاذ کو یمن کی طرف یعنی امیر یا قاضی وہان کا کرکر اور فرمایا تحقیق تو جاتا ہے ایک قوم اہل کتاب کے پاس یعنی یہود و نصاری پاس پس بلا
انکو طرف گواہی دینے اسکے کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول اللہ کے ہین پس اگر انھون نے مان لیا اسکو پس خبر دے
انکو کہ اللہ نے فرض کین ہین اُنپر پانچ نمازین دن رات مین پھر اگر مانا انھون نے اسکو پس خبردار کر انکو کہ اللہ نے فرض کی ہے
اُنپر زکوۃ لیجاوے اُنکے غنیون سے یعنی جو کہ مالک نصاب کے ہین اور دیجاوے اُنکے فقیرون کو پھر اگر مانین وہ اسکو پس
بچ تو لینے اچھے مال اُنکے سے یعنی جہانتک ہو اچھا مال اُنکا نہ لیجیو بلکہ اُنکے مال کو تین حصہ کیجیے اچھا برا بیچکا زکوۃ مین بیچکا

مال لیجاوے تو بد دعا مظلوم کی سے بچے زکوٰۃ کے لینے میں اور وہ جو حضرت نے بیچ حدیث کے واجب نہیں اسپر یا لیا نہ دعا اسکو بیان ہے
شاید واسطے اسکے کہ نہیں درمیان دعاء مظلوم کے اور درمیان قبول کرنے اسکے کوئی پردہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
اہل کتاب کے پاس وہاں مشرک اور ذمی بھی تھے مگر غلبہ اہل کتاب ہی کا تھا اسلیے انھیں کو ذکر کیا اور کہا ابن ملک نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے
اسپر کہ واجب ہے بلانا کفار کو طرف اسلام کے پہلے لڑنے کے لیکن یہ جب ہے کہ نہ پہونچی انکو دعوت یعنی بلانا طرف اسلام کے اور جبکہ پہونچ چکی ہے
انکو دعوت پس نہیں واجب بلکہ مستحب ہے ﴿وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ
ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ
فَيُكْوَى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ كُلَّمَا بَرَدَتْ أُعِيدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى
يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ﴾ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی
سونا رکھنے والا اور نہ چاندی رکھنے والا کہ نہ ادا کرے اس سے حق اسکا کہ زکوٰۃ ہے مگر جبکہ ہوگا دن قیامت کا بنائے جاوینگے واسطے اسکے تختے آگ کے
یعنی تختے سونے چاندی کے بنیں گے لیکن آگ میں ایسے گرم کیے جاوینگے کہ گویا آگ کے ہونگے جیسا کہ فرمایا پس گرم کیے جاوینگے بیچ آگ دوزخ کے
پس داغ دیے جاوینگے ساتھ ان تختوں کے پہلو اسکے اور پیشانی اسکی اور پیٹھ اسکی جبکہ جدا کیے جاوینگے یعنی بدن سے اور ڈالے جاوینگے
آگ میں پھر لوٹائے جاوینگے یعنی جبکہ ٹھنڈے ہو جاوینگے تو آگ میں ڈالے جاوینگے گرم کرنیکے لیے اور نکال کر پھر داغ دینگے ہمیشہ یونہی میں
کرتے رہینگے اس دن میں کہ ہے مقدار اسکی پچاس ہزار برس کی یہاں تک کہ حکم کیا جاوے درمیان بندوں کے پس دیکھے راہ اپنی یا طرف بہشت کے یا
طرف دوزخ کے ف مقدار اسکی پچاس ہزار برس کی یعنی کافر پر دن قیامت کا ایسا دراز معلوم ہوگا اور باقی گنہگاروں کو دراز معلوم ہوگا
بقدر گناہ انکی کے اور مومن کامل کو وہ دن بقدر دو رکعتوں نماز کے معلوم ہوگا اور دیکھے راہ اپنی یا طرف بہشت کے یعنی اگر اسکے ذمہ اور
گناہ نہ ہونگا سوائے اسکے اور یہ عذاب گناہ ترک زکوٰۃ کا بدلا ہو چکا داخل بہشت میں ہوگا اور یا طرف دوزخ کے یعنی اگر اسکے ذمہ اور گناہ ہونگا
سوائے اسکے یا اس عذاب سے گناہ ترک زکوٰۃ کا نہ جھڑا تو داخل دوزخ میں ہوگا اور یہاں تک کہ حکم کیا جاوے درمیان بندوں کے اس میں اشارہ ہے
طرف اسکے کہ زکوٰۃ نہ دینے والے عذاب میں ہونگے اور باقی خلق حساب میں ہے ﴿قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ فَالْإِبِلُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي
مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ أَوْفَرَ مَا كَانَتْ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا
فَصِيلًا وَاحِدًا تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهُ بِأَفْوَاهِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ
أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ﴾ کہا گیا یا رسول اللہ پس حکم اونٹوں کا کیا ہے یعنی اونٹوں کا
کیا حکم ہے یعنی انکی زکوٰۃ نہ دے تو کیا عذاب ہوگا فرمایا نہیں کوئی مالک اونٹ کا کہ نہ ادا کیا ہو انمیں سے حق انکا یعنی زکوٰۃ نہ دے اور یعنی
حق انکے سے دودھ دوہنا ہے دن پانی پلانے انکی کے مگر جبکہ ہوگا دن قیامت کا منہ کے بل ڈالا جاوے گا مالک اونٹ کا روبرو اونٹوں
کے بیچ میدان ہموار کے اس حالت میں کہ ہونگے اونٹ کامل تر گنتی میں اور موٹاپے میں نہ کم کرے گا مالک اونٹ کا انمیں سے ایک بچہ اونٹ کا
کو یعنی سب اونٹ اسکے وہاں موجود ہونگے حتی کہ سب بچے بھی ساتھ ہونگے اسکے اور اونٹ خوب فربہ ہونگے تا روندنے میں تکلیف
زیادہ ہو کچلینگے اسکو ساتھ پاؤں اپنے کے اور کاٹینگے اسکو ساتھ دانتوں اپنے کے جبکہ گذرے گی اسپر پہلی جماعت لائی
جاویگی اسپر پچھلی جماعت یعنی اسی طرح سے چلا جاوے گا کہ ایک قطار کے پیچھے دوسری قطار اونٹوں کی لگی رہیگی اس دن میں کہ ہے مقدار اسکی

اُسکی پچاس ہزار برس کی یہان تک کہ حکم کیا جاوے گا درمیان بندون کے پس دیکھے گا راہ اپنی یا طرف بہشت کے اور یا طرف دوزخ کے ف دودھ دوہنا
دن پانی پلانے کے یعنی جس دن باری تھی ان اونٹون کو پانی پلانے لیجاتے ہین تو عرب مین معمول تھا کہ لوگ پانی پر جمع ہوتے تھے اور ہر کل اونٹون کے
انکو دودھ دوہ کر پلاتے تھے پس حق واجب وہ تھون کا اگرچہ وہی زکوٰۃ ہے لیکن منجملہ حقوق انکے سے حق مستحب یہ بھی ہے کہ جس دن اونٹ پانی پینے
جاوین تو دودھ دوہ کر مسکینون کو پلاوے پس یہ مستحب ہے لیکن از راہ مروت اور ادائی شکر حق کے گویا بحکم واجب کا رکھتا ہے اسیلیے اس طرح فرمایا
کہ ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بسبب اس حق کے بھی عذاب ہووے گا قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ
بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ
وَلَا جَلْحَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِي يَوْمٍ
كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ کہا گیا یا رسول اللہ
کیا حال ہوگا مالک گائین کا اور مالک بکری کا فرمایا اور نہین مالک گائین کا اور نہ مالک بکری کا کہ نہ ادا کرے انکے حق انکا مگر جس وقت ہوگا دن قیامت
کا ڈالا جاوے گا میدان ہموار مین نہ کم کریگا ان مین سے کچھ نہ ہوگی انمین کوئی بکری یا گائین کہ ٹیڑھے ہون سینگ انکے اور نہ منڈے اور نہ
سینگ ٹوٹے یعنی سبھون کے سینگ سلامت ہونگے تا خوب سینگ مارین گے اسکو ساتھ سینگون اپنے کے اور کچلین گے اسکو ساتھ کھرون
اپنے کے جبکہ گذرے گی اسپر پہلی جماعت لائی جاوے گی اسپر پچھلی جماعت اس دن مین کہ ہوگی مقدار اسکی پچاس ہزار برس کی یہان تک
کہ حکم کیا جاویگا درمیان بندون کے پس دیکھے گا راہ اپنی یا طرف بہشت کے اور یا دوزخ کے قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَالْخَيْلُ قَالَ الْخَيْلُ
ثَلَاثَةٌ هِيَ لِرَجُلٍ وِزْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ فَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ وِزْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِيَاءً وَفَخْرًا وَنِوَاءً عَلَى أَهْلِ
الْإِسْلَامِ فَهِيَ لَهُ وِزْرٌ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ سِتْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِي ظُهُورِهَا وَلَا رِقَابِهَا
فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فِي مَرْجٍ وَرَوْضَةٍ فَمَا أَكَلَتْ
مِنْ ذٰلِكَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ لَهُ عَدَدَ مَا أَكَلَتْ حَسَنَاتٌ وَكُتِبَ لَهُ عَدَدَ أَرْوَاثِهَا وَأَبْوَالِهَا حَسَنَاتٌ
وَلَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَدَدَ آثَارِهَا وَأَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٍ وَلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا
عَلَى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا يُرِيدُ أَنْ يَسْقِيَهَا إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ کہا گیا یا رسول اللہ کیا حکم ہے گھوڑون کا فرمایا
پس گھوڑے تین طرح کے ہوتے ہین ایک تو ہوتے ہین آدمی کے لیے سبب گناہ کے اور ایک ہوتے ہین آدمی کے لیے پردہ اور ایک ہوتے ہین آدمی کے لیے
سبب ثواب کے پس وہ گھوڑے کہ واسطے انکے سبب گناہ کے ہین پس گھوڑے اس شخص کے ہین کہ باندھا انکو ریا اور فخر کے لیے اور واسطے دشمنی کے
اہل اسلام سے پس گھوڑے اسکے لیے سبب گناہ کے ہین اور وہ گھوڑے کہ اسکے لیے پردہ ہین پس گھوڑے اس شخص کے ہین کہ باندھا انکو واسطے خدا کے پھر
نہ بھولا حق اللہ کا بیچ پیٹھون انکی کے اور نہ گردنون انکی کے پس وہ گھوڑے اسکے لیے پردہ ہین اور وہ گھوڑے کہ اسکے لیے موجب ثواب کے ہین
پس گھوڑے اس شخص کے ہین کہ باندھا انکو واسطے خدا یعنی اہل اسلام کے لیے بیچ چراگاہ کے اور سبزہ کے پس نہین کھاتے ہین اس چراگاہ سے یا سبزہ
سے کچھ مگر لکھی جاتی ہین اسکے لیے نیکیان بقدر گنتی اس چیز کے کہ کھائی یعنی گھاس وغیرہ اور لکھی جاتی ہین اسکے لیے بقدر گنتی لید انکی کی
اور پیشاب انکے کی نیکیان یعنی اسلیے کہ یہ چیزین بھی اسکی باعث زندگی کی ہین اور نہین توڑتے وہ گھوڑے رسی یعنی رسی بندھا ہوا اپنا کو
پھر دوڑتے ہین ایک میدان یا دو میدان مگر کہ لکھتا ہے اللہ تعالی اسکے لیے نیکیان بقدر گنتی نقش قدم انکے کے اور لید انکی کے یعنی ہر حال مین

جو کہ بیچ میں اور نہیں گزرتا انکو ملک انکا شہر پر پس بیچ میں اس کے اور نیت ارادہ کرتا تھا کہ پاوے انکو مگر لکھے جاتے ہیں واسطے اس کے نیکیاں
موافق گنتی اس چیز کے یعنی ف یعنی وہ نیت پانی پلانے کی نہیں رکھتا تھا بلکہ بغیر قصد اسکی کے پانی پیا انکا یہ ثواب ہوگا پس اگر قصد کرے پلانے کا تو
کیا کچھ ثواب پاویگا اور آدمی جو فرمایا پس گھوڑے صاحب اسکو ثواب ہے یا اسلوب الحکیم کہتے ہیں جیسے کہ گویا حضرت نے فرمایا کہ مت پوچھو حال مستحق ثواب
گھوڑوں کا بلکہ پوچھو وہ بھی اور جو کچھ کہ سوا بہتر ہے نفع اور ضرر انکے پالنے والے کو اور ایک ہوتے ہیں آدمی کہ لیے پردہ کہ اسی سبب سے پردہ آبرو کا ڈھکا رہتا ہے اور
لوگ نہیں جانتے کہ فقیر محتاج ہے اور محفوظ رکھتے ہیں سوال کرنے سے اور اظہار حاجت سے روبرو لوگوں کے اور ریا اور فخر کے لیے لیتے لوگوں کے
دکھانے کے لیے کہ دیکھیں حشمت اسکی اور جانیں کہ بڑا صاحب ہے اور واقع میں ایسا نہیں اور تیسرے مراد یہ ہے کہ گھوڑے ہیں اس نیت سے کہ اپنے پیدا ہونے پر
فخر اپنا بیان کرینگے اور ماسوا اسکے دوسری قسم میں جو کہا وہ ضرورت ہوا واسطے جہاد نہیں ہے بلکہ واسطے اپنی ذاتی نیت سے باندھے کہ اللہ کی
فرمانبرداری میں کام آویں یعنی اپنی سواری کے لیے باندھے تاکہ حاجتوں شروع کے لیے سوار ہووے اور غیر واجباتی لوگوں سے چھپاوے
جیسا کہ اور روایت میں آیا ہے کہ رکھا تغنیا و تعففا یعنی باندھے گھوڑے تاکہ حاصل کرنے کی اور بچنے کے لیے مانگنے سے یعنی اسپر بیٹھ کر
سوداگری کے لیے جاوے یا کھیتی پر اور وقت جانے وہاں کے اور اور کسی ضرورت کے کسی سے مانگنا نہ پڑے ایسی جگہ وہ پردہ کرنے والا ہوگا
سوال و اظہار حاجت سے اور راہ خدا سے مراد لیجئے لی کہ تاکہ آرزو لازم آوے کہ تیسری میں راہ خدا سے جہاد اور نہ بھولا حق اللہ کا بیچ
پیٹھوں انکی کے یعنی سوار ہوا تو بیچ کاموں کے نیک اور مانگے دیا سواری کے لیے اور گھوڑیوں کے جفتی کے لیے عاریت کرد لوگوں کی کے لیے
زکوۃ انکی ادا کی اور شافعیہ کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ خبرگیری انکی کی ساتھ گھاس دانہ کے اور دور کیا ضرر انکے اور یہ اختلاف اسلیے ہے
کہ ہمارے نزدیک گھوڑوں میں زکوۃ ہے اگر جنگل میں چرتے ہوں گھوڑوں والا اختیار ہے کہ ہر گھوڑے پیچھے ایک دینار دیوے یا قیمت کر کے سب
انکی اور ہر دو سو درہم میں سے پانچ درہم دیوے یا حساب کر کے زکوۃ اور شافعی اور صاحبین کے نزدیک گھوڑوں میں زکوۃ نہیں ہے
دلیل انکی یہ حدیث ہے کہ فرمایا حضرت نے نہیں مسلمان پر اسکے غلام میں اور گھوڑے میں صدقہ اور دلیل ابو حنیفہ کی یہ حدیث ہے کہ فرمایا
حضرت نے ہر گھوڑے پر کہ جنگل میں چرے ایک دینار ہے اور قیمت مستحق کرنی گھوڑے کی روایت کی گئی ہے عمر سے اور شافعی سے
جو حدیث روایت کی ہے اور وہ گھوڑے غازی کے محمول ہے کہ سوار ہوتا ہے اوپر اسکے اور ایسے ہی غلام خدمت کرنیوالا ہے اور راہ خدا میں
واسطے اہل اسلام کے جہاد کرے اپنی اور مسلمانوں کو دیوے تا سوار ہو کر جہاد کریں بیچ **قِیْلَ** یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَالْحُمُرُ قَالَ مَا
اُنْزِلَ عَلَیَّ فِی الْحُمُرِ شَیْءٌ اِلَّا ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ الْفَاذَّۃُ الْجَامِعَۃُ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ
شَرًّا یَّرَہٗ۔ متفق علیہ کہا گیا یا رسول اللہ پس کیا ہے حکم گدھوں کا فرمایا نہیں اتارا گیا مجھپر گدھوں کے حق میں کچھ حکم مگر یہ آیت
یکتا جامع سب نیکیوں اور بدیوں کی پس جو شخص کہ عمل کرے مقدار ایک ذرہ کے بھلائی دیکھیگا اسکو اور جو شخص کہ عمل کرے مقدار
ایک ذرہ کے برائی دیکھیگا اسکو روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی اگر کسی گدھا مانگے کو دیگا سواری کے لیے واسطے جانے نیک کام کے ثواب
پاویگا اور اگر گناہ کرنے کے لیے سوار ہوئے کو دیگا گناہ ہوگا **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰتَاہُ
اللّٰہُ مَالًا فَلَمْ یُؤَدِّ زَکٰوتَہٗ مُثِّلَ لَہٗ مَالُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَہٗ زَبِیْبَتَانِ یُطَوَّقُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثُمَّ یَاْخُذُ بِلِھْزِمَتَیْہِ
یَعْنِیْ شِدْقَیْہِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا مَالُکَ اَنَا کَنْزُکَ ثُمَّ تَلَا وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ الْاٰیَۃَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ دیا اللہ نے مال پس ادا کی زکوۃ اسکی بنایا جاویگا

دیگئے لیے مال اسکا دن قیامت کے سانپ گنجا واسطے اسکے ہونگے دو نقطے سیاہ آنکھوں پر بطور طوق کے ڈالا جاویگا وہ سانپ اسکی گردن میں دن قیامت کے پھر پکڑیگا دونوں طرفین منہ سکے کی یعنی دونوں باچھیں اسکی پھر کہیگا میں ہوں مال تیرا میں ہوں گنج تیرا پھر پڑھی یہ آیت اور نہ گمان کریں وہ لوگ کہ بخل کرتے ہیں آخر آیت تک روایت کی یہ بخاری نے ف سانپ گنجا یعنے اسکے سر پر بال نہیں ہونگے یہ علامت ہے بہت زہریلے ہونے اور درازی عمر اسکے کی اور آیت حضرت نے سند کے لیے پڑھی کہ سو اللہ تعالی بھی اسی طرح فرماتا ہے ساری آیت یوں ہے ولا یحسبن الذین یبخلون بما آتاہم اللہ من فضلہ ہو خیرا لہم بل ہو شر لہم سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیامۃ یعنے اور نہ گمان کریں وہ لوگ کہ بخل کرتے ہیں ساتھ اس چیز کے کہ دی انکو اللہ نے فضل اپنے سے یعنے مال اپنا کہ وہ بہتر ہے انکے لیے بلکہ برا ہے انکے لیے قریب ہے کہ طوق ڈالے جاوینگے اس چیز کا کہ بخل کرتے ہیں ساتھ اسکے دن قیامت کے یعنے وہ مال طوق ہو کر پڑیگا گردنوں میں ع وعن ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من رجل یکون لہ ابل او بقر او غنم لا یؤدی حقہا الا اتی بہا یوم القیامۃ اعظم ما یکون واسمنہ تطؤہ باخفافہا وتنطحہ بقرونہا کلما جازت اخراہا ردت علیہ اولاہا حتی یقضی بین الناس متفق علیہ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہیں کوئی شخص کہ ہوں واسطے اسکے اونٹ یا گائیں یا بکری نہ دے حق انکا یعنے زکوۃ مگر کہ لائے جاوینگے وہ دن قیامت کے اس حالت میں کہ وہ بہت بڑے ہونگے اور بہت موٹی کچلیں گی اسکو ساتھ پانوں اپنے کے اور ماریںگے اسکو ساتھ سینگوں اپنے کے جب گذر جاوینگے آخر انکے پھر لائے جاویں اسپر پہلے انکے یہاں تک کہ حکم کیا جاوے درمیان آدمیوں کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ع وعن جریر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتاکم المصدق فلیصدر عنکم وہو عنکم راض رواہ مسلم اور روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ آوے تمھارے پاس زکوۃ لینے والا یعنے امام کی طرف سے کہ جسکو ساعی اور عامل کہتے ہیں پس چاہیے کہ پھرے تم سے اس حالت میں کہ وہ تم سے راضی ہو روایت کی یہ مسلم نے ف یعنے زکوۃ پوری ادا کرو تا وہ تم سے راضی جاوے ع وعن عبد اللہ بن ابی اوفی قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتاہ قوم بصدقتہم قال اللہم صل علی آل فلان فاتاہ ابی بصدقتہ فقال اللہم صل علی آل ابی اوفی متفق علیہ وفی روایۃ اذا اتی الرجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بصدقتہ قال اللہم صل علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ لاتے انکے پاس قوم زکوۃ اپنی فرماتے یا الہی رحمت بھیج فلانے شخص پر پس لایا حضرت کے پاس باپ میرا زکوۃ اپنی پس فرمایا الہی رحمت بھیج ابی اوفی پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں جسوقت کہ لاتا کوئی شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زکوۃ اپنی کہتے یا الہی رحمت بھیج اسپر ف دعا کرنی کسیکے لیے ساتھ لفظ صلوۃ کے تنہا درست نہیں سواے انبیا کے اور انبیا کے ساتھ کسی پر صلوۃ بھیجے تو درست ہے پس حضرت جو زکوۃ دینے والوں پر صلوۃ بھیجتے تھے یہ خاص حضرت کے سے ہے اور کو نہیں درست ہے ع وعن ابی ہریرۃ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر علی الصدقۃ فقیل منع ابن جمیل وخالد بن الولید والعباس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ینقم ابن جمیل الا انہ کان فقیرا فاغناہ اللہ ورسولہ واما خالد فانکم تظلمون خالدا قد احتبس ادراعہ واعتدہ فی سبیل اللہ واما العباس فہی علی ومثلہا معہا ثم قال یا عمر اما شعرت ان عم الرجل صنو ابیہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا

بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرؓ کو یعنے عامل کر کر زکوۃ لینے پر پس کہا گیا یعنے خبر دی کسی نے کہ زکوۃ نہ دی ابن جمیل نے اور خالد بن ولید نے اور عباسؓ نے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں انکار کیا ابن جمیل نے مگر اسلیے کہ وہ تھا فقیر پس غنی کیا اسکو اللہ نے اور رسول اسکے نے اور خالد پس تحقیق تم ظلم کرتے ہو یعنے اسواسطے کہ نہیں ہے اسپر زکوۃ اسلیے کہ اسنے تحقیق وقف کر رکھی ہیں زرہیں اپنی اور سامان لڑائی کا یعنے ہتھیار اور جانور اور اسباب لڑائی کا خدا کی راہ میں یعنے اور تم اسکو سوداگری مال جانتے ہو اور عباسؓ پس زکوۃ اسکی مجھپر ہے اور مثل اسکے ساتھ اسکے پھر فرمایا اے عمرؓ کیا نہیں جانتا تو کہ چچا آدمی کا مانند باپ اسکے کے ہے یعنے پس عباسؓ کو بجای باپ میرے کے جان اور تعظیم انکی کر اور مانند امت وے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ابن جمیل پہلا منافق تھا پھر مسلمان ہوا اور محتاج تھا اسنے حضرتؐ سے التماس دعا کی کی کہ مجھے ثروت ہووے میں شکرگذاری کروںگا پس حضرتؐ نے اسکے لیے دعا کی اور وہ غنی ہوا پس چاہیے تھا اسکو شکر کرنا اسنے کفران نعمت کیا کہ زکوۃ کا بھی انکار کیا حضرتؐ نے اسپر از راہ زجر کے کلام فرمایا اور غنی کیا اللہ اور رسول اسکے نے حضرتؐ نے غنی کرنیکو نسبت اپنی طرف اسلیے کیا کہ حضرتؐ کی دعا سے وہ غنی ہوا تھا اور حضرت عباسؓ چچا تھے حضرتؐ کے انکی زکوۃ جو حضرتؐ نے اپنے ذمے فرمائی سبب اسکا یہ تھا کہ حضرتؐ نے انسے دو کی زکوۃ لیلی تھی ایک تو اسی سال کی کہ جسکی مانگتے تھے اور ایک سال آیندہ کی جیسا کہ فرمایا خطابی نے اور مانند زکوۃ حال کے ساتھ اسکے کہ وہ زکوۃ سال آیندہ کی ہے صحیح **وعن** أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ لِي فَخَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَسْتَعْمِلُ رِجَالًا مِنْكُمْ عَلٰى أُمُورٍ مِمَّا وَلَّانِيَ اللّٰهُ فَيَأْتِي أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذِهِ هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ بَيْتِ أُمِّهِ فَيَنْظُرَ أَيُهْدٰى لَهُ أَمْ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلٰى رَقَبَتِهِ إِنْ كَانَ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرًا لَهُ خُوَارٌ أَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَأَيْنَا عُفْرَةَ إِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی حمید ساعدی سے کہا عامل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ لینے پر ایک شخص کو قوم ازد میں سے کہا جاتا تھا اسکو ابن لتبیہ پس جبکہ آیا ابن لتبیہ یعنے مدینہ میں کہا یعنے مسلمانوں سے کہ اسقدر مال واسطے تمہارے ہے یعنے زکوۃ اموال کی ہے مستحق اسکے تم ہو اور اسقدر تحفہ بھیجا گیا ہے میرے لیے پس خطبہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اسپر پھر فرمایا بعد حمد و ثنا کے تحقیق میں عامل کرتا ہوں کئی شخصوں کو تم میں سے اوپر کاموں کے اون کاموں میں سے کہ حاکم کیا ہے مجھکو اللہ نے پھر آتا ہے ایک انکا یعنے ان عاملوں میں سے پس کہتا ہے یہ تمہارے لیے ہے اور یہ تحفہ دیا گیا ہے مجھکو پس کیوں نہ بیٹھا اپنے باپ کے گھر میں یا اپنی ماں کے گھر میں پس دیکھتا کیا تحفہ بھیجا جاتا ہے اسکو یا نہیں قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتھ قدرت اسکی کے ہے نہیں لیگا کوئی اسمیں سے کچھ مگر لاویگا اسکو دن قیامت کے اس حال سے کہ اٹھائے ہوگا اسکو اپنی گردن پر یعنے رسوائی کے لیے اگر ہوگا اونٹ ہوگی واسطے اسکے آواز یا ہوگا بیل ہوگی واسطے اسکے آواز یا ہوگی بکری آواز کرتی پھر اوٹھائے حضرتؐ نے دونوں دست مبارک اپنے یہانتک کہ دیکھی ہمنے سفیدی حضرتؐ کی بغلوں کی یعنے سپیدی بیچ اوٹھانے ہاتھ پھر فرمایا الہی تحقیق میں نے پہنچا دیا یعنے جو تو نے فرمایا تھا یا الہی تحقیق میں نے پہنچا دیا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پس دیکھتا کیا تحفہ بھیجا جاتا ہے یعنے یہ تحفہ کہ بھیجا گیا ہے اسکے لیے بسبب عاملی کے ہے اگر عامل نہوتا اور گھر میں بیٹھا رہتا بھیجے اس سے معلوم ہوا کہ اگر تحفہ بھیجے کوئی دوست یا قرابتی عامل کو بسبب اسکے کہ اسکے لیے تحفہ بھیجا تھا نہ بسبب عامل کے تو جائز ہے لینا اسکا جیسا کہ

بیچ تحفہ اور ضیافت قاضی کے کہا گیا ہے اور کہا ابن ملک نے یعنی نہیں جائز عامل کو یہ کہ قبول کرے تحفہ اسلیے کہ نہیں دیتا ہے اسکو کوئی کچھ مگر واسطے طمع اسلیے کہ چھوڑ دے وہ کچھ زکوۃ میں سے اور یہ جائز نہیں انتہی تیج ۲ م قَالَ الْخَطَّابِيُّ وَفِيْ قَوْلِهٖ هَلَّا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ اُمِّهٖ اَوْ اَبِيْهِ فَيَنْظُرَ اَيُهْدٰى اِلَيْهِ اَمْ لَا دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ كُلَّ اَمْرٍ يُتَذَرَّعُ بِهٖ اِلَى مَحْظُوْرٍ فَهُوَ مَحْظُوْرٌ وَكُلُّ دَخِيْلٍ فِي الْعُقُوْدِ يُنْظَرُ هَلْ يَكُوْنُ حُكْمُهٗ عِنْدَ الْاِنْفِرَادِ كَحُكْمِهٖ عِنْدَ الْاِقْتِرَانِ اَمْ لَا هٰكَذَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ کہا خطابی نے اور بیچ قول آپکے کیوں نہ بیٹھا بیچ گھر ماں اپنی کے یا باپ اپنے کے پس دیکھتا کیا تحفہ بھیجا جاتا ہے طرف اسکے یا نہیں دلیل ہے اسپر کہ جس چیز کو وسیلہ کیا جاوے ساتھ اس چیز کے طرف کسی کام حرام کے پس وہ وسیلہ بھی حرام ہے اور جو عقد داخل ہو بیچ عقدوں کے یعنی مثل بیع اور ہبہ اور نکاح اور مانند انکی کے دیکھا جاوے کیا ہے حکم انکا نزدیک جدا ہونیکے مانند حکم اسکے کے وقت نزدیک ہونیکے یا نہیں یعنی پس پہلی بات صحیح ہے اور دوسری نہیں صحیح اسی طرح ہے شرح السنۃ میں **ف** پس وہ وسیلہ بھی حرام ہے داخل ہے اسمیں قرض کہ منفعت کے لئے دے اور گھر گروی کا کرایہ اسمیں گروی لینے والا بغیر کرایہ کے اور جانور گروی کیا گیا کہ سوار ہوا اسپر اور فائدہ اٹھاوے اس سے بغیر عوض کے اور مثال دوسرے قاعدے کی یہ ہے کہ بیچی کسیکے ہاتھ کوئی چیز دس روپیہ کی سو روپیہ کو تاکہ قرض دے اسکو بیچنے والا اسکو ہزار روپے مثلاً اور واسطے قرض کا نفع اس چیز کے ثمن میں سمجھے پس یہ نہیں درست اسلیے کہ اگر فقط وہ چیز بیچتا تو وہ کاہیکو لیتا اس قرض کے لالچ سے لی ہے گویا سود قرض کا اس چیز کے مول میں اداکیا اور جہاں دو عقدیں ایسی ہوں کہ اگر ایک کو دوسرے سے جدا کریں تو بھی روا رکھیں تو وہ درست ہے مثلاً اسی صورت مذکورہ میں دس روپیہ کی چیز دس ہی روپیہ کو بیچتا اور یہ دونوں قاعدے جو خطابی نے حدیث سے نکالے پس پہلا قاعدہ تو موافق ہے مذہب ہمارے کے بھی اور مذہب شافعی کے بھی اسلیے کہ قواعد مقررہ سے ہے کہ وسائل حکم مقاصد کا رکھتے ہیں پس وسیلہ طاعت کا ہے طاعت اور وسیلہ معصیت کا معصیت اور دوسرا قاعدہ موافق مذہب مالک اور احمد کے ہے کہ منع کرتے ہیں حیلوں کو کہ جنکے سبب سے ربا وغیرہ نکلتے ہیں اور ابو حنیفہ اور شافعی وغیرہما مباح رکھتے ہیں پس نہیں وہ قائل اس قاعدے کے اور اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ مسئلہ کہ بطور مثال کے ذکر کیا امام ابو حنیفہ کے نزدیک درست ہے بلکہ یہ انکے نزدیک بھی نہیں درست بسبب اور قاعدے کے اور بعضے حیلے انکے نزدیک درست ہیں اسلیے کہا کہ وہ قائل اس قاعدے کے نہیں ہیں ۱۲ مولانا وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهٗ كَانَ غُلُوْلًا يَّاْتِيْ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عدی بن عمیرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو عامل کریں ہم تم میں سے کسی کام پر پھر چھپا دے ہم سے مقدار سوئی کے اور زیادہ اس سے تو یہ ہے چوری خیانت کی ہوگا یہ چھپانا خیانت اور لاویگا اسکو دن قیامت کے لیے از راہ فضیحت کے روایت کی یہ مسلم نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كَبُرَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ اَنَا اُفَرِّجُ عَنْكُمْ فَانْطَلَقَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّهٗ كَبُرَ عَلٰى اَصْحَابِكَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكٰوةَ اِلَّا لِيُطَيِّبَ مَا بَقِيَ مِنْ اَمْوَالِكُمْ وَاِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيْثَ وَذَكَرَ كَلِمَةً لِتَكُوْنَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ فَكَبَّرَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَلَا اُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ اِذَا نَظَرَ اِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَاِذَا اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ وَاِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا جب اوتری یہ آیت اور جو لوگ کہ جمع کرتے ہیں سونا اور روپا بھاری ہوئی یہ آیت مسلمانوں پر پس کہا عمر نے کھول دونگا میں اس فکر کو تم سے پس گئے عمر اور کہا اے نبی اللہ کے تحقیق بھاری ہوئی اصحاب پر یہ

یہ آیت فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے نہیں فرض کی زکوٰۃ مگر اسلیے کہ پاک کرے اُس چیز کو کہ باقی رہا ہی مال تمہارے سے اور سوائے اسکے نہیں کہ مقرر
کی ہو میراث اور ذکر کیا ایک کلمہ تاکہ ہو میراث واسطے اُس شخص کے کہ پیچھے تمہارے ہو پس کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کہا عمر نے یعنے بسبب خوشی کے
کہ دفع ہوئی اس مشکل کے سے حاصل ہوئے پھر فرمایا حضرت نے واسطے عمر کے کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ بہتر اُس چیز کے کہ جمع کرے آدمی وہ
بی بی ہو صورت نیک بخت جبکہ دیکھے طرف اسکے خوش کرے اسکو اور جب حکم کرے اسکو فرمانبرداری کرے اسکی اور جب غائب ہو اوس سے محافظت کرے
اسکی روایت کی یہ ابوداؤد نے ف ساری آیت یون ہے وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ
یعنی جو لوگ کہ جمع کرتے ہین سونا اور چاندی اور خرچ نہین کرتے راہ خدا مین پس خبر دے انکو عذاب دردناک کی یعنے انکو آگ دوزخ کی مین گرم
داغینگے انکے پیشانیان اور پہلو اور پیٹھین انکی پس جب یہ آیت اوتری تو صحابہ پر گران ہوئی اسلیے کہ وہ ظاہر آیت سے یہ سمجھے کہ مطلق جمع
کرنا مال کا منع ہے پھر حضرت عمر نے عرض کیا حضرت سے جو کہ مذکور ہوا حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ تو اسلیے فرض کی ہے کہ باقی مال پاک
ہو جاوے یعنی جب زکوٰۃ ادا کی تو باقی مال پاک ہوا اگر جمع کرو تو کچھ مضائقہ نہین پس آیت مذکورہ مین جو وعید لایا ہے مال کے جمع کرنے پر تو وہ
اسی صورت مین ہے کہ زکوٰۃ نہ دے اور اگر زکوٰۃ دیکر جمع کرے وہ داخل اس وعید مین نہین اور ذکر کیا کلمہ یہ قول ابن عباس راوی کا ہے کہ حضرت نے بعد
طلب
تھا جانا فرض المواریث کے ایک کلمہ اور ذکر کیا کہ مجھے یاد نہ رہا مجھے اسی قدر یاد رہا کہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میراث اسلیے فرض کی ہے کہ ہو میراث
تمہارے پچھلون کے لیے کہ وارث ہین یعنے اگر مطلق جمع کرنا مال کا منع ہوتا تو نہ فرض کرتا اللہ تعالیٰ زکوٰۃ اور نہ میراث پھر جبکہ بیان کیا حضرت نے
صحابہ سے کہ جمع کرنا مال کا منع نہین ہے جبتک کہ زکوٰۃ ادا کرتے رہین اور دیکھا خوش ہونا صحابہ کا بسبب اسکے رغبت دلائی انکو طرف اس چیز کے کہ
وہ بہتر ہے مال سے کہ وہ عورت ہے نیک بخت وخوبصورت اسلیے کہ سونا روپا نہین نفع دیتا تجھکو مگر بعد جانیکے تیرے پاس سے بخلاف بیوی کے کہ وہ
جبتک ساتھ تیرے ہے رفیق تیری ہے دیکھتا ہے تو خوش کرتی ہے تجھکو اور حاجت روائی تیری ہوتی ہے اُس سے اور اطاعت تیری کرتی ہے
اور غائبانہ نگہبانی تیرے مال کی اور اولاد کی کرتی ہے اور اولاد اس سے پیدا ہوتی ہے کہ قوت بازو ہوتی ہے حیات مین اور جانشین ہوتی ہے
بعد مرنیکے اور اور بہت کام آتی ہے اور روایت مرفوع میں آیا ہے کہ جسنے نکاح کیا پس تحقیق مضبوط کیا دو تہائی دین اپنا صح
وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَأْتِيكُمْ رُكَيْبٌ مُبْغَضُونَ فَإِذَا جَاءُوكُمْ
فَرَحِّبُوا بِهِمْ وَخَلُّوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَبْتَغُونَ فَإِنْ عَدَلُوا فَلِأَنْفُسِهِمْ وَإِنْ ظَلَمُوا فَعَلَيْهِمْ وَأَرْضُوهُمْ فَإِنَّ تَمَامَ زَكَاتِكُمْ رِضَاهُمْ
وَلْيَدْعُوا لَكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے جابر بن عتیک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آوینگے تمہارے پاس چھوٹا سا قافلہ
یعنے عامل آوینگے زکوٰۃ لینے کو کہ دشمن رکھے گئے ہین یعنے بحکم طبیعت کے لوگ انکو دشمن رکھتے ہین اسلیے کہ مال لینے کو آتے ہین پس جس وقت آوے
تمہارے پاس پس کہو انکو مرحبا یعنے خوش وقت آئے تم اور خالی کرو درمیان انکے اور درمیان اس چیز کے کہ طلب کرین یعنے مال زکوٰۃ کا انکے
روبرو حاضر کرو کوئی چیز حائل اور مانع درمیان مین نہ رکھو پس اگر زکوٰۃ لینے مین عدل کرینگے پس اپنے لیے کرینگے یعنے ثواب عدل کا
پاوینگے اور اگر ظلم کرینگے پس وبال انپر ہے اور راضی کرو زکوٰۃ لینے والونکو اسلیے کہ پوری زکوٰۃ تمہاری رضا انکی ہے اور چاہیے
کہ دعا کرین عامل تمہارے لیے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف اگر ظلم کرینگے مراد یہ ہے کہ اگر ہے ظالم جانو انکو بسبب اعتقاد اور
گمان اپنے کے یا بالفرض والتقدیر ظلم کرین یہ مبالغہ فرمایا ورنہ اگر حقیقۃً ظلم کرین راضی کرنا ظالم کا کیونکر ہو سکتا ہے اور راضی کرنے
لیے خوب کوشش کرو انکے راضی کرنے مین حتی الامکان کہ دو انکو زکوٰۃ واجب بغیر تحصیل و خیانت کے اگرچہ اصل واجب زکوٰۃ

ساتھ ادائے مال کے ادا ہو جاتی ہے ولیکن راضی کرنا کمال اسکا ہے اور مستحب ہے زکوٰۃ لینے والے کو کہ دعا کرے زکوٰۃ دینے والے کے لیے ۔ع

وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ يَعْنِي مِنَ الْأَعْرَابِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا إِنَّ نَاسًا مِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ يَأْتُوْنَنَا فَيَظْلِمُوْنَنَا فَقَالَ أَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَإِنْ ظَلَمُوْنَا قَالَ أَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ وَإِنْ ظُلِمْتُمْ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

اور روایت ہے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا آئے کتنے آدمی یعنے گنواروں میں سے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس عرض کیا کہ تحقیق کتنے لوگ زکوٰۃ لینے والوں میں سے آتے ہیں ہمارے پاس پھر ظلم کرتے ہیں ہم پر فرمایا راضی کرو زکوٰۃ لینے والوں کو عرض کیا انھوں نے یا رسول اللہ اگرچہ ظلم کریں ہم پر فرمایا راضی کرو اپنے زکوٰۃ لینے والوں کو اگرچہ ظلم کیے جاؤ تم روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنے راضی کرو انکو اگرچہ گمان تمہارا ظلم ہو بسبب محبت مال کے ۔ع

وَعَنْ بَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَّةِ قَالَ قُلْنَا إِنَّ أَهْلَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُوْنَ عَلَيْنَا أَفَنَكْتُمُ مِنْ أَمْوَالِنَا بِقَدْرِ مَا يَعْتَدُوْنَ قَالَ لَا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

اور روایت ہے بشیر بن خصاصیہ سے کہ کہا کہا ہم نے یعنے پیغمبر خدا کو کہ تحقیق زکوٰۃ لینے والے زیادتی کرتے ہیں ہم پر یعنے مقدار واجب سے زیادہ لیتے ہیں کیا چھپا دیں ہم اپنے مالوں میں سے اسقدر کہ زیادتی کرتے ہیں فرمایا کہ نہیں روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** حضرت نے چھپانے کی اجازت اسلیے نہ دی کہ شاید وہ بسبب اپنے گمان کے زیادتی جانتے تھے اور واقع میں ایسا نہ تھا ۔ع

وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى بَيْتِهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عامل زکوٰۃ کے لینے پر ساتھ حق کے مانند غازی کے ہے راہ خدا میں یہاں تک کہ پھر کر آوے طرف گھر اپنے کے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے **ف** ساتھ حق کے یعنے عامل ہوتا ہے واسطے طلب ثواب کے اور از راہ صدق واخلاص کے اسکو ثواب غازی کا ہوتا ہے ۔ع

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ إِلَّا فِيْ دُوْرِهِمْ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اسنے نقل کی اپنے دادا سے انہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ کھینچ منگانا مواشی کو زکوٰۃ لینے کے لیے اور نہ دور جانا ہے مواشی والا اور نہ لیجاوے زکوٰۃ مواشی کی مگر بیچ مکانوں انکے کے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** مراد جلب سے یہ ہے کہ عامل زکوٰۃ دینے والوں کے مکانوں سے دور اوترے اور وہاں مواشی منگا بھیجے زکوٰۃ لینے کے لیے اور جنب یہ ہے کہ مواشی والا اپنے مکان سے دور جاوے اور عامل تکلیف اٹھاکر وہاں جاوے ان دونوں باتوں سے منع فرمایا اسلیے کہ پہلی بات میں رنج زکوٰۃ دینے والے کو ہوتا ہے اور دوسری میں زکوٰۃ لینے والے کو آگے اسکے حدیث تاکید اسکی ہے حاصل یہ کہ نہ زکوٰۃ دینے والا دور چلا جاوے اور نہ زکوٰۃ لینے والا دور اوترے بلکہ قریب زکوٰۃ دینے والوں کے اوترے اور انکے گھروں میں جاکر نوبت بنوبت زکوٰۃ لے لیا کرے ۔ع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكَاةَ فِيْهِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَ جَمَاعَةً أَنَّهُمْ وَقَفُوْهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ

اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی حاصل کرے مال پس نہیں زکوٰۃ ہے اس مال میں یہاں تک کہ گذرے اسپر برس روایت کی یہ ترمذی نے اور ذکر کیا ترمذی نے ایک جماعت کو کہ تحقیق انھوں نے موقوف کیا ہے اس حدیث کو ابن عمر پر یعنے قول ابن عمر کا اور کہا ابن ملک نے کہ معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ کسی پر زکوٰۃ بسبب مال کے واجب نہیں ہوتی اور درمیان برس کے کچھ اور مال اسکو ہاتھ لگے اسی جنس کا تو جبتک اسپر برس نگذرے زکوٰۃ اسمیں واجب نہیں یہ مذہب امام شافعی کا ہے اور امام اعظم کے نزدیک برس گذرنا

اصل مال پر چاہیے اسپر برس گذرے یا نگذرے مثلاً ایک کے پاس اسّی بکریاں تھیں گذرے اوپر چھ مہینے پھر ہاتھ لگیں اسکو اکتالیس بکریاں اور مول لیا یا وارث میں پایا اور طرح تو نہیں واجب اوپر اکتالیس بکریوں کی زکوٰۃ نزدیک شافعیؒ اور احمدؒ کے یہاں تک کہ تمام ہو اوپر برس خریدنے کے وقت سے یا ارث کے وقت اور ابوحنیفہؒ اور مالکؒ کے نزدیک ہوگا مال مستفاد یعنے جو کہ پیچھے ہاتھ لگا تابع اصل مال کے یعنے جب تمام ہوگا سال اسّی پر تو واجب ہونگی دو بکریاں یعنے سب میں اسلیے کہ نصاب بکریوں کی چالیس ہیں کہ چالیس بکریوں میں ایک بکری دینی آتی ہے ایک سو بیس تک اور جب ایک سو اکیس ہوتی ہیں تو دو بکریاں دینی آتی ہیں سو صورت مذکورہ میں ایک سو اکیس ہوتی ہیں دو بکریاں اسمیں دینگے پس حنفی حدیث کے معنی یہ لیتے ہیں کہ جو کوئی پاوے اور حاصل کرے مال تو اوپر اسکے زکوٰۃ نہیں جبتک کہ برس پورا ہو پس مال سے مال مستفاد مراد نہیں ہے ۱۲ ح +

وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّ الْعَبَّاسَ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ تَعْجِیْلِ صَدَقَتِہٖ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَہٗ فِیْ ذٰلِکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ ✱ روایت ہے علیؓ سے یہ کہ حضرت عباسؓ نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشگی ادا کرنے زکوٰۃ اپنی کو پہلے تمام ہونے برس کے پس اجازت دی انکو اسمیں روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف جائز ہے نزدیک ہمارے اور اکثر اماموں کے نزدیک پیشگی گذرنے برس کے زکوٰۃ دینی بشرطیکہ مالک ہو مقدار نصاب کا ✱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اَلَا مَنْ وَّلِیَ یَتِیْمًا لَّہٗ مَالٌ فَلْیَتَّجِرْ فِیْہِ وَلَا یَتْرُکْہُ حَتّٰی تَاْکُلَہُ الصَّدَقَۃُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ فِیْ اِسْنَادِہٖ مَقَالٌ لِاَنَّ الْمُثَنَّی بْنَ الصَّبَّاحِ یُضَعَّفُ ✱ روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے شعیب سے اور انہوں نے نقل کی اپنے دادا سے یعنے عبد اللہ سے کہ کہا انہوں نے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا لوگوں کو فرمایا خبردار ہو جو کوئی والی ہو کسی یتیم کا اور یتیم کے لیے مال ہو یعنے بقدر نصاب کے پس چاہیے کہ سوداگری کرے اس مال کی اور نہ چھوڑے اسکو بے تجارت یہاں تک کہ کھا جاوے اسکو صدقہ دینا یعنے زکوٰۃ دیتے دیتے مال تمام ہو جاوے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے بیچ اسناد اسکی کے گفتگو ہے اسلیے کہ مثنیٰ بن صباح راوی حدیث کا ضعیف ہے ف لڑکے کے مال میں فرض ہونا زکوٰۃ کا مذہب امام شافعیؒ اور امام مالکؒ اور امام احمدؒ رحمہم اللہ کا ہے اور نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ کے لڑکے کے مال میں یتیم ہو یا غیر یتیم زکوٰۃ فرض نہیں ہے اسلیے کہ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ اٹھایا گیا ہے قلم تکلیف کا تین شخصوں سے ایک سونے والے سے یہاں تک کہ جاگے اور دوسرے لڑکے سے یہاں تک کہ بالغ ہو اور تیسرے دیوانے سے یہاں تک کہ ہوشیار ہو روایت کی یہ حدیث ابوداؤد اور نسائی اور حاکم نے اور حاکم نے اس حدیث کی تصحیح بھی کی ہے ✱

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْبَکْرٍ بَعْدَہٗ وَکَفَرَ مَنْ کَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِاَبِیْ بَکْرٍ کَیْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَصَمَ مِنِّیْ مَالَہٗ وَنَفْسَہٗ اِلَّا بِحَقِّہٖ وَحِسَابُہٗ عَلَی اللّٰہِ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ وَاللّٰہِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ فَاِنَّ الزَّکٰوۃَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰہِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عَنَاقًا کَانُوْا یُؤَدُّوْنَہَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُہُمْ عَلٰی مَنْعِہَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰہِ مَا ہُوَ اِلَّا اَنْ رَاَیْتُ اَنَّ اللّٰہَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِیْ بَکْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّہُ الْحَقُّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ✱ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا جبکہ وفات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خلیفہ ہوئے ابوبکرؓ بعد آپکے اور کافر ہوئے جو لوگ کہ کافر ہوئے عرب سے کہا عمر بن الخطابؓ نے ابی بکرؓ کو یعنے جبکہ انہوں نے ارادہ لڑنے کا کیا کسطرح لڑتے ہو تم لوگوں سے یعنے اہل ایمان سے اور حالانکہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ امر کیا گیا ہوں میں یہ کہ لڑوں لوگوں سے یہاں تک کہ کہیں لا الہ الا اللہ یعنے اسلام لاویں پھر جس نے کہا لا الہ الا اللہ

بچایا مجھسے مال اپنا اور جان اپنی مگر ساتھ حق اسلام کے اور حساب انکا اللہ پر ہے پس کہا ابوبکر صدیقؓ نے قسم ہے اللہ کی البتہ لڑونگا اس شخص سے کہ فرق کرے درمیان نماز و زکوٰۃ کے اسلیے کہ تحقیق زکوٰۃ حق مال کا ہے جیسے نماز حق بدن کا ہے قسم ہے اللہ کی اگر نہ دینگے مجھکو بچہ بکری کا کہ تھے ادا کرتے اسکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تو لڑونگا میں انسے نہ دینے اسکے پر کہا عمرؓ نے پس قسم ہے اللہ کی نہ تھا امر کچھ مگر یہ جانا میں نے یہ کہ اللہ نے کھول دیا دل ابی بکرؓ کا بیچ ساتھ لڑائی کے واسطے لڑنیکے پس جانا میں نے یہی ٹھیک ہے کہ حق ہے یہ روایت کی ہے بخاری اور مسلم نے ف کافر ہوئے وہ لوگ کہ کافر ہوئے یعنے غطفان اور بنی سلیم وغیرہم کہ زکوٰۃ نہ دی حضرت ابوبکرؓ نے انکو کافر کہا یا تو اسلیے کہ انھون نے انکار کیا وجوب زکوٰۃ کا پس یا تو کفر حقیقی ہوگا اسلیے کہ وجوب زکوٰۃ کا قطعی ہے پس انکار اسکا کفر ہے یا اسلیے کافر کہا کہ انھون نے انکار کیا زکوٰۃ کے دینے کا پس اطلاق کفر کا بطریق تغلیظ و تشدید کے ہوگا پس حضرت ابوبکرؓ نے انکے ارادہ لڑنیکا کیا حضرت عمرؓ نے اول بہ سبب ظاہر حال انکا دیکھکر انکے کفر میں تامل کیا اور اعتراض کیا حضرت ابوبکرؓ پر اور آخر کو جب حقیقت حال کی معلوم ہوئی موافق ہوئے ساتھ ابی بکرؓ کے اور اقرار کیا کہ حق یہی ہے جو ابوبکرؓ فرماتے ہیں اور جنے کہا لا الہ الا اللہ مراد اس سے کلمۂ توحید ہے کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے اسلیے کہ یہ معلوم ہوا ہے کہ نرا لا الہ الا اللہ کہنا معتبر نہیں اسلام میں اور ساتھ حق اسلام کے یعنے مگر دیت کسی پر لازم ہوگی یا اور کچھ کسی پر کچھ آتا ہوگا تو مال لیا جاویگا اور قصاص وغیرہ میں قتل کرینگے اور حساب انکا اللہ پر ہے یعنے جو کوئی لا الہ الا اللہ کہے اور ظاہر کرے اسلام کو ہم اسکے لیے حکم اسلام کا کرینگے اور قتال اس سے ترک کرینگے اور تفتیش نہیں کرینگے باطن حال کی کہ آیا مخلص ہے یا نہیں حال باطن اسکے کا سپرد کرینگے علم الٰہی پر وہ آپ سمجھ لیگا اگر اس نے دل سے کلمہ نہ کہا ہوگا مانند منافقون کے اور فرق کرنے درمیان نماز اور زکوٰۃ کے کہ وجوب نماز کا قائل ہو اور وجوب زکوٰۃ کا منکر ہو یا نماز پڑھے اور زکوٰۃ نہ دے اور عناق کہتے ہیں بکری کے بچے کو کہ برس دن سے کم کا ہو یہ کہا از راہ مبالغہ کے بیچ طلب کرنے حق واجب کے حقیقت اسکی نہیں مراد اسلیے کہ بکری کا بچہ زکوٰۃ میں نہیں دیا جاتا اور نہ بچون میں زکوٰۃ ہے اور وجہ یہ ہے کہ مسنہ یعنی برس برس دن کے ہون اور اگر بچے بڑون کے ساتھ ہونگے تو انمین زکوٰۃ دینی آویگی مگر دینا سب حال میں بڑی کا چاہیے ایسا ہی سال گذشتہ میں اور اونٹونکا ہے کہ مستحب چاہیے اور گائے میں تبیعہ دو برس کا ہوتا ہے اور اونٹ میں پانچ برس کا اور لڑونگا میں نہ دینے اسکے پر یا تو بسبب کفر اور مرتد ہو جانے انکے کے اگر منکر ہون وجوب زکوٰۃ کے یا واسطے محافظت شعار اسلام کے اور سد باب فتنہ اگر نہ دی ہو بغیر انکار کے اور اور روایتون میں آیا ہے کہ اور صحابہ نے حتی کہ حضرت علیؓ نے بھی منع کیا حضرت ابوبکرؓ کو اور کہا کہ اول عہد خلافت کا ہے اور مخالف بہت ہیں مبادا فتنہ اسلام میں پڑے توقف کرنا چاہیے حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ اگر سب لوگ ایک طرف ہون اور میں تنہا ایک طرف ہون تو بھی لڑونگا یہ کمال شجاعت حضرت ابوبکرؓ کی تھی ع ۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ كَنْزُ اَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ فَهُوَ يَطْلُبُهُ حَتّٰى يُلْقِمَهُ اَصَابِعَهُ رواہ احمد اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوگا گنج ایک تمہارے کا دن قیامت کے سانپ گنجا بھاگے گا اس سے مالک اسکا اور وہ ڈھونڈھتا ہوگا اسکو یہان تک کہ لقمہ کریگا انگلیان اسکی کو روایت کی یہ احمد نے ف گنج سے مراد وہ مال ہے کہ جمع کر رکھا اور زکوٰۃ نہ ادا کی اور اسیکے حکم میں ہیں سب حرام مال اور اخیر کی عبارت کے معنون میں دو احتمال ہیں ایک تو یہ کہ لقمہ کریگا سانپ انگلیان مالک مال کی اسلیے کہ ہاتھ سے مال کما کر جمع کر رکھا اور زکوٰۃ نہ دی اس صورت میں لفظ اصابعہ بدل ہوگا ضمیر سے اور دوسرا احتمال یہ ہے کہ مالک مال کا بطور لقمہ کے سانپ کے منہ میں انگلیان اپنی دیویگا جیسے عادت ہے کہ وقت خوف کے سانپ وغیرہ سے انگلیان اپنے منہ میں دیدیتے ہیں لیکن پہلے معنون میں کلام ہے ع ۵ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَا يُؤَدِّيْ زَكٰوةَ مَالِهٖ اِلَّا جَعَلَ اللهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْ عُنُقِهٖ شُجَاعًا ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا مِصْدَاقَهُ ۹

مِنْ فَضْلِهٖ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ الْاٰيَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن مسعود
سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہیں کوئی شخص کہ نہ ادا کرے زکوٰۃ مال اپنے کی مگر کر دے گا اللہ یعنی ڈالے گا دن قیامت کے بیچ گردن
اسکی کے ایک سانپ پھر پڑھی موافق اسکی کتاب اللہ میں سے یہ آیت اور نہ گمان کریں وہ لوگ کہ بخیلی کرتے ہیں ساتھ اس چیز کے کہ دی انکو اللہ نے
فضل اپنے سے آخر آیت تک روایت کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف پہلی فصل میں تمام آیت لکھی گئی ہے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا خَالَطَتِ الزَّكٰوةُ مَالًا قَطُّ اِلَّا اَهْلَكَتْهُ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِيْ تَارِيْخِهٖ
وَالْحُمَيْدِيُّ وَزَادَ قَالَ يَكُوْنُ قَدْ وَجَبَ عَلَيْكَ صَدَقَةٌ فَلَا تُخْرِجُهَا فَيُهْلِكُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ وَقَدِ احْتَجَّ بِهٖ مَنْ يَّرٰى تَعَلُّقَ
الزَّكٰوةِ بِالْعَيْنِ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ بِاِسْنَادِهٖ اِلٰى عَائِشَةَ وَقَالَ اَحْمَدُ فِيْ
تَفْسِيْرِهٖ اَنَّ الرَّجُلَ يَأْخُذُ الزَّكٰوةَ وَهُوَ مُوْسِرٌ اَوْ غَنِيٌّ وَاِنَّمَا هِيَ لِلْفُقَرَاءِ اور روایت ہے عائشہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے
تھے نہیں ملتی زکوٰۃ کسی مال میں کبھی مگر ہلاک کر دیتی ہے اسکو روایت کی شافعی نے اور بخاری نے بیچ تاریخ اپنی کے اور حمیدی نے اور زیادہ کیا حمیدی نے
یعنی مراد اس حدیث کے نقل کی کہ تمہاری نے کہا کہ واجب ہوتی ہے تجھ پر زکوٰۃ پس نہیں نکالتا تو اسکو یعنی پس زکوٰۃ ملی ہے اس مال میں پس
ہلاک کرتا ہے حرام حلال کو اور تحقیق دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے یعنی بموجب تفسیر مذکور کے اس شخص نے کہ اعتقاد کیا ہے متعلق ہونا زکوٰۃ کا ساتھ
عین کے نہ ذمہ پر اسی طرح منتقی میں ہے اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان میں احمد بن حنبل سے ساتھ اسناد اپنی کے حضرت عائشہ تک اور کہا احمد نے
بیچ تفسیر ما خالطت کے کہ تفسیر اسکی یعنی معنی اسکے یا تاویل اسکی یہ ہے کہ ایک شخص لیتا ہے زکوٰۃ اور ہے وہ دولتمند یا غنی اور سوا اسکے نہیں کہ زکوٰۃ
فقیروں کے لیے ہے ف ہلاک کر دیتی ہے یعنی وہ مال ضائع ہو جاتا ہے یا نقصان آ جاتا ہے اسمیں یا برکت جاتی رہتی ہے یا لائق نفع اٹھانے کے
نہیں رہتا اسلیے کہ حرام قابل نفع کے نہیں شرعا اور متعلق ہونا زکوٰۃ کا ساتھ عین کے یعنی امام شافعی کا مذہب اور امام کہتے ہیں کہ تعلق زکوٰۃ کا
ساتھ عین مال کے ہے ذمہ پر نہیں یعنی جس مال کی زکوٰۃ دے تو اسی مال میں سے دے قیمت اسکی دینی جائز نہیں پس بات انہوں نے لفظ
ما خالطت سے نکالی ہے اور امام اعظم کے نزدیک زکوٰۃ ذمہ پر ہے تعلق اسکا ساتھ عین مال کے نہیں اور یا معنی بے شک وہی ہے کہ لفظ دوسرا کہا
یعنی کا اور جاننا چاہیے کہ معنی حدیث کے دو بیان ہوئے ایک تو یہ کہ زکوٰۃ مال کی نہ دے اور زکوٰۃ مال میں ملی رہے اور دوسرے یہ کہ غنی یعنی
مالک نصاب کا ہو کر زکوٰۃ لے تو دونوں صورتوں میں مال زکوٰۃ ہلاک کر دیتا ہے اس مال کو اور استدلال مذکور بھی پہلے ہی معنوں پر ہے اور مسئلہ
مذکور میں جو اختلاف کیا ہے علماء نے دلیلیں حنفیوں کی ملا علی قاری نے اور حضرت شیخ رحمہ اللہ نے خوب خوب لکھی ہیں بخوف درازی کے اس کتاب
میں نہیں لکھیں جو چاہے انکی شرحوں میں دیکھ لے

بَابُ مَا يَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ

باب ہے بیچ بیان اس چیز کے کہ واجب ہوتی ہے
اسمیں زکوٰۃ ف اتفاق رکھتے ہیں سب آئمہ اوپر واجب ہونے زکوٰۃ کے چار پایوں میں یعنی اونٹ اور گائے اور بکری اور دنبہ اور بھیڑ اور بکرے میں
خواہ نر ہوں خواہ مادہ اور سوا انکے اور جانوروں میں زکوٰۃ نہیں لیکن گھوڑے میں امام ابوحنیفہ کے نزدیک ہے کہ تحقیق اسکی آوے گی اور اتفاق
رکھتے ہیں اوپر واجب ہونے زکوٰۃ کے سونے چاندی میں اور اس چیز میں کہ تجارت کے لیے ہو اور اختلاف کیا ہے بیچ ساگوں کے اور ترکاریوں کے
اور میووں کے کہ نہیں رہتے ہیں تک برس اور اماموں کے نزدیک واجب نہیں زکوٰۃ انمیں اور کھجور اور کشمش میں واجب ہے جبکہ پانچ وسق کو پہنچیں
اس سے کم میں نہیں ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک عشر یعنی دسواں حصہ واجب ہے ہر چیز میں کہ زمین سے پیدا ہو تو کم ہو یا بہت مگر بانس
اور لکڑی اور گھاس میں نہیں ہے دلیل امام صاحب کی یہ حدیث حضرت کی ہے ما اخرجت الارض ففیہ العشر یعنی جو چیز نکالے زمین اسمیں دسواں ہے

اور معنی وسق کے بیچ فائدہ حدیث آئندہ کے کہے ہیں اور زمین کی پیدا ہوئی چیزوں میں جو عشر یا نصف عشر لگتا ہے سو اس کی قید نہیں جب پیدا ہوگا دینا آویگا اور اموال میں زکوٰۃ جب واجب ہوگی کہ بقدر نصاب کے ہو اور سال بھر گذر جاوے ۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَۃٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَۃٌ وَّلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بیچ کم پانچ وسق کے کھجوروں میں سے زکوٰۃ اور نہیں پانچ اوقیہ سے کم میں بیچ چاندی کے زکوٰۃ اور نہیں بیچ کم کے پانچ راس اونٹوں سے زکوٰۃ روایت کی بخاری اور مسلم نے **ف** وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع آٹھ رطل کا اور رطل آدھ سیر کا ہوتا ہے موافق حساب اہل کے پانچ وسق اتنا حساب سے جس میں کی ہوتا ہے پس تین سو کھجوروں میں دسواں حصہ یعنی تین من دینا واجب ہوتا ہے اور اس سے کم اگر کھجوریں پیدا ہوں ان میں دسواں حصہ جیسا کہ حدیث کے نہیں واجب یہی مذہب ہے امام شافعی اور صاحبین کا اور نزدیک امام اعظم کے اندازہ کچھ مقرر نہیں جتنا پیدا ہوا اسکا دسواں حصہ دے مثلاً دس سیر ہوں تو ایک سیر دے اور اگر دس پیسہ بھر ہو تو ایک پیسہ بھر دے اور یہی حکم ہے اور میوؤں اور غلوں کا یعنی گیہوں اور جوار چنے وغیرہ کا اور سب نباتات کا امام اعظم کے اور دلیل حدیث میں یہ کہی ہے کہ مراد اس سے زکوٰۃ تجارت ہے اسلیے کہ لوگ خرید و فروخت کرتے تھے ساتھ وسقوں کے اور قیمت وسق کی چالیس درہم ہوتے تھے پھر پانچ وسق کی قیمت دو سو درہم ہوئے اور اواقی جمع اوقیہ کی ہے اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے پانچ اوقیہ کے دو سو درہم ہوئے یعنی نصاب ہے زکوٰۃ چاندی کی اور اس سے کم ہو تو زکوٰۃ نہیں اور جب اتنی ہو تو پانچ درہم دینے آتے ہیں اور سونے درہم کے اگر چاندی ہو بغیر سکہ کی قسم زیور جیسے پارہ یا کسی سکہ کے ٹکڑے ہوں تو اسپر قیاس کر کے زکوٰۃ دے تفصیل اسکی یہ ہے کہ درہم تین ماشہ اور ایک رتی اور پانچواں حصہ رتی کا ہوتا ہے پس دو سو درہم میں چاندی چھ سو تیس ماشہ ہوتی ہے اور اسپر زکوٰۃ کے پانچ درہم ہیں اور پانچ درہم میں چاندی ہے پندرہ ماشہ چھ رتی پس اگر روپے ہیں بارہ بارہ ماشے کے جیسے کلدار سیدھی لکے اور ڈیل اور تیلی دار تو چھ سو تیس ماشے کے ساڑھے باون روپے ہوئے اسپر زکوٰۃ کا ہوا ایک روپیہ بارہ ماشے کا اور پانچ آنے اور اگر روپے ہیں ساڑھے گیارہ گیارہ ماشے کے مثلاً لکھنؤ وغیرہ کے تو چون روپے بارہ آنے چھ پائی اور جو زکوٰۃ بابت کے میں سے ہوئی اسپر ایک روپیہ بھی ساڑھے گیارہ ماشے کا اور پانچ آنے دس پائی اور بائیس خمس پائی کے ہوئی تفصیل

شمار درہم	نہیں زکوٰۃ	وزن چاندی	نہیں زکوٰۃ	سکہ ۱۲ ماشہ	زکوٰۃ	سکہ ۱۱ ماشہ	زکوٰۃ
۲۰۰ درم	۵ درم	۶۳۰ ماشہ	۱۵ ماشہ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

یہ حساب نصاب کے سمجھنے کے لیے لکھا گیا اور اگر روپے زیادہ ہوں نصاب سے تو سیدھا حساب یہ ہے کہ چالیسواں روپیہ سیکڑے کے حساب سے زکوٰۃ دے اور نصاب سونے کا بیس مثقال ہے نصاب انگریزی تول کے حساب سے ساڑھے سات تولہ بھر ہے جب اس قدر سونا ہو تو چالیسواں حصہ زکوٰۃ دینی ہے اور اس سے کم ہو تو زکوٰۃ نہیں دینی آتی اور اگر سونا چاندی ملکر بقدر نصاب کے ہوں تو زکوٰۃ دینی آویگی مثلاً اگر کسی کے پاس سو روپیہ بھر چاندی کا زیور اور سو روپیہ کا سونا ہو تو وہ صاحب نصاب ہے زکوٰۃ دینی آویگی اسی طرح اگر سو روپیہ نقد اور اسباب ہو تجارت کا اور سو روپیہ کا تو بھی صاحب نصاب ہے اور سونا چاندی کسی طرح کا ہو خواہ زیور ہو خواہ برتن خواہ ڈلی خواہ ظروف ہر قسم میں زکوٰۃ واجب ہے یہ اس سے معلوم ہوا کہ گوٹہ کناری اور کھوٹا وغیرہ جو چاندی ہوتی ہے اسکا بھی اندازہ کرے اور زکوٰۃ دے اور سوا سونا چاندی کے ہیرے اور موتی مونگا اور یاقوت وغیرہ جواہرات میں زکوٰۃ نہیں اگرچہ لاکھوں روپے کا ہو مگر جب نیت تجارت کی ہو تو یہ سب مال تجارت وغیرہ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ عَلَی ۲

مسلم فی عبدہ ولا فی فرسہ صدقۃ وفی روایۃ قال لیس فی عبدہ صدقۃ الا صدقۃ الفطر متفق علیہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے نہیں مسلمان پر زکوٰۃ فرض بیچ غلام اپنے کے اور نہ بیچ گھوڑے اپنے کے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا نہیں بیچ غلام اپنے کے زکوٰۃ مگر صدقہ فطر کا
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جو گھوڑا اور غلام تجارت کے لیے نہ ہو تو اس پر زکوٰۃ نہیں اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور صاحبین رحمہم اللہ کا لیکن امام ابوحنیفہ کے
نزدیک جو گھوڑے اور گھوڑیاں ملی ہوئی اکثر سال چرتی ہوں ان میں بھی زکوٰۃ ہے کہ فی راس ایک دینار دے یا قیمت لگا کر ہر دو سو درہم سے
پانچ درہم دے اور فتاوے قاضی خان اور درمختار اور فتاوے عالمگیری میں لکھا ہے کہ فتوی صاحبین کے قول پر ہے کہ ان میں بھی زکوٰۃ نہیں وعن انس
ان ابا بکر کتب لہ ھذا الکتاب لما وجہہ الی البحرین بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذہ فریضۃ الصدقۃ التی فرض رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم علی المسلمین والتی امر اللہ بہا رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن سئلہا من المسلمین علی وجہہا
فلیعطہا ومن سئل فوقہا فلا یعط فی اربع وعشرین من الابل فما دونہا من الغنم من کل خمس شاۃ فاذا بلغت خمسا وعشرین الی
خمس وثلثین ففیہا بنت مخاض انثی فاذا بلغت ستا وثلثین الی خمس واربعین ففیہا بنت لبون انثی فاذا بلغت
ستا واربعین الی ستین ففیہا حقۃ طروقۃ الجمل فاذا بلغت واحدۃ وستین الی خمس وسبعین ففیہا جذعۃ فاذا بلغت
ستا وسبعین الی تسعین ففیہا بنتا لبون اور روایت ہے انس سے یہ کہ ابو بکر نے لکھا ان کے لیے یہ حکم نامہ جبکہ متوجہ کیا ان کو طرف بحرین کے کہ نام
ایک موضع کا ہے قریب بصرہ کے شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے بخشنے والے مہربان کے یہ بیان صدقہ فرض کا ہے کہ فرض کیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نے مسلمانوں پر بیچ ساتھ حکم اللہ تعالی کے اور وہ صدقہ کہ حکم کیا اللہ تعالی نے ساتھ اس کے رسول اپنے کو صلی اللہ علیہ وسلم پس جو شخص کہ سوال کیا جاوے
صدقہ کو مسلمانوں میں سے اوپر طور اس کے کے پس چاہیے کہ دیوے اسکو اور جو سوال کیا جاوے زیادہ واجب سے پس نہ دیوے واجب ہے بیچ چوبیس اونٹوں کے اور کم
چوبیس سے بکری ہر اس طرح کہ ہر پانچ میں ایک بکری پس جب پہنچیں پچیس کو پینتیس تک پس ان میں ایک بیٹی ہے برس روز کی مادہ پس جس وقت کہ پہنچیں
چھتیس کو پینتالیس تک پس ان میں ہے بیٹی دو برس کی مادہ اور جس وقت کہ پہنچیں چھیالیس کو ساٹھ تک پس ان میں ہے حقہ یعنی اونٹنی تیسرے برس کی
قابل جفت کرنے اونٹ کے پس جس وقت کہ پہنچیں اکسٹھ کو پچھتر تک پس ان میں ہے جذعہ یعنی چار برس کی کہ پانچویں برس میں لگی ہو اور جس وقت
پہنچیں چھہتر کو نوے تک پس ان میں ہیں دو بیٹیاں دو دو برس کی ف اور جو سوال کیا جاوے زیادہ واجب سے اور حدیث میں گذرا کہ
راضی کرو اپنے زکوٰۃ لینے والوں کو اگرچہ ظلم کیا جاوے پس یہ حدیث خلاف ہے اسکا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں جو زکوٰۃ لینے والے مذکور ہوں
صحابہ تھے وہ ظلم نہ کرتے تھے اور نسبت ظلم کی انکی طرف بہ خیال گمان زکوٰۃ دینے والوں کی تھی اور اس حدیث میں سوا صحابہ کے اور لوگ مراد ہیں
کہ مناسب نہیں ہے فاذا بلغت یعنی احدی وتسعین الی عشرین ومائۃ ففیہا حقتان طروقتا الجمل فاذا زادت
علی عشرین ومائۃ ففی کل اربعین بنت لبون وفی کل خمسین حقۃ اور جس وقت کہ پہنچیں اکیانوے کو ایک سو بیس تک پس ان میں
دو اونٹنیاں تین تین برس کی قابل جفت کرنے اونٹ کے اور جس وقت کہ بہت زیادہ ایک سو بیس پر پس ہر چالیس میں بیٹی دو برس کی اور ہر پچاس میں
اونٹنی تین برس والی ہے ف کہا قاضی نے کہ دلالت کرتی ہے یہ حدیث اوپر استقرار حساب کے بعد تجاوز کرنے کے عدد مذکور سے یعنی جب زیادہ ہوں
ایک سو بیس تو نہ از سر نو شروع کیا جاوے زکوٰۃ اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا اور کہا نخعی اور ثوری اور ابوحنیفہ نے کہ از سر نو شروع کیا جاوے
یعنی جب زیادہ ہوں ایک سو بیس پر پانچ تو لازم آوے گی دو حقے اور ایک بکری پھر ہر پانچ میں بکری پچیس تک پھر بنت مخاض وغیرہ بموجب ترتیب
پہلی کے دلیل انکی یہ حدیث ہے کہ اونٹ جب زیادہ ہوں ایک سو بیس از سر نو شروع کیا جاوے زکوٰۃ اور ایسا ہی حضرت علی سے بھی منقول ہوا ہے جب

اونٹوں میں یا دو برابر قیمت اسکی چاندی کا ہیں اور بکری کی بکری کا انمیں شمار ہو وہ سیا ہے **وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ** فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا فَفِيهَا شَاةٌ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ حِقَّةٌ وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَيُعْطِي شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَيُعْطِي مَعَهَا عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ عِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلَى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ

اور وہ شخص کہ نہوں ساتھ اسکے مگر چار اونٹ پس نہیں ہے انمیں زکوۃ واجب مگر یہ کہ چاہے مالک اسکا تو بطریق نفل کے دے پس جس وقت کہ ہوں پانچ اونٹ تو انمیں ہے ایک بکری اور جو شخص کہ ہوں اسکے پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہو انمیں اونٹنی چار برس کی کہ پانچویں میں لگی ہو یعنی اکسٹھ سے پچہتر تک میں دینی آتی ہو اور نہو نزدیک اسکے چار برس کی اور ہو اسکے پاس تین برس کی پس تحقیق قبول کیا جاوے اس سے تین برس کی اور دیوے زکوۃ دینے والا ساتھ اسکے دو بکریاں اگر میسر ہوں یا اسکو یا دے بیس درم اور جو شخص کہ اونٹ ہوں اس پاس اسقدر کہ واجب ہو انمیں اونٹنی تین برس کی کہ چھیالیس سے ساٹھ تک میں دینی آتی ہو اور نہو اس پاس تین برس کی اور ہو اس پاس چار برس کی پس قبول کیا جاوے اس سے چار برس کی اور دیوے اسکو زکوۃ لینے والا بیس درم یا دو بکریاں اور جو شخص کہ ہوں اسکے پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہو انمیں اونٹنی تین برس کی اور نہو اس پاس مگر دو برس کی پس تحقیق قبول کیا جاوے اس سے دو برس کی اور دیوے زکوۃ دینے والا دو بکریاں یا بیس اور جو شخص کہ ہوں اسکے پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہو انمیں اونٹنی دو برس کی کہ چھتیس سے پینتالیس تک میں دینی آتی ہو اور ہو اسکے پاس تین برس کی پس قبول کیا جاوے اس سے تین برس کی اور دیوے اسکو زکوۃ لینے والا بیس درم یا دو بکریاں اور جو شخص کہ ہوں اسکے پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہو انمیں اونٹنی دو برس کی اور نہو وہ اسکے پاس اور ہو اسکے پاس برس دن کی پس تحقیق قبول کیا جاوے اس سے برس دن کی اور دیوے زکوۃ دینے والا ساتھ اسکے بیس درم یا دو بکریاں اور جو شخص کہ ہوں اسکے پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہو انمیں اونٹنی برس روز کی کہ پچیس سے پینتیس تک میں دینی آتی ہو اور نہو وہ اس پاس اور اس پاس ہو دو برس کی پس قبول کیا جاوے اس سے اور دیوے اسکو زکوۃ لینے والا بیس درم یا دو بکریاں اور اگر نہو نزدیک اسکے اونٹنی برس روز کی ٹھیک طور پر جیسے کہ ہے اور ہو اسکے پاس اونٹ دو برس کا پس وہ قبول کیا جاوے اس سے اور نہیں ساتھ اسکے کوئی چیز اور جب تک لیا نہ ہو یا نہ قابل دینے کے کہا ابن ملک نے کہ اسکے معنوں میں دو احتمال ہیں یا تو یہ کہ نہو اسکے پاس اونٹنی برس روز کی اصلا یا نہو تندرست بلکہ بیمار ہو یعنی بھی کالعدم ہو یا اوسط درجہ کی نہو بلکہ نہایت خوب ہو بہرحال یا اسکا حال تو یہ ہوا اور ہو اس پاس ابن لبون یعنی دو برس کا اونٹ نہ اونٹنی تو وہ قبول کیا جاویگا اور اسکے ساتھ کچھ اور پھیر نقصان کے لیے لینا دینا نہیں آتا اس سے معلوم ہوا کہ افضلیت انوثت کی بہ نقصان سن ساتھ زیادتی سن کے ہو جاتی ہے

وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً عَلَى الْمِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ
۲۳۳

شَاةٌ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَلَا تُخْرَجُ فِي
الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ
وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ وَفِي الرِّقَةِ رُبْعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ
إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور بیچ زکوٰۃ بکریوں کے کہ چرنے والی ہوں جبکہ ہوں بکریاں چالیس سے ایکسو بیس تک تو ایک بکری واجب ہوتی ہے اور
جسوقت زیادہ ہوں ایکسو بیس سے دو سو تک پس اُنمین دو بکریاں ہیں جسوقت زیادہ ہوں دو سو پر پس اُنمین تین بکریاں تین سو تک جب زیادہ ہوں
تین سو پر پس ہر سو میں ایک بکری ہے اور جبکہ ہوں بکریاں چرنے والی آدمی کی کم چالیس سے ایک بھی پس نہیں اُنمین زکوٰۃ مگر یہ کہ چاہے مالک اُنکا تو واسطے
نفل کے دیوے اور نہ دیجاوے زکوٰۃ میں بوڑھیا اور عیب والی یعنی خواہ کانی خواہ لنگڑی ہو خواہ بکری خواہ گائیں اور نہ بکرا مگر اُسوقت کہ چاہے زکوٰۃ لینے والا
اگر وہ چاہے بکرا لینا کسی مصلحت کے لیے تو درست ہے اور نہ جمع کیجاوین بطور متفرق اور نہ جدا کیجاوین اکٹھے واسطے خوف زکوٰۃ کے اور جو نصاب کہ ہو
دو شریکوں میں پس وہ رجوع کریں آپس میں ساتھ برابری کے اور چاندی میں چالیسواں حصہ دینا فرض ہے اور اگر نہوں اُسکے پاس مگر ایکسو نوّے درم
پس نہیں بیچ اُنکے کچھ زکوٰۃ مگر یہ کہ چاہے مالک اُنکا اور بطریق نفل کے دے نقل کیا بخاری نے ف چرنے والے ہوں لینی زکوٰۃ جانوروں میں بکری ہو یا گائے
یا اونٹ جب واجب ہوتی ہے کہ اکثر برس یعنی آدھے برس سے زیادہ جنگل میں جا کر چرا کرتے ہوں اور اگر اکثر برس گھر سے کھلانا پڑتا ہو تو اُن
جانوروں میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور جبکہ ہوں بکریاں چالیس الخ یعنی چالیس سے کم میں کچھ زکوٰۃ واجب نہیں جب چالیس ہوں تو اُنمیں ایک
بکری واجب ہوتی ہے اور جب چالیس سے زیادہ ہوں تو ایکسو بیس تک ایک ہی بکری واجب ہوگی تین سو تک کا حال مفصل مذکور ہے اور جب زیادہ
ہوں تین سو پر یعنی ایکسو اور بڑھ جاوین کہ چار سو ہو جاوین تو چار بکریاں دینی آوینگی یہ اکثر اہل علم کا قول ہے اور کہا حسن بن صالح نے کہ اگر ایک بھی
بڑھیگی تین سو پر تو چار بکریاں دینی آوینگی اور عیب والی یعنی جسکا مال اُسکا یا بعض ناقص ہو عیب ہو اور اگر سب عیب دار ہوں تو لیوے ایک اوسط
درجے کی اور نہ بکرا لینے کو اسلیے منع کیا کہ مالک کو ضرر ہوگا اسلیے کہ بچے لینے کے لیے ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا اسلیے منع کیا کہ گوشت اُسکا بدمزہ اور بدبو
ہوتا ہے اور نہ جمع کیجاوین الخ مذہب شافعی میں زکوٰۃ کو شرکت بدل دیتی ہے اور اعتبار ملکوں کا نہیں ہے اور ابو حنیفہ کے مذہب میں اعتبار ملکوں کا ہے
تو کہا ہے اگر مثلاً ایک شخص کی بکریاں اسی ہونگی دو گلوں میں تو امام شافعی کے نزدیک دو بکریاں لیوینگے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک ایک اور اگر
دو شخصوں کی اسی بکریاں ایک گلہ میں ہونگی تو امام شافعی کے نزدیک ایک ہی بکری لیوینگے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک دو لیوینگے پس معنی قول کے
اور جمع میں متفرق الخ نزدیک شافعی کے یہ ہیں کہ یہ نہی مالک کے لیے ہے کہ اگر مثلاً چالیس بکریاں اسکی ہوں جدا جدا بیس بیس کی تو ملا نہ دے واسطے کم کرنے زکوٰۃ کے یعنی
اگر وہ گلہ چالیس کے ہونگے تو دو بکریاں آوینگی اور ملا دیگا تو ایک آویگی پس یہ نکرے اور نہ جدا کرے کہ مثلاً بیس بکریاں اسکی کسی اور کی
بیس بکریوں میں ملی ہوں تو جدا نکرے واسطے ساقط کرنے زکوٰۃ کے اور نزدیک ابو حنیفہ کے یہ نہی ساعی کے لیے ہے یعنی زکوٰۃ لینے والا کے لیے کہ متفرق
کو جمع نکرے مثلاً دو شخصوں کے پاس بکریاں ہوں اتنی اتنی کہ ہر ایک کی حد نصاب سے کم ہوں جب دونوں ملیں تو نصاب پوری ہو مثلاً بیس بیس تو
دونوں پاس ہوں تو اُنکو جمع نکرے زکوٰۃ لینے کے لیے اور نہ جدا کرے اکٹھی کو یعنی جو قبضہ کی ہوں مثلاً ایک شخص کے پاس اسی بکریاں چالیس ایک جگہ
اور چالیس ایک جگہ تو نہ اعتبار کرے اُنکو دو نصاب جدا جدا اور نہ لیوے اُنمیں سے دو بکریاں بلکہ لیوے ایک بکری اسلیے کہ مالک ایک ہی ہے اور جو ہوتا
کہ ہو الخ بیان اسکا یہ ہے کہ مثلاً دو آدمی ہیں دو سو بکریوں میں شریک ایک کی چالیس بکریاں اور دوسرے کے ایک سو ساٹھ ہیں واجب ہوگی
اُنکل پر ایک بکری اور دوسرے پر بھی ایک بکری یا نہیں ہو سکا کہ واجب ہو پہلے پر دو خمس ایک بکری کا اور باقی تین خمس دوسرے پر پھر جو لیوے زکوٰۃ لینے والا

تو ایک ایک بکری ہر ایک شریک سے لیگا پھر دونوں رجوع کریں آپس میں ساتھ برابری کے یعنی چالیس بکریاں ہیں ملاتی ہوئی اس بکری سے لگی
دی ہو دوسرے شریک سے کہ بکی ایک کیواسطے پھر جب لے جاویگا پس جو شخص ہیونگا موافق اپنے حصے کے اور باقی دوسرے پر موافق اپنے حصے کے پس یہ معنی ہیں
تراجعان بینہما بالسویۃ کے یعنی مولانا عبد العزیز بن شیخ ولی اللہ رحمہما اللہ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
فِیْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُیُوْنُ اَوْ کَانَ عَثَرِیًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِیَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ فرمایا
کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ اس چیز کہ پانی پلایا آسمان نے اور چشموں نے یا ہو زمین تر و تازہ تو دسواں حصہ واجب ہوتا ہے اور وہ
زمین کہ پلائی گئی کوئیں کے پانی سے ساتھ بیل کے یا اونٹ کے اسمیں بیسواں حصہ روایت کی یہ بخاری نے ف پانی پلایا آسمان نے یعنی مینہ
مینہ نے اور نالوں اور نہروں کا پانی دیا اسے جو کھیتی وغیرہ پیدا ہو تو دسواں حصہ زکوٰۃ میں دے اور عثری اس زمین کو کہتے ہیں کہ پانی
دیا جاوے ساتھ نالوں کے اور ساقیہ کہتے ہیں ایک گڑھے کو کہ کھودا جاتا ہے زمین میں مثل تالاب کے اور اسمیں سے پانی پہونچتا ہے کھیتی وغیرہ میں
اور بعضوں نے کہا کہ عثری کہتے ہیں اس کھیتی کو کہ تر و تازہ رہتی ہے ہمیشہ بسبب قریب ہونے پانی کے ۱۲ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعَجْمَاءُ جُرْحُہَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو زخمی کرنا اسکا معاف ہے اور کوئیں کھدوانے میں کوئی مر جاوے گر کر وہ معاف ہے اور کان
کھدوانے میں اگر کوئی مر جاوے تو معاف ہے اور رکاز میں پانچواں حصہ واجب ہوتا ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جانور یعنی گھوڑا بیل
وغیرہ اگر زخمی کرے کسیکو یا تلف کرے کوئی چیز یا مار ڈالے کسیکو اور نہو اسپر کوئی سوار یا ساتھ اسکے کوئی کھینچنے والا یا ہانکنے والا اور ہووے
دن تو زخمی کرنا اور تلف کرنا اسکا معاف ہے یعنی اسکے مالک پر کچھ ضمان لینے والا نہیں اور اگر اسپر کوئی سوار ہو یا اسکے ساتھ کوئی ہانکنے والا یا
کھینچنے والا ہو تو وہ ضمان دیگا اسلیے کہ اسمیں تقصیر اسکی ہے اور اسی طرح اگر رات کو چھوٹ کر زخمی یا تلف کرے تو بھی بدلا دیگا کہ قصور مالک کا ہے
اسلیے کہ رات کو عادت ہے جانوروں کے باندھنے کی کیوں نہ باندھا اگرچہ حدیث سے عام معلوم ہوتا ہے لیکن یہ قیدیں اور حدیثوں میں اور
دلیلوں سے نکالی ہیں اور کوئی اگر کسیکو مزدوری کو لگا دے کنواں کھودنے کے لیے اور وہ مزدور اسمیں گر پڑے کھدوانے والے پر کچھ
لینا نہیں ہے اور اسی طرح اگر کنواں اپنی ملک میں کھودے یا موات میں یعنی زمین افتادہ میں کہ مالک اسکا معلوم نہیں اور اسمیں کوئی
آدمی یا جانور گر پڑے تو ضمان نہیں اور اگر راستے میں کھودے یا غیر کی ملک میں بغیر اسکے اذن کے پس ضمان لینا خون بہا اور بدلا کھدوانے والے کے
آویگا اور اسی طرح حکم اسکا ہے کہ کوئی ایک جگہ کھدواوے سونا یا چاندی یا فیروزہ یا مٹی وغیرہ کے نکالنے کے لیے اور رکاز کہتے ہیں اگلوں کے گاڑے
ساتھ ایک مال کے ہاں اور کہیں خلاف ہے علماء کے مذہب میں ... اگر دفینہ ہوں تو انکا قبیلے کے لوگ کا ہے اور رکاز سے مراد نزدیک اہل عراق کے
کان ہے اور نزدیک اہل حجاز کے دفینے ہیں اور اسی طرح ... ساتھ ... اور ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت سے پوچھا رکاز کیا ہے فرمایا سونا
اور چاندی کہ پیدا کیا ہے خدا نے بیچ زمین کے دن پیدائش اسکی کے سمجھنا چاہیے کہ کان تین قسم کی چیزیں ہیں ایک تو جو ہیں قابل
پگھلنے اور منطبع ہونیکے لیے جیسے سکہ وغیرہ کا نقش ہو سکے جیسے سونا چاندی اور لوہا اور مانند انکے اور وہ دوسری وہ کہ نہیں ہیں مانند پانی اور
اور گندھک کی اور تیسری وہ کہ منطبع نہ ہو سکیں مانند چونا اور ہڑتال اور تمام پتھروں کے مانند یاقوت وغیرہ کے پس نہیں ہے واجب خمس مگر قسم اول میں اور اسمیں
... ہیں اور ... الفصل الثانی عن علی قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد عفوت عن الخیل والرقیق فہاتوا صدقۃ الرقۃ من کل اربعین درہما درہما

ومائة كذا فإذا بلغت مائتين ففيها خمسة دراهم رواه الترمذي وأبوداود وفي رواية لأبي داود عن الحارث الأعور عن علي قال زهير أحسبه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال هاتوا ربع العشر من كل أربعين درهما درهم وليس عليكم شيء حتى تتم مائتي درهم فإذا كانت مائتي درهم ففيها خمسة دراهم فما زاد فعلى حساب ذلك وفي الغنم في كل أربعين شاة شاة إلى عشرين ومائة فإن زادت واحدة فشاتان إلى مائتين فإن زادت فثلاث شياه إلى ثلاثمائة فإذا زادت على ثلاثمائة ففي كل مائة شاة شاة فإن لم تكن إلا تسع وثلاثون فليس عليك فيها شيء وفي البقر في كل ثلاثين تبيع وفي الأربعين مسنة وليس على العوامل شيء روایت ہے حضرت علی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق معاف کی میں نے زکوٰۃ گھوڑوں میں سے اور غلاموں میں یعنی اگر تجارت کے لیے نہوں تو زکوٰۃ انمیں نہیں اور گھوڑوں میں جو اختلاف ہے بیان اسکا اوپر ہوچکا پس دو زکوٰۃ چاندی کی ہر چالیس درم میں سے ایک درم یعنی لیا کرو بقدر اسکے جتنے ہوں اور دو سو درم میں سے اور نہیں ہے ایک سو نوے کے کچھ زکوٰۃ یعنی دو سو سے کم میں زکوٰۃ نہیں پس جسوقت کہ ہوں دو سو درم پس انمیں ہیں پانچ درم زکوٰۃ روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور ایک روایت ابوداؤد کی میں حارث اعور سے کہ نقل کی حضرت علی سے کہا زہیر نے کہ راوی ہے حارث سے گمان کرتا ہوں میں حارث کو کہ کہا روایت کی حضرت علی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دو یعنی ہر برس چالیسواں حصہ ہر چالیس درم میں سے ایک درم اور نہیں ہے تم پر کچھ یہاں تک کہ پورے ہوں دو سو درم اور جسوقت کہ ہوں دو سو درم پس انمیں ہیں واجب پانچ درم پس جو زیادہ ہو دو سو پر پس اسی حساب پر انمیں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور بکریوں میں ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے ایک سو بیس تک اور جسوقت کہ زیادہ ہو ایک اوپر ایک سو بیس کے پس دو بکریاں ہیں دو سو تک اور جسوقت زیادہ ہو ایک دو سو پر پس تین بکریاں ہیں تین سو تک پس جسوقت زیادہ ہوں تین سو پر تو لینا ہر سو میں چار پس ہر سو میں ایک بکری ہے پس اگر نہوں بکریاں مگر انتالیس پس نہیں ہے تجھ پر انمیں کچھ اور بیلوں گایوں کے ہر تیس میں ایک برس کا بچہ یعنی گائے کا اور ہر چالیس میں ایک گائے دو برس کی اور نہیں کام والوں میں کچھ ف یعنی جو زیادہ ہو دو سو درم پر کہ جیسے چالیس کم نہ ہو یعنی کہ جسقدر دو سو درم سے زیادہ ہو اسکا حساب کرکے چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دے اور امام اعظم رحمہ کے نزدیک جسوقت کہ زیادہ ہوں دو سو درم سے چالیس درم تو انمیں زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر چالیس تک نہ پہنچیں تو انمیں زکوٰۃ نہیں دو سو کی زکوٰۃ دے انہوں نے حمل کیا ہے اس حدیث کو اسپر کہ مراد زیادہ ہونے سے دو سو درم پر زیادہ ہونا چالیس درم کا ہے تاکہ تطبیق ہوجاوے سب حدیثوں میں [illegible] جیسا کہ آگے کی روایت میں آتا ہے جانا چاہیے کہ گایوں اور بکریوں میں دینا مادہ ہی کا ضروری نہیں ہے بخلاف اونٹوں کے اسلیے کہ اونٹوں میں مادہ افضل ہوتی ہے اور گائیں بکری میں برابر ہیں اور کہا ابن حجر نے کہ اگر زیادہ ہوں بیل یا گائے چالیس سے تو انمیں کچھ نہیں دینا آتا یہاں تک کہ ساٹھ ہوں جب ساٹھ ہونگے تو دو تبیع یعنی برس برس روز کے بچے گائے کے دینے آوینگے پھر ہر چالیس میں ایک مسنہ یعنی گائے یا بیل پورے دو برس کی اور ہر تیس میں ایک تبیع دینا آویگا پس مثلاً ستر ہوں گے تو ایک مسنہ اور ایک تبیع آویگا اور جب اسی ہوں تو دو مسنہ دینے ہوں اور تین تبیع جب نوے ہوں دو مسنہ اور ایک [illegible] اسی طرح ہر تیس میں تبیع اور ہر چالیس میں مسنہ دینا ہے انتہی یہ جو کہا کہ اگر زیادہ ہوں چالیس سے تو انمیں کچھ نہیں دینا آتا یہ مذہب ابن حجر کا ہے اور امام اعظم صاحب کے نزدیک جتنے زیادہ ہونگے چالیس سے حساب کرکے زکوٰۃ انکی بھی دینی ہوگی ساٹھ تک جب ساٹھ ہونگے تو دو تبیع دینگے باقی ہے مسنہ مثلاً جو ایک چالیس پر ایک زیادہ ہوگی تو چالیسواں حصہ مسنہ کا دینگے یا تیسواں حصہ تبیع کا یعنی انکی قیمت کا چالیسواں یا تیسواں حصہ دینگے اسی طرح اور زیادتی کو سمجھ لے روایت جو ہمارے مذہب کے نزدیک صاحبین کا ہے اور تابعین [illegible] کی یہی ہے [illegible] بھینس کی [illegible] ہے جیسے گائیں کی اور [illegible] بکری کی مانند زکوٰۃ بکری کے ہے اور نہیں کام والوں میں کچھ یعنی جو جانور کام میں آویں مثلاً بیل ہل چلانے میں

یا کنوؤں کے پانی نکالنے میں یا اونٹ میں لگ رہے اگرچہ نصاب کو پہنچیں زکوٰۃ نہیں واجب ہے ایسا ہی حکم اونٹ وغیرہ کا ہے اور یہ سب قیمتوں اماموں کا بھی ہے لیکن امام مالک کے نزدیک انمیں بھی زکوٰۃ ہے وجوب ۔ وَعَنْ مُعَاذٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّهَهٗ اِلَی الْیَمَنِ اَمَرَهٗ اَنْ یَّاْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ کُلِّ ثَلٰثِیْنَ تَبِیْعًا اَوْ تَبِیْعَةً وَّمِنْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ مُسِنَّةً رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے معاذ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھیجا انکو طرف یمن کی یعنی عامل کر کر حکم کیا انکو یہ کہ لیویں ہر تیس گائے میں سے ایک بچھڑا برس دن کا یا مادہ برس روز کی اور ہر چالیس گایوں میں سے ایک گائے دو برس کی یا مادہ دو برس کی روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور دارمی نے ۔ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُعْتَدِیْ فِی الصَّدَقَةِ کَمَانِعِهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادتی کرنے والا زکوٰۃ لینے میں یعنی جو قدر واجب سے زیادہ مانگے یا اچھا مال لے لینے والا زکوٰۃ کا ایسا ہے جیسے گناہ زکوٰۃ نہ دینے میں ہو ویسا ہی گناہ زیادہ لینے میں ہو روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے ۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِیْ حَبٍّ وَّلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتّٰی یَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں غلہ میں اور نہ کھجور میں زکوٰۃ یہاں تک کہ پہنچے پانچ وسق کو یعنی تیس من کو روایت کی یہ نسائی نے ف بیان اسکا اس باب کی پہلی حدیث میں ہو چکا ہے ۔ وَعَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَةَ قَالَ عِنْدَنَا کِتَابُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا اَمَرَهٗ اَنْ یَّاْخُذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِیْرِ وَالزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ مُرْسَلٌ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے موسی بن طلحہ سے کہ کہا پاس ہمارے یا نسخہ ہے معاذ بن جبل کا نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ معاذ نے کہا اسکے سوا نہیں کہ حکم کیا آنحضرت نے انکو یعنی مجکو یہ کہ لیویں زکوٰۃ گیہوں اور جو اور انگور اور کھجور میں سے یہ حدیث مرسل ہے روایت کی یہ شرح سنہ میں ف اسکے معنی یہ نہیں ہیں کہ نہیں واجب زکوٰۃ مگر انہیں چار چیزوں میں بلکہ واجب ہے نزدیک شافعی کے اُس چیز میں کہ اوگے زمین میں اور قوت ہو اور بچ رہے اور نزدیک ہر چیز میں کہ اوگے زمین میں قوت ہو یا نہو لیکن انہیں چار چیزوں کو ذکر اسلیے کیا کہ یہ چیزیں وہاں اکثر ہوتی تھیں ۔ وَعَنْ عَتَّابِ بْنِ اَسِیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ زَکٰوةِ الْکُرُوْمِ اِنَّهَا تُخْرَصُ کَمَا تُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدّٰی زَکٰوتُهٗ زَبِیْبًا کَمَا تُؤَدّٰی زَکٰوةُ النَّخْلِ تَمْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عتاب بن اسید سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ زکوٰۃ انگوروں کے کہ تخمین کی جاوے جیسے کہ تخمین کی جاتی ہے کھجوریں پھر ادا کی جاوے زکوٰۃ انکی درحالیکہ انگور خشک ہوں جیسے کہ دیجاتی ہے زکوٰۃ کھجور کی درحالیکہ کھجوریں خشک ہوں روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف یعنے جبکہ پیدا ہو ویں انگور اور کھجوروں میں شیرینی آوے تو اندازہ کرے ایک شخص کہ یہ انگور یا کھجوریں جب خشک ہونگی تو کس قدر ہونگی جب خشک ہوں تو دسواں حصہ زکوٰۃ میں دیوے امام صاحب کے نزدیک خواہ تھوڑے ہوں یا بہت اور شافعی کے نزدیک جب نصاب کو یعنے پانچ وسق کو پہنچیں تو دسواں حصہ دیوے ۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ حَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَاِنْ لَّمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے سہل بن ابی حثمہ سے حدیث کی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے فرماتے جس وقت اٹکل کرو یعنی کھجور و انگور کا لیں لیجیو تہائی اور چھوڑ دو تہائی کی قدر پس اگر نہ چھوڑو تہائی پس چھوڑ دو چوتھائی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے ف یہ خطاب ہے زکوٰۃ لینے والوں کو کہ جب تخمین کریں مقدار زکوٰۃ کی تو اسمیں سے دو تہائی لیلو اور تہائی مالک کو چھوڑ دو از راہ احسان کے کہ اسکی قرابت والے اور ہمسایہ اور ساکین کے کہ کھلاوے یہی قول قدیم امام شافعی کا ہے اور نزدیک ابی حنیفہ کے اور مالک کے اور قول جدید شافعی کا یہ ہے کہ نہ چھوڑا جاوے کچھ

کچھ اور تاویل حدیث کی انکے نزدیک یہ ہے کہ یہود خیبر کے حق میں فرمایا حضرتؐ نے مساقات کی تھی انسے کہ آدھی کھجوریں ہم لیں اور آدھی تم پس حکم فرمایا اندازہ کرنے والے کو کہ چھوڑ دے تہائی یا چوتھائی ازراہ احسان کے اور تقسیم کرے باقی کو آدھی حضرتؐ کو دے اور آدھی انکو ۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ إِلَى يَهُوْدَ فَيَخْرُصُ النَّخْلَ حِيْنَ يَطِيْبُ قَبْلَ أَنْ يُؤْكَلَ مِنْهُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھیجتے عبد اللہ بن رواحہ کو طرف یہود کے لیے یہود خیبر کے پس کرتا اٹکل کھجور کا جس وقت کہ شیریں ہوتی اسمیں پہلے اسکے کہ کھائی جاوے اس میں سے روایت کی یہ ابو داؤد نے ۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَسَلِ فِي كُلِّ عَشْرَةِ أَزْقَاقٍ زِقٌّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَلَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ كَبِيْرُ شَيْءٍ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ زکوٰۃ شہد کے کہ ہر دس مشکوں میں ایک مشک ہے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا اسکی اسناد میں گفتگو ہے اور نہیں صحیح نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں بہت سی روایتیں ف علما میں اختلاف ہے امام شافعیؒ کے نزدیک شہد میں زکوٰۃ نہیں اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اسمیں دسواں حصہ ہے کم ہو یا زیادہ اگر عشری زمین میں ہو اور دلیل انکی یہ حدیث ہے ما اخرجت الارض ففیہ العشر اور جو شہد پہاڑ میں ہو اسمیں بھی عشر ہے امام صاحبؒ کے نزدیک ہے وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَإِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے زینب بی بی عبد اللہ بن مسعودؓ کی سے کہا خطبہ فرمایا ہمکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا اے گروہ عورتوں کے نکالو زکوٰۃ مال کی اگرچہ اپنے زیور سے ہو اسلیے کہ تحقیق تم اکثر دوزخی ہوگی دن قیامت کے روایت کی یہ ترمذی نے ف دوزخی ہوگی بسبب محبت دنیا کے کہ باعث ہے ترک زکوٰۃ کی اور لعنت دینے کی اور اختلاف کیا ہے علما نے بیچ زکوٰۃ زیور عورت کے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک مطلق زیور میں زکوٰۃ ہے اور یہی قول قدیم امام شافعیؒ کا ہے اور کہا مالکؒ اور احمدؒ نے کہ نہیں ہے زکوٰۃ اس زیور میں کہ مباح ہو استعمال انکا لیکن جسکا استعمال حرام ہے اسمیں انکے نزدیک بھی ہے اور یہی قول جدید امام شافعیؒ کا ہے اور دلیل امام ابو حنیفہؒ کی یہ حدیث ہے اور اور بہت سی حدیثیں ہیں ع زیور مباح اور غیر مباح کا بیان محرر اور کتابوں شافعیہ میں ہے جو چاہے وہاں سے دیکھ لے وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ أَتَتَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي أَيْدِيْهِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُمَا أَتُؤَدِّيَانِ زَكٰوتَهُ قَالَتَا لَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُحِبَّانِ أَنْ يُسَوِّرَكُمَا اللّٰهُ بِسِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَتَا لَا قَالَ فَأَدِّيَا زَكٰوتَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رَوَى الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ نَحْوَ هٰذَا وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ وَابْنُ لَهِيْعَةَ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيْثِ وَلَا يَصِحُّ فِي هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے انہوں نے نقل کی اپنے دادا سے یہ کہ دو عورتیں آئیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انکے ہاتھوں میں دو کڑے تھے سونے کے پس فرمایا حضرتؐ نے ان دونوں کو کہ دیتی ہو زکوٰۃ انکی کہا دونوں نے کہ نہیں فرمایا ان دونوں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دوست رکھتی ہو یہ کہ پہناوے تمکو اللہ دو کڑے آگ کے کہا انھوں نے کہ نہیں فرمایا پس ادا کرو زکوٰۃ اسکی یعنی سونے کی روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث تحقیق روایت کی مثنیٰ بیٹے صباح کے نے عمرو بن شعیب سے مانند اسکے اور مثنیٰ بن صباح اور ابن لہیعہ کہ وہ بھی راوی اس حدیث کا ہے ضعیف کیے جاتے ہیں حدیث میں اور نہیں صحیح اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ ف یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے اسپر کہ زکوٰۃ زیور میں واجب ہے اور بہت حدیثیں اسمیں صحت کو پہونچی ہیں چنانچہ مرقات میں مذکور ہیں جو چاہے دیکھ لے وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَلْبَسُ أَوْضَاحًا مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَكَنْزٌ هُوَ فَقَالَ مَا بَلَغَ أَنْ تُؤَدّٰى زَكٰوتُهُ فَزُكِّيَ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہا تھی میں پہنتی زیور سونے کی کہ نام ایک زیور کا ہے پس کہا میں نے یا رسول اللہ کیا گنج ہے یہ پس فرمایا جو پہنچا اس قدر کو کہ دیا جاوے زکوٰۃ اسکی یعنی نصاب کو پہنچے پھر زکوٰۃ دی گئی پس نہیں گنج روایت کی یہ مالکؒ اور ابوداؤد نے ف کیا گنج ہے یعنی کلام اللہ میں جو وعید آیا ہے مال جمع کرنے پر اس آیت میں والذین یکنزون الذہب والفضۃ آخر آیت تک یہ بھی اسمیں داخل ہے پس فرمایا کہ جب مال حد نصاب کو پہنچا اور زکوٰۃ دی گئی تو وہ داخل اس وعید میں نہیں کلام اللہ میں اس مال جمع کرنے پر وعید ہے کہ بغیر زکوٰۃ کے جمع کرے ﴿۲﴾ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَأْمُرُنَا اَنْ نُّخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِیْ نُعِدُّ لِلْبَیْعِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ روایت ہے سمرہ بن جندبؓ سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے حکم کرتے ہمکو یہ کہ نکالیں ہم زکوٰۃ اس چیز کی کہ تیار کی ہو بیچنے کے لیے یعنی سوداگری کے لیے روایت کی یہ ابوداؤد نے ﴿۳﴾ وَعَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ غَیْرِ وَاحِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِیَّ مَعَادِنَ الْقَبَلِیَّةِ وَھِیَ مِنْ نَاحِیَةِ الْفُرْعِ فَتِلْکَ الْمَعَادِنُ لَا تُؤْخَذُ مِنْھَا اِلَّا الزَّکٰوةُ اِلَی الْیَوْمِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے کہ انھوں نے نقل کی بہت صحابہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر کردیں واسطے بلال بن حارث مزنی کے کانیں قبلی کی اور قبل ہے جانب فرع کے پس وہ کانیں نہیں لیجاتیں ان سے مگر زکوٰۃ آج تک روایت کی یہ ابوداؤد نے ف جاگیر کردیں یعنی انکو کانیں موضع قبل کی دیں تا جو کچھ انمیں سے نکالیں اپنی وجہ معیشت کی کریں اور قبلیہ منسوب ہے طرف قبل کی اور قبل نام ہے ایک موضع کا نواحی فرع سے اور فرع بھی نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے اور پس وہ کانیں نہیں لیجاتیں ان سے مگر زکوٰۃ کہ چالیسواں حصہ لیتے نہیں لیجاتی خمس جیسے کہ حکم کانز کا ہے اور یہ مذہب امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا ہے بموجب ایک قول کے اور نزدیک امام ابو حنیفہؒ کے اور شافعیؒ کے بموجب ایک قول کے کانوں میں خمس ہے اور تیسرا قول امام شافعیؒ سے یہ ہے کہ اگر پاوے مشقت و محنت سے تو چالیسواں حصہ ورنہ خمس ہے پس حنفی اسکا یہ جواب دیتے ہیں کہ نہیں ہے اسمیں یہ کہ حضرت نے اسی بات کا حکم کیا پس جائز ہے کہ یہ رسم حاکموں کی طرف سے از راہ اجتہاد ہو اور ہم تمسک کرتے ہیں ساتھ کتاب اور سنت صحیحہ اور قیاس کے اور تفصیل اسکی مرقات میں ہے چاہیے دیکھیں ﴿۴﴾

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ عَلِیٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِی الْخَضْرَوَاتِ صَدَقَةٌ وَلَا فِی الْعَرَایَا صَدَقَةٌ وَلَا فِیْ اَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِی الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ وَلَا فِی الْجَبْھَةِ صَدَقَةٌ قَالَ الصَّقْرُ الْجَبْھَةُ الْخَیْلُ وَالْبِغَالُ وَالْعَبِیْدُ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ترکاریوں میں زکوٰۃ اور نہ عرایا کے درختوں میں زکوٰۃ اور نہ پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ اور نہ کام کرنے والے جانوروں میں زکوٰۃ اور نہ جبہہ میں زکوٰۃ کہا صقر راوی نے جبہہ گھوڑے اور خچر اور غلام روایت کی یہ دارقطنی نے ف نہیں ترکاریوں میں زکوٰۃ بیان اسکا ابتدا باب میں ہوچکا اور عرایا جمع ہے عریۃ کی عریۃ اس کھجور کے درخت کو کہتے ہیں کہ عاریت دیتا ہے اسکو مالک اسکا محتاج کو اور اسکی ملک میں کردیتا ہے کھجوریں اسکی تا سال کو پس اسمیں زکوٰۃ نہیں اسلیے کہ وہ نکل جاتے ہیں ملک مالک سے پہلے زکوٰۃ واجب ہونے سے اور اس جگہ کے سوا چیزیں مذکور ہیں سب کا بیان اوپر ہوچکا ﴿۵﴾ وَعَنْ طَاؤُسٍ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اُتِیَ بِوَقْصِ الْبَقَرِ فَقَالَ لَمْ یَاْمُرْنِیْ فِیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَیْءٍ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ وَالشَّافِعِیُّ وَقَالَ الْوَقْصُ مَا لَمْ یَبْلُغِ الْفَرِیْضَةَ اور روایت ہے طاؤس سے یہ کہ معاذ بن جبلؓ لائے گئے وقص گائیں کی لینے تا زکوٰۃ انکی لیویں پس کہا نہیں حکم کیا مجھکو اسمیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کا لینے کچھ زکوٰۃ اسمیں یعنی نہیں فرمائی روایت کی یہ دارقطنی اور شافعیؒ نے اور کہا شافعیؒ نے کہ وقص وہ جانور ہیں کہ نہ پہنچیں نصاب فرض کو یعنی پہلے نصاب کو یا دوسرے وغیرہ کو ف کہا طیبیؒ نے کہ وقص ساتھ

زیر خانے کے دو جانور ہیں کہ نہ پہنچیں حد نصاب فرض کو خواہ ابتدا آخواہ درمیان دو فرضیتوں کے کا نتیجہ اسکی یہ مثال ہے کہ گائیں بیل تیس سے کم ہوں پس انمیں زکوٰۃ نہیں واجب مثال درمیان دو فرضیتوں کے یہ کہ مثلاً تیس گائے بیل پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے اور جب تیس سے زیادہ ہوں چالیس تک نہ پہنچیں انکو مابین کو بھی وقص کہتے ہیں یعنی انمیں کچھ زکوٰۃ نہیں جب چالیس ہوں انمیں زکوٰۃ واجب ہے اگر چالیس سے زیادہ ہوں ساٹھ تک ساٹھ پر نہ پہنچیں زکوٰۃ واجب ہے اور انکا مابین کو بھی وقص کہتے ہیں انمیں کچھ زکوٰۃ نہیں اور اسی طرح ساٹھ سے بڑھیں تو انمیں زکوٰۃ نہیں جب ستر ہوں تو انمیں زکوٰۃ ہے اسی طرح سے آگے ہر دہاکے کے بعد حکم متغیر ہوتا جاتا ہے درمیان دو دہاکوں کے جتنی بیل گائیں ہوں انکو وقص کہتے ہیں انمیں زکوٰۃ معاف ہے اور مراد اس میں قسم اول ہے یعنی تیس سے کم اسلیے کہ معاذ پاس جو لائے تھے وہ یہی تھے واللہ اعلم اور مابین دو فرضیتوں کے زکوٰۃ دینی حنفیہ کے نزدیک مطلق واجب نہیں اور امام صاحب کے نزدیک چالیس سے ساٹھ تک کے مابین میں ہے اور باقی میں نہیں تحقیق اسکی دوسری فصل کی پہلی حدیث میں گذر چکی ہے اور کہا میرک نے کہ اسناد اسکی منقطع ہے اسلیے کہ طاؤس نہیں ملا معاذ سے ۱۲م ۰ ۰ مولانا **باب صدقۃ الفطر** یہ باب ہے بیچ بیان صدقۂ فطر کے

الفصل الاول فصل پہلی عن ابن عمر قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر صاعا من تمر او صاعا من شعیر علی العبد والحر والذکر والانثی والصغیر والکبیر من المسلمین وامر بھا ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوٰۃ متفق علیہ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرض کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ فطر کی ایک صاع کجھور سے یا ایک صاع جو سے غلام پر اور آزاد پر اور مرد پر اور عورت پر اور چھوٹے پر اور بڑے پر درحالیکہ مسلمان ہوں اور حکم فرمایا صدقہ عید الفطر کا یہ کہ دیا جاوے پہلے نکلنے لوگوں کے طرف نماز کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** صدقہ عید الفطر کا فرض ہے نزدیک شافعیؒ اور احمدؒ کے اور سنت موکدہ نزدیک مالکؒ کے اور واجب ہے نزدیک امام ابو حنیفہؒ کے پس اس حدیث میں جو لفظ فرض کا آیا ہے شافعیؒ اور احمدؒ تو اسکو اپنے ظاہر پر حمل کرتے ہیں اور مالکؒ اسکے معنے یہ لیتے ہیں کہ مقرر کیا اور حنفی کہتے ہیں کہ ثبوت اسکا دلیل قطعی سے نہیں ہے پس فرض عملی ہے نہ اعتقادی یعنی واجب ہے نہ فرض اور امام شافعیؒ کے نزدیک صدقہ فطر کا اسپر فرض ہوتا ہے کہ ایک دن کا قوت رکھتا ہو اپنا اور ان لوگوں کا کہ جنکا اسپر فرض ہے اور زائد بھی ہو اس سے بقدر صدقۂ فطر کے اور امام اعظمؒ صاحب کے نزدیک غنی ہو تو فرض ہے یعنی سوائے حاجت اصلی کے بقدر ساڑھے باون روپیہ کلدار کے اسباب وغیرہ رکھتا ہو یا سونا چاندی اسقدر رکھتا ہو اور فارغ ہو قرض سے اور واجب ہوتا ہے فطرہ وقت طلوع فجر عید کے پس جو کوئی مر جاوے پہلے فجر ہونے کے یا اسلام لاوے یا پیدا ہو بعد فجر کے نہیں واجب ہے فطرہ اسکا اور صاع میں قریب چار سیر غلہ کے آتا ہے اور غلام جو خدمت کے لیے ہو اسکی طرف سے صدقہ فطر کا دینا اسکے مالک پر واجب ہے اور جو غلام تجارت کے لیے ہو اسکے طرف سے دینا واجب نہیں اور اسی طرح جو غلام بھاگ جاوے اسکی طرف سے بھی ہوا نہیں مگر بعد آنے اسکی کے اور چھوٹے فرزند کی طرف سے اسکے باپ پر واجب ہوتا ہے اگر مال نہ رکھتا ہو اور اگر فرزند مالدار ہو باپ پر واجب نہیں بلکہ انکے مال میں سے دے اور فرزند بڑا دیوانہ مانند لڑکے کے ہے اور اسی طرح جیسے فرزند ہوشیار کی طرف سے باپ پر اور بیوی کی طرف سے خاوند پر واجب نہیں مگر از راہ احسان کے دیگا انکی اجازت سے تو ادا ہو جاویگا اور کہا طیبی نے کہ لفظ من المسلمین کا حال ہے لفظ عبد سے اور اسکے مابعد کے لفظوں سے پس نہیں واجب ہے کافر مسلمان پر فطرہ غلام کافر کا اور صاحب ہدایہ نے لکھا ہے کہ واجب ہے اسکا بھی اور ایک حدیث بھی روایت کی ہے جو چاہے ہدایہ میں یا مرقات میں دیکھے اور پہلے نماز عید کے دینا صدقۃ الفطر کا مستحب ہے اور اگر اس سے پہلے دیوے اگرچہ ایک مہینے یا زیادہ پہلے دے تو بھی درست ہے اور تاخیر سے ساقط نہیں ہوتا ۱۲م ملتقی الابحر وعن ابی سعید الخدری قال کنا نخرج زکوٰۃ الفطر صاعا من طعام او صاعا من شعیر او صاعا من تمر او صاعا من اقط او صاعا من زبیب متفق علیہ روایت ہے ابی سعید خدری سے

کہ کہا حکم کیا ہم کو نکالنے صدقہ فطر کا ایک صاع طعام سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک پنیر سے یا ایک صاع انگور خشک سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف کہا طیبی نے کہ مراد طعام سے گیہوں ہیں اور بعضے علما کہتے ہیں کہ مراد طعام سے غلہ ہے سوائے گیہوں کے پس ہوگا عطف طعام پر اس کا از قبیل عطف خاص کے
اوپر عام کے اور اقط دودھ سوکھا کو کہتے ہیں کہ دہی کو کپڑے میں باندھ کر لٹکا دیتے ہیں اس سے پانی ٹپک جاتا ہے وہ مثل پنیر کے ہوتا ہے اور انگور خشک کا امام اعظم کے
نزدیک مانند گیہوں کے ہے یعنی آدھا صاع دینا چاہیے اور صاحبین کے نزدیک مانند جو کے یعنی ایک صاع چاہیے اور یہی روایت کیا ہے حسن نے
امام صاحب سے بھی ** متفق علیہ الفصل الثانی فصل دوسری عن ابن عباس قال فی آخر رمضان اخرجوا
صدقۃ صومکم فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ الصدقۃ صاعا من تمر او شعیر او نصف
صاع من قمح علی کل حر او مملوک ذکر او انثی صغیر او کبیر رواہ ابو داود والنسائی اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا آخر رمضان میں نکالو زکوۃ روزے
اپنے کی یعنی فطرہ دو فرض کیا یعنی واجب کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ صدقہ ایک صاع کھجور سے یا جو سے یا آدھا صاع گیہوں سے اوپر ہر
آزاد کے یا غلام لونڈی کے مرد ہو یا عورت یا چھوٹا ہو یا بڑا روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف امام اعظم کا یہی مذہب ہے اسی حدیث کے بموجب کہتے ہیں
کہ گیہوں آدھا صاع دینے چاہییں ** وعنہ قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوۃ الفطر طھرۃ للصیام
من اللغو والرفث وطعمۃ للمساکین رواہ ابو داود اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا لازم کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ فطر کی واسطے
پاک کرنے روزے کے بیہودہ بات سے اور کلام برے سے اور لازم کی واسطے کھلانے مسکینوں کے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی فطرہ اسلیے
واجب کیا ہے کہ بسبب تقصیر و گناہ کے جو روزے میں خلل آجاوے اس سے وہ خلل جاتا رہے اور وہ لائق قبولیت کے ہو جاوے اور اسلیے واجب ہے
کہ مسکین کھا کر بے پرواہ ہو جاویں سوال کرنے سے اس دن اور زیادہ کیا ہے دارقطنی نے کہ جو کوئی ادا کرے فطرہ پہلے نماز کے پس صدقہ قبول کیا
اور جو کوئی ادا کرے اسکو بعد نماز کے پس وہ صدقہ ہے صدقوں میں سے ** الفصل الثالث فصل تیسری عن عمرو بن
شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث منادیا فی فجاج مکۃ الا ان صدقۃ الفطر واجبۃ
علی کل مسلم ذکر او انثی حر او عبد صغیر او کبیر مدان من قمح او سواہ صاع من طعام رواہ الترمذی روایت ہے عمرو بن شعیب
سے کہ نقل کی باپ سے اپنے اس نے دادا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ڈھنڈورا پکارنے والا مکہ کے کوچوں میں کہ خبردار ہو تحقیق صدقہ
فطر کا واجب ہے ہر مسلمان پر مرد ہو یا عورت ہو آزاد ہو یا غلام چھوٹا ہو یا بڑا دو مد گیہوں کے یا سوائے اسکے کہ انگور خشک ہوں یا جو طعام سے
یعنی اور غلہ سوائے گیہوں کے روایت کی یہ ترمذی نے ف دو مد یعنی آدھا صاع اسلیے کہ ایک صاع چار سیر کا ہوتا ہے اور مد میں قریب سیر کے
کے اناج آتا ہے پس گیہوں دو سیر ہے اور آٹا اور ستو گیہوں کے بھی مثل گیہوں کے ہیں کہ دو سیر ہے ** وعن عبد اللہ بن ثعلبۃ او ثعلبۃ
بن عبد اللہ بن ابی صعیر عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاع من بر او قمح عن کل اثنین صغیر او کبیر
حر او عبد ذکر او انثی اما غنیکم فیزکیہ اللہ واما فقیرکم فیرد علیہ اکثر مما اعطاہ رواہ ابو داود اور روایت ہے عبد اللہ بیٹے
ثعلبہ یا ثعلبہ بیٹے عبد اللہ بیٹے ابی صعیر کے سے کہ نقل کی باپ اپنے سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع بر سے یا فرمایا قمح سے یعنی
گیہوں ہر دو کی طرف سے کہ آدھا آدھا صاع ہر ایک کی طرف سے ہو چھوٹے ہوں یا بڑے آزاد ہوں یا غلام ہوں مرد یا عورت ہوں اے غنی تمہارا پس
پاک کرتا ہے اسکو اللہ اور اے فقیر تمہارا پس دیتا ہے اللہ اسکو زیادہ اس چیز سے کہ دی روایت کی یہ ابو داؤد نے ف مشکوۃ کے نسخوں میں نام راوی کا
اسی طرح لکھا ہے اور صواب یہ ہے عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر یا ابن ابی صعیر عن ابیہ اور ثعلبہ صحابی ہیں تو لفظ عن ابیہ کے معنی ہیں کہ فی ہی عن ابیہ ہے

غنی کا مال پاک ہوگا اور فقیر کو اللہ تعالیٰ زیادہ وسیع دیگا کیونکہ دیا ہے اور یہ بات غنی کے لیے بھی ہوتی ولیکن خصوصاً فقیر کی اسکی تسلی اور محبت دلانیکے لیے ہے

باب من لا تحل لہ الصدقۃ

یہ باب ہے بیچ بیان اس شخص کے کہ نہیں حلال ہے اسکو صدقہ کھانی اور لینی **ف** یعنی مسائل ہیں بیچ بیان اسکے کہ زکوٰۃ کسکو کھانی اور لینی درست ہے اور کسکو درست نہیں **مسئلہ** نہ دے زکوٰۃ آدمی اپنی اصل کو یعنی باپ اور ماں اور دادا اور دادی اور نانا اور نانی اور اسی طرح انکے اوپر کے بزرگ ماں کی طرف سے ہوں یا باپ کی طرف سے کسیکو انمین سے زکوٰۃ دینی درست نہیں اور نہ دے زکوٰۃ اپنی فرع کو یعنے بیٹا اور بیٹی اور پوتا اور پوتی اور پرپوتا اور پرپوتی اور نواسا اور نواسی اور انکی اولاد کو نیچے تک اور خصم جورو کو زکوٰۃ نہ دے اور نہ جورو خصم کو دے امام اعظمؒ کے نزدیک اور صاحبینؒ کے نزدیک اگر جورو اپنے خصم کو زکوٰۃ دے تو درست ہے اور باقی ناتے داروں کو زکوٰۃ دینی درست ہے بشرطیکہ مستحق زکوٰۃ کے ہوں یعنے غنی اور سید اور ہاشمی اور کافر نہوں بلکہ بہتر ہے غیروں سے انہیں کو دینا اور بہتر ہے اس ترتیب سے کہ پہلے بہن بھائی کو دے پھر بعد انکے انکی اولاد کو پھر چچا اور پھوپھی کو پھر اولاد انکی کو پھر ماموں خالہ کو پھر انکی اولاد کو پھر جو ذوی الارحام ہوں جیسا کہ لوگ اجنبی ہیں پھر اپنے ہمسایہ کو پھر اپنے شہر والوں کو اور اسی طرح سے حکم صدقہ فطر اور نذر کا ہے کہ ترتیب مذکور سے دینا افضل ہے اور اگر اجنبی ہی کو دے تو بھی درست ہے لیکن یہ بہتر ہی ہے کہ پہلے اپنے ناتے داروں کو دے **مسئلہ** اپنے غلام لونڈی کو زکوٰۃ دینی نہیں درست اور ایسے ہی حکم ہے ام ولد کا یعنے جس لونڈی سے اولاد پیدا ہوئی ہو مالک سے اسکو بھی زکوٰۃ دینی درست نہیں مالک کو **مسئلہ** جو ناتے دار سسرال کی طرف کے ہوں انکو زکوٰۃ دینی درست ہے ساس سسر اور سالا سالی اور جو بواسطہ داماد کے ہوں اسی طرح سے داماد بہو کو زکوٰۃ دینی درست ہے اور سوتیلی ماں اور سوتیلی دادی نانی کو بھی دینی درست ہے **مسئلہ** نہیں درست زکوٰۃ کا مال دینا غنی کو یعنے مالک ہو مال کا بقدر نصاب کے خواہ مال نامی ہو خواہ غیر نامی اور مال نامی اسے کہتے ہیں کہ بڑھتا رہے یعنے مال سوداگری کا اور نقد روپیہ اور سونا اور چاندی اور زیور چاندی سونے کا کہ یہ بحکم شرع کے حکم بڑھنے کا رکھتے ہیں اور مواشی سوداگری کے اور بیچ لینے کے یہ بھی مال نامی ہے حقیقۃً اور غیر نامی اسے کہتے ہیں جو مال بڑھتا نہیں جیسے حویلی اور کپڑا اور باسن وغیرہ لیکن یہ چیزیں اگر زائد ہوں حاجت اصلی سے بقدر نصاب کے ہوں اور فارغ ہوں قرض سے تو بھی زکوٰۃ لینی نہیں درست اور حویلی رہنے کی اور کپڑے پہننے کے اور باسن پکانے کے اور کتابیں پڑھنے کی علم والے کو اور ہتھیار سپاہی کے اور اوزار کاریگروں کے حاجت اصلی میں داخل ہیں **مسئلہ** نہیں درست دینا زکوٰۃ کا مال ہاشمی کو اور ہاشمی ہیں پانچ شخصوں کی اولاد ایک تو اولاد حضرت علیؓ کی خواہ حضرت خاتونؓ سے ہوں یا اور سے اور دوسرے حضرت جعفر کی اولاد اور تیسرے عقیل کی اولاد اور چوتھے حضرت عباسؓ کی اولاد اور پانچویں حارث بن عبدالمطلب کی اولاد اور انکے غلام اور لونڈیوں کو بھی زکوٰۃ دینی درست نہیں اور اسی طرح اگر غلام اور لونڈی غنی کے ہوں تو بھی زکوٰۃ کا مال لینا انکو درست نہیں **مسئلہ** کافر کو بھی زکوٰۃ دینی درست نہیں کافر حربی ہو یا ذمی **مسئلہ** اگر غنی یا ہاشمی یا کافر کو یا اپنے باپ یا بیٹے کو یا اپنی بیوی کو زکوٰۃ دی ہو اس گمان پر کہ یہ مستحق زکوٰۃ کے ہیں یعنے وقت دینے کے معلوم نہ تھا کہ یہ غنی ہے یا ہاشمی ہے یا کافر ہے یا باپ ہے یا بیٹا ہے پھر معلوم ہوا تو ادا ہو گئی زکوٰۃ اسکی مالک کے ذمے سے **مسئلہ** مال زکوٰۃ کا دینا مسجد بنانے کے لیے یا کفن میت کے لیے یا ادائے قرض میت کے لیے درست نہیں اور کسی نے دیا تو اسمیں زکوٰۃ نہیں ادا ہوتی **مسئلہ** مستحق زکوٰۃ کے فقیر ہیں اور حد فقیر کی یہ ہے کہ مالک ہو مال کم از نصاب کا اور مستحق زکوٰۃ کا مسکین بھی ہے اور مسکین وہ ہے کہ جسکے پاس کچھ نہ ہو اور مستحق زکوٰۃ کا وہ بھی ہے کہ عامل ہو حاکم کی طرف سے زکوٰۃ لینے پر اگرچہ خود غنی ہو اور ہاشمی کو زکوٰۃ کی عاملی کا پیسا لینا نہیں درست اور مستحق زکوٰۃ کے وہ بھی ہیں کہ جہاد کے لیے یا حج کے لیے چلے اور پیسا انکے پاس تمام ہو گیا ہو اگرچہ انکے وطن میں مال بہت سا ہو اور اسی طرح سے اور مسافر کو بھی زکوٰۃ دینی درست ہے اگرچہ انکے وطن میں مال بہت سا ہو اور جسکے پاس ایک دن کا قوت ہو اسکو

سوال کرنا درست نہیں ہے ولا تحل لہ الصدقۃ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** عن انس قال مرّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بتمرۃ فی الطریق فقال لولا انی اخاف ان تکون من الصدقۃ لاکلتھا متفق علیہ روایت ہے انس سے کہا گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھجور

پر کہ راہ میں پڑی تھی پس فرمایا اگر نہ ڈرتا میں یہ کہ ہو کھجور زکوٰۃ کی البتہ کھاتا میں اسکو یعنی واسطے تعظیم نعمت الٰہی کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف اس سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ کا مال حضرت کو کھانا حرام تھا اور کہا ہے بعضوں نے کہ حضرت کو مطلق صدقہ کھانا حرام تھا خواہ واجب ہو خواہ نفل

اور بنی ہاشم کو صدقہ واجب کھانا حرام ہے نہ نفل اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے کھانا اس چیز کا کہ پاوے راہ میں اور وہ چیز تھوڑی ہو گمان کرتا ہے

کہ مالک تلاش اسکی نہیں کریگا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اولیٰ پرہیزگاری کو بچنا اس چیز سے کہ شبہ حرمت کا ہو اسمیں **وعن ابی ھریرۃ قال**

اخذ الحسن بن علی تمرۃ من تمر الصدقۃ فجعلھا فی فیہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کخ کخ لیطرحھا ثم قال اما

شعرت انا لا ناکل الصدقۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا لی حضرت حسن بن علی نے ایک کھجور کھجوروں زکوٰۃ

کی سے ڈال وہ کھجور اپنے منہ میں پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دور کر دور کرتا پھینک دین اسکو پھر فرمایا کیا نہیں جانتا تو کہ تحقیق ہم یعنی

بنی ہاشم نہیں کھاتے صدقہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کیا نہیں جانتا تو یہ استعمال کیا جاتا ہے ایک امر واضح میں اگرچہ نہ جانتا ہو اور اسکو

مخاطب یعنی کیونکر تعجب ہے یہ بات پوشیدہ رہی باوجود ظاہر ہونے اسکی کے اور حضرت امام حسن کو باوجود خورد سالی کے اسطرح خطاب جلیے کیا کہ

لوگ اس حکم کو جانیں اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ واجب ہے باپ کو منع کرنا اولاد کا خلاف شرع باتوں سے اسلیے کہا ہے علما ہمارے نے کہ حرام ہے

ماں باپ پر پہنانا لڑکے کو حریر اور زیور سونے چاندی کا **وعن عبد المطلب بن ربیعۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ**

علیہ وسلم ان ھذہ الصدقات انما ھی اوساخ الناس وانھا لا تحل لمحمد ولا لآل محمد رواہ مسلم روایت ہے عبد المطلب

بن ربیعہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ صدقہ یعنی زکوٰۃ سوائے اسکے نہیں کہ وہ میل ہیں آدمیوں کے اور وہ نہیں حلال

واسطے محمد کے اور نہ اولاد محمد کے یعنی بنی ہاشم کے روایت کی یہ مسلم نے ف زکوٰۃ کو میل اسلیے کہا کہ جیسے میل کے اوتار نے سے آدمی کا بدن صاف

ہو جاتا ہے ویسے ہی اسکے دینے سے پاک ہو جاتے ہیں اموال و نفوس لوگوں کے اور اسمیں دلیل ہے اسپر کہ زکوٰۃ یعنی حضرت کو حرام تھی اور

حضرت کی اولاد کو بھی خواہ عامل ہوں زکوٰۃ کے یا محتاج ہوں صحیح روایت ہمارے مذہب میں یہی ہے **وعن ابی ھریرۃ قال کان**

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی بطعام سال عنہ اھدیۃ ام صدقۃ فان قیل صدقۃ قال لاصحابہ کلوا ولم یاکل

وان قیل ھدیۃ ضرب بیدہ فاکل معھم متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت لائے جاتے طعام

پوچھتے احوال طعام کے سے کہ آیا ہدیہ یعنی تحفہ ہے یا صدقہ پس اگر کہا جاتا صدقہ ہے فرماتے اپنے یاروں کو یعنی سوائے بنی ہاشم کے کھاؤ اور آپ

نہ کھاتے اور اگر کہا جاتا ہدیہ ہے تو دراز کرتے ہاتھ اپنا پس کھاتے ساتھ یاروں اپنے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف صدقہ اس مال کو

کہتے ہیں کہ فقیروں کو دیا جاتا ہے بطریق مہربانی کے اور ارادہ کیا جاتا ہے ساتھ اسکے ثواب آخرت کا پس صدقہ میں ایک طرح کی ذلت ہوتی ہے لینے

والے کو اسلیے حضرت پر مطلق صدقہ حرام تھا اور ہدیہ اسکو کہتے ہیں کہ ایک چیز ایک شخص کو دیوے از راہ تعظیم و تکریم اسکی کے اور شان ہدیہ کی

یہ ہے کہ بدلا دیا جاتا ہے اسکا اسمیں ہے ج دنیا کے نہ صدقہ کا ع ح **وعن عائشۃ قالت کان فی بریرۃ ثلث سنن احدی**

السنن انھا عتقت فخیرت فی زوجھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الولاء لمن اعتق ودخل رسول اللہ صلی اللہ

۱۴۰ **علیہ وسلم والبرمۃ تفور باللحم فقرب الیہ خبز وادم من ادم البیت فقال الم ار برمۃ فیھا لحم قالوا**

بَلٰى وَلٰكِنْ ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ وَاَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا تھے بیچ بریرہ کے تین احکام ایک حکم یہ کہ آزاد ہوئی پس مختار ہوئی بیچ نکاح رکھنے خاوند اپنے کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق ولا واسطے اسی شخص کے ہے کہ آزاد کیا اور تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ گھر میں اور ہانڈی جوش مارتی تھی ساتھ گوشت کے پس نزدیک لائے آپ کی حضرت کے روٹی اور سالن گھر کے سالنوں میں سے پس فرمایا کیا نہیں دیکھی میں نے ہانڈی کہ اس میں گوشت ہے عرض کیا گھر کے لوگوں نے مقرر یوں ہی ہے کہ ہانڈی پکی تھی لیکن یہ گوشت صدقہ دیا گیا ہے بریرہ کو اور آپ نہیں کھاتے صدقہ فرمایا کہ وہ گوشت اس پر صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی بریرہ کے تین احکام یعنی بریرہ جو لونڈی آزاد حضرت عائشہؓ کی تھی بسبب اسکے تین حکم شرعی وارد ہوئے ایک تو یہ کہ جب بریرہ آزاد ہوئی تو اختیار دی گئی کہ چاہے اپنے خاوند کے نکاح میں رہے کہ نام اسکا مغیث تھا اور چاہے جدا ہو جاوے اس سے اسکو علما خیار عتق کہتے ہیں کہ لونڈی جو کسی کے نکاح میں ہو اور وہ آزاد ہو جاوے تو اسکو اختیار ہے کہ چاہے اسکے نکاح میں رہے چاہے جدا ہو نزدیک امام شافعی کے تب ہے اگر خاوند اسکا غلام ہو تب اسکو اختیار ہے اور ہمارے نزدیک خواہ غلام ہو خواہ آزاد ہو دونوں صورتوں میں مختار ہے اور مغیث مذکور غلام تھا پس بعد آزاد ہونے کے قبول نہ کیا اسکو اور مغیث اسکے عشق و فراق میں روتا اور فریاد کرتا پھرتا تھا اور دوسرا حکم بریرہ کے سبب سے وارد ہوا کہ ولا یعنی میراث لونڈی کی اسکے لیے ہے کہ جس نے آزاد کیا بیان اسکا یہ ہے کہ بریرہ لونڈی تھی ایک یہود کی اسکو مکاتب کر دیا تھا یعنی کہہ دیا تھا کہ اتنے درہم دے تو آزاد ہے جب وہ عاجز ہوئی درہموں کے دینے سے حضرت عائشہؓ کے پاس آئی کہ اگر کچھ دیں تو ثواب اللہ کا ہو اور آزاد ہو جاؤں حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اپنے مالکوں سے کہہ کہ اگر وہ مجھے بیچیں تو میں لیتی ہوں پس وہ گئی اور انسے جا کہا پھر لوٹ کر آئی کہا کہ بیچتے ہیں لیکن بشرطیکہ ولا یعنی میراث اسکی ہمارے لیے ہو حضرت عائشہؓ نے حضرتؐ سے عرض کیا کہ یہود ایسا کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غلط اور بیہودہ کہتے ہیں ولا اسکے لیے ہے کہ آزاد کرے تو اسے خرید اور آزاد کر ولا اسکی تیرے لیے ہوگی [illegible] حدیث میں ہے حاصل اسکا یہ ہے کہ جو کوئی فقیر کو کچھ زکوٰۃ میں سے دیوے اور وہ فقیر اسکو دے کہ زکوٰۃ لینی اسکو جائز نہیں تو درست و حلال ہے [illegible] کہ وہ ملک فقیر کی ہوئی جسکو دے روا ہے ع وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبول کرتے تحفہ اور بدلا دیتے اس پر روایت کی یہ بخاری نے ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دُعِيْتُ اِلٰى كُرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ ذِرَاعٌ لَقَبِلْتُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر بلایا جاؤں میں طرف کراع کے البتہ قبول کروں میں اور اگر تحفہ بھیجا جاوے طرف میری ایک دست البتہ قبول کروں میں روایت کی یہ بخاری نے ف کراع کہتے ہیں بکری کی پنڈلی کو فرمایا اگر کوئی میری دعوت کرے بکری کے پاؤں کی یعنی ایک چیز حقیر پر تو بھی قبول کروں اور اگر دست بکری کا بھیجے بطریق تحفہ کے تو وہ بھی قبول کروں اس میں اشارہ ہے اسپر کہ حضرت نہایت تواضع [illegible] کرتے تھے ساتھ خلق [illegible] اور اس میں رغبت دلانی ہے اوپر قبول کرنے تحفہ کے کہ اگر کوئی ادنیٰ چیز بھیجے تو بھی قبول کیجے ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنِ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ وَلَا يُفْطَنُ بِهٖ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْأَلَ النَّاسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں مسکین وہ کہ پھرتا ہو لوگوں پر پھیرتا ہو اسکو ایک لقمہ اور دو لقمے اور ایک کھجور اور دو کھجوریں و لیکن مسکین وہ ہے کہ نہیں پاتا مال [illegible]

اسکو اور نہیں معلوم کیا جاتا کہ وہ محتاج ہے یعنے بسبب نہ ظاہر کرنے حال کے تا تصدق کیا جاوے اسپر اور نہیں اوٹھتا یعنے اپنے گھر سے تا مانگے لوگوں سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہیں ہے مسکین یعنے کلام اللہ میں جو آیا ہے انما الصدقات للفقراء والمساکین تو فرمایا کہ مسکین یہی نہیں ہے کہ جسکو عرف میں لوگ مسکین سمجھتے ہیں کہ جسکے دروازے پھرا کرتا ہے اور ایک دو کھجور دیکر رخصت کر دیا بلکہ مسکین کامل یہ ہے کہ ذکر کیا واسطے مبالغہ کے

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِأَبِي رَافِعٍ اصْحَبْنِي كَيْمَا تُصِيبَ مِنْهَا فَقَالَ لَا حَتّٰى آتِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَإِنَّ مَوَالِيَ الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہے ابی رافع سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک شخص کو بنی مخزوم میں سے زکوٰۃ لینے کو پس کہا اسنے ابو رافع کو ساتھ ہو میرے تاکہ پہونچے تو اس زکوٰۃ میں سے پس کہا ابو رافع نے نہیں جاتا میں جب تلک ساتھ تیرے یہاں تک کہ آؤں میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر پوچھوں میں انسے کہ ساتھ جاؤں یا نہ جاؤں پس گیا وہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پوچھا حضرت سے پس فرمایا کہ تحقیق صدقہ نہیں حلال واسطے ہمارے یعنے بنی ہاشم کے اور تحقیق مولی یعنے غلام آزاد قوم کا اسی قوم میں سے ہے یعنے زکوٰۃ لینے کے حکم میں روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے ف ابو رافع غلام آزاد حضرت کے تھے حضرت نے انکو زکوٰۃ کے مال لینے سے منع فرمایا کہ جیسے ہمکو زکوٰۃ لینی نہیں درست ویسے ہی تجھکو بھی نہیں درست اس سے معلوم ہوا کہ بنی ہاشم کے غلاموں کو بھی زکوٰۃ کا مال لینا درست نہیں خواہ وہ انکی ملک میں ہوں خواہ آزاد ہو گئے ہوں وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہے زکوٰۃ غنی کے لیے اور نہ واسطے صاحب قوت تندرست کے کہ قوت رکھتا ہو کسب کرنے کی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے اور روایت کی احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے ف نہیں حلال ہے زکوٰۃ غنی کے لیے غنی تین طرح کے ہوتے ہیں ایک تو وہ ہے کہ جسکو زکوٰۃ دینی فرض ہوتی ہے وہ وہ ہے کہ مالک ہو نصاب نامی کا کہ برس گذرا ہو اسپر اور دوسرا وہ ہے کہ حرام ہوتی ہے اسکو زکوٰۃ لینی اور واجب ہوتا ہے صدقہ فطر کا اور قربانی وہ وہ ہے کہ جسکے پاس قیمت نصاب کی یعنے ساڑھے باون روپے کا اسباب ہو سوا حاجت اصلی کے اور تیسرا وہ ہے کہ جسپر حرام ہے سوال صدقہ وہ وہ ہے کہ جسکے پاس قوت ہو ایکدن کا اور کپڑا بقدر ستر ڈھکنے کے اور نہ واسطے صاحب قوت الخ یعنے نہیں حلال ہے زکوٰۃ واسطے اسکے کہ اعضاء اسکے صحیح سالم ہوں اور وہ قوی اور قادر ہو کمانے پر بقدر اسکے کہ کفایت کرے اسکو اور عیال اسکے کو شافعی کا عمل اسی حدیث پر ہے کہ انکی نزدیک حلال نہیں ہے زکوٰۃ لینی قوی کو کہ قادر ہو کسب پر اور ہمارے نزدیک حلال ہے زکوٰۃ اسکو کہ مالک نصاب نہ ہو اسکو اگرچہ قوی اور قادر کسب پر ہو اسلیے کہ حضرت دیتے تھے صدقہ فقرا اصحاب کو اگرچہ قوی و تندرست ہوتے اور اسی پر ہے عمل حضرت کا غالب یہ حدیث منسوخ ہے یا مراد یہ ہے کہ نہیں لائق اسکو کہ قوت و قدرت ہو کسب پر کہ راضی ہو ساتھ اس ذلت لینے زکوٰۃ کے وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ قَالَ أَخْبَرَنِي رَجُلَانِ أَنَّهُمَا أَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقْسِمُ الصَّدَقَةَ فَسَأَلَاهُ مِنْهَا فَرَفَعَ فِينَا النَّظَرَ وَخَفَضَهُ فَرَآنَا جَلْدَيْنِ فَقَالَ إِنْ شِئْتُمَا أَعْطَيْتُكُمَا وَلَا حَظَّ فِيهَا لِغَنِيٍّ وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عبید اللہ بن عدی بن خیار سے کہ کہا خبر دی مجھکو دو شخصوں نے کہ تحقیق وہ دونوں آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرت تھے حجۃ الوداع میں اور وہ بانٹتے تھے مال زکوٰۃ پس مانگا ان دونوں نے حضرت سے صدقہ اس میں سے پس وہ دونوں کہتے ہیں کہ اٹھائی حضرت نے ہم میں نظر اور پست کی یعنے سر سے پاؤں تک ہمیں دیکھا پس دیکھا ہمکو قوی پس کہا اگر چاہو تم تو

دون مین تمکو اور نہیں ہی حصہ اس صدقہ مین واسطے غنی کے اور نہ واسطے قوی کے کہ قدرت رکھتا ہو کسب کی روایت کی یہ ابو داؤد و نسائی نے ف
حجۃ الوداع اس حج کو کہتے ہین کہ حضرت نے کیا اور اسکے بعد جہان سے رحلت کی اور لوگون کو رخصت فرمایا کہ امام مالک کے نزدیک سچے اور یہی مذہب ہے امام
شافعی کا یعنی کہ مستحق کا انکو حرام ہی اور اگر تم حرام ہی کھانا چاہو تو دون تمکو یہ بطریق تہدید و توبیخ کے فرمایا اور ہمارے نزدیک یعنی ہی کہ نہیں
لائق لینا زکوۃ کا انکو کہ قوی و قادر کسب پر ہوں ع وعن عطاء بن يسار مرسلا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا تحل الصدقة لغني إلا لخمسة لغاز في سبيل الله أو لعامل عليها أو لغارم أو لرجل اشتراها بماله أو لرجل كان له جار
مسكين فتصدق على المسكين فأهدى المسكين للغني رواه مالك وأبو داود وفي رواية لأبي داود عن أبي سعيد
أو ابن السبيل اور روایت ہے عطا بن یسار سے بطریق ارسال کے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہے زکوۃ غنی کو مگر واسطے پانچ
شخصون کے یعنی اگر غنی بھی ہون تو انکو لینی درست ہے ایک جہاد کرنے والے کے لیے راہ خدا مین یعنی جو کہ اسباب جہاد کا نہ رکھتا ہو دوسرے عامل
زکوۃ کے لیے تیسرے تاوان بھرنے والے کے لیے چوتھے اسکے لیے کہ خریدے چیز زکوۃ کی ساتھ مال اپنے کے یعنی فقیر کو کسی نے زکوۃ کا مال دیا تھا غنی نے
خرید لیا اسکو درست ہے پانچوان اسکے لیے کہ ہو پاس اسکے ہمسایہ غریب پس زکوۃ دی گئی فقیر کو پس تحفہ بھیجا فقیر نے واسطے غنی کے یعنی پس غنی
کو اس صورت مین لینی درست ہے روایت کی یہ مالک اور ابو داؤد نے اور بیچ ایک روایت ابو داؤد کے ابی سعید سے لفظ او ابن السبیل کا ہے یعنی مسافر
کو بھی دینا اس روایت مین آیا ہے ف تاوان بھرنے والے کے لیے یعنی وہ غنی ہے لیکن ایسا تاوان دینا آیا ہے کہ مال اسکا کفایت نہیں کرتا تو
اسکو بھی زکوۃ لینی درست ہے اور مراد تاوان سے یہ ہے کہ کسی پر دیت لازم ہوئی یا کوئی قرضدار کسی کا تھا اسنے آپس مین صلح کروانے کے لیے وہ قرض
اپنے ذمہ کر لیا اور قرضدار ہو اس سبب سے یا مطلق قرضدار مراد ہے اور قاضی غنی کو زکوۃ دینی امام شافعی کے نزدیک درست ہے اور ہمارے نزدیک
درست نہیں اسلیے کہ اور حدیث مین مطلق منع فرمایا ہے کہ حلال نہیں صدقہ غنی کے لیے اور حدیث معاذ کی بھی مطلق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو
فرمایا کہ لے انکے اغنیا سے اور انکے فقرا پر صرف کر وہ حدیث بالنسبت اسکے قوی ہے اور باقیون کو دینی بالاتفاق درست ہے اسلیے کہ عامل اجرت
اپنے عمل کی لیتا ہے غنا اور فقر اسمین برابر ہے اور تاوان بھرنے والے کا مال کالعدم ہے کہ اس سے زیادہ کا قرضدار ہے اور دو باقی کا حکم بھی ظاہر ہے
کہ اپنے محل مین پہنچ چکا اب ملک انکی ہو چکی ہاتھ جس کے چاہیں بیچیں یا جسے چاہیں دیں ع وعن زياد بن الحارث الصدائي
قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم فبايعته فذكر حديثا طويلا فأتاه رجل فقال أعطني من الصدقة فقال له
رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله لم يرض بحكم نبي ولا غيره في الصدقات حتى حكم فيها هو فجزأها ثمانية أجزاء
فإن كنت من تلك الأجزاء أعطيتك رواه أبو داود اور روایت ہے زیاد بن حارث صدائی سے کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیعت
کی مین نے انکی پس ذکر کی حارث نے حدیث لمبی پس آیا حضرت کے پاس ایک شخص پس کہا دو مجھکو زکوۃ مین سے پس فرمایا اسکو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ نہیں راضی ہوا ساتھ حکم کسی نبی کے اور نہ ساتھ حکم کسی غیر نبی کے یعنی علما و مجتہدین کی زکوۃ مین یعنی تقسیم
زکوۃ مین کہ کسکو دینی چاہیے یہانتک کہ حکم فرمایا آپ زکوۃ مین پس بیان کیے زکوۃ کے آٹھ مصرف پس اگر ہے تو ان آٹھون مین سے
دون مین تجکو روایت کی یہ ابو داؤد نے ف آٹھ مصرف کا بیان یہ ہے ایک تو فقیر دوسرا مسکین تیسرا عامل زکوۃ لینے پر چوتھے واسطے الفت
دلون کے کہ ایمان سے تسبیر ہی اور پانچوین گردن چھڑانے مین یعنی مکاتب غلام کو اور چھٹے تاوان بھرنے والے کو اور ساتوین راہ خدا مین یعنی
جہاد والون کا اور حاجیون کو اور طالب علمون کو اور آٹھوین مسافرون کو انسب کا ذکر اللہ تعالی نے قرآن شریف مین فرمایا ہے اس آیت مین

اثما الصدقة ثابت تقدیر ابوداؤد والنسائی نے روایت کیا **الفصل الثالث** فصل تیسری عن زید بن اسلم قال شرب عمر بن الخطاب لبنا فاعجبه فقال للذي سقاه من اين هذا اللبن فاخبره انه ورد على ماء قد سماه فاذا نعم من نعم الصدقة وهم يسقون فحلبوا من البانها فجعلته في سقائي فهو هذا فادخل عمر يده فاستقاءه رواه مالك والبيهقي في شعب الايمان روایت ہے زید بن اسلم سے کہا پیا عمر بن الخطاب نے دودھ پس اچھا لگا انکو وہ پھر پوچھا اس شخص سے کہ پلایا تھا انکو کہاں کا ہے یہ دودھ پس خبر دی انکو کہ گیا تھا ایک پانی پر کہ تحقیق نام لیا اسکا پس ناگہاں وہاں کئی اونٹ تھے اونٹوں زکوٰۃ کے سے اور اونٹ والے پانی پلاتے تھے اونٹوں کو پس دوہا انہوں نے تھوڑا سا دودھ انکا پھر ڈال لیا میں نے اسکو اپنی مشک میں پس یہ وہی دودھ ہے پس ڈالا حضرت عمر نے ہاتھ اپنا منہ میں پھر قے کی روایت کی یہ مالک اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف حضرت عمر نے بسبب کمال تقوی اور ورع کے کیا ورنہ اگر غنی سبب کے ہاتھ آوے زکوٰۃ کے مال میں سے کسی کو اسکو دیا ہو تو روا ہے کھانا اسکا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا صدقہ بریرہ کی بابت اوپر گذر چکی بیان ہوا کے لیے تاوح

باب من لا تحل له المسئلة ومن تحل له

باب ہے بیچ بیان اس شخص کے کہ نہیں درست اسکو سوال کرنا اور اس شخص کے کہ درست ہے اسکو ف کہا ہے علماء نے کہ نہ چاہیے سوال کرنا اسکو جسکے پاس قوت ہو ایک دن کا اور کپڑا بقدر ستر ڈھکنے کے کہ سوال بغیر ضرورت کے حرام ہے اور جو قوت ایک دن کا یا ستر ڈھکنے کو کپڑا نہ رکھتا ہو تو حلال ہے کہ سوال کرے اور جس فقیر کو کہ قوت دن کا حاصل ہو یا قادر ہو کسب پر اسکو زکوٰۃ حلال ہے اور حرام ہے سوال جو مسکین کہ کچھ نہ رکھتا ہو کہ قوت دن کا کرے اور قادر بھی کسب پر نہ ہو حلال ہے اسکو سوال کرنا اور کہا نووی نے شرح مسلم میں کہ اتفاق رکھتے ہیں علماء اسپر کہ سوال کرنا بغیر ضرورت کے منع ہے اور اختلاف کیا ہے علماء نے بیچ سوال کرنے اسکے کہ قادر ہو کسب پر صحیح تر یہ ہے کہ حرام ہے اور بعضے کہتے ہیں مکروہ ہے لیکن ساتھ تین شرطوں کے اول یہ کہ ذلیل نہ کرے اپنی نفس کو دوسرے الحاح لپٹے مبالغہ نہ کرے سوال میں اور تیسرے ایذا نہ دے اسکو جس سے مانگتا ہے اور اگر ایک شرط بھی ان تین شرطوں میں سے نہ ہو تو حرام ہے بالاتفاق اور منقول ہے ابن مبارک سے کہ کہا جو سائل لوجہ اللہ کہہ کر سوال کرے خوش نہیں آتا مجھ کو کہ دیا جاوے اسکو کچھ بھی یعنی کہ دینا اسکا لازم ہے اور جب لوجہ اللہ کہہ کر مانگا تو تعظیم کی اس چیز کی کہ حقارت کی اسکی اور استعمال کے لیے دنیا کی بس کچھ نہ دیا جاوے ازراہ زجر و تنبیہ کے اور اگر سائل کو بچہ جدا اور کپڑا تمیز کے دے تو واجب نہیں ہوتا دینا اسکو اور جو کوئی کہ لیوے جھوٹی حاجت ظاہر کر کر تو مالک نہیں ہوتا اور یہی ہے اگر کہے کہ میں سید ہوں اور واقع میں نہ تھا اور اسے سید جانکر دیا مالک نہیں ہوتا اور اگر کسیکو بسبب نیک بختی کے دے اور وہ باطن میں گناہ کرتا ہو کہ اگر دینے والا جانتا تو نہ دیتا تو بھی مالک نہیں ہوتا اور حرام ہے اسپر وہ اور واجب ہے پھیر دینا اسکا مالک کو اور اسی طرح اگر کسیکو کچھ دیا جاوے بسبب بدزبانی اسکی کے یا شر حسل ہجو اسکی کے تو حرام ہے لینا اور اسی طرح اگر کوئی فقیر آوے سوال کے لیے کسی کے پاس اور چاہے کہ ہاتھ اسکے چومے تا کچھ وہ دیوے تو مکروہ ہے اور بہتر ہے کہ ہاتھ نہ دے اسکو چومنے کے لیے اور نہ دینا چاہیے اس سائل کو کہ طبل لیے نقارہ یا ڈھول دروازوں پر بجاتا پھرے اور مطرب لیے ڈوم جیسے بدتر ہیں سب سائل مطالب المومنین میں مذکور ہیں موجود

الفصل الاول

فصل پہلی عن قبيصة بن مخارق قال تحملت حمالة فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اسأله فيها فقال اقم حتى تاتينا الصدقة فنأمر لك بها ثم قال يا قبيصة ان المسألة لا تحل الا لاحد ثلاثة رجل تحمل حمالة فحلت له المسألة حتى يصيبها ثم يمسك ورجل اصابته جائحة اجتاحت ماله فحلت له المسألة حتى يصيب قواما من عيش او قال سدادا من عيش ورجل اصابته فاقة ۹۹۲

حَتّٰى يَقُوْمَ ثَلٰثَةٌ مِّنْ ذَوِى الْحِجٰى مِنْ قَوْمِهٖ لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْئَلَةِ يَا قَبِيْصَةُ سُحْتٌ يَّاكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے قبیصہ بن مخارق

سے کہ کہا ضامن ہوا میں ایک دین کا بسبب دیت کے تھا پس آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ سوال کرتا تھا میں اسکے واسطے

دین کے پس فرمایا ٹھہر یہانتک کہ آوے ہمارے پاس زکوٰۃ پس حکم کرینگے ہم واسطے تیرے ساتھ اس زکوٰۃ کے پھر فرمایا اے قبیصہ

سوال نہیں درست مگر واسطے ایک کے تین میں سے ایک تو وہ شخص کہ ضامن ہوا دین کا پس درست ہوا اسکو یہ سوال یعنی لوگون سے مانگنے میں

یہانتک کہ پہونچے اس ضمانت کو یعنی پہونچے اتنے مال تک کہ ادا کرے اسی مال ضمانت کا پھر بند رہے سوال کرنے سے اور دوسرا شخص وہ ہے کہ پہونچی

اسکو آفت یعنی مثل قحط وغیرہ کے کہ ہلاک کر دیا مال اسکا پس درست ہوا اسکو سوال یہانتک کہ پہونچے اسقدر کو کہ حاجت روائی ہو گذران سے یعنی

بقدر قوت ولباس کے یا فرمایا دفع کرے محتاجگی کو اور حاجت روائی ہو بسبب اسکے زندگانی میں اور تیسرا شخص وہ ہے یعنی غنی کہ پہونچی اسکو حاجت یعنی

ایسی حاجت کہ مشہور ہوئی قوم میں یہانتک کہ کھڑے ہون تین شخص صاحب عقل کے قوم اسکی سے کہنے والے ہون کہ پہونچی فلانے کو حاجت پس درست ہوا

اسکو سوال یہانتک کہ پہونچے اسقدر کو کہ حاجت روائی ہو گذران سے یا فرمایا دفع کرے محتاجگی کو اور حاجت روائی ہو بسبب اسکے زندگانی میں

پس جو کچھ کہ سوائے ان تین صورتون کے ہو سوال سے اے قبیصہ حرام ہے کہ کھا جاتا ہے صاحب اسکا حرام روایت کی یہ مسلم نے **ف** حاصل اس کا یہ ہے

کہ قوم کو بسبب دیت وغیرہ کے دینا آیا تھا اسنے اپنے ذمہ کر لیا اور قرضدار ہو گیا واسطے اصلاح آپس کے یعنی جماعت آپس میں لڑتے تھے اور خون ریزی

کرتے تھے ایک شخص درمیان میں آیا اور صلح کروائی اور دیتین کہ اُنپر لازم آئی تھین اپنے ذمہ لین یعنی ضامن ہوا اور بسبب اسکے قرضدار ہوا اور

اخیر حدیث میں جو تین شخصون کی گواہی کا ذکر کیا مراد اس سے مبالغہ ہے بیچ ثبوت حاجت کے اور منع کرنیکے سوال کرنے اور سوال جاننے سے

سوال کو وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا

يَسْاَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ اَوْ لِيَسْتَكْثِرْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے

لوگون سے مال انکے یعنی کچھ مال ان میں سے بہتایت کے لیے پس سوا اسکے نہیں کہ مانگتا ہے انگارا آگ کا پس چاہیے کہ کم مانگے یا بہت مانگے روایت کی یہ مسلم نے

ف بہتایت کے لیے یعنی تا مال زیادہ ہو نہ واسطے دفع فقر و حاجت کے اور انگارا آگ کا یعنی آگ دوزخ کا مراد یہ ہے کہ اس مال کے سبب سے دوزخ کی آگ میں

عذاب دیا جاویگا اور کم مانگے یا بہت مانگے یہ تنبیہاً فرمایا یعنی سوال کرنا بہ حال مذموم ہے کم ہو یا بہت وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْاَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَاْتِىَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيْسَ فِىْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ

لَحْمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتا ہے آدمی مانگتا لوگون سے یہانتک کہ

آویگا دن قیامت کے اس حالت میں کہ نہ ہوگی اسکے منہ پر بوٹی گوشت کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی قیامت کو آویگا ذلیل بے آبرو یا حقیقتاً

یہی حال ہوگا کہ اصلا اسکے منہ پر گوشت نہوگا از راہ سزا سوال کے اور فضیحت کرینگے لوگون میں کہ یہ مانگتا تھا دنیا میں اسکی سزا یہ ملی ہے

وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُلْحِفُوْا فِى الْمَسْئَلَةِ فَوَاللّٰهِ لَا يَسْاَلُنِىْ اَحَدٌ مِّنْكُمْ

شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهٗ مَسْئَلَتُهٗ مِنِّىْ شَيْئًا وَّاَنَا لَهٗ كَارِهٌ فَيُبَارَكَ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتُهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے معاویہ سے کہ فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے مت مبالغہ کرو مانگنے میں پس قسم ہے اللہ کی نہیں مانگتا مجھ سے کوئی تم میں سے کچھ پس نکالے واسطے اسکے سوال کرنا اسکا

مجھ سے کچھ اس حال میں کہ میں اس چیز کے دینے کو مکروہ جانتا ہوں پھر برکت دیجاوے واسطے اسکے بیچ اس چیز کے دی ہے میں نے روایت کی

یہ مسلم نے ف یعنی نہیں ہے جو تیرا دینا میرا ناخوش ہو کر ساتھ برکت کے ہے جسکو دیتا ہوں ناخوش ہو کر اس مال میں برکت نہیں ہوتی وَعَنِ
الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّاْخُذَ اَحَدُکُمْ حَبْلَہٗ فَیَاْتِیَ بِحُزْمَۃِ حَطَبٍ عَلٰی ظَہْرِہٖ
فَیَبِیْعَہَا فَیَکُفَّ اللّٰہُ بِہَا وَجْہَہٗ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّسْاَلَ النَّاسَ اَعْطَوْہُ اَوْ مَنَعُوْہُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے زبیر بن عوام سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ یہ کہ لیوے ایک تمہارا رسی اپنی پھر لاوے ایک گٹھی لکڑیوں کی اپنی پیٹھ پر پس بیچے اسکو پس بچائے اللہ
بسبب اسکے آبرو اسکی کہ مانگنے سے جاتی تھی بہتر ہے واسطے اسکے یہ کہ مانگے لوگوں سے دیں اسکو یا نہ دیں نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ حَکِیْمِ بْنِ
حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ سَاَلْتُہٗ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا حَکِیْمُ اِنَّ ہٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ
حُلْوٌ فَمَنْ اَخَذَہٗ بِسَخَاوَۃِ نَفْسٍ بُوْرِکَ لَہٗ فِیْہِ وَمَنْ اَخَذَہٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ یُبَارَکْ لَہٗ فِیْہِ وَکَانَ کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا
یَشْبَعُ وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی قَالَ حَکِیْمٌ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَاُ اَحَدًا بَعْدَکَ شَیْئًا حَتّٰی
اُفَارِقَ الدُّنْیَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے حکیم بن حزام سے کہ کہا مانگا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی کچھ پس دیا مجھکو پھر مانگا پس دیا
مجھکو پھر فرمایا مجھکو اے حکیم تحقیق یہ مال سبز ہے شیریں یعنی خوش نما نظروں میں اور لذیذ دلوں میں ہوتا ہے پس جو کوئی لے اسکو ساتھ بے پروائی نفس کے
یعنی بغیر سوال کے اور بغیر حرص و طمع کے برکت کی جاتی ہے واسطے اسکے بیچ اسکے اور جو کوئی لے اسکو ساتھ طمع نفس کے نہیں برکت کیجاتی واسطے اسکے بیچ اسکے
اور ہوتا ہے مانند اس شخص کے کہ کھاتا ہے اور نہیں پیٹ بھرتا یعنی بسبب بے برکتی اور کثرت حرص کے یہ حال ہوتا ہے اور ہاتھ اونچا یعنی دینے والا بہتر ہے
نیچے ہاتھ سے یعنی جو کہ مانگے کچھ کہا حکیم نے پس کہا میں نے یا رسول اللہ قسم ہے اس ذات کی کہ بھیجا تمکو ساتھ حق کے نہیں ناقص کرونگا میں مال کسیکا کچھ
یعنی کسی سے کچھ مانگنے کا نہیں بعد اس سوال کے نزدیک آپ سے یہانتک کہ جدا ہوں میں دنیا سے یعنی مروں میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَہُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَہُوَ یَذْکُرُ الصَّدَقَۃَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْاَلَۃِ
اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی وَالْیَدُ الْعُلْیَا ہِیَ الْمُنْفِقَۃُ وَالسُّفْلٰی ہِیَ السَّائِلَۃُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے
ابن عمر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسوقت کہ وہ منبر پر تھے اور وہ ذکر کرتے تھے صدقے کا اور بچنے کا سوال سے ہاتھ اونچا بہتر ہے
ہاتھ نیچے سے اور اونچا ہاتھ وہ ہے خرچ کرنے والا اور نیچا ہاتھ وہ ہے مانگنے والا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ
اِنَّ اُنَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاہُمْ ثُمَّ سَاَلُوْہُ فَاَعْطَاہُمْ حَتّٰی نَفِدَ مَا عِنْدَہٗ
فَقَالَ مَا یَکُوْنُ عِنْدِیْ مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَہٗ عَنْکُمْ وَمَنْ یَّسْتَعْفِفْ یُعِفَّہُ اللّٰہُ وَمَنْ یَّسْتَغْنِ یُغْنِہِ اللّٰہُ وَمَنْ یَّتَصَبَّرْ
یُصَبِّرْہُ اللّٰہُ وَمَا اُعْطِیَ اَحَدٌ عَطَاءً ہُوَ خَیْرٌ وَّاَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا تحقیق کتنے آدمی
انصار میں سے مانگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی کچھ پس دیا انکو پھر مانگا انہوں نے انکے پس دیا انکو یہانتک کہ ہو چکا جو کچھ کہ تھا حضرت کے
پاس پس پھر فرمایا جو چیز کہ ہوگی میرے پاس مال سے پس ہرگز نہ ذخیرہ کرونگا میں اسکو تم سے اور جو شخص بچے سوال کرنے سے بچاتا ہے اسکو خدا یعنی حرام
چیزوں سے اور محتاج نہیں کرتا لوگوں کا یعنی جو کوئی قناعت کرتا ہے اور ادنی قوت پر اور ترک کرتا ہے مانگنا آسان کر دیتا ہے اللہ تعالی اسپر محنت
اور جو ظاہر کرتا ہے بے پروائی بے پروا کرتا ہے اسکو اللہ یعنی جو بے پروا ہوتا ہے لوگوں کے اموال سے اور بچتا ہے سوال سے اللہ تعالی اسکا دل
غنی کر دیتا ہے اور جو صبر چاہے صبر دیتا ہے اسکو اللہ تعالی یعنی جو طلب کرتا ہے توفیق صبر کی اللہ تعالی سے اسپر اللہ تعالی صبر آسان کر دیتا ہے
اور نہیں دیا گیا کوئی بخشش کہ وہ بہتر ہو اور فراخ تر ہو صبر سے یعنی صبر اللہ تعالی کے عطاؤں میں بہتر عطا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَأَقُوْلُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیتے مجھکو دینا یعنی اجرت نگہبانی کی کہ عامل ہوتے تھے زکوٰۃ کے پس کہتا میں دیجئے
یہ زیادہ محتاج کو مجھ سے پس فرمایا لے لے اسکو پھر داخل کر اسکو اپنے مال میں یعنی اگر احتیاج ہو تجھے اور صدقہ دے اسکو یعنی اگر ہو زائد حاجت ضروری
تیری سے پس جو چیز کہ آوے تیرے پاس مال سے اور تو نہ طمع کرنے والا ہو اور نہ مانگنے والا ہو پس لے اسکو اور جو چیز کہ نہ ہو اس طرح یعنی بغیر طمع اور سوال کے
نہ ہاتھ آئے پس نہ پیچھے لگا اسکے نفس اپنے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی نہ مشقت اٹھا اسکی طلب میں اور منتظر اسکا نہ رہ جیسا کہ لوگوں میں
مشہور ہے لا رد ولا کد اور لکھا ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ جسکو آیا اس مال میں سے کچھ بغیر سوال و طمع کی پھر پھیر دیا اسکو پس گویا کہ پھیرا وہ اللہ کو اور
منقول ہے کہ امام احمد نے لیا کچھ بازار سے پس دیکھا اسکو نانبائی نے ساتھ بیچ کیا ہے گھر میں اور کہی تھی روٹی گول سوکھی ٹھنڈی ہونیکے لیے حکم کیا آپنے
بیٹے کو کہ دیوے ایک روٹی نانبائی کو پس دینے لگا روٹی نانبائی کو پس انکار کیا انہوں نے اور نہ لی نانبائی باہر نکلا نانبائی گھر سے حکم کیا امام نے
بیٹے کو کہ ... دے روٹی پس جو دی تو لی پس تعجب کیا لڑکے نے کہ پہلے کیوں انکار کیا تھا اور پھر کیوں لے لی پس پوچھا
امام سے سبب اسکا ... جب وہ داخل ہوا تھا اور دیکھی عیش کی چیز آئی اسکو طمع مقتضائے طبیعت بشری کے پس نہ لی اسکو اور جب نکلا اور آئی اسکو
روٹی بغیر طمع کے ... لی ہو ع

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَسَائِلُ كُدُوْحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ فَمَنْ شَاءَ أَبْقٰى عَلٰى وَجْهِهِ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ
أَوْ فِيْ أَمْرٍ لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال
زخم ہیں کہ زخمی کرتا ہے بسبب انکے آدمی منہ اپنے کو یعنی بسبب سوال کے آبرو ریزی اپنی کرتا ہے گویا منہ کو زخمی کرتا ہے پس جو شخص چاہے باقی رکھنا
باقی رکھے اپنے منہ پر یعنی آبرو بسبب حیا کرنیکے سوال سے اور ترک کرنیکے سوال کو اور جو شخص چاہے نہ باقی رکھنا نہ باقی رکھے آبرو یعنی بسبب سوال
کرنیکے یہ تہدید ہے سوال کرنے پر کہ سوال نہ کرنا چاہیے مگر یہ کہ سوال کرے آدمی حاکم سے یا سوال کرے اس امر میں کہ ضرور ہو اسکو روایت کی یہ
ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے ف حاکم سے مراد بادشاہ ہے کہ اسکے تصرف میں بیت المال ہو پس مانگے اس سے حق اپنا دیویگا وہ اگر ہوگا تحقیق
اور کہا طیبی نے کہ اختلاف کیا ہے بیچ عطائے سلطانی کے اور صحیح یہ ہے کہ اگر غالب ہو بیت المال میں مال حرام تو حرام ہے سوال اس سے اور لینا اس سے
و الا حلال ... ضرورت ... اور حدیث میں آیا کہ بغیر سوال کے ... نہیں ہو سکتا تو بھی سوال کرنا جائز ہے جیسے کہ کسیکا ضامن ہوا ہو
یا آفت آئی کھیتی وغیرہ پر یا فاقہ پہنچا بلکہ واجب ہوتا ہے سوال حالت اضطرار میں خواہ کپڑے کی طرف مضطر ہو کہ ننگا ہو گیا کپڑا نہیں یا بھوک کی
سے مضطر ہو کہ ہلاک ہوا جاتا ہے بغیر کھانے کے اور کہا غزالی نے کہ اسی طرح واجب ہوتا ہے سوال اس پر کہ استطاعت حج کی رکھتا تھا اور نہ کیا یہاں تک کہ مفلس
ہو گیا پس اسکو چاہیے کہ لوگوں سے خرچ ... مانگ کر حج کو جاوے ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيْهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَسْأَلَتُهُ فِيْ وَجْهِهِ خُمُوْشٌ أَوْ خُدُوْشٌ أَوْ كُدُوْحٌ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا
يُغْنِيْهِ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا أَوْ قِيْمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے لوگوں سے اور واسطے اسکے ہو وہ چیز کہ غنی کرے اسکو آویگا دن قیامت کے اور سوال اسکا اوپر منہ اسکے
خراش ہوگا یا خدوش ہوگا یا کدوح ہوگا کہا گیا اے رسول خدا کے کیا چیز غنی کرتی ہے اسکو فرمایا پچاس درہم یا قیمت انکی سونے سے روایت کی یہ

ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف خموش جمع خمش کی ہے اور خدوش جمع خدش کی اور کدوح جمع کدح کی ہے یعنی یہ الفاظ قریب المعانی ہیں کہ حاصل ان سب کے معنی کا زخم ہے اور لفظ او شک راوی کا ہے کہ راوی کو شک ہوا ہے کہ حضرت نے یہ لفظ فرمایا یا وہ اور بعضوں نے کہا کہ یہ تینوں مستعمل ہیں یعنی ہر ایک کے معنی جدا جدا ہیں خدش کے معنی ہیں پوست چھیلنا ساتھ لکڑی کے اور خمش پوست چھیلنا ساتھ ناخون کے اور کدح پوست چھیلنا دانتوں سے اشارہ ہے اوپر تفاوت احوال سائلین کے کہ اگر کم سوال کریگا ہلکا زخم ہوگا اور اگر بہت کریگا گہرا زخم ہوگا اور اگر وسط کے درجہ کا سوال کریگا زخم بھی اوسط کے درجہ کا ہوگا ح وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ وَعِنْدَهُ مَا يُغْنِيهِ فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنَ النَّارِ قَالَ النُّفَيْلِيُّ وَهُوَ أَحَدُ رُوَاتِهِ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ وَمَا الْغِنَى الَّذِي لَا تَنْبَغِي مَعَهُ الْمَسْأَلَةُ قَالَ قَدْرُ مَا يُغَدِّيهِ وَيُعَشِّيهِ وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ أَنْ يَكُونَ لَهُ شِبَعُ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے سہل بن حنظلیہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے اور اسکے پاس ہو اسقدر جو کہ غنی کرے اسکو سوال سے لیکن شیئ کہ طلب کرتا ہے بہت آگ یعنی جو کوئی جمع کرے مال مانگ کر بغیر ضرورت کے پس گویا کہ جمع کرتا ہے اپنے لیے آگ دوزخ کی کہا نفیلی نے کہ ایک ہے راویوں اس حدیث کے سے بیچ اور جگہ کے یعنی اور روایت میں کہ پوچھا گیا حضرت سے اور کیا ہے حد غنا کہ نہ چاہیے ساتھ اسکے مانگنا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قدر اس چیز کی کہ کرے اسکو قوت صبح کا اور شام کا اور کہا نفیلی نے بیچ اور جگہ کے یعنی جواب حضرت کا اس طرح روایت کیا ہے کہ ہووے واسطے اسکے بقدر پیٹ بھرائی دن کے یا رات و دن کے یعنی راوی کو شک ہوا ہے کہ یہ لفظ فرمایا یا یہ روایت کی یہ ابو داؤد نے ف نفیلی استاد ہیں ابو داؤد کے اور کرے اسکو قوت صبح و شام کا یعنی جسکے پاس قوت ایک روز شب کا ہو وہ غنی ہے اسکو سوال کرنا حرام ہے اور جاننا چاہیے کہ حدیث ابن مسعود کی کہ گذری دلالت کرتی ہے اس پر کہ حد غنا کی کہ جس سے سوال حرام ہے یہ ہے کہ مالک پچاس درہم کا ہو یا قیمت اسکی کا اور حدیث آئیندہ میں عطا سے کہ مالک ہو ایک وقیہ کا کہ چالیس درہم کی ہوتی ہے اور اس حدیث میں یہ ہے کہ صبح و شام کا قوت رکھتا ہو پس احمد اور ابن مبارک اور اسحاق نے پہلی حدیث پر عمل کیا ہے اور بعضوں نے تیسری پر اور امام ابو حنیفہ نے دوسری پر کہ جسکے پاس ایک روز کا کھانا ہو غنی ہے اسکو حرام ہے سوال کرنا لیکن نزدیک ہمارے یہ حدیث ناسخ ہے اور حدیثوں کی واللہ اعلم ح وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَلَهُ أُوقِيَّةٌ أَوْ عِدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ إِلْحَافًا رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عطا بن یسار سے کہ نقل کی ایک شخص سے کہ قبیلہ بنی اسد میں سے تھا کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے تم میں سے اور واسطے اسکے ہوں چالیس درہم یا برابر چالیس درہم کے یعنی سونا وغیرہ اور قیمت کا ہو پس تحقیق سوال کیا بطریق الحاح کے نقل کی یہ مالک اور ابو داؤد اور نسائی نے ف بطریق الحاح کے یعنی زیادتی کے بغیر اضطرار کے کیا اور ممنوع ہے جیسا کہ قرآن شریف میں فقرا کی حق میں فرمایا ہے لا یسألون الناس الحافا یعنی نہیں مانگتے لوگوں سے بطریق الحاح کے ح وَعَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ إِلَّا لِذِي فَقْرٍ مُدْقِعٍ أَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهِ مَالَهُ كَانَ خُمُوشًا فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَرَضْفًا يَأْكُلُهُ مِنْ جَهَنَّمَ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے حبشی بن جنادہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مانگنا نہیں حلال واسطے غنی کے یعنی جسکے پاس قوت ایک دن کا ہو اور نہ واسطے صاحب قوت تندرست اعضا کے ولیکن حلال ہے واسطے فقیر کے کہ زمین میں ڈالا یعنی فقر نے اسکو یا حلال ہے واسطے قرضدار کے کہ بھاری قرض رکھتا ہو اور جو کوئی مانگا لوگوں سے تاکہ زیادہ ہو سبب مانگنے کے مال اسکا ہوگا سوال زخم منہ اسکے پر دن قیامت کے اور گرم پتھر کھاویگا اسکو دوزخ میں پس جو کوئی چاہے کم سوال کرے اور جو کوئی چاہے زیادہ کرے نقل کی یہ ترمذی نے ف زمین میں ڈالا یہ کنایہ ہے نہایت محتاجگی سے کہ محتاج ہو کہ محتاجگی نے خاک میں ذلیل کیا ہو اور [illegible] مرتبہ تہدید کے لیے ہے جیسے

میں تھی شاہ ظہیر میں ومن شاء فلیکفر انا اعتدنا للظالمین یعنی جو چاہے مومن ہووے اور جو چاہے کافر ہووے ہمنے طیار کی ہے کافرون کے لیے آگ ۔

ع وعن انس ان رجلا من الانصار اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسألہ فقال اما فی بیتک شیء فقال بلی حلس نلبس بعضہ ونبسط بعضہ وقعب نشرب فیہ من الماء قال ائتنی بہما فاتاہ بہما فاخذہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ وقال من یشتری ہذین قال رجل انا آخذہما بدرہم قال من یزید علی درہم مرتین او ثلاثا قال رجل انا آخذہما بدرہمین فاعطاہما ایاہ فاخذ الدرہمین فاعطاہما الانصاری وقال اشتر باحدہما طعاما فانبذہ الی اہلک واشتر بالآخر قدوما فأتنی بہ فاتاہ بہ فشد فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عودا بیدہ ثم قال اذہب فاحتطب وبع ولا ارینک خمسۃ عشر یوما فذہب الرجل یحتطب ویبیع فجاء وقد اصاب عشرۃ دراہم فاشتری ببعضہا ثوبا وببعضہا طعاما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا خیر لک من ان تجیء المسئلۃ نکتۃ فی وجہک یوم القیامۃ ان المسئلۃ لا تصلح الا لثلثۃ لذی فقر مدقع او لذی غرم مفظع او لذی دم موجع رواہ ابو داود وروی ابن ماجۃ الی قولہ یوم القیامۃ روایت ہے انس سے یہ کہ ایک شخص

آیا انصار میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مانگتا تھا کچھ پس فرمایا حضرت نے کیا نہیں تیرے گھر میں کچھ کہا ہاں ایک کملی ہے کہ اوڑھتا ہوں میں کچھ

اسمیں سے اور بچھاتا ہوں میں کچھ اسمیں سے اور ایک پیالہ ہے پیتا ہوں میں اسمین پانی فرمایا لے آ ان دونوں کو پس لایا وہ حضرت کے پاس ان کو تب

کو پس لیا ان دونوں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ میں اور فرمایا کون خریدتا ہے ان دونوں کو کہا ایک شخص نے کہ میں لیتا ہوں

ان دونوں کو ایک درم کو فرمایا کون زیادہ دیتا ہے ایک درہم سے دوبار فرمایا یا تین بار کہا ایک شخص نے کہ میں لیتا ہوں انکو دو درہموں کو پس دیے

وہ دونوں اس شخص کو پس لیے حضرت نے دونوں درہم پھر دیے دونوں انصاری کو اور فرمایا خرید ساتھ ایک کے انمیں سے طعام یعنی غلہ اور

ڈال اسکو طرف اہل اپنی کے اور خرید ساتھ دوسرے کے کلہاڑی پھر لے آ اسکو میرے پاس پس لایا وہ حضرت کے پاس کلہاڑی پس جما دی لکڑی

اسمیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لکڑی اپنے ہاتھ سے پھر فرمایا جا اور جمع کر لکڑیوں کو اور بیچ اور نہ دیکھوں میں تجکو پندرہ دن تک

یعنی یہان نہ رہ بلکہ اس کام میں مشغول رہ پس گیا وہ شخص جمع کرتا تھا لکڑیاں بیچتا تھا پھر آیا حضرت کے پاس اس حال میں کہ پیدا کیا تھا

دس درم کو پس خریدا ساتھ بعض کے انمیں سے کپڑا اور ساتھ بعض کے انمیں سے غلہ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بہتر ہے

تیرے لیے اس سے کہ آوے اور ہووے سوال کرنا نشان برا بیچ منہ تیرے کے دن قیامت کے تحقیق مانگنا نہیں لائق مگر واسطے تین شخص کے

واسطے صاحب احتیاج کے کہ زمین پر ڈال رکھا ہو یا واسطے قرضدار کے کہ قرض بھاری ہو رسوا کرنے والا رکھتا ہو یا واسطے صاحب خون کے کہ درد پہنچانے

والے یعنی دیت دینی لازم ہو اسکو خون کی کہ آپ کیا تھا یا غیر نے کیا تھا اور اسکی دیت کا یہ ضامن ہوا اور مقتول والے مانگتے ہوں اور ادا کرنے کا نہیں رکھتا تو سوال کرے اور اگر

نقل کی یہ ابو داود نے اور نقل کی ابن ماجہ نے قول یوم القیمۃ تک ۔ وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصابتہ

فاقۃ فانزلہا بالناس لم تسد فاقتہ ومن انزلہا باللہ اوشک اللہ لہ بالغنی اما بموت عاجل او غنی آجل رواہ ابو داود

والترمذی روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو پہنچا فاقہ یعنی حاجت پھر ظاہر کیا اسکو

لوگوں پر یعنی بطریق شکایت کے اور چاہا حاجت روائی انکی نہیں روکی جاویگی حاجت اسکی اور جسنے عرض کیا اسکو اللہ سے جلدی پہنچا دیگا اللہ اسکو

فائدہ اور کفایت اسکو یا بسبب موت جلدی کے یا دولتمندی دیر سے نقل کی یہ ابو داود اور ترمذی نے ف لفظ عاجل یعنی جلد میں علماء کا اختلاف ہے

اکثر نسخوں مصابیح کے بیچ جامع الاصول میں یعنی جلدی فائدہ کو پہنچاویگا بسبب دولتمندی جلدی کے یعنی جلدی مالدار کر دیگا اور بیچ ابو داود

اور ترمذی میں یہ حدیث ہے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور صاحب مشکوٰۃ نے اسکے کہتے ہیں اور یہ حدیث شاید کہ تکالی گئی ہو اس آیت سے وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا
وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ یعنی جو کوئی ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ سے کر دیتا ہے اللہ اسکے لیے جگہ نکلنے کی اور رزق دیتا ہے اسکو ایسی جگہ
کہ گمان نہیں رکھتا ہو اور جو کوئی بھروسا رکھتا ہے اللہ پر بس وہ کفایت کرتا ہے اسکو

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

عَنِ ابْنِ الْفِرَاسِيِّ اَنَّ الْفِرَاسِيَّ قَالَ قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَاِنْ كُنْتَ سَائِلًا لَا بُدَّ فَاسْاَلِ الصَّالِحِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہے ابن فراسی سے کہ تحقیق فراسی نے کہا کہ کہا میں نے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا مانگوں میں یا رسول اللہ یعنی لوگوں سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مانگ یعنی کچھ اور توکل کر اللہ پر ہر حال میں اور اگر ہو تو ضرور مانگنے والا یعنی اگر بسبب کسی حاجت ضروری کے احتیاج مانگنے ہی کی پڑے تو پس مانگ نیک بختوں سے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف اسلیے کہ سوال ذل ہوتا ہے انکے پاس اور ہر جاتا وہ مہربان ہوتے ہیں خلق پر اور پردہ دری نہیں کرتے چنانچہ اسلیے فقرا ابدال لوگوں سے مانگتے تھے امام احمد بن حنبل سے کہ وہ اسوقت کا تقوی رکھتے تھے لیکن انکے گھر کے لوگوں کو احتیاج خیر کی پڑی انکی بیٹی نے گھر سے مانگ لیا اور وہ روزے تھے تا شام اور حال انکے صلاح وتقوی کا بھی یہ تھا کہ گھر کے دروازے کے پاس پہنچے تا کوئی حاجت والا بھیجا ہے بیٹی نے روٹی پکائی تو امام صاحب کو کشف سے معلوم ہوا کہ اسمیں شبہ ہے پس گھر والوں سے پوچھا انھوں نے سوال بیان کیا پس نہ کھایا اور گھر والوں نے بھی انکے اتباع سے نہ کھایا اور پوچھا کہ فقیروں کو دے دیں کہا ہاں ولیکن انکے روبرو ظاہر کرنا کہ یہ کیا ہے پس لیا فقیروں نے بھی پھر تحمل کیا انھوں نے دریا میں پھینکا جو کہ اسکا تھا وَعَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِيْ عُمَرُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَاَدَّيْتُهَا اِلَيْهِ اَمَرَ لِيْ بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ اِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَاَجْرِيْ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ خُذْ مَا اُعْطِيْتَ فَاِنِّيْ قَدْ عَمِلْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِيْ فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْطِيْتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ اَنْ تَسْاَلَهُ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابن ساعدی سے کہ کہا عامل کیا مجھکو حضرت عمر نے زکوٰۃ لینے پر پس جب فارغ ہوا میں اس سے اور پہنچائی میں نے زکوٰۃ طرف حضرت عمر کے حکم کیا واسطے میرے ساتھ مزدوری زکوٰۃ کے پس کہا میں نے نہیں کیا میں نے عمل مگر اللہ کے لیے اور ثواب میرا اللہ پر ہے فرمایا لے تو وہ چیز کہ دیا گیا تو پس تحقیق عمل کیا میں نے زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے میں پس دی مجھکو مزدوری یعنی ارادہ کیا دینے کا پس کہا میں نے مانند کہنے تیرے کے پس فرمایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ دیا جاوے تو کچھ بغیر مانگنے کے پس کھا اور صدقہ دے یعنی جو کچھ کہ بچے تیری حاجت سے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے لینا عوض کفایت المال سے اور عمل عام کے اگرچہ ہو فرض مانند قضا اور احتساب اور تدریس کے بلکہ واجب ہے امام پر خبر گیری انکا اور جو کہ انکے حکم میں ہیں بیت المال سے اور ظاہر اس حدیث سے اور اس کے پہلے گذری ہے اسی طرح کے مضمون کی معلوم ہوتا ہے کہ جو کوئی کسیکو کچھ دیوے بغیر سوال کے اور بغیر طمع کرنے اسکے کہ تو واجب ہے قبول کرنا اسکا اور یہ مذہب امام احمد وغیرہ کا بھی ہے اور جمہور نے حمل کیا ہے اس امر کو استحباب پر یا اباحت پر وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ سَمِعَ يَوْمَ عَرَفَةَ رَجُلًا يَسْاَلُ النَّاسَ فَقَالَ اَفِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَفِيْ هٰذَا الْمَكَانِ تَسْاَلُ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ فَخَفَقَهُ بِالدِّرَّةِ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہے حضرت علی سے یہ کہ انھوں نے سنا دن عرفہ کے ایک شخص کو کہ مانگتا ہے لوگوں سے پس کہا حضرت علی نے کیا اس دن میں اور اس مکان میں مانگتا ہے تو غیر خدا سے پس مارا اسکو ساتھ درے کے نقل کی یہ رزین نے ف اس بیان میں کہ دن قبولیت دعا کا ہے اور اس مکان عرفات میں کہ بابرکت ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے اور سے مانگتا ہے اور اسی طرح مسجد میں بھی سوال نہ کرنا چاہیے وَعَنْ عُمَرَ قَالَ تَعَلَّمُنَّ اَيُّهَا النَّاسُ اَنَّ الطَّمَعَ فَقْرٌ وَاَنَّ الْاِيَاسَ غِنًى وَاِنَّ الْمَرْءَ اِذَا يَئِسَ عَنْ شَيْءٍ اسْتَغْنٰى عَنْهُ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہے عمر سے کہا جانو تم اے آدمیو تحقیق طمع محتاجگی ہے اور تحقیق ناامید ہونا یعنی آدمیوں سے تونگری ہے یعنی بے پروائی ہے اور تحقیق آدمی جب ناامید ہوتا ہے ایک چیز سے

سبب پیدا ہوتا ہو اور مرتبہ نقل کی یہ ہے نزدیک ف طمع محتاجگی ہو جیسے محتاجگی موجود ہی باعث ہو محتاجگی کی اور نا امید ہونا تونگری ہو کہا سید ابو الحسن شاذلی ... نے جبکہ طلب کیا گیا انسے طریقہ کیا کہا دو دو کلموں میں ہو ڈال خلق کو نظر اپنی سے یعنی کسی سے امید نہ رکھ اور قطع کر طمع اپنی اللہ سے یہ کہ دے کچھ خدا اسکو نصیب میں کیا ہے تیری اور معنی طمع کے میں نظر رکھنا ایک مال پر کہ شک ہو اسکے پہونچنے میں لیے کسی خیال رکھے کہ دیکھے دیتا ہے یا نہیں جو دیتا اگر کہ ... ہو ایک حق لازم ہو یا بحکم سنت وغیرہ کے یقین ہو اسکے دینے کا وہ طمع نہیں ہے ۞ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّكْفُلُ لِیْ اَنْ لَّا يَسْاَلَ النَّاسَ شَيْئًا فَاَتَكَفَّلُ لَهٗ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ ثَوْبَانُ اَنَا فَكَانَ لَا يَسْاَلُ اَحَدًا شَيْئًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ

اور روایت ہے ثوبانؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عہد کرے ساتھ میرے یہ کہ نہ مانگے آدمیوں سے کچھ پس میں ... میں اسکے لیے جنت کا پس کہا ثوبان نے کہ میں عہد کرتا ہوں کہ نہ مانگونگا کسی سے پس تھا ثوبان کہ نہ مانگتا تھا کسی سے کچھ لیکے اگرچہ تنگی ہوتی نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف ضامن ہوں میں بہشت کا اول ہی داخل ہوگا بغیر عذاب کے اور اسمیں اشارہ ہے طرف بشارت خاتمہ بخیر کے نہ مانگنے والے کے اور یہ استثنا کیا گیا ہے اس سے جبکہ خوف ہو موت کا اسلیے کہ ضرورت مباح کر دیتی ہے ممنوعات کو بلکہ اگر وہ نہ مانگے گا یہاں تک کہ مر جاوے گا تو مرے گا گنہگار ہو کر ۞ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ دَعَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَشْتَرِطُ عَلَیَّ اَنْ لَّا تَسْاَلَ النَّاسَ شَيْئًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَلَا سَوْطَكَ اِنْ سَقَطَ مِنْكَ حَتّٰى تَنْزِلَ اِلَيْهِ فَتَاْخُذَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا بلایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حال یہ تھا کہ شرط کرتے تھے مجھ پر کہ نہ مانگو لوگوں سے کچھ کہا میں نے کہ ہاں لیجیے شرط کی میں نے آپ سے اسپر فرمایا حضرت نے اور نہ مانگ کسی سے کوڑا اپنا اگر گر پڑے تجھ سے یہاں تک کہ اوترے تو طرف اسکے پس لے لے تو اسکو نقل کی یہ احمد نے ف یہ کمال مبالغہ ہے سوال کے ترک میں کہ واقع میں یہ مانگنا نہیں ہے اسلیے کہ اپنی لکڑی ہے جو گر پڑی بلکہ یہ لینا ہے لیکن اسکے سبب سے صورت مانگنے کی آیا مبالغۃً اسکو بھی منع فرمایا ۞ بَابُ الْاِنْفَاقِ وَكَرَاهِيَةِ الْاِمْسَاكِ

باب ہے بیچ بیان فضیلت خرچ کرنے مال کے اور کراہیت بخل کے ۞ اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی ۞ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِیْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِیْ اَنْ لَّا تَمُرَّ عَلَیَّ ثَلٰثُ لَيَالٍ وَعِنْدِیْ مِنْهُ شَیْءٌ اِلَّا شَيْئًا اُرْصِدُهٗ لِدَيْنٍ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا میرے لیے مانند پہاڑ احد کے سونا البتہ خوش کرتا مجھکو یہ کہ نہ گذریں مجھ پر تین راتیں اور ہووے پاس میرے اسمیں سے کچھ مگر وہ چیز کہ رکھوں میں ادائے دین کے لیے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی اگر کوہ احد کے برابر میرے پاس سونا ہوتا تو خوش لگتا مجھکو کہ تین رات کے اندر ہی اللہ کی راہ میں بانٹ دیتا کچھ اسمیں سے نہ رکھتا مگر تھوڑا سا ادائے دین کے لیے رکھ لیتا اسلیے کہ ادائے دین مقدم ہے صدقہ پر اور اب اکثر عوام خیرات کرتے ہیں اور عاشقین بناتے ہیں اور انپر حقوق لوگوں کے چڑھے ہوتے ہیں انکی طرف التفات بھی نہیں کرتے اور اسمیں بیان حضرت کے نہایت سخاوت کا ہے اور ترغیب امت کو اسپر ہے ۞ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ يَّوْمٍ يُّصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی دن کہ صبح کرتے ہیں بندے اسمیں مگر کہ دو فرشتے اوترتے ہیں پس کہتا ہے ایک انمیں کا یا الٰہی دے خرچ کرنے والے کو بدل یعنی جو کہ مال کہ خرچ کرتا ہے اسکو بہت سا بدلا دے یعنی دنیا میں مال برکت یا آخرت میں ثواب اور کہتا ہے دوسرا یا الٰہی دے بخیل کو تلف یعنی جو کہ مال جمع کرتا ہے یا خرچ نہیں کرتا اسکا مال تلف ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ۞ وَعَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْفِقِیْ وَلَا تُحْصِیْ فَيُحْصِیَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَلَا تُوْعِیْ فَيُوْعِیَ اللّٰهُ عَلَيْكِ اِرْضَخِیْ مَا اسْتَطَعْتِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اسماءؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

خرچ کر لینے میں خرچ سے اللہ راضی ہو اور نہ شمار کر کہ کتنا دوں اور کیا دوں پس شمار رکھیگا اللہ تعالیٰ تجھ پر یعنی کم کریگا رزق تیرا بسبب قطع کرنے برکت کے اور کر دیگا اسکو مانند ایک چیز معدود کے یا محاسبہ کریگا تجھسے اسپر آخرت میں اور نہ روک کہ باقی رہے مال کہ حاجت سے زیادہ ہو پس روکیگا اللہ تجھسے زیادتی اپنی یا مدد سے جو ہو سکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لفظ لاتحصی کے معنی ایک تو یہی ہیں جو اوپر مذکور ہوئے اور ایک معنی یہ ہیں کہ نہ گن مال کو جمع کرنیکے لیے بلکہ جسقدر خرچ کرنا اسکا اللہ کی راہ میں اور دے جو ہو سکے یعنی اگرچہ کم ہو اور نہ جان اسکو حقیر اسلیے کہ وہ اللہ کے نزدیک اور میزان اعمال میں بہت ہے ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنْفِقْ یَا ابْنَ اٰدَمَ اُنْفِقْ عَلَیْكَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ خرچ کر اے بیٹے آدم کے خرچ کرونگا تجھپر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف معنی یہ ہیں کہ خرچ کر اموال فانیہ دنیا میں تاکہ پاوے اموال عالیہ عقبیٰ میں اور بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں کہ دے لوگوں کو جو کچھ کہ دیا ہے تجھکو تاکہ دوں میں تجھکو دنیا و عقبیٰ میں اشارہ ہے طرف اس آیۃ کے وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهُ یعنی جو کچھ کہ خرچ کرتے ہو تم کسی چیز سے پس اللہ عوض دیتا ہے اسکا ع وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَیْرٌ لَّكَ وَاَنْ تُمْسِكَهٗ شَرٌّ لَّكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰی كَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے آدم کے خرچ کرنا تیرا مال کو کہ زیادہ ہو حاجت سے بہتر ہے تیرے لیے یعنی دنیا اور آخرت میں اور نہ دے سکنا تیرا اسکو برا ہے تیرے لیے یعنی اللہ کے نزدیک اور لوگوں کے نزدیک اور نہیں ملامت کیا جاوے تو اوپر قدر کفایت کے اور شروع کر یعنی خرچ کرنے اس سوال کے کہ زائد ہو حاجت تیری سے ساتھ عیال اپنی کے نقل کی یہ مسلم نے ف اوپر قدر کفایت کے یعنی مضائقہ نہیں ہے اگر رکھے وہ مال بقدر قوت کے کہ باز رکھے بھوک اور سوال سے اور یہ مختلف ہوتا ہے ساتھ اختلاف اشخاص اور زمان و احوال کے یعنی بعضوں کا قوت کم ہوتا ہے اور بعضوں کا زیادہ اور اسی طرح بعضے دنوں میں کچھ ہوتا ہے اور بعضوں میں کچھ اور بعضی حالت میں کچھ ہوتا ہے اور بعضے میں کچھ اور عیال اپنی کے یعنی جنکا نفقہ تجھپر لازم ہے پہل دینے میں انھیں سے کر جب بچے تب بیگانوں کو دے یہ مگر وہ محتاج نہیں اصلاً اوروں کو دے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ بھی حدیث قدسی ہے اگرچہ صریح لفظ اسکی نہیں ہیں اور احتمال یہ بھی ہے کہ شاید حضرت نے اسطرح فرمایا ہو واللہ اعلم ع ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِیْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَیْنِ عَلَیْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ اَیْدِیْهِمَا اِلٰی ثُدِیِّهِمَا وَتَرَاقِیْهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ وَجَعَلَ الْبَخِیْلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَاَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ بِمَكَانِهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حال بخیل کا اور صدقہ دینے والا مانند حال دو شخصوں کے ہے کہ ہوں اوپر دو زرہیں لوہے کی تحقیق چپکائے گئے ہوں ہاتھ انکے طرف چھاتی انکی کے اور چنبر گردن انکی کے یعنی بسبب تنگی زرہوں کے پس شروع کیا صدقہ دینے والے نے جبکہ صدقہ کرتا ہے صدقہ کا کھل جاتی ہے وہ زرہ اس سے اور شروع کیا بخیل نے جبکہ قصد کرتا ہے صدقہ کا سکڑ جاتے ہیں اور پکڑ لیتے ہیں سب حلقے جگہ اپنی پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف معنی یہ ہیں کہ سخی جسوقت کہ ارادہ خرچ کرنیکا کرتا ہے سینہ اسکا بسبب اسکے اور فرمانبرداری کرتے ہیں اسکی ہاتھ اسکے دراز ہوتے ہیں ساتھ دینے کے اور بخیل کا سینہ تنگ ہوتا ہے اور ہاتھ اسکے سمٹ جاتے ہیں خلاصہ اسکا یہ ہے کہ سخی جسوقت کہ ارادہ کرتا ہے خیر کا آسان کیجاتی ہے خیر اسپر اور بخیل پر دشوار ہوتی ہے ع ع وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰی اَنْ سَفَكُوْا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو ظلم سے پس تحقیق ظلم اندھیرے ہونگے دن قیامت کے

اور بچو بخل سے اسلیے کہ بخل نے ہلاک کر دیا ہے ان لوگوں کو کہ تھے پہلے تم سے باعث ہوا انکو بخل اسپر کہ خونریزی کی اور حلال جانا حراموں کو نقل کیا یہ
مسلم نے ف یعنی ظلم کے ہیں رکھنا ایک چیز کا بیچ غیر جگہ اسکی کے پس شامل ہے سب گناہوں کو یعنے جو گناہ ہو وہ ظلم ہے اور ظلم اندھیرے ہونگے یعنی
کرنیوالوں کو ظاہر ہے کہ ہوگا ظلم سبب اندھیریوں کا قیامت میں راہ پانے کا سبب انکے جیسے کہ مومن راہ پاوینگے کہ دوڑتا ہوگا نور انکا آگے انکے یا مراد
اندھیروں سے شدائد یا ہول قیامت کے ہیں یعنی ایک ظلم سبب بہت سی سختیوں اور ہولوں قیامت کا ہوگا اور بچو بخل سے کہ وہ بھی ایک نوع ہے ظلم کی
اسکو جدا اسلیے بیان کیا کہ بڑی نوع ظلم کی ہے اور بخل باعث خونریزی اور حلال جاننے حرام کا اسلیے ہوتا ہے کہ خرچ کرنا اموال کا اور خبرگیری مسلمانوں کی [illegible]
کی سبب ہے آپس کی محبت اور ملاپ کا اور بخل کرنا سبب ہے ترک ملاقات اور انقطاع کا اور یہ باعث ہے لڑائی اور دشمنی کا اور جب دشمنی ہوئی تو خونریزی بھی
ہوتی ہے اور مباح کرنا حرام کا بھی ہو جاتا ہے کہ دشمن کی عورتوں کو اور مال کو اور آبروریزی وغیرہ کو آدمی حلال جانتا ہے ع وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا فَإِنَّهُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا يَقُولُ الرَّجُلُ
لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِي بِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حارثہ بن وہب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے صدقہ دو اسلیے کہ آویگا تم پر ایک زمانہ لیجاویگا آدمی صدقہ اپنا پس نہ پاویگا اس شخص کو کہ قبول کرے اسکو کہیگا آدمی اگر لاتا تو اسکو کل البتہ قبول کرتا
میں اسکو پس آج کے دن نہیں حاجت مجکو اسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف صدقہ دو یعنے غنیمت جانو اب صدقہ دینے کو کہ قبول کرنے والے
بہت ہیں دیکر ثواب پاتے ہو لیکن زمانہ ایسا آویگا کہ کوئی نہیں قبول کرنیکا سبب یہ ہے کہ سب مالدار ہونگے یا دل غنی ہوگا سبب اسکے کہ بے رغبت
ہونگے دنیا سے اور رغبت ہونگے آخرت کے یہ بات آخر زمانہ میں بیچ زمانہ حضرت امام مہدی کے ہوگی ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا
رَسُولَ اللهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنَى وَلَا تُمْهِلُ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ
قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا کہ ایک شخص نے یا رسول اللہ کونسا صدقہ بڑا ہے ازروے
ثواب کے فرمایا یہ کہ تصدق کرے تو اسوقت کہ تو تندرست ہو حرص رکھتا ہو جمع کرنے مال کی ڈرتا ہو فقر سے اور امید رکھتا ہو دولت کی اور ڈھیل نہ کر
یہانتک کہ جسوقت پہونچے جان حلق میں کہے تو فلانے کے لیے اتنا اور فلانے کے لیے اتنا اور حال یہ کہ تحقیق ہوا وہ واسطے فلانے کے نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نے ف یعنے صدقہ دے حالت تندرستی میں کہ اسوقت بسبب امید درازی عمر کے حرص ہوتی ہے مال جمع کرنیکی اور بخل کرتا ہے اور ڈرتا ہے
محتاجگی سے کہ اگر صدقہ دونگا تو محتاج ہو جاؤنگا اور آرزو رکھتا ہے تونگری کی پس ایسے وقت میں دینا بڑا کام رکھتا ہے اور دینے میں ڈھیل نہ کر یہانتک
کہ جب حلق میں جان آوے کہنے لگے کہ فلانے کو اتنا دینا اور فلانے کو اتنا اور اسوقت مال ہو گیا ہے فلانے کا یعنے وارث کا حق متعلق ہو گیا حاصل
یہ کہ تندرستی میں دینا بہت ثواب ہے اور جب وقت مرنیکا آجاوے اسوقت وصیت کرے یا صدقہ دے تو بہت ثواب نہیں ع وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ
انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا رَآنِي قَالَ هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْتُ فِدَاكَ
أَبِي وَأُمِّي مَنْ هُمْ قَالَ هُمُ الْأَكْثَرُونَ أَمْوَالًا إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ
شِمَالِهِ وَقَلِيلٌ مَا هُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا پہونچا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ بیٹھے تھے کعبہ کے سایہ میں پس
جبکہ دیکھا مجکو فرمایا وہ نہایت ٹوٹے میں ہیں قسم ہے پروردگار کعبہ کے پس کہا میں نے قربان ہو تجھ پر باپ میرا اور ماں میری کون ہیں وہ فرمایا کہ وہ
بہت جمع کرنے والے مال کے مگر جس شخص نے خرچ کیا ادھر اور ادھر اور ادھر یعنے ہر طرف اپنے جیسا کہ بیان کیا آگے اپنے اور پیچھے اپنے اور داہنے
اور بائیں اپنے اور کم ہیں وہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت ابوذر صحابی نے اختیار کیا تھا فقر کو تھا حضرت نے انکی تسلی کے لیے

یہ حدیث بیان فرمائی اسمین اشارہ ہے طرف فضیلت شکر کے ع اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِّنَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّارِ وَالْبَخِیْلُ بَعِیْدٌ مِّنَ اللّٰہِ بَعِیْدٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّارِ وَلَجَاھِلٌ سَخِیٌّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ عَابِدٍ بَخِیْلٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سخی نزدیک ہے اسکی رحمت سے نزدیک ہے بہشت سے نزدیک ہے لوگوں سے یعنی سب دوست رکھتے ہیں اسکو دور ہے آگ سے اور بخیل یعنی جو کہ نہ ادا کرے جو کچھ کہ واجب ہے اسپر دور ہے اللہ سے دور ہے بہشت سے دور ہے لوگوں سے نزدیک ہے آگ سے اور البتہ جاہل سخی بہت پیارا ہے طرف اللہ کے عابد بخیل سے نقل کی یہ ترمذی نے ف جاہل سخی سے مراد ہے وہ عابد یعنی جاہل ادا کرے فرائض نہ نوافل اور مراد عابد سے وہ ہے کہ جو نوافل بہت ادا کرے برابر ہے کہ عالم ہو یا نہو ع وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِیْ حَیٰوتِہٖ بِدِرْھَمٍ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّتَصَدَّقَ بِمِائَۃٍ عِنْدَ مَوْتِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ صدقہ دینا آدمی کا بیچ تندرستی اپنی کے ایک درم بہتر ہے اسکے لیے صدقہ دینے سو درم کے سے نزدیک مرنے اپنے کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی تندرستی میں تھوڑا سا دینا زیادہ ثواب رکھتا ہے بہت دینے سے مرتے وقت ع وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِیْ یَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِہٖ اَوْ یُعْتِقُ کَمَثَلِ الَّذِیْ یُھْدِیْ اِذَا شَبِعَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اس شخص کی کہ خیرات کرتا ہے وقت مرنے اپنے کے یا آزاد کرتا ہے یعنی بردہ وقت مرنے کے مانند اس شخص کی ہے کہ تحفہ بھیجتا ہے یعنی طعام جس وقت کہ پیٹ بھر چکتا ہے نقل کی یہ احمد اور نسائی اور دارمی اور ترمذی نے اور ترمذی نے اسکو صحیح کہا ف یعنی مرتے وقت صدقہ دینے اور آزاد کرنے بردہ کے میں ثواب کم ہوتا ہے جیسے کہ کم ثواب ہوتا ہے بعد پیٹ بھر چکنے کے دینے میں اسلیے کہ صدقہ دینا اور آزاد کرنا حالت صحت میں افضل ہے جیسے سخاوت کرنی وقت بھوک کے افضل ہے ع وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِیْ مُؤْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتیں نہیں جمع ہوتیں مومن میں ایک بخل اور دوسری بدخلقی نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی لائق نہیں ہے کہ مومن کامل میں یہ خصلتیں جمع ہوں یا مراد یہ ہے کہ اسمیں نہیں پائی جاتیں یہ خصلتیں نہایت درجے کی کہ اس سے جدا نہ ہوں اور دور نہ ہوں ساتھ اسکے اور اگر کبھی بمقتضای طبیعت بشری کی بدخلقی یا بخل کرے اور بعد ازاں پشیمان ہو اور نفس کو ملامت کرے منافی کمال ایمان کی نہیں اور مراد بدخلقی سے یہ ہے کہ خلاف شرع باتیں کرے نہ یہ کہ جو لوگوں میں سے ہو جھکا اور سہو کرتی امور میں اسلیے کہ بعض بعد شانوں اسلام سے ہے ع وَعَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ خَبٌّ وَّلَا بَخِیْلٌ وَّلَا مَنَّانٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی بکر صدیق سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ داخل ہوگا بہشت میں مکار اور نہ بخیل اور نہ بعد دیکر احسان رکھنے والا نقل کی یہ ترمذی نے ف نہ داخل ہوگا یعنی اول ہی نہیں داخل ہوگا بغیر عذاب کے بلکہ بعد عذاب کے داخل ہوگا اور بخیل سے وہ مراد ہے کہ حق واجب مال میں سے نہ ادا کرے اور معنی منان کے ایک تو یہی ہیں کہ جو مذکور ہوئے اور دوسرے معنی یہ ہیں کاٹنے والا یعنی جو ناتے داروں سے انقطاع کرے اور مسلمانوں سے صحبت نہ رکھے ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرُّ مَا فِی الرَّجُلِ شُحٌّ ھَالِعٌ وَّجُبْنٌ خَالِعٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدترین خصلتوں کی کہ آدمی میں ہوتی ہیں دو خصلتیں ہیں ایک نہایت بخل اور دوسری نہایت نامردی نقل کی یہ ابو داؤد نے
وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ فِي كِتَابِ الْجِهَادِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى اور ذکر کریں گے ہم حدیث ابی
ہریرہ کی لا یجتمع الشح والایمان کتاب الجہاد میں اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَعْضَ
أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّنَا أَسْرَعُ بِكَ لُحُوقًا قَالَ أَطْوَلُكُنَّ يَدًا فَأَخَذُوا
قَصَبَةً يَذْرَعُونَهَا فَكَانَتْ سَوْدَةُ أَطْوَلَهُنَّ يَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ أَنَّمَا كَانَتْ طُولُ يَدِهَا الصَّدَقَةُ وَكَانَتْ أَسْرَعَنَا لُحُوقًا بِهِ
زَيْنَبُ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَسْرَعُكُنَّ لُحُوقًا بِي أَطْوَلُكُنَّ يَدًا قَالَتْ فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ أَيَّتُهُنَّ أَطْوَلُ يَدًا قَالَتْ فَكَانَتْ أَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ لِأَنَّهَا
كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَصَدَّقُ روایت ہے عائشہ سے کہ بعض بیویوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
کون سی ہم میں سے جلدی ساتھ آپ کے ملنے والی ہے یعنی بعد آپ کی وفات کے کون ہم میں سے پہلے مرے گی فرمایا جو لمبی ہو تم میں سے
ہاتھ کی یعنی جو نسبت دوسری کے پہلے مرے گی بعد میرے پس لی لکڑی ناپتی تھیں اس سے ان کو اور تھیں سودہ کہ بیوی تھیں حضرت کی لمبی ہاتھ
میں سب سے پس جانا ہم نے پیچھے اس کے کہ مراد لمبائی ہاتھ سے صدقہ تھا اور تھیں جلد ملنے والی ہم میں سے ساتھ حضرت کے زینب اور تھیں زینب دوست رکھتی
خیرات کو نقل کی یہ بخاری نے اور مسلم کی روایت میں یہ ہے کہ کہا حضرت عائشہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلد تم میں سے
ملنے والی ساتھ میرے جو لمبی ہو تم میں سے ہاتھ کی کہا حضرت عائشہ نے اور تھیں بی بیاں حضرت کی ناپتی تھیں آپس میں لنبان
ہاتھوں کی کہ کون سی ان میں سے لمبے ہاتھ کی ہے کہا عائشہ نے پس تھیں ہم میں سے لمبے ہاتھ کی زینب اس لیے کہ تھیں وہ کام کرتیں ساتھ
ہاتھ اپنے کے اور صدقہ دیتیں ف پس جانا ہم نے پیچھے اس کے الخ یعنی اگرچہ اول درازی ہاتھ کو ظاہر پر حمل کیا تھا لیکن آخر کو جب حضرت
زینب پہلے مریں تو معلوم ہوا کہ مراد اس سے درازی ہونے سے کثرت صدقہ کی تھی یعنی لمبے ہاتھ کی وہ ہے جو خیرات بہت کرے اور آیا ہے کہ حضرت
زینب دباغت کرتی تھیں چمڑوں کو اپنے ہاتھ سے اور سیتی تھیں اور صدقہ دیتیں قیمت اسکی وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا
يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ
فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ
فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى غَنِيٍّ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ وَزَانِيَةٍ وَغَنِيٍّ فَأُتِيَ
فَقِيلَ لَهُ أَمَّا صَدَقَتُكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا وَأَمَّا
الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہا
ایک شخص نے یعنی بنی اسرائیل میں سے اپنے دل میں یا کسی سے بات کر البتہ دوں گا میں کچھ صدقہ یعنی آج کی رات پس نکالی خیرات اپنی یعنی با
نیت کی تھی تاکہ دے کسی مستحق کو پس رکھا اس کو چور کے ہاتھ میں یعنی بے خبری سے اسکے کہ وہ چور ہے مستحق نہیں پس صبح کی لوگوں نے
اس حال میں کہ باتیں کرتے تھے یعنی بطریق تعجب کے بسبب الہام الٰہی کے یا بسبب سننے کے چور سے کہ صدقہ دیا گیا آج کی رات چور کو پس کہا
اس شخص نے یا اللہ تیرے ہی لیے تعریف ہے اوپر دینے چور کے البتہ دوں گا میں کچھ صدقہ یعنی اور صدقہ دوں گا تاکہ مستحق کو پہنچے پس نکالی

اٹھتے خیرات اپنی پس دیا اسکو بیچ ہاتھ زنا کرنے والے کے پس صبح کی لوگوں نے باتیں کرتے تھے کہ خیرات دی گئی آج کی رات زنا کرنے والے کو پس کہا الٰہی
تیرے ہی لیے ہے تعریف اوپر خیرات کرنے زنا کرنے والے کے البتہ خیرات کرونگا میں اور خیرات پس نکالی خیرات اپنی اور دی خیرات غنی کے ہاتھ میں
پس صبح کی لوگوں نے باتیں کرتے تھے کہ خیرات دی گئی آج کی رات دولتمند کو کہا یا الٰہی تیرے ہی لیے تعریف ہے اوپر خیرات کرنے چور کے
اور زنا کرنے والے کے اور دولتمند کے پس دکھایا گیا وہ خواب میں پس کہا گیا واسطے اسکے لیکن صدقے تیرے سب مقبول ہوے اے پس خیرات
تیری چور پر پس شاید کہ وہ باز رہے چوری سے لیکن مطلق باز رہے یا جبتک کہ وہ مال اسکا کافی ہو اور اسی پر
زنا کرنے والے پس شاید کہ باز رہے زنا سے اور اسی پر دولتمند پس شاید کہ وہ نصیحت پکڑے اور خرچ کرے اسمیں سے کہ دیا اسکو اللہ نے نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے بخاری کے لیے ہیں **ف** حمد کرنی یا تو بطریق شکر کے تھی کہ شکر ہے صدقہ تو دیا اگرچہ غیر مستحق کو دیا بطریق
تعجب کے یا تسلی خاطر کے حمد کی اور غرض اس حدیث کے فرمانے سے یہ ہے کہ اللہ دنیا ہے ہر نوع ہے بہتر جسکو دیگا ثواب پائیگا **وَعَنْهُ**
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحَّى
ذٰلِكَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ
قَائِمٌ فِي حَدِيْقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ لِلْاِسْمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ
فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لِمَ تَسْأَلُنِي عَنِ اسْمِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هٰذَا مَاؤُهُ يَقُوْلُ اسْقِ حَدِيْقَةَ
فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيْهَا قَالَ أَمَّا إِذْ قُلْتَ هٰذَا فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلٰى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَآكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا وَأَرُدُّ
فِيْهَا ثُلُثَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اسوقت کہ ایک شخص کھڑا تھا بیچ جنگل کے
زمین میں سے پس سنی ایک آواز ابر میں کہ کہتا ہے کوئی پانی دے فلانے شخص کے باغ کو پھر ایک طرف چلا ابر پس ڈالا پانی اپنا پتھروں کی زمین
میں پس ناگہان ایک نالے نے ان نالیوں میں سے لیے جو کہ اس زمین میں تھیں تحقیق جمع کیا وہ پانی سارا پس پیچھے چلا وہ شخص
پانی کے لیے نالی میں سے پانی بہنے لگا اسکے ساتھ وہ شخص بھی چلا تا معلوم کرے کہ جسکے باغ میں پانی پہونچا ہے وہ کون ہے پس ناگہان
ایک شخص تھا کھڑا ہوا اپنے باغ میں پھیرتا تھا پانی کو ساتھ بیلچے اپنے کے پس کہا اس شخص نے واسطے اسکے اے بندے خدا کے کیا ہے
نام تیرا کہا نام میرا فلانا ہے وہ نام لیا کہ سنا تھا ابر میں پس کہا باغ والے نے پوچھنے والے کو اے بندے خدا کے کیوں پوچھتا ہے
مجھے نام میرا پس کہا اسواسطے کہ سنی تھی میں نے آواز اس ابر میں کہ یہ پانی اسی ابر کا ہے کہ کہتے تھے وہ آواز لیے جسکی وہ آواز تھی
وہ کہتا تھا اس ابر کو پانی دے فلانے کے باغ کو واسطے نام تیرے کے پس کیا کرتا ہے تو بیچ اپنے باغ میں بھلائی کہ جسکے سبب لائق
اس بزرگی کا ہوا کہا اسی پر اسوقت کہ کہا اور پوچھا تو نے یہ تو کہتا ہوں تجھسے کہ پس تحقیق میں دیکھتا ہوں طرف اس چیز کے کہ حاصل
ہوتی ہے باغ سے پس صدقہ دیتا ہوں تہائی اسکا اور کھاتا ہوں میں اور کنبا میرا تہائی اور لگاتا ہوں میں اس باغ میں تہائی
نقل کی یہ مسلم نے **ف** پانی دے فلانے شخص کے باغ کو لفظ فلان کر کنایہ کیا حضرت نے باغ والے کے نام سے جیسے کہ آگے
آتا ہے مراد یہ کہ بیچ ابر میں نام اسکا لیا گیا تھا حضرت نے اسطرح فرمایا اور واسطے نام تیرے کے یعنی کہتا ہوں فلانا واسطے نام
مخصوص تیرے کے اور بعد اسکے حاصل یہ کہ ہاتف نے نام لیا تھا اور سامع نے کنایہ کیا یعنی فلانا کہا اسکو مانند کہ پایا بیچ حدیث
تیرا نام سنا تھا اسکو لفظ فلان کر تعبیر کیا **وَعَنْهُ** اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ ثَلٰثَةً

مِنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمٰى فَأَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَّبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَأَتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ
أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي الَّذِيْ قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ
فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ وَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْإِبِلُ أَوْ قَالَ الْبَقَرُ
شَكَّ إِسْحٰقُ إِلَّا أَنَّ الْأَبْرَصَ أَوِ الْأَقْرَعَ قَالَ أَحَدُهُمَا الْإِبِلُ وَقَالَ الْآخَرُ الْبَقَرُ قَالَ فَأُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ فَقَالَ
بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا قَالَ فَأَتَى الْأَقْرَعَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي هٰذَا الَّذِيْ قَدْ
قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ وَأُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ فَأُعْطِيَ
بَقَرَةً حَامِلًا قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا قَالَ فَأَتَى الْأَعْمٰى فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ أَنْ يَّرُدَّ اللّٰهُ إِلَيَّ
بَصَرِيْ فَأُبْصِرَ بِهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَأُعْطِيَ
شَاةً وَالِدًا فَأُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْإِبِلِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْبَقَرِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْغَنَمِ

اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ انہوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے یہ کہ تحقیق تین شخص تھے بنی اسرائیل میں سے ایک کوڑھی اور دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا پس ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ کہ آزماوے انکو کہ شکر نعمت کا کرتے ہیں یا نہیں پس بھیجا طرف انکے ایک فرشتہ یعنے بصورت مسکین پس آیا وہ کوڑھی کے پاس پس کہا اسنے کون سی چیز بہت پیاری ہے طرف تیرے کہا کوڑھی نے رنگ اچھا اور پوست بدن کا اچھا اور جاتی رہے مجھ سے وہ چیز کہ گھنیاتے ہیں مجھ سے لوگ یعنے کوڑھ جاتی رہے فرمایا حضرتؐ نے پس ہاتھ پھیرا فرشتے نے اسپر پس دور ہوئی اس سے گھن اسکی یعنے کوڑھ اور دیا گیا رنگ اچھا اور پوست اچھا کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت محبوب ہے طرف تیرے کہا اونٹ یا کہا گائیں شک کیا اسحٰق نے کہ راوی حدیث کا ہے مگر یہ کہ کوڑھی نے یا گنجے نے کہا ایک نے انمیں سے اونٹ اور کہا دوسرے نے گائیں یعنے شک فقط اتنی ہیں ہے کہ اسنے کیا کہا اور اسنے کیا کہا فرمایا حضرتؐ نے پس دیا گیا اونٹنیاں حاملہ پھر کہا فرشتے نے برکت دے اللہ تعالیٰ تیرے لیے اسمیں فرمایا حضرتؐ نے پھر آیا فرشتہ گنجے کے پاس پس کہا کیا چیز بہت محبوب ہے طرف تیرے کہا بال اچھے اور دور ہو جاوے مجھ سے یہ چیز کہ گھن کھاتے ہیں مجھ سے لوگ فرمایا حضرتؐ نے پس ہاتھ پھیرا فرشتے نے اسکے سر پر پس جاتا رہا اس سے گنج فرمایا حضرتؐ نے اور دیا گیا بال اچھے کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہے طرف تیرے کہا گائیں پس دیا گیا گائیں پیٹ والیاں کہا فرشتے نے برکت دے اللہ تجھکو انمیں فرمایا حضرتؐ نے پھر آیا فرشتہ اندھے کے پاس پس کہا کون سی چیز بہت محبوب ہے طرف تیرے کہا یہ کہ لوٹا دے اللہ طرف میرے بینائی میری پس دیکھوں میں ساتھ اسکے لوگوں کو فرمایا حضرتؐ نے پس پھیرا فرشتے نے اسپر ہاتھ پس پھیر دیا اللہ نے اسکی بینائی اسکی کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہے طرف تیرے کہا بکریاں پس دیا گیا بکریاں بہت بچے دینے والیاں پس بچے دیئے ان اور گنجے نے اونٹوں کے اور گایوں کے اور بچے لیے اندھے نے بکریوں کے پس ہوا کوڑھی کے لیے ایک جنگل بھرا اونٹوں کا اور گنجے کے لیے ایک جنگل گایوں کا اور اندھے کے لیے ایک جنگل بکریوں کا

قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِيْ صُوْرَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْكِيْنٌ
قَدِ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِيْ سَفَرِيْ فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِيْ أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ
وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيْرًا أَتَبَلَّغُ بِهِ فِيْ سَفَرِيْ فَقَالَ الْحُقُوْقُ كَثِيْرَةٌ فَقَالَ لَهُ كَأَنِّيْ أَعْرِفُكَ أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذَرُكَ
النَّاسُ فَقِيْرًا فَأَعْطَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ إِنَّمَا وَرِثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلٰى مَا كُنْتَ

وَاَتَى الْاَقْرَعَ فِيْ صُوْرَتِهٖ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلٰى هٰذَا فَقَالَ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ قَالَ وَاَتَى الْاَعْمٰى فِيْ صُوْرَتِهٖ وَهَيْئَتِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِيْنٌ وَابْنُ سَبِيْلٍ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِيْ سَفَرِيْ فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْاَلُكَ بِالَّذِيْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً اَتَبَلَّغُ بِهَا فِيْ سَفَرِيْ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ اَعْمٰى فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيَّ بَصَرِيْ فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا اَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ اَخَذْتَهٗ لِلّٰهِ فَقَالَ اَمْسِكْ مَالَكَ فَاِنَّمَا ابْتُلِيْتُمْ فَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلٰى صَاحِبَيْكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

فرمایا پھر فرشتہ آیا کوڑھی کے پاس بیچ صورت اپنی کے اور ہیات اپنی کے یعنی جس صورت وہیات مین پہلے اس پاس آیا تھا اسی طرح پھر آیا پس کہا اس فرشتے نے کہ مین مرد مسکین ہون جاتا رہا مجھسے اسباب بیچ سفر میرے کے یعنی نہین پہونچا ہو سکتا مجھکو آج اپنی منزل مقصود کو مگر ساتھ عنایت اللہ کے پھر سبب تیرے مانگتا ہون تجھسے بواسطہ اس ذات کے کہ دیا تجھکو رنگ اچھا اور جلد اچھی اور مال ایک اونٹ اپنے مانگتا ہون اونٹ کہ پہونچون مین اوپر اسکے بیچ سفر اپنے کے مقصود اپنے کو پس کہا کوڑھی نے حق بہت ہین یعنی حقدار بہت ہین تجھے ایک اونٹ نہین پہونچ سکتا اسنے یہ بات جھوٹ کہی اسکے ٹالنے کے لیے پس کہا فرشتہ نے تحقیق گویا کہ مین پہچانتا ہون تجھکو کیا نہ تھا تو کوڑھی کہ گھن کرتے تھے تجھسے لوگ اور محتاج تھا پس دی تجھکو اللہ نے صحت ومال پس کہا کوڑھی سوا اسکے نہین کہ وارث کروایا گیا ہون مین اس مال کا باپ دادا سے پس کہا اس فرشتے نے اگر ہو تو جھوٹا پس کر دے تجھکو اللہ طرف اس حالت کے کہ تھا تو یعنی کوڑھی محتاج فرمایا حضرت نے کہ آیا فرشتہ گنجے کے پاس بیچ صورت اپنی مین پس کہا اسکو مانند اس چیز کے کہا تھا کوڑھی کو اور جواب دیا گنجے نے جیسا جواب دیا کوڑھی نے پھر کہا فرشتے نے اگر ہو تو جھوٹا پس کر دے تجھکو اللہ جیسا تھا تو فرمایا حضرت نے اور آیا فرشتہ اندھے کے پاس بیچ صورت اپنی اور شکل اپنی پہلی کے پھر کہا کہ مین مرد مسکین ہون اور مسافر ہون جاتا رہا میرے پاس سے اسباب بیچ سفر میرے کے پس نہین پہونچا ہو سکتا مجھے اب مگر ساتھ عنایت اللہ کے پھر سبب تیرے مانگتا ہون مین تجھسے بواسطہ اس ذات کے کہ دی تجھکو بینائی تیری بکری یعنی ایک بکری مانگتا ہون کہ پہونچون مین بسبب اسکے سفر اپنے مین پس کہا اندھے نے تحقیق تھا مین اندھا پھر پھیری اللہ نے طرف میرے بینائی میری پس لے جو چاہے تو اور چھوڑ جو چاہے پس قسم ہے اللہ کی نہین تکلیف دونگا تجھکو آج واسطے پھیرنے اس چیز کے کہ لے تو واسطے اللہ کے پھر کہا فرشتے نے رکھ تو مال اپنا یعنی اپنے پاس پس سوائے اسکے نہین کہ آزمائے گئے تم یعنی امتحان کیا اللہ نے تمکو کہ آیا تمکو اپنا حال یاد ہے یا نہین اور شکر کرتے ہو یا نہین پس تحقیق رضا کی گئی تجھسے اور غصہ کیا گیا اوپر دونون یارون تیرے کے یعنی کوڑھی اور گنجے سے اللہ ناخوش ہوا بسبب ناشکری انکی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پھر بسبب تیرے اسی طرح جائز ہے یہ کہنا کسی سے کہ عرض کرتا ہون حاجت اپنی اللہ تعالے سے پھر تجھسے اور یہ درست نہین کہ کہے عرض کرتا ہون خدا سے اور تجھسے ؎ وَعَنْ اُمِّ بُجَيْدٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمِسْكِيْنَ لَيَقِفُ عَلٰى بَابِيْ حَتّٰى اَسْتَحْيِيَ فَلَا اَجِدُ فِيْ بَيْتِيْ مَا اَدْفَعُ فِيْ يَدِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِدْفَعِيْ فِيْ يَدِهٖ وَلَوْ ظِلْفًا مُحْرَقًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ام بجید سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق مسکین البتہ کھڑا ہوتا ہے میرے دروازے پر یعنی اور مانگتا ہے مجھسے یہان تک کہ مین حیا کرتی ہون پس نہین پاتی مین اپنے گھر مین وہ چیز کہ دون مین اسکے ہاتھ مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دے اسکے ہاتھ مین اگرچہ ہو کھر جلا ہوا نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ف مقصود مبالغہ ہے

دینے میں لینے کچھ دیوے سائل کو اگرچہ چیز تھوڑی ہو ؂ وَعَنْ مَوْلًى لِعُثْمَانَ قَالَ أُهْدِيَ لِأُمِّ سَلَمَةَ بَضْعَةٌ مِنْ لَحْمٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ اللَّحْمُ فَقَالَتْ لِلْخَادِمِ ضَعِيهِ فِي الْبَيْتِ لَعَلَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ فَوَضَعَتْهُ فِي كُوَّةِ الْبَيْتِ وَجَاءَ سَائِلٌ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ تَصَدَّقُوا بَارَكَ اللّٰهُ فِيكُمْ فَقَالُوا بَارَكَ اللّٰهُ فِيكَ فَذَهَبَ السَّائِلُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ أَطْعَمُهُ فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ لِلْخَادِمِ اذْهَبِي فَأْتِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ اللَّحْمِ فَذَهَبَتْ فَلَمْ تَجِدْ فِي الْكُوَّةِ إِلَّا قِطْعَةَ مَرْوَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ ذٰلِكَ اللَّحْمَ عَادَ مَرْوَةً لِمَا لَمْ تُعْطُوهُ السَّائِلَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہے غلام آزاد حضرت عثمانؓ کے سے کہ کہا تحفہ بھیجا گیا ام سلمہ کو ایک ٹکڑا گوشت کا یعنی پکا ہوا اور تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ بھاتا تھا انکو گوشت پس کہا ام سلمہؓ نے لونڈی کو رکھدے اس گوشت کو گھر میں شاید نبی صلی اللہ علیہ وسلم نوش کریں اسکو پس رکھدیا لونڈی نے اسکو گھر کے طاقچہ میں اور آیا مانگنے والا پس کھڑا ہوا دروازے پر پس کہا اے گھر والو صدقہ دو برکت دے اللہ تمکو پس کہا گھر والوں نے برکت دے اللہ تجھکو یعنی یہ جواب دیا سائل کو جیسے یہاں کہتے ہیں سائل کو برکت ہو شاہ جی پس چلا گیا مانگنے والا پھر تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اے ام سلمہ تمہارے پاس کچھ چیز ہے کہ کھاؤں میں اسکو پس کہا ام سلمہؓ نے کہ ہاں کہا لونڈی کو کہ جا پس لا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ گوشت پس گئی لونڈی پس نہ پایا طاقچہ میں مگر ایک ٹکڑا سفید پتھر کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ گوشت ہو گیا پتھر سفید بسبب نہ دینے تمہارے کے سائل کو نقل کی بیہقی نے دلائل النبوۃ میں ؂ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ مَنْزِلًا قِيلَ نَعَمْ قَالَ الَّذِي يُسْأَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِي بِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ بدترین آدمیوں کے مرتبے میں نزدیک خدا کے عرض کیا صحابہؓ نے کہ ہاں خبر دیجئے فرمایا وہ شخص سوال کیا جاوے ساتھ نام خدا کے اور نہ دیوے ساتھ اس سوال کے نقل کی یہ احمد نے ف یعنی سائل نے کہا دے مجھکو واسطے اللہ کے اور باوجود اسکے اسنے نہ دیا تو وہ بدترین لوگوں میں ہوا ہے مرتبہ میں اللہ کے نزدیک مگر جس صورت میں سائل مستحق نہ ہوگا یا جس سے مانگا اس پاس مال زیادہ اپنی حاجت سے اور اپنے عیال کی حاجت سے نہ ہوگا تو گنہگار نہیں ہوئیگا غرضکہ نہ دینے والا گنہگار جب ہوگا کہ سائل مستحق اس مال کا ہو اور دینا اس مال زیادہ سے ہو ؂ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى عُثْمَانَ فَأَذِنَ لَهُ وَبِيَدِهِ عَصَاهُ فَقَالَ عُثْمَانُ يَا كَعْبُ إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ مَالًا فَمَا تَرٰى فِيهِ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَصِلُ فِيهِ حَقَّ اللّٰهِ فَلَا بَأْسَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ أَبُو ذَرٍّ عَصَاهُ فَضَرَبَ كَعْبًا وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أُحِبُّ لَوْ أَنَّ لِي هٰذَا الْجَبَلَ ذَهَبًا أُنْفِقُهُ وَيُتَقَبَّلُ مِنِّي أَذَرُ خَلْفِي مِنْهُ سِتَّ أَوَاقٍ أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ يَا عُثْمَانُ أَسَمِعْتَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ انہوں نے پروانگی مانگی حضرت عثمانؓ سے آنے کی پس پروانگی دی انکو اور تھی انکے ہاتھ میں لاٹھی انکی پس کہا حضرت عثمانؓ نے اے کعب یعنی وہ وہاں حاضر تھے تحقیق عبد الرحمن نے وفات پائی اور چھوڑ گئے مال بہت پس کیا کہتے ہو تم انکے حق میں یعنی کثرت مال کی انکے کمال کے لیے ضرر تھی یا نہیں پس کہا کعب نے کہ اگر ادا کرتے تھے عبد الرحمن اسمیں حق اللہ کا یعنی زکوٰۃ وغیرہ پس نہیں ڈر اسکا پس اٹھائی ابو ذرؓ نے لاٹھی اپنی اور ماری کعب کو اور کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں دوست رکھتا میں اگر ہو واسطے میرے یہ پہاڑ یعنی پہاڑ احد یا کوئی پہاڑ سونے کا کہ خرچ کروں میں اسکو اور باوجود اسکے قبول کیا جاوے مجھسے یہ کہ چھوڑ جاؤں میں پیچھے اپنے اس میں سے چھ اوقیہ یعنی دو سو چالیس درم

قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ کے اے عثمان تمنے بھی سنا ہو اسکو کہا ہان یہ کلام ابوذر نے تین بار کہا حضرت عثمان نے کہا ہان نقل کی ہو احمد نے ف ابوذر غفاری فقرا اور زہاد صحابہ سے تھی مذہب انکا یہ تھا کہ مال اپنے پاس کچھ جمع نکیجیے سب اللہ واسطے دیدیجیے پس جب غالب آیا انپر یہی کعب کو اونہوں نے سمجھا کہ یہ جو کہ اگر زکوۃ مال کی ادا کرتا ہو تو کچھ مضائقہ نہین جمع کرنا اگرچہ بہت مال ہو اور باوجود اسکے قبول کیا جاوے اسمین مبالغہ ہی کہ اتنا دون اور باوجود اسکے بھی کاشکے قبول ہو اور لفظ اذ رسا تمہ حضرت انکے مقول ہی واسطے اسکے یعنی اگر اتنا مال ہو اور اسکو اسکی راہ مین دون اور قبول ہو تو بھی نہین دوست رکھتا کہ اتنا بھی اوقیہ کے پیچھے چھوڑ جاؤن وہ وعن عقبة بن الحارث قال صليت وراء النبي صلى الله عليه وسلم بالمدينة العصر فسلم ثم قام مسرعا فتخطى رقاب الناس الى بعض حجر نسائه ففزع الناس من سرعته فخرج عليهم فرأى انهم قد عجبوا من سرعته قال ذكرت شيئا من تبر عندنا فكرهت ان يحبسني فامرت بقسمته رواه البخاري وفي رواية له قال كنت خلفت في البيت تبرا من الصدقة فكرهت ان ابيته اور روایت ہی عقبہ بن حارث سے کہ کہا پڑھی مین نے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ مین نماز عصر کی پس سلام پھیرا حضرت نے پھر کھڑے ہوے جلدی کرنے والے پھر پھلانگتے ہوے گردنین لوگون کی متوجہ ہوے طرف بعضے حجرون عورتون اپنی کے پس گھبرا گئے لوگ جلدی کرنے حضرت کی سے پھر نکلے حضرت انپر پس دیکھا کہ صحابہ نے تعجب کیا جلدی کرنے انکے سے فرمایا یاد کی مینے ایک چیز سونے کی کہ نزدیک ہمارے تھی پس مکروہ جانا مین نے یہ کہ روکے مجکو یعنی قرب الٰہی سے پس حکم کیا مینے اسکے بانٹنے کا یعنی اہل بیت کو ساتھ بانٹ دینے اسکے کے نقل کی بخاری نے اور ایک روایت بخاری کی مین ہی کہ فرمایا حضرت نے تھا مین چھوڑ آیا گھر مین ایک ڈلا سونے کا زکوۃ مین سے پس مکروہ جانا مینے یہ کہ رات کو رکھون مین اسکو ف اس سے معلوم ہوا کہ التفات کرنا ماسوا اللہ کے طرف مقربون کو بھی باز رکھتا ہی مقام قرب سے یا یہ تعلیم کے لیے تھا وعن عائشة قالت كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم عندي في مرضه ستة دنانير او سبعة فامرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان افرقها فشغلني وجع نبي الله صلى الله عليه وسلم ثم سألني عنها ما فعلت الستة او السبعة قلت لا والله لقد كان شغلني وجعك فدعا بها ثم وضعها في كفه فقال ما ظن نبي الله لو لقي الله وهذه عنده رواه احمد اور روایت ہی عائشہ سے یہ کہا انہون نے کہا تھین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی میرے پاس بیماری انکی مین چھ اشرفیان عرب کی یا سات پس حکم کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بانٹ دون مین انکو پھر باز رکھا مجکو یعنی بانٹنے انکی سے بیماری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نے یعنی فرصت نپائی انکو بانٹنے کی بسبب بیماری حضرت کے پھر پوچھا مجھے حضرت نے حال انکا کہ کیا ہوئین وہ چھ اشرفیان یا سات کہا حضرت عائشہ نے نہین بانٹیں مین نے قسم ہی خدا کی تحقیق باز رکھا مجکو یعنی انکے بانٹنے سے بیماری آپ کی نے پس منگوایا حضرت نے ان اشرفیون کو پھر رکھا انکو اپنے ہاتھ مین پھر فرمایا کیا ہی گمان نبی خدا کا اگر ملاقات کرے اللہ عزوجل سے اور یہ اشرفیان ہون پاس انکے نقل کی یہ احمد نے ف یعنی ہونا انکا نبی کے پاس منافی ہی مقام نبوت کے وعن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل على بلال وعنده صبرة من تمر فقال ما هذا يا بلال قال شيء ادخرته لغد فقال اما تخشى ان ترى له غدا بخارا في نار جهنم يوم القيامة انفق بلال ولا تخش من ذي العرش اقلالا اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوے بلال کے پاس اور نزدیک بلال کے ایک ڈھیر تھا کھجور کا پس فرمایا حضرت نے کیا ہی یہ اے بلال کہا ایک چیز ہی کہ ذخیرہ کیا مین نے اسکو

کل کہ رکھ لیجا اپنی حاجت کے لیے کہ نہ معلوم آیندہ مین پیش آوے فرمایا کیا نہین ڈرتا تو یہ کہ دیکھے تو واسطے اسکے کل کو بخار آگ دوزخ مین بیچ
قیامت کے خرچ کر تو اے بلالؓ اور نہ ڈر مالک صاحب عرش سے فقر کا ف کل کو یعنے دن قیامت کے پس قولہ یوم القیمۃ تاکید ہے اسکی
اور بخار یعنے اثر کہ پہونچے گا طرف تیرے پس یہ کنایہ ہے قریب ہونے اسکے سے دوزخ سے حاصل یہ کہ اسکے سبب سے قریب دوزخ کے ہوگا اور آخر
حدیث کا حاصل یہ ہے کہ خرچ کر اور محتاجگی سے نہ ڈر کہ جس قادر نے عرش عظیم کو پیدا کیا ہے روزی پہونچا دیگا اور حضرت نے یہ حکم فرمایا بلال
کو واسطے حاصل کرنے مقام کمال کے یعنے توکل اور اعتماد حق پر حاصل ہو ورنہ جائز ہے ذخیرہ کرنا قوت برس دن کا عیال کے لیے
ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّخَاءُ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ فَمَنْ كَانَ سَخِيًّا أَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْهَا فَلَمْ
يَتْرُكْهُ الْغُصْنُ حَتّٰى يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَالشُّحُّ شَجَرَةٌ فِي النَّارِ فَمَنْ كَانَ شَحِيْحًا أَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْهَا فَلَمْ يَتْرُكْهُ الْغُصْنُ
حَتّٰى يُدْخِلَهُ النَّارَ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سخاوت درخت ہے بہشت
مین بہشت کے جو شخص ہوگا سخی پکڑیگا شاخ اسمین سے پس نہین چھوڑیگی اسکو شاخ یہانتک کہ داخل کریگی اسکو بہشت مین یعنے اگرچہ اول الامر
ہو اور بخیلی درخت ہے دوزخ مین پس جو شخص کہ بخیل ہوگا پکڑیگا شاخ کو اسمین سے پس کھینچیگی اسکو شاخ یہانتک کہ داخل کریگی اسکو دوزخ مین
نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین ف درخت ہے یعنے سخاوت مانند درخت کے ہے مشابہت دی اسکو درخت کے ساتھ
اسلیے کہ جیسے درخت ہوتا ہے اور ٹہنیان بہت ہوتی ہین ایسی سخاوت بھی ایک چیز بڑی ہے اور قسمین اسکی بہت ہین اور پکڑیگا ٹہنی یعنے ایک
قسم قسمون سخاوت کے سے وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَإِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتَخَطَّاهَا
رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کرو ساتھ صدقہ دینے کے یعنے موت یا بیماری سے
پہلے دو بلا اسلیے کہ تحقیق بلا نہین بڑھتی صدقہ سے یعنے صدقہ دینے سے بلا دفع ہوتی ہے نقل کی یہ رزین نے بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ
باب ہے بیچ بیان فضیلت صدقہ کے ف صدقہ اس مال کو کہتے ہین کہ نکالے اسکو آدمی اپنے مال مین سے اللہ تعالی کی رضامندی
اور قرب حاصل کرنیکے لیے خواہ واجب ہو خواہ نفل شرع اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ فَإِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِيْنِهِ
ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّيْ أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خیرات کرے برابر کھجور کے یعنے برابر صورت مین ہو یا قیمت مین کمائی حلال سے اور نہین قبول کرتا اللہ
مگر حلال کو پس تحقیق اللہ قبول کرتا ہے اسکو ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے پھر پالتا ہے اسکو واسطے خیرات والے کے جیسا کہ پالتا ہے ایک تمہارا
بچھیرے اپنے کو یہانتک کہ ہوتا ہے صدقہ یا ثواب اسکا مانند پہاڑ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کسب کے معنی ہین جمع کرنا اور یہان کسب
طیب سے مراد ہے وہ مال کہ جمع کیا ہو اسکو وجہ حلال سے یعنے بوجہ شرعی کچھ صنعت کی یا تجارت کی یا زراعت کی یا ورثہ مین ہاتھ لگا ہو
کیا کسی نے اور نہین قبول کرتا اللہ مگر حلال اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ غیر حلال نہین قبول ہوتا اور حلال اچھی جا مصرف ہوتا چاہیے
شیخ علی متقی عارف باللہ نے نقل کی کہ ایک شخص صالحین مین سے کسب کرتا تھا اور پھر اللہ دیتا تھا تہائی اور تہائی اپنے خرچ مین لاتا
اور تہائی خرچ کرتا کمائی کی جگہ مین پس آیا انکے پاس ایک دنیا دار اور کہا اے شیخ چاہتا ہون مین یہ کہ کچھ صدقہ دون مین پس بتاؤ مجھکو
مستحق کہا انھون نے حاصل کر مال حلال پھر دے تو وہ پہونچیگا مستحق کو پس نہ مانا کیا اسنے اسبات سے شیخ نے کہا انھون نے نقل ہے مد

اس شخص سے کہ جو کرے اسپر چل تیرا وسے اسکو پس نکلا وہ دیکھا ایک اندھا پڑا ہوا دیا اسکو پھر دوسرے دن اسپر گیا سنا کہ وہ کتا ہے کہ ایک شخص مجکو پاس
اسکے تھا یہ کہ گذرا مجپر ایک شخص کل اور دیا مجکو اتنا اتنا مال پس خوش ہوا میں اور صرف کیا میں نے اسکو خراب خواری میں نکلا نہ یہ کہ اسکے ساتھ
آیا وہ فقی شیخ کے پاس اور بیان کیا یہ واقعہ پھر دی اسکو شیخ نے ایک درہم اپنی کمائی کی اور کہا اسکو جب نکلے تو گھر سے اور اول جسپر تیری نظر پڑے
اسکو یہ درہم دینا پس نکلا وہ دیکھا ایک رویت دار کو کہ ظاہر میں غنی معلوم ہوتا تھا پس ڈرا اسکے دینے سے لیکن بوجہ حکم شیخ کے دیا اسکو وہ
درہم پس جب لی اسنے درہم پھر ا واپس سے اور ساتھ چلا اسکے فقی دیکھے والا یہانتک کہ دیکھا اسکو کہ داخل ہوا ایک کھنڈر میں نکلا دوسری
راہ سے اور چلا طرف شہر کے پھر داخل ہوا وہ فقی پیچھے اسکے اس کھنڈر میں پس نہ دیکھا اسمین مگر کبوتر مرا ہوا پھر پیچھے پیچھے گیا اسکے فقی اور قسم
دی اسکو یہ کہ خبر دی مجکو اپنے حال کی پس ذکر کیا اسنے یہ کہ میرے ساتھ اولاد چھوٹی اور تھی وہ نہایت بھوکی پس میں مضطرب ہوا اور نکلا
سرگردان پھر دیکھا میں نے یہ کبوتر مرا ہوا پس لیا میں نے اسکو انکے لیے پس جب مجھے یہ فتح ہاتھ لگی تو پھینک دیا کبوتر جہان سے لیا تھا پس سمجھا
وہ فقی کلام شیخ کا کہ واقعی حلال مال اچھی جاسے خرچ ہوتا ہے اور حرام بری جاے اور قبول کرتا ہے ساتھ داہنے ہاتھ کے یعنی خوب قبول کرتا ہے اور یعنی
ہوتا ہے اسنے اسکو داہنے ہاتھ میں لینا اسلیے کہ عادت ہے پسندیدہ چیز کو آدمی داہنے ہاتھ میں لیتا ہے اور پالتا ہے یعنی بڑھاتا جاتا ہے اسکو تاکہ
بھاری ہو میزان اعمال میں **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَۃٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ
اللّٰہُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰہِ اِلَّا رَفَعَہُ اللّٰہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے نہیں کم کرتا صدقہ دینا مال کو اور نہیں زیادہ کرتا اللہ بندے کو بسبب معاف کر دینے تقصیر کسیکی مگر عزت اور نہیں تواضع کرتا کوئی واسطے خدا کے
مگر بلند کرتا ہے مرتبہ اسکا اللہ نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی اگرچہ ظاہر میں بعد دینا سبب نقصان مال کا ہے لیکن حقیقت میں سبب زیادتی کا ہے کہ برکت زیادہ
ہوتی ہے اور آفتیں دفع ہوتی ہیں اور ثواب ملتا ہے یا یہ کہ دنیا میں بھی بدلا اسکا ملتا ہے اور جو کوئی قصور کسی کا بخش دیتا ہے باوجود قدرت کے
بدلا لینے پر اسکی اللہ تعالے عزت زیادہ کرتا ہے دنیا اور آخرت میں ایک خبر سے منقول ہے کہ کوئی انتقام ہمارا عفو کے نہیں اور جو کوئی تواضع
عاجزی کرتا ہے واسطے امید قرب الٰہی کے اور نہ کسی غرض کے تو اسکی اللہ تعالی قدر بلند کرتا ہے دنیا و آخرت میں **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَیْنِ مِنْ شَیْءٍ مِنَ الْاَشْیَاءِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ دُعِیَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ وَلِلْجَنَّۃِ اَبْوَابٌ فَمَنْ کَانَ مِنْ
اَھْلِ الصَّلٰوۃِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوۃِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الْجِہَادِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الْجِہَادِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الصَّدَقَۃِ
دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَۃِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الصِّیَامِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الرَّیَّانِ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ مَا عَلٰی مَنْ دُعِیَ مِنْ تِلْکَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَۃٍ فَھَلْ
یُدْعٰی اَحَدٌ مِنْ تِلْکَ الْاَبْوَابِ کُلِّھَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنَ مِنْھُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی خرچ کرے دو دو چیز کو چیزوں میں سے اللہ کی راہ میں یعنی اسکی خوشی کی جگہ تو بلایا جاویگا دروازوں
بہشت کے سے اور بہشت کے ہیں کتنے ہی دروازے یعنی آٹھ پس جو ہووے اہل نماز سے یعنی بہت نفل پڑھتا ہو یا اچھی طرح نماز پڑھتا ہو
بلایا جاوے گا دروازہ نماز کے سے یعنی جو خاص اہل نماز ہی کے لیے ہے کہا جاویگا کہ اے بندے داخل ہو اس دروازے سے اور جو کوئی ہو
اہل جہاد سے یعنی جہاد بہت کیا ہو بلایا جاویگا دروازہ جہاد کے سے اور جو ہوگا اہل صدقہ سے یعنی صدقہ بہت دیتا ہوگا بلایا جاویگا دروازے
صدقہ کے سے اور جو کہ ہو اہل روزہ سے یعنی روزہ بہت رکھتا ہو بلایا جاویگا دروازے ریان سے یعنی باب الصیام سے کہ نام اسکا
ریان ہے پس کہا ابوبکر صدیق نے کہ نہیں ضرورت اس شخص پر کہ بلایا جاوے ایک دروازے سے ان سب دروازوں میں سے یعنی یہ کہ بلایا جاوے

سب دروازوں سے یعنے کچھ ضرورت تو ہی نہیں کہ کوئی سبھی دروازوں سے بلایا جاوے اور اگر ایک ہی دروازے سے بلایا جاویگا مراد کو
داخل ہونا بہشت میں تو حاصل ہو لیکن باوجود اس جاننے کے پس پوچھتا ہوں کہ کیا بلایا جاویگا کوئی ان سب دروازوں سے بھی
فرمایا کہ ہاں اور امید رکھتا ہوں میں کہ ہووےگا تو انہیں سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف دو جوڑی یعنے مثلا دو درہم یا دو روپیہ یا دو
غلام یا دو گھوڑے یا دو کپڑے وغیرہ ذلک اور بلایا جاویگا دروازوں بہشت کے سے یعنے بلاویگا داروغہ جنت کے سب دروازوں
اس سے معلوم ہوا کہ یہ ایک عمل برابر ان اعمال کے ہے کہ جنکے سبب سے مستحق داخل ہونیکا سب دروازوں میں ہوتا ہے اور ریان کے معنی ہیں
سیراب کہا گیا ہے کہ وہ دروازہ ایسا ہے کہ بلایا جاتا ہے روزہ دار اسمیں شراب طہور پلے ہو پہنچنے کے درمیان جنت میں تاکہ جاتی رہے
پیاس روزے میں جو بیان پیاسا رہا تھا اسکے عوض اس دروازے سے داخل ہوگا سیراب ہو کر اور ایک روایت میں آیا ہے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت کا ایک دروازہ ہے کہ کہا جاتا ہے اسکو باب الضحی پس جب ہوگا دن قیامت کا پکارے گا پکارنے والا
یعنے فرشتہ کہ کہاں ہیں وہ لوگ کہ مداومت کرتے تھے نماز ضحی پر یعنے اشراق یا چاشت پر یہ دروازہ تمہارا ہے پس داخل ہو اسمیں
ساتھ رحمت خدا تعالی کے اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ باب التوبہ کہ توبہ والے اسمیں سے داخل ہونگے اور ایک دروازہ ہے کہ غصہ پینے والے
اور عفو کرنے والے گناہ لوگوں کے اسمیں سے داخل ہونگے اور ایک اور دروازہ ہے کہ راضی برضا ہونے والے اسمیں سے داخل ہونگے
اور لفظ فضل بیری کے اوپر کا جملہ تنبیہ ہے سوال کے یعنے فضل بیری آخر تک کے اور ہووےگا تو انہیں سے یعنے اسلیے کہ حضرت ابو بکرؓ میں
سب باتیں پائی جاتی تھیں ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ
أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِينًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ
أَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيضًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِي
امْرِئٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون شخص ہے تم میں سے آج کے دن روزہ سے
کہا ابو بکر صدیقؓ نے کہ میں ہوں روزے سے فرمایا کون ہے تم میں سے کہ گیا ہے آج کے دن ساتھ جنازے کے کہا ابو بکرؓ نے کہ میں ہوں فرمایا
کون ہے کہ کھلایا تم میں سے آج کے دن مسکین کو کہا ابو بکرؓ نے کہ میں ہوں فرمایا کون ہے تم میں سے کہ عیادت کی بیمار کی آج کے دن کہا ابو بکرؓ
نے کہ میں ہوں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جمع ہوتیں یہ چیزیں کسی شخص میں مگر کہ داخل ہوگا بہشت میں نقل کی یہ
مسلم نے ف نہیں جمع ہوتیں یہ چیزیں یعنے ایک دن میں مگر کہ داخل ہوگا بہشت میں یعنے بلا حساب ورنہ ایمان بھی کافی ہے
مطلق داخل ہونیکے لیے یا معنی یہ ہیں کہ داخل ہوگا جنت میں جس دروازے سے چاہیگا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منع نہیں ہے
انا کہنا اور بیان کرنا اپنی فضیلت کا بطور خبر دینے کے اپنے حال سے اور بقصد طلب کرنے سوال کے اور بعضے صوفیہ نے جو منع کیا ہے اسکو
کہ نہیں کہنا چاہیے کہ انا زبان پر نہ جاری کرے تو مراد انکی یہ ہے کہ بقصد تکبر اور دعوی ہستی اور انانیت کے نہ کہے جیسے ابلیس نے
کہا انا خیر منہ ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ
شَاةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عورتوں مسلمان نہ حقیر جانے ہمسایہ
لیے تحفہ بھیجنے کو یا تصدق کرنے کو واسطے ہمسائے اپنے کے اگرچہ ہو کھر بکری کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے نہ باز رہے
تم میں سے تحفہ بھیجنے یا ہدیہ دینے سے ہمسائی کو حقیر جانکر اس چیز کو کہ موجود ہو اس پاس یعنے جو ہو سکے بھیجے اگرچہ تھوڑی چیز ہو

اور بعضوں نے کہا کہ یہ خطاب اس عورت کو ہے کہ جسکو تحفہ بھیجے پس معنی یہ ہونگے کہ حقیر نہ جانے کوئی تم میں سے اپنے ہمسایہ کے تحفہ کو بلکہ قبول کرے اگرچہ تھوڑا ہو اور اگرچہ کھر ہو بکری کا یہ قابل بھیجنے اور بھیجا جانے کا اور تصدق کے نہیں ہو اسکو مبالغۃً ذکر فرمایا مراد اس سے یہ ہے کہ اگرچہ تحفہ تھوڑی اور حقیر ہو اور خاص عورتوں کو اسلیے کہا کہ انکے طبع میں ضعف ہے اور بھیجنا تحفہ وغیرہ کا سبب ہوتا ہے دوستی کا ۔ وَعَنْ جَابِرٍ وَحُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر اور حذیفہ سے کہا دونوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نیکی ہے صدقہ ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جو کام نیکی کے ہیں خواہ کسی کے ساتھ کرے اور ہیں موافق مرضی اللہ کے انکا ثواب ملیگا جیسا صدقہ کا ملتا ہے وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ حقیر جانو نیکی سے کسی چیز کو اگرچہ ملاقات کرے تو اپنے بھائی سے ساتھ چہرہ خوش کے نقل کی یہ مسلم نے ف کشادہ پیشانی سے جو کوئی کسی سے ملتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے پس مسلمان کا دل خوش کرنا بلا شبہ اچھا ہے وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے یعنی بطریق شکر نعمت الٰہی کے کہا اصحاب نے پس اگر نہ پاوے اسقدر کہ تصدق کرے فرمایا پس چاہیے کہ کام کرے مال دونوں ہاتھوں کے کسب سے پس نفع پہونچاوے اپنی ذات کو اور خیرات کرے کہا اصحاب نے پس اگر نہ طاقت رکھے یا کام نہ کر سکے فرمایا پس مدد کرے یعنی بدن سے یا مال سے صاحب حاجت غمگین ماندہ کو عرض کیا اصحاب نے پس اگر نہ کر سکے یہ بھی فرمایا امر کرے ساتھ بھلائی کے عرض کیا اصحاب نے پس اگر یہ بھی نہ کر سکے فرمایا پس باز رکھے یعنی اپنی تئیں یا اوروں کو برائی پہونچانے سے لوگوں کو پس تحقیق یہ بات اسکے لیے صدقہ ہے یعنی صدقہ دینے کا ثواب ہوتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف برائی پہونچانے سے یعنی زبان سے یا ہاتھ وغیرہ سے کسی کو ایذا دے اور یہی مضمون کسی نے اس میں کہا ہے مصرع اگر خیر نباید بہ شر مرسان وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَيُعِينُ الرَّجُلَ عَلَى دَابَّتِهِ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَيُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جوڑ ہیں آدمی کے بدن میں لازم ہے اوپر انکے یعنی مقابلہ میں صدقہ ہر دن کہ نکلتا ہے اس میں آفتاب یعنی عدل کرنا درمیان دو شخصوں کے یعنی صدقہ ہے اور مدد کرنی آدمی کی اوپر جانور اسکے کے سوار کر دے اسپر یا لاد دے اسپر اسباب اسکا صدقہ ہے اور بات اچھی صدقہ ہے اور ہر قدم کہ رکھتا ہے اسکو طرف نماز کے صدقہ ہے اور دور کرنا موذی چیز کا راہ سے صدقہ ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لازم ہے اوپر بدن کے جوڑوں کی جو ہیں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں پس ہر ایک جوڑ کے مقابلہ میں صدقہ لازم ہے آدمی پر ہر روز بعد اسکے بیان کیا کہ صدقہ یہی نہیں ہے کہ مال خیرات دے بلکہ یہ چیزیں بھی کہ مذکور ہوئیں صدقہ میں داخل ہیں اچھی یعنی جیسے ذکر خدا کا اور جواب دینا سایل وغیرہ سے کلام نرم کرنا اور ہر قدم کہ رکھتا ہے طرف نماز کے صدقہ ہے اور اسی کے حکم میں ہے جانا طرف زیارت کے اور عیادت کے لیے اور جنازہ کے لیے اور طلب علم اور مانند انکے کے لیے اور موذی چیز راستہ کا کانٹے اور پتھر اور نجاست وغیرہ کا ہے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتِّينَ وَثَلَاثِمِائَةِ مَفْصِلٍ

فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَهَلَّلَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا أَوْ أَمَرَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهَى عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّينَ وَالثَّلَاثِمِائَةِ فَإِنَّهُ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا گیا ہر آدمی بنی آدم سے اوپر تین سو ساٹھ جوڑوں کے پس جو کوئی اللہ اکبر کہے اور حمد کرے اللہ کی اور لا الہ الا اللہ کہے اور سبحان اللہ کہے اور استغفار کرے اللہ سے اور دور کرے پتھر لوگوں کی راہ سے یا دور کرے راہ سے کانٹا یا ہڈی یا حکم کرے ساتھ نیک چیز کے یا منع کرے بری چیز سے کہ اور کہے یہ اقوال یا افعال سب یا بعض موافق گنتی ان تین سو ساٹھ جوڑوں کے پس تحقیق وہ چلتا ہے اس دن اس حالت میں کہ دور رکھا اپنی جان کو آگ سے نقل کیا یہ مسلم نے ف لفظ اس دن میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ یہ کام ہر روز کرے تا کفارہ گناہوں کا ہو ۔ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةً وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَفِي بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيَأْتِي أَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ فِيهِ وِزْرٌ فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر تسبیح یعنی سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا صدقہ اور ہر تحمید یعنی الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور ہر تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور حکم کرنا ساتھ نیک بات کے صدقہ ہے اور منع کرنا بری بات سے صدقہ ہے اور بیچ صحبت کرنے ایک تمہارے کے بی بی اپنی سے یا لونڈی اپنی سے صدقہ ہے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ دفع کرے کوئی ہمارا اپنی شہوت اور ہو اسکو اسمیں ثواب فرمایا خبر دو مجھکو اگر دفع کرتا شہوت کو حرام میں آیا ہوتا اسپر اسمیں گناہ پس اسی طرح جب دفع کریگا اسکو حلال میں ہوگا اسکے لیے اسمیں ثواب نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی جیسے صدقہ دینے میں ثواب ہوتا ہے ویسا ہی تسبیحات وغیرہ کے پڑھنے اور کرنے سے ثواب پاتا ہے اور صحبت کرنی بی بی سے اگرچہ بظاہر عبادت و صدقہ نہیں لیکن اسکے اسمیں ادا کرنا حق بی بی کا اور نفس حرام کی طرف مائل بہت ہوتا ہے اور شیطان بھی رغبت دلاتا ہے اسکی اور باوجود اسکے اپنے کو بچا کر رجوع حلال کی طرف کرتا ہے بسبب حکم الہی کے ثواب پاتا ہے صدقہ کا سا ۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً تَغْدُو بِإِنَاءٍ وَتَرُوحُ بِآخَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا صدقہ ہے اونٹنی بہت دودھ والی عاریت دینی واسطے دودھ پینے کے اور اچھا صدقہ ہے بکری بہت دودھ والی عاریت دینی صبح کو دیتی ہے باسن بھر کر دودھ اور شام کو دیتی ہے باسن بھر کر دودھ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عرب میں یہ معمول ہے کہ جسکو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے وہ اونٹنی یا بکری دودھ کی محتاج کو عاریتاً دیتا ہے تا وہ حاجت روائی اپنی کرے اور بعد حاجت روائی کے وہ مالک کو پھیر دیتا ہے اسکی حضرت نے تعریف فرمائی کہ خوب صدقہ ہے یہ ۔ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ طَيْرٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ لگاوے کوئی درخت یا بووے کھیتی پھر کھاوے اس سے آدمی یا پرندہ یا چارپایہ یعنی اگرچہ بے اختیار مالک کے کھاویں مگر ہوتا ہے اسکے لیے صدقہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں جابرؓ سے یہ بھی ہے اور جو کچھ چرایا جاوے

اسی واسطے انکے لیے صدقہ ہو گئے یعنی صدقہ دینے کا سا ثواب پاتا ہے اسکا حاصل یہ کہ کسی نے بیچ کھا لیا یا چرا لے مال مسلمان کا حاصل ہوتا ہے اسکو ثواب اسمین
تسلی ہے انکے لیے کہ صبر کرے نقصان مال پر کہ بسبب ثواب پاتا ہے ف اگر کوئی کہے کہ ثواب اعمال کا موقوف نیت پر ہے اور یہاں نیت نہیں ہے
جواب یہ کہ مقصود اصلی کھیتی مین جو نوع حیوان و انسان کی ہو مطلقاً بچے کسی فرد کی ہو افراد حیوان و انسان کی سے متعلق ہوئی نیت اجمالی
ساتھ اس فرد کے بھی اور نیت اجمالی کافی ہے ثواب کے ہونے مین واللہ اعلم بالصواب ۔ مولانا صاحب العزیز وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُفِرَ لِامْرَأَةٍ مُوْمِسَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلٰى رَأْسِ رَكِيٍّ يَلْهَثُ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ
خُفَّهَا فَأَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ قِيْلَ إِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا قَالَ فِيْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ
اَجْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش کی گئی واسطے ایک عورت بدکار کے کہ گذری ایک
کتے پر کہ کھڑا تھا اوپر ایک کنوئیں کے نکال ڈالا تھا زبان اپنی مارے پیاس کے قریب تھا کہ ہلاک کرے اسکو پیاس پس اوتارا اس عورت نے موزہ اپنا
اور باندھا اسکو ساتھ اوڑھنی اپنی کے پھر نکالا اسکے لیے پانی پس بخشش کی گئی واسطے اسکے بسبب اس کام کے کہا گیا یعنے صحابہ نے عرض کیا کیا
تحقیق ہمارے لیے بیچ احسان کرنے کے جانوروں پر ثواب ہے فرمایا بیچ احسان کرنے کے ہر صاحب جگر تر پر یعنے جاندار پر ثواب ہے نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا ملک نے کہ ہر جاندار کے کھلانے اور پلانے مین ثواب ہوتا ہے سوائے موذیات کے کہ جنکے لیے حکم مارنیکا ہے
جیسے سانپ اور بچھو وغیرہ اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ کبھی کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے بھی اللہ تعالی بخش دیتا ہے مذہب ہے اہل سنت کا
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِيْ هِرَّةٍ أَمْسَكَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ مِنَ الْجُوْعِ
فَلَمْ تَكُنْ تُطْعِمُهَا وَلَا تُرْسِلُهَا فَتَأْكُلَ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر اور ابی ہریرہ سے کہا دونوں نے
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عذاب کی گئی ایک عورت بسبب بلی کے کہ باندھ رکھا تھا اسکو یہانتک کہ مر گئی مارے بھوک کے
پس نہ تھی عورت کہ کھلاوے اس بلی کو اور نہ چھوڑتی تھی بلی کو کہ کھاوے جانوروں زمین کے سے جیسے چوہے وغیرہ نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے ف یہ صغیرہ گناہ ہے اور جائز ہے عذاب ہونا صغیرہ پر جیسا کہ مذکور ہے عقائد مین ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلٰى ظَهْرِ طَرِيْقٍ فَقَالَ لَأُنَحِّيَنَّ هٰذَا عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ لَا يُؤْذِيْهِمْ فَأُدْخِلَ
الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گذرا ایک شخص ٹہنی درخت کے پر
کہ تھی اوپر راہ کے بیچ سے ادھر اودھر راہ کے پس کہا البتہ دور کرونگا مین اس ٹہنے کو مسلمانوں کی راہ سے تاکہ نہ ایذا دے انکو پس داخل
کیا گیا بہشت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے ارادہ دور کرنیکا کیا اور پھر دور کیا اسکو پس داخل ہوا بہشت مین یا فقط
نیت ہی سے داخل ہوا وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِيْ شَجَرَةٍ قَطَعَهَا
مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيْقِ كَانَتْ تُؤْذِي النَّاسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دیکھا
مین نے ایک شخص کو کہ پھرتا ہے اور چین کرتا ہے بہشت مین بسبب ایک درخت کے کہ کاٹا تھا اسکو راہ سے تھا درخت ایذا دیتا آدمیون کو نقل کی یہ
مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا أَنْتَفِعُ بِهٖ قَالَ اعْزِلِ الْأَذٰى عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی برزہ سے کہا کہا مین نے اے نبی اللہ کے سکھلاؤ مجھکو ایک چیز کہ نفع پکڑوں مین ساتھ اسکے فرمایا ایک طرف کیا کر موذی
چیز کو راہ مسلمانوں کی سے نقل کی یہ مسلم نے وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ اِتَّقُوا النَّارَ فِيْ بَابِ عَلَامَاتِ

النبوة ان شاء الله تعالى اور ذکر کی جائیگی ہم حدیث عدی بن حاتم کی کہ سوا اسکا یہ ہو اتقوا النار بیچ باب علامات نبوۃ کے اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ

الفصل الثاني فصل دوسری **وعن** عبد الله بن سلام قال لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة جئت فلما تبينت وجهه عرفت ان وجهه ليس بوجه كذاب فكان اول ما قال يا ايها الناس افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا الارحام وصلوا بالليل والناس نيام تدخلوا الجنة بسلام رواه الترمذي وابن ماجة والدارمي روایت ہے عبد اللہ بن سلام سے کہ کہا جبکہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں حاضر ہوا میں پس جبکہ دیکھا میں نے چہرہ حضرت کا معلوم کیا میں نے یہ کہ چہرہ حضرت کا نہیں ہے چہرہ جھوٹے کا پس تھا اول کلام یہ کہ فرمایا اے آدمیو افشا کرو سلام کو یعنی پکار کر کہو اسطرح کہ جس سے سلام علیک کرو وہ سنے اور ہر ایک سے کرو خواہ آشنا ہو خواہ بیگانہ اور کھلاؤ کھانا یعنی بھوکوں کو اور سلوک کرو ناتے داروں سے اور پڑھو نماز رات کو اس حالت میں کہ لوگ سوتے ہوں یعنی تہجد داخل ہوگے بہشت میں ساتھ سلامتی کے یعنی عذاب سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **وعن** عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعبدوا الرحمن واطعموا الطعام وافشوا السلام تدخلوا الجنة بسلام رواه الترمذي وابن ماجة اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بندگی کرو رحمان کی اور کھلاؤ طعام اور افشا کرو سلام داخل ہوگے بہشت میں ساتھ سلامتی کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الصدقة لتطفئ غضب الرب وتدفع ميتة السوء رواه الترمذي اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق صدقہ کرنا البتہ بجھا دیتا ہے غضب پروردگار کے کو اور دور کرتا ہے مرنے بد کو نقل کی یہ ترمذی نے ف بجھا دیتا ہے غضب رب کو یعنی دنیا میں آفت سے رکھتا ہے کہ کوئی بلا نہ اوتارنا اور مرنے بد کو یعنی بری حالت کو وقت مرنے کے یعنی وقت مرنے کے وسوسہ شیطان سے اور بیماری سخت وغیرہ سے کہ باعث کفر و کفران ہو محفوظ رکھتا ہے حاصل یہ کہ خاتمہ بخیر ہوتا ہے **وعن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل معروف صدقة وان من المعروف ان تلقى اخاك بوجه طلق وان تفرغ من دلوك في اناء اخيك رواه احمد والترمذي اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نیکی ہی صدقہ ہے اور بعض نیکیوں میں سے یہ ہے کہ ملاقات کرے تو مسلمان بھائی اپنے سے ساتھ کشادہ چہرہ کے اور یہ کہ ڈالے ڈول اپنے سے پانی بیچ باسن بھائی اپنے کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **وعن** ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تبسمك في وجه اخيك صدقة وامرك بالمعروف صدقة ونهيك عن المنكر صدقة وارشادك الرجل في ارض الضلال لك صدقة ونصرك الرجل الرديء البصر لك صدقة واماطتك الحجر والشوكة والعظم عن الطريق لك صدقة وافراغك من دلوك في دلو اخيك لك صدقة رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرانا تیرا روبرو بھائی اپنے کے صدقہ ہے اور امر کرنا تیرا نیک بات کو صدقہ ہے اور منع کرنا تیرا بری بات سے صدقہ ہے اور بتلا دینا تیرا کسی کو بیچ زمین بے نشان کے واسطے تیرے صدقہ ہے یعنی جس زمین میں سبب بے نشانی راہ کے لوگ راستہ بھولتے ہیں اس میں کسی راہ بھولے کو راہ بتا دینے سے صدقہ کا سا ثواب ملتا ہے اور مدد کرنی تیری یعنی ہاتھ پکڑ لینا اندھے کو یا اسکو جو کم نظر ہو تیرے لیے صدقہ ہے اور دور کرنا تیرا پتھر کا اور کانٹے کا اور ہڈی کا راہ سے تیرے لیے صدقہ ہے اور ڈالنا پانی کا ڈول اپنے سے بیچ ڈول بھائی اپنے کے تیرے لیے صدقہ ہے

نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف جب ڈول سے ڈول میں پانی ڈالنے میں یہ ثواب ملا تو جس صورت میں بھائی مسلمان پاس نہ ہو
اور تو اپنے ڈول سے پانی دے اسکو کیا کچھ ثواب ہوگا ﴿ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ
أَفْضَلُ قَالَ الْمَاءُ فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ هٰذِهِ لِأُمِّ سَعْدٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے سعد بن عبادہ سے کہ کہا اے
رسول اللہ تحقیق ماں سعد کی یعنی ماں میری مر گئی پس کونسا صدقہ بہتر ہے یعنی اسکی روح کے لیے فرمایا پانی پس کھودا سعد نے کنواں اور کہا یہ کنواں
صدقہ ہے واسطے ماں سعد کے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف پانی بہتر ہے اسلیے کہ بہت کام آتا ہے امور دین و دنیا میں خصوصاً ان شہروں
گرم میں ﴿ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلَى عُرْيٍ كَسَاهُ اللّٰهُ
مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ أَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلَى جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللّٰهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقَى مُسْلِمًا عَلَى ظَمَإٍ
سَقَاهُ اللّٰهُ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو مسلمان پہناوے کسی مسلمان کو کپڑا اور بحالت ننگے پن کے پہناویگا اسکو اللہ بہشت کے سبز لباسوں میں سے اور جو مسلمان کھلاوے
کسی مسلمان کو بھوک پر کھلاویگا اسکو اللہ میووں بہشت کے سے اور جو مسلمان پلاوے کسی مسلمان کو پیاس پر پلاویگا اسکو اللہ شراب
مہر کی ہوئی میں سے نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے ف یعنی شراب جنت کی کہ صاف ظاہر ہے بسبب مہر کے تغیر و تبدیل سے اور جسکے لیے ہے سوا اسکے
کوئی نہیں پی سکتا اور مراد اس سے یہ ہے کہ نہایت نفیس ہے اسلیے کہ نفیس چیز پر مہر کرتے ہیں اور مہر اسکی مشک کی ہے جیسا کہ کلام اللہ میں آیا ہے
يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيقٍ مَخْتُومٍ خِتَامُهُ مِسْكٌ یعنی بجائے موم وغیرہ کے مشک لگا کر اسپر مہر کی گئی ہے ﴿ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْمَالِ لَحَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ ثُمَّ تَلَا لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ الْآيَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے فاطمہ بیٹی قیس کی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے تحقیق مال میں البتہ حق ہے سوا زکوٰۃ کے پھر پڑھی حضرت نے ساری یہ آیت نہیں نیکی یہ کہ پھیرو منہ اپنے کو طرف مشرق و مغرب کے
نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یعنی زکوٰۃ تو فرض ہی ہے ضرور دینی چاہیے سوا زکوٰۃ کے صدقہ نفل بھی مستحب ہے
سبھی دیا کرے اور وہ یہ ہے کہ نہ محروم کرے سائل اور قرض مانگنے والے کو اور دریغ نکرے عاریت مانگنے والے سے اسباب گھر کا مانند
ہانڈی اور پیالہ وغیرہ کے اور نہ منع کرے کسیکو پانی اور نمک اور آگ لینے سے کذا ذکرہ الطیبی وغیرہ اور ظاہر یہ ہے کہ مراد حق سے
وہ چیزیں ہیں کہ آیت مذکورہ میں فرمائیں یعنی احسان کرنا قرابتیوں سے اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سائلوں سے
اور خرچ کرنا مال کا بیچ آزاد کرنے بردوں کے اور باقی آیت یوں ہے وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ
وَآتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَآتَى الزَّكٰوةَ یعنی
ولیکن نیک وہ ہے کہ ایمان لایا اللہ پر اور دن پچھلے پر اور فرشتوں پر اور کتاب پر اور نبیوں پر اور دیا مال ساتھ محبت اسکی کے
قرابتیوں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سائلوں کو اور بردہ آزاد کرنے میں اور قائم کی نماز اور دی زکوٰۃ پس
یہ آیت حضرت نے سند کے لیے پڑھی اسواسطے کہ اسمیں اول تو اللہ تعالٰی نے تعریف کی مومنوں کی ساتھ دینے مال کے
اپنوں اور یتیموں وغیرہ کو بعد ازاں تعریف کی ساتھ قائم کرنے نماز اور دینے زکوٰۃ کے پس معلوم ہوا کہ دینا مال کا سوائے
دینے زکوٰۃ کے ہے اور وہ صدقہ نفل ہے حاصل یہ کہ حضرت نے جو فرمایا تھا کہ مال میں حق ہے سوائے زکوٰۃ کے وہ یہ اس آیت سے ثابت ہوا

کہ اول صدقہ نقل کیا گیا ہے صدقہ واجب ہے ۔ وَعَنْ بُهَيْسَةَ عَنْ أَبِيهَا قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمَاءُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمِلْحُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ أَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے بہیسہ سے کہ نقل کی اسنے اپنے باپ سے کہ کہا باپ اسکے نے یا رسول اللہ کیا ہے وہ چیز کہ نہیں حلال منع کرنا اور نہ دینا کسیکو اسکا فرمایا کہ پانی کہا اے نبی اللہ کے اور کیا چیز ہے کہ نہیں حلال منع کرنا کسیکو اسکا فرمایا کہ نمک کہا اے نبی اللہ کے اور کیا چیز ہے کہ نہیں حلال منع کرنا اس سے فرمایا کرنا تیرا بھلائی کو بہتر ہے تیرے لیے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** پانی یعنی جو پانی کہ زیادہ ہو حاجت سے مالک کے اور نمک سے نہ منع کرے اسلیے کہ لوگوں کو احتیاج اسکی بہت ہوتی ہے اور لوگ دیتے ہیں انکو چندان قدر نہیں رکھتا اور کلمہ اخیر کا جامع ہے سب بھلائیوں کو یعنی دے جو کچھ چاہے تو اور جو ہو سکے بھلائی کر نہیں حلال ہے تیرا باز رکھنا انکو اور اوروں کو اس سے پس یہ تعمیم ہے بعد تخصیص کے اور اشارہ ہے طرف اسکے کہ لفظ لا یحل بمعنی لا ینبغی کے ہے یعنی لائق نہیں ہے منع کرنا ان چیزوں سے ۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً فَلَهُ فِيهَا أَجْرٌ وَمَا أَكَلَتِ الْعَافِيَةُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آباد کرے زمین خشک یعنی کھیتی کرے زمین افتادہ میں پس اسکے لیے اس میں یعنی اسکے آباد کرنے میں ثواب ہے اور جو کچھ کھاوین جانور یا آدمی اسکے حاصل میں سے پس وہ اسکے لیے صدقہ ہے یعنی جیسے راضی ہو دینا کر ہوا اسپر نقل کی یہ دارمی نے ۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَنَحَ مِنْحَةَ لَبَنٍ أَوْ وَرِقٍ أَوْ هَدَى زُقَاقًا كَانَ لَهُ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے براء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دیوے عاریۃً جانور دودھ کا یا قرض دیوے چاندی یعنی روپیہ وغیرہ یا راہ بتلاوے راہ بھولے کو یا اندھے کو کوچہ اور راہ میں ہوگا اسکے لیے ثواب مانند آزاد کرنے ایک بردہ کے نقل کی یہ ترمذی نے ۔ وَعَنْ أَبِي جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَرَأَيْتُ رَجُلًا يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَأْيِهِ لَا يَقُولُ شَيْئًا إِلَّا صَدَرُوا عَنْهُ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللهِ مَرَّتَيْنِ قَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ رَسُولُ اللهِ قَالَ أَنَا رَسُولُ اللهِ الَّذِي إِنْ أَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهُ كَشَفَهُ عَنْكَ وَإِنْ أَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهُ أَنْبَتَهَا لَكَ وَإِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ قَفْرٍ أَوْ فَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهُ رَدَّهَا عَلَيْكَ قَالَ قُلْتُ اعْهَدْ إِلَيَّ قَالَ لَا تَسُبَّنَّ أَحَدًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهُ حُرًّا وَلَا عَبْدًا وَلَا بَعِيرًا وَلَا شَاةً قَالَ وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ وَأَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ وَجْهُكَ إِنَّ ذَلِكَ مِنَ الْمَعْرُوفِ وَارْفَعْ إِزَارَكَ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَإِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ وَإِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ وَإِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ فَإِنَّمَا وَبَالُ ذَلِكَ عَلَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مِنْهُ حَدِيثَ السَّلَامِ وَفِي رِوَايَةٍ فَيَكُونُ لَكَ أَجْرُ ذَلِكَ وَوَبَالُهُ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی جری سے کہ نام اسکا جابر بن سلیم ہے کہا آیا میں مدینہ میں پس دیکھا میں نے ایک شخص کو کہ پھرتے ہیں لوگ عقل اسکی سے یعنی عمل کرتے ہیں موافق فرمانے اسکے کے جیسا کہ راوی نے روایت کی کہا کہ نہیں فرماتا کچھ مگر عمل کرتے ہیں لوگ اسپر کہا میں نے کون ہے یہ کہا لوگوں نے یہ ہیں رسول خدا کے کہا راوی نے دو بار کہ کہا میں نے علیک السلام یعنی تحیہ سلام اے رسول خدا کے فرمایا نہ کہو علیک السلام کہ علیک السلام کا دعا ہے مردے کی کہ السلام علیک یعنی سلام ہو

تجھ کو کہا میں نے علم ہو رسول خدا کے پس فرمایا میں ہوں رسول اللہ کا وہ اللہ کا اگر پہنچے تجھکو ضرر پس پکارے تو اسکو دور کرے ضرر کو تجھ سے اور اگر پہنچے
تجھکو قحط سالی پھر پکارے تو اسکو پیدا کرے سبزہ زمین میں تیرے لیے اور جس وقت کہ ہو تو زمین میں کہ خالی ہو پانی اور درخت سے یا ہو جنگل میں کہ دور ہو
آبادی سے اور گم ہو جاوے سواری تیری پس پکارے تو اسکو پھیر لاوے سواری تجھ پر کہا جابر نے کہا میں نے نصیحت کیجئے مجھکو فرمایا نہ برا کہہ کسیکو
کہا جابر نے پس نہ برا کہا میں نے پیچھے انکے کسی آزاد کو اور نہ غلام کو اور نہ اونٹ کو اور نہ بکری کو یعنے آدمیوں کو برا کہنا کیسا حیوانات کو بھی نہیں برا کہا
جیسے کہ عادت عوام کی ہوتی ہے فرمایا حضرت نے اور نہ حقیر جان کسی چیز کو نیکی سے یعنے نیکی کوئی تجھ سے کرے یا تو کسی سے کرے اگرچہ تھوڑی ہو حقیر نہ جان
بلکہ اگر کوئی تجھ سے نیکی کرے اگرچہ تھوڑی ہو بہت جان اور شکر ادا کر اور جو کچھ تیرے ہاتھ سے نیکی ہو سکے کر اور غنیمت جان اور بات کر تو بھائی اپنے
اور حالانکہ تو ایسا ہو کہ خوش ہو طرف انکے منہ تیرا یعنے تواضع اور خوش کلامی کر اسطرح تاکہ خوش ہو دل انکا بسبب حسن خلق تیرے کے اسلئے کہ
تحقیق یہ بھی نیکی سے ہے اور بلند کر ازار اپنی آدھی پنڈلی تک پس اگر نہ مانے تو پس ٹخنوں تک اور بچ تو لٹکانے ازار کے سے اسلئے کہ لٹکانا ازار کا
تکبر سے ہے اور تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا تکبر کو اور اگر کوئی شخص گالی دے تجھکو اور عار دلاوے تجھکو ساتھ اس عیب کے کہ جانتا ہے تجھ میں
پس نہ عار دلا تو اسکو ساتھ اس عیب کے کہ جانتا ہے تو اسمیں اسلئے کہ نہیں ہے گناہ مگر اسپر نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نقل کی ترمذی نے
اس حدیث میں سے حدیث سلام کی یعنے سر حدیث کا کہ اسمیں ذکر سلام کا ہے اور باقی حدیث نہیں روایت کی اور ایک روایت میں یعنے
ترمذی کی روایت میں فانما وبال ذلک علیہ ہے یعنے ہوگا تیرے لیے ثواب انکا اور ہوگا وبال انکا اسپر ف جابرؓ نے دوبار سلام اسلئے کیا کہ پہلا
سلام یا تو حضرت نے سنا نہیں یا جواب نہیں دیا انکو ادب سکھانے کے لیے اور نہ کہہ علیک السلام یہ نہی تنزیہی ہے اور کہنا علیک السلام کا
دعا مردے کی ہے ظاہر اس عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب مردے کی زیارت کو جاوے کہے علیک السلام نہ السلام علیک جیسے کہ زندہ پر کہتے ہیں
ولیکن تحقیق یہ ہے کہ سنت مردے کے لیے بھی السلام علیک ہے اسلئے کہ ثابت ہوا ہے حضرت سے کہ جب زیارت مردوں کو تشریف لیجاتے تو کہتے السلام علیکم پس
معنی اسکے کہ علیک السلام دعا مردے کی ہے یہ ہیں کہ دعا مردے کی تھی ایام جاہلیت میں اور بعضوں نے کہا ہے کہ عادت عرب میں یہ تھا کہ جب سلام کرتے
قبر پر کہتے علیک السلام پس فرمایا حضرت نے کہ علیک السلام تحیۃ میت کا ہے موافق عرف و عادت انکی کے تو مراد حضرت کی کہ سلام کیا جاوے مردوں کو
اسطرح انتہی اور کہنا السلام علیک اسلئے کہ یہ افضل ہے اور جاننا چاہئے جو کہا کہ لٹکانا کپڑے کا کسیکو برا نہیں کہا یہ بات سد باب کے لیے تکبر والا جائز ہے کہنا
ایک شخص مخصوص کو کہ معلوم ہوتا انکا کفر سے لیکن افضل یہی ہے کہ مشغول رہے ذکر حق میں اور کسیکو برا نہ کہے اسلئے کہ خطرہ آنا ما سوا اسکا سبب
نقصان کا ہے اور کسیکے بجا کہتے میں کچھ مزہ نہیں حق کی لعنت کرنی شیطان کے میں بھی آیا جیسے پائنچے ٹخنوں سے نیچے کرنا منع ہے ویسا ہی کرتا
وغیرہ بھی ٹخنوں سے نیچے کرنا منع ہے اور منع ہے گناہ انکا مگر اسپر تو یہ کہ کیوں وبال جت پڑتا ہے بیت بدی را بدی سہل باشد
جزا اگر مردے احسن الی من اساء اور اخیر میں لفظ فی روایۃ کہ جو عبارت نقل کی اس سے معلوم ہوا کہ ترمذی نے بھی ساری روایت
نقل کی ہے اسلئے یعنے حواشی میں لکھا ہے کہ ترمذی نے بھی تمام حدیث روایت کی ہے ولیکن الفاظ انکے اور ہیں اس کتاب میں جو روایت ہے
ساتھ الفاظ ابی داؤد کے ہے وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهُمْ ذَبَحُوْا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنْهَا قَالَتْ
مَا بَقِيَ مِنْهَا اِلَّا كَتِفُهَا قَالَ بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ترجمہ روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ اہل بیت نے ذبح
کی ایک بکری پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا باقی رہا اسمیں سے کہا حضرت عائشہؓ نے کہ نہیں باقی رہا اسمیں سے مگر شانہ
انکا یعنے سب تقسیم کردی سوائے شانے کے فرمایا باقی رہی ہے سب سوائے شانے کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث

سپر ہے ۔ ف یعنے باقی وہ ہے کہ جو لوگوں کو دیا کہ ثواب اسکا وہاں ثابت ہے اور جو کچھ گھر میں رہا فانی ہے اسمیں اشارہ ہے طرف اس آیت
کے مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ یعنے جو کچھ تمہارے پاس ہے فانی ہے اور جو کچھ اللہ پاس ہے باقی ہے ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا إِلَّا كَانَ فِي حِفْظٍ مِنَ اللّٰهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ مِنْهُ
خِرْقَةٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں کوئی مسلمان
کہ پہناوے کسی مسلمان کو کپڑا یعنے ازار یا چادر یا اور کچھ مگر کہ ہو جاتا ہے بڑی حفاظت میں اللہ کی طرف سے جبتک کہ ہو اسپر اس کپڑے میں سے
ایک ٹکڑا بھی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ۔ ف یہ فائدہ تو دنیا میں ہے اور آخرت میں ثواب ان گنت ہے ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
مَسْعُودٍ يَرْفَعُهُ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُو كِتَابَ اللّٰهِ وَرَجُلٌ يَتَصَدَّقُ صَدَقَةً بِيَمِينِهِ يُخْفِيهَا
أُرَاهُ قَالَ مِنْ شِمَالِهِ وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَانْهَزَمَ أَصْحَابُهُ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ
غَيْرُ مَحْفُوظٍ أَحَدُ رُوَاتِهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ كَثِيرُ الْغَلَطِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ پہونچایا اسکو حضرت تک فرمایا حضرت نے
تین شخص ہیں کہ دوست رکھتا ہے انکو اللہ ایک وہ شخص کہ کھڑا ہو رات کو اس حال میں کہ تلاوت کرتا ہے قرآن کی یعنے نماز میں یا غیر نماز میں اور
اول ظاہر ہے اور ایک شخص وہ کہ دے کوئی صدقہ یعنے نفل صدقہ داہنے ہاتھ اپنے سے چھپاوے اسکو کہا راوی نے کہ گمان کرتا ہوں میں
حضرت کو کہ فرمایا بائیں ہاتھ اپنے سے اور ایک وہ شخص کہ تھا لشکر میں پس شکست پائی یاروں اسکے نے پھر وہ سامنے ہوا دشمن کے نقل کی یہ
ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غیر محفوظ ہے یعنے ضعیف ہے ایک روایت کرنے والا اسکا ابوبکر بن عیاش ہے وہ بہت غلطی کرتا ہے ۔ ف داہنے
اپنے سے اسمیں اشارہ ہے طرف ادب دینے کے کہ داہنے ہاتھ سے دے یا اسکو دے کہ داہنی طرف ہو اسکے اور چھپاوے اسکو بائیں ہاتھ
یعنے داہنے ہاتھ سے دے تو بائیں ہاتھ کو نہ خبر ہو اور دکیا گیا ہے ساتھ اسکے کمال مبالغہ یا معنی یہ ہیں کہ داہنی طرف والے کو دے
تو بائیں طرف والے کو نہ خبر ہو غرضکہ اللہ تعالے کی رضامندی اور خوف ریا کے لیے اسطرح چھپا کر دینے کا بڑا ثواب ہے ۔ وَعَنْ
أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ فَأَمَّا الَّذِينَ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ فَرَجُلٌ
أَتَى قَوْمًا فَسَأَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ يَسْأَلْهُمْ بِقَرَابَةٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَمَنَعُوهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِأَعْيَانِهِمْ فَأَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ
بِعَطِيَّتِهِ إِلَّا اللّٰهُ وَالَّذِي أَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوا لَيْلَتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ بِهِ فَوَضَعُوا رُءُوسَهُمْ
فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِي وَيَتْلُو آيَاتِي وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَلَقِيَ الْعَدُوَّ فَهُزِمُوا فَأَقْبَلَ بِصَدْرِهِ حَتَّى يُقْتَلَ أَوْ يُفْتَحَ لَهُ
وَالثَّلَاثَةُ الَّذِينَ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ الشَّيْخُ الزَّانِي وَالْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِيُّ الظَّلُومُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مِثْلَهُ لَمْ يَذْكُرْ
وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمْ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ دوست رکھتا ہے انکو اللہ
اور تین شخص ہیں کہ دشمن رکھتا ہے انکو اللہ پس وہ اشخاص کہ دوست رکھتا ہے انکو اللہ یہ ہیں ایک تو دینے والا اس شخص کا کہ آیا ایک جماعت
کے پاس پس مانگا انسے ساتھ قسم اللہ کے یعنے یوں کہا کہ قسم دیتا ہوں میں تمکو اللہ کی دو مجھکو اور نہ مانگا انکے واسطے قرابت کے یعنے
یوں نہ کہا کہ دو مجھکو بسبب حق قرابت کے کہ درمیان میرے اور درمیان تمہارے ہے پس نہ دیا انھوں نے اسکو پس پیچھے اپنے چھوڑا قوم کو ایک شخص نے
یعنے اسی دینے والے نے کہ وہ بھی قوم میں تھا اور آگے بڑھا پس دیا اسکو چپکے سے نہ جانا دینے اسکے کو مگر خدا نے اور اسنے کہ دیا انکو اور
دوسرا قیام کرنے والا ایک قوم کا کہ چلے تمام رات یہاں تک کہ جسوقت ہوئے نیند سب پیاری طرف انکے ہر چیز سے کہ برابر ہو نیند کے یعنی سے

تو سبب کبر اُسکا ہوا وہ شخص گڑگڑاتا ہے میرے روبرو اور پڑھنے لگا آیتیں میری اور تیسرا وہ شخص کہ تھا لشکر میں پس ملاقات کی دشمن سے پس شکست کی گئی اور یہ شخص متوجہ ہوا ساتھ سینہ اپنے کے یہاں تک کہ مارا گیا یا فتح کی گئی واسطے انکے اور وہ تین شخص کہ بغض رکھتا ہے انکو اللہ ایک تو بڈھا ہو کر زنا کرے اور دوسرا فقیر تکبر کرنے والا اور تیسرا دولتمند ظلم کرنے والا یعنی جو کہ قرض دینے والے وغیرہ کو نہ دے یا کچھ اور ظلم کرے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے مانند اسکے اور نہیں ذکر کی نسائی نے یہ عبارت وثلثة یبغضہم یعنی ذکر نہیں کیا نسائی نے تین شخصوں کا کہ دشمن رکھتا ہے انکو اللہ تعالیٰ بلکہ فقط محبوبان الٰہی ہی کا ذکر کیا ف گڑگڑاتا ہے مجھے دلالت کرتی ہے اول حدیث اسپر کہ یہ حدیث کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور آخر اسکا اسپر دلالت کرتی ہے کہ یہ کلام الٰہی سے ہے توجیہ اسکی یہ کی گئی ہے کہ بیان کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے جو کچھ کہ واقع ہوتا ہے درمیان بندے کے اور درمیان اسکے پس بیان کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی قول اللہ تعالیٰ کا الشیخ سے مراد یا تو بڈھا ہے یا محصن فقط یعنی جسکا نکاح ہو گیا ہے جیسے کہ اس آیت منسوخہ میں ہے الشیخ والشیخة اذا زنیا فارجموهما البتة نکالا من الله والله عزیز حکیم یعنی مرد بیاہا ہوا اور عورت بیاہی ہوئی جب زنا کریں دونوں پس سنگسار کرو دونوں کو ضرور یہ سزا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اللہ غالب باحکمت ہے اور فقیر تکبر کرنے والا اور مستثنیٰ ہے اس سے تکبر کرنا اسکا متکبر سے اسلیے کہ وہ صدقہ ہے یعنی فقیر اگر متکبر سے تکبر کرے تو وہ دشمن خدا کا نہیں بلکہ صدقہ کا سا ثواب پاتا ہے چنانچہ بشیر بن حارث نے امیرالمومنین علی کو خواب میں دیکھا کہا نصیحت کیجیے مجھکو اے امیرالمومنین فرمایا کیا خوب ہے مہربانی کرنی تونگروں کو فقیروں پر واسطے طلب ثواب خدا کے اور بہت خوب ہے اس سے تکبر فقیر کا امیروں پر بسبب اعتماد و توکل کے خدا پر اور یہ خصلتیں مذکورہ سب کے لیے بری ہیں لیکن ان تین کے لیے کہ ذکر کیے گئے بہت ہی بری ہیں چنانچہ اسکا ظاہر ہے اسلیے دشمن خدا کے ہوئے۔ وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما خلق الله الارض جعلت تميد فخلق الجبال فقال بها عليها فاستقرت فعجبت الملائكة من شدة الجبال فقالوا يا رب هل من خلقك شيء اشد من الجبال قال نعم الحديد فقالوا يا رب هل من خلقك شيء اشد من الحديد قال نعم النار فقالوا يا رب هل من خلقك شيء اشد من النار قال نعم الماء فقالوا يا رب هل من خلقك شيء اشد من الماء قال نعم الريح فقالوا يا رب هل من خلقك شيء اشد من الريح قال نعم ابن آدم تصدق صدقة بيمينه يخفيها من شماله رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب ۔ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پیدا کی اللہ نے زمین ہلنے لگی پھر پیدا کیے پہاڑ پس ٹھہرایا پہاڑوں کو زمین پر پس ٹھہر گئی زمین پس تعجب کیا فرشتوں نے سختی پہاڑ کے سے پھر کہا فرشتوں نے اے پروردگار ہمارے کیا ہے مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر پہاڑوں سے فرمایا کہ ہاں لوہا ہے یعنی وہ پتھر کو بھی توڑ ڈالتا ہے پھر عرض کیا فرشتوں نے اے پروردگار ہمارے کیا ہے مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر لوہے سے فرمایا ہاں آگ یعنی وہ لوہے کو بھی نرم کر دیتی ہے پھر عرض کیا فرشتوں نے اے رب ہمارے کیا ہے مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر آگ سے فرمایا ہاں پانی یعنی وہ بجھا دیتا ہے آگ کو بھی پھر عرض کیا فرشتوں نے اے پروردگار ہمارے کیا ہے مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر پانی سے فرمایا ہاں ہوا یعنی وہ پانی کو بھی خشک کر دیتی ہے پھر عرض کیا فرشتوں نے اے پروردگار ہمارے کیا ہے مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر ہوا سے فرمایا ہاں صدقہ دینا فرزند آدم کا کہ دیتا ہے صدقہ ساتھ دہنے ہاتھ اپنے کے چھپاتا ہے اسکو بائیں ہاتھ اپنے سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف فرمایا ہاں صدقہ دینا فرزند آدم کا الخ یہ سب سے زیادہ سخت اسلیے ہے کہ اسمیں مخالفت نفس کی اور قہر طبیعت اور دفع کرنا شیطان کا ہے اور چیزوں میں کہ اوپر اسکے مذکور ہوئیں ۲۹

یہ بات نہیں اور اسمین مخالفت نفس کی اور دفع کرنا شیطان کا اسلیے ہے کہ نفس چاہتا ہے کہ لوگ میرے دینے کو دیکھیں اور میری تعریف کریں اور اسنے ہم مصر پر غرض حاصل ہو مجھے پس جب چھپا کر دیا تو مخالفت نفس کی کی اور دفع کیا شیطان کو اور بعضون نے کہا کہ زیادہ سخت اسلیے ہے کہ اس سے حاصل ہوئی ہے رضا مولی اور رضا سی مولی کے بڑی چیز ہے ف وَذُكِرَ حَدِيثُ مُعَاذٍ الصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ اور ذکر کی گئی حدیث معاذ کی صدقہ بجھاتا ہے گناہ کو کتاب الایمان مین

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُنْفِقُ مِنْ كُلِّ مَالٍ لَهُ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يَدْعُوهُ إِلَى مَا عِنْدَهُ قُلْتُ وَكَيْفَ ذَلِكَ قَالَ إِنْ كَانَتْ إِبِلًا فَبَعِيرَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ بَقَرًا فَبَقَرَتَيْنِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی بندہ مسلمان کہ خرچ کرے ہر مال اپنے سے دو دو چیزین اللہ کی راہ مین مگر کہ استقبال کرینگے اسکا دربان بہشت کے سارے پکارینگے اسکو طرف اس چیز کے کہ نزدیک انکے ہے کہا ابو ذر نے کہ کہا مین نے کسطرح سے ہے یہ خرچ کرنا فرمایا اگر ہوں اونٹ پس دیوے دو اونٹ اور اگر ہو وین گائین تو دیوے دو گائین نقل کی یہ نسائی نے ف اللہ کی راہ مین یعنے اسکی خوشی کی جگہ مین خرچ کرے مانند حج اور جہاد اور طلب علم اور مانند اسکی کے اور طرف اس چیز کے کہ نزدیک انکے ہے یعنے اچھی نعمتین جنت کی یا ہر دروازے کی طرف بلاتے ہونگے دربان وہانکے وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ ظِلَّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَقَتُهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ روایت ہے مرثد بن عبد اللہ سے کہا حدیث کی مجھکو بعضے صحابیون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے یہ کہ سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیشک سایہ مومن کا دن قیامت کے صدقہ اسکا ہوگا نقل کی یہ احمد نے ف یعنے جیسے سائبان گرمی دھوپ سے بچاتا ہے ویسے ہی صدقہ سبب نجات اور آرام کا ہوگا دن قیامت کے یا یہ کہ صدقہ گویا ثواب اسکے کو بصورت سائبان کے بنا کر دینے والے کے سر پر تانینگے تاکہ گرمی اس دن کے سے بچے وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَسَّعَ عَلَى عِيَالِهِ فِي النَّفَقَةِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهِ قَالَ سُفْيَانُ إِنَّا قَدْ جَرَّبْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ كَذَلِكَ رَوَاهُ رَزِينٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْهُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَضَعَّفَهُ روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کشادگی کرے اپنے کنبے پر خرچ کرنے مین دن عاشورے کے کشادگی کریگا اللہ تعالیٰ اسپر باقی سال اسکے مین کہا سفیان ثوری نے کہ تحقیق تجربہ کیا ہم نے اسکا پس پایا ہمنے اسکو اسی طرح نقل کی یہ رزین نے اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین ابن مسعودؓ سے اور ابو ہریرہؓ اور ابو سعیدؓ اور جابرؓ سے اور ضعیف کہا ہے اسکو بیہقی نے ف بیہقی نے اسکو ضعیف کہکر یہ بھی کہا ہے کہ اگرچہ طرق اسکے ضعیف ہین ولیکن بعض کو بعض سے قوت حاصل ہوجاتی ہے اور حدیث سرمہ لگانے کی دن عاشورے کے جو بعضون نے نقل کی ہے کچھ اصل اسکی نہیں اور اسی طرح اور دنکی اعمال جو دن عاشورے کے کرنی نقل کیے ہین انکی بھی کچھ اصل نہیں سوا روزے کے اور وسعت کرنی کہائی کہ یہ ثابت ہین حدیث سے وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الصَّدَقَةَ مَاذَا هِيَ قَالَ أَضْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ وَعِنْدَ اللَّهِ الْمَزِيدُ رَوَاهُ أَحْمَدُ روایت ہے ابی امامہؓ سے کہ کہا ابی ذرؓ نے اے نبی خدا کے خبر دو مجھکو صدقہ کیا ہے ثواب اسکا فرمایا چند درچند ہے یعنے کئی کئی حصے ہے اور نزدیک اللہ کے زیادہ بھی ہے نقل کی یہ احمد نے

ف کئی کئی حصے جو حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ دس حصے سے سات سو تک ہے اور زیادہ بھی ہے کہ اگر چاہے سات سو سے بھی زیادہ ثواب دیوے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے واللہ یضاعف لمن یشاء یعنی اللہ بڑھاتا ہے ثواب جسکے لیے چاہتا ہے

باب افضل الصدقة باب ہے بیچ بیان بہترین صدقہ کے

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابی ہریرة وحکیم بن حزام قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الصدقة ما کان عن ظہر غنی وابدأ بمن تعول رواہ البخاری ورواہ مسلم عن حکیم وحدہ روایت ہے ابی ہریرہ اور حکیم بن حزام سے کہا دونوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین صدقہ وہ ہے کہ ہو بے پروائی سے اور شروع کر ساتھ اس شخص کے کہ لازم ہے تجھپر نفقہ اسکا روایت کی یہ بخاری نے اور روایت کی مسلم نے حکیم سے ف بے پروائی سے یعنی صدقہ دیوے اور کچھ اتنا باقی رہے مطلق فقیر نہ ہو جاوے یعنی قوت اہل و عیال کا رکھ لے اور جو زیادہ اس سے ہو تصدق کرے اور عیال کو محتاج اور بھوکا نہ رکھے جیسا کہ فرمایا شروع کر ساتھ اس شخص کے کہ لازم ہے تجھپر نفقہ اسکا اور تحقیق یہ ہے کہ مزود ہے اللہ دینے والے کو کہ یا تو غنا نفس حاصل ہے یعنی ازراہ سخاوت نفس کے اللہ پر اعتماد کر کر دیتا جاوے اور دل غنی رہے کچھ پرواہ نکرے جیسے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام مال دیدیا اور حضرت نے پوچھا کہ کیا باقی چھوڑا تو نے اپنے عیال کے لیے عرض کیا کہ اللہ اسپر حضرت نے انکی تعریف کی اور یا اتنا مال باقی رہے کہ دے اور پھر مالدار رہے مفلس نہ ہو جاوے جیسے کہ اوپر گزرا حاصل یہ کہ اگر توکل حاصل ہو دیوے جو کچھ چاہے ورنہ مقدم رکھے نفس و عیال کو اور اتنا دے کہ آپ اور عیال بھوکے نہ رہیں

وعن ابی مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انفق المسلم نفقة علی اہلہ وہو یحتسبہا کانت لہ صدقة متفق علیہ اور روایت ہے ابی مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ خرچ کرتا ہے مسلمان کچھ خرچ اپنے اہل پر یعنی بیوی اور قرابتیوں پر اور اسمیں توقع رکھتا ہے ثواب کی ہوتا ہے اسکے لیے صدقہ یعنی بڑا صدقہ یا صدقہ مقبول نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وعن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دینار انفقته فی سبیل اللہ ودینار انفقته فی رقبة ودینار تصدقت به علی مسکین ودینار انفقته علی اہلک اعظمہا اجرا الذی انفقته علی اہلک رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دینار ہے کہ خرچ کرے تو اسکو اللہ کی راہ میں یعنی حج یا جہاد یا طالب علموں اور ایک دینار ہے کہ خرچ کرے تو اسکو بیچ آزاد کرنے بردے کے اور ایک دینار ہے کہ صدقہ دے تو مسکین کو اور ایک دینار ہے کہ خرچ کرے تو اسکو اپنے اہل پر بہت بڑی ان دیناروں میں از روی ثواب کے وہ دینار ہے کہ خرچ کیا تو نے اسکو اپنے اہل پر نقل کی یہ مسلم نے

وعن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل دینار ینفقه الرجل دینار ینفقه علی عیاله ودینار ینفقه الرجل علی دابته فی سبیل اللہ ودینار ینفقه علی اصحابه فی سبیل اللہ رواہ مسلم اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر دینار کہ خرچ کرے اسکو آدمی وہ دینار ہے کہ خرچ کرے اسکو اوپر عیال اپنی کے اور وہ دینار کہ خرچ کرے اسکو اپنے جانور پر کہ پالا ہو اسکو جہاد کے لیے اور وہ دینار کہ خرچ کرے اسکو اوپر یاروں اپنے کے اس حال میں کہ وہ جہاد کرنے والے ہوں اللہ کی راہ میں نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی خرچ کرنا ان تین پر افضل ہے اوروں پر خرچ کرنے سے

وعن ام سلمة قالت قلت یا رسول اللہ الی اجر ان انفق علی بنی ابی سلمة انما هم بنی فقال انفقی علیهم فلک اجر ما انفقت علیهم متفق علیه اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا کہا میں نے یا رسول اللہ آیا واسطے میرے ثواب ہے بیچ خرچ کرنے میں اوپر بیٹوں ابی سلمہ کے سوائے اسکے نہیں کہ وہ بیٹے میرے ہیں

فقال

پس فرمایا خرچ کر انپر پس تیرے لیے ثواب ہے اس چیز کا کہ خرچ کریگی تو انپر نقل کیا یہ بخاری و مسلم نے ف حضرت ام سلمہ پہلی بی بی ابو سلمہ صحابی کی تھیں انکے کئی بچے ہوے تھے عمر اور زینب اور ذرہ حبیب دوسرے تو حضرت سے نکاح ہوا انکا پس انکے بچون کو ام سلمہ کچھ دیا کرتی تھیں انکو پوچھا کہ مجھے ثواب بھی ہوتا ہے انکے دینے میں یا نہیں پس اس صورت میں مع اور بیٹون سے بیٹے انکے ہونگے یا ابو سلمہ کے اور بیوی سے جو بچے تھے انکے دینے کا حکم پوچھا اس صورت میں بیٹون سے سوتیلے بیٹے مراد ہونگے مع ح

وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ قَالَتْ فَرَجَعْتُ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ إِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيْفُ ذَاتِ الْيَدِ وَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَأْتِهِ فَاسْأَلْهُ فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ يُجْزِئُ عَنِّيْ وَإِلَّا صَرَفْتُهَا إِلَى غَيْرِكُمْ قَالَتْ فَقَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بَلِ ائْتِيْهِ أَنْتِ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِبَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتِيْ حَاجَتُهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ قَالَتْ فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْأَلَانِكَ أَتُجْزِئُ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلَى أَزْوَاجِهِمَا وَعَلَى أَيْتَامٍ فِيْ حُجُوْرِهِمَا وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ قَالَتْ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هُمَا فَقَالَ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَزَيْنَبُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ امْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ

اور روایت ہے زینب بیوی عبد اللہ بن مسعود کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تصدق کرو اے گروہ عورتون کے اگرچہ ہو زیورون تمہارے سے کہا زینب نے پس پھر کر آئی میں لیے خرچ کی مجلس سے طرف عبد اللہ بن مسعود کے پس کہا میں نے کہ تحقیق تو مرد ہے سبک ہاتھ کا یعنی فقیر ہے اور تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے ہمکو ساتھ دینے صدقے کے پس جا حضرت کے پاس اور پوچھ انسے لیے یہ کہ آیا کفایت کرتا ہے مجکو تصدق کرنا تجھپر اور تیری اولاد پر یا نہیں پس اگر ہوے تصدق کرنا تجھپر اور تیری اولاد پر کفایت کرے مجھے تصدق کرون تجھپر اور اگر نہ کفایت کرے خرچ کرون انکو طرف غیر تمہارے کے کہا زینب نے پس کہا واسطے میرے عبد اللہ نے بلکہ تو ہی جا حضرت کے پاس کہا زینب نے پس گئی میں حضرت کے پاس پس ناگہان ایک عورت انصار میں سے کھڑی تھی اوپر دروازے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حاجت میری مانند حاجت اسکی کے تھی یعنی وہ بھی یہی پوچھنے کو آئی تھی کہ آیا خاوند اور انکے متعلقون کو دون یا نہیں کہا زینب نے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ ڈالی گئی تھی انپر ہیبت کہا پس نکلے ہمپر بلال پس کہا ہمنے انکو جاؤ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دو انکو یہ کہ دو عورتین دروازے پر پوچھتی ہیں آپ سے کہ کیا کفایت کرتا ہے صدقہ دینا انکے خاوندون انکے کو اور یتیمون کو کہ انکی پرورش میں ہیں اور نہ خبر کرو حضرت کو کہ کون ہیں ہم یعنی مبالغہ کیا ہے نفی ریا کے کا میں بالکل ریا کو دخل نہیں کہا زینب نے پس گئے بلال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس پوچھا حضرت سے وہ مسئلہ پس فرمایا بلال کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کون ہیں وہ دونون کہا بلال نے ایک عورت ہے انصار میں سے اور ایک زینب ہے پس فرمایا حضرت نے بلال کو کون سی زینب یعنی زینبین کئی ہیں یہ کون سی ہے کہا عورت عبد اللہ کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے انکے دوہرا ثواب ہے ایک ثواب قرابت کا اور دوسرا ثواب صدقہ دینے کا نقل کیا یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ واسطے مسلم کے ہے ف ڈالی گئی تھی انپر ہیبت یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ہیبت اور عظمت

دی تھی کہ لوگ انکے ڈرتے تھے اور تعظیم کرتے تھے انکی اسلیے کوئی جرأت نہ کرتا تھا یا یہ کہ داخل ہو گئی انکی پاس اور ہیبت خدا داد تھی کہ اسکا
نے سبب عزت کا کیا تھا اسکو نیک اپنی طرف سے سبب بد خلقی کے تھی اور بلالؓ نے انکی عورتوں کو بتا دیا با وجودیکہ انھوں نے منع کیا تھا
اسلیے کہ جب حضرت نے پوچھا تو واجب ہوا انکو بتا دینا اور نہ دیوے آدمی زکوٰۃ اپنی بیوی اپنی کو بالاتفاق اور نہ دیوے بیوی زکوٰۃ اپنی خاوند
اپنے کو نزدیک ابو حنیفہؒ کے اسلیے کہ دونوں شریک ہوتے ہیں منافع میں عادۃً صاحبین کے نزدیک درست ہے بیوی کو کہ خاوند کے تئین
زکوٰۃ دے پس امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اس حدیث میں صدقہ سے مراد صدقہ نفل ہے اور صاحبین کے نزدیک صدقہ محتمل فرض اور نفل
دونوں کو ہے وَعَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ
لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ام المومنین
میمونہ بیٹی حارث کی سے یہ کہ انھوں نے آزاد کی ایک لونڈی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پھر ذکر کیا میمونہ نے یہ روبرو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرت نے اگر دیتی تو یہ لونڈی اپنی ماموؤں کو تو ہوتا بہت بڑا ثواب تجھکو نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے ف اسلیے کہ وہ احتیاج رکھتے تھے خادم کی پس انکو دیتی تو صدقہ بھی ہوتا اور صلہ رحم بھی ہوتا وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَا
رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلٰى أَيِّهِمَا أُهْدِي قَالَ إِلٰى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا
اے رسول خدا کے تحقیق واسطے میرے ہیں دو ہمسائے پس کس کو ان میں سے تحفہ بھیجوں یعنی پہلے یا زیادہ کسکو بھیجوں فرمایا طرف اسکے کہ
بہت نزدیک ہو تجھ سے جسکا دروازہ ان میں سے نقل کی یہ بخاری نے ف ایک ہمسایہ کی دیوار نزدیک ہو اور ایک کا دروازہ تو قریب
دروازے والے کو مقدم رکھے اور حدیث میں مراد یہ نہیں ہے کہ ایکو دے دوسرے کو نہ دے بلکہ مراد یہ ہے کہ پہلے یا زیادہ اسکو بھیجے
کہ جسکا دروازہ قریب ہو اور شاید کہ وجہ اسکی یہ ہے کہ جسکا دروازہ قریب ہوتا ہے اس سے اکثر اختلاط رہتا ہے اور اطلاع انکے حال کی
بہت رہتی ہے پس اس سے سلوک و محبت کرنی اولے ہے وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَبَخْتَ
مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جس وقت پکاوے تو شوربا پس بہت کر پانی اسکا اور خبرگیری کر ہمسایوں اپنے کی نقل کی یہ مسلم نے ف خیال لذت کا نکر
بلکہ بہت سا شوربا کرے سالن ہی اور ہمسایوں کو بانٹے اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے
کہ کہا یا رسول اللہ کونسا صدقہ بہت ثواب رکھتا ہے فرمایا بہت کوشش کرنی کم مال والے کی اور پہلے دے اسکو کہ لازم ہو تجھ پر نفقہ
اسکا نقل کی یہ ابوداؤد نے ف بہت کوشش کرنی کم مال والے کی یعنی افضل صدقہ وہ ہے کہ آدمی کم مال والا مشقت کھینچے اور جو کچھ
استطاعت اسکی ہو دیوے اور اول حدیث میں گذرا تھا کہ صدقہ حالت غنا کا افضل ہے تطبیق ان دونوں میں یہ ہے کہ فضیلت متفاوت
ہے بسبب اشخاص اور قوۃ توکل اور ضعف یقین کے یعنی پہلی حدیث انکے حق میں ہے کہ جو توکل نہ رکھتے ہوں اور یہ انکے حق میں ہے کہ جو توکل پورا
کامل رکھتے ہوں اور بعضوں نے کہا کہ مراد ساتھ مقل کے بیچکم والے کو غنی القلب یعنی دل غنی ہو تاکہ موافق ہو جاوے ساتھ حدیث کے

افضل الصدقۃ ما کان عن ظهر غنى حاصل یہ کہ افضل صدقہ تو کرنا ہے ظہر دل غنی کا اگرچہ قلیل ہو افضل ہے تصدق کرنی مالدار کے جو بخیل ہو
وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ

صدقة

ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَّصِلَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے سلیمان بن عامر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دینا مسکین کو ایک صدقہ ہے یعنے ایک ثواب صدقہ کا ہوتا ہے اور صدقہ دینا قرابتی کو دوہرا ثواب رکھتا ہے ایک صدقہ کا اور دوسرا سلوک کرنے کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ٭ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِنْدِیْ دِیْنَارٌ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰی نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰی وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰی اَهْلِكَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰی خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْتَ اَعْلَمُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا میرے پاس ایک دینار ہے مجھ اور چاہتا ہوں خرچ کرنا اسکا فرمایا خرچ کر اسکو اپنے پر کہا اسنے میرے پاس اور ایک دینار ہے فرمایا خرچ کر اسکو اپنی اولاد پر کہا اسنے میرے پاس ایک اور دینار ہے فرمایا خرچ کر اسکو اپنی اہل پر یعنے بیوی اور ماں باپ وغیرہ قرابتیوں پر کہا اسنے میرے پاس ایک اور دینار ہے فرمایا خرچ کر اسکو اپنے خادم پر کہا اسنے میرے پاس ایک اور دینار ہے فرمایا کہ تو دانا تر ہے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف تو دانا تر ہے یعنے اسکے مستحق کا حال تو ہی خوب جانتا ہے جسکو مستحق جانے اسکو دے ٭ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَیْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِالَّذِیْ یَتْلُوْهُ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِیْ غُنَیْمَةٍ لَهٗ یُؤَدِّیْ حَقَّ اللّٰهِ فِیْهَا اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ یُسْئَلُ بِاللّٰهِ وَلَا یُعْطِیْ بِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ بہترین آدمی کے وہ شخص کہ پکڑے ہوئے ہے لگام گھوڑے اپنے کی اللہ کی راہ میں یعنے سوار ہو کر منتظر جنگ کا ساتھ کافروں کے ہے کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ اس شخص کے کہ قریب ہو مرتبے میں شخص مذکور کے وہ شخص کہ گوشہ پکڑا ہے اپنی چند بکریوں میں ادا کرتا ہے حق اللہ کا انمیں یعنے جنگل میں جا رہا الگ ہو کر لوگوں سے اور بکریوں سے گذران اپنی کرتا ہے اور زکوٰۃ انکی ادا کرتا ہے کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ بدترین آدمیوں کے وہ شخص کہ سوال کیا جاتا ہے ساتھ قسم اللہ کے یعنے سائل اسطرح مانگتا ہے اس سے کہ دے مجکو تجھے خدا کی قسم اور نہیں دیتا ساتھ اسکے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نے ف ساتھ بہترین آدمی کے یعنے اچھے لوگوں میں سے ایک یہ بھی ہے یہ اسلیے کہا کہ غازی لوگوں سے افضل نہیں ہے اور اسی طرح بدترین آدمیوں سے بھی یہ مراد ہے کہ بروں میں سے ایک یہ ہے ٭ وَعَنْ اُمِّ بُجَیْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ مَعْنَاهُ اور روایت ہے ام بجید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیر دو مانگنے والے کو اگرچہ ساتھ کھر جلے ہوئے کے نقل کی یہ مالک اور نسائی نے اور نقل کی ترمذی اور ابوداؤد نے معنی اسکے ف یہ مبالغہ ہے یعنے سائل کے ساتھ ادنیٰ اس چیز کہ میسر ہو یعنے جو کچھ میسر ہو سائل کو دے بغیر دیے نہ پھیرے پس حقیقت اس کلام کے نہیں مراد ہے اسلیے کہ کھر جلا ہوا قابل نفع کے نہیں ٭ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعَاذَ مِنْكُمْ بِاللّٰهِ فَاَعِیْذُوْهُ وَمَنْ سَاَلَ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوْهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَاَجِیْبُوْهُ وَمَنْ صَنَعَ اِلَیْكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَا تُكَافِئُوْنَهٗ فَادْعُوْا لَهٗ حَتّٰی تَرَوْا اَنَّكُمْ قَدْ كَافَاْتُمُوْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص پناہ مانگے ساتھ اللہ کے پناہ دو اسکو اور جو کوئی مانگے ساتھ نام اللہ کے پس دو اسکو اور جو شخص کہ بلاوے تمکو یعنے کھانے پینے کیلئے پس قبول کرو بلانا اسکا یعنے اگر کوئی شرعی

یا خبری سنو اور جو شخص کرے طرف تمھارے احسان یعنے قولی ہو یا فعلی پس بدلا دو اسکو یعنے تم بھی احسان کرو اسیطرح جیسا اسنے کیا پس اگر نہ پاؤ مال کہ بدلا دو اسکا پس دعا کرو واسطے محسن کے یہان تک کہ گمان کرو یہ کہ بدلا دیا تمنے اسکا نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے **ف** جو شخص پناہ مانگے الخ یعنے جو شخص پناہ مانگے تمسے اور طلب کرے تم سے دفع شر تمھارے کی یا غیر تمھارے کی اور وقت پناہ مانگنے کے کہے خدا کا واسطہ دیتا ہون تجکو یہ کہ دفع کر مجھسے شر پس قبول کرو کہنا اسکا اور دفع کرو اس سے شر واسطے تعظیم نام خدا تعالیٰ کے اور احتمال ہے کہ حرف ب صلہ استعاذہ کا ہو یعنے جو کوئی پناہ مانگے ساتھ اللہ کے یعنے متعرض کرو اسسے بلکہ پناہ دو اور دفع کرو شر اسسے اور یہان تک کہ گمان کرو الخ یعنے مکرر کرو دعا یہان تک کہ گمان کرو تم کہ ادا کیا حق اسکا اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ جو شخص کہ کیا گیا طرف اسکے احسان پس کہا اسنے احسان کرنیوالے کو جزاک اللہ خیرا پس تحقیق مبالغہ کیا ثنا مین پس دلالت کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ جسنے کہا کسیکو جزاک اللہ خیرا ایکبار ادا کیا عوض اگرچہ حق بہت ہو اسلیے کہ اسطرح کہنے مین گویا اسنے اپنے نفس کو عاجز جانا بدلہ اتارنے مین اور سپرد کیا حق سبحانہٗ کو پس اسکا ایکبار کہنا بمنزلہ مکرر دعا کرنیکے ہوا اور عادت تھی ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی کہ جب دعا کرتا انکے لیے سائل تو وہ بھی اسی طرح دعا کرتین انکے لیے پھر دیتین اسکو مال پس لوگون نے سبب اسکا پوچھا فرمایا کہ اگر نہ دعا کرون مین انکے لیے تو البتہ ہو حق اسکا مجھپر بسبب دعا کے میرے لیے زیادہ حق میرے سے اسپر بسبب صدقہ کے پس دعا کرتی ہون اسکے لیے جیسے کہ وہ دعا کرتا ہے میرے لیے تاکہ بدلا اوتارون مین دعا اسکی کا ساتھ دعا اپنی کے اور خالص ہو صدقہ میرا **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُسْاَلُ بِوَجْهِ اللّٰهِ اِلَّا الْجَنَّةُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ مانگی جاوے ساتھ ذات اللہ کے مگر بہشت نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنے نہ مانگو لوگون سے کوئی چیز بواسطہ ذات خدا کے یعنے نہ کہو کہ دے مجکو کوئی چیز واسطے ذات خدا کے یا واسطے اللہ کے اسلیے کہ نام اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا ہے اس سے کہ مانگی جاوے ساتھ اسکے متاع دنیا کی بلکہ مانگو ساتھ اسکے جنت کہ یا اللہ مانگتے ہین ہم تجھ سے بواسطہ ذات کریم تیری کے یہ کہ داخل کرے تو ہمکو جنت مین **م**

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِّنْ نَّخْلٍ وَّكَانَ اَحَبُّ اَمْوَالِهٖ اِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ مَالِيْ اِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِّلّٰهِ تَعَالٰى اَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِيْ عَمِّهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تھے ابو طلحہ سب انصار مدینہ کے انصار مین قسم کھجورون سے اور تھا بہت محبوب مالون انکے سے طرف انکے بیرحا کہ نام انکے باغ کا تھا اور تھا وہ سامنے مسجد کے یعنے مسجد نبوی کے اور تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیجاتے تھے بیچ اسکے اور پیتے پانی اسمین کا کہ اچھا تھا یعنے شیرین یا حلال بلا شبہ کہا انس رضی اللہ عنہ نے پس جب اتری یہ آیت ہرگز نہ پہونچوگے نیکی کو یعنے جنت کو یہان تک کہ خرچ کرو اس چیز سے کہ دوست رکھتے ہو کھڑے ہوے ابو طلحہ طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا یا رسول اللہ تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہرگز نہ پہونچوگے نیکی کو یہان تک کہ خرچ کرو اس چیز سے کہ دوست رکھتے ہو اور تحقیق بہت محبوب مال میرے سے طرف میرے بیرحا ہے اور تحقیق وہ صدقہ ہے واسطے اللہ کے امید رکھتا ہون نیکی اسکی کی یعنے ثواب اسکے اور امید وار ہون

وغیرہ رکھنے اسکے کا تو حکیۓ اسد کے پس رکھو اسکو اے رسول خدا کے جہان دکھلاوے تکو اللہ یعنی آپ جس جگہ مناسب جانیں خرچ فرمائیے پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شاباش شاباش یہ معنی ہے بخ کے یہ مال ہے نفع دینے والا اور تحقیق سنا میں نے جو کہا تو نے اور تحقیق میں مناسب جانتا ہوں
یہ کہ تقسیم کرے اسکو اپنے قرابتیوں میں یعنی محتاج قرابتیوں کو تاکہ ثواب صدقہ کا بھی ہو اور صلہ رحم کا بھی پس کہا ابو طلحہ نے کرونگا یا رسول اللہ
یعنی جو فرمایا آپنے سو تقسیم کیا اس باغ کو ابو طلحہ نے اپنے قرابتیوں میں اور چچا کے بیٹوں میں نقل کی یہ بخاری نے اور مسلم نے ف بنی عم سے
اقارب کا یا اقارب سے سوائے انکے اور نانا کے مراد ہوں ؏ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ
اَنْ تُشْبِعَ كَبِدًا جَائِعًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر
صدقہ کا یہ ہے کہ پیٹ بھرے ایک جگر بھوکے کا نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف یعنی ہر چیز کہ جاندار ہو خواہ کافر ہو خواہ مسلمان خواہ
جانور لیکن جانور موذی کہ جسکے لیے حکم مارنے کا ہے یعنی سانپ وغیرہ مستثنی ہیں یعنی کھلانا انکا اچھا نہیں ہے ؏ بَابٌ ف عادت ہے
مولف کی کہ کہیں نرا باب ہی ذکر کرتا ہے بغیر ترجمے کے اور ذکر کرتا ہے اسمیں حدیثیں تتمات اور ملحقات پہلے باب کے چنانچہ یہ باب بھی ویسا
ہی ہے اور بعضے نسخوں میں یوں ہے باب ما ینفق المرأة من مال زوجہا یعنی اس باب میں بیان ہے اس چیز کا کہ خرچ کرے عورت اپنے خاوند کے
مال میں سے ؏ ؏ اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا اَجْرُهٗ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ
مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ تصدق کرتی ہے
عورت اپنے گھر کے طعام میں سے حال میں کہ نہ اسراف کرنے والی ہو ہوتا ہے واسطے اسکے ثواب اسکا بسبب خرچ کرنے اسکی کے اور ہوتا ہے اسکے
خاوند کو ثواب اسکا بسبب کمانے اس مال کے اور واسطے داروغہ کے مانند اسکے یعنی کھانا جسکے حوالہ ہے اسکو بھی ثواب ہے بسبب خرچ کرنے کے
ایسا ہی ہوتا ہے جیسے میاں بیوی کو نہیں کم کرتے بعض انکے ثواب بعض کے کو کچھ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ محمول ہے اسپر کہ خاوند
نے اذن دے دیا ہو بیوی کو تصدق کرنے کا صریحا یا دلالۃ اور بعضوں نے کہا کہ یہ حکم جاری ہوا ہے اوپر عادۃ اہل حجاز کے کہ عادت
انکی یہ ہے کہ اپنی بی بیوں کو اور خادموں کو اذن دیتے ہیں یہ کہ ضیافت کریں وہ مہمانوں کی اور کھلاویں سائلوں و مساکین و
ہمسایہ کو پس رغبت دلائی حضرت نے اپنی امت کو کہ یہ عادت نیک حاصل کریں ؏ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَلَهَا نِصْفُ اَجْرِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جبکہ تصدق کرتی ہے عورت کمائی یعنی مال خاوند اپنے کے سے بغیر حکم اسکے کے پس واسطے اسکے ہے آدھا ثواب اسکا نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے ف بغیر اسکے حکم کے اور بغیر حکم اسکے سے یہ مراد ہے کہ خاص اس صدقہ کا خاوند نے حکم نہیں کیا لیکن جانتی ہے رضا خاوند
کی بالاجمال صریحا یا دلالۃ یعنی تھوڑی چیز ہو کہ اسکے دینے کو کوئی منع نہیں کرتا جیسے میاں فقیر کو ٹکڑا یا کوڑی دیتے ہیں ؏ ؏
وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْخَازِنَ الْمُسْلِمَ الْاَمِيْنَ الَّذِيْ يُعْطِيْ مَا اُمِرَ بِهٖ
كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهٖ نَفْسُهٗ فَيَدْفَعُهٗ اِلَى الَّذِيْ اُمِرَ لَهٗ بِهٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے داروغہ مسلمان امانت دار ایسا کہ دیوے اس چیز کو کہ حکم کیا گیا ساتھ اسکے یعنی مستحق کو
اسکے پورے بدون نقصان کے خوشی دل اپنے کے سے پس دیوے اس چیز کو طرف اسکے کہ حکم کیا گیا ہو واسطے اسکے ساتھ اسکے ایک ہے تصدق

کرنے والون مین کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اسمین چار شرطین مذکور ہوئین ایک تو حکم ہونا مالک کا اور دوسرے پورا دینا اور
تیسرے خوشی سے دینا یا اسلیے کہا کہ بعضے داروغہ اور خادم خوشی سے نہین دیتے جو کہ مالک دلواتے ہین اور چوتھے دینا اسکو کہ جسکے لیے کہا گیا یعنی
نہ اور مسکین کو اور لفظ متصدقین ساتھ صیغہ تثنیہ کے ہے یعنے ایک مالک اور دوسرا یہ داروغہ یہ جو دو صدقہ کرنے والے ہین انمین کا ایک یہ بھی ہے
اور ایک نسخہ مین ساتھ صیغہ جمع کے ہے یعنے داروغہ بھی ایک تصدق کرنے والون مین سے ہے حاصل یہ کہ جو داروغہ مسلمان و امانت دار ہو کہ
جو کچھ مالک دینا حکم کرتا ہو پورا دیتا ہو اور خوش ہو کر دیتا ہو اور دیتا ہو اسکو کہ جسکے لیے مالک نے حکم کیا تو اسکو بھی ثواب مانند ثواب مالک کے ہوتا ہے
ع وعن عائشة قالت ان رجلا قال للنبي صلى الله عليه وسلم ان امي افتلتت نفسها واظنها لو تكلمت تصدقت فهل لها
اجر ان تصدقت عنها قال نعم متفق عليه اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق ماں میری ناگہان
مر گئی اور گمان کرتا ہون مین اسکو کہ اگر بولتی کچھ صدقہ دیتی یا وصیت کرتی صدقہ دینے کی پس کیا ہے واسطے اسکے ثواب اگر صدقہ دون مین اسکی طرف سے
فرمایا ہان یہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ ثواب صدقہ کا میت کو پہونچتا ہے اور اسی طرح دعا و استغفار
میت کے لیے مفید ہے مذہب اہل سنت و جماعت کا یہی ہے اور عبادات بدنیہ مین اختلاف ہے مانند نماز و تلاوت قرآن کے اور مختار یہ ہے کہ انکا
بھی ثواب پہونچتا ہے اور امام عبد اللہ یافعی رح نے لکھا ہے کہ شیخ بزرگ قدر عبد السلام کو بعد مرنے کے کسی نے خواب مین دیکھا کہ کہتے ہین ہم
دنیا مین حکم کرتے تھے ساتھ نہ پہونچنے ثواب تلاوت قرآن کے اور اس عالم مین برخلاف اسکے پایا ہے ع

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابي امامة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في خطبته عام حجة الوداع لا تنفق
امرأة شيئا من بيت زوجها الا باذن زوجها قيل يا رسول الله ولا الطعام قال ذلك افضل اموالنا رواه الترمذي روایت ہے
ابی امامہؓ سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیچ خطبہ اپنے کے سال حجۃ الوداع کے نہ خرچ کرے عورت کچھ
خاوند اپنے کے سے مگر ساتھ اذن خاوند اپنے کے یعنے اذن صریحا ہو یا دلالۃ کہا گیا یا رسول اللہ اور نہ خرچ کرے طعام بھی فرمایا یہ نفیس تر ہے
مالون ہمارے سے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے جب اپنی چیز طعام سے تصدق کر لی بغیر اذن خاوند کے نہ درست ہوئی تو طعام تو افضل
چیز ہے اسکا بے کو درست ہوگا اور ظاہر مین اس حدیث مین اور اوپر کی بعض حدیثون مین تعارض معلوم ہوتا ہے لیکن ناظرون کو جو کوئی
دیکھیگا تو کچھ تعارض و شبہ باقی نہ رہیگا اسلیے کہ انکی تطبیق معلوم ہو جائیگی ع وعن سعد قال لما بايع رسول الله صلى الله
عليه وسلم النساء قامت امرأة جليلة كانها من نساء مضر فقالت يا نبي الله انا كل على آبائنا وابنائنا وازواجنا
فما يحل لنا من اموالهم قال الرطب تاكلنه وتهدينه رواه ابو داود اور روایت ہے سعدؓ سے کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت
لی یعنے مرید کیا اوپر قائم کرنے احکام شریعت کے عورتون سے تو کھڑی ہوئی ایک عورت بزرگ قدر یا صاحب قد گویا کہ وہ قبیلہ مضر کی عورتون
سے تھی پس کہا اے نبی اللہ کے تحقیق ہم بوجھ ہین اپنے باپون پر اور اپنے بیٹون پر اور اپنے خاوندون پر پس کیا حلال ہے ہمارے لیے
مالون انکے سے یعنے بغیر انکے حکم کے فرمایا تازہ مال کہ کھاؤ تم اسکو بطریق تحفے کے بھیجو اسکو نقل کی یہ ابو داود نے ف مراد تازہ مال سے یہ
کہ جلدی بگڑ جاوے جیسے شوربا اور دودھ اور مانند اسکے اور بعضے میوے کہ جلدی بگڑ جاتے ہین پس ایسی چیزون مین حاجت اذن کی نہین
اسلیے کہ عرف و عادت جاری ہے کہ لوگ ایسی چیزون کے خرچ کرنے سے منع نہین کرتے پس اذن دلالۃ حاصل ہے بخلاف خشک چیز کے کہ اسمین اذن
و رضا ضرور چاہیے ع

الفصل الثالث

فصل تیسری عن عمير مولى ابي اللحم قال امرني مولاي ان

اُقَدِّدَ لحمًا فجاءني مسكين فاطعمته منه فعلم بذلك مولاي فضربني فاتيتُ رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرتُ ذلك له فدعاه فقال لِمَ ضربته فقال يُعطي طعامي بغير ان آمره فقال الاجر بينكما وفي رواية قال كنت مملوكا فسألت رسول الله صلى الله عليه وسلم أأتصدق من مال موالي بشيء قال نعم والاجر بينكما نصفان رواه مسلم روایت ہے عمیر غلام آزاد ابی اللحم کے سے کہا حکم کیا مجھکو صاحب میرے نے کہ ٹکڑون مین گوشت کو چیرے سکھانے کے لیے پس آیا میرے پاس ایک مسکین پس کھلایا مین نے اسکو اسمین سے پس جانا یہ صاحب میرے نے پس مارا مجھکو پھر آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ذکر کیا مین نے یہ روبرو حضرت کے پس بلایا حضرت نے صاحب میرے کو پھر فرمایا کیون مارا تو نے اسکو کہا دیتا ہے طعام میرا بدون حکم میرے کے فرمایا ثواب میان تم دونون کے ہے اور ایک روایت مین ہے کہ کہا عمیر نے تھا مین غلام کسیکا پس پوچھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا تصدق کرون مین مال مالکون اپنے کے سے کچھ یعنی چیز قلیل یا وہ چیز کہ اذن ہے اسمین عادۃً فرمایا کہ ہان اور ثواب درمیان تم دونون کے ہے آدھون آدھ نقل کی یہ مسلم نے ف ثواب میان تم دونون کے یعنی اگر امر کرتا تو دیگا یا راضی ہوتا اور کہا طیبی نے کہ مقصود حضرت کا یہ نہین تھا کہ غلام کو حق تصرف ہے ملک مولی مین علی الاطلاق بلکہ مکروہ جانا حضرت نے مارنا غلام کو ایسے امر پر کہ مولی کے حق مین اچھا تھا پس رغبت دلائی مولی کو اسپر کہ غنیمت جانے ثواب اور درگذر کرے اسمین خوشی کر یعنی تعلیم اور ہدایت تھی ابی اللحم کے لیے نہ تقریر یعنی جائز رکھنا فعل غلام کا

بَابُ مَنْ لَا يَعُوْدُ فِي الصَّدَقَةِ

یہ باب ہے بیچ بیان اس شخص کے کہ نہ پھیرے صدقہ دیئے ہوئے اپنے کو یعنی نہ حقیقۃً اور نہ صورۃً

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عن عمر بن الخطاب قال حملتُ على فرسٍ في سبيل الله فاضاعه الذي كان عنده فاردت ان اشتريه وظننت انه يبيعه برخص فسألت النبي صلى الله عليه وسلم فقال لا تشتره ولا تعد في صدقتك وان اعطاكه بدرهم فان العائد في صدقته كالكلب يعود في قيئه وفي رواية لا تعد في صدقتك فان العائد في صدقته كالعائد في قيئه متفق عليه اور روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا سوار کیا مین نے کسیکو گھوڑے پر راہ خدا مین یعنی ایک غازی پاس گھوڑا نہ تھا مین نے اسکو گھوڑا دیا پس ضائع کیا اس شخص نے کہ تھا گھوڑا اسکے پاس یعنی بسبب بےخبری کے دبلا کر دیا پس چاہا مین نے یہ کہ مول لون مین اسکو اور گمان کیا مین نے یہ کہ بیچیگا وہ اسکو سستا پھر پوچھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا نہ خرید کر اسکو اور نہ عود کر اپنے صدقہ مین اگرچہ دیوے تجکو وہ بیچ ایک درہم کے یعنی یہ عود صورۃً ہے نہ حقیقۃً اسلیے کہ رجوع کرنے والا اپنے صدقہ مین مانند کتے کے ہے کہ چاٹتا ہے اپنی قے کو اور ایک روایت مین ہے کہ نہ عود کر اپنے صدقہ مین یعنی اگرچہ صورت مین ہو اسلیے کہ رجوع کرنا والا اپنے صدقہ مین مانند چاٹنے والے کے ہے اپنی قے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بیچیگا اسکو سستا یعنی بسبب دبلا ہو جانے کے یا اسلیے کہا کہ میں سے اسکا تھا اور نہ خرید کر یہ نہی تنزیہی ہے کہا ابن مالک نے کہ گئے ہین بعضے عالم طرف اسکے کہ صدقہ دینے والے کو خریدنا اپنے صدقہ کا حرام ہے بموجب ظاہر اس حدیث کے اور اکثر علما کہتے ہین کہ یہ مکروہ تنزیہی ہے اسلیے کہ اسمین قبح لغیرہ ہے وہ یہ ہے کہ جسکو تصدق دیا جاتا ہے وہ اکثر سستے مول کو بیچتا ہے صدقہ دینے والے کے ہاتھ بسبب احسان اسکے کے پس ہوتا ہے مانند عود کرنے والے کے اپنے صدقہ مین بیچ اس مقدار کے کہ رعایت کیگیا وعن بريدة قال كنت جالسا عند النبي صلى الله عليه وسلم اذ اتته امرأة فقالت يا رسول الله اني تصدقت على امي بجارية وانها ماتت قال وجب اجرك وردها عليك الميراث قالت يا رسول الله انه كان عليها صوم شهر افاصوم عنها قال صومي عنها قالت انها لم تحج قط افاحج عنها قال حجي عنها رواه مسلم اور روایت ہے بریدہ سے کہا تھا مین بیٹھا ہوا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ناگہان آئی انکے پاس ایک عورت

پھر کہا اے رسول خدا کے تحقیق تصدق کی تھی میں نے اپنی ماں کو ایک لونڈی اور تحقیق ماں مر گئی یعنی پس آئی لونڈی میں اسکو اور چھوڑ گئی میرے لیکن یا نہیں فرمایا ثابت ہوا ثواب تیرا یعنے بسبب تصدق کرنیکا اور پھیر دیا لونڈی کو تجھ پر میراث نے کہا عورت نے یا رسول اللہ تحقیق تھی ماں میری ذمہ سینہ پھر کہا روزے رکھوں میں اسکی طرف سے یعنے حقیقۃً یا حکماً فرمایا کہ روزے رکھ اسکی طرف سے کہا اس عورت نے کہ تحقیق ماں میری نے نہیں حج کیا کبھی کیا حج کروں میں اسکی طرف سے فرمایا کہ ہاں حج کر اسکی طرف سے نقل کی یہ مسلم نے ف پھیر دیا میراث نے یعنے سبب ہوا ثابت یعنے پھیرا اسکو اللہ نے تجھ پر بسبب میراث کے اور ہوئی لونڈی ملک تیری بسبب ارث کے اور آئی تیرے پاس ساتھ وجہ حلال کے حاصل یہ کہ صدقہ میں عود کرنا جو منع ہے یہ اس قبیلہ سے نہیں ہے اسلیے کہ یہ امر اختیاری نہیں ہے اور صوموا عنہا سے مطلب یہ ہے کہ کھانا کہ وہ ادا کرنا فدیہ کا ہے مذہب جمہور علما کا یہی ہے کہ روزہ رکھنا کسی کی طرف سے کسی کو درست نہیں بلکہ وارث فدیہ دیوے اور بیان اسکا مع بیان اختلاف مذاہب کے باب قضا روزوں میں ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ عبادت کی تین قسم ہے ایک تو نری مالی جیسے زکوۃ اور دوسری نری بدنی جیسے نماز اور تیسری مرکب مالی اور بدنی سے جیسے حج پس مالی میں نیابت جائز ہے حالت اختیاری میں بھی اور ضرورت میں بھی اسلیے کہ مقصود حاجت روائی فقیر کی ہے سو حاصل ہے بسبب ادا کرنے نائب کے اور بدنی میں نیابت کسی حال میں جائز نہیں اسلیے کہ مقصود مشقت میں ڈالنا نفس کا ہے اور وہ حاصل نہیں ہوتا نائب کرنے سے اور مرکب میں جائز ہے وقت عجز کے نہ حالت قدرت میں اور حج نفل میں جائز ہے نائب کرنا حالت قدرت میں بھی اسلیے کہ باب نفل کا وسیع تر ہے اور ہاں حج کر یعنے برابر ہے کہ واجب ہوا تھا اسپر یا نہیں وصیت کی تھی اسکو یا نہیں وارث کو درست ہے کہ مورث کی طرف سے حج کرواوے یا آپ کرے بغیر اذن اسکے کے اور غیر کو اذن شرط ہے واللہ اعلم تمام ہوئی کتاب الزکوۃ ساتھ مدد و توفیق اللہ تعالیٰ کے اب آگے لکھے ہے کتاب الصوم نسأل اللہ اتمامہ

كتاب الصوم

کتاب ہے بیچ بیان روزے کے ف صوم کے معنی لغت میں مطلق بند رہنے کے اور شرع میں معنی اسکے ہیں بند رہنا کھانے پینے اور جماع کرنے سے اور داخل کرنے کسی چیز کے سے اندر بدن کے کہ اسکو حکم اندر کا ہے فجر سے غروب تک ساتھ نیت کے اور روزہ رکھنے والا اہل بھی ہو یعنے مسلمان بھی ہو اور پاک بھی ہو حیض و نفاس سے اور روزہ یعنے رمضان کا تیسرا رکن ہے اسلام کا مقرر کیا اسکو اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے فائدوں کے لیے سب میں بڑے فائدے اسکے دو ہیں ایک تو یہ کہ خاطر جمعی ہوتی ہے نفس امارہ کو اور جاتی رہتی ہے تیزی اسکی اور سب اعضا آنکھ اور زبان اور کان اور ستر وغیرہ سست ہو جاتے ہیں بسبب اسکے اپنی خواہش گناہ کی کم ہو جاتی ہے چنانچہ اسلیے کہا گیا ہے کہ جب بھوکا ہوتا ہے نفس سیر ہوتے ہیں تمام اعضا یعنے رغبت نہیں کرتے مناسب اپنے کی اور جب سیر ہوتا ہے نفس بھوکے ہوتے ہیں سب اعضا یعنے رغبت کرتے ہیں مناسب اپنے کی اور مناسب سے مراد وہ چیز ہے کہ عضو اسکے لیے پیدا ہوتا ہے مثلاً آنکھ دیکھنے کے لیے پیدا ہوئی ہے پس حالت بھوک میں کسی چیز کے دیکھنے کی رغبت نہیں ہوتی اور پیٹ بھرے پر ہوتی ہے اسی طرح باقی کو سمجھ لے اور دوسرا فائدہ یہ ہے کہ دل صاف ہو جاتا ہے کدورتوں سے اسلیے کہ کدورت دل کی بسبب فضول زبان اور آنکھ اور اور اعضا کے ہوتی ہے یعنے کلام تو حاجت سے کرنی اور دیکھنا بلا ضرورت اور اور اعضا سے کام زیادہ حاجت سے کرنی اور روزہ دار ان چیزوں سے امن میں ہوتا ہے اور بسبب صفائی دل کے اچھے کام کرتا ہے اور درجات عالی حاصل ہوتے ہیں اور اور فائدہ اسکا یہ ہے کہ یہ سبب رحم کا ہوتا ہے مساکین پر اسلیے کہ بعض اوقات جو رنج بھوک کا کھینچتا ہے تو اکثر وہ حالت یاد آتی ہے پس اور کو بھوکا دیکھتا ہے تو رحم کرتا ہے اور ایک اور فائدہ اسکا یہ ہے کہ موافقت کرتا ہے فقرا کی اور اٹھاتا ہے کبھی وہ چیز کہ اوٹھاتے ہیں وہ اور اس سے بلند ہوتا ہے مرتبہ اسکا نزدیک اللہ تعالیٰ کے جیسے منقول ہے بشر حافی سے کہ ایک شخص انکے پاس گیا جاڑے میں پس پایا انکو کہ بیٹھے ہوئے کانپتے تھے اور کپڑے انکے لٹکتے تھے [illegible] پس کہا

انہوں کہا ایسے وقت میں کپڑے آراستہ تنے کہا ای بھائی فقر بہت ہیں، ورمجھکو طاقت نہیں کہ خبرگیری انکی کرون کپڑون کی طرف سے بس موافقت کرتا ہون انکی ساتھ اٹھانے تکلیف جاڑے کے جیسے کہ وہ اٹھاتے ہیں انتہی اور ایسے تھے کتنے بیچھے اولیا و عارفین وقت کھانے ہر نوالہ کے اللہم لا تواخذنی بحق الجائعین یعنے یا اللہ نہ مواخذہ کر مجھسے ساتھ حق بھوکون کے اور حضرت یوسف علیہ السلام نہین سیر ہوتے تھے طعام سے سال قحط مین باوجود کثرت غلہ کے انکے پاس تھا تاکہ نہ بھول جاوین بھوکون کو اور شامل ہوں ساتھ انکے تکلیف اٹھانے مین پھر ہوئی فرضیت رمضان کی دس روز بعد تحویل قبلہ کے شعبان کے مہینے مین کہ ٹھارہوان مہینا تھا ہجرت سے اور بعضون نے کہا ہے کہ نہین فرض تھا پہلے اسکے کوئی روزہ اور بعضون نے کہا کہ تھا پھر منسوخ ہوا اور وہ روزہ بعضون نے کہا کہ عاشورہ کا تھا اور بعضون نے کہا ایام بیض کے اور اختلاف کیا ہے علما نے کہ نماز افضل ہے یا روزہ پس مشہور جمہور کے نزدیک یہ ہے کہ نماز افضل ہے سب اعمال سے اور بعضون نے کہا روزہ افضل ہے اور منکر فرضیت روزہ رمضان کے کافر ہوتا ہے اور تارک بلا عذر گنہگار چنانچہ درمختار کے باب مالیفسد الصوم مین لکھا ہے ولو اکل عمداً شہرۃ بلا عذر یقتل یعنے جو شخص کھاوے رمضان مین قصداً بلا عذر علی الاعلان ویسا کا فر قتل کیا جاوے ۔ **الفصل الاول** فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَفِیْ رِوَایَةٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَفِیْ رِوَایَةٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب داخل ہوتا ہے رمضان کھولے جاتے ہیں دروازے آسمان کے اور ایک روایت مین ہے کہ کھولے جاتے ہیں دروازے بہشت کے اور بند کیے جاتے ہین دروازے دوزخ کے اور قید کیے جاتے ہین شیاطین اور ایک روایت مین کھولے جاتے ہین دروازے رحمت کے نقل کی بخاری اور مسلم نے ف کھولے جاتے ہین دروازے آسمان کے یہ کنایہ ہے اس سے کہ پے در پے رحمت نازل ہوتی ہے اور چڑھتے ہین اعمال بغیر مانع کے اور دعا قبول ہوتی ہے اور کھولے جاتے ہین دروازے بہشت کے یہ کنایہ ہے اس سے کہ توفیق ہوتی ہے نیک کامون کی کہ باعث دخول جنت کے ہین اور بند کیے جاتے ہین دروازے دوزخ کے یہ کنایہ اس سے ہے کہ باز رہتا ہے روزہ دار ایسے کامون سے کہ باعث داخل ہونے دوزخ کے ہوں اسلیے کہ روزہ دار بچا ہے کبائر سے اور بخشے جاتے ہین انکے صغیرہ گناہ بسبب برکت روزے کے اور قید کیے جاتے ہین شیاطین یعنے زنجیرون مین باندھے جاتے ہین سرکش شیطانون مین کے اور بعضون نے کہا کہ یہ کنایہ ہے اس سے کہ باز رہتے ہین شیاطین لوگون کے بہکانے سے اور لوگ وسوسے انکے نہین قبول کرتے اسلیے کہ بسبب روزے کے جاتی رہتی ہے قوت حیوانیہ جو جڑ ہے غضب اور شہوت کی جو کہ باعث ہوتے ہین طرح طرح کے گناہون کے اور قوی ہوتی ہے قوت عقلیہ کہ باعث ہوتی ہے طاعات کی چنانچہ دیکھا جاتا ہے کہ رمضان مین بہ نسبت اور مہینون کے گناہ کم ہوتے ہین اور عبادت بہت ہوتی ہے اور یہ جو فتحت ابواب الرحمۃ کہ ایک روایت مین آیا ہے یہ بدلے فتحت ابواب السماء کے ہے اور باقی حدیث وہی ہے جو کہ مذکور ہوئی ع **وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ** رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْجَنَّةِ ثَمَانِیَةُ اَبْوَابٍ مِنْهَا بَابٌ یُسَمَّی الرَّیَّانُ لَا یَدْخُلُهُ اِلَّا الصَّائِمُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت مین آٹھ دروازے ہین انمین سے ایک دروازہ ہے کہ نام رکھا گیا ہے ریان نہ داخل ہونگے اسمین مگر روزہ دار نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ریان سے مشتق ہے ری سے یعنے سیراب ہونا اور ریان اسکا باب نام اسواسطے رکھا گیا کہ جو جاتا ہے وہان سے پیاسے نہ ہوں ع **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ** رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا

وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے روزہ رکھا رمضان کا ایمان سے یعنی سچ جانتا ہو شریعت کو اور اعتقاد رکھتا ہو فرضیت رمضان کا اور واسطے طلب ثواب کے یعنی نہ لوگون کے ڈر سے اور نہ سنانے دکھانے کے لیے بخشے جاوینگے اسکے لیے جو کہ پہلے کیے گئے ہون گناہون سے اور جو کوئی کھڑا ہوا رمضان مین ایمان سے اور واسطے طلب ثواب کے معاف ہونگے جو کہ پہلے کیے ہین گناہون سے اور جو کوئی کھڑا ہوا شب قدر کو ایمان سے یعنی ایمان رکھتا ہوا اسکے ہونے پر اور واسطے طلب ثواب کے بخشے جاوینگے اسکے لیے جو پہلے کیے گناہ ۔ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور کھڑا ہوا رمضان مین یعنی رمضان کی راتون مین تراویح پڑھے اور تلاوت قرآن کرے اور ذکر کرے اور طواف اور عمرہ کرے اور مانند اسکے کے اور عبادتین کرے اور کھڑا ہو شب قدر کو خواہ جانے اسکو یا نہ جانا اور بخشے جاوینگے الخ کہا نووی نے کہ کفارات یعنی اعمال گناہ مٹا جانے والے گناہون صغائر کو مٹا ڈالتے ہین اور کبائر کو ہلکا کر دیتے ہین اور اگر گناہ اسکے ذمہ نہین ہوتے تو سبب اسکے درجے بلند ہوتے ہین درجے جنتون مین ۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِي لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نیک عمل بنی آدم کا زیادہ کیا جاتا ہے ثواب اسکا اسطرح کہ ایک نیکی برابر دس اسکے کے سات سو تک ۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مگر روزہ اسلیے کہ وہ میرے ہی لیے ہے اور مین ہی جزا دونگا اسکی یعنی اسکی جزا مین ہی جانتا ہون آپ ہی دینے والا ہون [illegible] چھوڑتا ہے خواہش اپنی اور کھانا اپنا میرے لیے یعنی بسبب امر میرے کے اور قصد رضا میری کے اور ثواب میرے کے لیے ۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیان ہین ایک خوشی نزدیک افطار اپنی کے اور ایک خوشی وقت ملاقات پروردگار اپنی کے یعنی بسبب ملنے ثواب کے ۔ اور البتہ بو منہ روزہ دار کی خوشتر ہے نزدیک اللہ کے بو مشک کی سے اور روزہ سپر ہے یعنی اسکے سبب سے بچاؤ ہے شر شیطان سے دنیا مین اور آگ دوزخ سے آخرت مین پس جب ہو دن روزے ایک تمہارے کا پس نہ فحش کہے اور نہ آواز بلند کرے ساتھ بیہودگی کے پس اگر برا کہے اسکو کوئی یا لڑائی کرے تو چاہیے کہ کہے تحقیق مین شخص روزہ دار ہون ۔ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ایک نیکی کی جو دس نیکیان لکھی جاتی ہین یہ ادنی درجہ ہے اور اور زیادہ کیجاتی ہین سات سو تک بسبب ریاضت اور صدق نیت اور خلوص کے بلکہ بعضے جاے اسسے بھی زیادہ ثواب ملتا ہے جیسا کہ آیا ہے کہ مکہ مین ایک نیکی کی لاکھ نیکیان لکھی جاتی ہین اور مگر روزہ یعنی ثواب اسکا بے نہایت ہے کہ مقدار اسکی کوئی نہین جانتا سواے اللہ تعالیٰ کے ایسی فضیلت روزہ کی دو سبب سے ہے ایک تو یہ کہ روزہ پوشیدہ ہوتا ہے لوگون سے بخلاف تمام عبادتون کے کہ وہ ایسی نہین ہوتین پس ہوتا ہے یہ خالص اللہ تعالیٰ ہی کے لیے [illegible] اسمین دخل نہین چنانچہ اسی کی طرف اشارہ فرمایا ساتھ اس لفظ کے کہ فانہ لی یعنی روزہ خاص میرے ہی لیے ہے اسلیے کہ روزے کے لیے صورت نہین [illegible] بخلاف اور عبادات کے اور دوسرا سبب یہ کہ روزہ مین نفس کشی ہے اور نقصان بدن کا ہے اور صبر کرنا ہے اوپر بھوک اور پیاس پر اور اور عبادات مین یہ باتین نہین چنانچہ اسی کی طرف اشارہ فرمایا ساتھ اس لفظ کے یدع شہوتہ یعنی چھوڑتا ہے اپنی خواہش [illegible] کو کہ دل چاہتا ہے یعنی جو غیر شرع ہین [illegible] مین ہین چھوڑ دیتا ہے اور لفظ طعام کا بعد لفظ شہوت کے ہے تخصیص بعد تعمیم کے یا شہوت سے مراد جماع ہے اور طعام سے اور چیزین روزہ توڑنے والیان اور ایک خوشی نزدیک افطار کے

نکلنے کے منہ سے حکم الٰہی سے یا بسبب نورانیت اور توفیق عبادت کے یا بسبب کھانے اور پینے کے حالت بھوک اور پیاس میں اور اخیر حدیث کے معنی
یہ ہیں کہ اگر کوئی روزہ دار کو برا کہے یا مارے یا لڑنے کا قصد کرے تو وہ اسکو یا اپنے کو کہے کہ میں روزہ دار ہوں یہ بات یا تو زبان سے
کہے تاکہ باز رہے دشمن اسلیے کہ گویا اُسنے کہا اسکو کہ جب میں روزہ دار ہوا تو نہیں جائز ہے جھگڑنا مجھے پس نہیں لائق تجھے بھی جھگڑنا اسوقت اسلیے
کہ خلاف مروت کے ہے پس دفع ہوگا دشمن یا معنی یہ ہیں کہ میں روزے سے ہوں پس نہیں لائق مجھے زبان درازی یا دست درازی اسلیے
میں اللہ تعالے کے ذمہ میں ہوں یا یہ بات اپنے دل میں کہے کہ میں روزے سے ہوں مجھے نہ چاہیے کہ برا کہوں یا لڑوں ۱۲ ع م ح لفظ
الا الصوم پر مولانا عبد العزیز نے لکھا ہے کہ کہا بعضے شارحون نے کہ ہم جانتے نہیں کہ یہ خصوصیت روزے کی کس سبب سے ہے لیکن واجب ہے تعیین
کرنی اسکی اور بعضوں نے کہا کہ عرب روزہ رکھنے میں اللہ کا شریک کسیکو نہیں کرتے تھے یعنے سجدہ وغیرہ اوروں کے لیے کرتے تھے ویسے روزہ
کسیکا نہیں رکھتے تھے سوائے اللہ تعالے کے اور حق یہ ہے کہ روزہ دار جو کھانا پینا وغیرہ چھوڑتا ہے تو ایک طرح کی پاکی حاصل کرتا ہے پس
اسبات میں متخلق ہوتا ہے ساتھ خلق باری تعالے کے یعنے جیسے باری تعالے منزہ ہے کھانے پینے سے ویسے ہی بندہ بھی اپنے کو منزہ کرتا ہے کھانے پینے
وغیرہ سے پس اس سبب یہ خصوصیت ہے اسکی انتہی ۱۲ اور ... عبارت سے معلوم ہوا کہ مشرکین عرب روزہ کسیکا نہیں رکھتے تھے اور یہان کے
لیکن لوگوں نے اسکے بھی بڑھ کر قدم رکھا ہے شرک کرنے میں کہ بعضے لوگوں کے روزے بھی رکھتے ہیں بچاوے اللہ تعالے ہم سب کو اس
بلائے ... **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَیْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ یُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ
وَفُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ یُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَیُنَادِیْ مُنَادٍ یَا بَاغِیَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ وَیَا بَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰہِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ كُلَّ لَیْلَةٍ
رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ ہوتی ہے پہلی رات مہینے رمضان کے تو قید کیے جاتے ہیں شیطان اور سرکش جنوں کے اور بند کیے جاتے ہیں
دروازے دوزخ کے پس نہیں کھولا جاتا ہے اس میں کوئی دروازہ اور کھولے جاتے ہیں دروازے بہشت کے پس نہیں بند کیا جاتا ہے اس میں کوئی
دروازہ اور پکارتا ہے پکارنے والا اے طلب کرنے والے خیر کے یعنے عمل اور ثواب کے متوجہ ہو یعنے اللہ کی طرف اور اے ارادہ کرنے والے برائی کے
بند رہ برائی سے اور واسطے اللہ کے ہیں آزاد کیے ہوئے آگ سے یعنے اللہ تعالی آزاد کرتا ہے بہت بندوں کو آگ سے بحرمت اس ماہ مبارک
کے شاید کہ تو بھی ہو انہیں سے اور یہ پکارنا ہر شب ہوتا ہے یعنے رمضان کی ہر رات میں نقل کیا یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور روایت کی
احمد نے ایک شخص سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف شیطانوں کو قید کرتے ہیں اسلیے کہ وہ وسوسہ نہ ڈالیں روزہ داروں کے
دلوں میں اور نشانی اسکی یہ ہے کہ اکثر گرفتار گناہ ان دنوں میں پرہیز کرتے ہیں گناہ سے اور رجوع لاتے ہیں طرف اللہ تعالے کے
اور بعضوں میں جو خلاف اسکے پایا جاتا ہے تو سبب اسکا یہ ہے کہ وہ تاثیر ہے پہلے بہکانے شیاطین کی کہ جمی رہتی ہے اندر ان نفسوں کے کہ جیسے
جو شیطان بہکاتا تھا نفس کو عادت اسکی پڑ رہی ہے اسی سے اب بھی کرتا ہے اور متوجہ ہو طرف اللہ تعالے کے یعنے بہت کوشش کر اسکی عبادت
میں اسلیے کہ یہ وقت ایسا ہی کر دیا ہے کہ ملیگا ثواب بہت تھوڑے عمل پر اور بند رہ برائی سے یعنے باز آ گناہ سے اور رجوع کر طرف
اللہ تعالے کے اسلیے کہ یہ وقت قبول توبہ اور مغفرت کا ہے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ فَرَضَ اللّٰہُ عَلَیْكُمْ صِیَامَهٗ تُفْتَحُ فِیْهِ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِیْهِ

ابواب الجحیم وتغل فیہ مردة الشیاطین للہ فیہ لیلۃ خیر من الف شہر من حرم خیرها فقد حرم رواه احمد والنسائی روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا تمکو رمضان مہینا بابرکت فرض کیے اللہ تعالی نے تمپر روزے اسکے کھولے جاتے ہیں اسمیں دروازے آسمان کے
اور بند کیے جاتے ہیں اسمیں دروازے دوزخ کے اور طوق پہنائے جاتے ہیں اسمیں سرکش شیطانوں کے واسطے اللہ کے اسمیں ایک رات رمضان کی
وقت میں یا عشرہ اخیرہ رمضان میں ایک رات بہتر ہزار مہینوں سے یعنی عمل کرنا اسمیں بہتر ہے عمل کرنے سے ہزار مہینوں میں کہ نہ ہووے ان میں
لیلۃ القدر جو کوئی محروم رہا بھلائی اسکی سے پس تحقیق محروم رہا ہر بھلائی سے نقل کی یہ احمد اور نسائی نے ف سرکش شیطانوں کے قید ہونیکا
اس حدیث سے [illegible] سرکش شیطان [illegible] دور ہو جاتا ہے سبب انکے اشکال پہلا پس ہوگا مطلب مردة شیاطین پہلی
حدیث کا تفسیر [illegible] بھلائی اسکی سے [illegible] توفیق ہوئی شب قدر کی اگرچہ اول شب اور آخر شب جاگنا اور بندگی
کرنا [illegible] لیلۃ القدر سے تو محروم رہا ہر بھلائی سے اسمیں
مبالغہ [illegible] ف [illegible] دور ہوتا ہے سبب انکے پہلا اشکال مراد پہلی اشکال سے
وہ ہے جو اول حدیث کے فائدہ میں گذرا کہ بعضوں میں جو خلاف شرع پایا جاتا ہے حاصل یہ کہ اشکال یہ وارد ہوتا ہے کہ شیطان جو قید
ہوتے ہیں تو پھر [illegible] کیوں ہوتے ہیں ایک تو اسکا جواب اوپر کے فائدے میں لکھا گیا کہ وہ تاثیر بہکانے شیطان کی ہے اور دوسرا جواب
یہ ہوا کہ سرکش شیطان قید ہوتے ہیں اور ایسے ویسے چھوٹے رہتے ہیں وہ بہکاتے ہیں لیکن فحوائے قول کی پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مطلق شیاطین
قید ہوتے ہیں پس وہ دوسرا جواب کچھ خوب نہ ہوا ایک تقریر میرے استاد مکرم مولانا اسحق [illegible] نے بیان فرمائی کہ وہ ان سب سے افضل ہے اس سے
اشکال کچھ نہیں باقی رہتا اور تطبیق احادیث میں خوب حاصل ہو جاتی ہے وہ یہ ہے کہ سرکش شیطانوں کا قید ہونا بنسبت بعض کے ہے اور مطلق شیطانوں کا
قید ہونا بنسبت بعض کے یعنی سرکش شیطان [illegible] بہکانے سے روکے جاتے ہیں کہ وہ بنسبت اور دنوں کے گناہ کم کرتے ہیں اور ایسے ویسے شیطان
مطلق [illegible] اور مطلق شیاطین [illegible] کے بہکانے سے روکے جاتے ہیں کہ وہ کبیرہ گناہوں سے باز رہتے ہیں اور اگر کرتے بھی ہیں بمقتضائے بشریت کے
تو توبہ و استغفار [illegible] بسبب بہکانے شیطان کے ہوتے ہیں اور بعضے بمقتضائے نفس کے یعنی شیطان کے بہکانے
سے [illegible] محفوظ رہتے ہیں اور جو کہ بمقتضائے نفس کے ہوتے ہیں وہ ان دنوں میں بھی ہوتے ہیں انتہی بمؤلف وعن عبد اللہ بن عمرو
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصیام والقرآن یشفعان للعبد یقول الصیام ای رب انی منعتہ الطعام والشہوات
بالنہار فشفعنی فیہ ویقول القرآن منعتہ النوم باللیل فشفعنی فیہ فیشفعان رواه البیہقی فی شعب الایمان
اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ اور قرآن شفاعت کرینگے واسطے بندے کے کہیگا روزہ
اے پروردگار تحقیق میں نے منع کیا اسکو کھانے سے اور شہوت کی چیزوں سے دن میں یعنی پانی اور جماع اور غیبت وغیرہ سے پس شفاعت قبول کر
میری اسکے حق میں اور کہیگا قرآن باز رکھا تھا میں نے اسکو نیند سے رات کو پس قبول کر شفاعت میری اسکے حق میں پس قبول کی جاویگی شفاعت
انکی روایت کی بیہقی نے شعب الایمان میں ف قرآن یعنی پڑھنا قرآن کا اور طیبی نے کہا کہ قرآن سے مراد تہجد اور قیام رات کا ہے اور شاید کہ
رمضان کی شفاعت سے گناہ مٹائے جاوینگے اور قرآن کی شفاعت سے درجے اعلی ملینگے وعن انس بن مالک قال دخل رمضان
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ہذا الشہر قد حضرکم وفیہ لیلۃ خیر من الف شہر من حرمہا فقد حرم الخیر
کلہ ولا یحرم خیرہا الا کل محروم رواه ابن ماجہ اور روایت ہے انس بن مالک سے کہا داخل ہوا رمضان پس فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ مہینا آیا ہو تمپر اور اسمین ایک رات ہو بہتر ہزار مہینون سے یعنی شب قدر جو شخص کہ محروم رہا اس سے
یعنی خیر اسکی سے کہ توفیق عبادت کی نہوئی اسمین اور قیام بعض شب کا بھی نکیا پس تحقیق محروم رہا ہر خیر سے اور نہین محروم کیا جاتا خیر
اسکی سے مگر ہر بدنصیب نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** آیا تمھارے پاس یعنی پس غنیمت جانو اسکے آنیکو دونون کو روزے رکھو اور قیام
کرو راتون کو اور مگر ہر بدنصیب یعنی جو کہ بدنصیب سعادت سے ہر اور نہین ذوق ہر اسکو عبادت مین وہی محروم رہتا ہر اسسے

وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ شَهْرٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهُ فَرِيْضَةً وَقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْهِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةً لِذُنُوْبِهِ وَعِتْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ اَجْرِهِ شَيْءٌ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ كُلُّنَا يَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ اَوْ تَمْرَةٍ اَوْ شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ وَمَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِيْ شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَاَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَاٰخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوْكِهِ فِيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَاَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ اور روایت ہو سلمان فارسی سے کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ آخر
دن شعبان کے یعنی خطبہ جمعکا یا وعظ کا پس فرمایا ای لوگو تحقیق سایہ ڈالا تمپر مہینے بڑے نے یعنی قریب آیا مہینا رمضان کا مہینا ہو
بابرکت مہینا ہو کہ اسمین ایک رات ہو بہتر ہزار مہینے سے یعنی لیلۃ القدر کیے اللہ تعالے نے روزے اسکے فرض اور کیا قیام رات اسکی کا
نفل جو کوئی نزدیکی ڈھونڈھے اللہ کی اسمین ساتھ کسی خصلت کے نیکی سے یعنی انواع نفل سے ہوتا ہو مانند اسکی کہ ادا کیا فرض سواے
رمضان کے یعنی نفل کا ایسا ثواب ہوتا ہو جیسے فرض کا اور دنون مین اور جسنے ادا کیا فرض رمضان مین یعنی بدنی یا مالی ہوتا ہو
مانند اسکے کہ ادا کیے ستر فرض سواے رمضان کے اور وہ مہینہ صبر کا ہو اور صبر ثواب اسکا بہشت ہو اور مہینہ غمخواری کا ہو اور مہینا ہو کہ
زیادہ کیا جاتا ہو اسمین رزق مومن کا یعنی رزق حسی اور معنوی اور مومن خواہ غنی ہو خواہ فقیر جسنے افطار کروایا رمضان مین روزہ دار
کو یعنی کسب حلال سے ہوتا ہو اسکے لیے سبب بخشش کا واسطے گناہون اسکے کے اور سبب آزادی ذات اسکی کا آگ سے اور ہوگا واسطے اسکے
ثواب مانند ثواب روزہ دار کے بغیر اسکے کہ کم ہو ثواب اسکے سے کچھ کہا ہمنے کہ یا رسول اللہ نہین ہر سب شخص کہ پاوین اسقدر کہ
افطار کرواوین ساتھ اسکے روزہ دار کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیتا ہو اللہ تعالے یہ ثواب اس شخص کو کہ افطار کروائے
روزہ دار کو ساتھ ایک گھونٹ لسی کے یا ایک کھجور کے یا ایک گھونٹ پانی کے اور جو شخص کہ پیٹ بھر دیگا روزہ دار کا پلاویگا اسکو اللہ
حوض میرے سے یعنی حوض کوثر سے پلانا کہ نہ پیاسا ہوگا یعنی بعد اسکے یہانتک کہ داخل ہو بہشت مین اور وہ مہینا ہو کہ پہلے اسکے
رحمت ہو اور بیچ مین اسکے بخشش ہو یعنی درمیانہ مغفرت کا ہو اور آخر اسکے آزادی ہو آگ سے یعنی یہ تینون چیزین مخصوص
ہی کے لیے مہر کی ہین انکا فروغ کے لیے اور جس شخص نے تخفیف کیا بوجھ لونڈی غلام سے بیچ رمضان کے بین بخشتا ہو
اللہ تعالے واسطے اسکے اور آزاد کرتا ہو اسکو آگ سے **ف** اور کیا قیام رات اسکی کا نفل یعنی کی شب بیداری اسکی واسطے

تراویح پڑھنے اور مانند اسکی کہ سنت ہو کیونکہ پس جسنے کیا یہ پہونچا ثواب عظیم کو اور جسنے ترک کیا اسکو محروم رہا خیر سے اور گرفتار ہوا اللہ تعالے کے عتاب مین اور ابو داؤد مین بیچ باب فی شہادۃ الواحد علی رؤیۃ ہلال رمضان کے آیا ہو فامر بلالا فنادی فی الناس ان یقوموا وان یصوموا یعنے جب گواہی گذری رمضان کے چاند کی تو حضرت نے حکم کیا بلال کو ندا کرنے کا پس ندا کی انھون نے لوگون مین یہ کہ قیام کرین یعنے تراویح پڑھین اور روزہ رکھین اور رہنا مہینا صبر کا ہو کہ بندہ رہتا ہو آدمی کھانے پینے وغیرہ سے اور رہنا مہینا غمخواری کا ہو کہ فقیرون اور بھوکون کی خبرگیری کرنی چاہیے اور یہان تک کہ داخل ہو بہشت مین اور یہ معلوم ہی ہو کہ جنت مین پیاس نہین ہونگی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے وانک لا تظمؤ فیہا یعنے اور تحقیق تو نہین پیاسا ہونیگا بہشت مین پس گویا کہ فرمایا کہ پیاسا نہین ہونیگا کبھی اور پہلے انکے رکھ یعنے وقت اوترنے جنت مین کا ہو اگر اسکی حیثیت ہو تو کوئی روزہ نہ رکھے اور نہ تراویح وغیرہ پڑھے اور بلایا کیا ہو جو لینے کام کو کروایا اسے ختم کر کر بسبب روزہ دار ہونے اسکے رہے وعن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل شہر رمضان اطلق کل اسیر واعطی کل سائل اور روایت ہو ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ داخل ہوتا مہینا رمضان کا چھوڑ دیتے ہر قیدی کو اور دیتے ہر مانگنے والے کو وقت چھوڑ دیتے ہر قیدی کو یعنے جو کہ قید کیے جاتے تھے واسطے حق اللہ تعالے کے یا واسطے حق بندون کے بندون کے حق کے لیے جو قید ہوتے انکے چھوڑنے سے مراد یہ ہو کہ انکو اٹھنے کہ کر چھڑوا دیتے تھے اور احتمال یہی ہو کہ جو قیدی کہ حضرت کے حق کے لیے ہوتے ہون انھین کو چھوڑتے ہون اور دیتے ہر مانگنے والے کو حضرت سواے رمضان کے بھی ہر سائل کو دیتے تھے پس یہان مراد یہ ہو کہ زیادہ عادت سے دیتے تھے ع ر مولانا عبد العزیز وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الجنۃ تزخرف لرمضان من راس الحول الی حول قابل قال فاذا کان اول یوم من رمضان ھبت ریح من تحت العرش من ورق الجنۃ علی الحور العین فیقلن یا رب اجعل لنا من عبادک ازواجا تقر بہم اعیننا وتقر اعینہم بنا روی البیہقی الاحادیث الثلثۃ فی شعب الایمان اور روایت ہو ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق بہشت زینت کرتی ہو واسطے آنے رمضان کے سر سال سے سال آیندہ تک کہا پس جسوقت کہ ہوتا ہو پہلا دن رمضان کا چلتی ہو باؤ نیچے عرش کے پتون بہشت کے سے اوپر حور عین کے پھر کہتی ہین حورین اے رب ہمارے کر دان ہمارے لیے اپنے بندون سے خاوند ٹھنڈے ہون لینے لذت اٹھاوین بسبب انکے لینے بسبب محبت انکی کے آنکھین ہماری اور ٹھنڈی ہون آنکھین انکی بسبب ہمارے نقل کیں بیہقی نے تینون حدیثین شعب الایمان مین ف سر سال سے سال آیندہ تک سر سال غرہ محرم سے ہو اور لیسے نہین ہو کہ یہ سر سال غرہ شوال سے ہو حاصل یہ کہ جنت تمام سال بناو کرتی رہتی ہو واسطے آنے رمضان کے اور واسطے اس چیز کے کہ رمضان مین ہوتی ہو یعنے کثرت مغفرت کی اور بلند ہونے درجات جنت مین اور اپنے بندون سے یعنے جو کہ نیک ہین اور روزہ دار ہین اور تراویح وغیرہ انکو پڑھتے ہین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی بندہ کہ روزہ رکھے ایک دن رمضان سے مگر بیاہ دی گئی اسکو بیچ حور عین سے بیچ خیمہ موتی کے جیسے کہ بیان کیا اللہ تعالے نے حور مقصورات فی الخیام رع وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال یغفر لامتہ فی اخر لیلۃ فی رمضان قیل یا رسول اللہ اھی لیلۃ القدر قال لا ولکن العامل انما یوفی اجرہ اذا قضی عملہ رواہ احمد اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش کیجاتی ہو واسطے امت حضرت کے یعنے جو کہ روزہ دار ہین بیچ آخر رات رمضان کے کہا گیا یا رسول اللہ کیا وہ لیلۃ القدر ہو

فرمایا نہیں ولیکن کام کرنے والا سوائے اسکے نہیں کہ پوری دیا جاتا ہے مزدوری اپنی جبوقت کہ کرچکتا ہے کام اپنا نقل کی یہ احمد نے ف
لیکن یہ مغفرت بسبب شب قدر کے نہیں بلکہ بسبب فراغت پانیکے ہے کام سے کہ وہ رکھنا روزہ کا ہے اور اوپر جو کہا نیز لا معلوم حضرت نے
جو لفظ فرمایا تھا اسکے معنی ابو ہریرہ نے بیان کیے یا لفظ حضرت کا کہ وہ لفظ یون ہے نیز لا متی ع ع

بَابُ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

باب بیچ بیان دیکھنے چاند کے یعنی پہلی رات کے چاند کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوْا لَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلٰثِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ روزہ رکھو یعنی بہ نیت رمضان کے تیسویں شعبان کو یہانتک کہ دیکھو چاند اور نہ افطار کرو یہانتک کہ دیکھو اسکو یعنی عید کے چاند کو پس اگر ڈھانکا جاوے چاند تمپر یعنی تیسویں شب کو بسبب ابر کے یا دھوئیں کے یا غبار کے یا کسی اور سبب سے پس اندازہ کرو واسطے اسکے یعنی تیس دن پورے کرلو اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا حضرت نے مہینا ہوتا ہے کبھی انتیس رات کا پس نہ روزہ رکھو یعنی بقصد رمضان کے یہانتک کہ دیکھو چاند پس اگر ابر کیا جاوے تمپر پوری کرو گنتی تیس دن کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہ روزہ رکھو یہانتک کہ دیکھو چاند الخ یعنی دیکھو چاند یا ثابت ہو تمھارے نزدیک رویت چاند کی ساتھ گواہی کے کہ تفصیل اسکی دوسری فصل میں مذکور ہوویگی انشاء اللہ تعالے اور یہ جو فرمایا کہ مہینا کبھی ہوتا ہے انتیس رات کا اسمین رغبت دلائی اوپر تلاش کرنے چاند کے تیسویں شب کو ع

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوْا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلٰثِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھو بعد دیکھنے چاند کے اور افطار کرو یعنی عید کرو بعد دیکھنے چاند کے پس اگر ابر کیا جاوے تمپر پس پوری کرو گنتی شعبان کی تیس دن نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف گنتی شعبان کی تیس دن اور اسی طرح رمضان کی تیس دن پوری کرو ع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَعَقَدَ الْاِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ ثُمَّ قَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِيْ تَمَامَ الثَّلٰثِيْنَ يَعْنِيْ مَرَّةً تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ وَمَرَّةً ثَلٰثِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ہم یعنی عرب جماعت ہیں امی کہ ساتھ کتاب نہیں جانتے ہیں مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا اور بند کیا انگوٹھے کو تیسری بار میں یعنی دو بار تو دونوں ہاتھ کی انگلیاں بند کر کر کھول کھول دین اور تیسری بار میں تو انگلیاں کھولیں اور ایک انگوٹھا بند رکھا واسطے گنتی کرنے انتیس کے پھر فرمایا مہینا ہوتا ہے ایسا اور ایسا اور ایسا یعنی اس بار تیسری دفعہ میں انگوٹھا نہ بند کیا واسطے گنتی کرنے تیس کے جیسا کہ کہا یعنی پورا تیس کا مراد یہ کہ ایک دفعہ انتیس کا ہوتا ہے اور ایک دفعہ تیس کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف امی عرب کو اسلیے کہا کہ جیسے کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے تھے ویسے ہی رہتے تھے لکھنے پڑھنے نہیں تھے اور یہ بات باعتبار اکثر کے ہے کہ اکثر اہل عرب ایسے ہی ہوتے تھے نسبت یا مراد یہ ہے کہ اچھی طرح حساب و کتاب نہیں جانتے اور بعضی حدیث کہتے ہیں کہ عمل کرنا قاعدوں پر نجوم کے ہمارا طریقہ نہیں ہے بلکہ علم ہمارا متعلق ہے ساتھ رویت چاند کے پس دیکھتے ہیں ہم اسکو ایکبار انتیس کا اور ایکبار تیس کا اور دونوں جگہ کہ جیسے سیدون پر لفظ لیتا ہے کلام راوی کا ہے کہ ساتھ پہلی لفظ یعنی کے اشارہ اخیر کو بیان کیا پھر ساتھ دوسری لفظ یعنی کے دونوں اشارہ کو کھول دیا ع

وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی بکرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مہینے عید کے نہیں ناقص ہوتے رمضان اور ذیحجہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف رمضان کو عید باعتبار اسکے فرمایا کہ قریب ہے عید کے اور معنی حدیث کے یا تو یہ ہیں کہ ایک سال میں مہینا رمضان کا اور ذیحجہ کا دونوں ناقص نہیں ہوتے ہیں یعنی انتیس انتیس دن کے نہیں ہوتے یا یہ معنی کہ حضرت کے زمانہ میں ناقص نہیں ہوتے تھے اور یا یہ کہ باعتبار حکم اور ثواب کے ناقص نہیں ہوتے اگرچہ گنتی میں ایک انتیس کا ہوا ور ایک اونتیس کا یا دونوں انتیس کے ہوں ثواب پورے تیس کا ہوتا ہے ○ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ آگے رکھے ایک تمہارا رمضان سے روزہ ایک دن کا یا دو دن کا مگر یہ کہ ہو ایک شخص کہ رکھتا ہو عادت روزہ رکھنے کی پس چاہیے کہ روزہ رکھے اس دن کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی عادت اسکی تھی کہ مثلاً پیر یا جمعرات کو روزہ نفل رکھتا تھا اتفاقاً پہلے رمضان کے وہی دن واقع ہوا تو اسکو منع نہیں اسدن روزہ رکھنا اور جسکو عادت نہو تو وہ نہ رکھے اور نہی اسمیں تنزیہی ہے اور منع اسلیے فرمایا کہ تا نفل و فرض مل نہ جاویں اور مشابہت ساتھ اہل کتاب کے نہو کہ وہ فرض روزوں کے ساتھ اور بھی ملا لیتے ہیں اور کہا مظہر نے کہ مکروہ ہے روزہ آخر شعبان میں ایک روزہ یا دو روزے ○ ○ یہ روزہ یوم الشک کا نہیں ہے بلکہ مطلق ایک یا دو روزے آخر شعبان کے ساتھ منع فرمایا سوائے روزے عادت کے ○ مولانا

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُومُوا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبوقت کہ گذرے آدھا مہینا شعبان کا پس نہ رکھو روزے نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یعنے سوائے روزے قضا کے یا اور واجب روزے ترک کیجئے بعد گذرنے آدھے مہینے شعبان کے یہ نہی تنزیہی ہے واسطے شفقت امت کے تا ضعف نہ لاحق ہو اور مہینے کے روزے رمضان کے دشوار نہوں اور کہا قاضی نے کہ یہ نہی انکے حق میں ہے کہ جو طاقت پے در پے روزے رکھنے کی نہ رکھے پس مستحب ہے انکو افطار کرنا جیسے کہ مستحب ہے افطار عرفہ کا تا کہ قوت ہو دعا پر اور جو قدرت رکھتا ہو انکے لیے نہی نہیں اسلیے کہ ثابت ہوا ہے حضرت سے کہ تمام مہینے شعبان کے میں روزے رکھتے تھے ○ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْصُوا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گنو مہینا شعبان کا واسطے رمضان کے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے شعبان کے مہینے کے دن گنتے رہو تا کہ یاد رہو شمار رمضان کا ○ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ کہا نہیں دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ روزے رکھتے ہوں دو مہینے پے در پے مگر شعبان اور رمضان نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف یعنے تمام مہینے شعبان کے میں بھی روزے رکھتے اور مفصل معنی اس حدیث کے باب صیام التطوع میں بیان ہونگے انشاء اللہ تعالے ○ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عمار بن یاسرؓ سے کہ

کہا جو شخص کہ روزہ رکھے اسدن کہ شک کیا جاتا ہے اسمین پس تحقیق نافرمانی کی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف شعبان کی تیسوین شب کو جو چاند بسبب ابر وغیرہ کے نہ معلوم ہو یا گواہی دے چاند دیکھنے کی ایک شخص پھر رد کیا جاوے گواہی اس شخص کی یا دو فاسق گواہی دین پھر رد کیا جاوے گواہی انکی اسکی صبح کو دن جو ہوا اسکو دن شک کا کہتے ہین اسلیئے کہ احتمال ہے کہ رمضان کا دن ہووے اور یہ بھی احتمال ہے کہ رمضان کا نہو اور اگر ابر نہو اسکی شب کو اور نہ کوئی چاند دیکھے تو وہ دن شک کا نہین ہے دن شک کے روزہ رکھنا ساتھ نیت رمضان کے اور اور واجب کے مکروہ ہے اور اسدن نفل روزہ رکھنے کی تفصیل یہ ہے کہ اگر ایک شخص اول شعبان سے روزے رکھتا چلا آتا ہو یا ایک شخص کی عادت کا دن اس روز آ پڑا ہے کہ بیان انکا اوپر ہو چکا تو افضل ہے اسکو روزہ رکھنا اسدن کا اور اسی طرح افضل ہے یہ روزہ یوم الشک کا انکے لیئے کہ تین دن آخر شعبان مین روزے رکھتا ہو اور اگر ایسا نہو تو خواص روزہ رکھیں اسدن ساتھ نیت نفل کے اور عوام دوپہر تک انتظار کر کر افطار کرین ابن عمر اور اور بہت صحابہ کا معمول تھا کہ جب انتیس روز شعبان کے گذرتے تو تلاش کرتے چاند کی اگر دیکھتے چاند یا خبر سنتے چاند کی روزہ رکھتے والا اگر مطلع صاف ہوتا ابر و غبار سے افطار کرتے اور اگر صاف نہوتا روزہ رکھتے اور حمل کیا ہے اسکو علما نے روزے نفل پر اور حدیث عمار بن یاسر کی مین جو منع ہے روزہ تو مراد اس سے یہ ہے کہ ساتھ نیت رمضان یا اور واجب کے رکھے واللہ اعلم اور خواص وہ ہین کہ جو جانتے ہون نیت کرنی روزہ شک کے دن کی اور جو نجانتے ہون وہ عوام ہین اور نیت اسکی اسطرح ہے کہ نیت کرے نفل کی وہ شخص کہ نہ عادت رکھتا ہو اسدن کے روزے کی اور نہ خیال آوے اسکے دل مین یہ کہ اگر ہو آج دن رمضان کا تو یہ روزہ بھی رمضان کا ہے اور مکروہ ہے اسطرح نیت کرنی کہ اگر کل رمضان ہو تو یہ روزہ رمضان مین محسوب ہو اور اگر رمضان نہو تو نفل یا اور واجب مین محسوب ہو لیکن اگر ثابت ہوگا رمضان کا ہونا تو یہ روزہ رمضان کا ہوگا اور اگر یون نیت کرے کہ کل اگر رمضان ہوا تو مین روزہ رمضان کا رکھونگا ورنہ نہین تو نہین اسطرح روزہ نہین صحیح ہونیکا نہ نفل ہوگا اور نہ رمضان کا اگرچہ ثابت ہوا اسدن رمضان کا ہونا لمعات + و فتاوی عالمگیری وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْهِلَالَ يَعْنِي هِلَالَ رَمَضَانَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ أَذِّنْ فِي النَّاسِ أَنْ يَصُومُوا غَدًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہے ابن عباس سے کہا آیا ایک اعرابی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق مین نے دیکھا چاند یعنی چاند رمضان کا پس فرمایا حضرت نے کیا گواہی دیتا ہے تو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہا کہ ہان فرمایا حضرت نے کیا گواہی دیتا ہے تو یہ کہ محمد پیغمبر خدا کا ہے کہا کہ ہان فرمایا حضرت نے اے بلال پکار دے لوگون مین کہ روزہ رکھین کل کو نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ جو کوئی مستور الحال ہو یعنی فاسق ہونا اسکا معلوم نہو مقبول ہے گواہی اسکی رمضان کے چاند مین اور شرط نہین لفظ شہادت کا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ گواہی ایک کی مقبول ہے رمضان کے چاند مین چنانچہ مذہب حنفیہ مین صحیح یہی ہے کہ ثابت ہوتا ہے چاند رمضان کا ساتھ خبر ایک شخص عادل یا مستور الحال کے عادل سے مراد یہ ہے نیکوکار ہو اور مستور الحال سے وہ کہ جسکا حال کچھ معلوم نہو اور شرط نہین لفظ شہادت کا اور گواہی ایک کی اس صورت مین ہے کہ ابر و غبار ہووے یا چاند رات کو ابر ہو تو شرط ہے کہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتین عادل حر گواہی دین اور لفظ شہادت بھی شرط ہے اور اگر ابر و غبار نہو تو دونون مین شرط ہے گواہی جماعت کثیر کی اور مراد کثیر سے اتنے لوگ ہین کہ ساتھ خبر انکی کے ظن غالب ہو اور تحقیق۔

مدوی کی مفوض ہو طرف رائے امام کے اور بعضوں کے نزدیک جماعت کثیر سے مراد ایک محلہ کے لوگ ہیں اور ابو یوسفؒ سے ایک روایت ہو کہ پچاس مرد ہوں وغیرہ **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَرَاءَى النَّاسُ الْهِلَالَ فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي رَأَيْتُهُ فَصَامَ وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ** اور روایت ہو ابن عمرؓ سے کہا جمع ہوئے لوگ چاند دیکھنے کے لیے پس خبر دی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تحقیق دیکھا میں نے چاند پس روزہ رکھا اور حکم فرمایا لوگوں کو ساتھ روزے کے نقل کی یہ ابو داؤد اور دارمی نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَفَّظُ مِنْ شَعْبَانَ مَا لَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهِ ثُمَّ يَصُومُ لِرُؤْيَةِ رَمَضَانَ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلَاثِينَ يَوْمًا ثُمَّ صَامَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ** روایت ہو عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت گنتے رہتے دن مہینے شعبان کے اس قدر کہ نہ گنتے سوائے شعبان کے پھر روزہ رکھتے وقت دیکھنے چاند رمضان کے پس اگر ابر کیا جاتا اوپر گنتے تیس دن پھر روزہ رکھتے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف شعبان کے ایام بہت گنتے رہتے اسلیے کہ رمضان کے چاند میں غلطی نہ پڑے اور اور مہینوں کے دنوں کی اتنی محافظت نہ کرتے اسلیے کہ اور مہینوں سے کوئی امر شرعی متعلق نہیں مگر حج کے مہینے سے البتہ ہو سو وہ نادر ہو نہیں محتاج ہوتا طرف اسکے ہر کوئی ہر سال **وَعَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ تَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَلَقِينَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْنَا إِنَّا رَأَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ أَيَّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ قُلْنَا لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَهُوَ لِلَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ أَهْلَلْنَا رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَدْ أَمَدَّهُ لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہو ابی البختری سے کہ کہا نکلے ہم یعنی اپنے شہر سے کوفہ تھا عمرہ کرنے کے لیے پس جب کہ اترے ہم بطن نخلہ میں کہ نام ایک مکان کا ہو درمیان مکہ اور طائف کے جمع ہوئے ہم چاند دیکھنے کے لیے پس کہا بعضی قوم نے کہ وہ تیسری شب کا ہو اور کہا بعضی قوم نے کہ وہ دوسری شب کا ہو پھر ملاقات کی ہم نے ابن عباسؓ سے پس کہا ہم نے تحقیق دیکھا ہم نے چاند پس کہا بعضوں نے تیسری شب کا ہو اور کہا بعضوں نے دوسری شب کا پس کہا ابن عباسؓ نے کس رات دیکھا تم نے اسکو کہا ہم نے دیکھا ہم نے رات ایسی اور ایسی کو یعنی فلانی شب کو بتایا اسکو کہ دیکھا تھا ہم نے منگل کی شب میں یا منگل کی شب میں پس کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرائی مدت رمضان کی وقت دیکھنے چاند کے یعنی جب چاند دیکھیں رمضان کریں پس وہ اس رات کا ہو کہ دیکھا تھے اسکو تم نے اس میں اور ایک روایت میں ابی البختریؒ سے ہو کہا کہ دیکھا ہم نے چاند رمضان کا اور ہم تھے ذات عرق میں کہ نام ایک جگہ کا ہو قریب بطن نخلہ مذکورہ کے پس بھیجا ہم نے ایک شخص کو طرف ابن عباسؓ کے کہ پوچھے انسے یعنی یہ کہ کس رات کا ہو یہ چاند بسبب اختلاف مذکور سے پس کہا ابن عباسؓ نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے دراز کی مدت شعبان کی تا وقت دیکھنے چاند رمضان کے پس اگر ابر کیا جاوے تم پر پس پوری کرو گنتی یعنی تیس دن شمار کرو اور روزہ رکھو نقل کی یہ مسلم نے ف حاصل یہ کہ مدار چاند کے دیکھنے پر ہو اعتبار اسکے بڑے ہونیکا کچھ نہیں بلکہ وارد ہوا ہو کہ بڑا ہونا ہلالوں کا قیامت کے علامتوں سے ہو اور روایت ہو دوسری منافی پہلی روایت کی نہیں واسطے احتمال اسکے کہ وہ دیکھنے کے لیے جمع ہوئے ہوں ذات عرق میں اور اختلاف کیا ہو اسمیں پھر بھیجا آدمی پوچھنے کے لیے ابن عباسؓ کے پاس پس جواب مذکور دیا انکو پیچھے اسکے جب پہنچے ہوں بطن نخلہ میں

پوچھا ہو اسکے بالمشافہ پس جواب دیا ہو انکو مطابق پہلے جواب کے اور اگر شعبان کے تیسوین تاریخ چاند دیکھے دنکو پہلے زوال کے یا بعد زوال کے
تو وہ شب آئندہ کا ہی پس حکم رمضان ہو نیکا اور روزہ رکھنے کا نہین کیا جاویگا اور اسی طرح رمضان کی تیسوین کو دیکھے تو بھی شب آئندہ کا گنا
جاویگا پس روزہ افطار نہین کیا جاویگا اور نہ حکم عید کا کیا جاویگا اور واجب علی الکفایہ ہی لوگون پر کہ تلاش کرین چاند کی تیسوین شب شعبان کی
اور جب ثابت ہوگا چاند ایک جگہ تو لازم ہوگا سبھون پر روزہ رکھنا بموجب ظاہر روایت کے اختلاف مطالع کا معتبر نہین مثلاً اگر دہلی مین شب جمعہ کو چاند
دیکھین اور دوسری جگہ ہفتہ کی شب کو رویت دہلی کی معتبر ہی اور سب جگہ جمعہ سے روزہ رکھنا لازم ہوگا اور جو کوئی چاند رمضان کا دیکھے اور شہادت اسکی قبول نہ
کیا جاوے قول اسکا تو اسکو روزہ رکھنا چاہیے اور اگر افطار کریگا اس روزہ کو تو قضا لازم آئیگی فقط شروع باب ہے یہ باب ہی بیچ مسائل متفرقہ
روزون کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کھاؤ اسلیے کہ تحقیق بیچ کھانے سحر کے برکت ہی نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے **ف** سحری کھاؤ یعنے سحر کے وقت کچھ نہ کچھ چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ سحری کھاؤ اگرچہ ایک گھونٹ پانی کا ہو اور اصل مین سحر بسکون حا کے
کہتے ہین اور سحر کہتے ہین پچھلے حصے اخیر رات کو اور سحور سین کے زبر سے اسم ہی کھانے پینے اخیر شب کا اور ساتھ پیش سین کے مصدر ہی یعنے کھانا
کھانا اسوقت اور روایت مشہور نزدیک محدثین کے ساتھ زبر کے ہی اور بعضون نے کہا صواب ساتھ پیش کے ہی اسلیے کہ اجر فعل مین ہوتا ہی
نہ طعام مین اور برکت ہی اور مراد برکت سے یہ ہی کہ اجر عظیم ہوتا ہی بسبب بجالانے سنت کے اور قوت ہوتی ہی روزہ رکھنے کی **وَعَنْ
عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتَابِ اَكْلَةُ السَّحَرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ**
اور روایت ہی عمرو ابن العاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرق درمیان روزے ہمارے کے اور روزون اہل کتاب کے یعنے یہود
و نصاریٰ کے کھانا سحر کا ہی نقل کی یہ مسلم نے **ف** اہل کتاب کے ہان حرام تھا کھانا رات کو بعد سو رہنے کے اور ہمارے ہان بھی ابتدائے اسلام
مین یہی حکم تھا پھر مباح ہوا پس مخالفت کرنی انکی شکر گذاری اس نعمت کی ہی **وَعَنْ سَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی سہل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہینگے
لوگ ساتھ بھلائی کے جبتک کہ جلدی کرینگے افطار مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے بعد غروب ہونے آفتاب کے افطار کرنے مین
دیر نہ لگاوے اور علامت غروب ہونے آفتاب کی شہرون مین یہ ہی کہ مشرق کی جانب سیاہی بلند ہوجاوے یعنے جہان سے صبح صادق
شروع ہوتی ہی وہانتک پہونچ جاوے یعنی بیچ آسمان کے پہونچنا سیاہی کا شرط نہین پس جلدی کرنے مین مخالفت ہوتی ہی ساتھ
اہل کتاب کے کہ وہ تاخیر کرتے ہین یہانتک کہ ستارے گھنے نکلین اور ہماری ملت مین یہی عادت اہل بدعت کی ہی یعنے رافضیون کی
انکی بھی مخالفت ہوجاتی اسمین کہ یہی ضروری اور سنت ہی پہلے نماز مغرب سے افطار کرنا بموجب حدیث صحیح کے **وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آوے رات اس جگہ سے یعنے مشرق کی جانب
سے سیاہی رات کی اٹھے اور جاوے دن اسجگہ سے یعنے مغرب سے اور چھپ جاوے آفتاب یعنے سب پس تحقیق افطار کیا روزہ دار نے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** چھپ جاوے آفتاب یہ تاکید ہی پہلے جملون کی اور افطار کیا یعنے حکماً یا افطار کرنے والا ہوچکا اگرچہ کھاوے
پیوے نہین اور بعضون نے کہا کہ داخل ہوا وقت افطار مین و لیکن پہلے معنی بہتر ہین جاہیے کہ افطار کرے **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ**

نَهٰى رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِی الصَّوْمِ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ اِنَّکَ تُوَاصِلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَاَیُّکُمْ مِثْلِیْ اِنِّیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طے کے روزے رکھنے سے پس کہا ایک شخص نے حضرت کو کہ آپ طے کا روزہ رکھتے ہیں یا رسول اللہ فرمایا کون ہے تم میں مانند میرے تحقیق میں رات گذارتا ہوں کھلاتا ہے مجھکو رب میرا اور پلاتا ہے مجھکو نقل کی بخاری اور مسلم نے ف طے کا روزہ اسکو کہتے ہیں کہ دو روزے یا زیادہ رکھے اسطرح کہ درمیان میں افطار نکرے اسلیے منع کیا کہ سبب ضعف کا ہوتا ہے اور وہ باعث قصور کا اور طاعات میں ہوتا ہے اور اختلاف ہے علما کو اسمین کہ روزہ طے کا سوا حضرت کے اوروں کے لیے جائز ہے یا حرام ہے یا مکروہ ہے بعضے تو کہتے ہیں کہ جائز ہے انکے لیے کہ قادر ہوا ہے اور نہی رحمت اور شفقت اور تخفیف کے لیے ہے اور سند انکی یہ حدیث حضرت عائشہؓ کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا لوگوں کو وصال سے واسطے رحمت کے انپر اور بعضے صحابہؓ سے مثل عبد اللہ بن زبیر وغیرہ کے اور تابعین سے مثل عبد اللہ بن ابی نعیم اور عامر بن عبد اللہ بن زبیر اور ابراہیم تیمی کے رکھنا انکا منقول ہے اور اکثر کہتے ہیں کہ جائز نہیں اور امام ابو حنیفہ اور مالکؒ اور شافعیؒ نے مکروہ کہا ہے اسکو اور اختلاف کیا ہے کہ کراہیت تحریمی ہے یا تنزیہی ہے اور صحیح تحریمی ہے کہ مکروہ تحریمی ہے اور جمہور علما اسپر ہیں کہ یہ خصائص حضرت کے سے ہے اور ظاہر حدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے اور اہل سلوک کہ شوق ریاضت اور نفس کشی کا رکھتے ہیں افطار کرتے ہیں ساتھ جلوہ یا پنیے تا حقیقت وصال سے نقل جاویں واللہ اعلم اور کھلاتا ہے الخ کھلانے پلانے سے مراد کیا ہے اسمین کئی قول ہیں قول مختار یہ ہے کہ مراد کھلانا پلانا غذا کا نہیں ہے بلکہ غذاے روحانی مراد ہے کہ اسسے فیض وقوف معارف اور لذت مناجات اور طاعات کے حاصل ہوتی تھی انکے سبب سے غذای جسمانی سے مستغنی تھے اور تجربہ ہے انکا محبوں مجازیہ اور مسروروں سے میں کیا گیا ہے پھر جای محبت حقیقی اور مسرت معنوی ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ عَنْ حَفْصَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یُجْمِعِ الصِّیَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِیَامَ لَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَفَہٗ عَلٰی حَفْصَۃَ مَعْمَرٌ وَالزُّبَیْدِیُّ وَابْنُ عُیَیْنَۃَ وَیُوْنُسُ الْاَیْلِیُّ کُلُّھُمْ عَنِ الزُّھْرِیِّ روایت ہے حفصہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نیت کرے روزہ کی پہلے فجر کے پس نہیں روزہ واسطے اسکے یعنے کامل روزہ نہیں ہوتا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ۔ اور ابو داؤد نے موقوف بیان کیا اسکو حفصہ پر معمر اور زبیدی اور ابن عیینہ اور یونس ایلی نے سبھی نے نقل کیا زہری سے ف ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر نیت روزے کی رات سے نکرے تو درست نہیں خواہ روزہ فرض ہو خواہ واجب خواہ نفل ولیکن علما نے اختلاف کیا ہے اسمین مذہب امام مالکؒ کا تو یہی ہے کہ شرط ہے نیت رات سے کرنی ہر طرح کے روزے میں اور امام شافعیؒ اور امام احمدؒ بھی اسی کے قائل ہیں سوائے نفل کے نفل میں امام احمدؒ کے نزدیک زوال سے پہلے پہلے جائز ہے اور شافعیؒ کے نزدیک ایک قول یہ غروب سے پہلے پہلے تک بھی جائز اور مذہب ہمارا یہ ہے کہ روزہ رمضان اور نفل اور نذر معین میں جائز ہے نیت کرنی آدھے دن شرعی کے پہلے پہلے اور آدھا دن شرعی پہلے زوال کے ہے اور قضا اور کفارہ اور نذر مطلق کے لیے شرط ہے نیت کرنی رات سے اور دلیلیں سبھوں کی فقہ کی کتابوں میں مذکور ہیں اور سبھی یعنے معمر اور زبیدی اور ابن عیینہ اور یونس نے روایت کیا ہے زہری سے اور موقوف رکھا ہے حفصہؓ پر اور حدیث موقوف قول صحابی کو کہتے ہیں ۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ اَحَدُکُمْ وَالْاِنَاءُ فِیْ یَدِہٖ فَلَا یَضَعْہُ حَتّٰی یَقْضِیَ حَاجَتَہٗ مِنْہُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ سنے اذان یعنے صبح کی ایک تمہارا اور برتن ہو اسکے ہاتھ میں یعنے ارادہ پانی پینے کا یا کچھ کھانے کا ... پس نہ رکھے اسکو یہانتک کہ روا کرے حاجت اپنی اس سے

نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی اسوقت ہو کہ یقینا جانے کہ صبح نہیں ہوئی یا گمان غالب ہو نہ ہونے صبح کا لیکن اگر یقین ہو صبح ہونے کا یا گمان ہو اسکا تو مکروہ ہے کھانا پینا سو توقف نکرے اور اگر جانے کہ صبح ہو گئی ہے یا گمان ہوا سکا تو موقوف کرے اور کہا ابن ملک نے کہ اگر نجانے طلوع ہونا صبح کا تو نہ موقوف کرے اور اگر جانے کہ طلوع ہوئی ہے صبح یا شک ہوا سکا تو موقوف کرے اور بعضون نے کہا کہ مراد اذان سے اذان مغرب کی ہے یعنی اگرچہ ترک کرنا کھانے پینے کا وقت اذان کے مسنون ہے لیکن افطار کے وقت اذان مغرب کی سنے اور کچھ پیتا ہو تو پینا موقوف نکرے بلکہ پی رہے اور پھر نماز کو جاوے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَحَبُّ عِبَادِیْ اِلَیَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے بہت پیارا میرے بندوں میں طرف میرے وہ ہے کہ جلدی کرے افطار میں نقل کی یہ ترمذی نے ف بہت پیارا اسلیے ہوتا ہے کہ متابعت کرتا ہے سنت کی اور مخالفت کرتا ہے اہل کتاب کی اور روافض کی وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَاِنَّهُ بَرَكَةٌ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَاءٍ فَاِنَّهُ طَهُوْرٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ وَلَمْ يَذْكُرْ فَاِنَّهُ بَرَكَةٌ غَيْرُ التِّرْمِذِیِّ اور روایت ہے سلمان بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ افطار کرے ایک تمہارا پس چاہیے کہ افطار کرے کھجور پر پس تحقیق کھجور سبب برکت کی ہے پس اگر نپاوے کھجور پس افطار کرے پانی پر پس تحقیق وہ پاک کرنے والا ہے نقل کی یہ احمد و ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ و دارمی نے اور نہیں ذکر کیا کسی نے لفظ فانہ برکۃ سوائے ترمذی کے ف امر اس حدیث میں استحباب کے لیے ہے اور شاید حکمت کھجور سے افطار کرنے میں یہ ہے کہ جب معدہ خالی ہوتا ہے اور خواہش کھانے کی ہوتی ہے تو کھانے کو معدہ خوب قبول کرتا ہے پس اوّل حالت میں جو شیرینی معدے میں پہونچتی ہے تو بدن کو نہایت فائدہ ہوتا ہے اسلیے کہ شیرینی سے قوۃ قوی میں جلدی سرایت کرتی ہے خصوصاً قوۃ باصرہ کو شیرینی سے بہت فائدہ ہوتا ہے اور شیرینی عرب میں اکثر کھجور ہی کی ہوتی ہے اور انکے مزاجوں کو مناسبت اسکے ساتھ بہت ہے اسلیے اس سے افطار کرنیکو فرمایا اور کھجور نپاوے تو پانی سے افطار کرے کہ اسمیں نیک فالی ہے ساتھ طہارت ظاہر و باطن کے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّیَ عَلٰى رُطَبَاتٍ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِّنْ مَّاءٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتے پہلے نماز مغرب کے چند تازی کھجوروں سے پس اگر نہوتیں تازی کھجوریں تو افطار کرتے خشک کھجوروں سے پس اگر نہوتیں خشک کھجوریں تو پیتے چند چلو پانی کے یعنے تین چلو نقل کی یہ ترمذی و ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے ف ابو یعلی نے روایت کیا ہے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے افطار کرنا تین کھجوروں سے یا ایسی چیز سے کہ نہ پہونچی اسکو آگ اور بعضوں نے جو کہا ہے کہ سنت مکہ میں یہ ہے کہ مقدم کرے آب زمزم کو کھجوروں پر یا ملاوے اسکو ساتھ اس پانی کے یہ قول مردود ہے اسلیے کہ یہ خلاف اتباع کی ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سال فتح میں بہت دنوں مکے میں رہے آپ سے یہ نہیں نقل کیا گیا وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا اَوْ جَهَّزَ غَازِيًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَوَاهُ مُحْيِی السُّنَّةِ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ صَحِيْحٌ اور روایت ہے زید بن خالد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ افطار کرواوے روزہ دار کو یا سامان درست کردے کسی غازی کا پس اسکو ثواب مانند ثواب اسکے کے ہے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور روایت کی یہ محی السنہ نے شرح السنہ میں اور کہا یہ صحیح ہے ف یعنے جیسا ثواب روزہ دار کو روزے کا ہوتا ہے اور غازی کو جہاد کا ویسا ہی افطار کرنے والے کو اور سامان جہاد

درست کر دینے والے کو بھی ہوتا ہے اسلیے کہ صدقہ دو ہوا ایک کا وعن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا افطر قال ذهب
الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء الله تعالى رواه ابو داود اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جب افطار کرتے فرماتے گئی پیاس اور تر ہوئیں رگیں اور ثابت ہوا ثواب اگر چاہا خدا تعالی نے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی غرض حضرت کی
عبادت پر کہ مشقت عبادت کی تھوڑی سی ہے اسلیے کہ جاتی رہتی ہے اور ثواب بہت ہے اسلیے کہ ثابت و باقی رہتا ہے وعن معاذ بن زهرة
قال ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا افطر قال اللهم لك صمت وعلى رزقك افطرت رواه ابو داود مرسلا اور روایت ہے معاذ بن زہرہ سے
کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب افطار کرتے فرماتے یا الہی تیرے ہی لیے روزہ رکھا میں نے اور تیرے ہی رزق پر افطار کیا میں نے نقل کی ابو داؤد
نے بطریق ارسال کے ف کہا ابن ملک نے کہ حضرت یہ دعا بعد افطار کے پڑھتے تھے اور بعد اسکے جو لوگوں نے وبک آمنت وعلیک توکلت زیادہ
کر لیا ہے کچھ اصل اسکی نہیں اگرچہ معنی صحیح ہیں اور روایت کیا ابن ماجہ نے کہ روزہ دار کے لیے نزدیک افطار اسکے کے ایک دعا ہے کہ رد نہیں کیجاتی ہے
یعنی وارد ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے یا واسع الفضل اغفر لی اور تھے پڑھتے یہ بھی الحمد للہ الذی اعاننی فصمت ورزقنی فافطرت
انتہی **الفصل الثالث** عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال الدين ظاهرا ما عجل
الناس الفطر لان اليهود والنصارى يؤخرون رواه ابو داود وابن ماجة اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگا دین غالب جبتک جلدی کرینگے لوگ افطار کرنے میں اسلیے کہ یہود و نصاری دیر کرتے ہیں افطار میں نقل کی یہ ابو داؤد
و ابن ماجہ نے ف دیر کرتے ہیں افطار میں یعنے اسقدر کہ تارے نکل آویں اور ہمارے زمانے میں یہی حال ہے رافضیوں کا پس انکے خلاف
میں غلبہ اور شوکت دین کی ہے اور اسمیں دلیل ہے اسپر کہ مضبوطی و غلبہ دین کا بیچ مخالفت اعدای دین کے ہے اور انکی موافقت میں نقصان دین کا ہے
جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا الیہود والنصاری اولیاء بعضہم اولیاء بعض ومن یتولہم منکم فانہ منہم یعنی اے ایمان والو
نہ پکڑو یہود و نصاری کو دوست بعضے انکے دوست ہیں بعضوں کے اور جو کوئی دوستی کرے انسے تم میں سے پس وہ انہیں میں سے ہے وعن ابي
عطية قال دخلت انا ومسروق على عائشة فقلنا يا ام المؤمنين رجلان من اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم احدهما
يعجل الافطار ويعجل الصلوة والآخر يؤخر الافطار ويؤخر الصلوة قالت ايهما يعجل الافطار ويعجل الصلوة قلنا عبد الله بن مسعود
قالت هكذا صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم والآخر ابو موسى رواه مسلم اور روایت ہے ابی عطیہ سے کہ کہا گیا میں اور مسروق حضرت عائشہ کے پاس
پس کہا ہم نے اے ماں مومنوں کی دو شخص ہیں حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں میں سے ایک انمیں سے جلدی افطار کرتا ہے اور جلدی نماز پڑھتا ہے
اور دوسرا دیر کر کے افطار کرتا ہے اور دیر کر کے نماز پڑھتا ہے کہا حضرت عائشہ نے کون انمیں سے جلد افطار کرتا ہے اور جلد نماز پڑھتا ہے کہا ہم نے عبد اللہ بن مسعود
کہا حضرت عائشہ نے اسی طرح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دوسرا کہ دیر لگاتا ہے افطار میں اور نماز میں ابو موسی ہے نقل کی یہ مسلم نے ف عبد اللہ
بن مسعود بڑے عالم اور فقیہ تھے انہوں نے عمل کیا سنت پر اور ابو موسی بھی اگرچہ صحابی تھے انہوں نے عمل کیا بیان جواز پر یا کچھ عذر ہوگا انکو اور
شاید کبھی کبھی دیر کرتے ہونگے واللہ اعلم وعن العرباض بن سارية قال دعاني رسول الله صلى الله عليه وسلم الى السحور في رمضان
فقال هلم الى الغداء المبارك رواه ابو داود والنسائي اور روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہ کہا بلایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے طرف سحری کے رمضان میں پس کہا آ طرف کھانے بابرکت کے نقل کی یہ ابو داؤد و نسائی نے وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
نعم سحور المؤمن التمر رواه ابو داود اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھی ہے سحری مومن کی

بَابُ تَنْزِیْہِ الصَّوْمِ یہ باب ہے بیچ بیان پاک کرنے روزے کے یعنی اس باب میں بیان ہوا کہ روزہ کس چیز سے
جاتا رہتا ہے اور کس چیز سے ثواب اسکا باطل ہوتا ہے اور کس چیز سے ثواب اسکا کم ہوتا ہے پس لائق ہے پرہیز کرنا ان سے غرض کرتا ہوں واسطے اس کتاب کے کہ
اگرچہ بعضے مفسدات وغیرہ روزے کے متفرق کچھ حدیثوں میں مذکور ہیں لیکن چاہیئے کہ کسی کتاب معتبر فقہ کی سے مسائل تفصیل ایک جگہ لکھوں تا معلوم
ہوویں پس کتاب مراقی الفلاح شرح نور الایضاح میں کہ کتاب معتبر اور مروج عرب میں ہے خوب ترتیب سے یہ مسائل مذکور تھے اسی سے لکھے جاتے ہیں اور بعضے
درمختار میں سے بھی لکھے ہیں **فصل** بیچ بیان ان چیزوں کے کہ روزے کو توڑتی نہیں ہیں اگر کھا لیوے یا پی لیوے یا جماع کرے بھول کر روزہ
جاتا نہیں اور اگر جماع شروع کیا بھول کر پھر یاد آگیا اگر نکال لیا سو فی الفور روزہ ٹوٹنے کا نہیں اور اگر نہ نکالا ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم ہوگی نہ
کفارہ اور بعضوں نے کہا یہ حکم ہے کہ نہ حرکت دے عضو اپنے کو بیچ ... بعد یاد آنے کے یہاں تک کہ منزل ہو جاوے اور اگر حرکت دیگا عضو
بعد یاد آنے کے تو اسپر کفارہ لازم ہوگا جیسے کہ اگر نکال کر پھر داخل کرے تو کفارہ لازم ہوتا ہے اور اگر جماع کرے قصدا پہلے فجر کے اور پھر طلوع ہو فجر تو اگر
نکالا سو فی الحال پس اگر حرکت دیگا عضو کو لازم ہوگا کفارہ اور روزہ قضا ٹھہرنے ہی سے ٹوٹ جاویگا اور اگر نکال لیا ... پھر منزل ہوا
فجر اور بعد نکالنے کے نہیں اسپر کچھ اور اگر ایک شخص بھول کر کھاتا ہو اور ہو وہ قوی کہ قدرت رکھتا ہے روزے کی تمام کرنیکی رات تک بغیر مشقت کے تو یاد دلاوے
اسکو دیکھنے والا اور مکروہ ہے نہ یاد دلانا اسکو اور اگر یاد دلاوے اسکو کوئی کھانے کے وقت اور اسکو نہ یاد آوے تو لازم آویگی قضا اور اگر وہ قوی نہ ہو
تو اولی یہ ہے کہ نہ یاد دلاوے اور اگر منزل ہوا ساتھ نظر کرنیکے طرف شرمگاہ عورت کے تو روزہ ٹوٹتا نہیں اور اختلاف ہے اسمیں کہ منزل ہو ساتھ
خیال کے کر نیکے جاتا ہے بعضوں کے نزدیک ٹوٹتا ہے اور بعضوں کے نزدیک نہیں اور اگر منزل نہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹتا بلا اختلاف اور اگر ...
کراوے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا آتی ہے ... کفارہ ... اگر قصد کرے قضاء شہوت کا اور قصد کرے تسکین شہوت کا
امید ہے کہ نہ ہو اسپر وبال ... کے لیے کرے تو نہیں حلال اور اگر غلبہ ... ہو اور نہ نکالنے میں خوف زنا کا رکھتا ہو تو امید ہے کہ گنہگار نہ ہو اور گنہگار
ہوتا ہے اگر عادت کرے اسپر اور اگر ... کسی عورت ... منزل ہو جاوے تو روزہ نہیں جاتا اور اگر دو عورتیں فعل ... آپس میں ... قضا اور منزل
ہوں تو روزہ نہیں ٹوٹتا اور منزل ہو ... تو ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم آویگی اور اگر تیل ملاوے تو روزہ نہیں جاتا اسلیے کہ مسامات سے داخل ہونا
منافی نہیں ... جیسے نہاوے ... ٹھنڈک جگر کو پہنچے ... روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ پاوے مزہ اسکا حلق میں ... نیت میں
یا سرمہ لگاوے ... حضرت عائشہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سرمہ لگایا حالت روزہ میں اور درمیان آنکھ کے اور دماغ کے راہ نہیں ہے
اور آنسو جو نکلتے ہیں ... ٹپک کر نکلتے ہیں ... اور جو چیز داخل مسامات ہو منافی روزے کی نہیں جیسے کہ اوپر ذکر کیا گیا اور اگر رکھے آنکھ میں دودھ
یا دوا ساتھ تیل کے پھر پاوے مزہ اسکا یا تلخی اسکی حلق میں نہیں جاتا رہتا ہے روزہ اور اگر نگل جاوے کچھ یعنی روٹی وغیرہ کہ ... ہو دانتوں میں مانند
اسکے ... نہیں ٹوٹتا روزہ جبتک کہ ... سے نکل کر ... جب ... تو ٹوٹ جاویگا اور اگر داخل کرے حلق میں لکڑی یا مانند اسکے
اور ایک سرا اسکا اسکے ہاتھ میں ہو تو نہیں روزہ ٹوٹیگا اور اسی طرح اگر داخل کرے انگلی اپنی دبر میں یا عورت اپنی فرج میں تو نہیں ٹوٹیگا مگر تر
ہوگی ساتھ پانی کے یا تیل کے تو ٹوٹ جاویگا اور ... روزہ نہیں جاتا اور نہ غیبت سے مگر ثواب جاتا رہتا ہے اور اگر نیت کرے افطار کی اور ... کرے
تو روزہ نہیں جاتا اور اگر حلق میں دھواں داخل ہو بغیر اسکے فعل کے تو روزہ نہیں جاتا اسلیے کہ آدمی بچ نہیں سکتا اگر منہ بند کرے تو ناک میں جاتا ہے
پس یہ ہے مانند تری کے کہ باقی رہتی ہے منہ میں بعد کلی کرنیکے اور قید بغیر اسکے فعل کے اسلیے لگائی کہ جو قصد کر کر دھواں داخل کریگا حلق میں کسی چیز
سے جو داخل کرنا روزہ اسکا ٹوٹ جاویگا برابر ہے کہ دھواں عنبر کا ہو یا اگر کا یا سوا ان کے پس اگر کوئی خوشبو جلا کر دھواں اپنی طرف لیگا

اور سونگھنے کا دھواں اسکا اس حال میں کہ یاد رکھتا ہو روزہ کو ٹوٹ جاویگا روزہ اسلیے کہ ممکن ہے احتراز کرنا اسسے اور اس مسئلہ سے اکثر لوگ غافل ہیں آگاہ ہونا چاہیے اور یہ وہ ہے کیونکہ پیدا ہو کر یہ مانند سونگھنے گلاب مشک وغیرہ کے ہے اسلیے کہ تری خوشبو میں اور جوہر دھویں میں کہ آدمی کے اندر پہونچ جاتا ہے ضرر سے فرق ظاہر ہوا اور اسی طرح دھویں حقہ کے سے روزہ جاتا رہتا ہے اسلیے کہ قصداً کھینچا جاتا ہے اور تسکین ہوتی ہے اسسے اور بطور دوا کے استعمال کیا جاتا ہے اور اگر پسینا یا آنسو آدمی کے حلق میں جاویں اور ہو دو بوندیں وہ تھوڑے تو روزہ نہیں ٹوٹنے کا اور اگر بہت ہونگے کہ نمکینی انکی حلق میں معلوم ہوگی تو جاتا رہیگا اور خوشبو سونگھنے سے روزہ نہیں جاتا اور اگر جاوے حلق میں غبار یا آٹا پیسی چھپیتے ہوئے یا مکھی یا اثر دواؤں کا لینے دوا کوٹتے ہوئے یا پنہاں باندھتے ہوئے اسی میں کچھ اوڑ کر حلق میں جاوے نہیں جاتا روزہ اسلیے کہ نہیں ممکن ہے احتراز اسسے اور اگر روزہ دار صبح کرے حالت جنابت میں روزہ نہیں جاتا اگرچہ سارے دن یا کئی دن اسی طرح رہے لیکن ثواب سے محروم رہتا ہے بسبب جنبی رہنے کے اور نماز وغیرہ نہ پڑھنے کے اور اگر ڈالے سوراخ ذکر میں دوا یا تیل اور وہ مثانہ میں پہنچ جاوے روزہ نہیں جاتا امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک اسلیے کہ مثانہ میں سے منفذ یعنے راستہ اندر کو نہیں اور پیشاب جو نکلتا ہے ٹپک کر نکلتا ہے اور امام ابویوسف کے نزدیک جاتا رہتا ہے اور اگر ذکر کی ڈنڈی ہی میں ہے تو تینوں کے نزدیک نہیں جاتا اور پانی میں بیٹھے اور کان میں پانی جاوے یا کان کھجاوے تنکے سے اور نکلا اسپر میل پھر ڈالے تنکے کو کان میں کئی بار یوں ہی کرے نہیں روزہ جاتا اور اگر اتری دماغ سے رینٹ اور پہنچی ناک میں پھر دماغ میں چڑھا جاوے یا نگل جاوے اسکو روزہ نہیں جاتا اور اگر نکلا تھوک منہ سے اور منقطع نہ ہوا بلکہ لگا رہا تار اسکا اور اسکو لے آیا تھوڑی تک پھر نگل گیا اسکو تو نہیں جاتا روزہ اور اگر منقطع ہوا تھوک پھر منہ میں ڈال لیا جاتا رہیگا اور اگر بلغم منہ بھر آیا ہو نگل جاوے ابویوسف کے نزدیک روزہ جاتا رہتا اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک نہیں اور لائق ہے پھینک دینا تھوک کا تاکہ نہ ٹوٹے روزہ نزدیک امام شافعی کے اسلیے کہ جیسا کہ جاری ہوتا ہے تھوک اپنی جگہ سے جاری ہوتا ہے اور یہ پہنچتا ہے منہ میں اور یہ قادر ہے اسکے پھینکنے پر اور نہ پھینکا بلکہ نگل گیا جاتا رہتا ہے روزہ انکے نزدیک اور اگر قے آوے تو روزہ جاتا نہیں اگرچہ منہ بھر کر آوے اور اسی طرح سے نہیں جاتا اگر پھر حلق میں اتر جاوے وہ بغیر اسکے فعل کے اگرچہ منہ بھر کے ہوا ہو اور امام ابویوسف کے نزدیک جاتا رہتا ہے اور اگر قصداً نگل جاوے اور ہو وہ منہ بھر کے تو سب کے نزدیک جاتا رہیگا لیکن کفارہ نہیں آئیگا اور منہ بھر کے ہو نہیں ہوگی تو انکے نگلنے سے روزہ نہیں جاتا کفارہ یہی ہے اور اگر قصداً قے کرے منہ بھر کر تو سب کے نزدیک روزہ جاتا رہتا ہے اور منہ بھر کر نہ کرے تو نہیں جاتا نزدیک ابویوسف کے اور صحیح یہی ہے اور کہا امام محمد نے کہ جاتا رہتا ہے اور یہ ظاہر الروایۃ ہے پھر اگر وہ حلق میں اتر جاوے آپ سے نہیں جاتا اور اگر قصداً نگل جاوے اسمیں دو روایتیں ہیں صحیح یہ ہے کہ نہیں جاتا اور اگر دانتوں میں کوئی چیز رات کے کھانے کی تھی چنے کے برابر اور ہو وے وہ کم چنے سے اسکے نگل جانے سے روزہ نہیں جاتا یا نکلا خون اسکے دانتوں میں سے اور چلا جاوے اسکے حلق میں اور نہ پہونچے اسکے پیٹ میں تو بھی روزہ نہیں جاتا اور اگر پہونچ گیا پیٹ میں پس اگر غالب ہو خون تھوک پر یا برابر ہوں خون اور تھوک فاسد ہو جاویگا اور اگر خون کم ہو تھوک سے کہ ملا ہوا ہے ساتھ اسکے نہیں ٹوٹنے کا روزہ اگرچہ پاوے مزہ اسکا اور المختار اور اگر کوئی چیز مثل تل کے باہر سے منہ میں ڈال کر چباوے یہاں تک کہ وہ پھیل جاوے منہ میں اور مزہ اسکا حلق میں نہ پاوے تو بھی روزہ نہیں جاتا اور اگر منہ میں پھیلی نہیں اور مزہ اسکا حلق میں معلوم ہوا تو جاتا رہیگا ثابت وہ چیز نگل جاوے اگر مزہ حلق میں نہ پاوے روزہ جاتا رہیگا پھر اگر وہ چیز ان چیزوں میں سے ہے کہ انکے کھانے سے آتا ہے کفارہ دیگا والا قضا

فصل

بیچ بیان ان چیزوں کے کہ فاسد ہوتا ہے انسے روزہ اور لازم آتی ہے قضا اور کفارہ اور کفارہ واسطے جب لازم آتا ہے کہ روزہ رکھنے والا مکلف یعنے عاقل بالغ ہو اور روزہ رمضان کا ہو رمضان ہی میں یعنے قضا میں نہیں اور رات سے نیت کی ہوئی ہو اگر بعد طلوع فجر کے نیت کی ہوگی اسکے توڑنے سے کفارہ نہیں آئیگا اور بعد روزہ توڑنے کے کوئی چیز ساقط کرنے والی کفارہ کی پیش نہ آوے مانند بیماری اور حیض و نفاس کے اگر روزہ توڑنے کے بعد ان چیزوں میں سے کوئی چیز پیش آ جاویگی کفارہ نہیں آئیگا چنانچہ بیان اسکا آگے آویگا اور روزہ توڑنے کے کوئی چیز ساقط کرنے والی کفارہ کی ہو مانند سفر کے کہ اگر سفر میں توڑیگا کفارہ نہیں آئیگا

اور اگر بعد توڑنے کے سفر کریگا تو کفارہ نہیں جاتا ہوگا اور بیہوشی کی حالت میں کفارہ نہیں لازم آئیگا اور قصداً اگر بھول چوک کر کریگا تو کفارہ نہیں آئیگا اور روزہ بحمول خود مسافر پر کفارہ نہیں پس جب اتنی شرطیں پائی جائینگی وہاں چیزوں مفسدات میں سے کوئی چیز کریگا تو قضا اور کفارہ لازم ہوگا و چیزیں یہ ہیں جماع کرنا اور اغلام کرنا فاعل و مفعول دونوں پر قضا و کفارہ لازم ہوتا ہے اور کھانا اور پینا خواہ از راہ غذا کے ہو خواہ دوا کے اور یہی معنی غذا کے علما نے اختلاف کیا ہے بعضوں نے کہا ہے کہ غذا کی چیز وہ ہے کہ خواہش کرے طبیعت اسکے کھانیکی اور مقتضی ہو خواہش پیٹ کی بسبب اسکے اور بعضوں نے کہا کہ غذا کی چیز وہ ہے کہ اسکے کھانے سے اصلاح بدن کی ہو اور بعضوں نے کہا غذا کی چیز وہ ہے کہ کھائی جاتی ہو عادۃً پس کفارہ آتا ہے اگر نگل جاوے یا چبا کر نگل جاوے یا کھاوے کچا گوشت اگرچہ مردار کا ہو یا کچی چربی یا کھاوے نمکین سوکھا گوشت یا کھاوے گیہوں مگر یہ کہ ایک آدھ گیہوں چبا وے اور منہ میں گھل جاوے تو کفارہ نہیں آتا اور اگر نگل جاوے تل کو یا کنکر کو یا بادام کو تو کفارہ آتا ہے اسلئے کہ خواہش طبیعت کی ہوتی ہے اس میں اور کچے تھوک نگلنے میں روزہ جاتا رہتا ہے اور کفارہ نہیں آتا فقط قضا ہی آتی ہے اور تھوڑے سے مٹی کھانے سے کفارہ آتا ہے بنسبت اسکے جیسا کہ کتاب مختار کے اور فتاوی المستفتی اور خلاصہ و بزازیہ میں لکھا ہے کہ فتوی یہ ہے کہ مطلق مٹی کھانے سے کفارہ آتا ہے لیکن مٹی اگر یا سیب او اگر کھاوے نمک بغیر سیکھے پس اس میں کفارہ اچھا ہے اسلئے کہ نہیں کھانا جاتا ہے بغیر کچھ اور بعض نے کہا کہ حکم ہے اور اگر کھاوے بال یا گھاس کو کھاوے تو کفارہ آتا ہے اور کفارہ آتا ہے کھانے گل ارمنی کے سے مطلق یعنی برابر ہے کہ عادۃً ہو اسکے کھانیکی یا نہ عادت ہو اسلئے کہ وہ کھائی جاتی ہے دوا کے لیے پس ہوگا افطار کامل اور کفارہ آتا ہے کھانے غیر گل ارمنی کے سے مانند ملتانی وغیرہ کے اگر عادت ہو اسکے کھانیکی اسی طرح کفارہ ہے پر کہ نہیں عادت رکھتا ہے اسکی اور اگر غیبت کریگا قصداً کھانا کھاوے کفارہ لازم آتا ہے برابر ہے کہ پہونچی ہو اسکو حدیث یا نہ پہونچی ہو تاویل اسکی معلوم کی ہو یا نہ معلوم کی ہو برخلاف فتوی دیا ہو یا نہ دیا ہو اسلئے کہ افطار ہوتا غیبت سے خلاف قیاس کے ہے اور حدیث الغیبۃ تفطر الصیام تاویل کی گئی ہے باجماع ساتھ جاتے رہنے ثواب کے نہ ساتھ حدیث کے اسلئے کہ چھوڑ کی گئی ہے اپنے معنی اسکے ظاہر پر بھی عمل کیا ہو مانند اوزاعی وغیرہ کے پس اگر کھاوے یا پیوے بعد حجامت کے یا بعد جماع کے یا بعد بوسہ لینے کے ساتھ شہوت کے یا چھوڑ لگانے کے اور یا مانند ضرب بغیر انزال کے یا بعد سرمہ لگانے کے یا بعد فصد کے یا بعد بیماری کے کہ گمان کرے جانوروں سے بغیر انزال کے یا بعد داخل کرنے انگلی کے دبر میں اس گمان سے کہ روزہ ٹوٹ گیا بسبب انہی چیزوں مذکورہ کے تو کفارہ آویگا لیکن حجامت سے دیا اسکو مفتی اگر جماع کریگا اسنے پچھنے لگانے والے نے اور لینے والے نے حدیث افطر الحاجم والمحجوم ہو اور نہ جانے تاویل اسکی تو وجہ سے شبہ کے نہیں کفارہ آئیگا اور اگر بچھا نیگا تاویل تو کفارہ واجب ہوگا اور اگر تیل لگایا اور گمان افطار کر کر قصداً کھایا حکم اسکا مانند حکم افطار کرنے بعد غیبت کے ہے چونکہ اوپر مذکور ہوا اور حکم افطار کرنا غیبت کا ہوا اوپر مذکور ہوا اکثروں کے نزدیک تو اسی طرح ہے لیکن ملتقی اور بحر الرائق میں کہا ہے کہ مانند تیل کے ہے اور واجب ہوگا کفارہ اس عورت پر کہ خوشی سے صحبت کرا وے ساتھ شخص کے اسیر جبر کیا تھا کسی نے صحبت کرنے کے لیے اور مرد پر نہیں آئیگا اور ایک لڑکی جو نابالغ ہے یا مجنوں کا اور چھپایا اسکو اپنے خاوند سے یہاں تک کہ اسنے صحبت کی اور وہ نہیں جانتا تھا کہ غیر ہوگئی ہے تو واجب ہوگا کفارہ عورت پر نہ مرد پر فصل بیچ بیان کفارہ کے اور ان چیزوں کے کہ ساقط کرتی ہیں کفارے کو وہ یہ ہے ایک عورت کو قصداً کھانا کھایا یا جماع کروایا بیہوشی یا حیض آیا اسکو حیض آگیا یا نفاس کفارہ ساقط ہوجاتا ہے اور اسی طرح کوئی بیمار ہوگیا اسی دن اسلئے کہ کہ جائز ہے اسکو افطار اور بیماری آپہونچی بغیر اسکے فعل کے تو کفارہ ساقط ہوجائیگا اور یہ قید کہ بیماری آپہنچے ہوئی الخ اسلئے لگائی کہ اگر افطار کیا قصداً پھر زخمی کیا اپنے تئیں اور ایسا بیمار ہوگیا اسلئے کہ روزہ نہیں رکھ سکتا اس حالت میں یا آنکھ لیا اپنے تئیں پہاڑ سے یا سو پڑا ہے تو اسمیں اختلاف کیا ہے مشائخ نے بعضوں نے کہا کہ ساقط ہوجاتا ہے اور صحیح کفارہ ہے اور بعضوں نے کہا کہ نہیں ہوتا اور کہا اسکا کہ کفارہ ہے کہ نہیں ساقط ہوتا اور مذکور کیا گیا ہے جامع العلوم میں کہ اگر کسی نے رنج میں کہا لا الہ الا کسی کو جیسے کہ پانچ کام کیا یہاں تک کہ سخت لگی اسکو پیاس یا بھوک افطار کر ڈالا کفارہ آویگا اور بعضوں نے کہا کہ کفارہ نہیں آئیگا اسپر عمل کیا ہے بقالی نے کتاب الفتاوی میں اور کفارہ یہ ہے کہ آزاد کرے بردہ اگرچہ ہو کافر پھر اگر نہ پیدا کر سکے تو دو مہینے پے در پے کہ شامل نہیں دن عید کے اور ایام تشریق کے اسلئے کہ انمیں روزہ رکھنے منع ہیں اور اگر درمیان میں ایک روزہ فوت

سو جاوے پھر نہ پایا ہو اور دوسرے روز پھر از سر نو شروع کرے مگر بسبب حیض کے اگر افطار کرے تو منقطع نہیں ہوتا روزہ بسبب اسکے کہ افطار کرے کسی عذر سے پھر بھی از سر نو رکھے پھر اگر کسی کے
روزہ بسبب [illegible] کے یا بڑھاپے کے کھلاوے ساٹھ مسکینوں کو پیٹ بھر کر صبح کو کھلاوے اور شام کو کھلاوے یا دو دن صبح کو کھلاوے یا دو دن شام کو یا صبح شام
سحری کو اور شام کو جیسے [illegible] کھلاوے انہیں کو دوبارہ بھی کھلاوے یہاں تک کہ اگر صبح کو کھلاوے ساٹھ کو پھر شام کو کھلاوے ساٹھ کو جو اور تھے تب بھی کافی ہے
پھر کھلاوے دونوں وقت ان کو جو صبح ایک کو اور اگر ایک فقیر کو ساٹھ روز تک کھلاوے تو بھی روا ہے فقیر کو کھلاوے ساٹھ روز تک کافی ہے اور اگر [illegible]
یاد رکھنا چاہیئے ایک فقیر کو دو روز کو ایک ہی کا اور سیر کا اور کفایت کرے گا اگر روٹی گیہوں کی بغیر سالن کے بخلاف جو کی روٹی کے کہ اسکے ساتھ سالن ضروری ہے اسلئے کہ بسبب
سختی کے پیٹ بھر کر نہیں کھا سکتا بغیر سالن کے عادۃً بخلاف گیہوں کی روٹی کے کہ وہ کھا سکتا ہے بغیر سالن کے پیٹ بھر کر اسلئے کہ کہا گیا ہے کہ روٹی گیہوں کی مانند
اسکا اسی میں ہے جس طرح کہ [illegible] ساتھ سالن نہیں ہے وہ جو کا اور شرط یہ بھی ہے کہ نہ ہو کوئی انمیں پیٹ بھرا یہاں تک کہ اگر بھوکا پیٹ بھرا اور کھاؤ کیا مانند
بھوکے کے احتیاج بھی اور کے کھلانے کی [illegible] کھانا کھلاوے جیسا کہ ذکر کیا گیا یا دیوے ہر فقیر کو آدھا صاع یعنی پونے دو سیر گیہوں یا آٹا اسکا یا ستو
یا ایک صاع جو یا آٹا یا کھجور یا اسکی قیمت اگرچہ اوقات متفرق میں دے اور اگر کسی فقیر کو دے ساٹھ فقیر کا یا کافی ہے بشرطیکہ دے میان
کفارہ روزہ یا ہو بلا اگر دس دن تک دے تو اسکا اور دیا میں کفارہ روزہ یا دوسری کے لیے ایک کا کافی ہو اور اگر درمیان میں گیا روزہ تو باقی کے لیے کفارہ موجب ہے
وہ کوئی [illegible] بے عام ہیں کہ ایک رمضان کے ہوں یا دو رمضان کے صحیح یہی ہے کذا فی الدر المختار اور بعضوں نے کہا کہ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ وہ ہوئے ایک رمضان
کے ہوں اور اگر کئی رمضان کے ہونگے تو ہر رمضان کے لیے کفارہ علیحدہ علیحدہ دینا ہوگا عالمگیری میں یہی روایت نقل کی ہے فصل بیچ بیان ان چیزوں کے
کہ جنکے کرنے سے ہوتی ہے قضا ہی ان سے آتی ہے کفارہ اور قضا ان میں یہ ہے کہ جو چیز ایسی ہو کہ اسمیں غذا نہ ہو یا دوا نہ ہو و لیکن ہو عذر شرعی
سے بیمار ہو اسکو جیسے یا دماغ میں او جو چیز ایسی ہو کہ نہ رغبت ہو اسمیں شہوت شرعی پوری یعنی جلق وغیرہ تو اسکے کفارہ نہیں یہاں اس کا لکھنا ہے آگے
رمضان میں چاول کچے یا آٹا گندھا ہوا یا [illegible] روزہ بیمار رہتا ہے اور قضا آتی ہے اور آٹا گیہوں کا اور جو کا جبکہ [illegible] ساتھ پانی کے ہو علاوہ اسمیں
جانا کہ تھوڑا کسی کو اور اگر کھاوے نمک بہت سا کیا یا کھاوے مٹی بسبب کہ عادت ہو اسکے کھانے کی یا گٹھلی یا روٹی یا انکا کھول کر
تھا ساتھ رنگ [illegible] وغیرہ کے یا کھاوے [illegible] وغیرہ کے یا کھاتا ہو روزہ اپنا یا کھایا مانند یا ماننداس کی چیز کہ نہیں کھائی جاتی ہو یا زرہ یا کھانا
یا ماننداس کے ایسے پھل کو کہ نہیں کھایا جاتا ہے پہلے پکنے کے اور کچا کر یا پکا کر نہ کھایا یا کھایا اخروٹ تازہ کو یا انکو گردوا یا
یا کھانا سوکھا یا پتھر اگرچہ [illegible] وغیرہ ہو واجب ہو گی قضا کفارہ اور اگر دھنیا یا [illegible] میں رکھا اور [illegible] حلق میں اتر گیا
کان میں قضا آوے گی نہ کفارہ اور اگر پانی قصداً ڈالا کان میں تو اسمیں اختلاف ہے ہدایہ اور [illegible] اور اکثر متون میں لکھا ہے
روزہ نہیں ٹوٹتا اور فتاوی قاضی خان اور فتح القدیر میں لکھا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ جاتا رہتا ہے اور قضا آتی ہے اور اگر دوا ڈالی پیٹ کے زخم میں اور وہ پیٹ تک پہنچی یا
دماغ کے زخم میں ڈالی اور وہ دماغ میں پہنچی یا داخل ہوا حلق میں دھواں یا گرد اور داخل کیا اپنے فعل سے بلکہ از خود حلق میں اتر گئی یا [illegible] روزہ ٹوٹ گیا
[illegible] کرنے میں پانی حلق میں اتر گیا یا ناک میں پانی دیتے ہوئے دماغ کو چڑھ گیا یا زبردستی کسی نے روزہ تڑوا ڈالا یا [illegible] کے روزہ دار نے
زبردستی بیوی سے جماع کیا یا بیوی نے زبردستی خاوند سے جماع کرایا یا قضا آوے گی ان سب صورتوں میں کفارہ [illegible] جماع میں زبردستی کرنے والے
کفارہ آوے گا اور جسپر زبردستی کی اسپر قضا اور اگر افطار کرے عورت روزہ دار [illegible] یا ہو جاوے کہ بسبب حیض کے یا افطار کرے روزہ
بسبب حیض کے [illegible] ہو اسکو بسبب [illegible] کے تو اس سے قضا لازم ہے اور روزہ کی [illegible] نہ کرنا وے اگر [illegible]
[illegible] اسکو اور سے [illegible] ہے۔ اور اگر ڈالی دیا سے کوئی سوئی کے منہ میں پانی یا پانی جاوے اس پر قضا ہے اور نہیں ہے

سمجھ لیے جاوے لیکن یاد نہیں رہتا ہو کر سونے والا یا جبل عقل جاتی رہے اگر کسی نے کچھ نہیں پیٹ اٹھا لی کیا یا کھایا اور بسم اللہ بھی کہا صبح کے وقت اٹھانے کی کہا ہو
جائز کھانا درست ہو اور اگر رات میں بھول کر کھایا پیا یا پھر شک تھا یا جماع کیا یا بھول کر پھر شک کیا یا دن کو روزے کی نیت کی پھر کھایا یا پیا یا جماع کیا یا قصداً
یا رات سے نیت کی لیکن روزے کی پھر صبح کو سفر کیا پھر نیت کی اقامت کی اور کھایا اگرچہ نہیں ہے … اسکو افطار یا رات سے ایک نیت … کی صبح کو …
مسافر ہوا اور کھایا حالت سفر میں یا جماع کیا قصداً اگرچہ حلال نہیں تھا اسکو افطار تو قضا لازم آوے گی نہ کفارہ اور مسافر ہو گئے … اسلئے … اگر وطن کو
پھر جاوے گا کسی چیز بھول ہونی کے لیے کہ پھر قصداً کھا دیگا اپنے مکان میں یا اپنے جا رہے … آبادی مقام اپنے کے سے … تو کفارہ اور قضا دونوں لازم
ہونگے اور اگر کھانے پینے وغیرہ جماع سے بند یا تمام دن بغیر نیت روزے کے اور افطار کے یا سحری کھائی یا جماع کیا اس حال میں کہ شک رکھتا تھا صبح طلوع ہونے میں اور فجر
اس وقت ہو چکی تھی یا افطار کیا اس گمان غالب پر کہ آفتاب غروب ہو چکا ہے اور آفتاب اسوقت باقی تھا تو قضا آوے گی نہ کفارہ اور اگر شک … ہو گا غروب میں تو … لازم
ہوگی اور … روایتیں ہیں مختار فقیہ ابو جعفر کی یہ ہے کہ کفارہ لازم ہو گا اور اگر ظن غالب ہو کہ غروب نہ ہوا ہوگا اور افطار کر ڈالا تو اسپر کفارہ لازم ہو گا
اگر مینہ یا برف حلق میں بے قصد چلا جاوے یا … سے پانی … یا منہ میں یا ناک میں یا منہ میں برف یا مینہ … لینے کے یا … کسی کی بات
روزہ غیر ادائے رمضان کا یا عورت سے جماع کیا کسی سوتے میں اور … سے تھی روزہ جاتا رہیگا اسکا اور قضا آوے گی نہ کفارہ اور … ایک
عورت نے نیت روزہ کی تھی پھر دن کو دیوانی ہو گئی اور اس سے جماع کسی نے کیا اس عورت پر بھی قضا آوے گی اور اگر پچکاری دی یا پانی ایک عورت نے اپنی فرج
میں یا داخل کی کسی نے انگلی بھیگی ہوئی پانی کی یا تیل کی اپنے دبر میں یا استنجا کیا اور پانی پہنچا دبر میں حقنہ کی جگہ تک اگرچہ یہ بہت کم ہوتا ہے … پانی
فرج داخل تک پہنچا بدن کے استنجا کرنے میں قضا لازم آوے گی اور اگر … سے لوٹا … کے … انگلی کر لیا انگلی … کے
پھر … گئے نہیں ٹوٹیگا روزہ اسلئے کہ پانی پہنچا تھا ظاہر … پر … نہیں …
اور اگر خشک ہونگے تو روزہ فاسد ہو جائے گا اور اگر داخل کرے گی عورت انگلی تر کی ہوئی پانی کی یا تیل کی اپنی فرج داخل میں یا داخل کریگا کوئی روئی
یا کپڑا یا لکڑی یا پتھر اپنی دبر میں یا عورت داخل کرے گی ان چیزوں کو اپنی فرج داخل میں اور غائب ہو جاویں گی یہ چیزیں اندر تو روزہ جاتا رہیگا اور
قضا لازم ہوگی اور اگر لکڑی وغیرہ کا ایک سرا ہاتھ میں رہا یا عورت کی فرج خارج میں تو نہیں فاسد ہو گا - اور اگر نکالا ڈورا اور ایک سرا ہاتھ میں
پھر نکالا تو نہیں ٹوٹیگا روزہ اگر سب نکل جاوے گا تو ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم ہوگی اور اگر داخل کریگا دھواں اپنے فعل سے قصداً حلق میں یا پیٹ
میں قضا لازم آوے گی اور یہی حکم ہے دھوئیں میں عنبر اور عود کے ہیں اور ان دونوں کے دھوئیں میں جب پہنچ جاوے لازم آتا کفارہ … واسطے …
اور دوا ہوتے اسکے کہ اور اسی طرح حقہ کے دھوئیں داخل کرنے سے بھی نہیں ہے لازم آتا کفارہ ۔ اور اگر قے قصداً کی اگرچہ منہ بھر کر نہ آئی قضا لازم آوے گی
ظاہر روایت کے اور ابو یوسف کے نزدیک منہ بھر کر آنا شرط ہو اور یہی صحیح ہے اور اگر نگل جاوے اور قے آپ آئی ہو … منہ بھری ہوئی یا کھا جاوے
دانتوں کی اگلی ہوئی چیز کو اور ہو وہ بقدر چنے کے یا زیادہ … کرے … بعد … کے … بیہوش ہو گیا اگرچہ …
تک بیہوش رہے قضا لازم آوے گی مگر … قضا نکرے اس دن کی … بیہوشی شروع ہوئی ہو یا جس کی رات میں شروع ہوئی ہو اسلئے کہ مسلمان کا حال …
حمل کرنا چاہیئے کہ اسنے رات سے نیت کر لی ہوگی پس وہ روزہ تو ہو گیا اسکے بعد جتنے دنوں بیہوش رہیگا انکی قضا کریگا اسلئے کہ اسنے بغیر نیت …
اور اگر یقین ہو کہ نہیں نیت کی تو اس رات کی بھی قضا آوے گی - اور اگر مہینے بھر تک … دیوانہ رہا قضا آوے گی اور اگر سارے مہینے دیوانہ رہا نہیں قضا
آوے گی - اور اگر مہینہ بھر … دیوانہ رہا کہ رات کو آرام ہو گیا یا دن کو آرام ہو گیا بعد … وقت نیت کے تو بھی قضا نہیں …
سارے ہی مہینے کے حکم میں ہے - اور اگر رمضان میں نیت روزے کی نہ کی اور کھانا کھایا یا امام اعظم کے نزدیک کفارہ واجب نہیں اور صاحبین …

کذا فی البدائع۔ اور اگر کسی کا روزہ ٹوٹ جاوے اگرچہ بسبب عذر کے ٹوٹا ہو پھر عذر جاتا رہے تو واجب ہے بقیہ دن کھانے پینے سے رکے رہنا صحیح روایت میں اور واجب ہے رکنا حائض اور نفساء پر جبکہ پاک ہوویں بعد طلوع ہونے فجر کے اور واجب ہے تشبہ رکھنا مسافر پر کہ مقیم ہوا اور بیمار پر جبکہ اچھا ہو جاوے اور دیوانہ پر جبکہ ہوشیار ہوا اور لڑکے پر جبکہ بالغ ہوا اور کافر پر جبکہ اسلام لاوے اور ان سب پر قضا ہے سوا دو شخصوں اخیر کے۔ اور حائض اور نفساء اور بیمار اور مسافر کو تشبہ رہنا واجب نہیں لیکن ظاہر نہ کھاویں بلکہ پوشیدہ کھاویں فصل بیچ بیان ان چیزوں کے کہ مکروہ ہیں روزہ دار کو اور جو کہ نہیں مکروہ ہیں اور جو کہ مستحب ہیں مکروہ ہے روزہ دار کے لیے چکھنا کسی چیز کا بے حاجت کے جیسے کہ چکھ کر دینا اور خرید وغیرہ میں اور مکروہ ہے چکھنا کسی چیز کا جبکہ ضرورت ہو جیسے کوئی چیز خریدتا ہو اور ڈر ہو اسکا اگر نہ چکھیگا تو غبن ہو جاویگا یا موافق نہ ہوئی مرضی کے شوہر کی تو نہیں مکروہ۔ اور فتاویٰ میں ہے اگر کوئی عورت ایسے خاوند کی بیوی ہو کہ تنگ گیری کرتا ہو کہ زیادتی نمک ہو تو درست ہے اسکو بھی چکھ لینا کھانے کا اسکے ظلم سے بچاؤ اور اگر شریف خلق ہو خاوند تو نہیں درست اور ایسا ہی حال لونڈی کا ہے اور امکان ہے کہ یہی حکم نوکر اور مزدور کا ہے چکھنے کے چبانے کے لیے ہوویں اور مکروہ ہے چبانا کسی چیز کا بلا عذر جیسے ایک عورت چاہتی ہے کہ روٹی وغیرہ چبا کر بچہ کے منھ میں دے اگر کوئی ہوشیار لڑکی یا حائضہ بچے پاس ہو تو صحیح یہ ہے کہ مکروہ ہے آپ چبا کر دینا اسکو مکروہ ہوگا اور اگر کوئی نہ ہو روزہ دار رہ جاوے تو آپ ہی دے کہ اس صورت میں مکروہ نہیں اور مکروہ ہے چبانا مصطگی کا روزہ دار کے لیے برابر ہے اس میں مرد و عورت اسلیے کہ اسکے چبانے سے تہمت افطار کی لگتی ہے اور بے روزہ کی حالت کے مردوں کے لیے چبانا اسکا مکروہ ہے مگر خلوت میں بسبب عذر کے جائز ہے اور بعضوں نے کہا مباح ہے بخلاف عورتوں کے کہ انکے لیے مستحب ہے چبانا اسکا اسلیے کہ یہ انکے لیے قائم مقام ہے مسواک کے اور مکروہ ہے بوسہ لینا اور مباشرت کرنی بیچ صورت کو گلے لگانا اور مساس وغیرہ کرنا اور اگر ڈر ہو انزال کا یا جماع کا ورنہ نہیں مکروہ ہے اور مکروہ ہے جمع کرنا تھوک کا منھ میں قصداً اور پھر نگل جانا اسکا۔ اور مکروہ ہے روزہ دار کے لیے کرنا ایسی چیز کا کہ ضعف ہو اس سے مانند فصد اور پچھنوں کے اور جو فصد و پچھنا ایسے ہوویں کہ ضعف نہ لاویں تو نہیں مکروہ۔ اور نہیں مکروہ ہے سرمہ لگانا اور تیل لگانا مونچھوں کو اور مسواک کرنی اگرچہ بعد زوال کے ہو اور مسواک تازی ہو یا بھگوئی ہو پانی میں۔ اور نہیں مکروہ ہے کلی کرنی اور ناک میں پانی دینا بغیر وضو کے۔ اور نہیں مکروہ ہے غسل کرنا اور لپیٹنا تر کپڑے کا بدن پر بقصد ٹھنڈک کے بموجب روایت مفتیٰ بہ کے اسلیے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہے چنانچہ حدیث آگے آویگی اور مستحب ہیں روزہ دار کے لیے تین چیزیں سحری کھانے اور دیر کرنے سحری میں اور جلدی کرنی افطار میں بیچ غیر ابر والے دن کے اور ابر کے روز احتیاط ضرور ہے۔ فصل بیچ بیان ان عوارض کے کہ مباح ہے بسبب انکے افطار وہ دس ہیں مرض اور سفر اور اکراہ یعنی زبردستی کرنی اور حمل اور دودھ پلانا اور بھوک اور پیاس اور بڑھاپا اور حیض و نفاس پس جائز ہے افطار اس بیمار کے لیے کہ اگر روزہ رکھے تو ڈر ہو زیادتی مرض کا یا دیر کرکے اچھے ہونے کا اسلیے کہ زیادتی مرض کی اور طول اسکا کبھی ہوتا ہے باعث ہلاکت کا پس واجب ہے اس سے احتراز۔ اور مرض ایک چیز ہے کہ باعث ہوتی ہے تغیر طبیعت کی طرف فساد کے شروع ہوتی ہے اول باطن میں پھر ظاہر ہوتا ہے اثر اسکا اور یہ سب برابر ہے کہ ہو وہ مرض آنکھ دکھنے کا یا زخم یا درد سر کا یا اور کوئی مرض ہو جب خوف ہو اسکی زیادتی یا دیر کر اچھے ہونے کا تو جائز ہے اسمیں افطار۔ اور لکھا ہے علماء نے کہ غازی جبکہ جانتا ہو یقیناً کہ میں لڑونگا کفار سے رمضان کے مہینے میں اور خوف ہو ضعف کا تو افطار کرے میں پہلے لڑائی کے افطار کرے مسافر ہو یا مقیم۔ اور اسی قیاس پر کہا ہے علماء نے اس شخص کے حق میں کہ اسکا دن باری کا ہو پس افطار کیا اول روز میں پہلے آنے تپ کے گمان اسکا کہ آج تپ آویگی پس تپ نہ آئی تو نہیں ضرور کفارہ افطار کا اسکے لیے پھر اگر تپ نہ آویگی تو صحیح تر یہ ہے کہ نہیں آویگا کفارہ۔ اور اسی طرح عورت کہ حیض آنے کا گمان کرکے افطار کیا اور حیض نہ آیا تو صحیح تر یہ ہے کہ کفارہ نہیں آویگا اسپر۔ اور فتاوے عالمگیری میں لکھا ہے کہ دونوں صورتوں میں کفارہ آویگا۔ اور اسی طرح باری والے کو اگر تپ آنا باری کی معین تاریخ اور گمان کرکے کہ آج دن حیض کا ہے اور پھر افطار کر ڈالا پھر معلوم ہوا کہ باری کسی وجہ سے ہٹ گئی تو نہیں کفارہ آیا

زبردستی سے مراد یہ ہے کہ کوئی بیچارا گر کر مجھ میں کچھ دبیچے یا ڈر ہو نہ افطار کرنے میں مار ڈالنے کا یا بہت مار نیکا - اور جائز ہے افطار حاملہ کے لیے اور دودھ پلانی کے لیے اگر ڈر ہے نقصان عقل سے یا ہلاک سے یا بیماری سے خواہ اپنے نفس پر ڈر ہو یا اپنے بچہ پر یعنی ڈرے ہو اپنے بچہ پر اور دودھ والی خواہ ماں ہو خواہ دائی اور یہ جو کہا گیا ہے کہ مراد دودھ والی سے دائی ہے یہ قول مردود ہے اسلیے کہ حدیث میں علم ہے دودھ والی ان اللہ وضع عن المسافر الصوم وشطر الصلوٰۃ وعن الحبلی والمرضع الصوم اور دوسری یہ کہ دودھ پلانا ماں پر واجب ہے دیانتًا خصوصًا جبکہ باپ ہو مفلس اور جائز ہے دودھ والی کے لیے بنا دودھ کا جبکہ طبیب کہے کہ یہ بچہ کی بیماری کو فائدہ کریگی اور خوف معتبر جو سبب ہوتے افطار کے لیے وہ جسبے ہوتا ہے کہ یا تو ظن غالب ہو خبر کا سبب تجربہ کے یا طبیب مسلمان حاذق غیر ظاہر الفسق کی خبر کر لیگا روزہ جائز ہے افطار اسکے لیے جو اسکو پیاس شدید ہو یا بھوک بہت کہ خوف ہو اسکے ہلاکت یا نقصان عقل کا یا جاتے رہنے بعض حواس کا - اور جو سبب مشقت میں ڈالے نفس اپنے کو اسلیے کہ اگر ہو کا بسبب میں ڈالے نفس کے مثلا روزہ دار ہو یا سا ہو کر افطار کرڈالا تو کفارہ لازم ہوگا اور بعضوں نے کہا کہ نہیں لازم آئیگا - اور پوچھے علی بن احمد حلال حرفہ کرنے والے کو سے کہ جب جانے وہ کہ اگر میں مشغول ہونگا حرفہ میں تو لاحق ہوگا مرض کہ مباح ہوگا اسمیں افطار اور ہو وہ محتاج طرف حاصل کرنے نفقہ کے آیا مباح ہے اسکو کھانا پہلے بیمار ہونیکے یا نہیں پس منع کیا انھوں نے اشد منع اور در مختار میں لکھا ہے کہ جسکو ایسا خوف ہو تو اسکو چاہیے کہ آدھے دن کسب کرے اور آدھے دن استراحت کرے تاکہ معیشت کی بھی حاصل ہو اور روزہ بھی ہاتھ سے نہ جاوے - اور جائز ہے افطار اس مسافر کو کہ سفر کرے پہلے طلوع ہونے فجر کے اور اگر سفر کرے حالت روزہ میں بعد طلوع ہونے فجر کے تو نہیں مباح افطار کرنا لیکن اگر بیمار ہو جاوے بعد اسکے تو درست ہے اور ہر شخص قضا ہی آویگی نہ کفارہ خواہ سفر میں بغیر بیماری کے توڑے خواہ بیمار ہو کر - اور روزہ رکھنا مسافر کو مستحب ہے اگر ضرر نہ کرے اور کیا ہے کہ جبکہ ہوں تمام رفیق اسکے افطار کیے ہوئے اور نہ خرچ کرے ہوں خرچ کرنے میں اپس اگر ہوں مشترک یا افطار کیے ہوئے تو افضل افطار ہی ہے واسطے موافقت جماعت کے - اور نہیں واجب ہے وصیت کرنی ساتھ فدیہ اس روزہ کے کہ افطار کیا اسکو مرنے سے پہلے زوال عذر کے خواہ عذر بیماری کا ہو یا سفر کا اور عذر دن مذکورہ اور قضا کرے اسکی اگر کی [illegible] قضا ہے اور اگر قضا نہ کرے تو لازم ہے اسکو وصیت کرنی بقدر اقامت کے سفر اور بقدر صحت کے مرض میں اور بقدر زوال عذر کے اور نہیں شرط ہے قضا کے روزوں میں پے در پے رکھنا لیکن مستحب ہے تاکہ واجب ہی ذمہ سے اتر جاوے اور اسی لیے مستحب ہے کہ نہ تاخیر کرے بعد قدرت کے - تنبیہ - شرع میں روزے تیرہ قسم کے آئے ہیں انمیں سے سات قسم کے روزے تو پے در پے رکھے جاتے ہیں مہینہ رمضان کے اور کفارہ ظہار کے اور کفارہ قتل کے اور کفارہ یمین کے اور رمضان میں جو قصدا افطار کرے اسکے کفارہ کی اور نذر معین کی اور اعتکاف واجب کی اور چھ قسم کے روزوں میں اختیار رکھتا ہے چاہے پے در پے رکھے اور چاہے متفرق نفل روزہ اور قضا رمضان کی روزہ اور روزہ متعہ کے اور فدیہ حلق کا اور جزا صید کا اور نذر مطلق کا - اور جائز ہے افطار کرنا شیخ فانی کو اور بڑھیا فانیہ کو اور شیخ فانی اسکو کہتے ہیں کہ عاجز ہو ادائے فی الحال اور مر جاوے ہر روز بوجہ عجز اسکا یہاں تک کہ ناامید ہو روزہ رکھنے سے بسبب بڑھاپے کے اور لازم ہے شیخ فانی کو اور بڑھیا فانیہ کو فدیہ اور نہیں لازم اور عذر والوں کو سوا انکے مگر جبکہ عاجز ہو نذر ہمیشہ کے لیے روزہ رکھنے سے مثلا کہ میں ہمیشہ روزہ رکھوں گا پھر عاجز ہوا اس سے بسبب مشغول ہونے کے تو افطار کرے اور فدیہ دیا کرے ہر روز فدیہ یہ ہے کہ بجائے ہر روزہ کے آدھا صاع گیہوں یا ایک صاع جو یا قیمت اسکی [illegible] عجز کے موت تک - اور اگر ہو فانی مسافر اور مر گیا پہلے اقامت کے تو لازم نہیں ہے کہ فدیہ واجب ہو اسپر فدیہ مانند عذر والوں کے اور اگر نہ قادر ہو فدیہ پر [illegible] ہو تو استغفار کرے اللہ تعالیٰ سے - اور جائز ہے فدیہ اور کفارہ میں اباحت طعام کی یعنی دونوں وقت ہر دن پیٹ بھر کر بھوکے کو کھلا دے جیسے کہ جائز ہے بخلاف صدقہ فطر کے کہ وہ مثل زکوٰۃ کے ہے اسمیں تملیک مانند زکوٰۃ کے جانا چاہیے کہ جو صدقہ مشروع ہے ساتھ لفظ اطعام کے یا طعام کے جائز ہے اسمیں تملیک اور اباحت اور جو مشروع ہے ساتھ لفظ ایتاء کے اور ادا کے شرط ہے اسمیں تملیک اور نہیں جائز ہے نفل روزہ رکھنے والے کو توڑنا اسکا بلا عذر اور جاننا چاہیے کہ قضا رہتا [illegible] اور توڑنا اسکا بعد شروع کرنیکے مکروہ ہے اور نفل روزہ شروع ہی سے واجب ہو جاتا ہے [illegible] توڑے واجب آتی ہو اسپر قضا مگر جبکہ پانچ [illegible]

[illegible] مظاہر حق جلد دوم [illegible] ۱۲

نفل روزے رکھے دونوں عیدوں میں اور ایام تشریق میں تو نہیں لازم آتی ہے قضا انکی توڑنے میں اسلیے کہ ان دنوں میں روزہ منع ہیں شروع سے واجب نہیں ہوتے اور اگر ان پانچ دنوں کے روزے نذر مانے یا تمام سال کے روزے نذر مانے تو ان دنوں میں افطار کرے اور قضا انکی رکھے اور دونوں میں اور حکم کیا جاوے لڑکا سات برس کا روزہ رکھنے کے جبکہ طاقت آوے اسمیں اور مارا جاوے اسکے ترک پر جبکہ ہو دس برس کا مانند نماز کے اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَیْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نہ چھوڑے باطل بولنا اور کام کرنا باطل اپنے روزے میں پس نہیں ہے اللہ کو کچھ حاجت اسمیں کہ چھوڑتا ہو اس شخص کو کھانا اپنا اور پینا اپنا نقل کی یہ بخاری نے ف باطل بولنا کلام باطل وہ ہے کہ جسکے بولنے میں گناہ لازم آوے جیسے باتیں کفر کی کرنی اور گواہی جھوٹی دینی اور افترا کرنا اور غیبت کرنی اور بہتان کرنا خواہ بہتان زنا کا ہو یا اور کچھ اور گالیاں دینی اور برا کہنا اور لعنت کرنی اور مانند انکے اور چیزیں کہ واجب ہے انسان کو پرہیز کرنا انکے پس حاصل یہ کہ جس روزہ دار نے باطل بولنا اور برا کام کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالی کو کچھ حاجت نہیں اسکی کہ وہ ترک کرے کھانا اور پینا اپنا بیان اس اجمال کا یہ ہے کہ مقصود روزے توڑنا خواہش نفسانی کا اور تابعدار کرنا نفس امارہ کا ہے پس جب حاصل ہوا اسکو یہ لینے جب قول وعمل بد نہ چھوڑے تو نہیں پیدا کرتا اللہ تعالی روزے انکے کی اور اسکی طرف نظر عنایت کی نہیں کرتا پس مقصود حاجت سے مراد ہے نہ التفات کرنا اسکی طرف اور مقبول کرنا اسکے روزے کا اور کیونکر التفات کرے اللہ تعالی اسکی طرف کہ اسنے ترک تو کیا اس چیز کو کہ مباح تھی غیر روزے میں قسم کھانے پینے وغیرہ سے اور مرتکب ہوا ایسی چیز کا کہ حرام تھی بیچ ہر وقت میں اور مشائخ نے لکھا ہے کہ روزہ تین قسم ہے ایک روزہ عوام کا ہے کہ باز رہے کھانے پینے اور جماع سے اور ایک روزہ خواص کا ہے وہ یہ ہے کہ باز رکھے تمام اعضا اور حواس کو لذتوں اور خواہشوں حرام اور مکروہ سے بلکہ بہت سے مباح میں بھی جو مباح کہ منافی کسر نفس کے ہیں اور ایک روزہ اخص الخواص کا ہے وہ یہ ہے کہ باز رہے ہر چیز سے کہ جو سوا حق کے ہو اور نہ التفات کرے کسی غیر کی طرف وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُ وَیُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے اور بدن سے بدن لگاتے یعنی اپنی بی بیوں سے یہ معاملہ کرتے اس حال میں کہ وہ روزہ دار ہوتے اور تھے حضرت بہت قادر تم سے اوپر روکنے حاجت اپنی کے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف حاجت سے مراد شہوت ہے یعنی حضرت بہ نسبت تمھارے بہت قادر تھے اپنی شہوت پر کہ باوجود بوسہ لینے اور بدن لگانے کے روکے رہتے تھے صحبت کرنے سے اور یہ سکنا مشکل ہے اور اہل علم نے اسمیں اختلاف کیا ہے اور ہمارے نزدیک مکروہ ہے بوسہ لینا اور مس کرنا اور بدن سے بدن لگانا عورت سے اگر خوف ہو جماع کا یا انزال ہو جانیکا اور اگر خوف نہو تو نہیں مکروہ ہے وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِیْ رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ غَیْرِ حُلُمٍ فَیَغْتَسِلُ وَیَصُوْمُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاتے انکو فجر رمضان میں یعنی صبح ہو جاتی اور وہ نہائے تھے جنابت سے بغیر احتلام کے پس نہاتے اور روزہ رکھتے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف یعنی حضرت کو نہانے کی احتیاج ہوتی تھی بسبب جماع کے نہ بسبب احتلام کے اور باوجود اسکے روزہ رکھتے اور یہ جو فرمایا ہے پس معلوم ہوا کہ حالت جنابت میں نیت روزے کی کرنی اور صبح کو نہانا منع نہیں اور بسبب جماع کہ جنابت اختیاری ہوتی ہے جب اسمیں روزہ درست ہوا تو احتلام کے سبب جو نہانے کی حاجت ہوتی ہے بطریق اولی درست ہوگا بلکہ اگر احتلام ہو روزہ کی حالت میں بھی تو مضر نہیں اور بغیر احتلام کے اسلیے کہا کہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کو احتلام نہیں ہوتا تھا اسلیے کہ وہ علامت ہے شیطان کے کھیلنے کی خواب میں اور وہ اس سے پاک ہیں وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی بھری یعنی پچھنے لگوائے

حالت احرام میں اور بھری ہوئی سینگی کھچوائی روزہ کی حالت میں اصل کی بیماری کی وجہ سے نقل کیا شیخ جزری نے کہ مراد ابن عباس کی یہ ہے کہ حضرتؐ حالت احرام
میں روزہ سے تھے اور بھری ہوئی سینگی بھی بسبب درد جانے کے کھچوائی اس حدیث سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ثابت ہوا اور کہا شارحوں نے کہ جائز ہے احرام والے کو
سینگی لینا بشرطیکہ بال نہ ٹوٹے اور اسی طرح روزہ دار کو بھی جائز ہے بغیر کراہت کے نزدیک امام اعظم رح کے نزدیک اور کہا امام احمد نے کہ باطل ہوتا ہے روزہ بھری ہوئی سینگی لگانے والے
اور لگوانے والے کا لیکن کفارہ نہیں واجب ہوتا ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ
فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بھول جاوے اور ہووے
روزہ دار پس کھاوے یا پیوے چاہیے کہ پورا کرے اپنا روزہ پس سوائے اس کے نہیں کہ کھلایا اسکو اللہ نے اور پلایا اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا علماء نے
ہر روزہ کا فرض ہو یا نفل بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں جاتا اور یہ مذہب اماموں کا ہے مگر امام مالک کہتے ہیں کہ لازم ہے قضا
کی اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ یہ حدیث ثابت ہوا حکم کھانے اور پینے میں ثابت ہوا جماع میں بھی یعنی جماع بھول کر کرے اسکا بھی یہی حکم ہے ع وَعَنْهُ قَالَ
بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي
وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ
قَالَ لَا قَالَ هَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ اجْلِسْ وَمَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ
أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ قَالَ أَنَا قَالَ خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ
أَعَلَى أَفْقَرَ مِنِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَاللَّهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا اسوقت کہ تھے ہم بیٹھے پاس نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے ناگاہ آیا حضرتؐ کے پاس ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ ہلاک ہوا میں یعنی گناہ کیا میں نے فرمایا کیا ہوا واسطے تیرے کہا گرا میں اپنی عورت پر یعنی جماع کیا اور
تھا میں روزے سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پاتا ہے تو بردہ کہ آزاد کرے اسکو کہا نہیں فرمایا حضرتؐ نے کیا طاقت رکھتا ہے تو یہ کہ روزے رکھے
دو مہینے کے پے درپے کہا نہیں فرمایا کیا مقدور رکھتا ہے ساٹھ مسکینوں کے کھلانے کا کہا نہیں فرمایا حضرتؐ نے بیٹھ جا اور ٹھہرے رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
یعنی انتظار کیا کہ کوئی کچھ لاوے تو اسکو دیں تا وہ کفارہ ادا کرے پس جس وقت کہ ہم اسی حال بیٹھے تھے آیا حضرتؐ کے پاس ایک عرق کہ اس میں کھجوریں تھیں اور عرق
کہتے ہیں تھیلی بڑے کو یعنی کھجور کے پتے کا بنا ہوا ہوتا ہے اور اس میں پندرہ صاع جو سیروں سے ساٹھ سیر ہوتے ہیں کھجوریں آتی ہیں فرمایا کہاں ہے
پوچھنے والا کہا اس نے کہ میں حاضر ہوں فرمایا لے یہ کھجوریں اور تصدق کر انکو پھر کہا اس شخص نے کیا اسے دوں میں ایسے کو کہ زیادہ محتاج ہو مجھ سے یا رسول اللہ
یعنی میں سب سے زیادہ محتاج ہوں فقیروں کو کسلئے دوں پس قسم ہے خدا کی نہیں درمیان دونوں طرفوں مدینہ کے کوئی گھر والے محتاج زیادہ میرے
گھر والوں سے اور مراد رکھتا تھا دونوں طرفوں سے دو پہاڑیاں کہ جانب مشرق اور مغرب مدینہ کے ہیں پس ہنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ ظاہر ہوئیں کچلیاں
حضرتؐ کی پھر فرمایا کھلا اسکو اپنے اہل کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نام اس شخص آنے والے کا سلمہ بن صخر الانصاری البیاضی تھا اور روزہ
رمضان کا رمضان میں جو قصداً توڑ ڈالے خواہ جماع کر کر خواہ کھا پیکر تو کفارہ دینا آتا ہے اسی ترتیب سے کہ بردہ آزاد کرے اور جو نہ ہو سکے تو دو مہینے
روزے رکھے پے درپے اور یہ بھی نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھلاوے اگر کچا اناج دے تو سر اسم دو دو سیر گیہوں یا چار چار سیر جو دے اور اگر کھانا پکا کر دے تو
دونوں وقت پیٹ بھر کر کھلاوے اور کفارہ اپنے اہل کو لینے اصول و فروع کو دینا درست نہیں اور حضرتؐ نے جو اس شخص کو یہ اجازت دی تو اس میں اختلاف
کیا ہے علماء نے کہ اسکے ذمہ سے کفارہ ادا ہوا یا نہیں اکثر کہتے ہیں کہ ادا ہو گیا اور یہ خاص اسی کے واسطے تھا اور کو درست نہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ کفارہ

اسکے ذمہ ہے اسواسطے کہ واجب ہوتا کفارہ کا بالفعل اسوقت ہر کہ اسکے کھانے سے اور مگل جانیکا خوف ہے اور نہیں تو خبر ہے دیتا کہ جب افطار ہو اور ایک جماعت
متنابع تھا اسکو حضرت نے اجازت دی کہ اپنے اہل کو کھلاوے جب میسر ہو گا ادا کرنا اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ حکم اسکا خاص ہے منسوخ ہوا واللہ اعلم ۔ع

الفصل الثانی دوسری فصل عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُقَبِّلُھَا وَھُوَ صَائِمٌ وَّیَمُصُّ لِسَانَھَا
رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے بوسہ لیتے حضرت عائشہؓ کا اور ہوتے روزہ دار اور چوستے زبان انکی نقل کی اسکو ابوداؤد نے
ف یہ حدیث ضعیف ہے اور اگر یہ ہو تو تھوک نگلنے کی خبر نہیں ہے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اسکے تئیں پس حضرت کے زبان چوسنے کا بر تقدیر صحت حدیث کے یہ جواب
دیا گیا ہے کہ حضرت زبان چوس کر تھوک دیتے ہونگے نگلتے نہ ہونگے ۔ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْمُبَاشَرَۃِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ لَہٗ وَاَتَاہُ اٰخَرُ فَسَأَلَہٗ فَنَھَاہُ فَاِذَا الَّذِیْ رَخَّصَ لَہٗ شَیْخٌ وَّاِذَا الَّذِیْ نَھَاہُ شَابٌّ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ
اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق ایک شخص نے پوچھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال مباشرت کا واسطے روزہ دار کے یعنی بدن سے بدن لگانا
اپنی عورت سے پس اجازت دی حضرت نے اسکو اور آیا حضرت کے پاس ایک اور پس پوچھا اسنے حال مباشرت کا پس منع کیا اسکو پس وہ شخص کہ اجازت
دی تھی اسکو وہ تھا بڈھا اور وہ شخص کہ منع کیا تھا اسکو وہ تھا جوان نقل کی یہ ابوداؤد نے ف بڈھا امن میں ہوتا ہے خوف جماع کرنیکا اسکو نہیں تھا
اسلیے اسکو اجازت دی اور جوان کو ڈر جماع کا ہوتا ہے اسکو منع فرمایا اور اختلاف کیا ہے اسمیں کہ یہ نہی تحریمی ہے یا تنزیہی ۔ع وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَرَعَہُ الْقَیْءُ وَھُوَ صَائِمٌ فَلَیْسَ عَلَیْہِ قَضَاءٌ وَّمَنِ اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلْیَقْضِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَّا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عِیْسَی بْنِ یُوْنُسَ
وَقَالَ مُحَمَّدٌ یَعْنِی الْبُخَارِیَّ لَا اُرَاہُ مَحْفُوْظًا اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو غلبہ کرے قے یعنی آپ آجاوے
اور وہ ہو روزہ سے پس نہیں ہے اسپر قضا اور جو شخص قے لاوے یعنی انگلی وغیرہ حلق میں ڈال کر قصداً پس چاہیے کہ قضا کرے نقل کی یہ ترمذی و ابوداؤد
وابن ماجہ و دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر حدیث عیسی بن یونس کے سے اور کہا محمد نے یعنی بخاری نے نہیں گمان کرتا ہوں
اس حدیث کو محفوظ یعنی منکر ہے ف مقصد اس حدیث کا تو یہ ہے کہ اعتراز کیا انسان سے یعنی قے لاوے اور روزہ یاد ہو تو قضا آتی ہے اور بھول کر لاوے تو قضا
نہیں اسیکا اعتبار باب میں فصل ثالث کیا گیا ہے جیسا ہے وہاں سے دیکھ لے ۔ع وَعَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَۃَ اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ قَالَ فَلَقِیْتُ ثَوْبَانَ فِیْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَقُلْتُ اِنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ قَالَ صَدَقَ وَاَنَا صَبَبْتُ لَہٗ وَضُوْءَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے معدان بن طلحہ سے یہ کہ
ابودرداء نے حدیث کہی اسکو یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی پھر افطار کیا کہا معدان نے پس ملا میں ثوبان کو دمشق کی مسجد میں اور کہا میں نے کہ ابودرداء نے
مجھے حدیث کہی ہے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی پھر افطار کیا کہا سچ کہا ابودرداء نے اور میں نے ڈالا تھا حضرت کے واسطے پانی وضو انکے کا نقل کی
یہ ابوداؤد و ترمذی و دارمی نے ف یہ حدیث نقل میں جب صحیح ہو کر روزہ توڑ ڈالا بسبب کسی ضعف کے جیسے عذر بیماری کا تھا یا ضعف کا اور قے کی ہو یا
کا ہے کہ حضرت نفلی روزہ سے تھے کہ اسکا توڑنا جائز ہے اور فرمایا ہے ولا تبطلوا اعمالکم یعنی اپنے عملوں کو باطل نہ کر ڈالو اور اسی حدیث سے دلیل پکڑی ہے امام
ابوحنیفہ اور امام محمد نے کہ قے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور شافعی اور مالک کا قول ہے کہ نہیں ٹوٹتا وضو قے سے کہ اسکو ضعیف کہتے ہیں اور مراد وضو سے
اور معنی اسکا واللہ اعلم ۔ع وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَۃَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَا اُحْصِیْ یَتَسَوَّکُ وَھُوَ صَائِمٌ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے عامر بن ربیعہ سے کہ کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسقدر کہ نہیں گن سکتا میں کہ مسواک

کرتے تھے اور وہ ہوتے روزے سے نقل کی یہ ترمذی و ابو داؤد نے ف یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے مسواک کرنی روزہ دار کو ہر وقت اور ہر طرح کی مسواک
اور بہت حدیثیں اسی طرح کی آئی ہیں چنانچہ مرقات میں مذکور ہیں اور علما نے اسمیں اختلاف کیا ہے امام ابو حنیفہ اور مالک جائز رکھتے ہیں مسواک کرنی خواہ تر لکڑی
لیجے تازی ہو یا خشک ہوئی ہو یا پانی میں اور خواہ پہلے زوال کے ہو خواہ بعد اسکے اور ابو یوسف نے کہا مکروہ ہے تازی اور بھیگی ہوئی اور شافعی کے نزدیک مکروہ ہے
زوال کے بعد وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْتَكَيْتُ عَيْنِي أَفَأَكْتَحِلُ وَأَنَا صَائِمٌ قَالَ
نَعَمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَأَبُو عَاتِكَةَ الرَّاوِي يُضَعَّفُ اور روایت ہے انس سے کہا آیا ایک شخص حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس کہا دکھتی ہیں آنکھیں میری کیا لگاؤں میں سرمہ اور میں ہوں روزہ دار فرمایا کہ ہاں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا اسناد اس حدیث کی
نہیں قوی اور ابو عاتکہ راوی اس حدیث کا ضعیف ہے ف اسمیں دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے سرمہ لگانا روزہ دار کو بغیر کراہت کے چنانچہ اکثر علما اسی پر ہیں
اور کہا امام اعظم اور امام شافعی نے کہ سرمہ لگانا روزہ دار کو مکروہ نہیں اگرچہ اثر سرمہ کا حلق میں ظاہر ہو اور احمد اور اسحق اور سفیان کے نزدیک مکروہ ہے
اور امام مالک سے بعضوں نے کراہت نقل کی ہے اور بعضوں نے عدم کراہت اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن اور حدیثیں بھی آئی ہیں سب ملکر قابل
دلیل پکڑنے کے ہو جاتی ہیں وَعَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ
يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ أَوْ مِنَ الْحَرِّ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے بعض اصحاب سے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے سے کہ کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرج میں ڈالتے اپنے سر پر پانی حالت روزے کے میں واسطے دفع کرنے پیاس کے یا کہا دفع کرنے گرمی کے
نقل کی یہ مالک اور ابو داؤد نے ف عرج نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے اور کہا ابن ملک نے یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ نہیں مکروہ روزہ دار
کو یہ کہ ڈالے سر پر پانی اور داخل ہووے پانی میں اگرچہ ظاہر ہو ٹھنڈک اسکی بیچ باطن اسکے کے ع نور الایضاح میں کہ کتاب معتبر مذہب حنفی کی ہے
لکھا ہے کہ نہیں مکروہ ہے روزہ دار کو نہانا اور لپیٹنا تر کپڑے میں واسطے ٹھنڈک کے اور دفع گرمی کے موجب روایت مفتی بہ کے انتہی اور اسی طرح در مختار
میں لکھا ہے وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى رَجُلًا بِالْبَقِيعِ وَهُوَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي
لِثَمَانِ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ
وَتَأَوَّلَهُ بَعْضُ مَنْ رَخَّصَ فِي الْحِجَامَةِ أَيْ تَعَرَّضَا لِلْإِفْطَارِ الْمَحْجُومُ لِلضَّعْفِ وَالْحَاجِمُ لِأَنَّهُ لَا يَأْمَنُ مِنْ أَنْ يَصِلَ شَيْءٌ إِلَى
جَوْفِهِ بِمَصِّ الْمَلَازِمِ اور روایت ہے شداد بن اوس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے ایک شخص کے پاس جنت البقیع میں کہ نام ہے
مقبرے کا اور وہ شخص بھری ہوئی سینگیاں کھچواتا تھا اور حضرت پکڑے ہوئے تھے ہاتھ میرا اٹھارہویں تاریخ رمضان کی پس فرمایا حضرت نے کہ روزہ توڑ
ڈالا سینگی کھینچنے والے اور کھچوانے والے نے نقل کی یہ ابو داؤد و ابن ماجہ و دارمی نے کہا شیخ امام محی السنۃ رحمۃ اللہ علیہ نے اور تاویل کیا ہے اس حدیث کو
بعضوں نے ان شخصوں میں سے کہ اجازت دی ہے روزہ دار کو بیچ سینگی کھینچنے اور کھچوانے کے یعنی قریب افطار کے ہو جاتا ہے کھچوانے والا سبب ضعف کے اور کھینچنے والا
اسواسطے کہ نہیں امن میں ہوتا ہے کہ پہنچ جاوے کچھ پیٹ اسکے میں سبب چوسنے سینگی کے ف ظاہر یہی مراد ہے یعنی اکثر علما میں مذہب اکثر
علما کا یہی ہے کہ سینگی لینے کا کچھ مضائقہ نہیں روزہ دار کو اسلئے کہ ثابت ہوا ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لی بیچ بھری
ہوئی حالت احرام اور روزے کے میں اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ اور مالک و شافعی کا ہے اور معنی اس حدیث کے اکثر نے یہی کہے ہیں جو کہ مذکور ہوئے کہ قریب
افطار کے ہو جاتا ہے یعنی بھری ہوئی سینگی لوانے والے کو بسبب خون نکل جانے کے ضعف اور سستی ایسی لاحق ہوتی ہے کہ تو سبب ہوتا ہے افطار کرنے کے
تا ہلاک نہ ہو جاوے اور سینگی کھینچنے والے کو خوف ہوتا ہے کہ مبادا سینگی لگاتے ہوئے کہ منہ سے چوسنی پڑتی ہے پیٹ میں خون اتر جاوے اور بعضے کہتے ہیں

ہوتی ہو تو سینگی سے روزہ جاتا نہیں لیکن مکروہ ہے جبکہ ضعف ہو یہ سب شخص اور خوف ہلاک کا اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ حدیث خاص دو شخصوں کے حق میں فرمائی کہ وہ دونوں غیبت کرتے تھے اور سینگی کھینچنے والا اور سینگی کھنچوانے والا غیبت کی تھی سو اس سبب سے یہ فرمایا کہ روزہ دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ ہو گیا **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِّنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَّلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَاِنْ صَامَهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ يَقُوْلُ اَبُو الْمُطَوِّسِ الرَّاوِيْ لَا اَعْرِفُ لَهُ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ افطار کرے قصداً ایک دن بھی رمضان سے بدون رخصت کے اور بدون مرض کے نہیں ادا ہوتا اس سے روزہ رکھنا تمام عمر اگرچہ روزے رکھے تمام عمر نقل کی یہ احمد و ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ و دارمی نے اور بخاری نے ترجمہ باب کے اور کہا ترمذی نے کہ سنا میں نے محمد کو یعنی بخاری کو کہ کہتا تھا ابو المطوس راوی نہیں جانتا میں واسطے اس کے سوائے اس حدیث کے ف بدون رخصت کے یعنی بدون رخصت شرعی کے کہ حالت سفر و غیرہ ہو چنانچہ بیان اسکا تفصیل سے ہو چکا اور لفظ وان صامہ تاکید ہے جو پہلے جملہ کی اور یہ حدیث بطریق مبالغہ کے اور تشدید کے فرمائی اور مراد یہ ہے کہ ثواب روزہ فرض کا اس وجہ سے کہ روزہ نفل سے نہیں ہاتھ آتا اگرچہ تمام عمر رکھنے والا اگر ایک روزہ ترک کیا جو پہلے اسکے ایک روزہ رکھے فرض ادا ہو جائیگا اور اگر رکھکر توڑ ڈالا ہو دو مہینے کے روزے کفایت کرینگے اور اس جملے کے ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر روزہ رمضان کا قضا کرے اور پھر تمام عمر روزے رکھے تو نہیں کفایت کرتے چنانچہ حضرت علی اور ابن مسعود کا یہی مذہب ہے اور اکثر علما کا مذہب یہ ہے کہ کفایت کرتا ہے ایک دن بجائے ایک دن کے یعنے فرض ادا ہو جاتا ہے اگرچہ ترک کیا ہو نہایت گرمی کے دنوں میں اور گرمی میں اور رکھے بجائے اسکے جاڑے کے دنوں میں اور چھوٹے دنوں میں تو قضا ہو جاتا ہے اور نماز بھی شرع کے حکم میں ہے اسلیئے کہ نہیں فرق ہے دونوں میں بلکہ نماز افضل ہے روزے سے سب علما کے نزدیک اللہ اعلم بالصواب **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِّنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ اِلَّا الظَّمَاُ وَكَمْ مِّنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ اِلَّا السَّهَرُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت روزہ دار ہیں کہ نہیں انکو حاصل روزوں انکے سے مگر پیاسا رہنا اور کتنے قیام کرنیوالے ہیں کہ نہیں انکو قیام انکے سے مگر جاگنا نقل کی یہ دارمی نے ف یعنے جو شخص روزہ رکھے اور خالص نیت خدا کے واسطے نہ ہو اور نہ بچے جھوٹ بولنے اور جھوٹی گواہی اور بہتان لگانے اور غیبت کرنے اور مانند انکے سے اور ممنوعات سے ہو تو اسکو بھوک اور پیاس اٹھانے کے سوا کچھ ثواب نہیں ہوتا اور روزہ اسکا اگرچہ فرض ذمہ سے ساقط ہوتا ہے اور اسی طرح سے جو رات کو قیام کرے بغیر حضوری کے یا واسطے فائدہ دنیا کے تو اسکو کچھ بھی ثواب نہیں ہوتا جیسے نماز میں یا گھر میں جیسے ہوتے ہیں تو اسمیں کچھ ثواب نہیں ہوتا اگرچہ ذمہ سے فرض ساقط ہوتا ہے اور اسی طرح جو نماز پڑھے بدون جماعت کے بے عذر ذمہ سے اسکے فرض ساقط ہو جاتا ہے لیکن اسکو ثواب نہیں حاصل ہوتا اور اسی طرح اور عبادتیں مانند حج و زکوۃ وغیرہ کے اگر خلوص سے نہ ہوں کچھ نہیں فائدہ اسمیں سوا تضیع مال و رنج کے **وَذُكِرَ حَدِيْثُ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ فِيْ بَابِ سُنَنِ الْوُضُوْءِ** اور ذکر کی گئی حدیث لقیط بن صبرہ کی باب سنن وضو میں

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا يُفْطِرْنَ الصَّائِمَ الْحِجَامَةُ وَالْقَيْءُ وَالْاِحْتِلَامُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدٍ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں نہیں افطار کرتیں روزہ روزہ دار کا سینگی اور قے جو آپ سے آوے اور احتلام نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہیں محفوظ اور عبد الرحمن بن زید راوی ضعیف کیا جاتا ہے حدیث میں ف روایت کیا ہے اس حدیث کو دارقطنی اور بیہقی اور ابو داؤد نے بھی اور حدیث ابو داؤد کی اسناد ساتھ صحیح کے ہے **وَعَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ سُئِلَ**

كُنْتُمْ تَكْرَهُوْنَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اِلَّا مِنْ اَجْلِ الضُّعْفِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے ثابت بنانی سے کہا پوچھے گئے انس بن مالک کیا تم مکروہ جانتے تھے سینگی کو واسطے روزہ دار کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کہا نہیں مگر سبب ضعف کے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنے سینگیوں کو سبب اس خوف کے مکروہ جانتے تھے نہ اس جہت سے کہ روزہ کو توڑتی ہے ع وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَهُ فَكَانَ يَحْتَجِمُ بِاللَّيْلِ اور روایت ہے بخاری سے بطریق تعلیق کے کہا کہ تھے ابن عمر سینگی کھچواتے روزہ ہوتے ہوئے پھر چھوڑ دی سینگی کھچوانی پس تھے سینگی کھچواتے رات کو ف یعنے احتیاطاً چھوڑ دی یا واسطے خوف ضعف کے اور تعلیق حدیث کا بغیر سند کے روایت کی ہو اسکو تعلیق کہتے ہیں اور مصنف کو چاہیے تھا کہ اول کہتا عن ابن عمر پھر کہتا رواہ البخاری تعلیقا ع وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ اِنْ مَضْمَضَ ثُمَّ اَفْرَغَ مَا فِيْ فِيْهِ مِنَ الْمَاءِ لَا يَضِيْرُهُ اَنْ يَزْدَرِدَ رِيْقَهُ وَمَا بَقِيَ فِيْ فِيْهِ وَلَا يَمْضَغُ الْعِلْكَ فَاِنِ ازْدَرَدَ رِيْقَ الْعِلْكِ لَا اَقُوْلُ اِنَّهُ يُفْطِرُ وَلٰكِنْ يُنْهٰى عَنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ اور روایت ہے عطا سے کہا اگر کلی کرے روزہ دار پھر ڈالے پانی کو کہ اسکے منہ میں ہے یعنے بالکل نکال دے نہیں ضرر کریگا اسکو یہ کہ نگل جاوے تھوک کو اپنا اور جو چیز کہ باقی ہے منہ اسکے میں اور چباوے مصطگی پس اگر نگل گیا تھوک کو مصطگی کا نہیں کہتا میں کہ افطار کیا ولیکن منع کیا جاتا ہے اس سے نقل کی یہ بخاری نے بیچ ترجمہ باب کے ف لفظ ما بقی میں حرف موصولہ ہے اور عطف ہے اسکا ضمیر ریقہ پر یعنے ضرر نہیں کرتا کہ نگلے بعد کلی کرنیکے تھوک اور جو کچھ کہ باقی رہے تری رطوبت پانی کی اسلیے کہ احتراز اس سے غیر ممکن ہے اور مصطگی یعنے گوند واسطے دانتوں کی تقویت کے لیے منہ میں رکھتے تھے لیکن روزہ میں اسکے چبانے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ اسکے چبانے سے تھوک جو منہ میں جمع ہوا اسکے نگلنے سے روزہ جاتا نہیں اسلیے کہ وہ منہ میں سخت جاتی ہے اور اس سے کچھ جدا نہیں ہوتا کہ حلق میں اتر جاوے اور روزہ توڑ ڈالے ولیکن منع ہے یہ احتیاطاً پس نہی اسمیں تنزیہی ہے اسلیے ہمارے علما نے کہا ہے کہ مکروہ ہے چبانا کسی چیز کا مصطگی ہو یا اور کچھ ہو مگر لڑکے کو ٹکڑا وغیرہ چبا کر دینا جائز ہے ضرورت کے لیے اور یہ مصطگی وغیرہ کے چبانے کی کراہت اسی صورت میں ہے کہ یقین ہو اسکے نہ اترنے کا حلق میں اور اگر یقین ہو کہ اسمیں سے کچھ حلق میں اتر گیا ہے تو روزہ ٹوٹ جاویگا اور اگر دوزی ایک وقت ارتکا ہو ہاتھ سے صاف کرے اور تھوک ہو جاوے مانند رنگ ڈورے کے اور پھر نگل جاوے تو فاسد ہوجاتا ہے روزہ اسکا اور نہیں تو نہیں فاسد ہوتا انتہی اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ اعتبار غلبہ کا ہے واللہ اعلم ع

بَابُ صَوْمِ الْمُسَافِرِ

یہ باب ہے بیچ بیان روزہ مسافر کے ف یعنے مسافر کو روزہ رکھنا جائز ہے یا نہیں اور افضل کیا ہے ان دونوں میں سے ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَاَصُوْمُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيْرَ الصِّيَامِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے عائشہ سے کہا تحقیق حمزہ بن عمرو اسلمی نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کیا روزہ رکھوں میں سفر میں اور تھا حمزہ بہت روزہ رکھنے والا پس فرمایا حضرت نے اگر چاہے تو پس روزہ رکھ اور اگر چاہے تو پس افطار کر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کیا روزہ رکھوں میں سفر میں یعنے رمضان میں اگر سفر کروں تو روزہ رکھوں یا نہ رکھوں یعنے کیا حکم ہے اسکا گناہ ہے یا ثواب اور اتفاق رکھتے ہیں اکثر علما اسپر کہ افطار اور روزہ رکھنا دونوں جائز ہیں سفر میں خواہ سفر راحت کا ہو یا ایذا کا لیکن اگر کچھ اسکو تکلیف نہیں ہوتی ہے تو روزہ رکھنا اسکا بہتر ہے اور اگر اسکو مشقت اور ایذا ہوتی ہے تو افطار روزہ سے کا بہتر ہے اور سفر طاعت اور سفر اباحت اور سفر معصیت برابر ہیں بیچ افطار کے نزدیک حنفیہ کے اور نزدیک امام شافعی کے سفر معصیت میں افطار کرنا روزہ رمضان کا جائز نہیں ع وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسِتَّ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ

صائم ومنا من افطر فلم یعب الصائم علی المفطر ولا المفطر علی الصائم رواہ مسلم اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا جہاد کو جاتے ہم
ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سولھویں رمضان کو بعضے تھے ہم میں سے روزہ رکھا یعنی فرض ادا کیا اور بعضے تھے ہم میں سے افطار کیا یعنی ضعیفوں نے یا
امیروں کے خادموں نے پس عیب نہ کیا روزہ دار نے افطار کرنے والے پر یعنی اسلیے کہ عمل کیا اسنے رخصت پر اور نہ افطار کرنے والے نے روزہ دار پر اسلیے کہ عمل کیا
اسنے عزیمت پر نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَأَى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ
فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سفر میں پس دیکھا ہجوم اور ایک شخص کو دیکھا کہ سایہ کیا گیا تھا اسپر یعنی دھوپ سے بچاؤ کے لیے پس فرمایا کیا ہے یہ کہا انھوں نے کہ یہ روزہ دار ہے یعنی
بسبب ضعف کے گر پڑا ہے پس فرمایا نہیں نیکی روزہ رکھنا سفر میں نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف یعنی رو سے جب ایسی حالت ہو جاوے تو سفر میں
روزہ رکھنا خوب نہیں افطار ہی افضل ہے وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ
فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ فَسَقَطَ الصُّوَّامُ وَقَامَ الْمُفْطِرُونَ فَضَرَبُوا الْأَبْنِيَةَ وَسَقَوُا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر میں پس
بعضے ہم میں روزہ دار تھے اور بعضے ہم میں سے افطار کرنے والے پس اترے ہم ایک منزل میں بیچ دن گرمی کے پس گر پڑے روزہ دار یعنی بسبب ضعف کے
لائق کاروبار کے نہ رہے اور کھڑے ہوے افطار کرنے والے یعنی خدمت میں مشغول ہوے اور گاڑے خیمے اور پلایا پانی اونٹوں کو پس فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ لے گئے افطار کرنے والے آج کے دن ثواب نقل کی بخاری اور مسلم نے ف تو یعنی ثواب کامل لے گئے اسلیے کہ افطار انکے حق میں ایسے
وقت میں بہتر تھا اور لفظ الیوم میں اشارہ ہے اسپر کہ افضلیت افطار کی بسبب عارضی کے ہے روزہ داروں کے حق میں مطلق اور اسمیں دلیل اسپر بھی ہے کہ
خدمت صالحوں کی افضل ہے نوافل سے ۔ ذکرہ الشیخ فی العوارف وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَرَفَعَهُ إِلَى يَدِهِ لِيَرَاهُ النَّاسُ فَأَفْطَرَ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ وَذٰلِكَ
فِي رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدْ صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَنَّهُ شَرِبَ بَعْدَ الْعَصْرِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا تشریف لے چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طرف
مکہ کے یعنی جس سال میں مکہ فتح ہوا پس روزہ رکھا یہاں تک کہ پہونچے عسفان تک کہ نام ہے ایک جگہ کا دو منزل مکہ سے پھر منگوایا پانی پھر اٹھایا اسکو
ہاتھ میں یعنی ہاتھ میں لیکر بہت اونچا کیا اسکو تاکہ دیکھیں اسکو لوگ پھر افطار کیا یہاں تک کہ آئے مکہ میں اور یہ سفر تھا رمضان میں پس تھے
ابن عباس کہتے کہ تحقیق روزہ رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور افطار بھی کیا پس جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے نقل کی یہ
بخاری و مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یہ ہے کہ حضرت نے پیا پانی پیچھے عصر کے ف تا دیکھیں اسکو لوگ یعنی جانیں کہ جائز ہے افطار کرنا
اختیار کریں متابعت حضرت کی **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْكَعْبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمَ عَنِ الْمُسَافِرِ وَعَنِ الْمُرْضِعِ وَالْحُبْلٰى رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ روایت ہے انس بن مالک کعبی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی نے موقوف کردی مسافر سے
آدھی نماز اور معاف کیا روزہ مسافر سے اور دودھ پلانے والی سے اور حاملہ والی سے نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف موقوف کردی
۱۴۰ یعنی مسافر پر آدھی نماز فرض کی گئی کہ چار رکعت کی دو پڑھے اور دو کی قضا نہیں اسپر نہ یہ کہ پہلے چار تھیں پھر دو ہو گئیں اور معاف کیا روزہ

یعنی واجب نہیں حالت سفر میں روزہ رکھنا لیکن جب مقیم ہو تو قضا واجب ہے اسپر اور دودھ پلانے والی اور حاملہ کو بھی روزہ معاف ہے اگر نقصان کا ڈر ہو بچہ کو یا انکو اور بعد دفع عذر کے قضا لازم ہے اور فدیہ نہیں ہے نزدیک امام اعظم کے اور امام شافعی اور احمد کے نزدیک واجب ہے انپر فدیہ بھی ❊ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهٗ حَمُوْلَةٌ تَأْوِيْ اِلٰى شِبَعٍ فَلْيَصُمْ رَمَضَانَ حَيْثُ اَدْرَكَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ہے سلمہ بن محبق سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو واسطے اسکے سواری کہ پہنچا دے منزل کو حالت سیری اور آسانی میں یعنی اچھی حالت میں سفر کرتا ہو پس چاہیے کہ روزہ رکھے رمضان کا جہاں آجاوے رمضان اسکو نقل کیا ابو داؤد نے ف یہ حکم استحباب اور فضیلت کے لیے ہے ورنہ جائز ہے سب علماء کے نزدیک افطار کرنا سفر میں اگرچہ مشقت نہو اور یہ حدیث ضعیف بھی ہے ❊

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ اِلٰى مَكَّةَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ فَرَفَعَهٗ حَتّٰى نَظَرَ النَّاسُ اِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقِيْلَ لَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ اِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے سال فتح مکہ کے بیچ طرف مکہ کے رمضان میں پس روزہ رکھا یہاں تک کہ پہنچے کراع الغمیم تک پس روزہ رکھا آدمیوں نے پھر منگوایا حضرت نے پیالہ پانی کا پھر اٹھایا اسکو یہاں تک کہ دیکھا لوگوں نے طرف اسکے پھر پیا پانی پس کہا گیا واسطے حضرت کے بعد اسکے کہ تحقیق بعضے آدمیوں نے روزہ رکھا ہے یعنی ابتک بھی ہے ساتھ روزہ کے افطار نکیا پس فرمایا یہی ہیں گنہگار یہی ہیں گنہگار نقل کی یہ مسلم نے ف کراع الغمیم نام ہے ایک جگہ کا جو درمیان مکے اور مدینے کے قریب عسفان کے ہے اور لفظ اولئک العصاۃ مکرر فرمایا تاکید کے لیے اسلیے کہ حضرت نے یہ فعل اسلیے کیا تھا کہ لوگ دیکھکر پیروی انکی کریں یعنی قبول کریں رخصت اللہ تعالی کی پس جنہوں نے کہ روزہ رکھا مخالفت کی فعل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قبول نکی رخصت اللہ تعالی کی تو اسلیے حضرت نے عتاب کر کے ایسا فرمایا کہ روزہ رکھنا حرام ہے سفر میں ❊ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمُ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عبد الرحمن بن عوف سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے والا رمضان کا سفر میں مانند افطار کرنے والے کے ہے حضر میں یعنی گھر میں نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ رکھنا سفر میں بڑا گناہ ہے جیسا افطار کرنا گھر میں لیکن یہ حدیث اکثروں کے نزدیک منسوخ ہے یا محمول ہے اس حالت پر کہ آدمی کو ضرر ہوتا ہو روزے سے سفر میں اور خوف ہلاک کا ہو اور نقل من الشرح ❊ وَعَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَجِدُ بِيْ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ قَالَ هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ اَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حمزہ بن عمرو اسلمی سے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں پاتا ہوں اپنے میں قوت روزہ رکھنے کی سفر میں پس کیا ہے مجھ پر گناہ یعنی روزہ رکھنے میں یا افطار کرنے میں فرمایا یہ یعنی افطار کرنا رخصت ہے اللہ عزوجل کی طرف سے پس جس نے کہ لی یہ رخصت پس اچھا کیا اور جو شخص چاہے رکھنا پس نہیں گناہ اسپر نقل کی یہ مسلم نے ف اس میں اشارہ ہے اسپر کہ افطار اولی ہے ❊

بَابُ الْقَضَاءِ باب بیچ بیان قضا روزے کے

ف یعنی عذر اور آداب قضا کے اور ظاہر یہ ہے کہ مراد قضا روزے رمضان کی ہے اور رمضان کا روزہ جو افطار کر ڈالے اسکے تین حکم ہیں اگر بھول کر افطار کرے نہ قضا ہے اور نہ کفارہ اور اگر قصدا ہو بغیر عذر کے کفارہ ہے اور اگر عذر ہو مانند سفر و مرض وغیرہ کے اسمیں قضا ہے ❊

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَقْضِيَ اِلَّا فِيْ شَعْبَانَ قَالَ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ تَعْنِي الشُّغْلَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے عائشہؓ سے کہا ہوتے تھے مجھ پر روزے رمضان کے پس نہ طاقت رکھتی میں قضا کرنے کی مگر شعبان میں کہا یحییٰ بیٹے سعید کے نے کہ منع کرتا عائشہ کو لینے
قضا سے مشغول ہونا خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے میں یا کہا مشغول ہونا ساتھ خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف یعنے حضرت عائشہؓ کے ذمے جو قضا روزے رمضان کے ہوتے بسبب عذر حیض کے تو انکو رکھنے کی فرصت ملتی سواے شعبان کے اسلیے کہ اور دنوں
میں مستعد رہتی تھیں حضرتؐ کی خدمت بابرکت میں کہ جب صحبت کے لیے بلاوین حاضر ہوں اور شعبان میں اکثر حضرت روزے ہوتے تھے پس یہ حضرت
عائشہ اس روزہ قضا کرتیں ہیں وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا
شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَاْذَنَ فِیْ بَیْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں درست عورت کو روزہ رکھنا نفل اس حالت میں کہ خاوند اسکا موجود ہو مگر ساتھ حکم اسکے کے اور نہ اذن دے
کسیکو اپنے گھر میں آنیکا بدون پروانگی اپنے خاوند کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے جس عورت کا خاوند موجود ہو اسکے پاس اسکو نفل روزہ رکھنا
درست نہیں بغیر خاوند کے اذن کے خواہ اذن صراحۃً ہو خواہ دلالۃً اسلیے کہ تکلیف ہوگی اسکو صحبت کرنیکی طرف سے اور حدیث سے مطلق
روزہ رکھنا منع معلوم ہوتا ہے لیکن بیہقی ہے شافعیہ سے کہ انھوں نے استثنا کیا ہے عرفہ اور عاشورے کے روزوں کو اور نہیں درست عورت
کو کہ اذن دے کسیکو گھر میں آنیکا بغیر اذن خاوند کے آنے والا خواہ قرابتی ہو یا اجنبی حتی کہ عورت کو بھی بغیر اذن خاوند کے نہ اذن دے
یہ حکم اذن کا ہے جو علم رضا اسکے کا نہیں زبانی اذن نہ پایا مگر جانتی ہے یہ کہ راضی ہوگا خاوند اسکے آنے سے تو بھی اجازت دے سکتی کہ اذن دلالۃً ہے
وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِیَّةِ اَنَّهَا قَالَتْ لِعَائِشَةَ مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِی الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِی الصَّلٰوةَ قَالَتْ عَائِشَةُ
كَانَ یُصِیْبُنَا ذٰلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے معاذہ عدویہ
سے یہ کہ کہا انھے حضرت عائشہؓ سے کہ کیا حال ہے عورت حائضہ کا قضا کرتی ہے روزہ نہیں قضا کرتی نماز فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہ ہوتی تھیں ہم حیض سے
حضرتؐ کے زمانے میں پس حکم کیجاتی تھیں ہم ساتھ قضا روزے کے اور نہ حکم کیجاتی تھیں ہم ساتھ قضا نماز کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے شارع نے
جو حکم فرمایا اسکی علت پوچھنے کی حاجت نہیں جو فرمایا کرنا چاہیے اگرچہ ممکن تھا کہ کہتیں حضرت عائشہؓ کہ قضا نماز میں حرج ہے کہ بہت ہیں
اسلیے قضا اسکی نہیں اور روزے کم ہیں کہ سال بھر میں ایک ہی بار آتے ہیں انکی قضا میں اتنا حرج نہیں اسلیے قضا انکی مقرر ہوئی پس یہ
علت ہو سکتی تھی لیکن حضرت عائشہؓ نے جواب مذکور دیکے راہ گفتگو کی بند کی اسلیے کہ شاید وہ کہتی کہ مجکو حرج و مشقت نہیں ہے وَعَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَعَلَیْهِ صَوْمٌ صَامَ عَنْهُ وَلِیُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے
عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مرے اور اسپر ہو روزہ روزہ رکھے یعنے فدیہ دے اسکی طرف سے وارث
اسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اختلاف کیا ہے علما نے اس شخص کے حق میں کہ مرجاوے اور اسکے ذمہ روزے واجب ہوں پس جمہور علما
کہ انھیں میں امام مالکؒ اور ابوحنیفہؒ اور شافعیؒ ہیں گئے ہیں طرف اسکے کہ نہ روزہ رکھے اسکی طرف سے کوئی اور تاویل اس حدیث کی یہ
کی ہے کہ فدیہ دیوے بدلے ہر روزے کے وارث اسکا ایک مسکین کو اور بیان فدیہ کا آگے ہوگا پس یہ بمنزلہ روزہ رکھنے کے ہے چنانچہ اگلی حدیث سے
یہ توجیہ معلوم ہوتی ہے اور روزہ رکھنے میت کی طرف سے منع اسلیے کرتے ہیں کہ ایک حدیث میں بھی منع آیا ہے چنانچہ آخر باب میں وہ حدیث
موجود ہے اور امام احمدؒ نے ظاہر حدیث پر عمل کیا ہے کہ روزہ رکھے اسکی طرف سے وارث اسکا پھر جاننا چاہیے کہ اگر وصیت کرے میت کو
تو لازم ہوتا ہے وارث پر نکالنا فدیہ مذکور کا جبکہ نکل سکے تہائی مال میں سے پس اگر زیادہ ہو تہائی سے تو نہیں واجب وارث پر جبتک

دیا وہ ہو پس اگر کھانا کھلایا تو ہوگا احسان کرنے والا میت پر اور حکم کیا جاویگا ساتھ جائز ہونے انکے کے اور یہ سب جب ہو کہ فوت ہوا ہو بعد ممکن ہونے قضا اسکی کے اور صحیح قول یہ ہے کہ جو کچھ رمضان میں سے بعد ممکن ہونے قضا کے پس نہیں لازم تدارک اسکا اور نہ گناہ ہو اسپر اجماع ہے علماء کا اسپر مگر طاؤس اور قتادہ نے واجب کہا ہے تدارک ساتھ روزے یا فدیہ کے اگرچہ مر جاوے پہلے ممکن ہونے قضا کے اور امام شافعی کے نزدیک وصیت کرے یا اگر دیا جاوے کل مال سے ووم

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ الصَّحِيحُ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ عَلَى ابْنِ عُمَرَ روایت ہے نافع سے کہ نقل کی ابن عمر نے انکے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ مرے اور اسپر ہوں روزے مہینے رمضان کے پس چاہیے کہ کھلایا جاوے اسکی طرف سے بدلے ہر روزے کے ایک مسکین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا صحیح یہ ہے کہ یہ موقوف ہے ابن عمر پر یعنی قول ہے ابن عمر کا نہ مرفوع بدلے ہر روزے کے مسکین یعنی دو دو سیر گیہوں دے سوا سیر یا چار چار سیر جو یا قیمت انکی اور اسی قدر دیا جاوے بدلے ہر نماز کے اور یہ حدیث دلیل جمہور کی ہے اور غالب یہ ہے کہ یہ حدیث ناسخ حدیث اول کی ہے یا اول تاویل کی گئی ہے ساتھ اسکے جیسا کہا گیا اور یہ موقوف بیچ حکم مرفوع کے ہے اسلیے کہ مانند اسکے نہیں کہا جاتا اپنی عقل سے ووم

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُسْأَلُ هَلْ يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ أَوْ يُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ فَيَقُولُ لَا يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ وَلَا يُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّأِ اور روایت ہے مالک سے کہ پہنچا انکو یہ کہ ابن عمر تھے پوچھے جاتے کہ کیا روزہ رکھے کوئی کسی کی طرف سے یا نماز پڑھے کوئی کسی کی طرف سے پس کہتے کہ نہ روزہ رکھے کوئی کسی کی طرف سے اور نہ نماز پڑھے کوئی کسی کی طرف سے نقل کی یہ موطا میں ف یہی مذہب ہے امام شافعی اور حنفیہ کا کہ نماز و روزہ کسی کی طرف سے کرنا کہ وہ بری الذمہ ہو جاوے درست نہیں لیکن حنفیہ کے نزدیک یہ جائز ہے کہ آدمی بخشے ثواب عمل اپنے کا کسیکو خواہ نماز ہو یا اور کچھ اور مذہب امام احمد کا اوپر گذرا

بَابُ صِيَامِ التَّطَوُّعِ

اب ہے بیچ بیان روزے نفل کے

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِي شَعْبَانَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَتْ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عائشہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے یہاں تک کہ کہتے ہم کہ نہ افطار کرینگے اور افطار کرتے یہاں تک کہ کہتے ہم کہ نہ روزے رکھیں گے اور نہیں دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پورے کیے ہوں روزے تمام مہینے کے کبھی مگر رمضان میں اور نہیں دیکھا میں نے حضرت کو کسی مہینہ میں کہ بہت روزے رکھتے ہوں بہ نسبت شعبان کے یعنی شعبان میں اتنے روزے رکھتے کہ اور مہینہ میں اوتنے نہ رکھتے سوا رمضان کے اور ایک روایت میں ہے کہ کہا عائشہ نے کہ تھے حضرت روزے رکھتے تمام شعبان میں تھے روزے رکھتے شعبان میں مگر کم یعنی کم نہ رکھتے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف معنے ابتدائی حدیث کے یہ ہیں کہ عادت شریف حضرت کی روزہ نفل میں یہ تھی کہ ہمیشہ رکھیں کبھی کتنے دنوں متصل روزے رکھتے حتی کہ لوگ گمان کرتے اور کہتے کہ افطار نہیں کرینگے اور کبھی اتنا افطار کرتے کہ گمان کرتے کہ روزے رکھتے ہی کے نہیں اور جملہ اخیر یعنی لفظ کان دوسرے بیان جملہ اول کا ہے کہ تمام سے مراد یہ ہے کہ اکثر شعبان میں رکھتے تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ آنحضرت روزہ رکھتے تمام شعبان میں ایک سال اور اکثر شعبان دوسرے سال ووم وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ النَّبِيُّ

صلی اللہ علیہ وسلم یصوم شھرا کلہ قالت ما علمتہ صام شھرا کلہ الا رمضان ولا افطرہ کلہ حتی یصوم منہ حتی مضی لسبیلہ
رواہ مسلم اور روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہ کہا میں نے واسطے حضرت عائشہ کے کہ کیا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تمام مہینہ کہا نہیں
جانتی میں انکو کہ روزہ رکھے ہوں کسی مہینے میں تمام بجز سوائے رمضان کے اور نہیں افطار کیے تمام مہینے یہاں تک کہ روزہ رکھتے کچھ جب تک یہاں تک کہ
وفات ہوئی انکی نقل کی یہ مسلم نے وعن عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ سالہ او سال رجلا وعمران یسمع فقال یا
ابا فلان اما صمت من سرر شعبان قال لا قال فاذا افطرت فصم یومین متفق علیہ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نقل کی نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ انھوں نے پوچھا عمران سے یا پوچھا کسی سے اور عمران سنتا تھا پس فرمایا اے باپ فلانے کیا نہیں روزے رکھے تو نے آخر شعبان کے
کہا نہیں فرمایا پس جب افطار کرے تو یعنی فارغ ہو تو رمضان سے پس تو روزے رکھ دو دن نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف اس شخص نے واجب
کیے تھے اپنے نفس پر روزے آخر ہر مہینے کے بسبب نذر کے پس چھوٹ گئے روزے رکھنے ایک مہینے شعبان کے میں فرمایا جب رمضان ہو چکے اور
افطار کرے اسکے بدلے دو روزے رکھ لینا اور بعضوں نے کہا کہ اسکو عادت تھی آخر ہر مہینے کے دو روزے رکھنے کی ایک دفعہ آخر شعبان میں اتفاق رکھنے کا
نہوا پس حضرت نے بنا بر استحباب کے حکم فرمایا کہ بعد تمام ہونے مہینے رمضان کے دو روزے رکھ لیا کر وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصیام بعد رمضان شھر اللہ المحرم وافضل الصلوۃ بعد الفریضۃ صلوۃ اللیل رواہ مسلم
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر روزے بعد روزے رمضان کے روزے مہینے اللہ کے ہیں کہ محرم ہے
اور بہتر نماز پیچھے نماز فرض کے نماز رات کی ہے نقل کی یہ مسلم نے ف کہا ہے بعضے علماء نے کہ اکثر محدثین جب کہ روزوں کی موضع میں
اور پیچھے نماز فرض کے لیے اور سنتوں موکدہ اسکی کے یا کہا جاوے کہ نماز رات کی افضل ہے سنتوں موکدہ سے باعتبار مشقت کے اور
وہ جو کہ زیادہ ہے اور سنتیں موکدہ افضل ہیں اس سے باعتبار سبب تاکید ہونے انکے کے اور تابع ہونے فرضوں کے اور داخل ہے
فرض میں وتر بھی اور وعن ابن عباس قال ما رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتحری صیام یوم فضلہ علی غیرہ
الا ھذا الیوم یوم عاشوراء وھذا الشھر یعنی شھر رمضان متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا نہیں دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو کہ قصد کرتے ہوں روزے کسی دن کا کہ بزرگی دیتے ہوں اسکو اسکے غیر پر مگر اس دن کو یعنی دسویں دن عاشورے کے کو اور اس مہینے کو
یعنی مہینے رمضان کے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے حضرت کسی روزے کو انکے غیر پر فضیلت نہ دیتے تھے سوا دو شخص کے روزے کے
اور رمضان کے روزے کو کہ سب سے افضل فرماتے لکھا ہے علماء نے کہ یہ قول ابن عباس کا ہے کہ انھوں نے حال اور مقال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے سے ایسا سمجھا ورنہ روزہ عرفہ اور روزہ عاشورہ کا افضل ہیں عاشورے اور روزے انکے سے ہیں وعنہ قال حین صام رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یوم عاشوراء وامر بصیامہ قالوا یا رسول اللہ انہ یوم یعظمہ الیھود والنصاری فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لئن بقیت الی قابل لاصومن التاسع رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عباس سے کہا اس وقت
کہ روزہ رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن عاشورے کا اور حکم کیا ساتھ روزے رکھنے کے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ تحقیق
یہ دن ہے کہ تعظیم کرتے ہیں اسکی یہود و نصاری یعنی اور ہم روزہ رکھتے ہیں مخالفت آگئی پس کیونکر موافقت کرتے ہیں ہم انکی اسکی تعظیم
کرنے میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر زندہ رہا میں سال آئندہ تک تو البتہ روزہ رکھونگا نویں کو بھی نقل کی یہ مسلم نے
سارا قصہ اس روزہ رکھنے کا نویں تاریخ کے اول حدیث میں آیا ہے اور حکم کیا اپنے صحابہ کو اول بار تو واجب ہوا انکے کہ پھر بعد نسخ کے ساتھ

مستحب ہو تو کیا پس جبکہ ہوا دوسرا سال یعنی عرض کیا تھا اور جواب میں حضرت نے فرمایا کہ اگر زندہ رہا میں سال آئندہ تک تو نویں کو رکھوں گا
یعنی ملاؤں گا نویں کو ساتھ دسویں کے پس ہوگی مخالفت ان کی اور اول ظاہر تر ہے پھر نہ رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سال آئندہ تک
بلکہ وفات پائی بارھویں ربیع الاول کو پس ہوا نویں کا روزہ بھی سنت اس لیے کہ قصد کیا حضرت نے روزے کا اگرچہ رکھا نہیں اور کہا ابن ہمام نے کہ مستحب ہے
روزہ عاشورے کے دن کا اور مستحب ہے روزہ رکھنا ایک دن پہلے یا پیچھے اس کے پس اگر فقط دسویں کو رکھے گا تو وہ مکروہ ہے بسبب مشابہت کے ساتھ یہود کے انتہی
ع وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صِيَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ
صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ام فضل بنت حارث کی سے یہ کہ کئی شخص جھگڑنے لگے پاس ان کے عرفہ کے دن روزہ رکھنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا بعضوں نے
کہ حضرت روزہ سے ہیں اور کہا بعضوں نے کہ نہیں روزے سے پس بھیجا میں نے طرف حضرت کے پیالہ دودھ کا اور وہ کھڑے تھے اپنے اونٹ پر بیچ
میدان عرفہ کے پس پی لیا اس دودھ کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ام الفضل بیوی حضرت عباس کی تھیں اور چچی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ رکھنا عرفہ کے دن حج کرنے والے کو سنت نہیں اور غیر حج کرنے والے کو سنت ہے وَعَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ سے کہا نہیں
دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ سے بیچ دہے کے نقل کی یہ مسلم نے ف مراد دہے سے دس دن اول ذی الحجہ کے ہیں اور ایک حدیث
میں آیا ہے کہ روزہ رکھنا ہر ایک دن ان دس دنوں میں یعنی سوائے دسویں کے نویں تک تو ثواب ہے برابر روزہ رکھنے برس کے اور قیام کرنا ہر رات
اسی دہے کے برابر ہے قیام شب قدر کے پس مراد حضرت عائشہ کی اس حدیث سے یہ ہے کہ حضرت عائشہ نے اپنے علم کی نفی کی کہ میں نے نہیں دیکھا تو نہ دیکھنا
حضرت عائشہ کا دلیل نہیں اس پر کہ حضرت نے ترک کیا ہو اور یا یہ احتمال ہے کہ حضرت نے ثواب روزہ رکھنے ان دنوں کا فرمایا اصحاب کو اتفاق روزہ رکھنے کا
نہیں ہوا ہو ملا علی قاری سے مرقاۃ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ غَضَبَهُ قَالَ رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ
غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ فَجَعَلَ عُمَرُ يُرَدِّدُ هٰذَا الْكَلَامَ حَتَّى سَكَنَ غَضَبُهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ
قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْ قَالَ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَيُطِيقُ ذٰلِكَ أَحَدٌ قَالَ كَيْفَ
مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذٰلِكَ صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي طُوِّقْتُ
ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ صِيَامُ يَوْمِ
عَرَفَةَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ
الَّتِي قَبْلَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی قتادہ سے یہ کہ ایک شخص آیا حضرت کے پاس پس کہا کس طرح روزہ رکھتے ہو تم پس غصہ ہوئے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس کے کہنے سے پس جبکہ دیکھا حضرت عمر نے غصہ حضرت کا کہا راضی ہوئے ہم ساتھ اللہ کے رب ہونے پر اور ساتھ
اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھ محمد کے نبی ہونے پر اور پناہ مانگتے ہیں ہم ساتھ اللہ کے غضب سے اللہ کے اور غضب سے رسول اس کے
سے پھر شروع کیا حضرت عمر نے کہ بار بار کہتے تھے یہ کلام یہاں تک کہ ٹھہر گیا غصہ حضرت کا پھر کہا حضرت عمر نے یا رسول اللہ کیا حال ہے
اس شخص کا کہ روزہ رکھے ہمیشہ فرمایا نہ روزہ رکھا اس نے اور نہ افطار کیا یا کہا نہ روزہ رکھا اور نہ افطار کیا یعنی راوی کو شک ہوا

کہ وہ لمبا کیا یا یہ کہا حضرت ﷺ نے کیا حال ہے اس شخص کا کہ روزہ رکھے دو دن اور افطار کرے ایک دن فرمایا کوئی طاقت رکھتا ہے اسکی کہا عمرؓ نے
کیا حال ہے اسکا کہ روزہ رکھے ایک دن اور افطار کرے ایک دن فرمایا یہ ہے روزہ حضرت داؤد کا کہا کیا حال ہے اسکا کہ روزہ رکھے
ایک دن اور افطار کرے دو دن فرمایا کہ دوست رکھتا ہوں میں یہ کہ طاقت دیا جاؤں میں اسکی پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ تین روزے ہر مہینے میں اور رمضان تا رمضان پس یہ ہیں روزے ہمیشہ کے یعنی ثواب انکا ایسا ہوتا ہے جیسے ہمیشہ
روزے رکھنے کا روزہ دن عرفہ کا یعنی غیر حج کرنے والے کو امید رکھتا ہوں خدا سے یہ کہ جھاڑ دے گناہ اس سال کے کہ پہلا اس سے ہے
اور گناہ اس سال کے کہ پیچھا اس کے ہے یعنی بچا دے گناہ کرنے سے اسمیں یا اگر واقع ہوں گناہ اسمیں بخشے جاویں اور روزہ رکھنا دن
عاشورے کا امید رکھتا ہوں اللہ سے یہ کہ جھاڑ دے گناہ برس کے کہ پہلا اس سے ہے نقل کی یہ مسلم نے ف غصے ہوئے یعنی نشانی
غصے کی معلوم ہوئی چہرہ مبارک پر سبب غصہ کا یہ تھا کہ اسکو چاہیے تھا کہ سوال کرتا حال اپنے سے کہ میں کیونکر روزہ رکھوں تا جواب
دیتے حضرت مجھکو کہ موافق حال اسکے کے ہوتا نہ یہ کہ حال حضرتؐ کے سے سوال کرے اسلیے کہ حضرتؐ کے افعال میں بیچ قلت وکثرت کے اسرار
اور مصالح تھے کہ ہر کسی کے افعال میں ویسے نہیں ہو سکتے اور حضرت بہت سے روزے در رکھتے تھے اسلیے کہ مشغول رہتے تھے مصالح مسلمین کے بیچ میں
اور حقوق بی بیوں اور مہمانوں کے بیچ میں اور روزے رکھے ہمیشہ یعنی یہ اچھا ہے یا برا وہ شخص جو پوچھ کر سوال کرتا تھا اسکو حضرت عمرؓ نے سکھا
تفصیل کے آداب و عاجزی سے پوچھا اور علیہ السلام ولا افطر یا دعا ہے ہر اسپر تنبیہ کے لیے یا خبر ہے کہ نہ روزہ رکھا اسلیے کہ شارع کے
حکم سے نہیں ہے اور نہ افطار کیا اسلیے کہ نہ کھایا کچھ کہا شافعی اور مالک نے کہ یہ اسکے حق میں ہے کہ جو ممنوع روزے بھی رکھے یعنی تمام
سال رکھے حتی کہ عیدین اور ایام تشریق میں بھی نہ چھوڑے اور جو کہ وہ روزے نہ رکھے اسکو کچھ مضائقہ نہیں روزے رکھنے کا اسلیے کہ ابو طلحہ
انصاری اور حمزہ بن عمرو اسلمی ہمیشہ روزے رکھتے تھے سوائے ان دنوں منع کیے گئے کے اور نہیں انکار کیا انپر رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے یا علت نہی کی یہ ہے کہ اسلیے کہ روزے ضعیف کر دیتے ہیں پس عاجز ہوتا ہے آدمی جہاد سے اور ادائے حقوق سے پس جو کہ ضعیف
نہ ہووے اسے نہیں مضائقہ اسکو اور کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہیں روزے ہمیشہ کے یعنی مکروہ تنزیہی اسلیے کہ ضعیف کر دیتے ہیں اور فتاویٰ
عالمگیری اور در مختار میں بھی لکھا ہے کہ صوم دہر مکروہ ہے اور کوئی طاقت رکھتا ہے اسکی یعنی اگر کوئی طاقت اسکی رکھے تو نہیں مضائقہ اسکو
بالجملہ یہ افضل ہے اور یہ روزہ داؤد کا ہے یعنی یہ مناسبت معتدل ہے اور رعایت ہے اسمیں عبادت و عادت کی کہا ہے بعض علماء نے کہ کوشش کر
علم میں اسطرح کہ نہ منع کرے تجھکو عمل سے اور کوشش کر عمل میں اسطرح کہ نہ منع کرے تجھکو علم سے خیر الامور اوسطہا وشرہا تفریطہا وافراطہا
اسلیے وارد ہوا ہے افضل الصیام صیام داؤد علی نبینا وعلیہ السلام اور طاقت دیا جاؤں میں یعنی دوست رکھتا ہوں میں کہ طاقت
دیا جاؤں میں ایک دن روزہ رکھنے کی اور دو دن افطار کرنے کی اور مانع نہ ہووے مجھکو اس سے حقوق اور مصالح مسلمین کے اس عبادت میں شاید کہ
اسپر کہ میں اسکی طاقت نہیں رکھتا مگر یہ کہ حق تعالیٰ قوت دیوے مجھکو اسکی حاصل یہ کہ پسند کیا آنحضرتؐ نے اس قسم کو بھی لیکن بسبب مصالح
عمل میں نہیں لائے اور تین روزے ہر مہینے میں یعنی ایام بیض کے تیرھویں اور چودھویں اور پندرھویں اور مضمون اسکا کوئی سے تین روزے ہر
مہینے میں بھی ثواب پاوے گا اور بھی کافی ہے بموجب حدیث حضرت عائشہؓ کے کہ آتی ہے وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيْهِ وُلِدْتُ وَفِيْهِ اُنْزِلَ عَلَيَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہا سوال کیے گئے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوشنبہ کے سے فرمایا اسدن میں پیدا کیا گیا ہوں میں اور اس دن میں شروع ہوئی کتاب اترنی

مجھ پر مشکل کی یہ مسلم نے ف احتمال ہے کہ پوچھا سبب حضرت کے روزے رکھنے کا ہے کہ وہ سبب یہی روزے کے رکھنے کے مستحب ہونے کا پوچھا ہے غرض سبب اسکا یہ ہو
کہ شاید نعمت اسمیں یہ ہو کہ حضرت نے پیدا ہوئے اور دین اترا اسکے شکر انہیں یہ رکھتے ہیں ع وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ اَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ
اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ لَهَا مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُوْمُ
قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يُبَالِيْ مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُوْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے معاذہ عدویہ سے یہ کہ انہے پوچھا حضرت عائشہؓ سے کہ کیا تھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے ہر مہینے میں تین دن کہا کہ ہاں پھر کہا میں نے واسطے حضرت عائشہؓ کے کہ کون سے دنوں میں مہینے کے
روزہ رکھتے کہا نہ پروا کرتے کسی دن میں مہینے کے روزہ رکھنے کی یعنی جس دن چاہتے رکھتے کچھ معین نہ تھا نقل کی یہ مسلم نے ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ کافی ہیں تین روزے ہر مہینے میں جب چاہے رکھے کچھ قید تیرہویں چودہویں پندرہویں کی نہیں ولیکن اکثر حدیثیں اور آثار انہیں بھی واقع
ہوئے ہیں پس یہ افضل ہیں یا اور بھی کتنی طرحیں آئی ہیں ان روزوں کی کہ منقول ہونگی ع وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهُ
حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی ایوب انصاریؓ سے یہ کہ ابو ایوب نے بیان کی حدیث اپنی راوی سے کہ عمرو بن ثابت ہے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو روزے رکھے رمضان کے پھر پیچھے اسکے روزے رکھے چھ دن شوال کے مہینے میں ہوگا مانند روزے رکھنے ہمیشہ کے نقل کی یہ مسلم نے ف امام شافعی کے
نزدیک متصل ان روزوں کا رکھنا بہتر ہے یعنی دوسری تاریخ سے ساتویں تک میں رکھے اور امام اعظمؒ کے نزدیک متفرق رکھنے افضل ہیں تمام
مہینے میں رکھے ع وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے سے دن فطر کے اور نحر کے نقل کی یہ بخاری و مسلم
ف نحر سے مراد جنس ہے یعنی سب دن نحر کے اور اسمیں تغلیب ہے اسلیے کہ تشریق کے دنوں میں بھی حرام ہے اور بیان اسکا یہ ہے کہ دن نحر کے تین
ہیں اور ایام تشریق کے بھی تین ہیں اور سب چار دن ہوتے ہیں اسلیے کہ دسویں ذیحجہ کے نحر ہے فقط اور دو دن بعد اسکے یعنی گیارہویں بارہویں
نحر بھی ہے اور تشریق بھی اور ایک دن بعد ان دو دنوں کے یعنی تیرہویں تشریق ہے فقط حاصل یہ کہ پانچ روزے حرام ہیں دو روزے دونو
عیدوں کے اور تین روزے بعد عید اضحیٰ کے تیرہویں تک ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فِيْ يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ
وَالْاَضْحٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے روزہ بیچ دو دن کے یعنی دو دن
فطر کے اور عید قربان کے یعنی چاروں تیرہویں تک نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ع وَعَنْ نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے نبیشہ ہذلیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق کے دن کھانے اور پینے اور یاد کرنے اللہ کے ہیں نقل کی یہ مسلم نے ف ایام تشریق کے تین ہیں گیارہویں
بارہویں تیرہویں اور اسمیں تغلیب ہے اسلیے کہ نحر کا بھی دن کھانے اور پینے کا ہے بلکہ وہ اصل ہے اور باقی تابع اسکے یعنی چاروں دن روزے
حرام ہیں اور کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہے روزہ رکھنا نفل اور مہمان کو اسلیے کہ اسمیں تعظیم ہوتی ہے ان دنوں کی اور روزہ منع ہے مگر
جبکہ روزہ معمول ہو آپکے اسکے ان دنوں میں ضایع کر اور یاد کرنے اللہ کے ہیں یعنی باوجود کھانے اور پینے کے غافل نہ ہو خدا سے سو اسمیں
اشارہ ہے اس آیت پر واذکروا اللہ فی ایام معدودات اور یاد کرنے خدا کے سے مراد ہے تکبیرات نمازوں کے بعد کی اور وقت ذبح اور
رمی جمار اور سوائے انکے ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُوْمُ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

اِلَّا اَنْ یَّصُوْمَ قَبْلَهٗ اَوْ یَصُوْمَ بَعْدَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ روزہ رکھے ایک تمہارا دن جمعہ کا مگر اس طرح کہ روزہ رکھے پہلے اس سے یا روزہ رکھے پیچھے اس کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے تنہا دن جمعہ کا روزہ نہ رکھے بلکہ ایک روزہ پنجشنبہ یا ہفتہ کا ملا لیوے اور اگر دونوں دن رکھے بہتر ہے اور یہ نہی تنزیہی ہے کہا ابن ہمام نے کہ نہیں مضائقہ ایکیلے جمعہ کا روزہ رکھنا نزدیک ابی حنیفہؒ اور محمدؒ کے بیچ اس کے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخْتَصُّوْا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ اللَّيَالِيْ وَلَا تَخْتَصُّوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ الْاَيَّامِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ صَوْمٍ يَّصُوْمُهٗ اَحَدُكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ خاص کرو جمعہ کی رات کو ساتھ قیام کرنے کے درمیان راتوں کے اور نہ خاص کرو روز جمعہ کو ساتھ روزہ رکھنے کے درمیان دنوں میں مگر یہ کہ جمعہ بیچ دن روزوں کے کہ روزہ رکھتا تھا ایک تمہارا نقل کی یہ مسلم نے ف یہود ہفتہ کی تعظیم کرتے ہیں اور مخصوص کیا ہے اسکو عبادت کے لیے اور نصاریٰ اتوار کی تعظیم کرتے ہیں اور مخصوص کیا ہے اسکو عبادت کے لیے پس اسلیے حضرتؐ نے منع فرمایا کہ تنہا اسلیے جمعہ کو اور جمعہ کی شب کو معظم اور مخصوص عبادت کے لیے نکرو کہ مشابہت ہوگی یہود و نصاریٰ کے ساتھ جتنی تعظیم و تخصیص شرع میں آئی ہے وہ تو ثابت ہے کرنی چاہیے اگرچہ مشابہت ہو کسیکے ساتھ لیکن اپنی طرف سے تعظیم و تخصیص کرے یا سبب منع کا یہ ہے کہ شبہ کرنا چاہیے کہ سب اوقات میں عبادات و دعاؤں میں مشغول ہو اور ہمیشہ امیدوار رحمت الٰہی کا رہے ایک وقت کو مخصوص کرنا اور اور اوقات میں معطل رہنا کچھ نہیں واللہ اعلم اور مگر ہو وے جمعہ اثنا یعنے مثلاً عادت تھی کہ دسویں یا گیارہویں دن روزہ رکھتا تھا اس میں جمعہ آپڑا یا مثلاً روزہ مانا تھا کہ فلانی تاریخ روزہ رکھونگا اور وہ تاریخ جمعہ میں آن پڑے تو اس عذر سے نزدیک جمعہ کا روزہ منع نہیں آیا کہا نووی نے کہ اس حدیث میں نہی ہے خاص کرنے شب جمعہ کے تئیں واسطے نماز کے اور اسپر سب علما متفق ہیں اور دلیل پکڑی ہے ساتھ اسکے علما نے اوپر مکروہ ہونے اس نماز مبتدعہ کے کہ نام اسکا صلوٰۃ الرغائب ہے کہ رجب کے پہلے جمعہ کی شب میں پڑھتے ہیں اور علما نے بہت سی کتابیں اسکی برائی میں اور گمراہی اسکی نکالنے والے کے میں لکھی ہیں اور طرح طرح نزدیک جمعہ کے روزہ رکھنے میں جو شارحین رحمہ اللہ نے توجیہات لکھے ہیں تو یہ بموجب مذہب انکے کے ہیں کہ جو اسکو مکروہ کہتے ہیں اور بموجب مذہب حنفیہ کے حاجت ان توجیہات کی کچھ نہیں اسلیے کہ انکے نزدیک یہ مکروہ نہیں چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں لکھا ہے کہ جائز ہے نزدیک جمعہ کا روزہ بلکہ درمختار میں مستحب لکھا ہے اسکو پس انکے نزدیک شاید کہ حدیث عبداللہ بن مسعودؓ کی کہ آگے آتی ہے ناسخ ہے ان حدیثوں کی کہ جنسے منع معلوم ہوتا ہے مولانا وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ روزہ رکھے ایک دن راہ خدا میں دور کریگا اللہ منہ اسکا یعنے ذات اسکی آگ سے مقدار مسافت ستر برس کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف راہ خدا میں یعنے جہاد میں یا خالصاً للہ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ صَوْمُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ صُمْ كُلَّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّاقْرَاِ الْقُرْاٰنَ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ اَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوٗدَ صِيَامُ يَوْمٍ وَّاِفْطَارُ يَوْمٍ وَّاقْرَاْ فِيْ كُلِّ سَبْعِ لَيَالٍ مَّرَّةً وَّلَا تَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عبداللہ کیا نہیں خبر دیا گیا میں یعنے خبر پہونچی ہے مجکو یہ کہ تو روزے

رکھتا ہوں کہ لیجئے ہر دن اور قیام کرتا ہوں تمام رات یعنی ہر شب پس کہا ہیں نے مقرر یا رسول اللہ ایسا ہی کرتا ہوں فرمایا کہ نہ کر رکھ روزے بھی رکھو اور افطار بھی کرو اور قیام بھی کرو اور سو بھی رہا کرو اسواسطے کہ واسطے بدن تیرے کے تجھ پر حق ہے یعنی بہت مشقت میں نہ ڈال تا بیمار و ہلاک نہ ہو جاوے اور واسطے آنکھوں تیری کے تجھ پر حق ہے یعنی کبھی سویا بھی کر تا آنکھیں آرام پاویں اور تحقیق تیری بی بی کا بھی تجھ پر حق ہے یعنی اسکے ساتھ سو اور صحبت اور جماع بھی کر اور تحقیق تیرے مہمان کا بھی تجھ پر حق ہے یعنی کلام کر اسکے اور خاطرداری کر اور کھانا کھا اسکے ساتھ نہ روزہ رکھ کافی ہے کہ روزہ رکھا کرے تو تین دن ہر مہینے سے روزے جیسا کہ ہیں روزے رکھو ہر مہینے میں تین دن یعنی یا ایام بیض کے یا مطلق تین روزے اور پڑھ قرآن تمام یعنی ختم ہر مہینے میں کر لیا کر کہا میں نے طاقت رکھتا ہوں میں زیادہ اس سے فرمایا روزہ رکھ بہترین روزہ روزہ داؤد کا روزہ رکھنا ایک دن اور افطار کرنا ایک دن اور پڑھ قرآن ہر سات رات کے ایک بار اور نہ زیادہ کر اس پر یعنی جو کچھ مذکور ہوا روزوں اور ختم کا نقل کی یہ بخاری نے اور مسلم نے۔ ف یہ نہی کرنا اسلئے کہ ایسے ہے بدن ضعیف ہو جاتا ہے اور بعضی عبادتوں ضروریہ میں خلل پڑتا ہے اور ہر مہینے میں تین روزے رکھنے ثواب میں برابر روزے رکھنے کا اسلئے لکھا جاتا ہے کہ ہر نیکی کی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں پس تین روزوں کی تیس لکھی گئیں گویا سارے مہینے روزے ہی سے رہا۔

الفصل الثاني فصل دوسری عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرّٰى صَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہے عائشہؓ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ڈھونڈ کر روزہ رکھتے پیر اور جمعرات کو نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَاُحِبُّ اَنْ يُّعْرَضَ عَمَلِيْ وَاَنَا صَائِمٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیے جاتے ہیں عمل یعنی درگاہ رب العزت میں دن پیر اور جمعرات کے پس دوست رکھتا ہوں میں یہ کہ عرض کیے جاویں عمل میرے اور میں ہوں روزے سے نقل کی یہ ترمذی نے۔ ف عمل ہر صبح و شام ملائکہ لیجاتے ہیں اور عرض ان دونوں میں ہوتے ہیں پس تعارض نہ رہا اس حدیث میں اور اس حدیث میں کہ لیجائے جاتے ہیں عمل رات کے پہلے عمل دن کے اور عمل دن کے پہلے عمل رات کے یا یہ کہ مفصل ہر روز عرض ہوتے ہوں اور مجمل ان دونوں میں۔ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَصُمْ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابوذر جس وقت کہ روزہ رکھا چاہے تو مہینے سے تین دن پس روزہ رکھ تیرھویں اور چودھویں اور پندرھویں کو نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے۔ ف یہ تین روزے مہینے کے کسی طرح پر رکھے بہتر لیکن افضل اسی طرح ہے کہ ان تینوں دنوں مذکورہ میں رکھے کہ انکو ایام بیض کہتے ہیں۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَقَلَّمَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اِلٰى ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے بیچ اول مہینے کے تین دن اور کم تھے کہ افطار کریں دن جمعہ کے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی ابوداؤد نے ثلثہ ایام تک۔ ف بہلی حدیثوں کے قرینہ سے معلوم ہوا کہ مراد جمعہ کو روزہ رکھے اور اس سے روزہ کا ثابت ہوا لیکن تاویل اس حدیث کی یہ ہے کہ ایک دن پہلے یا ایک دن پیچھے جمعہ کے روزہ رکھتے تھے اور یا دن جمعہ کے فقط روزہ رکھنا خاصہ حضرتؐ کا تھا جیسے روزے وصل کے رکھنے یا مراد روزے سے روزہ لغوی ہو یعنی بند رہتے تھے کھانے وغیرہ سے نماز جمعہ تک ورنہ تاویل

بسبب مذہب انکے کے ہو جو مکروہ رکھتے ہیں روزے عیدین کے نفس سے اور بسبب حنفیہ کے حاجت اس تاویل کی کچھ نہیں بلکہ وہ اسی حدیث سے جائز ہونا
اس روزہ کا ثابت کرتے ہیں واللہ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْأَحَدَ
وَالْاِثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْآخَرِ الثُّلَاثَاءَ وَالْأَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيسَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے کسی مہینے میں ہفتے اور اتوار اور پیر کو اور ایک اور مہینے میں منگل اور بدھ اور جمعرات کو نقل کی یہ ترمذی نے ف حضرت علی
کرتے تھے کہ سب دنوں ہفتہ کے میں روزہ رکھتے اسلیے کہ سب دن اللہ تعالی کے ہیں مناسب نہ جانا کہ بعض میں رکھیں اور بعض میں نہ رکھیں جیسا
روزہ پہلی حدیث میں ذکر کیا گیا اور بیان ہونا اسمیں ہے وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنِي
أَنْ أَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَوَّلُهَا الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے مجھکو یہ کہ رکھوں میں تین دن ہر مہینے سے پہلا انکا سے پیر یا جمعرات نقل کی یہ ابوداؤد و نسائی نے ف لفظ والخمیس
میں واو بمعنی او کے ہے یعنی تین روزے رکھ کہ اول انکا پیر کا دن ہو اور دو منگل و بدھ یا اول انکا دن جمعرات کا ہو اور دو جمعہ و ہفتہ چنانچہ طیبی کی
روایت میں لفظ او ہی کا آیا ہے غرض روزے رکھنے والا اختیار رکھتا ہے کہ ابتدا پیر کرے یا جمعرات سے دونوں دن متبرک ہیں وَعَنْ
مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَوْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ إِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا
صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِي يَلِيهِ وَكُلَّ أَرْبِعَاءَ وَخَمِيسٍ فَإِذَا أَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ كُلَّهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے
مسلم قرشی سے کہا پوچھا میں نے یا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے روزے رکھنے سے پس فرمایا کہ تحقیق واسطے اہل تیرے کے تجھ پر
حق ہے روزے رکھ رمضان کے اور ان ایام کے کہ متصل انکے ہیں یعنی شش عید کے اور ہر بدھ اور جمعرات کو پس اس وقت تو نے روزے رکھے ہمیشہ نقل
کی یہ ابوداؤد و ترمذی نے ف واسطے اہل تیرے کے تجھ پر حق ہے یعنی ہمیشہ روزہ رکھنا سبب ضعف کا ہے اور اس سے انکی ادائے حقوق میں
قصور آتا ہے اور اسی طرح اور عبادتوں کے کرنے میں بھی خلل پڑتا ہے پس اسی لیے یہ مکروہ ہے اور جسکو اس سے ضعف نہ ہو اسکے لیے نہیں مکروہ
بلکہ مستحب ہے اور اس سے حاصل ہو جاتی ہے تطبیق درمیان حدیثوں کے اور درمیان فعل بعض سلف کے یعنی جو کہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے
اور شاید کہ یہ حدیث پہلے فرمائی ہوگی اس حدیث سے کہ پہلے گذری کہ صوم دہر یعنی ہمیشہ کے روزوں کا ثواب ہوتا ہے بسبب تین روزوں کے ہر
مہینے سے ۔ اور ایک فائدہ میں قول ابن ہمام وغیرہ کے نقل کی گئی تھے معلوم ہوا کہ مطلق روزے ہمیشہ کے مکروہ ہیں اور در مختار
میں بھی لکھا ہے کہ روزے ہمیشہ کے مکروہ تحریمی ہیں اور بیان جو ملا علی قاری نے لکھا ہے اس سے معلوم ہوا کہ اگر خوف ضعف کا ہو تو مکروہ ہیں
اور نہیں تو نہیں تطبیق انکی یوں دیجاوے کہ وہ روایتیں بھی محمول ہیں خوف ضعف پر واللہ اعلم وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا روزہ رکھنے دن عرفہ کے سے عرفات میں نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اسلیے کہ بسبب ضعف کے دعا کے
اعمال میں قصور واقع ہوگا اور یہ نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ أُخْتِهِ الصَّمَّاءِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِيمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ أَوْ عُودَ
شَجَرَةٍ فَلْيَمْضُغْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن بسر سے کہ نقل کی اپنی بہن سے
کہ نام انکا صماء تھا یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ روزہ رکھو تم دن ہفتے کے لیکن اکیلا مگر اس صورت میں کہ فرض کیا جاوے

تو پس اگر نہ پاوے ایک تھا ما مگر پوست انگور کا یا لکڑی درخت کی پس چاہیے کہ چباوے اسکو نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے۔ ف فرض کیا جاوے تم پر یعنی فرض روزہ ہو یا نذر کا ہو یا قضا کا یا کفارہ کا اور اسی کے حکم میں ہیں روزے سنت موکدہ مانند عرفہ اور عاشورہ کے اور روزے معمولی پس اگر ان مذکوروں میں سے کوئی روزہ ہفتہ کے دن آ پڑے تو منع نہیں اور پس چاہیے کہ چباوے اسکو یعنی افطار کرے روزہ ہفتے کا اگر رکھا ہو اور اگر اور کچھ نہ پاوے مانند پوست انگور یا لکڑی درخت کے سے توڑ والے اور سبب منع کا روزے ہفتے کے سے یہ ہے کہ اسمیں تعظیم اسکی لازم آتی ہے اور اسکی تعظیم کرنے میں مشابہت یہود کے ساتھ ہوتی ہے اگرچہ وہ روزہ نہیں رکھتے سبب ہونے اسکے عید انکی ولیکن تعظیم کرتے ہیں اور یہ نہی تنزیہی ہے نزدیک جمہور کے ۵ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ النَّارِ خَنْدَقًا کَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص روزہ رکھے ایک دن کا خدا کی راہ میں گردانتا ہے اللہ تعالی درمیان اسکے اور درمیان آگ کے خندق جیسے درمیان آسمان و زمین کے نقل کی یہ ترمذی نے۔ ف خدا کی راہ میں یعنی جہاد میں یا حج کی راہ میں یا عمرہ میں یا طلب علم میں یا اسکی رضامندی طلب کرنیکے لیے اور خندق یعنی گڑھا اور پردہ شدید ہے ۵ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْغَنِیْمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمُ فِی الشِّتَاءِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ مُّرْسَلٌ اور روایت ہے عامر بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غنیمت ٹھنڈی روزہ رکھنا جاڑے میں ہے یعنی بے محنت ثواب پاتا ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث مرسل ہے ف ذکر حدیث اَبِیْ هُرَیْرَةَ مَا مِنْ اَیَّامٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ فِیْ بَابِ الْاُضْحِیَةِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی ما من ایام احب الی اللہ قربانی کے باب میں ۵

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری ۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ فَوَجَدَ الْیَهُوْدَ صِیَامًا یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا الْیَوْمُ الَّذِیْ تَصُوْمُوْنَهٗ فَقَالُوْا هٰذَا یَوْمٌ عَظِیْمٌ اَنْجَی اللّٰهُ فِیْهِ مُوْسٰی وَقَوْمَهٗ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهٗ فَصَامَهٗ مُوْسٰی شُكْرًا فَنَحْنُ نَصُوْمُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ اَحَقُّ وَاَوْلٰی بِمُوْسٰی مِنْكُمْ فَصَامَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِصِیَامِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے مدینہ میں پس پایا یہودیوں کو روزہ سے دن عاشورے کے پس فرمایا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے یہ دن جسمیں روزہ رکھتے ہو تم کہا یہودیوں نے یہ دن بڑا ہے نجات دی اللہ نے اسمیں موسی کو اور قوم انکی کو اور ڈبویا فرعون کو اور اسکی قوم کو پس روزہ رکھا اسدن موسی نے واسطے شکر کے پس ہم بھی روزہ رکھتے ہیں اسدن پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس ہم لائق تر اور نزدیک تر ہیں ساتھ موسی کے تمسے پس روزہ رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم فرمایا ساتھ روزے اسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ۵ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ یَوْمَ السَّبْتِ وَیَوْمَ الْاَحَدِ اَكْثَرَ مِمَّا یَصُوْمُ مِنَ الْاَیَّامِ وَیَقُوْلُ اِنَّهُمَا یَوْمَا عِیْدٍ لِلْمُشْرِكِیْنَ فَاُحِبُّ اَنْ اُخَالِفَهُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے دن ہفتے کے اور اتوار کے اکثر اس سے کہ روزہ رکھتے اور دنوں میں اور فرماتے کہ تحقیق یہ دونوں عید کے ہیں واسطے مشرکوں کے یعنی وہ انمیں روزے نہیں رکھتے سبب عید ہونیکے پس میں دوست رکھتا ہوں یہ کہ خلاف کروں میں انکا نقل کی یہ احمد نے ف مشرکوں کے یعنی یہود و نصاری کے انکو مشرک اسلیے کہا

کہ یہود کہتے تھے عزیر بیٹا اللہ کا نعوذ باللہ اور نصاریٰ کہتے تھے کہ مسیح بیٹا اللہ کا ہے اور تطبیق اس حدیث میں اور پہلی حدیث میں کہ جس میں منع کیا روزہ رکھنا ہفتہ کو
یہ ہے کہ یہ خصوصیات حضرت کے سے ہو اور وہ خصوصیات امت کے سے یا روزہ کو پہلے منع کیا گیا ہو پھر کہ جو بطریق تعظیم کے ہو اور روزہ مطلوب ہو جو
کہ بطریق مخالفت کے ہو وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَيَحُثُّنَا
عَلَيْهِ وَيَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهٗ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے
جابر بن سمرہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہمکو ساتھ روزہ کے دن عاشورہ کے اور رغبت دلاتے ہمکو اسپر اور خبرگیری کرتے ہماری
بیچ نصیحت کرنے کے نزدیک آنے اس دن کے پس جبکہ ہوا فرض رمضان تو حکم فرمایا ہمکو اور نہ منع کیا ہمکو اس سے اور نہ خبرگیری رکھی ہماری وقت آنے
اس دن کے نقل کی یہ مسلم نے ف لفظ یامرنا اکثر نسخوں مشکوٰۃ کے میں بغیر لفظ نا کے ہے مگر صحیح مسلم میں موجود ہے وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ
أَرْبَعٌ لَمْ يَكُنْ يَدَعُهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامُ عَاشُوْرَاءَ وَالْعَشْرِ وَثَلَاثَةُ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ
رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے حفصہؓ سے کہ کہا چار چیزیں ہیں کہ نہ چھوڑتے تھے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے سنتوں موکدہ سے ہیں
روزہ رکھنا عاشورا کا اور دہی ذی الحجہ کا یعنے نو دن اول ذی الحجہ کا اور تین دن کا ہر مہینے سے اور دو رکعتیں فجر سے پہلے یعنے سنتیں فجر کی نقل کی
یہ نسائی نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْطِرُ أَيَّامَ الْبِيْضِ فِيْ حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ
اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ افطار کرتے ایام بیض میں نہ گھر میں نہ سفر میں نقل کی یہ نسائی نے ف
مراد ایام بیض سے دن چاندنی راتوں کے ہیں یعنے تیرہویں اور چودھویں اور پندرہویں پس بیض صفت لیالی کی یعنے راتوں کی ہے ان راتوں
کو بیض اسواسطے کہتے ہیں کہ چاندنی اول سے آخر تک رہتی ہے اور یا بیض صفت ایام کی ہے انکو بیض اسلیے کہتے ہیں کہ روزے انکے دور کرتے ہیں گناہوں
کو اور روشن کرتے ہیں دلوں کو یا اسواسطے بعض کہتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام جب بہشت سے اترے تو انکا تمام بدن سیاہ ہوگیا تھا
جب توبہ قبول ہوئی تو حکم ہوا کہ تین روزے ان تین دنوں میں رکھو جب تیرہویں کو روزہ رکھا تو تہائی بدن انکا سفید اور روشن ہوگیا جب
چودھویں کو روزہ رکھا تو دو تہائی بدن انکا سفید اور روشن ہوگیا اور جب پندرہویں کو رکھا تو تمام بدن روشن و سفید ہوگیا اور جاننا
چاہیے کہ تین روزے جو مہینے میں رکھے مسنون ہیں بارہ طرح پر آئے ہیں ایک تو غیر معین کہ سارے مہینے میں جب چاہے جب رکھے اور دوسرے یہ کہ
تین روزے اول مہینے کے یعنے پہلی سے تیسری تک اور تیسرے یہ کہ اتوار اور پیر اور چوتھے یہ کہ منگل بدھ جمعرات اور پانچویں تیرہویں چودھویں پندرہویں
اور چھٹے یہ کہ اول انکا دوشنبہ ہو یعنے دوشنبہ سہ شنبہ چہارشنبہ اور ساتویں یہ کہ اول انکا پنجشنبہ ہو یعنے پنجشنبہ اور جمعہ اور ہفتہ اور آٹھویں
تو چہارشنبہ اور پیر اور دو جمعرات میں اور نویں تو جمعہ کی جمعرات اور دوسرے میں اور دسویں پیر اور جمعرات اور پھر پیر دوسرے ہفتہ کی اور
گیارہویں ہر عشرے میں ایک روزہ اور بارہویں تین روزے اخیر مہینے میں اور سب روزے مسنون برس میں اکیاون ہیں تیتیس
تو یہی میں حساب تین مہینے تین روزے کے اور نو روزے ذی الحجہ میں یعنے پہلی سے نویں تک اور ایک روزہ عاشورے کا اور ایک اول
عاشورے کے یا بعد اسکے اور ایک پندرہویں شعبان میں اور چھ روزے شوال کے کہ جنکو شش عید کہتے ہیں وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ
الْحَدِيْثَ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ شَيْءٍ زَكٰوةٌ وَزَكٰوةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ہر چیز کے زکوٰۃ ہے اور زکوٰۃ بدن کی روزہ رکھنا نقل کی
یہ ابن ماجہ نے ف واسطے ہر چیز کے زکوٰۃ ہے یعنے جو حصہ کہ دیا جاتا ہے بعض اسکا یا طہارت ہے کہ طہارت کی جاتی ہے ساتھ اسکے اور زکوٰۃ

روزہ ہو کہ گناہوں سے بدن ناقص ہوتا ہے اور پاک ہوتا ہے گناہوں کے سبب اچھے پس زکوۃ عبادت مالیہ ہے اور روزہ طاعت بدنیہ ہے ع
وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّكَ تَصُوْمُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَقَالَ اِنَّ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ يَغْفِرُ اللهُ فِيْهِمَا لِكُلِّ مُسْلِمٍ اِلَّا ذَا هَاجِرَيْنِ يَقُوْلُ دَعْهُمَا حَتّٰى يَصْطَلِحَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے روزہ رکھتے دن پیر اور جمعرات کے پس کہا گیا یا رسول اللہ تحقیق تم روزہ رکھتے ہو بیچ پیر اور جمعرات کو پس فرمایا کہ تحقیق دن پیر اور جمعرات کے بخشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ ان دونوں دنوں میں واسطے ہر مسلمان کے مگر دو شخص جو ترک ملاقات کرتے ہیں فرماتا ہے اللہ تعالیٰ چھوڑ دے انکو یہاں تک کہ صلح کریں نقل کیا احمد اور ابن ماجہ نے ف بخشش کرتا ہے اللہ اسلیے روزہ رکھتا ہوں ان میں بسبب بزرگی ان دونوں کے اور واسطے ادا کرنے شکر نعمت مغفرت اور رحمت الٰہی کے اور فرماتا ہے اپنے فرشتے کو جنکے بیچ میں ہو منافرت درمیان انکے بیچ وقت ظاہر ہونے آثار مغفرت کے اور صلح کریں اپنے آپس میں پس جب مغفرت کیجاوے گی انکی ع +

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ بَعَّدَهُ اللهُ مِنْ جَهَنَّمَ كَبُعْدِ غُرَابٍ طَائِرٍ وَهُوَ فَرْخٌ حَتّٰى مَاتَ هَرِمًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ روزہ رکھے ایکدن واسطے طلب کرنے رضامندی اللہ تعالیٰ کے دور رکھتا ہے اسکو اللہ تعالیٰ دوزخ سے مانند دور رکھنے کوے اڑتے ہوئے کے اور وہ ہو بچہ یہاں تک کہ بوڑھا ہو کر مرجاوے نقل کی یہ احمد نے اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں سلمہ بن قیس سے ف کہا گیا ہے کہ عمر کوے کی ہزار برس کی ہوتی ہے پس فرمایا کہ اگر کوا ابتدا سے عمر کے اخیر تک اڑتا تو دیکھا چاہیے کہ کسقدر مسافت طے کریگا جتنی وہ مسافت طے کریگا اوتنا ہی اللہ تعالیٰ روزہ دار کو دوزخ سے دور رکھتا ہے ع بیہقی سے منقول ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سونا روزہ دار کا عبادت ہے اور چپ رہنا اسکا تسبیح ہے اور عمل اسکا مضاعف ہے اور دعا اسکی مقبول ہے اور گناہ اسکا بخشا گیا ہے اور یہ بھی منقول ہے بیہقی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے وحی کی طرف ایک نبی کے بنی اسرائیل میں سے یہ کہ خبر دے قوم اپنی کو کہ نہیں کوئی بندہ کہ روزے رکھے کسی دن واسطے طلب کرنے خوشی میری کے مگر کہ تندرست کرتا ہوں جسم اسکے کو اور بہت دیتا ہوں ثواب اسکو اور خطیب نے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص نفل روزہ رکھے کہ نہ مطلع ہو اسپر کوئی نہیں چاہتا اللہ تعالیٰ واسطے اسکے ساتھ ثواب کے سوائے جنت کے یعنی اسکا ثواب یہی ہے کہ جنت میں داخل کرتا ہے اور طبرانی نے روایت کیا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کے ایک خوان ہے کہ اسپر ایسی چیزیں ہیں کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھیں ہیں اور نہ کسی کان نے سنی ہیں اور نہ کسی کے دل میں خطرہ انکا آیا ہے نہیں بیٹھیں گے اسپر مگر روزہ دار باب ہے بیچ تتمہ اور لواحق بابوں پہلے کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَاِنِّيْ اِذًا صَائِمٌ ثُمَّ اَتَانَا يَوْمًا اٰخَرَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ اُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ اَرِيْنِيْهِ فَلَقَدْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا فَاَكَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عائشہؓ سے کہا داخل ہوئے میرے پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن پس فرمایا کیا ہے نزدیک تمہارے کچھ یعنی کھانے کی چیز کہا ہمنے کہ نہیں فرمایا تحقیق میں اسوقت روزہ دار ہوں پھر آئے ہمارے پاس ایکدن اور پوچھا کہ تمہارے پاس کچھ ہے عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ بھیجا گیا ہے ہمکو حیس پس فرمایا دکھلاؤ مجھکو وہ تحقیق صبح کی تھی میں نے روزے سے پھر کھالیا نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اسوقت روزہ دار ہوں جب تلک چیز نہ پائیں

کرلی ہیں تو اس سے معلوم ہوا کہ نیت نفل کی دن میں کرنی جائز ہے اور یہی مذہب ہے اکثر اماموں کا لیکن امام مالک کہتے ہیں کہ رات سے نیت کرنی واجب ہے
ہر طرح کے روزے میں چنانچہ اسکا اوپر بیان ہو چکا ہے اور حیس نام ایک کھانے کا ہے کہ مثل مالیدے کے ہوتا ہے کھجور اور گھی اور قروت کا بنتا ہے اور قروت
اسے کہتے ہیں کہ دہی یا چھاچھ کو گاڑھی کر کپڑے میں باندھ کر لٹکا دیتے ہیں اسکا پانی ٹپک جاتا ہے اور پس کھایا اس سے معلوم ہوا کہ افطار کرنا
روزے نفل کا بغیر عذر کے جائز ہے اور اسی میں اکثر علما اور امام ابو حنیفہ اور علما انکے کہتے ہیں کہ واجب ہے تمام کرنا اسکا اور جائز نہیں افطار
کرنا مگر ساتھ عذر ضیافت اور مانند اسکے کے اور واجب ہے قضا اسکی اگر افطار کرے پس اس حدیث میں تاویل کرتے ہیں کہ افطار کرنا بسبب
کسی عذر کے تھا اور دلیل انکے مذہب کی آگے آتی ہے ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمِّ سُلَيْمٍ فَاَتَتْهُ
بِتَمْرٍ وَسَمْنٍ فَقَالَ اَعِيْدُوْا سَمْنَكُمْ فِيْ سِقَائِهِ وَتَمْرَكُمْ فِيْ وِعَائِهِ فَاِنِّيْ صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ الْبَيْتِ فَصَلّٰى غَيْرَ الْمَكْتُوْبَةِ
فَدَعَا لِاُمِّ سُلَيْمٍ وَاَهْلِ بَيْتِهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ع اور روایت ہے انس سے کہا تشریف لے گئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
ام سلیم کے پاس پس لائی ام سلیم حضرت کے لیے کھجور اور گھی پس فرمایا ڈال رکھو گھی اپنے کپے میں اور کھجور اپنے باسن میں اسلیے
کہ تحقیق میں روزے سے ہوں پھر کھڑے ہوئے طرف کونے کے گھر میں سے پس نماز پڑھی سوائے فرض کے اور دعا کی واسطے ام سلیم کے اور گھر والوں
انکی کے نقل کی یہ بخاری نے ف ظاہر حضرت نے روزہ اسلیے نہ افطار کیا کہ جانتے تھے کہ نہ افطار کرنے سے ام سلیم رنجیدہ نہیں ہونگی لیکن
اور اختلاف کیا ہے مشائخ نے کہ آیا نفل رکھنے والے کے لیے ضیافت عذر ہے یا نہیں صحیح یہ ہے کہ ضیافت عذر ہے مہمان اور مہمانی کرنے والے کے
لیے اگر صاحب اسکا دعوت حاضر ہونے سے بغیر شریک ہونے کھانے پینے میں راضی نہو بلکہ ملول ہو حاصل یہ کہ اگر اسکے نہ کھانے سے ملول
ہو تو ضیافت عذر ہے روزہ توڑ ڈالے پھر قضا کرے اور اگر جانے کہ ملول نہیں ہونگا تو فقط حاضر ہی ہووے اور روزہ نہ توڑے اور
اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ مستحب ہے مہمان روزہ دار کو یہ کہ دعا کرے مہمانی کرنے والے کے لیے ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِذَا دُعِيَ
اَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ فَاِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ وَاِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ع اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ بلایا جاوے ایک تمہارا طرف طعام کے اور وہ ہو روزے سے پس چاہیے کہ کہے
میں ہوں روزے سے اور ایک روایت میں ہے کہ کہا جس وقت کہ بلایا جاوے ایک تمہارا پس چاہیے کہ قبول کرے پھر اگر ہووے روزہ دار
پس چاہیے کہ دو رکعت پڑھے اور اگر ہو روزے سے پس چاہیے کہ کھاوے نقل کی یہ مسلم نے ف واجب ہے افطار کرنا روزہ نفل کا اگر
تشویش میں پڑے دعوت کرنے والا اور حاصل ہو بسبب نہ کھانے کے دشمنی اور اگر جانے کہ دعوت کرنے والا خوش ہوگا بسبب کھانے اسکے
اور نہیں تشویش میں پڑیگا بسبب نہ کھانے کے تو مستحب ہے اور اگر دونوں امر برابر ہوں انکے نزدیک تو افضل یہ ہے کہ کہے انی صائم یعنے
میں روزے سے ہوں برابر ہے کہ حاضر ہو یا نہ حاضر ہو واللہ اعلم ع اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ دوسری فصل عَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ
لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَجَلَسَتْ عَنْ يَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمُّ هَانِئٍ عَنْ يَمِيْنِهِ
فَجَاءَتِ الْوَلِيْدَةُ بِاِنَاءٍ فِيْهِ شَرَابٌ فَنَاوَلَتْهُ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ اُمَّ هَانِئٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
لَقَدْ اَفْطَرْتُ وَكُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ لَهَا اَكُنْتِ تَقْضِيْنَ شَيْئًا قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ اِنْ كَانَ تَطَوُّعًا
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِيِّ نَحْوُهُ وَفِيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَا اِنِّيْ كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ الصَّائِمُ

اَلْمُتَطَوِّعُ اَمِیْرُ نَفْسِہٖ اِنْ شَاءَ صَامَ وَاِنْ شَاءَ اَفْطَرَ اور روایت ہے ام ہانیؓ سے کہ کہا جبکہ ہوا دن فتح مکہ کا آئیں حضرت فاطمہؓ اور بیٹھیں بائیں طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ام ہانیؓ داہنی طرف حضرتؐ کے تھیں پس لائی ایک لونڈی باسن کہ اس میں تھی کچھ پینے کی چیز پھر دیا لونڈی نے وہ باسن حضرتؐ کو پس پیا اس سے پھر دیا وہ باسن حضرتؐ نے ام ہانیؓ کو پھر پیا ام ہانیؓ نے اس سے پس کہا یا رسول اللہ تحقیق افطار کیا میں نے اور تھی میں روزے سے پس فرمایا واسطے انکے کہ کیا قضا کرتی تھی تو کچھ یعنی یہ روزہ قضا رمضان کا یا نذر کا تھا کہا کہ نہیں فرمایا پس نہیں ضرر تجھکو اگر ہو روزہ نفل نقل کی یہ ابو داؤد و ترمذی و دارمی نے اور بیچ روایت احمد اور ترمذی کے مانند اسکے اور بیچ انکے پس کہا ام ہانیؓ نے یا رسول اللہ خبردار ہو تحقیق میں تھی روزے سے پس فرمایا روزہ نفل رکھنے والا مالک ہے نفس اپنے کا اگر چاہے روزہ رکھے اور اگر چاہے افطار کرے ف مالک ہے نفس اپنے کا یعنی ابتدا اگر چاہے روزہ رکھے یعنی نیت روزے کی کرے اور اگر چاہے افطار کرے یعنی اختیار کرے روزہ نہ رکھنے کو یا معنی یہ ہیں کہ مالک ہے نفس کا بعد روزہ رکھنے کے اگر چاہے تمام کرے روزے کو اور اگر چاہے افطار کرے اس صورت میں تاویل اسکی یہ ہے کہ نفل روزے والے کو سزاوار ہے کہ افطار کرے اگر مصلحت جانے جیسے کہ کوئی ضیافت کرے یا وارد ہو ایک قوم ہو اور جانتا ہو کہ اگر افطار نہ کروں گا تو لوگ وحشت میں پڑینگے پس انکو سزاوار ہے کہ افطار کرے تا الفت واقع ہو آپس میں پس اسمیں دلیل نہیں اسپر کہ قضا نہیں ہے بعد التزام کے اور علاوہ اسکے حکم قضا کا آیا بھی ہے حدیث آئندہ میں اور اس حدیث ام ہانیؓ کے میں کلام کیا ہے محدثین نے اور ترمذی نے کہا کہ اسکی اسناد میں گفتگو ہے اور منذری نے کہا کہ ثابت نہیں اور اسکے اسناد میں خلاف بہت ہے وَعَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَنَا وَحَفْصَۃُ صَائِمَتَیْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَھَیْنَاہُ فَاَکَلْنَا مِنْہُ فَقَالَتْ حَفْصَۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا کُنَّا صَائِمَتَیْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَھَیْنَاہُ فَاَکَلْنَا مِنْہُ قَالَ اقْضِیَا یَوْمًا اٰخَرَ مَکَانَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَذَکَرَ جَمَاعَۃً مِّنَ الْحُفَّاظِ رَوَوْا عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عَائِشَۃَ مُرْسَلًا وَّلَمْ یَذْکُرُوْا فِیْہِ عَنْ عُرْوَۃَ وَھٰذَا اَصَحُّ وَرَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ زُمَیْلٍ مَّوْلٰی عُرْوَۃَ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ اور روایت ہے زہری سے کہ انہیں نقل کی عروہ سے انہوں نے نقل کی عائشہؓ سے کہ کہا عائشہؓ نے تھی میں اور حفصہؓ روزہ دار پس روبرو لایا گیا ہمارے کھانا خواہش کی ہم نے اسکی پس کھایا ہم نے اس میں سے پس کہا حفصہؓ نے اے رسول خدا کے تحقیق ہم تھیں روزہ دار پس روبرو لایا گیا ہمارے کھانا خواہش کی ہم نے اسکی پس کھایا ہم نے اس میں فرمایا قضا کرو تم دونوں ایکدن اور بدلے اسکے نقل کی یہ ترمذی نے اور ذکر کیا ایک جماعت کو حافظوں سے کہ روایت کیا انہوں نے زہری سے زہری نے روایت کیا عائشہؓ سے بطریق ارسال کے اور نہ ذکر کیا اسمیں واسطہ عروہ کا اور یہ صحیح تر ہے اور روایت کیا اسکو ابو داؤد نے زمیل سے کہ غلام آزاد کیا ہوا عروہ کا ہے کہ نقل کیا زمیل نے عروہ سے عروہ نے عائشہؓ سے ف یہ حدیث دلیل ہے حنفیہ کی کہ انکے نزدیک اگر روزہ نفل افطار کرے لازم ہے قضا اسکی اسلیے کہ ظاہر امر وجوب کے لیے ہے اور شافعیہ کہتے ہیں کہ امر استحباب کے لیے ہے انکے مذہب میں واجب نہیں قضا نفل کی اور بطریق ارسال کے ارسال بیان بعض سقوط راوی کے ہے اسناد سے یعنی منقطع ہے کہ پہلی روایت میں جو واسطہ عروہ کا درمیان زہری اور عائشہؓ کے تھا وہ اسمیں نہیں ہے یہی ایک اصطلاح ہے اور مشہور یہ ہے کہ مرسل اس حدیث کو کہتے ہیں کہ تابعی روایت کرے بغیر ذکر صحابی کے وَعَنْ اُمِّ عُمَارَۃَ بِنْتِ کَعْبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْھَا فَدَعَتْ لَہٗ بِطَعَامٍ فَقَالَ لَھَا کُلِیْ فَقَالَتْ اِنِّیْ صَائِمَۃٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّائِمَ اِذَا اُکِلَ عِنْدَہٗ صَلَّتْ عَلَیْہِ الْمَلٰٓئِکَۃُ حَتّٰی یَفْرُغُوْا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے

اور کہا ہمیشہ کے سبب کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے انکے پاس پھر منگوایا انھون نے واسطے حضرت کے کھانا پس فرمایا حضرت نے انکو کھاؤ کہا میں روزے سے ہوں پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق روزہ دار جس وقت کہ کھایا جاتا ہے نزدیک اسکے پیچھا وہ جبتک کہ ہوں اسکا کھانا اور دشوار ہوتا ہو روزہ دار کو رحمت بھیجتے ہیں اسپر فرشتے بیان تک کہ فارغ ہوں کھانے والے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے

الفصل الثالث

عن بريدة قال دخل بلال على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يتغدى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الغداء يا بلال قال إني صائم يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نأكل رزقنا وفضل رزق بلال في الجنة أشعرت يا بلال أن الصائم تسبح عظامه وتستغفر له الملائكة ما أكل عنده رواه البيهقي في شعب الإيمان

روایت ہے بریدہ سے کہا داخل ہوئے بلال رضی اللہ عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ طعام صبح کا کھاتے تھے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضر ہو کھانے کے لیے اے بلال کہا بلال نے تحقیق میں روزہ دار ہوں یا رسول اللہ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھاتے ہیں ہم رزق اپنا اور بہتر رزق بلال کا جنت میں ہے کیا جانا تو نے اے بلال کہ تحقیق روزہ دار تسبیح کرتی ہیں ہڈیاں اسکی اور بخشش چاہتے ہیں اسکے لیے فرشتے جبتک کہ کھایا جاوے نزدیک اسکے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں

باب ليلة القدر

یہ باب ہے بیچ بیان لیلۃ القدر کے فائدہ اسمیں بیان ہے لیلۃ القدر کی فضیلت کا اور انکے وقتوں کا کہ جنمیں توقع قوی ہوتی ہے انکے ہونیکی اور انکو لیلۃ القدر اسلیے کہتے ہیں کہ لکھے جاتے ہیں اسمیں رزق اور اجلیں اور احکام کہ سال بھر میں واقع ہوتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ یہ نام ہوا اس سبب سے کہ قدر اسکی اونچی ہے بسبب نزول قرآن کے اس میں اور ملائکہ کے نزول سے معلوم ہوتا ہے کہ لیلۃ القدر رمضان میں ہے خصوصا طاق راتوں عشرہ اخیر کی میں خصوصا ستائیسویں شب میں چنانچہ اکثر علما کے نزدیک یہی ہے اور لیلۃ القدر خاص اسی امت کے لیے مقرر ہوئی ہے اسلیے کہ باوجود چھوٹی عمروں کے ثواب بہت سا پاویں چنانچہ ایک روایت میں آیا ہے حاصل اسکا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب احوال اگلی امتوں کی عمروں کا معلوم ہوا تو افسوس کیا کہ میری امت کے لوگ تھوڑی سی عمر میں انکے سے عمل نہیں کر سکنے کے پس دی انکو اللہ تعالے نے لیلۃ القدر کہ ہزار مہینے سے بہتر ہے اور ایک اور روایت میں آیا ہے کہ ایک روز حضرت نے ذکر کیا چار شخصوں کا بنی اسرائیل میں سے کہ انھوں نے عبادت کی تھی اللہ تعالے کی اسی اسی برس اور نہ نافرمانی کی تھی ایک لمحہ وہ شخص یہ تھے حضرت ایوب اور حضرت زکریا اور حضرت حزقیل اور حضرت یوشع بن نون پس تعجب کیا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے اس سے پس آئے حضرت کے پاس جبرئیل اور کہا اے محمد تعجب کیا آپکی امت نے عبادت کرنی ان لوگوں کے سے اسی اسی برس پس تحقیق اوتاری اللہ تعالے نے خیر بہتر اس سے پھر پڑھی انا انزلناہ فی لیلۃ القدر ساری سورۃ لیلۃ القدر افضل ہے اس چیز سے کہ تعجب کیا آپ نے اور آپکی امت نے پس خوش ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہ ابن ابی حاتم نے جانا چاہیے کہ ہزار مہینے کے تراسی برس اور چار مہینے ہوتے ہیں اسلیے فرمایا لیلۃ القدر خیر من الف شہر یعنی لیلۃ القدر بہتر ہے ہزار مہینے سے کہ جسکے تراسی برس اور چار مہینے ہوئے اور لیلۃ القدر میں تجلی رحمت خاص جناب باری تعالے کی آسمان دنیا پر وقت غروب سے صبح تک ہوتی ہے اور اسمیں اوترتے ہیں ملائکہ اور روح واسطے ملاقات صلحا اور عابدین کے اور اسمیں نزول قرآن کا ہوا اور اسمیں پیدائش ملائکہ کی ہوئی اور اسمیں جمع ہونا مادہ آدم کا شروع ہوا اور اسمیں درخت جنت میں لگائے گئے اور اسمیں دعا قبول ہوتی ہے اور اسمیں ثواب عبادت کا بہت ہوتا ہے اور حکمت اسکی پوشیدہ ہونے میں یہ ہے کہ تا لوگ کوشش کریں طاعت میں اور اعتماد نہ کر بیٹھیں اسی پر اور لکھا ہے علما نے کہ جو کوئی کوشش کرے بیچ بیداری شبوں ایک سال تمام کے پاویگا اسکو انشاء اللہ تعالے چنانچہ اسی لیے کہا ہے ابن مسعود نے من یقم الحول یصب لیلۃ القدر اور بعضے علما نے کہا ہے کہ اس رات کی علامتیں ہیں کہ

کیا ہے انکو احادیث و آثار سے اور پایا ہے بعض علامتوں کو اہل کشف نے طبری نے ایک قوم سے نقل کیا ہے کہ درخت اس رات میں سجدہ کرتے ہیں اور زمین پر گر پڑتے ہیں پھر بجائے خود آجاتے ہیں اور سجدہ کرتی ہیں اور صواب یہ ہے کہ یہ شرط نہیں ہے پانے اس رات کے دیکھنا ان امور کا سبب لوگ پاتے ہیں اس رات کو اور دیکھتے نہیں کوئی چیز ان میں سے اور روا ہے کہ دو آدمی ایک جا پر ہوں اور دونوں اس شب کو پاویں اور ایک کو کچھ معلوم ہوا ان چیزوں میں سے اور دوسرے کو کچھ نہ معلوم ہوا اور بڑی علامت یہ ہے کہ توفیق ہو اس میں ذکر اور عبادت اور مناجات اور خضوع اور خشوع و حضور و اخلاص کی اور مختار یہ ہے کہ شب بیدار رہنا اکثر شب کا ہو اور اگر تمام رات شب بیدار رہے اور باعث مشقت و ملال اور خلل کو ادائے فرائض اور سنتوں موکدہ میں ہو افضل و اکمل ہے ورنہ الاقتصاد کہ توفیق قیام کی پاوے مقصود حاصل ہے ولیس للانسان الا ما سعی وکان سعیہ مشکورا رزقنا اللہ مع من والانا [illegible]

الفصل الاول عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحروا لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر من رمضان رواہ البخاری روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاش کرو شب قدر کو بیچ طاق راتوں کے اخیر دہے رمضان کے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی طاق راتوں کے یعنی اکیسویں شب اور تیئیسویں شب اور پچیسویں شب اور ستائیسویں شب اور انتیسویں شب میں وعن ابن عمر ان رجالا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اروا لیلۃ القدر فی المنام فی السبع الاواخر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اری رؤیاکم قد تواطأت فی السبع الاواخر فمن کان متحریہا فلیتحرہا فی السبع الاواخر متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ تحقیق کتنے شخص اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے دکھلائی گئی شب قدر خواب میں بیچ سات راتوں اخیر کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھتا ہوں میں تمہارے خوابوں کو کہ متفق ہوئے ہیں اوپر سات راتوں اخیر کے پس جو کوئی تلاش کرے اسکو پس چاہیے کہ تلاش کرے اسکو بیچ سات راتوں اخیر کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف احتمال ہے کہ مراد وہ راتیں ہوں کہ متصل بیس کے ہیں یعنی اکیسویں شب سے ستائیسویں شب تک یا سات راتیں سب سے اخیر کی یعنی تئیسویں شب سے انتیسویں شب تک مہینے کا انتیس کا ہو اور تیس کا ہو یقینی ہو اسکے موافق حساب کیا جاویگا اور احتمال اخیر ظاہر تر ہے واللہ اعلم وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التمسوہا فی العشر الاواخر من رمضان لیلۃ القدر فی تاسعۃ تبقی فی سابعۃ تبقی فی خامسۃ تبقی رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تلاش کرو اسکو بیچ دہے اخیر کے رمضان سے یعنی شب قدر کو بیچ نویں رات کے کہ باقی رہی یعنی اکیسویں شب بیچ ساتویں رات کے کہ باقی رہی یعنی تئیسویں شب بیچ پانچویں رات کے کہ باقی رہی یعنی پچیسویں شب نقل کی یہ بخاری نے ف یا گنتا شروع کیجیے آخر سے یعنی تلاش کرو بیچ نویں رات کے بعد بیسویں شب کے کہ وہ انتیسویں شب ہے اور بیچ ساتویں رات کے بعد بیسویں شب کے کہ وہ ستائیسویں شب ہے اور بیچ پانچویں رات کے بعد بیسویں شب کے کہ وہ پچیسویں شب ہے ظاہر معنی یہی ہیں اور طیبی نے کہا کہ یا یہ ہے مذکورہ یہ بیچ بائیسویں شب اور چوبیسویں شب اور چھبیسویں شب وعن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکف العشر الاول من رمضان ثم اعتکف العشر الاوسط فی قبۃ ترکیۃ ثم اطلع رأسہ فقال انی اعتکفت العشر الاول التمس ہذہ اللیلۃ ثم اعتکفت العشر الاوسط ثم اتیت فقیل لی انہا فی العشر الاواخر فمن کان اعتکف معی فلیعتکف العشر الاواخر فقد اریت ہذہ اللیلۃ ثم انسیتہا وقد رأیتنی اسجد فی ماء وطین من

صَبِيحَتِهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَالْتَمِسُوهَا فِي كُلِّ وِتْرٍ قَالَ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلَى عَرِيشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَبَصُرَتْ عَيْنَايَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى جَبْهَتِهِ أَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّينِ مِنْ صَبِيحَةِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِي الْمَعْنَى وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ إِلَى قَوْلِهِ فَقِيلَ لِي إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَالْبَاقِي لِلْبُخَارِيِّ وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کیا پہلے دہے میں رمضان کے پھر اعتکاف کیا بیچ کے دہے میں بیچ خیمہ ترکی کے پھر نکالا سر اپنا بیچ خیمہ سے پس فرمایا کہ تحقیق میں نے اعتکاف کیا تھا اعتکاف پہلے دہے میں تلاش کرتا تھا میں شب قدر کو پھر اعتکاف کیا میں نے بیچ کے دہے میں پھر آیا میرے پاس فرشتہ پس کہا مجھکو فرشتے نے کہ تحقیق شب قدر بیچ دہے آخر کے ہے پس جو شخص کہ ارادہ اعتکاف کا کرے ساتھ میرے پس چاہیے کہ اعتکاف کرے دہے آخر کے میں پس تحقیق میں دکھلایا گیا خواب میں تعین شب قدر کو پھر بھلا دیا گیا میں یعنے جبرئیل نے خبر دی کہ فلانی شب ہے لیکن میں بھول گیا اور تحقیق دیکھا میں نے اپنے تئیں یعنے خواب میں کہ سجدہ کرتا ہوں کیچڑ میں اسکی صبح کو یعنے لیلۃ القدر کی صبح کو پس بھول گیا میں کہ کون سی رات تھی وہ پس تلاش کرو اسکو بیچ دہے آخر کے اور تلاش کرو لیلۃ القدر کو بیچ ہر طاق رات کے یعنے اخیر کے دہے کے طاق راتوں میں کہا راوی نے کہ برسا مینہ اس رات کو یعنے جس رات کو حضرت نے دیکھا اسکو اور تھی چھت مسجد کی بنائی ہوئی شاخ خرما کی پس ٹپکی مسجد پس دیکھا آنکھوں میری نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں کہ انکی پیشانی پر تھا نشان پانی اور مٹی کا صبح اکیسویں شب کو متفق ہیں اسکے نقل کرنے میں بخاری اور مسلم بیچ معنون کے اور لفظ واسطے مسلم کے ہیں قول تک فقیل لی انہا فی العشر الاواخر اور باقی لفظ حدیث کے واسطے بخاری کے ہیں اور بیچ روایت عبد اللہ بن انیس کے کہا تیئیسویں شب یعنے عوض صبح اکیسویں شب کے نقل کیا یہ مسلم نے **ف** خیمہ ترکی ایک قسم ہے خیمے کے مدور کا بنا ہوا چھوٹا سا کہ اسکو خانہ تیں میں ڈالا کرتے ہیں اور قول من صبیحتہا میں من بمعنی فی کے ہے اور متعلق ہے ساتھ قول اسجد کے اور ماحاصل کلام راوی کا یہ ہے کہ جس رات حضرت نے لیلۃ القدر کو خواب میں دیکھا تو یہ بھی دیکھا تھا کہ میں مٹی پانی میں سجدہ کرتا ہوں لیلۃ القدر کی صبح کو یعنے اس رات مینہ بھی برسا تھا وہی علامت آنکھوں نے پائی اس خواب کی رات یعنے اکیسویں شب یا تئیسویں شب تھی معلوم ہوا اس علامت سے کہ حضرت نے جو لیلۃ القدر دیکھی تھی وہ اکیسویں شب یا تئیسویں شب ہے - ۲ - ع - مولانا

وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ أَرَادَ أَنْ لَا يَتَّكِلَ النَّاسُ أَمَا إِنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَأَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِي أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ فَقُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ تَقُولُ ذَلِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْعَلَامَةِ أَوْ بِالْآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے زر بن حبیش سے کہا پوچھا میں نے ابی بن کعب سے پس کہا میں نے کہ تحقیق بھائی تمہارے یعنے دینی بھائی ابن مسعود کہتے ہیں کہ جو شخص کہ قیام کرے تمام سال تو پاوے شب قدر کو پس کہا ابی بن کعب نے رحم کرے انکو اللہ ارادہ کیا انہوں نے اس کہنے سے اسکا کہ نہ اعتماد کریں لوگ خبردار ہو تحقیق ابن مسعود نے جانا کہ شب قدر رمضان میں ہے اور تحقیق وہ دہے آخر کے میں ہے اور تحقیق وہ ستائیسویں رات ہے پھر قسم کھائی ابی بن کعب نے ایسی کہ انشاء اللہ نہ کہا کہ تحقیق شب قدر ستائیسویں رات ہے پس کہا میں نے ساتھ کس چیز کے کہتے ہو یہ اے ابو منذر کنیت ابی بن کعب کی ہے کہا بسبب علامت کے یا کہا بسبب نشانی کے کہ خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ طلوع ہوتا ہے آفتاب اس دن صبح میں نہیں روشنی ہوتی واسطے اسکے یعنے اور دیکھا میں نے آفتاب صبح ستائیسویں کو کہ نکلا اسی طرح نقل کی یہ مسلم نے **ف** نہ اعتماد کریں لوگ یا

ایک قول ہے اگرچہ وہ صحیح ہے اور سب علما غالب کے فتوی اسپر ہے یعنے اگر جانین گے کہ وہ ستائیسوین ہی شب ہے تو اسی رات مین قیام کرینگے اور ترک
کرینگے قیام تمام راتون کا اسلیے ابی نے خوف کیا کہ وہ تمام سال مین ہے اور قسم کھائی یعنے بنا بر ظن غالب کے اور انشاء اللہ نہ کہا یعنے انشاء اللہ کہنے
مین قسم جزما اور منعقد نہین ہوتی پس ابی بن کعب نے قسم کھائی اور انشاء اللہ نہ کہا تاکہ جزم ظاہر ہو **وَعَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کوشش کرتے رمضان کے اخیر کے عشرے مین اسقدر کہ کوشش نہ کرتے غیر اسکے کے نقل کی یہ مسلم نے ف کوشش کرتے یعنے
زیادتی طاعت مین بامید اسکے کہ لیلۃ القدر اسمین ہے **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ
مِئْزَرَهُ وَأَحْيَا لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتا اخیر دہا یعنے
رمضان کا مضبوط باندھتے تہبند اپنا اور زندہ کرتے رات کو اور جگاتے اہل بیت کو نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف مضبوط باندھتے تہبند کنایہ ہے
اسسے کہ کوشش فرماتے عبادت مین زیادہ عادت سے یا کنایہ ہے اس سے کہ عورتون سے الگ رہتے اور زندہ کرتے رات کو یعنے اکثر رات یا تمام رات
نماز اور ذکر اور تلاوت قرآن مین مشغول رہتے اور ایک روایت مین جو آیا ہے آپ علیہ السلام ما سہر جمیع اللیل کا یعنے حضرت تمام شب نہین جاگے
تو مراد یہ ہے کہ ہمیشہ یا اکثر تمام رات نہین جاگے پس ایک دو رات یا دس رات جاگنا منافی اسکی نہین واللہ اعلم اور جگاتے اہل بیت کو یعنے جگاتے
بیبیون کو اور بیٹیون کو اور لونڈیون کو اور غلامون کو بعض اوقات عشرے کے مین واسطے عبادت کے اور تلاش کرنے لیلۃ القدر کی ہم۔ دعوانا

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری **عَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُوْلُ فِيْهَا
قَالَ قُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا مینے
یا رسول اللہ خبر دو مجھکو اگر جانون مین کون سی رات ہے شب قدر کی کیا کہون بیچ اسکے یعنے کیا دعا مانگون اسوقت فرمایا کہہ یا الٰہی تحقیق
تو معاف کرنے والا ہے دوست رکھتا ہے معاف کرنیکو پس معاف کر مجھے نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ اور ترمذی نے اور صحیح کیا اسکو ف یہ دعا جامع ہے
دنیا اور آخرت کی بھلائیون کو اور ایک روایت مین آیا ہے کہ نہ مانگی اللہ تعالے سے بندون نے کوئی چیز افضل اس سے کہ بخشے اسکو اور عافیت
دے اسکو **وَعَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْتَمِسُوْهَا يَعْنِيْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِيْ تِسْعٍ يَبْقَيْنَ أَوْ فِيْ
سَبْعٍ يَبْقَيْنَ أَوْ فِيْ خَمْسٍ يَبْقَيْنَ أَوْ ثَلَاثٍ يَبْقَيْنَ أَوْ آخِرِ لَيْلَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی بکرہؓ سے کہ کہا سنا مین نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تلاش کرو اسکو یعنے شب قدر کو بیچ نوین رات کے کہ باقی رہی یعنے اکیسوین شب یا
بیچ ساتوین کے کہ باقی رہی یعنے تئیسوین شب یا پانچوین مین کہ باقی رہی یعنے پچیسوین شب یا تیسری مین کہ باقی رہی یعنے ستائیسوین شب
یا آخر رات مین یعنے سلخ کی رات نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ
فَقَالَ هِيَ فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ رَوَاهُ سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ مَوْقُوْفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ اور روایت ہے ابن عمرؓ
سے کہ کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال شب قدر کے سے پس فرمایا کہ وہ ہے ہر رمضان مین نقل کی یہ ابو داود نے اور کہا
نقل کی یہ سفیان اور شعبہ نے ابی اسحق سے موقوف ابن عمر پر ف ہر رمضان مین اس لفظ کے دو معنی ہین ایک یہ کہ رمضان [illegible]
مین ہوتا شب قدر ہے یعنے ہر سال مین کہ رمضان واقع ہوتا ہے اسمین شب قدر بھی ہوتی ہے اور دوسرے معنی یہ کہ شب قدر تمام
رمضان مین ہوتی ہے کچھ خاص دہے آخر ہی پر نہین اول حضرت کو بھی معلوم ہوا تھا آخر کو یہ ٹھہرا کہ آخر کے دہے مین ہے اسکے سوا

نہیں ہوتی۔ مولانا وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اُنَیْسٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ بَادِیَۃً اَکُوْنُ فِیْہَا وَاَنَا اُصَلِّیْ فِیْہَا بِحَمْدِ اللّٰہِ فَمُرْنِیْ بِلَیْلَۃٍ اَنْزِلُہَا اِلٰی ہٰذَا الْمَسْجِدِ فَقَالَ اِنْزِلْ لَیْلَۃَ ثَلٰثٍ وَّعِشْرِیْنَ قِیْلَ لِاِبْنِہٖ کَیْفَ کَانَ اَبُوْکَ یَصْنَعُ قَالَ کَانَ یَدْخُلُ الْمَسْجِدَ اِذَا صَلَّی الْعَصْرَ فَلَا یَخْرُجُ مِنْہُ لِحَاجَۃٍ حَتّٰی یُصَلِّیَ الصُّبْحَ فَاِذَا صَلَّی الصُّبْحَ وَجَدَ دَابَّتَہٗ عَلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ فَجَلَسَ عَلَیْہَا وَلَحِقَ بِبَادِیَتِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن انیس سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق میرے لیے جنگل ہے بیچ اس جنگل میں رہا کرتا ہوں اسی میں اور نماز پڑھتا ہوں اسی میں شکر اللہ کا پس حکم فرمائیے مجھ کو ساتھ ایک رات کے کہ اتروں میں اس میں طرف اس مسجد کے بیچ شب قدر رمضان میں کون سی ہو اس رات مسجد نبوی میں آکر عبادت کروں پس فرمایا حضرت نے اترو تیئیسویں رات کو کہا گیا واسطے بیٹے عبد اللہ کے کہ نام انکا ضمرہ تھا کہ کس طرح تھا باپ تیرا کرتا کہا بیٹے نے تھا باپ میرا داخل ہوتا مسجد میں جبکہ پڑھتا نماز عصر کی بیچ بائیسویں تاریخ رمضان کی پس نہ نکلتا اس سے واسطے کسی کام کے بیچ جو کام کہ منافی اعتکاف کے ہے یہاں تک کہ نماز پڑھتے صبح کی پس جس وقت کہ نماز پڑھ چکتے صبح کی پاتے چارپایا اپنا دروازے مسجد کے پس سوار ہوتے اسپر اور پہونچتے جنگل اپنے میں نقل کی یہ ابوداود نے۔ ف اگر کوئی کہے کہ لازم آتی ہے تعین لیلۃ القدر کی جواب یہ کہ جس سال حضرت نے انکو یہ فرمایا اس سال تیئیسویں کو لیلۃ القدر ہوئی ہوگی اور حضرت کو انکا علم ہوگیا ہوگا یہ سمجھے کہ ہر سال اسی تاریخ ہوتی ہو اور یہ جو ہے کہ حضرت کو بھی تعین اسکے معلوم نہ تھے تو مراد یہ ہے کہ تعین ہر سال کے معلوم نہ تھے اور کبھی کبھی کا علم ہونا منافی اسکے نہیں اور احتمال یہ بھی ہے کہ اختلاف لیلۃ القدر کا باعتبار اشخاص کے ہو یعنی انکو ثواب لیلۃ القدر کا اسی شب میں ہوتا ہو واللہ اعلم۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیُخْبِرَنَا بِلَیْلَۃِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰی رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِاُخْبِرَکُمْ بِلَیْلَۃِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰی فُلَانٌ وَّفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ خَیْرًا لَّکُمْ فَالْتَمِسُوْہَا فِی التَّاسِعَۃِ وَالسَّابِعَۃِ وَالْخَامِسَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ کہا نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تاکہ خبر دیں ہمکو شب قدر کی پس جھگڑے دو شخص مسلمانوں میں سے پس فرمایا حضرت نے نکلا تھا میں کہ خبر دوں تمکو شب قدر کی پس جھگڑا فلانا اور فلانا پس اٹھائی گئی پہچان شب قدر کی اور شاید کہ ہو یہ بہتر تمہارے لیے پس تلاش کرو انکو انتیسویں اور ستائیسویں میں اور پچیسویں میں نقل کی یہ بخاری نے ف کہا بعضوں نے کہ نام دو شخصوں کا عبد اللہ بن ابی حدرد اور کعب بن مالک تھا اور اٹھائی گئی یعنی تعین اسکی میرے خاطر سے اٹھ گئی بسبب شومی جھگڑنے انکے کے اس سے معلوم ہوا کہ جھگڑنا اور دشمنی کرنی آپس میں بری بلا ہے اسکے سبب سے محروم ہوتا ہے آدمی برکات و بھلائیوں سے اور ہو بہتر تمہارے لیے کہ سبب کوشش اور زیادتی کا عبادت میں ہوگا۔ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ کَبْکَبَۃٍ مِّنَ الْمَلٰئِکَۃِ یُصَلُّوْنَ عَلٰی کُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ اَوْ قَاعِدٍ یَذْکُرُ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ عِیْدِہِمْ یَعْنِیْ یَوْمَ فِطْرِہِمْ بَاہٰی بِہِمْ مَلٰئِکَتَہٗ فَقَالَ یَا مَلٰئِکَتِیْ مَا جَزَاءُ اَجِیْرٍ وَّفّٰی عَمَلَہٗ قَالُوْا رَبَّنَا جَزَاؤُہٗ اَنْ یُّوَفّٰی اَجْرُہٗ قَالَ مَلٰئِکَتِیْ عَبِیْدِیْ وَاِمَائِیْ قَضَوْا فَرِیْضَتِیْ عَلَیْہِمْ ثُمَّ خَرَجُوْا یَعُجُّوْنَ اِلَی الدُّعَاءِ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَکَرَمِیْ وَعُلُوِّیْ وَارْتِفَاعِ مَکَانِیْ لَاُجِیْبَنَّہُمْ فَیَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ وَبَدَّلْتُ سَیِّاٰتِکُمْ حَسَنَاتٍ قَالَ فَیَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّہُمْ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ ہوتی ہے شب قدر اترتے ہیں جبرئیل علیہ السلام بیچ جماعت کے فرشتوں سے دعا بخشش کی کرتے ہیں ہر بندے کے لیے کہ [illegible] ہوتا ہو یا طواف کرتا ہو یا اللہ کی عبادت کرتا ہو کھڑے ہوئے یا بیٹھے ہوئے یاد کرتا ہو اللہ عز وجل کو پس جس وقت کہ ہوتا ہے دن

عید الفطر کا فخر کرتا ہے سبب انکے اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہ یہی ہیں فرشتوں کے جنہوں نے طعن کیا تھا بنی آدم پر پس فرماتا ہے اے فرشتو کیا ہے
بدلا اس مزدور کا کہ پورا کیا عمل اپنا عرض کرتے ہیں فرشتے اے رب ہمارے بدلا اسکا یہ ہے کہ پوری دی جاوے مزدوری عمل انکی کی فرماتا ہے اللہ تعالیٰ
اے فرشتو میرے غلاموں میرے اور لونڈیوں میری نے ادا کیا فرض میرا کہ تھا اوپر انکے پھر نکلے اپنے گھروں سے طرف عیدگاہ کے چلاتے ہوئے ساتھ
دعا کے قسم ہے عزت اپنی کی اور بزرگی اپنے کی اور جود اپنے کی اور بلندی قدر اپنی کے اور بلندی مرتبہ اپنی کے البتہ قبول کرونگا میں دعا انکی
پس فرماتا ہے اللہ تعالیٰ پھر جاؤ اپنے گھروں کو تحقیق بخشا میں نے تمکو اور بدل ڈالیں میں نے برائیاں تمہاری نیکیوں سے لکھی گئی بدلے
برائی کے نیکی صحیفہ اعمال میں فرمایا پیغمبر خدا نے پس پھرتے ہیں لوگ اس حالت میں کہ بخشش کیجاتی ہے واسطے انکے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان
میں ۔

باب الاعتکاف

باب ہے بیچ بیان اعتکاف کے ف اعتکاف کے معنی لغت میں ہیں ٹھہرنا ایک جگہ اور شرع میں
ٹھہرنا بیچ مسجد جماعت کے ساتھ نیت اعتکاف کے اور نیت معتبر ہے مسلمان عاقل طاہر کی کہ طاہر ہو جنابت سے اور حیض و نفاس سے اور اعتکاف
اخیر عشرہ رمضان کا سنت موکدہ ہے اسلیے کہ ہمیشہ حضرت اعتکاف کرتے رہے انہیں ایام میں درمختار میں لکھا ہے کہ سنت موکدہ علی الکفایہ ہے یعنی
بعض کے ادا کرنے سے ادا ہو جاتی ہے اور ترک انکا ملامت نہیں کیے جاتے اور واجب ہوتا ہے اعتکاف ساتھ نذر کے یعنی زبان سے خواہ فی الحال ہو
جیسے کہے کہ میں نے اپنے پر اعتکاف اتنے دنوں کا اللہ کے لیے لازم کیا اور خواہ معلق ہو جیسے کہے کہ میں نے منت مانی ہے کہ اگر میرا یہ کام ہو جاویگا تو
میں اتنے دنوں کا اعتکاف کرونگا اور سوا ان دونوں قسموں کے مستحب ہے پھر اکثر مدت اعتکاف نفلی کے لیے حد معین نہیں اگر نیت تمام عمر کے
اعتکاف کی کرے جائز ہے اور اقل مدت میں اختلاف ہے کہ کیا ہے امام محمد کے نزدیک اقل مدت ایک ساعت ہے خواہ رات میں ہو خواہ دن میں
اور یہی ظاہر روایت ہے امام اعظم سے اور اسی پر فتویٰ ہے پس لائق ہے آدمی کو کہ جب مسجد میں آوے تو نیت اعتکاف کی کرے اسطرح کہ نیت
اعتکاف کی کی میں نے جبتک کہ ہوں اس مسجد میں تا ثواب اعتکاف کا ہاتھ سے نہ جاوے اور امام ابو یوسف کے نزدیک اکثر روز ہے یعنی آدھے دن سے زیادہ
اور امام اعظم سے سوائے ظاہر روایت کے یہ منقول ہے کہ اقل مدت اعتکاف کی ایک دن ہے کذا فی الدر المختار ۔

الفصل الاول

فصل اول عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ
اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اعتکاف کرتے آخر دہے رمضان کے میں یہاں تک کہ
قبض روح انکی کی اللہ نے پھر اعتکاف کیا انکی بی بیوں نے پیچھے انکے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف پھر اعتکاف کیا حضرت کی بی بیوں نے
بیچ اپنے گھروں میں اسلیے کہا ہے فقہا نے کہ مستحب ہے عورتوں کو یہ کہ اعتکاف کریں مسجد البیت میں اور اگر مسجد البیت نہ ہو تو ایک جگہ کو گھر میں
مسجد ٹھہرا کر اس میں اعتکاف کریں پس وہ انکے حق میں حکم مسجد کا رکھتی ہے بلا ضرورت اس میں سے نہ نکلیں اور عورت کو مسجد میں اعتکاف
کرنا مکروہ ہے ۔ کذا فی الدر المختار وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَ
كَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ كَانَ جِبْرِيْلُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِيْ رَمَضَانَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ
فَاِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ كَانَ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
بہت سخی لوگوں میں ساتھ بھلائی کے اور تھے بہت سخاوت کرنے رمضان میں تھے جبرئیل ملاقات کرتے حضرت سے ہر شب رمضان میں
پڑھتے روبرو جبرئیل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قرآن اپنے ساتھ تجوید کے پس جس وقت ملاقات کرتے حضرت سے جبرئیل ہوتے حضرت بہت سخاوت
کرنے والے ساتھ بھلائی کے باد چھوڑی ہوئی سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بہت سخی لوگوں میں ساتھ بھلائی کے یعنی حضرت تھے

سخت پہنچانے تھے اور بھلائی بہت کرتے تھے بہ نسبت اور دنوں کے خصوصاً رمضان میں کہ وہ ایام بابرکت ہیں نیکی کرنی ان میں افضل ہے اور جو بھلائی کی سے پہنچے جو کچھ بھلائی ہو حاصل ہے کہ نفع اس کا عام ہوتا ہے اور بہت ہوتا ہے اس سے بھی زیادہ حضرت ہوتے تھے نفع پہنچانے و بھلائی کرنے میں وقت ملاقات جبرئیل کے اور اس حدیث میں اشارہ ہے ساتھ اس کے کہ آدمی کو افضل وقتوں میں اور صحبت نیکوں میں زیادہ کوشش کرنی چاہیے بھلائی کے کرنے میں اور یہ حدیث باب الاعتکاف میں اس لیے لائے کہ حضرت رمضان میں اعتکاف بھی کرتے تھے۔ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ یُعْرَضُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنُ کُلَّ عَامٍ مَرَّۃً فَعُرِضَ عَلَیْہِ مَرَّتَیْنِ فِی الْعَامِ الَّذِیْ قُبِضَ وَکَانَ یَعْتَکِفُ کُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَاعْتَکَفَ عِشْرِیْنَ فِی الْعَامِ الَّذِیْ قُبِضَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا پڑھا جاتا تھا یعنی جبرئیل پڑھتے روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن ہر سال میں ایک بار پس پڑھا گیا قرآن روبرو حضرت کے دو بار اس سال میں کہ حضرت وفات کیے گئے اور تھے حضرت اعتکاف کرتے ہر سال میں دس دن پھر اعتکاف کیا بیس دن اس سال میں کہ وفات کیے گئے نقل کی یہ بخاری نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت قرآن پڑھتے تھے روبرو جبرئیل کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جبرئیل پڑھتے تھے دونوں روایتوں میں مخالفت کچھ نہیں ہے اس واسطے کہ ایک بار پڑھتے ہوں جبرئیل اور پھر پڑھتے ہوں روبرو ان کے حضرت جیسا دور حافظ دور کرتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ دور کرنا بھی سنت ہے اور دو بار قرآن پڑھا گیا اور اعتکاف بیس دن ہوا آخر سال میں واسطے کمال شوق کے اور مستعد ہونے کے ساتھ حاضر ہونے کے درگاہ رب العزۃ میں بیت وعدۂ وصل چون شود نزدیک ؍ آتش شوق تیز تر گردد اور اس میں تنبیہ ہے امت کو یہ کہ لازم ہے ہر انسان پر آخر عمر میں یہ کہ بہت کرے نیک اعمال اور ہووے نہایت مستعد واسطے ملاقات اللہ تعالیٰ کے اور واسطے کھڑے ہونے کے روبرو اس کے وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَکَفَ اَدْنٰی اِلَیَّ رَاْسَہٗ وَھُوَ فِی الْمَسْجِدِ فَاُرَجِّلُہٗ وَکَانَ لَا یَدْخُلُ الْبَیْتَ اِلَّا لِحَاجَۃِ الْاِنْسَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرتے نزدیک کر دیتے طرف میری سر اپنا اور وہ ہوتے مسجد میں پس کنگھی کر دیتی میں ان کے اور نہ داخل ہوتے گھر میں مگر واسطے حاجت انسانی کے نقل کی بخاری اور مسلم نے ف یہ دلیل ہے اس پر کہ اگر معتکف نکالے کوئی عضو اپنا مسجد سے تو نہیں باطل ہوتا ہے اعتکاف اس کا اور دلیل ہے اس پر کہ کنگھی کرنی معتکف کو درست ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ اگر دھووے اعتکاف والا کوئی عضو اپنا باسن میں بیچ مسجد کے اس طرح کہ نہ آلودہ ہو مسجد تو نہیں منع ہے اس کا اور مگر واسطے حاجت انسانی کے امام اعظم کے نزدیک اگر ایک ساعت بھی بغیر حاجت نکلے بے ضرورت کے نکلا اعتکاف والا تو فاسد ہو جاتا ہے اعتکاف اور حاجت دو طرح کی ہوتی ہے طبعی اور شرعی طبعی جیسے پیشاب و پاخانہ اور غسل اگر احتلام ہوا اور غسل جمعہ کے حق میں کوئی روایت صحیح اصول میں نہیں آئی ہے مگر فتح الاعداد میں لکھا ہے کہ نکلنا غسل کے لیے غسل فرض ہو یا نفل اور شرعی جیسے نماز عید کی اور اذان لینے اذان کی جگہ خارج مسجد سے ہو تو اس پر جانا داخل حاجت میں ہے اس سے اعتکاف ٹوٹنے کا نہیں اور مؤذن اور غیر مؤذن اس میں برابر ہیں بموجب روایت صحیح کے اور نماز جمعہ کہ جمعہ کے لیے نکلے وقت زوال سے اور جب سے جامع مسجد دور ہو تو ایسے وقت سے نکلے کہ پاوے جمعہ کو سنتوں سمیت اور تحیۃ زیادہ جامع مسجد میں ٹھہرے گا تو اعتکاف فاسد نہیں ہو گا مگر مکروہ تنزیہی ہے زیادہ ٹھہرنا اور اگر کسی پاس نہ خادم ہو نہ کوئی گھر سے کھانا لے آتا بھی داخل حاجت میں ہے اور اگر مسجد گر پڑے یا کوئی زبردستی مسجد سے نکالے اور وہ اسی ساعت نکل کر اور مسجد میں داخل ہو تو نہیں فاسد ہو گا اعتکاف اس کا استحساناً کذا فی البدائع اور اسی طرح اگر بخوف جان یا مال کے اور مسجد میں جاوے تو نہیں فاسد ہو گا اور اگر نکلا پیشاب یا پاخانہ کے لیے اور قرض خواہ نے

روک سکتا ایک ساعت تو فاسد ہوگا امام اعظمؒ کے نزدیک اور صاحبینؒ کے نزدیک نہیں فاسد ہوگا اور کوئی ڈوبتا ہو یا جلتا ہو اور یہ اسکے بچانے کو نکلے یا جہاد کے لیے اگر نفیر عام ہو یا ادائے شہادت کے لیے تو فاسد ہو جائیگا اعتکاف غرضکہ اگر بغیر عذر کے نکلا ایک ساعت بھی تو مسجد سے اگرچہ بھولے سے نکلے اعتکاف فاسد ہو جائیگا اور صاحبینؒ کے نزدیک اکثر دن نکلا رہیگا تو فاسد ہوگا والا نہیں ح ح۔ عالمگیری۔ در مختار ف اس حدیث سے یہ بھی نکل سکتا ہے کہ حجامت بنوانی بھی معتکف کو مسجد میں جائز ہے مگر بال وغیرہ مسجد میں نہ گریں۔ سوال ۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَاَوْفِ بِنَذْرِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ عمرؓ نے پوچھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا نذر کی تھی میں نے جاہلیت میں کہ اعتکاف کرونگا میں ایک رات مسجد حرام میں فرمایا پوری کر نذر اپنی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جاہلیت میں جاہلیت اس حالت کو کہتے ہیں کہ تھے اسپر جو پہلے حضرتؐ کی نبوت کے اور بعضوں نے کہا کہ مراد اس سے وہ حالت ہے کہ پہلے تھی ظاہر ہونے اسلام کے تھی اور ایک رات لیے دن سمیت جیسا کہ ایک روایت میں آیا ہے اور پوری کر نذر اپنی یہ امر استحباب کے لیے ہے اگر نذر کی ہو پہلے اسلام کے اور اگر بعد اسلام کے کی ہو تو امر وجوب کے لیے ہے اور کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہے حدیث اسپر کہ نذر جاہلیت کی اگر ہو موافق حکم اسلام کے واجب ہے پورا کرنا اسکا بیچ بعد اسلام کے مذہب شافعی یہی ہے اور کہا ابو حنیفہؒ نے کہ نہیں صحیح ہے نذر اسکی اور دلیلیں انکی فقہ کی کتابوں میں مذکور ہیں اور اس حدیث کے معنی جو وہ لیتے ہیں اوپر بیان کیے گئے اور کہا طیبی نے کہ اس میں دلیل ہے اسپر کہ روزہ شرط نہیں ہے واسطے صحت اعتکاف کے جیسا کہ مذہب شافعیؒ ہے اور امام ابو حنیفہؒ سے ظاہر الروایت یہ ہے کہ روزہ شرط ہے اعتکاف واجب میں نہ نفل میں اور یہی قول صاحبین کا ہے اور مالکؒ سے اور ایک روایت امام اعظمؒ سے یہ ہے کہ مطلق اعتکاف میں روزہ شرط ہے خواہ واجب ہو خواہ نفل پس وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ اعتکاف حضرت عمرؓ کا جو بعضی روایتوں میں آیا ہے اسمیں روزہ بھی آیا ہے چنانچہ ابوداؤد اور نسائی اور دارقطنی نے ایک روایت نقل کی ہے حاصل اسکا یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے لازم کیا اپنے نفس پر جاہلیت میں یہ کہ اعتکاف کریں ایک رات بیچ دن سمیت یا ایک دن نزدیک کعبہ کے پھر پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اعتکاف کر اور روزہ رکھ اور اور دلیل انکی حدیث عائشہؓ کی ہے کہ آگے آتی ہے لا اعتکاف الخ اس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ روزہ رکھنا شرط ہے اعتکاف میں پس اگر نذر مانی کہ اعتکاف کرونگا رات کو تو نہیں صحیح اور اگر نذر مانی کہ رمضان کے مہینے میں اعتکاف کرونگا تو کفایت کرتا ہے روزہ رمضان کے اور اگر نفل روزہ رکھا ہو اور پھر نذر کرے اعتکاف اسدن کا تو نہیں صحیح اور اگر نذر اعتکاف کیا رمضان کا [illegible] تو اور [illegible] میں قضا اسکی کرے ساتھ روزوں مستقل کے پس نہیں جائز ہوگی قضا اسکی اور رمضان میں [illegible] اور واجب میں خواہ قضا رمضان کے رمضان کے رکھتا ہو یا اور کچھ اور اگر کئی روز کے اعتکاف کی نیت کرے تو ان دنوں کی راتوں کا بھی اعتکاف لازم ہو جاتا ہے اور اسی طرح جو نذر کرے اعتکاف دو دن کے اعتکاف دو راتوں کا بھی لازم ہوتا ہے اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اعتکاف بیچ کی ایک شب کا اور اگر نذر کرے کہ اعتکاف ایک مہینے کا کرونگا تو اعتکاف متصل ایک مہینے کا لازم ہوتا ہے اگرچہ متصل نہ کہا ہو ح ح۔ در مختار۔ [illegible]

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ روایت ہے انسؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے دس دن اخیر کے بیچ رمضان کے پس نہ اعتکاف کیا

یعنی شاید سبب کسی عذر کے نہ کیا ایک سال پس جبکہ ہوا سال آئندہ اعتکاف کیا بیس رات نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ابی بن کعب سے ف شاید کہ یہ حدیث تفسیر ہے اس حدیث کی کہ جو اوپر گذری ابوہریرہؓ سے اور کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہے یہ حدیث اس پر کہ نوافل مؤکدہ قضا کیے جاویں جبکہ فوت ہوں جیسے کہ قضا کیے جاتے ہیں فرائض انتہی تشبیہ نہیں قضا کرنے میں ہر بعد فوت ہونے کے مطلقا فرض کی فرض ہے اور قضا نوافل کی نفل ہے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِيْ مُعْتَكَفِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ ارادہ کرتے اعتکاف کرنے کا نماز پڑھتے فجر کی پھر داخل ہوتے بیچ جگہ اعتکاف اپنے کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے اوزاعی اور ثوری نے کہ ابتدا اعتکاف کی اول روز سے ہے اور چاروں اماموں کے نزدیک یہ ہے کہ داخل ہو پہلے غروب آفتاب کے اگر ارادہ کرے اعتکاف ایک مہینے یا عشرے وغیرہ کا اور نکلے اخیر روز میں بعد غروب آفتاب کے پس انکے نزدیک تاویل اس حدیث کی یہ ہے کہ حضرت ساتھ نیت اعتکاف کے پہلے غروب کے مسجد میں آتے تھے اور شب کو وہاں رہتے جب نماز صبح کی پڑھتے تو اس حجرے میں کہ اعتکاف کے لیے بنایا جاتا تھا داخل ہوتے تاکہ الگ رہیں لوگوں سے پس ابتدا اعتکاف وقت مغرب سے ہوتی اور داخل ہونا اعتکاف کی جگہ میں صبح کو ہوتا وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ فَلَا يُعَرِّجُ يَسْاَلُ عَنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جبکہ نکلتے حاجت کے لیے پوچھتے بیمار کو اس حالت میں کہ ہوتے اعتکاف میں یعنی اور بیمار ہوتا خارج مسجد سے پس گذرتے جیسے کہ ہوتے پس نہ ٹھہرتے پوچھتے احوال نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی گذرتے اسی ہیئت پر کہ ہوتے وہ اور نہ میل کرتے اور طرف اور نہ ٹھہرتے بلکہ سیدھے پوچھتے چلے جاتے اور لفظ فلا یعرج بیان ہے اوپر کے معنی کا اسلیے کہ معنی فلا یعرج کے یہ ہیں کہ نہ ٹھہرتے اور نہ میل کرتے راستے اور طرف اور لفظ یسأل بیان ہے یعود کا بطریق استیناف کے کہا حسن اور نخعی نے کہ جائز ہے معتکف کو نکلنا واسطے نماز جمعہ کے اور عیادت مریض کے اور نماز جنازے کے اور نزدیک چاروں اماموں کے جبکہ نکلا قضائے حاجت کے لیے اور اتفاق پڑے اسکو عیادت مریض کا اور نماز کا میت پر پس نہ بیٹھا ہو راستے اور نہ ٹھہرے زیادہ قدر نماز سے تو نہیں باطل ہوگا اعتکاف اور اگر بیٹھا ہوگا راستے اور زیادہ ٹھہریگا قدر نماز سے باطل ہوگا اعتکاف نفل اور قصد کر کر جنازے کے لیے اور نماز جمعہ کے لیے اور عیادت کے لیے نہ نکلے اور اگر نکلیگا ان چیزوں کے لیے تو اعتکاف ٹوٹ جائیگا اور اگر شرط کرے وقت نذر کے اور التزام کے کہ نکلوں گا عیادت مریض اور نماز جنازے اور حاضر ہونے مجلس علم یعنی وعظ سننے کے لیے تو جائز ہے یہ عالمگیری وَعَنْهَا قَالَتِ السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ اَنْ لَّا يَعُوْدَ مَرِيْضًا وَّلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَّلَا يَمَسَّ الْمَرْاَةَ وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ اِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اعْتِكَافَ اِلَّا بِصَوْمٍ وَّلَا اعْتِكَافَ اِلَّا فِيْ مَسْجِدٍ جَامِعٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا سنت ہے یعنی طریقہ لازم ہے اعتکاف والے کو یہ کہ نہ عیادت کرے مریض کی بیچ ساتھ قصد کے اور ٹھہرے اور نہ حاضر ہو واسطے نماز جنازے کے بیچ خارج مسجد کے اور نہ ہاتھ لگاوے اور نہ صحبت کرے عورت سے اور نہ مباشرت کرے عورت سے اور نہ نکلے واسطے کسی کام کے مگر اس کام کے لیے کہ ضرور ہے یعنی پیشاب اور پاخانہ وغیرہ کے لیے اور نہیں ہوتا اعتکاف مگر ساتھ روزے کے اور نہیں اعتکاف مگر مسجد جامع میں نقل کی یہ ابوداؤد نے ف نہ مباشرت کرے مباشرت سے مراد وہ چیزیں ہیں کہ باعث جماع کی ہیں مانند بوسہ لینے اور گلے لگانے اور چھونے وغیرہ کے پس صحبت کرنی اور یہ افعال کرنے معتکف کو حرام ہیں لیکن صحبت کرنے سے اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے اگرچہ رات ہو یا بھول کر ہو اور بوسہ لینے وغیرہ سے اگر انزال

تو فاسد ہوتا ہے اور نہیں تو نہیں اور جائز ہے معتکف کو مسجد میں کھانا اور پینا اور سونا اور خرید و فروخت بدون حاضر کرنے اس چیز کے کہ خریدتا ہے یا بیچتا ہے اور حاضر کرنا اس چیز کا مکروہ تحریمی ہے اور یہ خرید و فروخت اگر اپنے نفس کے لیے یا عیال کے لیے ہو تو درست ہے اور تجارت کے لیے ہو تو نہیں درست اور غیر معتکف کو کسی طرح خرید و فروخت نہیں درست مسجد میں اور چپ رہنا معتکف کو مسجد میں مکروہ تحریمی ہے اگر عبادت جانے اسکو اور چپ رہنا بری اور بیہودہ باتوں سے واجب ہے اور کلام مباح بلا ضرورت مکروہ ہے اور ساتھ ضرورت کے داخل خیر میں ہے فتح القدیر میں لکھا ہے کہ کلام کرنا بے ضرورت مسجد میں ایسا حسنات کو کھاتا ہے جیسے نابود کرتا ہے جیسے آگ خشک لکڑیوں کو اور کلام نیک کرنا اور ذکر خدا تعالے کا مستحب ہے بس معتکف کو چاہیے کہ تلاوت قرآن اور مطالعہ کتابوں حدیث و تفسیر اور سیر انبیا اور صالحین اور اور کتابوں دین کا کرتا رہے یا لکھتا رہے انکو اور نہیں اعتکاف مگر ساتھ روزہ کے یہ دلیل حنفیہ کی ہے بیچ شرط ہونے روزہ کے اعتکاف میں اور مگر مسجد جامع میں یعنے جسمیں لوگ جماعت سے نماز پڑھتے ہوں امام ابوحنیفہ رح سے منقول ہے کہ نہیں صحیح ہوتا اعتکاف مگر اس مسجد میں کہ پڑھی جاویں جماعت سے پانچوں وقت کی نمازیں اور یہی قول احمد کا ہے پس مسجد جامع سے مراد مسجد جماعت ہے یہ بیان اثر کا ہے لکھا ہے علمانے کہ افضل اعتکاف وہ ہے کہ ہو مسجد حرام میں پھر مسجد نبوی میں پھر مسجد اقصی یعنے بیت المقدس میں پھر مسجد جامع میں پھر اس مسجد میں کہ نماز پڑھی جاتی ہو اور صاحبین اور مالک اور شافعی کے نزدیک درست ہے اعتکاف ہر مسجد میں ۱۲ مع ق در مختار **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا اعتکف طرح لہ فراشہ او یوضع لہ سریرہ وراء اسطوانۃ التوبۃ رواہ ابن ماجۃ روایت ہے ابن عمر سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب اعتکاف کرتے بچھایا جاتا انکے لیے بچھونا انکا یا رکھی جاتی انکے لیے چارپائی انکی پیچھے پائے ستون توبہ کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** ستون توبہ نام ہے ایک ستون کا ستونوں مسجد نبوی کے سے یہ نام اسواسطے ہوا کہ ابو لبابہ انصاری سے ایک تقصیر ہوئی تھی انھوں نے اپنے تئیں اس ستون سے بندھوا دیا تھا کہ جب تک قبول نہ ہوگی توبہ میری تب تک نہ کھولیو جب قبول ہوئی توبہ انکی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو کھول دیا **وعن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی المعتکف ھو یعکف الذنوب ویجری لہ من الحسنات کعامل الحسنات کلھا رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعتکاف کرنے والے کے حق میں کہ وہ بند رہتا ہے گناہوں سے اور جاری کیجاتی ہیں واسطے اسکے نیکیاں مانند کرنے والے سب نیکیوں کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** بند رہتا ہے گناہوں سے یعنے چونکہ مسجد میں بیٹھا رہتا ہے اسکی شان سے ہے کہ بچا رہتا ہے گناہوں سے اور لفظ یعکف ساتھ تحتیہ اور زبر عین کے ہے اور صیغہ مجہول کا ہے اور بعضوں نے کہا معروف کا صیغہ جاری کیے جاتے ہیں اور ہمیشہ رہتے ہیں اعتکاف کرنے والے کے لیے ثواب ان نیکیوں کے کہ باز رہتا ہے انکے سبب اعتکاف کے مثل عبادت مریض وغیرہ کے مانند ثواب کرنے والے ان نیکیوں کے اور ایک نسخہ میں ہے ساتھ [illegible] کے ہے صیغہ مجہول کا یعنے دیا جاتا ہے اسکو ثواب ان نیکیوں کا کہ باز رہتا ہے انسے بسبب اعتکاف کے مانند عیادت مریض اور ساتھ جانے جنازہ کے اور ملاقات کرنے مسلمانوں کے اور سوا اسکے کہ جیسے دیا جاتا ہے ثواب کرنے والے ان نیکیوں کے [illegible] اعتکاف [illegible] معتکف کا امور دنیا سے اور سپرد کرتا ہے نفس اپنا طرف مولی کے اور ہمیشہ عبادت اور خانہ خدا میں رہتا ہے اور خانہ میں قرب الہی حاصل ہوتا ہے اور رحمت الہی نازل ہوتی رہتی ہے اور گویا اللہ تعالے کے قلعہ میں رہتا ہے کہ مکر شیطان سے بچا رہتا ہے اور مثال اعتکاف کی ایسی ہے جیسے ایک شخص بادشاہ کے دروازے پر پڑا ہو واسطے حاجت اپنی کے اور [illegible] زبان حال سے [illegible]

کتاب فضائل القرآن

تہائی کا نہیں جیسا کہ تو ہے نہیں اور … سب سے … اللہ بڑا کا نہیں … اس اور الشی

کتاب ہے بیچ بیان فضیلت قرآن کے معرفت جاننا چاہیئے کہ تلاوت قرآن کی افضل عبادات کی ہے خصوصاً جبکہ نماز میں ہو فضیلت اور بڑا ثواب اس کا ایسا ہے کہ تحریر میں نہیں آسکتا عوض ہر حرف کے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور بخلاف پڑھنا قرآن کا … شفیع دونوں کا اور شفاعت کریگا قیامت کو اور … بھی قرآن ہے اور … افضل تلاوت ہے … باعث فکر اور تدبر کے ہے یاد … اور آخرت کے ہے اور سبب … تلاوت کے احکام الٰہی یاد … مستفید ہوں … عمل کیا جاوے اور عبرت … آراستہ کریں

اور دل غفلت میں ہے بس جو کوئی قرآن پڑھے اور عمل اس پر کرے قرآن وہ شخص … حدیث شریف میں آیا ہے رب تالی القرآن والقرآن یلعنہ یعنی بہتیرے قرآن پڑھتے ہیں اور قرآن لعنت کرتا ہے انکو اور … پڑھنا اسکا … نعوذ باللہ من ذالک جاننا چاہیئے کہ نہیں حاصل ہوتا فکر اور تدبر اور فہم معنی سوائے پڑھنے قرآن کے ساتھ آہستگی اور ترتیل اور حضور دل کے اسی لئے تجوید قرآن کی لازم ہے اور کم پڑھنا قرآن کا شروع ہوا چنانچہ کتب فقہ میں مذکور ہے کہ … اور کم کرنا حق قرآن کے ختم چالیس دن میں بلکہ ایک سال میں کافی ہے اور عبادت کے لئے بھی سات روز سے کم میں … اور جسقدر اس سے زیادہ میں ختم کرے افضل ہے اور جو کوئی معانی قرآن کے سمجھے اسکو بھی چاہیئے کہ حضور دل سے شروع کرے اور ہمیشہ اس خیال میں مستغرق رہے کہ کلام خدای تعالیٰ کا اور احکام اسکے ہیں کہ اپنے بندوں پر … اور ایسا عاجزی اور فروتنی سے بیٹھے کہ گویا کلام اللہ سے سنتا ہے

آداب تلاوت کے یہ ہیں کہ وضو ساتھ مسواک کے کرکے اچھی جگہ میں متواضع اور رو بقبلہ بیٹھے اور ذلیل … اور ساتھ حضور دل کے ایسا بیٹھے کہ گویا کہ خدا تعالیٰ کے روبرو … شروع کرے اور اعوذ اور بسم اللہ پڑھ کر شروع کرے اور جانے کہ کلام خدا تعالیٰ کا بے واسطہ سنتا ہوں اور آہستہ آہستہ ساتھ تدبر اور فکر اور ترتیل کے پڑھے اور آیت وعدہ رحمت پر خوشدل ہو کر دعا کرے طلب مغفرت و رحمت اپنے لئے مانگے اور آیت عذاب و وعید پر پناہ چاہے اور آیات تنزیہ اور تقدیس پر تسبیح کہے یعنی جس آیت میں اللہ کی پاکی کا بیان ہوا ہے سبحان اللہ کہے اور درمیان پڑھنے کے روئے اور اگر رونا نہ آوے تو بتکلیف غمگین ہو کر اپنے کو رونا سا کرے اور دل اپنے کو حاضر کرے اسلئے کہ کم پڑھنا ساتھ تدبر و فکر کے بہت بہتر ہے زیادہ پڑھنے سے کہ خالی ہو ان چیزوں سے اور زیادہ پڑھنے میں سوائے ختم شماری کے کچھ فائدہ نہیں بلکہ مرتکب ہونا امر ممنوع کا ہے اور بعض اس زمانے میں رواج ہے کہ ایک روز کے ختم کرنے پر اور مانند اسکے فخر کرتے ہیں نہایت بری بات اور کمال غفلت و نادانی ہے بیت خواجہ پندارد کہ طاعت میکند بیخبر کز معصیت جان میکند اور بعض بزرگوں سے جو زیادہ پڑھنا منقول ہے وہ کرامت ہے انکی اور دوں کو انکی پیروی اس بات میں اچھی نہیں بس جسقدر کہ ساتھ تدبر اور ذوق و حضور دل کے میسر ہو اسی پر اکتفا کرے اور جس مجلس میں کہ لوگ اور کام میں مشغول ہوں یا شور و غوغا ہو وہاں تلاوت نہ کرے اور اگر ضرور ہو اور اس جگہ میسر ہو تو آہستہ پڑھے اور اگر لوگ مستعد سننے کے اور ساکت ہوں تو پکار کر پڑھنا افضل ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ پڑھنے والا اور سننے والا اجر میں شریک و یکساں ہیں اور اسی طرح مصحف میں دیکھ کر پڑھنا یاد پڑھنے سے افضل ہے اسلئے کہ اس میں آنکھیں اور اور اعضا بھی عبادت میں مشغول ہوتے ہیں اور حضور زیادہ حاصل ہوتا ہے اور چاہیئے کہ قرآن کو … کسی … نہ رکھے تا تعظیم حاصل ہو اور درمیان تلاوت کے کلام دنیوی اور کھانا اور پینا اور سب کاموں سے باز رہے اور اگر کوئی ضرورت در پیش آوے تو قرآن کو بند کر کر کلام کرے بعد اسکے پھر اعوذ باللہ پڑھ کر شروع کرے اور غلط پڑھنے سے پرہیز کرے اور ترتیل و تجوید سے ملحوظ رکھے اور وقت تلاوت کے تعظیم کسی کی نہ کرے مگر عالم باعمل اور استاد اور والدین کے لیے جائز ہے قیام و تعظیم اور ختم جو کرے لوگوں کے جمع میں کرے اور صبح اور اہل قرابتیوں کو اسوقت حاضر کرے اور دعا میں شامل کرے کہ وقت قبولیت کا ہے اور بعد ختم قرآن کے سورۃ الحمد اور تھوڑا شروع سورۃ بقرہ کا مفلحون تک پڑھ کر ختم کرے کہ افضل ہے اور تکیہ لگا کر اور لیٹ کر قرآن کو پڑھنا جائز ہے لیکن

افضل یہی ہو کہ سورہ بقرہ کو شب میں اور اسی طرح سات دن میں پڑھنا جائز ہو اگر جلدی کرے تو صبح تک اور اگر پڑھے ہر ایک میں جگہ ترتیل اور مکروہ ہے اور اللہ تعالیٰ کا حکم
اور کوئی سورہ وغیرہ کو پڑھنا مکروہ ہے ہاں قرآن کی تعلیم بہت چھوٹی اور بڑی سورت متفرق نکرے تا رونق اسکی کم نہو اگر سبب عذر کے جنبی اور
حیض والی عورت کو جائز نہیں قرآن کا اس لئے کہ رکھنا دامن میں اور الحمد کی نیت سے جائز ہے تا سیاد ہو اور قرآن کے ہاتھ میں لینے اور
وہ ہاتھ دھوئی کریں اور یاد کرنا قرآن کا استقدار کہ جس سے نماز ہو جاوے سب مسلمانوں پر فرض عین ہے اور یاد کرنا تمام قرآن کا فرض کفایہ ہے کہ اگر
ایک شخص یا دو یاد کر لے اور سب کے حصہ کو یاد کرے تو سب کے ذمہ سے گناہ ساقط ہو جاتا ہے اور یاد کرنا فاتحہ کا اور ایک سورۃ کا سب مسلمانوں پر واجب ہے
کتاب قناوی الحجہ اور سیکھنا باقی قرآن کا اور سیکھنا اسکے احکام اور فقہ کا اور سے بہتر نماز نفل ہے کتاب قناوی تاتارخانیہ اور پاؤں پھیلانا مصحف
کی طرف اگر سامنے پاؤں کے ہو تو مکروہ نہیں اور اسی طرح مصحف اگر کھونٹی پر لٹکا ہو یا طاق میں رکھا ہو تو اور پاؤں پھیلانے منع نہیں ہے اور مصحف
خرجی میں رکھ کر اسپر سوار ہونا یا اسکے نیچے رکھنا سفر میں حفاظت کے لیے مضائقہ نہیں اور مصحف اگر مکان میں رکھا ہو تو اسمیں جماع کرنا

مضائقہ نہیں کتاب فتاوی تاتارخانیہ اور دعا وقت شروع قرآن کے یہ ہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّ هٰذَا كِتَابُكَ الْمُنَزَّلُ مِنْ عِنْدِكَ عَلٰی رَسُوْلِكَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَكَلَامُكَ
یا اللہ تحقیق میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ کتاب تیری ہی اتاری ہوئی ہے تیرے پاس سے تیرے رسول محمد بن عبد اللہ پر رحمت کرے اللہ ان پر اور ان کی آل اور اصحاب پر اور ان کے تابعین پر سب پر اور کلام تیرا ہے
النَّاطِقُ عَلٰی لِسَانِ نَبِيِّكَ جَعَلْتَهٗ هَادِيًا مِّنْكَ لِخَلْقِكَ وَحَبْلًا مُتَّصِلًا فِيْمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ عِبَادِكَ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ نَظَرِيْ فِيْهِ عِبَادَةً وَقِرَاءَتِيْ فِيْهِ
ناطق تیرا ہو اور زبان نبی تیرے کی کیا تو نے اسکو ہدایت کرنیوالا اپنی طرف سے اپنی خلق کو اور رسی ملی ہوئی درمیان اپنے اور اپنے بندوں کے یا اللہ پس کر نظر میری کو اسمیں عبادت اور قرات میری کو اسمیں
فِكْرًا وَفِكْرِيْ فِيْهِ اِعْتِبَارًا اِنَّكَ اَنْتَ الرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ
فکر اور فکر میرے کو اسمیں عبرت تحقیق تو بہت مہربان ہے رحم والا اے رب میرے پناہ مانگتا ہوں تیری وسوسوں شیطانوں سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری اے رب میرے اس سے کہ حاضر ہوں میرے پاس

اور بعد ختم قرآن کے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر کہے

اَللّٰهُمَّ بِالْحَقِّ اَنْزَلْتَهٗ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ رَغْبَتِيْ فِيْهِ وَاجْعَلْهُ نُوْرًا لِّبَصَرِيْ وَشِفَاءً لِّصَدْرِيْ وَذَهَابًا لِّهَمِّيْ وَحُزْنِيْ وَبَيِّضْ بِهٖ وَجْهِيْ
یا اللہ ساتھ حق کے اتارا تو نے اسکو اور ساتھ حق کے اترا یا اللہ بڑی کر رغبت میری اسمیں اور کر اسکو نور واسطے بینائی میری کے اور شفا واسطے سینے میرے کے اور دور کرنیوالا غم میرے اور اندوہ میرے کا اور سفید کر ساتھ اسکے منہ میرے کو

وَارْزُقْنِيْ تِلَاوَتَهٗ وَنِعْمَ خَتْمِهٖ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ
اور نصیب کر مجھکو تلاوت اسکی اور بہتر خاتمہ اسکی ساتھ رحمت اپنی کے اے بہت مہربان مہربانوں کے

اور بعد تلاوت ہر روز کے یہ دعا پڑھے یا شروع کرے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ لَنَا فِي الدُّنْيَا قَرِيْنًا وَّفِي الْاٰخِرَةِ شَافِعًا وَّفِي الْقَبْرِ مُوْنِسًا وَّفِي الْقِيَامَةِ صَاحِبًا وَّعَلَی الصِّرَاطِ نُوْرًا وَّفِي الْجَنَّةِ رَفِيْقًا وَّمِنَ النَّارِ سِتْرًا
یا اللہ کر قرآن کو ہمارے لیے دنیا میں ہمنشین اور آخرت میں شفاعت کرنیوالا اور قبر میں غمخوار اور قیامت میں یار اور صراط پر نور اور جنت میں رفیق اور آگ سے پردہ
اور اور جو دعا چاہے مانگے کذا فی حصن الطالب اور ابن مردویہ نے روایت کیا ابوہریرہؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ختم کرتے قرآن
دعا کرتے کھڑے ہو کر اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان میں ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پڑھے
قرآن اور حمد کرے رب کی اور درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بخشش چاہے رب اپنے سے پس تحقیق طلب کی خیر ٹھکانے سے اور نقل کی
بیہقی نے شعب الایمان میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ختم فرماتے قرآن تو جمع کرتے اہل کو پھر دعا کرتے اس حال میں کہ وہ کھڑے ہوتے پھر کہتے

الحمد لله كما يثني نفسه الحمد لله الذي خلق السموات والارض وجعل الظلمات والنور ثم الذين كفروا بربهم يعدلون
لا اله الا الله وكذب العادلون بالله وضلوا ضلالا بعيدا لا اله الا الله وكذب المشركون بالله من العرب
والمجوس واليهود والنصرى والصابئين ومن دعا لله ولدا او صاحبة او ندا او شبيها او مثيلا او سميا او عدلا فانت ربنا
اعظم من ان تتخذ شريكا فيما خلقت والحمد لله الذي لم يتخذ صاحبة ولا ولدا ولم يكن له شريك في الملك ولم يكن له ولي
من الذل وكبره تكبيرا الله اكبر كبيرا والحمد لله كثيرا وسبحان الله بكرة واصيلا والحمد لله الذي انزل على عبده
الكتاب ولم يجعل له عوجا قيما لينذر باسا شديدا من لدنه ويبشر المؤمنين الذين يعملون الصالحات ان لهم اجرا
حسنا ماكثين فيه ابدا وينذر الذين قالوا اتخذ الله ولدا ما لهم به من علم ولا لآبائهم كبرت كلمة تخرج من افواههم
ان يقولون الا كذبا الحمد لله الذي له ما في السموات وما في الارض وله الحمد في الآخرة وهو الحكيم الخبير يعلم ما يلج
في الارض وما يخرج منها وما ينزل من السماء وما يعرج فيها وهو الرحيم الغفور الحمد لله فاطر السموات والارض
جاعل الملائكة رسلا اولي اجنحة مثنى وثلث وربع يزيد في الخلق ما يشاء ان الله على كل شيء قدير ما يفتح الله
للناس من رحمة فلا ممسك لها وما يمسك فلا مرسل له من بعده وهو العزيز الحكيم الحمد لله وسلام على عباده
الذين اصطفى آلله خير اما يشركون بل الله خير وابقى واحكم واكرم واعظم مما يشركون فالحمد لله بل اكثرهم
لا يعلمون صدق الله وبلغت رسله الكرام وانا على ذلكم من الشاهدين اللهم صل على جميع الملائكة والمرسلين
وعلى عباد الله المؤمنين من اهل السموات والارض واختم لنا بخير وافتح لنا بخير وبارك لنا في القرآن العظيم وانفعنا
بالآيات والذكر الحكيم ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

الفصل الاول

عن عثمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خيركم من تعلم القرآن وعلمه رواه البخاري روایت ہے عثمانؓ سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم میں سے وہ شخص ہے کہ سیکھا قرآن اور سکھایا اسکو نقل کی بخاری نے ف یعنی جو کوئی سیکھے
قرآن جیسے کہ حق ہے سیکھنے کا اور سکھاوے اسکو وہ سب سے بہتر ہے اور حق سیکھنے کا یہ ہے کہ جانے احکام حقائق اور دقائق قرآن کے
سیکھے ہے ۔ وعن عقبة بن عامر قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن في الصفة فقال ايكم يحب ان
يغدو كل يوم الى بطحان او الى العقيق فياتي منه بناقتين كوماوين في غير اثم ولا قطع رحم فقلنا يا رسول الله كلنا
نحب ذلك قال افلا يغدو احدكم الى المسجد فيعلم او يقرأ آيتين من كتاب الله عز وجل خير له من ناقتين
وثلث خير له من ثلث واربع خير له من اربع ومن اعدادهن من الابل رواه مسلم اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا باہر نکلے
لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم تھے بیٹھے ہوئے اوپر چبوترے سایہ دار کے پس فرمایا کون شخص تم میں سے دوست رکھتا ہے کہ
جاوے ہر روز طرف بطحان کے یا عقیق کے پس لاوے وہاں سے دو اونٹنیاں بڑے کوہان کی بدون گناہ کے اور بدون توڑنے ناتے کے
عرض کیا ہم نے یا رسول اللہ ہم سب دوست رکھتے ہیں پس فرمایا کیا نہیں جاتا ایک تمہارا طرف مسجد کے پس سکھاوے یا پڑھے
دو آیتیں کتاب اللہ سے بہتر ہیں واسطے اسکے دو اونٹنیوں سے اور تین آیتیں بہتر ہیں واسطے اسکے تین اونٹنیوں سے اور چار آیتیں بہتر ہیں
واسطے اسکے چار اونٹنیوں سے اور گنتی آیتوں کی سوا اسکے بہتر ہو گنتی اونٹنیوں کی سے یعنی زیادہ چار آیتوں سے بہتر ہیں

زیادہ ہیں دو اونٹنیوں سے مثلاً پانچ آیتیں افضل ہیں پانچ اونٹنیوں سے اسی طرح اعداد بجا اور بہمہ نقل کی یہ مسلم نے ف اور چبوترہ سایہ دار کا ایک
چبوترہ بنا ہوا تھا سامنے مسجد کے اسمین فقرا و صابرین رہتے تھے نہایت عابد و زاہد اور بطحان ایک نالہ ہے مدینہ میں اور عقیق بھی نام ہے ایک جگہ کا
دو کوس مدینہ سے ان دونوں جگہوں میں بازار لگتا تھا اور اونٹ انمین بکتے تھے اور عرب اونٹوں کو بہت دوست رکھتے ہیں خصوصاً بڑے
کوہان کے پس حضرت نے سوال مذکور کر کے رغبت دلائی صحابہ کو باقیات میں اور نفرت دلائی فانیات سے پس ذکر کیا یہ بطریق تمثیل کے
اور انکے سمجھانے کے لیے ورنہ تمام دنیا کچھ قدر نہیں رکھتی مقابلہ میں ایک آیت کے ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ اَنْ يَّجِدَ فِيْهِ ثَلٰثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلٰثُ اٰيَاتٍ يَقْرَاُ بِهِنَّ
اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلٰثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دوست رکھتا ہے ایک تمہارا جس وقت کہ پھرے طرف گھر اپنے کے یہ کہ پاوے اپنے گھر میں تین اونٹنیاں حمل والی بڑی
فربہ عرض کیا ہم نے کہ ہاں فرمایا تین آیتیں کہ پڑھے انکو ایک تمہارا بیچ نماز اپنی کے بہتر ہیں واسطے اسکے تین اونٹنیوں حمل والیوں بڑی موٹیوں
سے نقل کی یہ مسلم نے ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ
وَالَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهٗ اَجْرَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے ماہر قرآن کا ساتھ فرشتوں لکھنے والوں بزرگ نیکوکاروں کے ہے اور وہ شخص کہ پڑھتا ہے قرآن اور اٹکتا ہے اسمیں اور قرآن اسپر مشکل
ہوتا ہے واسطے اسکے دو ثواب ہوتے ہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ماہر قرآن وہ ہے کہ جسکو قرآن خوب یاد ہو کہ اسکو نہیں پڑھنے میں
نہ دشوار ہو پڑھنا اسپر اور مراد فرشتوں سے وہ فرشتے ہیں کہ جو کہ لوح محفوظ سے اللہ تعالیٰ کی کتابیں لکھتے ہیں یا وہ فرشتے کہ اعمال بندوں کے
لکھتے ہیں پس فرمایا کہ ماہر ساتھ انکے ہے یعنی دنیا میں انکا سا عمل کرتا ہے اور آخرت میں اسکے لیے منازل ہونگے کہ ہوگا انمیں رفیق ان فرشتوں
کا اور دو ثواب ہیں یعنی ایک ثواب پڑھنے کا اور دوسرا ثواب مشقت کا اسمیں رغبت دلانی ہے پڑھنے پر اور یہ معنی اسکے نہیں ہیں کہ جو اٹک کر
پڑھتا ہے وہ ثواب زیادہ پاتا ہے ماہر سے بلکہ ماہر کو بہت ثواب ہوتا ہے کہ وہ بیچ جماعت ملائکہ مذکورین کے داخل ہوتا ہے حاصل یہ کہ ماہر تو
افضل ہی ہے لیکن اٹک کر پڑھنے والے کو بھی باعتبار مشقت کے ایک طرح کی فضیلت اور ثواب ثابت ہے ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا عَلَى اثْنَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ
مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حسد مگر
اوپر دو شخصوں کے یعنی کسی چیز میں رشک کرنا خوب نہیں مگر دو شخصوں کے حال پر ایک وہ شخص کہ دیا اسکو اللہ نے قرآن اور وہ شخص قیام کرتا ہے ساتھ
اسکے اوقات رات کے میں اور اوقات دن کے میں یعنی غافل نہیں ہوتا کسی وقت اور دوسرا وہ شخص کہ دیا اسکو اللہ نے مال اور وہ خرچ کرتا ہے
مال میں سے اوقات رات کے میں اور اوقات دن کے میں نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف کہا میرک نے کہ حسد دو قسم ہے حقیقی اور مجازی حقیقی
یہ ہے کہ آرزو کرے زوال نعمت کی کسی کے لیے پس وہ حرام ہے بالاجماع ساتھ آیات و احادیث صحیحہ کے اور مجازی یہ ہے کہ کسی پاس نعمت
دیکھ کر آرزو کرے کہ میرے پاس بھی ہو بغیر آرزو کرنے زوال اسکے کے اس سے اسکو غبطہ کہتے ہیں یعنی رشک پس اگر ہو یہ امور دنیا میں تو مباح ہے
اور اگر ہو طاعت میں تو مستحب ہے یعنی مثلاً کسیکو مسجد وغیرہ بناتے دیکھ کر آرزو کرے کہ اگر میرے پاس پیسا ہو تو میں بھی بناؤں خوب
ہی ثواب پاتا ہے پس مراد حدیث میں حسد سے یہی غبطہ ہے حسد نہیں مگر دو خصلتوں میں اچھی ہیں ان دونوں میں زیادہ ہیں چنانچہ

اسلیے کہا ہے منظور کہ یعنے نہیں لائق آرزو کرنی آدمی کو کسیکے ہو واسطے اسکے نعمت جیسے کہ اسکے پاس ہو مگر یہ کہ ہو نعمت ایسی کہ قرب الٰہی حاصل ہو
اسکے مانند تلاوت قرآن اور تصدق کرنیکے اور سوائے اسکے کے اور بھلائیان انتہی اور دیا اسکو قرآن یعنے یاد ہے اسکو قرآن جیسا کہ چاہیے اور وہ قائم
کرتا ہے ساتھ اسکے یعنے تلاوت کرتا ہے اسکی اور یاد کرتا ہے معنی اسکے یا تامل کرتا ہے اسکے احکام مین اور معنی مین یا عمل کرتا ہے اوامر و نواہی اسکے پہ
یا نماز مین پڑھتا ہے اسکو ۔ وعن ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المؤمن الذی یقرأ القرآن
مثل الاترجۃ ریحہا طیب وطعمہا طیب ومثل المؤمن الذی لا یقرأ القرآن مثل التمرۃ لا ریح لہا وطعمہا حلو
ومثل المنافق الذی لا یقرأ القرآن کمثل الحنظلۃ لیس لہا ریح وطعمہا مر ومثل المنافق الذی یقرأ القرآن مثل
الریحانۃ ریحہا طیب وطعمہا مر متفق علیہ وفی روایۃ المؤمن الذی یقرأ القرآن ویعمل بہ کالاترجۃ والمؤمن
الذی لا یقرأ القرآن ویعمل بہ کالتمرۃ ۔ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حال اس مومن
کا کہ پڑھتا ہے قرآن مانند حال ترنج کے ہے کہ بو اسکی خوب ہوتی ہے اور مزہ اسکا اچھا ہوتا ہے اور حال اس مومن کا کہ نہین پڑھتا ہے قرآن مانند
حال کھجور کے ہے نہین بو ہے اسمین اور مزہ اسکا شیرین ہے اور حال اس منافق کا کہ نہین پڑھتا قرآن مانند حال اندرائن کے پھل کے نہین اسمین بو
اور مزہ اسکا تلخ اور حال اس منافق کا کہ پڑھتا ہے قرآن مانند حال پھول خوشبودار کے کہ بو اسکی اچھی اور مزہ اسکا تلخ نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے اور ایک روایت مین یون ہے کہ وہ مسلمان کہ پڑھتا ہے قرآن اور عمل کرتا ہے اسپر مانند ترنج کے ہے اور وہ مومن کہ نہین پڑھتا قرآن
اور عمل کرتا ہے اسپر مانند کھجور کے ف مومن پڑھنے والا قرآن کا مانند ترنج کے یون ہوا کہ خوش مزہ ہے بسبب ثابت ہونے ایمان کے اسکے
دل مین اور خوشبو رکھتا ہے کہ لوگ ثواب پاتے ہین بسبب سننے قرأت اسکے کے اور سیکھتے ہین قرآن اس سے ۔ وعن عمر بن
الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یرفع بہذا الکتاب اقواما ویضع بہ آخرین رواہ مسلم
اور روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ بلند کرتا ہے ساتھ اس کتاب کے یعنے کلام اللہ
کے کتنے لوگون کو اور پست کرتا ہے ساتھ اسکے کتنے لوگون کو نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے جسنے پڑھا قرآن اور عمل کیا اسپر اسکا مرتبہ بلند
کرتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت مین کہ دنیا مین اچھی طرح زندہ رکھتا ہے اور جنت مین داخل کرتا ہے ان لوگون مین کہ جنپر انعام
کیا ہے اور جسنے قرآن نہ پڑھا اور نہ عمل کیا اسپر اسکا مرتبہ پست کرتا ہے ۔ وعن ابی سعید الخدری ان اسید بن حضیر قال
بینما ہو یقرأ من اللیل سورۃ البقرۃ وفرسہ مربوطۃ عندہ اذ جالت الفرس فسکت فسکنت فقرأ فجالت فسکت
فسکنت ثم قرأ فجالت الفرس فانصرف وکان ابنہ یحیی قریبا منہا فاشفق ان تصیبہ ولما اخرہ رفع رأسہ الی السماء
فاذا مثل الظلۃ فیہا امثال المصابیح فلما اصبح حدث النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اقرأ یا ابن حضیر اقرأ یا ابن حضیر
قال فاشفقت یا رسول اللہ ان تطأ یحیی وکان منہا قریبا فانصرفت الیہ ورفعت رأسی الی السماء فاذا مثل الظلۃ فیہا
امثال المصابیح فخرجت حتی لا اراہا قال وتدری ما ذاک قال لا قال تلک الملائکۃ دنت لصوتک ولو قرأت
لاصبحت ینظر الناس الیہا لا تتواریٰ منہم متفق علیہ واللفظ للبخاری وفی
مسلم عرجت فی الجو بدل فخرجت علی صیغۃ المتکلم ۔ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہ کہ اسید بن حضیر نے کہا اس وقت
کہ وہ رات مین پڑھتا تھا سورۃ بقرہ اور گھوڑا اسکا بندھا ہوا تھا نزدیک اسکے ناگاہ خوفی کی گھوڑے نے بس چپکا ہو گیا پڑھنے سے یعنے رکا

دیکھ کر کیا سبب ہو شوخی کا پس گھوڑا بھی ٹھہر گیا پیچھے پس گمان کیا کہ یون ہین شوخی کرتا تھا پھر پڑھنے لگے پھر جولانی کی گھوڑے نے پھر جب
ہو رہے پس ٹھہر گیا گھوڑا پھر پڑھنے لگے پھر شوخی کی گھوڑے نے پیچھے پس جانا کہ یہ شوخی کسی سبب سے ہے پس موقوف کیا پڑھنا اور تھا بیٹا اسید
کا بھی قریب گھوڑے کے ڈرا یہ کہ مبادا روندے اسکو اپنا پیچھے پس گیا اسید بیٹے کی طرف تاکہ سرکاوے گھوڑے کے پاس سے پس جب سرکایا اسکو اٹھایا
سر اپنا طرف آسمان کے پس ناگہان ایک چیز ہے مانند ابر کے اسمین ہین مانند چراغون کے پس جب صبح کی اسید نے بیان کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
رو برو پس فرمایا حضرت نے پڑھے گیا ہوتا اے ابن حضیر کہا ابن حضیر نے ڈرا مین یا رسول اللہ اس سے کہ کچلے گھوڑا یحییٰ کو اور تھا گھوڑا بھی نزدیک
پس پھرا مین طرف یحییٰ کے اور اٹھایا مین نے سر اپنا طرف آسمان کے پس تھی ناگہان ایک چیز مانند ابر کے اسمین مانند چراغون کے پس نکلا مین یہانتک
اپنے گھر سے یہان تک کہ نہ دیکھا مین نے اسکو یعنے چراغون کو فرمایا حضرت نے جانتا ہے تو کیا تھا یہ کہا کہ نہین فرمایا یہ تھے فرشتے نزدیک ہوئے تھے
واسطے آواز قرأۃ تیری کے اگر پڑھتا رہتا تو البتہ صبح کرتے فرشتے دیکھتے لوگ طرف انکی نہ چھپتے انسے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ بخاری کے
مین الفاظ یہ مطلع جو حدیث مین ہے کیون ہے عرجت فی الجو یعنے چڑھ گئے ہوا مین درمیان آسمان و زمین کے ف گھوڑا شوخی کرتا تھا ان فرشتون کے
ڈر سے کہ اترے تھے واسطے سننے قرآن کے اور ٹھہر جاتا تھا بسبب چڑھ جانے فرشتون کے آسمان پر حالت چپ رہنے مین اور لفظ اقرأ کے معنی اس جگہ
کے یہ لکھے ہین کہ ہمیشہ پڑھتا رہ اسی سورۃ کو کہ سبب ہے ایسی حالت عجیبہ کا اور اگر پیش آوے زمانہ آئندہ مین ایسی حالت تو نہ چھوڑنا
اسکو بلکہ پڑھتا رہنا اور کہا طیبی نے کہ معنی اسکے طلب زیادتی کے ہین زمانے ماضی مین پس گویا کہ کہا کیون نہ زیادہ کیا تو نے اور اسی لیے
کہا انکے جواب مین کہ اشفقت آخر تک پس صاحب ترجمہ نے ترجمہ اسی کے موافق کیا ہے اور ایک چیز ہے مانند ابر کے وجہ تشبیہ کی یہ ہے کہ حائل ہوا
کرتا مین قرآن کے سننے پر بیان اسکا جو آگے ہے مانند ایک چیز پردہ ہونے والی کے درمیان انکے اور درمیان آسمان کے اور تھے یہ چراغ
مشعل کے ۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَإِلَى جَانِبِهِ حِصَانٌ مَرْبُوطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ
فَجَعَلَتْ تَدْنُو وَتَدْنُو وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ
فَقَالَ تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے براء سے کہ کہا تھا ایک شخص پڑھتا سورہ کہف اور ایک طرف اسکے گھوڑا
تھا بندھا ہوا ساتھ دو رسیون کے ڈھانک لیا اس گھوڑے کو ایک بادل نے اور ہونے لگا نزدیک اور نزدیک اور شروع کیا گھوڑے اسکے نے
اچھلنا کودنا پس جب صبح کی اس شخص نے آیا حضرت کے پاس ذکر کیا یہ ماجرا روبرو حضرت کے پس فرمایا یہ تھے سکینہ اور اتری تھی سبب
پڑھنے قرآن کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سکینہ کہتے ہین خاطر جمعی اور تسکین قلب اور رحمت کو اور انکے سبب سے دل صاف
ہوتا ہے اور تاریکی نفس کی جاتی رہتی ہے اور حضور و ذوق پیدا ہوتا ہے اور کبھی بصورت ابر وغیرہ کے ظاہر ہوتی ہے ۔ وَعَنْ
أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللهِ إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي فَقَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللهُ اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ
قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ قُلْتَ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ
مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے ابی سعید بن معلے سے کہ کہا تھا مین نماز پڑھتا مسجد مین پس بلایا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہ جواب دیا مین نے
انکو پھر آیا مین حضرت کے پاس پس کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق مین نماز پڑھتا تھا فرمایا کیا نہین کہا اللہ نے جواب دو واسطے اللہ کے

اور رسول کے اور اطاعت کرو حکم انکی کی جس وقت بلاوے تمکو پھر فرمایا کیا نہ سکھلاؤں میں تجھکو بہت بڑی سورۃ یعنے افضل سورۃ قرآن میں پہلے اسکے
کہ نکلو تو مسجد سے پھر پکڑا حضرت نے ہاتھ میرا اسپر جبکہ ارادہ کیا ہمنے یہ کہ نکلیں کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق آپنے فرمایا تھا کہ البتہ سکھلاؤنگا میں تجھکو بہت
بڑی سورۃ قرآن سے فرمایا وہ سورۃ الحمد رب العالمین وہ سات آیتیں ہیں کہ مکرر پڑھی جاتی ہیں نماز میں اور قرآن بڑا کہ دیا گیا میں وہ نقل
کی یہ بخاری نے ف جواب واجب اسے معلوم ہوا کہ نماز میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دینے سے نماز نہیں جاتی تھی جیسے خطاب کرنا پیغمبر کو
سے نماز نہیں جاتی اور سورۃ فاتحہ کو بہت بڑی سورۃ اسلیے فرمایا کہ قدر اسکی بڑی ہے اللہ کے نزدیک اور فوائد اور معنی اسکے بہت ہیں باوجود اختصار
لفظوں کے منجملہ انکے کہا گیا ہے کہ تمام مقاصد دینی و دنیوی حاصل ہیں بیچ قول ایاک نستعین کے بلکہ کہا ہے بعضے عارفین نے کہ جو کچھ اگلی کتابوں
میں ہے وہ سب قرآن میں ہے اور جو کچھ قرآن میں ہے وہ سب سورۃ فاتحہ میں ہے اور جو کچھ فاتحہ میں ہے وہ بسم اللہ میں ہے اور وہ سات آیتیں ہیں
یہ اشارہ ہے اس آیت پر وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ یعنے دیں ہمنے تجھکو سات آیتیں کہ مکرر پڑھی جاتی ہیں نماز میں یا ثنا کی گئی
ہے ساتھ فصاحت کے اور احتمال ہے کہ مراد لیجئے سورۃ فاتحہ ہے اور دیا ہمنے تجھکو قرآن عظیم مراد اس سے بھی فاتحہ ہے از بسکہ یہ بڑا عظم قرآن کا ہے مبالغۃً
فرمایا کہ یہ قرآن عظیم ہے ع ف وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ
إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي يُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہ ٹھہراؤ اپنے گھروں کو مقبرے تحقیق شیطان بھاگتا ہے اس گھر سے کہ پڑھی جاتی ہے اسمیں سورۃ بقرہ نقل کی یہ مسلم نے ف نہ ٹھہراؤ گھروں
کو مقبرے یعنے جیسے مقبرے خالی ہوتے ہیں ذکر اور بندگی اور تلاوت قرآن سے اسطرح گھروں کو نہ ٹھہراؤ کہ مردوں کے مانند پڑے رہو اور ذکر
وغیرہ نہ کرو بلکہ گھروں میں ذکر اور قرآن اور نماز پڑھا کرو عبادات ذکر کی وہ چیز کہ افضل اور بہت فائدہ مند ہے گھروں اور گھر والوں
کو کہ وہ تلاوت قرآن ہے فرمایا ان الشیطان آخر تک اور خاص سورۃ بقرہ کو اسلیے ذکر کیا کہ اسمیں بہت ہیں اسما اور احکام اللہ تعالےٰ کے
ع وعن أبي أمامة قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول اقرءوا القرآن فإنه يأتي يوم القيامة شفيعا
لأصحابه اقرءوا الزهراوين البقرة وسورة آل عمران فإنهما تأتيان يوم القيامة كأنهما غمامتان أو غيايتان أو فرقان
من طير صواف تحاجان عن أصحابهما اقرءوا سورة البقرة فإن أخذها بركة وتركها حسرة ولا يستطيعها البطلة
رواه مسلم اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھو قرآن پس تحقیق وہ آویگا دن قیامت
کے شفاعت کرنے والا پڑھنے والوں کی پڑھو یعنے علی الخصوص دو سورتیں چمکتی ہوئیں سورۃ بقرہ اور آل عمران پس تحقیق وہ دونوں آوینگی
دن قیامت کے گویا کہ وہ دونوں ٹکڑے ہیں ابر کے یا دونوں سایہ کرنے والی چیزیں ہیں یا دونوں ٹکڑیاں ہیں پرند جانوروں کی صف
باندھے ہوئے جھگڑینگی پڑھنے والوں اپنے کی طرف سے پڑھو سورۃ بقرہ پس تحقیق سعادت کرنی اسکی پڑھنے پر اور تامل کرنا معانی اسکے
میں اور عمل کرنا اسپر برکت ہے یعنے نفع عظیم ہے اور چھوڑنا اسکا حسرت ہے یعنے ندامت ہوگی قیامت کو اور نہیں طاقت رکھتے اسکے حاصل
کرنیکی اہل باطل یعنے ساحر یعنے بسبب درماندگی انکے کے نقل کی یہ مسلم نے ف پڑھو قرآن یعنے غنیمت جانو پڑھنا اسکا اور مداومت کرو
اسکی تلاوت پر اور چمکتی ہوئیں یعنے بسبب نور اور ہدایت اور زیادتی ثواب کے روشن ہیں پس گویا کہ یہ دونوں سورتیں
بہ نسبت اور سورتوں کے اللہ تعالےٰ کے نزدیک بمنزلہ چاند کے ہیں بہ نسبت تمام ستاروں کے اور ٹکڑے ہیں ابر کے کہ سایہ کرینگے
اپنے پڑھنے والوں پر گرمی موقف کی سے اور سایہ کرنی والی چیزیں ہیں یعنے ابر ہو یا اور کچھ اور حل اسکا کہ ہوگا بہ نسبت اول کے اور

قریب ہونگے اپنے پڑھنے والوں کے سر سے جیسے بادشاہوں کے سر پر سایہ کرتا ہے چتر وغیرہ کا اور چاہیے ہوگا اس روشنی بھی اور کہا طیبی نے کہ لفظ اور لفظ غیایتان وغیرہ پر تنویع کے لیے ہے پس اول یعنے بصورت ابر کے یہ سورتیں اسکے لیے ہونگی کہ پڑھا انکو اور نہ سمجھا معنی انکا اور دوسرا یعنے بصورت سایہ کے چیز کے انکے لیے ہونگی کہ پڑھا بھی اور معنی بھی سمجھا اور تیسرا یعنے بصورت گروہوں کے کہ انکے لیے ہونگی کہ پڑھا اور سمجھا معنی اور اور کو تعلیم بھی کیں وعن النواس بن سمعان قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول يؤتى بالقرآن يوم القيامة وأهله الذين كانوا يعملون به تقدمه سورة البقرة وآل عمران كأنهما غمامتان أو ظلتان سوداوان بينهما شرق أو كأنهما فرقان من طير صواف تحاجان عن صاحبهما (رواه مسلم) روایت ہے نواس بن سمعان سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے لایا جاویگا قرآن دن قیامت کے اور پڑھنے والے قرآن کے وہ عمل کرتے تھے ساتھ اسکے آگے ہونگیں سارے قرآن کے سورۃ بقرہ اور آل عمران گویا کہ وہ دو ٹکڑے ہیں ابر کے یا دو سایہ ہیں ابر کے سیاہ درمیان میں انکے ایک چمک ہے یا گویا کہ وہ دو ٹکڑیاں ہیں پرندے جانوروں کی صف باندھے ہوئے جھگڑینگی پڑھنے والوں کی طرف سے یعنے اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرینگے نقل کی یہ مسلم نے ف لایا جاویگا قرآن یعنے ایک صورت بنا کر لایا جاویگا یا ثواب اسکا لایا جاویگا اور عمل کرتے تھے دلالت کرتی ہے یہ اسپر کہ جسنے پڑھا قرآن اور عمل نکیا اسپر نہ ہوا اہل قرآن سے اور نہ ہوگا وہ شفاعت کرنے والا انکا بلکہ ہوا قرآن حجت اسپر اور آگے ہونگے یعنے سبقت قرآن کے ثواب کے آگے ہوگا ثواب ان سورتوں کا اور بعضوں نے کہا کہ صورت بنائی جاویگی سورتوں کی کہ دیکھینگے اسکو لوگ جیسے کہ صورت بنیگی اور اعمال کی تولنے کے لیے میزان میں اور سیاہ یعنے بسبب دلدار اور تہ بتہ ہونیکے سیاہ ہونگے اور ایسے ابر کا سایہ خوب ہوتا ہے اور درمیان میں انکے ایک چمک ہے یعنے باوجود دلدار ہونیکے نہیں مانع ہونگے روشنی کے اور بعضوں نے کہا کہ شرق کے معنی ہیں دوز یعنے درمیان ان دونوں سورتوں کے فرق ہوگا واسطے تمیز کے ساتھ بسم اللہ کے وعن أبي بن كعب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أبا المنذر أتدري أي آية من كتاب الله معك أعظم قلت الله ورسوله أعلم قال يا أبا المنذر أتدري أي آية من كتاب الله معك أعظم قلت الله لا إله إلا هو الحي القيوم قال فضرب في صدري وقال ليهنك العلم يا أبا المنذر (رواه مسلم) روایت ہے ابی ابن کعب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابو المنذر کہ کنیت ہے ابی کی کیا جانتا ہے تو کونسی آیت کتاب اللہ تعالے سے ساتھ تیرے بہت بڑی ہے کہا میں نے اللہ اور رسول اسکا جانتا ہے پھر فرمایا اے ابو المنذر جانتا ہے تو کونسی آیت کتاب اللہ سے ساتھ تیرے بہت بڑی ہے کہا میں نے اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم یعنے ساری آیۃ الکرسی کہا ابی نے تو کہا مارا حضرت نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر اور فرمایا چاہیے کہ خوش کرے تجکو علم اے ابا المنذر نقل کی یہ مسلم نے ف اولے یہ ہو کہ کہا جاوے کہ سپرد کیا حضرت کے اول ارشاد اور آگے اور جواب دیا دوسری بار واسطے پوچھنے حضرت کے پس جمع کیا ادب اور فرمان برداری کو جیسے کہ طریقہ ہے اہل کمال کا اور بعضوں نے کہا کہ منکشف ہوا انکو دوسری بار علم اسکا طرف سے خدا اور رسول انکے کے سے بسبب برکت تفویض اور حسن ادب کے پس جواب دینے سوال کے اور آیۃ الکرسی کو بہت بڑا اسلیے کہا کہ اسمیں بیان توحید اور تعظیم الٰہی اور ذکر اسماء حسنے اور صفات باری تعالے کا ہے وعن أبي هريرة قال وكلني رسول الله صلى الله عليه وسلم بحفظ زكاة رمضان فأتاني آت فجعل يحثو من الطعام فأخذته وقلت لأرفعنك إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إني محتاج وعلي عيال ولي حاجة شديدة قال فخليت عنه فأصبحت فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا أبا هريرة

مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَكَى حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالاً فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ سَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ لَا أَعُودُ فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا دار و فرکیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ نگہبانی کرنے یعنی جمع کرنے زکوۃ رمضان کے یعنی صدقہ عید الفطر کے تاکہ بعد جمع ہو نیکے بانٹیں حضرت فقراکو پس آیا میرے پاس ایک شخص پس شروع کیں لپیں بھرنی غلہ میں سے یعنی لیکر اپنے پاس اور دامن میں رکھتا جاتا تھا پس پکڑا میں نے اسکو اور کہا میں نے کہ البتہ لیجاؤنگا میں تجکو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا اسنے کہ تحقیق میں محتاج ہوں اور میرے ذمہ پر نفقہ عیال کا ہے اور مجکو حاجت سخت ہے یعنی قرض وغیرہ بھی میرے ذمہ کہا ابو ہریرہؓ نے پس چھوڑ دیا میں نے اسکو پس صبح کی میں نے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی خبر غیب کی دی کہ اے ابو ہریرہ کیا ہوا قیدی تیرا کہ رات گذری ہوئی میں تھا کہا میں نے یا رسول اللہ شکایت کی اسنے حاجت سخت کی اور عیال داری کی پس رحم کیا میں نے اسپر پس چھوڑ دیا میں نے اسکو فرمایا حضرتؐ نے خبردار ہو تحقیق اسنے جھوٹ بولا تجسے یعنی بیچ ظاہر کرنے حاجت کے اور وہ پھر آویگا یعنی پس جانا میں نے کہ وہ پھر آویگا بسبب فرمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ کہ وہ پھر آویگا پس منتظر رہا میں اسکا پھر آیا لپیں لیتا تھا غلہ میں سے پس پکڑا میں نے اسکو اور کہا میں نے کہ البتہ لیجاؤنگا میں تجکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا اسنے چھوڑ دے مجکو کہ میں محتاج ہوں اور میرے ذمہ پر نفقہ کنبہ کا ہے پھر نہ آونگا میں پس رحم کیا میں نے اسپر پس چھوڑ دی میں نے راہ اسکی ف اس بار شاید کہ رحم کیا بسبب کہنے اسکے کہ پھر نہ آونگا ورنہ ثابت ہو چکا تھا جھوٹ اسکا بیچ ظاہر کرنے حاجت کے ثنائی خبر صادق کے ہم فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَكَى حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالاً فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ أَنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ قَالَ دَعْنِي أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قُلْتُ زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهَا قَالَ أَمَا إِنَّهُ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ وَتَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثِ لَيَالٍ قُلْتُ لَا قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ پس صبح کی میں نے پس فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابو ہریرہ کیا ہوا قیدی تیرا عرض کیا میں نے یا رسول اللہ شکایت کی اسنے حاجت سخت کی اور عیالداری کی پس رحم کھایا میں نے اسپر چھوڑ دی میں نے راہ اسکی یعنی بسبب وعدہ اسکے کے کہ پھر نہ آونگا پس فرمایا خبردار ہو تحقیق اسنے جھوٹ بولا تجسے یعنی اسمیں کہ پھر نہ آونگا اور پھر آویگا وہ پس منتظر رہا میں اسکا پھر آیا لپیں لیتا غلہ سے پس پکڑا میں نے اسکو اور کہا میں نے البتہ لیجاونگا میں تجکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہ اخیر تین مرتبہ کے تحقیق تو کہتا ہے کہ میں نہیں آؤنگا اور پھر آتا ہے کہا اسنے چھوڑ دے مجکو سکھلاونگا میں تجکو کلمے کہ نفع دیگا تجکو اللہ بسبب انکے جس وقت کہ جگہ پکڑے تو طرف بچھونے اپنے کے یعنی سونے لگے پس پڑھ آیۃ الکرسی

اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم یہاں تک کہ ختم کرے تو آیۃ کو یعنی وہو العلی العظیم تک پڑھ پس تحقیق ہمیشہ رہیگا تجھ پر اللہ کی طرف سے نگہبان یعنی فرشتہ اور
نہیں نزدیک ہونے کا تمہارے کوئی شیطان یعنی جن یا انس صبح والا ایسا ہی نہ وہی کہ صبح تک پس چھوڑ دی میں نے راہ اسکی پس صبح کی میں نے پھر
فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہوا قیدی تیرا کہا میں نے کہ کہا قیدی نے یہ کہ سکھلا دے مجکو کئی کلمے کہ نفع دے مجکو اللہ سبب انکے فرمایا حضرت
نے کہ خبردار ہو تحقیق اسنے سچ کہا تجھے یعنی سچ کہا اسنے ان کلموں میں اور وہ ہے جھوٹا یعنی اور باتوں میں جانتا ہے تو کس سے خطاب کرتا تھا تو تین رات سے کہا
میں نے نہیں فرمایا یہ شیطان تھا یعنی صدقات کے ناقص کرنیکے لیے آیا تھا نقل کی یہ بخاری نے ٭ وعن ابن عباس قال بینما جبریل
علیہ السلام قاعد عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمع نقیضا من فوقہ فرفع راسہ فقال هذا باب من السماء
فتح الیوم لم یفتح قط الا الیوم فنزل منه ملك فقال هذا ملك نزل الى الارض لم ينزل قط الا اليوم فسلم
فقال ابشر بنورين اوتيتهما لم يؤتهما نبي قبلك فاتحة الكتاب وخواتيم سورة البقرة لن تقرأ بحرف منهما الا اعطيته
رواه مسلم اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا اس وقت کہ جبرئیل علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سنی جبرئیل
نے آواز دروازہ کھلنے کی سے اوپر کی طرف سے پس اٹھایا سر اپنا پس کہا جبرئیل نے یہ دروازہ ہے آسمان کا کھولا گیا آج کے دن نہیں
کھولا گیا کبھی مگر آج پس اترا اس دروازے سے ایک فرشتہ پس کہا جبرئیل نے یہ فرشتہ اترا طرف زمین کے نہیں اترا کبھی مگر آج
پس سلام کیا یعنی فرشتے نے حضرت کو پھر کہا خوشوقت ہو تم ساتھ دو نوروں کے کہ دیے گئے ہو تم وہ دو نور نہیں دیا گیا کوئی نبی پہلے
تمہارے سورہ الحمد اور خاتمہ سورہ بقرہ کا نہیں پڑھیگا تو کوئی حرف انمیں سے مگر کہ دیا جاویگا تو ثواب اسکا یا قبول کیا جاویگی دعا تیری
نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی پس اوترا یہ کلام راوی کا ہے کہ سنا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ساتھ دو نوروں کے اسلئے نام رکھا
ہوا کہ یہ روشنی ہونگے کہ چلینگے آگے پڑھنے والے اپنے کے قیامت کو اور خاتمہ سورہ بقرہ کا ظاہر تر یہ ہے کہ مراد خاتمہ سے للہ ما فی السموات
وما فی الارض آخر سورہ تک ہے چنانچہ کعب سے بھی یہی منقول ہے اور کوئی حرف حرف سے مراد کلمہ ہے اور کلمے اسمیں دو طرح کے ہیں ایک
وہ ہیں کہ جنمیں دعا ہے مانند اهدنا الصراط المستقیم اور غفرانک ربنا اور سوائے اسکے کے اور دوسرے کلمے فقط حمد و ثنا کے ہیں پس جو
کلمہ دعا کا ہے پڑھیگا دیا جاویگا وہ چیز کہ اس کلمے میں ہے اور جو کلمہ کہ حمد و ثنا کا پڑھیگا دیا جاویگا ثواب اسکا جیسا کہ قرآن کے حرفوں
کا ہے ٭ وعن ابی مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الآیتان من آخر سورة البقرة من قرأ بهما
فی لیلة کفتاه متفق علیه اور روایت ہے ابی مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آیتیں آخر سورہ بقرہ کی
یعنی آمن الرسول سے آخر تک جو شخص پڑھے انکو رات میں کفایت کرتی ہیں اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کفایت کرتی ہیں یعنی
دفع کرتی ہیں اس سے شرارت جن و انس کی گویا کفایت کرتی ہیں قیام لیل سے ٭ وعن ابی الدرداء قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حفظ عشر آیات من اول سورة الکهف عصم من الدجال رواه مسلم
اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ یاد کرے دس آیتیں اول سورہ کہف کی بچایا
جاویگا شر دجال کے سے نقل کی یہ مسلم نے ف دجال سے یا وہ دجال مراد ہے کہ آخر زمانہ میں پیدا ہوگا یا دجال سے مراد ہر جھوٹا
فریبی ہے اور ترمذی کی روایت آگے آتی ہے اسمیں یوں ہے کہ جنے پڑھیں تین آیتیں اول کہف کی بچایا جاویگا فتنہ دجال کے سے
کہا بعضوں نے کہ وجہ صحیح کی آیتیں یہ ہیں کہ جو کوئی یاد کرے وہ آیتیں تو بچایا جاویگا شر سے اسکے مگر بچیگا اس سے اور جو کوئی

پڑھیگا تین آیتیں تو بچایا جاویگا فتنہ سے اگرچہ ملیگا اوسکو دجال یعنی فتنہ ملاقات کا اشد ہوگا بہ نسبت فتنہ عدم ملاقات کے پس انہی آیتوں کے یاد کرنے سے فتنہ ملاقات سے بچیگا اور تین آیتوں کے پڑھنے سے اس فتنہ سے بچیگا کہ بغیر اسکے ملنے کے لوگ اسمیں گرفتار ہونگے واللہ اعلم ۱۲ م وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَأَ فِيْ لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالُوْا وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ يَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اور روایت ہے ابی درداؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عاجز ہوا ایک تمہارا یہ کہ پڑھے ایک رات میں تہائی قرآن عرض کیا صحابہؓ نے اور کیسے پڑھے تہائی قرآن فرمایا قل ہو اللہ احد برابر ہے تہائی قرآن کے نقل کی یہ مسلم نے اور نقل کی بخاری نے ابی سعید سے ف قل ہو اللہ برابر تہائی قرآن کے اسلیے ہے کہ قرآن میں تین مقصود ہیں قصص اور احکام اور توحید اسمیں توحید خوب مذکور ہے اور بعضوں نے کہا کہ ثواب اسکا مضاعف ہوتا ہے بقدر اصل ثواب تہائی قرآن کے پس بموجب تقریر اول کے نہیں لازم آتا کہ تین بار پڑھنے سے ثواب ایک قرآن کا ہو اور بموجب تقریر دوسری کے تین بار پڑھنے سے اصل ثواب ایک قرآن کا حاصل ہو جاتا ہے ۱۲ م وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ لِاَصْحَابِهٖ فِيْ صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوْهُ لِاَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ لِاَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَأَ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک شخص کو امیر کرکر ایک لشکر پر اور تھا وہ امامت کرتا اپنے رفیقوں کی نماز میں اور ختم کرتا اپنی قراءت قل ہو اللہ احد پر پس جب پھرے لوگ ذکر کیا یہ حضرت سے پس فرمایا پوچھو اس سے کس واسطے کرتا ہے پس پوچھا اس سے کہا ایسے کرتا ہوں میں یہ اسلیے کہ تحقیق اسمیں ہے صفت رحمان کی اور میں دوست رکھتا ہوں یہ کہ پڑھوں اسکو یعنی ہمیشہ واسطے ہونے صفت رحمان کے اسمیں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دو اسکو کہ اللہ دوست رکھتا ہے اسکو یعنی بسبب دوست رکھنے اسکے کے اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ختم کرتا ساتھ قل ہو اللہ کے یعنی پڑھتا آخر رکعت ہر نماز کے میں بعد سورہ فاتحہ کے نقل ہوا ہے اسطرح اور کہا ابن حجر نے کہ پڑھتا بعد فاتحہ کے یا بعد فاتحہ اور سورۃ کے ہر رکعت میں نقل ہوا ہے اور یہی اصل ہے جیسے کہتے ہیں اور ظاہر یہ ہے کہ نماز بلا کراہت ہوتی ہے بالاتفاق ۱۲ م وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ اِنَّ حُبَّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ مَعْنَاهُ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تحقیق ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق میں دوست رکھتا ہوں اس سورۃ کو یعنی قل ہو اللہ احد فرمایا حضرت نے کہ تحقیق دوستی تیری اس سورۃ سے داخل کریگی تجھکو بہشت میں نقل کی یہ ترمذی نے اور روایت کی بخاری نے معنی اسکے وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ تَرَ اٰيَاتٍ اُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عقبہ بن عامرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہیں دیکھا تو نے کہ عجب آیتیں ہیں اوتاری گئیں آج کی رات نہیں دیکھی گئیں مانند انکی کبھی یعنی سورہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس یہ نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَأَ فِيْهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَأُ بِهِمَا

عَلٰی رَأْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔ اور روایت ہے عائشہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت کہ جگہ پکڑتے بچھونے پر اپنے ہر شب ملاتے دونوں ہاتھ اپنے پھر دم کرتے دونوں ہاتھوں میں اور پڑھتے ان میں قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پھر پھیرتے دونوں ہاتھوں کو بدن اپنے پر جہاں تک ہو سکتا شروع کرتے پھیرنا ہاتھوں کا اپنے سر پر اور اپنے منہ پر اور اگلے جانب بدن اپنے کے پر لیتے بعد اسکے ہاتھ اور جگہ پھیرتے کرتے یہ یعنی پڑھنا اور دم کرنا اور پھیرنا ہاتھ کا تین بار نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دم پہلے ہاتھوں پر کرتے تھے اور پڑھتے تھے بعد اسکے پس بعضوں نے تو کہا ہے وہ اس لیے کرتے تھے کہ تا مخالفت ہووے ساحروں کی کہ وہ پہلے پڑھتے ہیں اور دم پیچھے کرتے ہیں اور بعضوں نے کہا معنی ہیں کہ ارادہ دم کرنیکا کرتے پھر پڑھتے اور پھر دم کرتے وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَمَّا اُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَابِ الْمِعْرَاجِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابن مسعود کی لما اسری برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب معراج میں انشاء اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ تَحْتَ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَلْقُرْاٰنُ يُحَاجُّ الْعِبَادَ لَهٗ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ وَالْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ تُنَادِيْ اَلَا مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہے عبدالرحمن بن عوف سے انہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تین چیزیں ہونگی نیچے عرش کے دن قیامت کے ایک تو قرآن جھگڑیگا بندوں سے اور واسطے قرآن کے ظاہر بھی ہے اور باطن بھی ہے دوسرے نیچے عرش کے امانت اور تیسرے ناتا پکارے گا ناتا یا ہر ایک ناتا اور امانت خبردار ہو جسنے ملایا مجھکو یعنی رعایت کی میرے حق کی ملاویگا اسکو اللہ یعنی ساتھ رحمت اپنی کے اور جسنے توڑا مجھکو یعنی رعایت میرے حق کی نہ کی توڑیگا اسکو اللہ یعنی متوجہ نہیں ہونے کا اسپر نقل کی یہ شرح السنہ میں **ف** نیچے عرش کے یہ کنایہ ہے اس سے کہ کمال قرب اور اعتبار ہوگا انکو درگاہ عزت میں کہ ضائع نہیں کریگا حق سبحانہ انکے حق کو اور ثواب ان تینوں کے اور محافظت کرینگے انکی جیسا کہ حال بادشاہوں کے مقربوں کا ہوتا ہے اور جھگڑے گا بندوں سے یعنی جنہوں نے اسکی تعظیم نہ کی اور عمل نہ کیا اسپر انسے جھگڑے گا اور جنہوں نے تعظیم اسکی کی ہوگی اور عمل کیا ہوگا اسپر انکی طرف سے جھگڑیگا یعنی جناب الہی میں شفاعت انکی کریگا اور ظاہر ہے یعنی معنی ظاہر ہیں کہ اکثر لوگ سمجھتے ہیں اور محتاج تامل کی نہیں اور باطن ہے یعنی پوشیدہ معنی ہیں کہ محتاج ہیں تامل اور فکر و تفسیر کے کہ نہیں سمجھتے انکو مگر خواص مقربین علماء عاملین سے اور اشارہ ہے اسپر کہ ہر کوئی بقدر سمجھ اپنی کے ساتھ قرآن کے مواخذہ کیا جاویگا اگر عمل نہ کریگا اسپر اور امانت سے مراد ہے حق اللہ تعالی کے اور بندوں کے کہ لازم ہوا انکا ادا کرنا وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَؤُهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جاویگا واسطے صاحب قرآن کے پڑھ اور چڑھ یعنی بہشت کے درجوں پر اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا دنیا میں پس تحقیق مرتبہ تیرا نزدیک آخر آیت کے ہے کہ پڑھیگا تو اسکو نقل کی یہ احمد و ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے **ف** صاحب قرآن وہ ہے کہ ہمیشہ تلاوت کرتا رہے قرآن کی اور عمل کرتا رہے اسپر نہ وہ کہ پڑھے قرآن اور قرآن لعنت کرے اسپر یعنی جو عمل نہیں کرتا اسکا یہ حال ہوتا ہے ایک روایت میں آیا ہے کہ جو کوئی عمل کرے قرآن پر پس گویا کہ پڑھتا ہے اسکو ہمیشہ اگرچہ نہ پڑھتا اسکو اور جسنے عمل نہ کیا قرآن پر پس گویا کہ نہ پڑھا اسکو اگرچہ پڑھتا ہو اسکو ہمیشہ اور پڑھ اور چڑھ یعنی پڑھتا جا اور چڑھتا جا جنت

بقدر آیتوں کے کہ پڑھتا تھا اور آیا ہے ایک روایت میں کہ درجات جنت کے بقدر آیات قرآن کے ہیں پس اگر تمام قرآن پڑھے گا او درجے
درجہ جنت کے پرلے لائق حال اسکے کے ہوگا پہنچے گا اور اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ جو حافظ ترتیل سے پڑھنے میں اُنکا مرتبہ ہوگا جنت میں
اور بعضے قرآن کی بسبب تنگی اوقیوں کے کہ اس دنیا میں قرأۃ اور گنتی اُنکی مروج ہے چھ ہزار اور دو سو چھتیس ہیں اور سوائے
اسکے اور بھی قول بہت سے آئے ہیں اسمیں جو چاہے قرأۃ کی کتابوں میں سے دیکھے ہے ۶ بحر العلوم وعن ابن عباس قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الذي ليس في جوفه شيء من القرآن كالبيت الخرب رواه الترمذي
والدارمي وقال الترمذي هذا حديث صحيح اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ تحقیق وہ شخص کہ نہیں اسکے دل میں کچھ قرآن سے مانند گھر ویران کے ہے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث
صحیح ہے ف اسلیے کہ جو کوئی کچھ بھی قرآن نہ جانتا ہو اور نہ ایمان رکھتا ہو پس اگر جانتا ہو اور ایمان نہ رکھتا ہو پس وہ مانند گھر ویران
کے ہے اور جسکو قرآن آتا ہو اور ایمان بھی رکھتا ہو اسپر اسکا باطن آباد ہے نور ایمان سے تھوڑا جانتا ہوگا تھوڑا آباد ہوگا بہت جانتا ہوگا
بہت آباد ہوگا ۴ ح وعن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الرب تبارك وتعالى من
شغله القرآن عن ذكري ومسألتي اعطيته افضل ما اعطي السائلين وفضل كلام الله على سائر الكلام كفضل الله
على خلقه رواه الترمذي والدارمي والبيهقي في شعب الايمان وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب اور روایت ہے
ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے پروردگار بابرکت اور بلند جسکو باز رکھے قرآن یاد میری سے اور مانگنے
میری سے دیتا ہوں میں اسکو بہتر اس چیز سے کہ دیتا ہوں مانگنے والوں کو اور بزرگی کلام الہی کی اوپر تمام کلاموں کے مانند
بزرگی اللہ کے ہے تمام مخلوقات اسکی پر یعنی اور ایسی ہی فضیلت مشغول ہونے والے کی اسمیں اور غیر اسکی کے نقل کی یہ ترمذی اور
دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے ف جسکو باز رکھے قرآن یعنی جو کوئی مشغول رہے
یاد کرنے قرآن کے میں اور جاننے اور سمجھنے معانی اسکے میں اور عمل کرنے میں اس چیز پر کہ اسمیں ہے اور باز رہے اور ذکر و دعا میری کی
کہ سوائے کلام اللہ کے ہیں تو دیتا ہوں اسکو زیادہ مانگنے والوں سے اور ظاہر یہ تھا کہ کہا جاتا کہ دیتا ہوں اسکو زیادہ مانگنے والوں اور ذکر
کرنے والوں سے لیکن یوں نہ کہا اور اکتفا کیا ساتھ ذکر کرنے مانگنے والوں کے اسلیے کہ ذکر بھی حقیقت میں دعا ہے کیونکہ ذکر اور ثنا کریم سے
مقصود یہ ہوتا ہے کہ کچھ مجکو دے اور جملہ فضل کلام اللہ الخ احتمال رکھتا ہے کہ تتمہ ہو قول اللہ تعالی کا اور احتمال یہ بھی ہے کہ کلام نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کا ہو ظاہر تر یہی ہے ۴ ح وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ حرفا من
كتاب الله فله به حسنة والحسنة بعشر امثالها لا اقول الم حرف الف حرف ولام حرف وميم حرف رواه الترمذي والدارمي
وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح غريب اسناداً اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ پڑھے ایک حرف کتاب اللہ یعنی قرآن میں سے پس واسطے اسکے عوض ہر حرف کے نیکی اور نیکی برابر دس نیکی کے یعنی ہر حرف پر
دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں نہیں کہتا میں کہ سارا الم ایک حرف ہے الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف یعنی الم کے تئیں
تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے باعتبار سند کے
وعن الحارث الاعور قال مررت في المسجد فاذا الناس يخوضون في الاحاديث فدخلت على علي فاخبرته

فَقَالَ أَوَقَدْ فَعَلُوْهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَلَا إِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ قُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ هُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدٰى فِيْ غَيْرِهِ أَضَلَّهُ اللّٰهُ وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ هُوَ الَّذِيْ لَا تَزِيْغُ بِهِ الْأَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْأَلْسِنَةُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا تَنْقَضِيْ عَجَائِبُهُ هُوَ الَّذِيْ لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ إِذْ سَمِعَتْهُ حَتّٰى قَالُوْا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَهْدِيْ إِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهِ مَنْ قَالَ بِهِ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهِ أُجِرَ وَمَنْ حَكَمَ بِهِ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا إِلَيْهِ هُدِيَ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ إِسْنَادُهُ مَجْهُوْلٌ وَفِي الْحَارِثِ مَقَالٌ

اور بیت حارث اعور میں کلام ہے کہا حارث نے گذرا میں مسجد میں یعنی مسجد کوفہ میں لوگوں پر کہ بیٹھے تھے پس ناگہاں لگے تھے وہ غوطہ کھانے باتوں بیہودہ کے یعنی قصوں وغیرہ میں اور چھوڑ دی تھی تلاوت قرآن وغیرہ پس گیا میں حضرت علی کے پاس پس خبر دی میں نے انکو پس فرمایا حضرت علی نے کیا تحقیق کی انہوں نے یہ بات یعنی چھوڑ دیا انہوں نے قرآن اور مشغول ہوئے بیہودہ باتوں میں کہا میں نے کہ ہاں فرمایا حضرت علی نے خبردار ہو تحقیق سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے خبردار ہو تحقیق ہوگا فتنہ یعنی اختلافات واقع ہوگا لوگوں میں اور بُرے مذاہب نکلیں گے کہا میں نے کس طرح خلاصی ہوگی اس سے یا رسول اللہ فرمایا کتاب اللہ یعنی طور خلاصی کا اس سے عمل کرنا ہے کتاب اللہ پر اس میں خبر ہے ملتوں تمہارے کی یعنی اگلے امتوں کی خبریں اور خبر ہے ان چیزوں کی کہ پیچھے تمہارے ہیں یعنی علامات قیامت کی اور احوال قیامت کے اور اس میں حکم ہے ان چیزوں کا کہ واقع ہوں درمیان تمہارے یعنی کفر اور ایمان اور طاعت و گناہ اور حلال و حرام اور تمام شرائع اسلام کے اور معاملات آپس کے وہ فرق کرنے والا ہے درمیان حق و باطل کے نہیں بیہودہ جس نے تکبر سے چھوڑا قرآن کو ہلاک کریگا اسکو اللہ اور جس نے ڈھونڈھی ہدایت اسکے غیر میں یعنی کتابوں میں اور علموں میں نہیں نکلے گئے قرآن سے اور نہ موافق ہیں ساتھ اسکے گمراہ کریگا اسکو اللہ اور وہ رسی اللہ کی ہے مضبوط یعنی وسیلہ قوی ہے معرفت اور قرب الٰہی کا اور وہ ذکر ہے باحکمت اور وہ راہ ہے سیدھی اور وہ ایسا ہے کہ نہیں کج ہوتیں بسبب اتباع اسکے خواہشیں حق طرف باطل کے اور نہیں ملتیں ساتھ اسکے زبانیں اور نہیں سیر ہوتے اس سے علما اور نہیں پرانا ہوتا بسبب کثرت تلاوت کے اور نہیں تمام ہوتے عجائب اسکے اور وہ ایسا ہے کہ نہ توقف کیا جنوں نے اسوقت کہ سنا اسکو یہانتک کہ کہا تحقیق ہم نے سنا قرآن عجب راہ بتاتا ہے طرف ہدایت کے پس ایمان لائے ہم ساتھ اسکے جس نے کہا موافق اسکے اسنے سچ کہا اور جس نے عمل کیا ساتھ اسکے ثواب پایا اور جس نے حکم کیا ساتھ اسکے یعنی درمیان لوگوں کے انصاف کیا اور جس نے بلایا خلق کو طرف اسکے یعنی طرف ایمان لانے اور عمل کرنے کے اسپر راہ دکھایا گیا طرف سیدھی راہ کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث سند اسکی مجہول ہے اور حارث میں گفتگو ہے یعنی وہ جھوٹا ہے **ف** جس متکبر نے چھوڑا قرآن کو یعنی ایمان نہ لایا اسپر اور نہ عمل کیا اسپر اور [illegible] کریگا اسکو یا توڑ دیگا گردن اسکی اصل میں قصم کے معنی ہیں توڑنے [illegible] ابھی کیسے [illegible] اسکے کہ عمل کرے قرآن پر [illegible] ایک آیت پر یا ایک کلمہ پر [illegible]

پڑھنا قرآن کا بسبب عجز کے یا کسل وغفلت کے باوجود اعتقاد فضیلت اسکی کے پس نہیں گناہ واسطے اسکے لیکن وہ محروم ہے ثواب سے اور نہیں بچے
ہوتے ہیں بسبب اتباع اسکی کے خواہشیں نفس یعنی جو کوئی اتباع کرے اسکا محفوظ رہتا ہے گمراہی سے اور اگر کوئی کہے کہ اہل بدعت یعنی روافض
وخوارج وغیرہ بھی تو دلیل پکڑتے ہیں کلام اللہ سے وہ کہاں محفوظ ہیں بلکہ گمراہ ہیں جواب یہ کہ سبب انکی گمراہی کا یہ ہے کہ وہ کامل دلیل
نہیں پکڑتے ہیں اسلیے کہ چھوڑ دیں انہوں نے حدیثیں حضرت کی کہ جن سے مقصد کلام اللہ کا معلوم ہوتا ہے اور نہ تقلید کی انہوں نے
اہل کی جو کامل تھے کلام اللہ کے سمجھنے میں یعنی صحابہ وغیرہم پس نہ سمجھا انہوں نے قرآن کو حق سمجھنے کا اسلیے کہا ہے جنید نے کہ جو کوئی نہ یاد
کرے قرآن اور نہ سیکھے حدیث نہ پیروی کی جاوے اسکی اور جو کوئی داخل ہوا طریقہ ہمارے میں بغیر علم کے اور ہمیشہ قناعت کی اپنے جہل پر
تو وہ مسخرہ ہو شیطان کا اسلیے کہ عالم ہو اسمیں جو ساتھ کتاب وسنت کے واللہ اعلم اور کہا طیبی نے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ نہیں قادر ہوتے
اہل ہوا یعنی مبتدع اوپر تبدیل وتغیر و کجی کرنے اسکی کے اس صورت میں یہ تفسیر کے لیے ہے اور نہیں ملتیں ساتھ اسکے زبانیں یعنی اور
عبارت اسکے مانند نہیں ہوسکتی بسبب نہایت فصاحت اسکی کے یا مراد یہ ہے کہ قرآن دشوار نہیں ہوتا مومنوں کی زبانوں پر اگرچہ عجمی ہوں
بسبب خوش ہونے دلوں کے اوپر تلاوت اسکی کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ اور نہیں سیر ہوتے اس سے علما
یعنی نہیں احاطہ کرسکتے کنہ اسکے کو علما [illegible] کہ حصر نہیں طلب اسکی ہے مانند سیر ہونے اس شخص کے کہ سیر ہوتا ہے کھانے سے بلکہ جب مطلع
ہوتے ہیں ایک چیز پر حقائق اسکے سے مشتاق ہوتے ہیں اور چیز کے زیادہ اول سے اور نہیں پرانا ہوتا یعنی نہیں جاتی لذت قرأت اسکی
کی اور سننے اسکے کا اور تازگی اسکے کی بار بار پڑھنے سے بلکہ جب پڑھتا ہے بندہ یا سنتا ہے اسکو زیادہ پاتا ہے حلاوت بہ نسبت پہلی بار کے اگرچہ
نہ سمجھے معنی اسکے ع وَعَنْ مُعَاذِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ
أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْءُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهٰذَا
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے معاذ جہنی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے قرآن اور عمل کرے
ساتھ اس چیز کے کہ اسمیں ہے پہنائے جاوینگے ماں باپ اسکے تاج دن قیامت کے کہ روشنی اسکی بہت اچھی ہوگی روشنی آفتاب کی سے
بیچ گھروں دنیا کے اگر ہو آفتاب اندر گھروں تمہارے کے پس کیا گمان ہے تمہارا ساتھ اس شخص کے کہ عمل کیا ساتھ قرآن کے نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے
ف پڑھے قرآن یعنی خوب حفظ کرے اسکو اور کہا ابن حجر نے کہ یاد کرے اسکو اور اگر ہو آفتاب یعنی بالفرض والتقدیر بیچ تمہارے گھروں بیچ دنیا
بالتقدیر یعنی یہ کہ آفتاب باوجود اس روشنی کے اگر اندر گھروں کے ہو تو روشنی اسکی زیادہ معلوم ہوگی بہ نسبت اسکے کہ باہر ہو یہ
اور لغیر علیہ کا مطلب یہ ہے کہ جب اسکے ماں باپ کی یہ قدر ہوگی اسکے سبب سے تو اسکا کیا کچھ مرتبہ ہوگا ع وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ جُعِلَ الْقُرْآنُ فِي إِهَابٍ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ مَا احْتَرَقَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ
اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اگر کیا جاوے قرآن بیچ چمڑے کے پھر ڈالا جاوے
آگ میں نہ جلے نقل کی یہ دارمی نے ف بعضوں نے کہا کہ یہ معجزہ قرآن کا حضرت کے زمانے میں تھا جیسے معجزے اور انبیا
کے زمانے میں ہوتے تھے اور بعضوں نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ جو کوئی قرآن پڑھے اور عمل کرے اسپر تو دوزخ کی آگ میں نہیں جاوے یعنی مراد
چمڑے سے پوست بدن آدمی کا ہے ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَهُ
فَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَحَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّاوِي
لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ اور روایت ہے حضرت علی سے کہا جس شخص نے کہ پڑھا قرآن پھر یاد کیا اسکو اور حلال جانا حلال
اسکے کو اور حرام جانا حرام اسکے کو داخل کریگا اسکو اللہ بہشت میں ابتدا اول بار میں اور قبول کریگا اسکی شفاعت بیچ حق دس شخصوں کے
گھر والوں اسکے سے کہ سب ایسے ہی ہونگے کہ واجب ہوگی واسطے انکے آگ یعنی فاسق اور لائق دوزخ کے ہونگے نقل کی یہ احمد اور ترمذی
اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے اور حفص بن سلیمان راوی نہیں قوی ضعیف کیا جاتا ہے حدیث میں
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَرَأَ أُمَّ الْقُرْآنِ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي
الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا وَإِنَّهَا سَبْعٌ مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُعْطِيتُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مِنْ قَوْلِهِ
مَا أُنْزِلَتْ وَلَمْ يَذْكُرْ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب کو کس طرح سے پڑھتے ہو تم یعنی کیا پڑھتے ہو نماز میں پس پڑھی سورہ فاتحہ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے نہیں اتاری گئی توریت میں نہ انجیل میں اور نہ زبور میں اور نہ قرآن میں
کوئی سورۃ مانند اسکے اور تحقیق سورہ فاتحہ سات آیتیں ہیں مکرر پڑھی جاتی ہیں اور قرآن عظیم ہے کہ دیا گیا ہوں میں نقل کی یہ ترمذی نے
اور نقل کی دارمی نے قول ما انزلت سے اور نہیں ذکر کیا ابی بن کعب کا اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ف تحقیق سبع مثانی اور
قرآن عظیم کے معنوں کی پہلی فصل میں ہو چکی ہے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ
فَاقْرَءُوهُ فَإِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَرَأَهُ وَقَامَ بِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا تَفُوحُ رِيحُهُ كُلَّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَرَقَدَ
وَهُوَ فِي جَوْفِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ أُوكِئَ عَلَى مِسْكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھو قرآن پھر پڑھو اسکو پس تحقیق حال قرآن کا واسطے اس شخص کے کہ سیکھتا ہے پھر پڑھتا ہے
اور ہمیشہ پڑھتا ہے یا عمل کرتا ہے اس پر یا مداومت کرتا ہے قیام کرتا ہے ساتھ اسکے مانند حال تھیلی بھری ہوئی کے مشک سے ہے کہ پہنچتی ہے بو اسکی
تمام مکان میں اور حال اس شخص کا کہ سیکھا اسکو اور سو رہا اور غافل ہوا قرأت اور قیام سے یا عمل نہ کیا اور کلام اللہ اسکے دل میں ہے
مانند حال تھیلی کے ہے کہ باندھی گئی مشک پر نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف سیکھو قرآن یعنی اندر معانی اسکے
کہا ابو محمد جوینی نے کہ سیکھنا اور سکھانا قرآن کا فرض کفایہ ہے اور فرض عین ہے سیکھنا بعض قرآن کا یعنی جس قدر کہ پڑھنا فرض ہے
نماز میں اور کہا نووی نے کہ مشغول ہونا یاد کرنے قرآن میں کہ زیادہ ہو فاتحہ سے افضل ہے نماز نفل سے اسلیے کہ وہ فرض کفایہ ہے
اور فتوی دیا ہے بعض متاخرین نے اسپر کہ مشغول ہونا ساتھ فقہ قرآن کے افضل ہے مشغول ہونے سے اور علوموں میں کیونکہ فقہ تو چیز
زائد ہے بعض فرض عین علم سے افضل نہیں ہے یاد کرنا قرآن کا اور مانند حال تھیلی بھری ہوئی کے الخ یعنی سینہ قاری کا مانند
تھیلی کے ہے اور قرآن اسمیں مانند مشک کے پس جب وہ پڑھتا ہے پہنچتی ہے برکت اسکی گھر اسکے میں اور سننے والوں کو اور اخیر جملہ کا یہ
مطلب ہے کہ جس نے سیکھا قرآن اور نہ پڑھا نہ پہنچی برکت اسکی نہ اسکو اور نہ اوروں کو پس ہوا مانند مشک کی تھیلی کے کہ سر اسکا بندھا ہو
نہیں پہنچتی خوشبو کسی کو وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الْمُؤْمِنَ إِلٰى إِلَيْهِ الْمَصِيرُ

وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَرَأَهُمَا حِيْنَ يُمْسِيْ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُصْبِحَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے حم کہ اسکو سورۂ مومن کہتے ہیں الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی وقت صبح کے محفوظ رہتا ہے بسبب برکت انکی کے شر سب آفات و بلیات ظاہر و باطن کے سے شام تک اور جو پڑھے انکو وقت شام کے محفوظ رہتا ہے بسبب برکت انکی کے صبح تک نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے ف الیہ المصیر تک آیتیں مذکور یہ ہیں حم تنزیل الکتاب من اللہ العزیز العلیم غافر الذنب وقابل التوب شدید العقاب ذی الطول لا الٰہ الا ھو الیہ المصیر وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفَيْ عَامٍ أَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا تُقْرَآنِ فِيْ دَارٍ ثَلٰثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا الشَّيْطَانُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے نعمان بن بشیرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے لکھی کتاب یعنی حکم کیا فرشتوں کو ساتھ لکھنے قرآن کے لوح محفوظ میں پہلے پیدا کرنے آسمان و زمین کے دو ہزار برس اتاریں اس کتاب میں سے دو آیتیں کہ ختم کیا ساتھ انکے سورہ بقرہ کو یعنی آمن الرسول سے آخر تک اور جس مکان میں پڑھی جاویں یہ آیتیں تین رات تک نہیں نزدیک آتا اسکے شیطان نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ ثَلٰثَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے تین آیتیں اول سورہ کہف کے بچایا جاویگا فتنہ دجال کے سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے ف پہلی فصل میں ایک حدیث ابو درداء سے گذری کہ جو کوئی یاد کرے دس آیتیں اول سورہ کہف کی بچایا جاویگا دجال سے پس ایک وجہ جمع کی تو وہاں بیان کی گئی ہے اور دوسری وجہ جمع کی یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اول دس آیتوں کے یاد کرنے کی یہ خاصیت مترتب ہوئی ہو بعد ازاں از راہ وسعت فضل کے تین آیتوں کے پڑھنے کی یہ خاصیت ٹھہرے واللہ اعلم ح وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يٰسٓ وَمَنْ قَرَأَ يٰسٓ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے ہر چیز کے دل ہے اور دل قرآن کا یٰس ہے اور جو شخص کہ پڑھتا ہے یٰس لکھتا ہے اللہ واسطے اسکے بسبب پڑھنے اسکے کے ثواب پڑھنے قرآن کا دس بار نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف دل قرآن کا یعنی خلاصہ اسکا یٰس ہے اسلیے کہ احوال قیامت کے اور اور مقاصد عمدہ قرآن کے اسمیں مذکور ہیں ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَرَأَ طٰهٰ وَيٰسٓ قَبْلَ أَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلٰئِكَةُ الْقُرْآنَ قَالَتْ طُوْبٰى لِأُمَّةٍ يَنْزِلُ هٰذَا عَلَيْهَا وَطُوْبٰى لِأَجْوَافٍ تَحْمِلُ هٰذَا وَطُوْبٰى لِأَلْسِنَةٍ تَتَكَلَّمُ بِهٰذَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے پڑھی سورہ طٰہٰ اور یٰس پہلے پیدا کرنے آسمان و زمین کے ہزار برس پس جب سنا فرشتوں نے قرآن یعنی یہ دونوں کو کہا خوشحالی ہے واسطے اس امت کے کہ اتارا جاویگا یہ قرآن یعنی یہ دونوں سورتیں اس پر اور خوشحالی ہے واسطے ان دلوں کے کہ اٹھاویں گے یہ ۹۰

لیے یاد کرینگے اور محافظت کرینگے اسکی اور خوشحالی ہو واسطے ان زبانوں کے کہ پڑھینگے یہ قرآن نقل کی یہ دارمی نے ف پڑھین یعنے
ظاہر کرین یہ سورتین اور بیان کیا ثواب تلاوت انکی کا یا بھیجا انکو اپنے فرشتوں کے تئیں اور الہام کیے کلموں انکے اور کہا ابن حجر نے کہ حکم کیا
اپنے فرشتوں کو ساتھ پڑھنے انکے کے باقی فرشتوں پر تا وہ جانیں بزرگی انکی اور جبکہ سنا فرشتوں نے قرآن مراد قرآن سے قرآۃ ہے یعنی سنا پڑھنا
ان سورتوں کا یا قرآن سے بھی علما اپنے مراد رکھیں کہ قرآن تمام جز و کل دونوں کا ہے ۱۲ ح وعنه قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من قرأ حم الدخان في ليلة أصبح يستغفر له سبعون ألف ملك رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب
وعمر بن أبي خثعم الراوي يضعف وقال محمد يعني البخاري هو منكر الحديث اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے حم الدخان رات میں صبح کرتا ہے اس حال میں کہ بخشش مانگتے ہیں اسکے لیے ستر ہزار فرشتے نقل کی
یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور عمر بن ابی خثعم راوی اس حدیث کا ضعیف کیا جاتا ہے اور کہا محمد یعنی بخاری نے کہ وہ منکر ہے حدیث کا
وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ حم الدخان في ليلة الجمعة غفر له رواه الترمذي
وقال هذا حديث غريب وهشام أبو المقدام الراوي يضعف اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ پڑھے حم الدخان رات جمعہ کی بخشش کیجاتی ہے واسطے اسکے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور ہشام ابو المقدام
راوی ضعیف ہے حدیث میں وعن العرباض بن سارية أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرأ المسبحات قبل أن يرقد
يقول إن فيهن آية خير من ألف آية رواه الترمذي وأبو داود ورواه الدارمي عن خالد بن معدان مرسلا
وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب اور روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے پڑھتے
مسبحات پہلے سونے سے فرماتے تحقیق ان میں ہے ایک آیت بہتر ہزار آیتوں سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے اور روایت کی دارمی نے
خالد بن معدان سے بطریق ارسال کے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ف مسبحات وہ سورتیں ہیں کہ جنکے سرے پر لفظ سبحان
یا سبح یا یسبح کا ہے وہ سات سورتیں ہیں سبحان الذی اسریٰ بعبدہ اور سورۂ حدید اور حشر اور صف اور جمعہ اور تغابن اور اعلیٰ اور ایک
آیت بہتر ہزار آیتوں سے بعضوں نے کہا وہ آیت لو انزلنا ھذا القرآن ہے اور بعضوں نے کہا کہ وہ آیت ہو الاول والآخر والظاہر والباطن
وہو بکل شیء علیم ہے اور طیبی نے کہا کہ وہ آیت پوشیدہ ہے مانند لیلۃ القدر کے اور ساعت جمعہ کی یہ قول صحیح تر ہے ۱۲ ح مولانا وعن
أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن سورة في القرآن ثلاثون آية شفعت لرجل حتى غفر له وهي
تبارك الذي بيده الملك رواه أحمد والترمذي وأبو داود والنسائي وابن ماجه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ایک سورۃ قرآن میں تیس آیت کی ہے کہ شفاعت کی اس نے واسطے ایک شخص کے یہاں تک کہ بخشی گئی
واسطے اسکے اور وہ سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف لفظ شفعت کے
معنی میں دو احتمال ہیں یا یہ کہ خبر دی یہ زمانہ ماضی کی کہ ایک شخص پڑھتا تھا تبارک الذی اور بڑی قدر کرتا تھا اسکی جب مرا تو شفاعت کی
اسنے اسکی یہاں تک کہ دور ہوا اس سے عذاب اور یا یہ کہ شفعت بمعنی مستقبل کے ہے یعنے شفاعت کریگی یہ سورۃ قبر میں اور قیامت میں اس
شخص کی کہ پڑھیگا اسکو ۱۲ ح وعن ابن عباس قال ضرب بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم خباءه على قبر وهو
لا يحسب أنه قبر فإذا فيه إنسان يقرأ سورة تبارك الذي بيده الملك حتى ختمها فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فأخبره

فقال النبي صلى الله عليه وسلم هي المانعة هي المنجية تنجيه من عذاب الله رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب
اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کھڑا کیا ایک نے صحابیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے میں سے خیمہ اپنا ایک قبر پر اور وہ نہ گمان کرتے تھے
کہ یہ قبر ہے پس ناگہاں اسمیں ایک آدمی پڑھتا ہے سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک یہاں تک کہ تمام کیا اسکو پھر آیا کھڑا کرنے والا خیمہ کا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس پس خبر دی حضرت کو پس فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۃ ملک منع کرنے والی ہے وہ نجات دینے والی ہے
نجات دیتی ہے پڑھنے والے کو اللہ کے عذاب سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف منجیہ کہا کرنے والے نے اسی کو
سورۃ ملک پڑھتے ہوئے نیند میں پایا گئے میں اور ظاہر تر یہ ہے کہ منع کرنے والی ہے یعنی بچانے والی ہے عذاب قبر سے گمان ہوتا ہے مجھ کو کہ جب میں
عذاب سے بچاتی ہے اپنے قاری کو اسی سے یہ بھی اسکو منجیہ کہتے ہیں ت وعن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان لا ينام
حتى يقرأ الم تنزيل وتبارك الذي بيده الملك رواه أحمد والترمذي والدارمي وقال الترمذي هذا حديث صحيح وكذا
في شرح السنة وفي المصابيح غريب اور روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ سوتے تھے یہاں تک کہ پڑھتے الم تنزیل سجدہ
اور تبارک الذی بیدہ الملک نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اسی طرح ہے کہا صاحب شرح سنہ نے
کہ یہ حدیث صحیح ہے اور مصابیح میں کہا کہ غریب ہے ف غریب ہونا منافی صحیح ہونے کی نہیں اسلیے کہ غریب کبھی ہوتی ہے صحیح بھی ع وعن
ابن عباس وأنس بن مالك قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا زلزلت تعدل نصف القرآن وقل هو الله
أحد تعدل ثلث القرآن وقل يا أيها الكافرون تعدل ربع القرآن رواه الترمذي اور روایت ہے ابن عباس سے اور
انس بن مالک سے کہا دونوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ اذا زلزلت برابر ہے آدھے قرآن کے اور قل ہو اللہ احد برابر ہے تہائی قرآن کے
اور قل یا ایہا الکافرون برابر ہے چوتھائی قرآن کے نقل کی یہ ترمذی نے ف قرآن بیان مبدا و معاد کا ہے اور اذا زلزلت میں بیان معاد کا خوب ہے
اسلیے برابر آدھے قرآن کے ہوئی اور وجہ ہونے قل ہو اللہ احد کی برابر تہائی قرآن کے پہلے معلوم ہو چکی اور قل یا ایہا برابر چوتھائی قرآن کے اسلیے ہے
کہ قرآن میں بیان توحید اور نبوت اور احکام اور قصص کا ہے اور اس سورۃ میں بیان توحید کا خوب ہے واللہ اعلم ح وعن معقل بن يسار
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قال حين يصبح ثلاث مرات أعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم فقرأ
ثلاث آيات من آخر سورة الحشر وكل الله به سبعين ألف ملك يصلون عليه حتى يمسي وإن مات في ذلك اليوم مات
شهيدا ومن قالها حين يمسي كان بتلك المنزلة رواه الترمذي والدارمي وقال الترمذي هذا حديث غريب اور روایت ہے معقل
بن یسار سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہے وقت صبح کے تین بار پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ اللہ کے سننے والا
جاننے والا ہے شیطان راندے ہوئے سے پھر پڑھے تین آیتیں آخر سورۃ حشر کی یعنی ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو سے آخر سورۃ تک مقرر کرتا ہے اللہ
ساتھ اسکے ستر ہزار فرشتے دعا کرتے ہیں اسکے لیے یعنی رحمت بھیجتے ہیں اور فرشتے بخشش مانگتے ہیں اسکے گناہوں کی شام تک اور اگر
مرے اس دن میں مرتا ہے شہید اور جو شخص پڑھے اس اعوذ اور آیتوں کو وقت شام کے ہوتا ہے ساتھ اسی مرتبہ کے یعنی جو کہ مذکور ہوا نقل کی یہ ترمذی
اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ع وعن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قرأ كل يوم
مائتي مرة قل هو الله أحد محي عنه ذنوب خمسين سنة إلا أن يكون عليه دين رواه الترمذي والدارمي وفي
روايته خمسين مرة ولم يذكر إلا أن يكون عليه دين اور روایت ہے انس سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا

جو شخص کہ پڑھے ہر روز دو سو بار قل ہو اللہ احد دور کیے جاتے ہیں اس سے یعنی اسکے اعمالنامہ میں سے گناہ پچاس برس کے مگر یہ کہ ہوا اس پر دین
نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور ایک روایت میں پچاس برس یعنی بعد دو سو بار کے اور نہیں ذکر کیا ان دونوں نے الا ان یکون علیہ دین ف مگر یہ کہ ہوا اس پر دین
اس استثناء کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ گناہ دین میں معاف نہ کیا جائیگا اور دوسرے یہ کہ بقدر دین کے اور گناہ معاف نہ ہونگے
اس سورۃ کی تاثیر نہیں کرنے کی اور ظاہر اول ہی معنی ہیں واللہ اعلم اور مراد دین سے حقوق بندوں کے ہیں ۔ **وعنہ** عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال من اراد ان ینام علی فراشہ فنام علی یمینہ ثم قرأ مائۃ مرۃ قل ہو اللہ احد اذا کان یوم القیامۃ
یقول لہ الرب یا عبدی ادخل علی یمینک الجنۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہے
انس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ ارادہ کرے سونے کا اپنے بچھونے پر پھر لیٹے اپنی داہنی کروٹ پر پھر پڑھے سو بار
قل ہو اللہ احد جس وقت ہوگا دن قیامت کا فرماویگا اسکو پروردگار اسکا اے بندے میرے داخل ہو اپنے داہنے طرف بہشت میں نقل کی یہ
ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جو اطاعت کی کہ داہنی کروٹ سے لیٹا اور اسمیں پڑھی
کہ اسمیں صفات ہیں اللہ تعالیٰ کے اسکے بدلے میں یہ ملیگا اور اسمیں اشارہ ہے اس بات کا کہ باغ بہشت کے اور محل انکے داہنی طرف
ہونگے فضا ہی جان کے داہنی طرف کے باغوں میں جا رہے ہیں ۔ **وعن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یقرأ
قل ہو اللہ احد فقال وجبت قلت وما وجبت قال الجنۃ رواہ مالک والترمذی والنسائی اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ پڑھتا تھا قل ہو اللہ احد فرمایا واجب ہوئی میں نے کہا کیا واجب ہوئی فرمایا بہشت نقل کی یہ مالک
اور ترمذی اور نسائی نے **ف** یہ واجب ہونا بہشت کا بسبب وعدہ اور فضل اللہ تعالیٰ کے ہے نہ اور کچھ ۔ **وعن** فروۃ بن نوفل عن ابیہ
انہ قال یا رسول اللہ علمنی شیئا اقولہ اذا اویت الی فراشی فقال اقرأ قل یا ایہا الکافرون فانہا براءۃ من الشرک
رواہ الترمذی وابو داود والدارمی اور روایت ہے فروہ بن نوفل سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا یا رسول اللہ سکھلاؤ مجھکو کچھ
کہ کہوں میں اسکو جس وقت جاؤں میں طرف بچھونے اپنے کے فرمایا پڑھ قل یا ایہا الکافرون اسلیے کہ تحقیق وہ بیزاری ہے شرک سے یعنی جب اسکو
پڑھکر سوئیگا تو پاک ہو کر سوئیگا شرک سے اور مریگا تو توحید پر مریگا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی نے ۔ **وعن** عقبۃ بن
عامر قال بینا انا اسیر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الجحفۃ والابواء اذ غشیتنا ریح وظلمۃ شدیدۃ
فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ باعوذ برب الفلق واعوذ برب الناس ویقول یا عقبۃ تعوذ
بہما فما تعوذ متعوذ بمثلہما رواہ ابو داود اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا اس وقت کہ ہم چلے جاتے تھے ساتھ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان جحفہ اور ابوا کے کہ ناگاہ ڈھانکا ہمکو باد نے اور اندھیرے سخت نے پس شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ پناہ پکڑتے تھے ساتھ اعوذ برب الفلق اور اعوذ برب الناس کے اور فرماتے اے عقبہ پناہ پکڑ ساتھ ان دونوں سورتوں کے پس نہیں
پناہ پکڑی کسی پناہ پکڑنے والے نے ساتھ مانند ان دونوں کے یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ۔ یہ مقصد پناہ پکڑنے کے
سبب سے افضل ہیں نقل کی یہ ابوداود نے **ف** جحفہ اور ابوا نام ہیں مکانوں کے درمیان مکے اور مدینے کے ۔ **وعن** عبد اللہ بن
خبیب قال خرجنا فی لیلۃ مطر وظلمۃ شدیدۃ نطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فادرکناہ فقال قل فقلت
ما اقول قال قل ہو اللہ احد والمعوذتین حین تمسی وحین تصبح ثلث مرات تکفیک من کل شیء رواہ الترمذی

وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے عبداللہ بن خبیب سے کہ کہا نکلے ہم ایک رات مینہ اور اندھیری سخت کے ڈھونڈتے ہوئے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی حضرت کہیں تشریف لیے جاتے تھے ہم بھی ڈھونڈھتے ہوئے نکلے تا ساتھ جاویں پس پایا ہم نے انکو پس
فرمایا حضرت نے کہو پس میں نے کہا کیا کہوں میں فرمایا قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس وقت صبح کے اور وقت شام کے
تین بار کفایت کریگی تجکو ہر چیز سے یعنی دفع کرینگی ہر آفت و بلا کو نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ
قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَقْرَءُ سُوْرَۃَ ھُوْدٍ اَوْ سُوْرَۃَ یُوْسُفَ قَالَ لَنْ تَقْرَأَ شَیْئًا اَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ
رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ پڑھوں میں سورہ ہود یا سورہ یوسف
یعنی بقصد پناہ پکڑنے اور دفع برائی کے فرمایا ہرگز نہ پڑھیگا تو کچھ بہت پوری نزدیک اللہ کے قل اعوذ برب الفلق سے نقل کی یہ احمد اور
نسائی اور دارمی نے ف بہت پوری یعنی بیچ مقدمہ پناہ پکڑنے کے واسطے دفع برائی وغیرہ کے اس سورۃ کے برابر کوئی سورۃ کامل نہیں
یہ اسلیے سب سے زیادہ کامل ہے کہ اس میں ہر مخلوق کی برائی سے پناہ مانگی ہے قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق آیا اور کہا طیبی نے کہ مراد یہ ہے
کہ دونوں سورتیں یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے برابر کوئی سورۃ مقدمہ پناہ پکڑنے میں کامل تر نہیں اور کہا
ابن ملک نے کہ وارد و غبت دلانی ہے پناہ پکڑنے پر ساتھ ان دونوں سورتوں کے انتہی حاصل ان دونوں کے قول کا یہ ہے کہ ایک سورۃ کو ذکر کیا
اور دوسری بھی کہی گئی قرینہ سے بیچ روایت الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْرِبُوا الْقُرْاٰنَ وَاتَّبِعُوْا غَرَائِبَہٗ وَغَرَائِبُہٗ فَرَائِضُہٗ وَحُدُوْدُہٗ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیان کرو معانی قرآن کے اور پیروی کرو غرائب انکی کے اور غرائب اسکے فرائض اسکے ہیں اور حدیں اسکی ف مراد
فرائض سے ماموارت ہیں یعنی جن چیزوں کے کرنے کو فرمایا اور مراد حدود سے منہیات ہیں یعنی جن چیزوں کے کرنے سے منع فرمایا
ہے وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قِرَاءَۃُ الْقُرْاٰنِ فِی الصَّلٰوۃِ اَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَۃِ
الْقُرْاٰنِ فِیْ غَیْرِ الصَّلٰوۃِ وَقِرَاءَۃُ الْقُرْاٰنِ فِیْ غَیْرِ الصَّلٰوۃِ اَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِیْحِ وَالتَّکْبِیْرِ وَالتَّسْبِیْحُ اَفْضَلُ مِنَ
الصَّدَقَۃِ وَالصَّدَقَۃُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّوْمُ جُنَّۃٌ مِّنَ النَّارِ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھنا قرآن کا نماز میں بہتر ہے پڑھنے قرآن کے سے غیر نماز میں اور پڑھنا قرآن کا غیر نماز میں زیادہ ثواب
رکھتا ہے تسبیح و تکبیر سے اور تسبیح بہت ثواب رکھتی ہے صدقہ دینے سے اور صدقہ دینا بہت ثواب رکھتا ہے روزے سے اور روزہ ڈھال ہے
آگ دوزخ کے سے ف جو نماز کھڑے ہوکر پڑھے اس میں پڑھنا قرآن کا افضل ہے پڑھنے اسکے سے اس نماز میں کہ بیٹھکر پڑھے
اور تسبیح و تکبیر سے یعنی اور ذکروں اور دعاؤں سے بھی افضل ہے اسلیے کہ قرآن کلام الٰہی ہے اور اسمیں احکام اسکے ہیں اور تسبیح
یعنی اور اذکار بہت ثواب رکھتے ہیں صدقہ دینے سے مشہور یہ ہے کہ عبادت متعدی کہ نفع اسکا غیر کو پہنچے افضل ہے عبادت
لازمہ سے کہ نفع اسکا کرنے والے ہی کو پہنچے ولیکن یہ حکم مخصوص ساتھ غیر ذکر کے ہے ذکر اس سے مستثنیٰ ہے ذکر اللہ کا سب سے بڑا ہے
جیسا کہ صحیح حدیثوں میں آیا ہے کہ ذکر بہتر اور افضل ہے خرچ کرنے چاندی اور سونے کے سے راہ خدا میں اور صدقہ دینا افضل ہے روزے سے یعنی
نفل روزے سے اسلیے کہ نفع اسکا متعدی ہے یعنی غیر کو پہنچتا ہے اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ ہر عمل بنی آدم کا واسطے اسکے ہے مگر روزہ میرے
لیے ہے اور میں جزا دونگا اسکی پس پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ افضل ہے روزے سے اور دوسری سے معلوم ہوا کہ روزہ افضل ہے صدقہ

تطبیق انمین یون دی گئی ہے کہ فضیلت باعتبار عبادات کے ہے یعنے صدقہ افضل ہے باعتبار اسکے کہ متعدی ہے اور روزہ باعتبار اسکے کہ روزہ دار
صفت رحمان کی حاصل کرتا ہے کہ کہانے پینے وغیرہ سے بچتا ہے وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَوْسٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ جَدِّهٖ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةُ الرَّجُلِ الْقُرْاٰنَ فِيْ غَيْرِ الْمُصْحَفِ اَلْفُ دَرَجَةٍ وَقِرَاءَتُهٗ فِي الْمُصْحَفِ تُضْعَفُ عَلٰى ذٰلِكَ
اِلٰى اَلْفَيْ دَرَجَةٍ ترجمہ اور روایت ہے عثمان بن عبداللہ بن اوس ثقفی سے کہ نقل کی اپنے دادا سے یعنے اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے ثواب پڑھنے آدمی کا قرآن کو بیچ غیر مصحف کے یعنے یاد پڑھنا ہزار درجہ ہے اور ثواب پڑھنا اسکا مصحف مین یعنی دیکھکر زیادہ کیا جاتا ہے
اوپر ثواب یاد پڑھنے کے دو ہزار درجے تک ف دیکھکر پڑھنے مین ثواب زیادہ اسلیے ہوتا ہے کہ تدبر اور تفکر اسمین خوب ہوتا ہے اور دیکھتا ہے قرآن کو
اور ہاتھ لگاتا ہے اور اٹھاتا ہے اسکو اور یہ ثابت ہے کہ دیکھنا قرآن مین عبادت ہے اور بہت صحابہ اور تابعین دیکھکر ہی پڑھتے تھے آیا ہے کہ حضرت
عثمان کے پاس دو قرآن پھٹے تھے بسبب بہت پڑھنے کے کہتے ہین اور کہا نووی نے کہ یہ حکم مطلق نہین ہے بلکہ اگر قاری کو یاد پڑھنے مین
تدبر اور تفکر اور جمعیت دل زیادہ ہوتی ہو دیکھکر پڑھنے سے تو یاد پڑھنا افضل ہے اور اگر دونون برابر ہون دیکھکر پڑھنا افضل ہے
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيْدُ اِذَا
اَصَابَهُ الْمَاءُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جِلَاؤُهَا قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ
الْاَرْبَعَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ترجمہ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ دل زنگ پکڑتے ہین جیسا
کہ زنگ پکڑتا ہے لوہا جسوقت کہ پہنچتا ہے اسکو پانی کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہے جلا اسکی فرمایا بہت یاد کرنا موت کا اور پڑھنا قرآن کا نقل کین
بیہقی نے چارون حدیثین شعب الایمان مین ف یعنے بسبب کرنے گناہون کے اور واقع ہونے غفلت کے دل پر زنگ آ جاتا ہے اور
موت کے بہت یاد کرنے سے اور قرآن کے پڑھنے سے جلا یعنے صفائی اسکو حاصل ہوجاتی ہے ع وَعَنْ اَيْفَعَ بْنِ عَبْدِ الْكَلَاعِيِّ
قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اَعْظَمُ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ فَاَيُّ اٰيَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ اَعْظَمُ قَالَ اٰيَةُ
الْكُرْسِيِّ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ فَاَيُّ اٰيَةٍ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ تُحِبُّ اَنْ تُصِيْبَكَ وَاُمَّتَكَ قَالَ خَاتِمَةُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ
فَاِنَّهَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ تَحْتِ عَرْشِهٖ اَعْطَاهَا هٰذِهِ الْاُمَّةَ لَمْ تَتْرُكْ خَيْرًا مِّنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا
اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ترجمہ اور روایت ہے ایفع بن عبد الکلاعی سے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کون سی سورت قرآن کی
بہت بڑی ہے یعنے بیچ بیان صفات باری تعالی کے فرمایا قل ہو اللہ احد کہا اس شخص نے کون سی آیت قرآن مین بہت بڑی ہے فرمایا
آیۃ الکرسی اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم کہا اسنے کون سی آیت یا رسول اللہ دوست رکھتے ہو یہ کہ پہنچے تمکو اور امت تمہاری کو یعنے ثواب اور
فائدہ اسکا فرمایا خاتمہ سورہ بقرہ کا پس تحقیق وہ آخری ہے خزانون رحمت خدا کے سے نیچے عرش اسکے سے دیا ہے وہ اس امت کو نہین چھوڑی کوئی
بھلائی دنیا و آخرت کی سے مگر شامل ہوئی ہے نقل کی یہ دارمی نے ف پہلے ایک حدیث گذری ہے اسمین سورہ فاتحہ کو بہت بڑی سورہ کہا اور
اسمین قل ہو اللہ کو پس انمین منافات نہین ہے اسلیے کہ وہ بڑی ہے باعتبار اسکے کہ مشتمل ہے حمد اور دعا و عبادت کو اور مقاصد قرآن کا وہ
یہ اس باعتبار بڑی ہے کہ اسمین توحید ذات مذکور ہے اور خاتمہ سورہ بقرہ کا یعنے امن الرسول سے آخر تک یعنے دوست رکھتا ہون یہ کہ
پہونچے تمکو اور امت میری کو فائدہ اسکا پہلے باقی قرآن کے اور نہین چھوڑی کوئی بھلائی الخ امن الرسول سے اشارہ ہے ایمان [illegible]
او سمعنا واطعنا اشارہ ہے اسلام و احکام پر والیک المصیر اشارہ ہے جزا عمل پر آخرت مین اور لا یکلف اللہ نفسا الخ اشارہ [illegible]

دنیوی و اخروی پر صحیح ہے وعن عبد الملك بن عمير مرسلا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في فاتحة
الكتاب شفاء من كل داء رواه الدارمي والبيهقي في شعب الايمان اور روایت ہے عبد الملک بن عمیر سے بطریق ارسال کے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ فاتحہ میں شفا ہے ہر بیماری سے نقل کی یہ دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف
یعنی اثر ہے اسکو ساتھ ایمان و یقین کے تو شفا ہوتی ہے ہر بیماری دینی اور دنیوی اور ظاہری اور باطنی سے اور لکھ کر لٹکانا اسکو
پایا جاتا بھی نفع کرتا ہے مرض کو ہے، وعن عثمان بن عفان قال من قرأ آخر آل عمران في ليلة كتب له قيام ليلة
اور روایت ہے عثمان بن عفان سے کہا جو شخص کہ پڑھے آخر آل عمران کا رات میں لکھا جاتا ہے واسطے اسکے ثواب قیام رات کا یعنی تہجد کا
ف آخر آل عمران یعنی ان فی خلق السموات والارض سے آخر سورۂ تک اور رات میں یعنی اول رات میں یا آخر رات میں ثواب ہوا
پڑھنا اسکا حضرت سے بعد جاگنے کے تہجد کے لیے پہلے وضو وغیرہ کے ہے، وعن مكحول قال من قرأ سورة آل عمران يوم
الجمعة صلت عليه الملائكة الى الليل رواه الدارمي اور روایت ہے مکحول سے کہا جو شخص کہ پڑھے سورہ آل عمران دن جمعہ کے
دعا کرتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں اسکے لیے فرشتے رات تک نقل کیں یہ دونوں حدیثیں دارمی نے وعن جبير بن نفير
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله ختم سورة البقرة بآيتين اعطيتهما من كنزه الذي تحت العرش
فتعلموهن وعلموهن نساءكم فانها صلوة وقرآن ودعاء رواه الدارمي مرسلا اور روایت ہے
جبیر بن نفیر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے ختم کی سورۂ بقرہ ساتھ دو آیتوں کے بیچ امن الرسول کے
آخر تک دیا گیا ہوں وہ دو آیتیں گنج سے اسکے کہ نیچے عرش کے ہے پس سیکھو انکو اور سکھاؤ اپنی عورتوں کو اسلیے کہ وہ آیتیں
رحمت ہیں اور سبب نزدیکی کی ہیں اور دعا ہیں نقل کی یہ دارمی نے بطریق ارسال کے وعن كعب ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال اقرءوا سورة هود يوم الجمعة رواه الدارمي اور روایت ہے کعب سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا پڑھو سورہ ہود دن جمعہ کے نقل کی یہ دارمی نے وعن ابي سعيد ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من قرأ
سورة الكهف في يوم الجمعة اضاء له النور ما بين الجمعتين رواه البيهقي في الدعوات الكبير اور روایت ہے
ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے سورۂ کہف دن جمعہ کے روشن ہو جاتا ہے واسطے اسکے نور ایمان و
ہدایت اسکے دل میں درمیان دو جمعوں کے نقل کی بیہقی نے دعوات کبیر میں وعن خالد بن معدان قال اقرءوا المنجية
وهي الم تنزيل فانه بلغني ان رجلا كان يقرؤها ما يقرأ شيئا غيرها وكان كثير الخطايا فنشرت جناحها عليه
قالت رب اغفر له فانه كان يكثر قراءتي فشفعها الرب تعالى فيه وقال اكتبوا له بكل خطيئة حسنة وارفعوا له درجة
وقال ايضا انها تجادل عن صاحبها في القبر تقول اللهم ان كنت من كتابك فشفعني فيه وان لم اكن من كتابك
فامحني عنه وانها تكون كالطير تجعل جناحها عليه فتشفع له فتمنعه من عذاب القبر وقال في تبارك مثله وكان
خالد لا يبيت حتى يقرأهما وقال طاوس فضلتا على كل سورة في القرآن بستين حسنة رواه الدارمي اور روایت ہے
خالد بن معدان سے کہا پڑھو نجات دینے والی کو یعنی عذاب قبر وغیرہ سے اور وہ سورۂ الم تنزیل ہے اسلیے کہ پہنچا ہے
مجھکو یہ کہ تھا ایک شخص پڑھتا اسکو اور نہ پڑھتا کسی چیز کو سوائے اسکے بیچ صفحہ دیتا نہیں پھیرا تھا کہ سوائے اسکے اور تھا وہ بہت

گناہگار پر پھیلاتے اُس سورۃ نے بازو اپنے اُسپر کہا اے پروردگار میرے بخش اسکو پس تحقیق وہ تھا بہت پڑھتا مجھکو پس قبول کی شفاعت اُسکی پروردگار تعالیٰ نے اس شخص کے حق میں اور فرمایا لکھو واسطے اسکے بدلے ہر گناہ کے نیکی اور بلند کرو واسطے اسکے درجات کہا خالد نے
کہ تحقیق یہ سورۃ جھگڑتی ہے اپنے پڑھنے والے کی طرف سے قبر میں کہتی ہے یا الٰہی اگر ہوں میں تیری کتاب میں سے یعنی قرآن سے جو کہ لکھا ہوا ہے لوح محفوظ میں پس شفاعت قبول کر میری اسکے حق میں اور اگر نہیں ہوں میں کتاب تیری سے یعنی القرآن پس مٹا ڈال مجھکو اُس سے اور کہا خالد نے تحقیق یہ
سورۃ ہوگی یعنی قبر میں مانند جانور پرندے کے رکھیگی بازو اپنے اُسپر پھر شفاعت کریگی واسطے اسکے پس باز رکھیگی اسکو عذاب قبر سے اور کہا
خالد نے بیچ حق سورۃ تبارک کے مانند اسکے اور تھے خالد نہیں سوتے تھے یہانتک کہ پڑھتے یہ دونوں سورتیں اور کہا طاؤس نے کہ بزرگی
دی گئیں ہیں یہ دونوں سورتیں ہر سورۃ پر قرآن میں ساتھ ساٹھ نیکیوں کے نقل کی یہ دارمی نے **ف** پہونچا مجھکو یعنی صحابہ سے خالد تابعی ہیں
ستر صحابیوں سے ملاقات کی ہے پس یہ اور روایت دوسری کہ طاؤس سے منقول ہے مرسل ہیں لیکن حکم مرفوع میں ہیں اسلیئے کہ یہ باتیں معلوم نہیں ہوتیں
مگر حضرت کے فرمانے سے اور پھیلائے بازو یعنی وہ صورت یا ثواب اسکا بصورت جانور کے بن گیا اور بازو پھیلائے اُسپر تاکہ سایہ کرے اسپر یا
بازو رحمت کے پھیلائے اُسپر یعنی اپنی پناہ میں لیا اور حمایت کی اسکی اور جھگڑتی ہے اپنے پڑھنے والے کی طرف سے یعنی جو کہ بہت پڑھتا ہے اسکو اسکی
شفاعت کرتی ہے قبر میں واسطے تخفیف عذاب اسکے کے یا دفع کرنے قبر اسکی کے اور مانند اسکے اور طاؤس بڑے تابعین سے ہیں یہ جو بزرگی دی گئیں
الخ یہ منافی نہیں ہے خبر صحیح کے کہ بقرہ افضل سورتوں قرآن کی ہے بعد فاتحہ کے اسلیئے کہ انکو فضیلت اس جہت کر ہے کہ بہت مضامین جمع ہیں
اور انکو فضیلت اس جہت کر ہے کہ عذاب قبر سے بچاتی ہیں اور روایت کی یہ دارمی نے یہ دو حدیثیں ہیں کہ دارمی نے روایت کیں یعنی ایک تو
قول خالد کا اور دوسرا قول طاؤس کا انکو روایت نہیں کیا ہے مع ح + مولانا **وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ** قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ یٰسٓ فِیْ صَدْرِ النَّھَارِ قُضِیَتْ حَوَائِجُہٗ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے
عطاء بن ابی رباح سے کہ کہا پہونچی مجھکو یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے یٰس اول دن میں روا کیجاتی ہیں
حاجتیں اسکی یعنی حاجتیں دینی و دنیوی نقل کی یہ دارمی نے مرسل **وَعَنْ** مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ الْمُزَنِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ یٰسٓ ابْتِغَاءَ وَجْہِ اللّٰہِ تَعَالٰی غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ فَاقْرَءُوْھَا عِنْدَ مَوْتَاکُمْ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ
الْاِیْمَانِ اور روایت ہے معقل بن یسار مزنی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے سورۃ یٰس واسطے طلب رضامندی
اللہ تعالیٰ کے بخشے جاتے ہیں واسطے اسکے وہ گناہ کہ پہلے کیئے ہیں پس پڑھو اس سورت کو نزدیک مردوں اپنے کے نقل کی یہ بیہقی نے
شعب الایمان میں **ف** گناہوں سے مراد صغیرہ گناہ ہیں اور سے طرح کبیرہ بھی بخشے جاتے ہیں اگر چاہے اللہ تعالیٰ اور پڑھو نزدیک
مردوں اپنے کے یعنی جو کہ قریب المرگ ہوں تاکہ وہ بھی اسکو اور معانی اسکے سمجھیں پس یہ ہو وے بیچ حکم پڑھنے انکی کے اور ہووے سبب
مغفرت کے یا مراد یہ ہے کہ پڑھو نزدیک قبروں مُردوں اپنی کے اسلیئے کہ وہ بہت احتیاج رکھتے ہیں مغفرت کی مع ح **وَعَنْ**
عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ سَنَامًا وَاِنَّ سَنَامَ الْقُرْاٰنِ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ وَاِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ لُبَابًا وَاِنَّ لُبَابَ
الْقُرْاٰنِ الْمُفَصَّلُ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے یہ کہ انہوں نے کہا تحقیق واسطے ہر چیز کے بلندی ہے
اور تحقیق بلندی قرآن کی سورۃ بقرہ ہے اور تحقیق واسطے ہر چیز کے خلاصہ یعنی مقصود ہے اور تحقیق خلاصہ قرآن کا مفصل ہے نقل کی یہ دارمی نے
ف بلندی قرآن کی سورۃ بقرہ اسلیئے ہے کہ بڑی ہے سب سورتوں سے اور احکام بہت مذکور ہیں اسمیں اور مفصل یعنی سورۃ حجرات سے

آخر قرآن تک یہ تقاصر ہے سارے قرآن کا اسلیے کہ اس میں مفصل ہیں مضامین کل قرآن کا جو بیان ہوا ہے سورتوں میں اسکو جو تسمیہ لیکر کی ہی بری خوب ہی
ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِكُلِّ شَيْءٍ عَرُوسٌ وَعَرُوسُ الْقُرْآنِ الرَّحْمٰنُ
اور روایت ہے حضرت علی سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے واسطے ہر چیز کے زینت ہے اور زینت قرآن کی
سورۂ رحمٰن ہے ف اسلیے کہ اسمیں بیان ہے دنیا اور آخرت کی نعمتوں کا اور بیان ہے اوصاف حوروں کا جو رہنے والیاں ہیں جنت کی اور بیان انکے زیور کا
ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ
أَبَدًا وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَأْمُرُ بَنَاتِهِ يَقْرَأْنَ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے سورۂ واقعہ ہر شب میں نہیں پہنچیگا اسکو فاقہ کبھی اور تھے ابن مسعود حکم کرتے اپنی بیٹیوں کو
کہ پڑھیں یہ سورہ ہر شب میں نقل کی ہے یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں ف فاقہ کے معنی ہیں محتاجگی اور حاجتمندی یعنی
یہ ہیں کہ نہیں ضرر کرتی اسکو محتاجگی بسبب اسکے کہ دیا جاتا ہے صبر یا نہیں پہنچتی اسکو محتاجگی دل کی بسبب اسکے کہ دیا جاتا ہے فراخی دل کی
اور معرفت رب کی اور توکل اور اعتماد اسپر بسبب فائدہ اٹھانے کے معانی اس سورت کی سے اور جاننا چاہیے کہ شارع نے رغبت دلائی ہے بیچ
عبادتوں کی کہ وہ نافع ہیں امور دنیا کے بیچ بھی کہ حاصل ہونا انکا مقصود ہے تا کہ بہ تقدیر مشغول ہوں عبادت میں جس طرح کہ ہو
ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ هٰذِهِ السُّورَةَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى رَوَاهُ أَحْمَدُ
اور روایت ہے حضرت علی سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے اس سورت کو یعنی سبح اسم ربک الاعلی کو نقل کی یہ احمد نے
ف دوست رکھتے تھے حضرت اسکو اسلیے کہ اسمیں یہ آیت ہے ان ھذا لفی الصحف الاولی صحف ابراہیم و موسی کہ یہ شاہد ہے اوپر حق ہونے
قرآن کے اور رد ہے منکروں اور اہل کتاب پر اور روایت ہے ابوذر سے کہا میں نے یا رسول اللہ کیا تھا حضرت ابراہیم کے صحیفوں میں فرمایا
تھیں تمام مثالیں کہ اے بادشاہ مسلط گرفتار فریب خوردہ دنیا میں تحقیق نہیں بھیجا میں نے تجھکو تا کہ جمع کرے دنیا بعض سی ولیکن بھیجا میں نے تجھکو
کہ پھیرے تو دعا مظلوم کی مجھ سے اسلیے کہ میں نہیں رد کرتا دعا مظلوم کی اگرچہ کافر ہو اور لازم ہے عاقل کو جب تک کہ اسمیں عقل ہے یہ کہ ہوں واسطے
اسکے اوقات ایک وقت ہو کہ مناجات کرے اسمیں رب اپنے سے اور ایک وقت ہو کہ حساب کرے نفس اپنے سے اور ایک وقت ہو کہ تفکر کرے اسمیں
بیچ صنعت خدا کے اور ایک وقت رکھے اپنی حاجت یعنی کھانے پینے وغیرہ کے لیے اور لازم ہے عاقل کو یہ کہ نہ طمع کرنے والا ہو مگر واسطے تین چیزوں کے
توشہ تیار کرنے معاد کے یا درست کرنے معاش کے یا لذت اٹھانے کے غیر حرام سے اور لازم ہے عاقل کو یہ کہ ہو بینا ساتھ زمانہ اپنے کے متوجہ حال اپنے پر
محافظت کرنے والا واسطے زبان اپنی کے اور جس نے حساب کیا کلام اپنے کا اعمال اپنے سے کم ہوگا کلام اسکا مگر نہیں کلام کرنے کا مگر ضروری بات میں عرض کیا میں نے
یا رسول اللہ پس کیا تھا صحیفوں موسی کے میں فرمایا تھیں تمام یعنی ڈرانے کی باتیں کہ تعجب کرتا ہوں میں واسطے اسکے کہ یقین کرتا ہے موت کا
پھر وہ خوش بھی ہوتا ہے تعجب کرتا ہوں میں واسطے اسکے کہ یقین رکھے آگ کا اور پھر ہنسے بھی اور تعجب کرتا ہوں میں واسطے اسکے کہ یقین کرے
ساتھ تقدیر کے اور پھر وہ رنج اٹھاوے یعنی طلب کرنے معاش کے میں تعجب کرتا ہوں میں واسطے اسکے کہ دیکھے دنیا کو اور انقلاب اسکے کو اور
پھر اطمینان کرے طرف اسکے تعجب کرتا ہوں میں واسطے اسکے کہ یقین کرے حساب کا کل کے دن اور پھر عمل نہ کرے ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقْرِئْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ اقْرَأْ ثَلَاثًا مِنْ ذَوَاتِ الر فَقَالَ كَبِرَتْ
سِنِّي وَاشْتَدَّ قَلْبِي وَغَلُظَ لِسَانِي قَالَ فَاقْرَأْ ثَلَاثًا مِنْ ذَوَاتِ حٰمٓ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَقْرِئْنِي

سورة جامعة فأقرأه رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا زلزلت حتى فرغ منها فقال الرجل والذي بعثك بالحق لا أزيد عليها أبدا ثم أدبر الرجل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أفلح الرويجل مرتين رواه أحمد وأبو داود

اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا آیا ایک شخص حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا پڑھاؤ مجھکو یا رسول اللہ پس فرمایا پڑھ تین الٓر سے کہ جنکے اول میں الٓر ہے کہا بڑی ہو گئی عمر میری اور سخت ہوا دل میرا یعنی غالب ہوا سیری کی حافظے کی اور کثرت نسیان کی اور موٹی ہوئی زبان میری یعنے کلام اللہ نہیں یاد ہو سکتا خصوصا بڑی سورت فرمایا پس اگر وہ نہیں پڑھ سکتا پس پڑھ تین سورتیں حٰمٓ سے کہ اول انکے حٰم ہے پس کہا پھر ویسا ہی کہا جیسے کہا تھا پہلے کہا اس شخص نے یا رسول اللہ پڑھاؤ مجھکو ایک سورۃ جامعہ یعنے جسمین جمع ہوں بہت سی باتیں پس پڑھائی اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ اذا زلزلت یہانتک کہ فارغ ہوئے اس سے یعنی تمام سورۃ پڑھائی پس کہا اس شخص نے قسم ہے اس ذات کی کہ بھیجا تمکو ساتھ حق کے نہ زیادہ کرونگا مین اسپر یعنی اوپر عمل کرونگا اسکے پھر پھیری پیٹھ اس شخص نے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مراد پائی اس شخص نے دو بار فرمایا نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے **ف** تین سورتوں کے سرے پر الٓر وہ پانچ سورتیں ہیں اور سورۃ اذا زلزلت جامع اسلیے ہے کہ اسمین ایک آیت جامع ہے فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ جسمین سب چیزیں کرنے نکرنے کی آگئیں ہیں ۔ **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا يستطيع أحدكم أن يقرأ ألف آية في كل يوم قالوا ومن يستطيع أن يقرأ ألف آية في كل يوم قال أما يستطيع أحدكم أن يقرأ ألهاكم التكاثر رواه البيهقي في شعب الإيمان اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہیں طاقت رکھتا ہر ایک تمہارا کہ پڑھے ہزار آیتیں ہر دن میں عرض کیا اصحاب نے کون طاقت رکھتا ہے کہ پڑھے ہزار آیتیں ہر روز یعنی ہمیشہ کون پڑھ سکتا ہے فرمایا کیا نہیں طاقت رکھتا ایک تمہارا کہ پڑھے سورۃ الھکم التکاثر نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یعنے اگر یہ سورۃ پڑھے تو ثواب پڑھنے ہزار آیتوں کا پاوے اسلیے کہ اسمین بے رغبتی ہے دنیا سے اور رغبت دلانا ہے عقبیٰ میں انتہی **وعن** سعيد بن المسيب مرسلا عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قرأ قل هو الله أحد عشر مرات بني له بها قصر في الجنة ومن قرأ عشرين مرة بني له بها قصران في الجنة ومن قرأها ثلاثين مرة بني له بها ثلاثة قصور في الجنة فقال عمر بن الخطاب والله يا رسول الله إذا لنكثرن قصورنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الله أوسع من ذلك رواه الدارمي

اور روایت ہے سعید بن مسیب سے بطریق ارسال کے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ پڑھے قل ہو اللہ احد دس بار بنایا جاتا ہے اسکے لیے بسبب اسکے ایک محل بہشت میں اور جو پڑھے بیس بار بنائے جاتے ہیں اسکے لیے بسبب اس سورت کے دو محل بہشت میں اور جو پڑھے اسکو تیس بار بنائے جاتے ہیں اسکے لیے بسبب پڑھنے اسکے کے تین محل بہشت میں پس کہا حضرت عمر بیٹے خطاب کے نے قسم ہے خدا کی یا رسول اللہ اسوقت بہت بنائینگے ہم محل اپنے یعنے جب یہ ثواب ہے تو بہت پڑھینگے اسکو تا بہت سے محل ہوویں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ بہت فراخ ہے اس سے یعنی ثواب و فضل اسکا بہت فراخ ہے پس رغبت کرو اسمین اور تعجب نکرو نقل کی یہ دارمی نے **وعن** الحسن مرسلا أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قرأ في ليلة مائة آية لم يحاجه القرآن تلك الليلة ومن قرأ في ليلة مائتي آية كتب له قنوت ليلة ومن قرأ في ليلة خمسمائة إلى الألف أصبح وله قنطار من الأجر قالوا وما القنطار قال اثنا عشر ألفا رواه الدارمي اور روایت ہے حسن سے بطریق ارسال کے کہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے بیچ رات کے سو آیتیں نہیں جھگڑیگا اُس سے قرآن اُس رات میں اور جو شخص کہ پڑھے رات میں دو سو آیتیں لکھا جاتا ہے واسطے اُسکے ثواب قیام رات کا اور جو شخص کہ پڑھے رات میں پانسو آیتیں ہزار تک صبح کرتا ہے اس حال میں کہ ہوتا ہے اُسکے لیے بقدر قنطار کے ثواب عرض کیا اصحاب نے کیا ہے قنطار فرمایا بارہ ہزار یعنے درہم یا دینار نقل کی یہ دارمی نے **ف** نہیں جھگڑیگا الخ یعنے قرآن جھگڑیگا اور دشمن ہوگا اُس کسی کا کہ نہ پڑھے اُسکو اور ملازمت نکرے اُسپر پس پڑھنا سو آیتوں کا شب کو بیچ دفع دشمنی قرآن کے اور ادای حق اُسکی کے اُس شب میں کافی ہے اور جاننا چاہیے کہ جھگڑنا قرآن کا دو سبب سے ہوگا ایک سبب نہ پڑھنے کا اور ایک سبب عمل نکرنے کا پس بسبب نہ پڑھنے کے جو جھگڑیگا وہ تو پڑھنے سے دفع ہوگا اور بسبب عمل نکرنے کے جو جھگڑیگا وہ باقی رہیگا اگر عمل کریگا حاصل یہ کہ اگر قرآن پڑھیگا اور عمل بھی کریگا بالکل اُسکے جھگڑنے اور دشمنی کرنے سے محفوظ رہیگا بلکہ شفیع اُسکا ہوگا اور اگر ایک بات میں بھی قصور ہوگا جھگڑا باقی رہیگا اور کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہے حدیث اسپر کہ قرأت قرآن کی لازم و واجب ہے ہر انسان پر پس جب نہ پڑھیگا تو اللہ تعالی جھگڑیگا اُس سے پس نسبت جھگڑنے کی طرف قرآن کے مجاز ہے حقیقت میں وہ جھگڑنا خدا کا ہوگا اور بقدر قنطار کے یعنے بقدر گنتی قنطار کے یا بقدر وزن اُسکی کے مراد اس سے یہ ہے کہ بہت ثواب پاتا ہے **ف** فضائل بعض سورتوں اور آیتوں کی تفسیر عزیزی اور درمنثور سے لکھی جاتی ہیں تا کہ اُنکو [illegible] شتے سے خوش دل ہو کر گرم ہو حاصل کرنے میں اس نعمت عظمی کے ہو دین لکھا ہے مولانا عبد العزیز رح نے کہ کہا ہے مفسرین نے کہ حضرت نوح علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام جب کشتی پر سوار ہوے اُنکو خوف غرق سے ہراسان تھے واسطے نجات پانے کے غرق سے بسم اللہ مجریہا و مرسہا کہا کشتی اُنکی بوجہ سے سالم رہی پس جب بسبب اس آدھے کلمے کے نجات حاصل ہوئی تو جو کوئی تمام اس کلمہ کو یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو تمام عمر بیچ ابتدای کاموں کے مواظبت کریگا کیونکر محروم نجات سے ہوگا اور لکھا ہے علما نے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے انیس حرف ہیں اور موکل دوزخ کے بھی انیس ہیں جانا ہر حرف کے بلا ہر ایک کی اُنمین سے دفع ہو سکتی ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ رات دن کی چوبیس ساعتیں ہیں پانچ ساعتوں کے لیے تو پانچ نمازیں مقرر فرمائیں اور اُنیس باقی کے لیے یہ اُنیس حرف دیے تاکہ نشست و برخاست اور حرکت و سکون میں کہ اُن اُنیس ساعتوں میں ہوں برکت و عبادت حاصل کرے یعنے ان حرفوں کی برکت سے وہ ساعتیں بھی عبادت میں لکھی جاویں اور یہ بھی لکھا ہے علما نے کہ سورۃ براءت کے کہ مشتمل ہے اوپر حکم قتل کفار کے بسم اللہ الرحمن الرحیم سے خالی رکھا اور وقت ذبح کے بھی مقرر فرمایا کہ بسم اللہ اللہ اکبر کہیں اور بسم اللہ الرحمن الرحیم نکہیں اسلیے کہ صورت ذبح کی صورت قہر کی ہے اور رحمت متعلق اُسکی نہیں ہے پس جو کوئی اس کلمہ رحمت کو ہر وقت و ہر آن ورد کرے اور اولی یہ ہے کہ بعد شروع ہر نماز فرض میں اپنی زبان پر جاری کرے یقین ہے کہ غضب و عذاب سے محفوظ اور رحمت و ثواب سے محظوظ ہوویگا اور خواص اس آیت کے سے یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی پاخانہ کو جاوے تو چاہیے کہ بسم اللہ کہکر تا پردہ واقع ہو درمیان شرمگاہ اسکی کے اور نظر جنات کی پس جب یہ کلمہ درمیان آدمی کے اور دشمنان ظاہری اُسکے کے پردہ ہوا تو امید ہے کہ درمیان آدمی کے اور عذاب عقبی کے البتہ پردہ ہوگا اور صحاح ستہ میں وارد ہوا ہے کہ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سانپ بچھو کے کاٹے ہوؤں کو اور مرگی والوں کو اور دیوانوں کو ساتھ سورہ فاتحہ کے رقیہ کرتے تھے یعنے پڑھکر دم کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو جائز رکھا اور دارقطنی اور ابن عساکر نے سائب بن یزید سے روایت کیا ہے کہ اُنکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اس سورۃ کے رقیہ فرمایا اور آب دہن مبارک کا بعد پڑھنے اس سورۃ کے ملا اور بزار اپنی مسند میں انس بن مالک سے لایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بستر اپنا بچھونے پر رکھا اور فاتحہ اور قل ہو اللہ پڑھکر لیٹے وہ کئی ہر بلا سے امان میں ہوا مگر یہ کہ موت اُسکی

مقدر ہو یعنی موت سے کوئی چیز نہیں بچا سکتی اور عبد بن حمید اپنی سند میں لایا ہے ابن عباس سے بطریق مرفوع کے فاتحۃ الکتاب برابر دو تہائی قرآن کے ہے ثواب میں اور ابو الشیخ اور طبرانی اور ابن مردویہ اور دیلمی اور ضیاء مقدسی روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چار چیزیں گنج عرش سے مجھکو دی گئی ہیں اور کوئی چیز سوائے ان چار کے اس گنج سے کسی کو نہیں پہونچی ام الکتاب اور آیۃ الکرسی اور خاتمہ سورۂ بقرہ کا اور سورۂ کوثر اور ابو نعیم اور دیلمی نے ابو درداء سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاتحۃ الکتاب کفایت کرتی ہے اس چیز سے کہ کوئی چیز قرآن سے کفایت نہیں کرتی ہے اور اگر فاتحۃ الکتاب ایک پلہ ترازو کے میں رکھیں اور تمام قرآن کو دوسرے پلے میں البتہ فاتحۃ الکتاب سات قرآن کے برابر ہو اور ابو عبید فضائل قرآن میں حسن بصری سے روایت کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی فاتحۃ الکتاب کو پڑھے گویا توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان کو پڑھا اور تفسیر وکیع اور کتاب المصاحف ابن انباری اور کتاب العظمۃ ابو الشیخ اور حلیۃ الاولیاء ابو نعیم کی میں وارد ہوا ہے کہ ابلیس علیہ اللعنۃ کو اپنی عمر میں نوحہ اور زاری کرنے اور خاک ڈالنے کا سر پر چار بار اتفاق پڑا اول اس وقت کہ ملعون ہوا اور دوسرے جبکہ اسکو آسمان سے زمین پر ڈالا اور تیسرے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوئے اور چوتھے جبکہ فاتحۃ الکتاب نازل ہوئی اور ابو الشیخ کتاب الثواب میں لایا ہے کہ جسکو کوئی حاجت درپیش ہو چاہیے کہ فاتحۃ الکتاب پڑھے اور بعد ختم کرنے کے حاجت چاہے اور ثعلبی نے شعبی سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص انکے پاس آیا اور شکایت درد گردے کی کی شعبی نے اسکو کہا کہ تجھکو لازم ہے کہ اساس القرآن پڑھ کر درد کی جگہ دم کرائے کہا کہ اساس القرآن کیا ہے شعبی نے کہا فاتحۃ الکتاب اور بیچ اعمال مجربہ مشائخ کے مذکور ہے کہ سورۂ فاتحہ اسم اعظم ہے واسطے ہر مطلب کے پڑھنی چاہیے اور اسکے دو طریق ہیں ایک تو یہ کہ مابین سنت فجر اور فرض نماز فجر کے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے میم کو لام الحمد کے ساتھ ملاکر اکتالیس بار چالیس دن تک پڑھے جو مطلب کہ ہو گا بخشایش اللہ تعالی آوے اور اگر شفا مریض کی یا مسحور کی منظور ہو تو پانی پر دم کرکر اس مریض اور مسحور کو پلاوے اور دوسرے یہ کہ نوچندے اتوار کو درمیان سنت اور فرض فجر کے بے قید ملانے میم کے ساتھ لام کے ستر بار پڑھے بعد ازاں ہر روز اسیوقت پڑھے اور دس دس بار کم کرتا جاوے تا ہفتہ کو ختم ہو اگر اول مہینے میں مطلب حاصل ہو فبہا والا دوسرے اور تیسرے مہینے میں اسیطرح کرے اور لکھنا اس سورت کا چینی کے پیالے پر ساتھ گلاب و مشک و زعفران کے پھر دھوکر پلانا اسکا واسطے شفا امراض مزمنہ کے چالیس روز تک مجرب ہے اور دانتوں کے درد اور درد سر اور درد شکم اور اور دردوں کے لیے سات بار پڑھکر دم کرنا اسکا مجرب ہے اور سورۂ بقرہ کی بھی بہت فضیلت آئی ہے صحیح مسلم میں انس بن مالک سے منقول ہے کہ جب ہم میں کوئی سورۂ بقرہ اور آل عمران پڑھ لیتا تو اسکو ہم میں عظمت و جاہ پیدا ہوتی چنانچہ ایک اور روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر کہیں بھیجتے تھے اور تعین امیر میں تردد تھا ہر ایک لشکر والوں کو اپنے سامنے بلاکر دریافت فرمایا کہ کون کون سی سورت قرآن کی پڑھی ہے ہر ایک کو جو کچھ یاد تھا عرض کرتا تھا یہاں تک کہ نوبت ایک نوجوان کی پہونچی کہ عمر میں سب سے چھوٹا تھا اس سے بھی پوچھا کہ کون کونسی سورت قرآن کی یاد رکھتا ہے تو عرض کیا فلاں فلاں سورت اور سورۂ بقرہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا سورۂ بقرہ بھی یاد رکھتا ہے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ فرمایا جا تو امیر اس لشکر کا ہے اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے کہ حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب نے سورۂ بقرہ کو ساتھ حقائق اور دقائق اسکی کے بارہ برس کے عرصہ میں پڑھا اور ختم کے روز ایک اونٹ کو ذبح کرکر طعام وافر پکاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں کو کھلایا اور حضرت ابن عمر سے بھی منقول ہے کہ آٹھ برس تک بیچ پڑھنے سورۂ بقرہ کے توقف کیا اور بعد آٹھ برس کے ختم کی غرض یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے یاروں کے نزدیک یہ سورت ایسی عظمت رکھتی تھی کہ اور سورت ویسی نہ رکھتی تھی و خواص بھی اس سورت

گے سے یہ ہے کہ جس لڑکے کو موسم میں بچپن کی چیچک نکلتی ہو جس لڑکے کی عافیت منظور ہو اُسکے روبرو بٹھا کر اس سورت کو تجوید و ترتیل سے پڑھکر دم کر
اور وہ لڑکا بھی سنتا رہے بفضل الٰہی سے اس لڑکے کو اس سال چیچک نہیں نکلیگی اور اگر نکلیگی بھی تو انجام بخیر ہوگا لیکن شرط یہ ہے کہ
جسوقت پڑھنا اس سورت کا شروع کرے تو ڈھائی پاؤ چاول اور دہی اور کھانڈ اسپر ڈال کر اُسی مجلس میں کسی شخص کو کھانے کے لیے دے
تمام ہوا کلام مولانا عبد العزیز رحمہ کا اب شروع ہوتا ہے ترجمہ درمنثور کی حدیثوں کا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی یاد کرے دس
آیتین اول سورۃ کہف سے بچایا جاویگا فتنہ دجال کے سے اور ایسے ہی بچایا جاویگا وہ شخص کہ یاد کریگا دس آیتین اس سورت کے اخیر کی اور
جو کوئی پڑھیگا سورۃ کہف کی دس آیتین وقت سونے کے بچایا جاویگا فتنہ دجال کے سے اور جو کوئی پڑھیگا خاتمہ اسکا وقت سونے کے ہوگا اسکے لیے
نور نزدیک فرق اسکی سے قدم اُسکے تک دن قیامت کے اور ایک روایت میں ہے کہ جسنے پڑھی سورۃ کہف دن جمعہ کے ہوتا ہے کفارہ اسکے لیے
دوسرے جمعہ تک اور ایک میں ہے کہ جس گھر میں پڑھی جاوے سورۃ کہف نہیں داخل ہوتا اُسمین شیطان اُس رات اور فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھین چار رکعتین پیچھے عشا کے پڑھے پہلے دو رکعتون میں قل یا ایہا الکافرون اور قل
ہو اللہ احد اور اخیر کی دو رکعتون میں تبارک الذی اور الم تنزیل السجدہ لکھا جاتا ہے اُسکے لیے ثواب مانند چار رکعتون کے
کہ لیلۃ القدر میں پڑھی ہو اور ایک روایت میں ہے کہ جسنے پڑھی تبارک الذی اور الم تنزیل السجدہ درمیان مغرب اور عشا کے پس گویا کہ قیام کیا
لیلۃ القدر میں اور ایک روایت میں کعب سے کہ جسنے پڑھی رات کو الم تنزیل السجدہ اور تبارک الذی لکھی جاتی ہین اُسکے لیے ستر نیکیان اور دور
کیجاتی ہین اُس سے ستر برائیان اور بلند کیے جاتے ہین اُسکے لیے ستر درجے اور ایک روایت میں ہے کہ جسنے پڑھی الم تنزیل اور تبارک الذی
رات میں لکھتا ہے اُسکے لیے اللہ تعالی ثواب مانند ثواب لیلۃ القدر کے اور روایت کی ابن ضریس اور ابن مردویہ اور خطیب اور بیہقی نے
ابی بکر صدیق سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۃ یٰس نام رکھی گئی ہے توریت میں معمہ کہ شامل ہے بھلائیوں دنیا
اور آخرت کے کو اپنے پڑھنے والے کے لیے اور دور کرتی ہے اُس سے مصیبت دنیا اور آخرت کی اور دفع کرتی ہے اُس سے ہول
آخرت کی اور نام رکھا گیا ہے اسکا رافعہ اور خافضہ یعنی بلند مرتبہ کرتی ہے مومنون کو اور پست کرتی ہے کافرون کو دفع کرتی ہے پڑھنے والے سے
ہر برائی اور روا کرتی ہے اسکی ہر حاجت جو کوئی پڑھے اسکو برابر ہوتی ہے اُسکے لیے بیس حجون کے اور جو کوئی سنے اسکو برابر ہوتی ہے اُسکے
ہزار دینار کے کہ دے فی سبیل اللہ یعنی جہاد میں اور جو کوئی لکھکر پیوے اسکو داخل کرتی ہے اُسکے پیٹ میں ہزار دوائین اور ہزار نور
اور ہزار یقین اور ہزار برکتین اور ہزار رحمتین اور نکال ڈالتی ہے ہر کینہ اور دکھ اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ دوست رکھتا ہون مین کہ سورۃ یٰس میری امت کے ہر انسان کے دل میں ہو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ جسنے دوست رکھی اوپر پڑھنے یٰس کے ہر رات پھر مرگیا شہید ہوکر مرا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی یٰس اول دن
مین روا کیجاتی ہین حاجتین اسکی اور ابن عباس سے ہے کہ کہا جسنے پڑھی یٰس وقت صبح کے دیا جاتا ہے آسانی اُس دن کے شام تک اور
جسنے پڑھی یٰس اول شب مین دیا جاتا ہے آسانی اُس رات کی صبح تک اور بیہقی نے روایت کی ابی قلابہ سے کہ کہا جسنے پڑھی یٰس
مغفرت کی جاتی ہے اسکی اور جسنے پڑھی بحالت بھوک مین سیر ہو جاتا ہے اور جسنے پڑھی یٰس اس حالت مین کہ راہ بھولا ہوا تھا راہ پالیتا
جسنے پڑھی یہ اس حال میں کہ جانور اسکا جاتا رہا تھا پالیتا ہے اسکو اور جسنے پڑھی بوقت کھانے کے کہ ڈرتا تھا کمی کھانے سے
کفایت کرگئی اسکو اور جسنے پڑھا اسکو نزدیک میت کے آسانی کیجاتی ہے اسپر اور جسنے پڑھا اسکو نزدیک ایک عورت کے کہ دشوار تھا

اُسپر ہونا ہے کہ آسانی ہوتی ہو اُسپر اور جسنے پڑھا اُسکو پس گویا کہ پڑھا قرآن گیارہ بار اور ہر چیز کا دل ہو اور دل قرآن کا لیس ہو اور کہا معقری نے
پس نہ پہونچیگی تمکو کوئی چیز قسم خوف یا مطالب کی سلطان یا دشمن سے مگر کہ پڑھتے ہیں پس وہ چیز دفع کیجاویگی تم سے بسبب اُسکے اور فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی لیس اور وہ اسافات دون جمعہ کے پہر سوال کیا اللہ تعالی سے دیتا ہو اللہ تعالی سوال اُسکا اور ابن عباس سے
روایت ہو کہ کہا تھے ہم پہچانتے فارغ ہونا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز سے ساتھ کہنے سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون آخر آیۃ تک کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے کہا پیچھے نماز کے سبحان ربک رب العزۃ آخر آیت تک تین بار پس تحقیق لیا ثواب ساتھ پیمانہ پورے کے
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکو خوش لگے یہ کہ لے ثواب پیمانہ پورے میں دن قیامت کے پس چاہیے کہ کہے یہ آیت سبحان ربک الخ
آخر مجلس اپنی میں جس وقت کہ ارادہ کرے اُٹھنے کا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے دین مجکو سبع طوال یعنی سات سورتیں بڑی کہ
اول قرآن میں ہیں جگہ توریت کے اور دین مجکو الرا آیت والی سورتیں جگہ انجیل کے اور دین مجکو طواسین ساتھ حامیموں تک جگہ زبور کے
اور فضیلت دی مجکو ساتھ حامیموں کے اور مفصل کے نہیں پڑھا اُنکو کسی نبی نے پہلے میرے اور ابن عباس سے ہو کہ ہر چیز کے لیے خلاصہ ہو اور
خلاصہ قرآن کا حامیمیں ہیں اور سمرہ بن جندب سے بطریق مرفوع کے کہ حامیمیں باغ ہیں باغوں جنت کے سے اور فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حامیمیں سات ہیں اور دروازے دوزخ کے بھی سات آوینگے ہر حم انمیں سے کھڑی رہیگی ہر دروازے پر اُن میں سے اور کہیگی
کہ کیگی یا الٰہی نہ داخل کر اس دروازے سے اُسکو کہ ایمان رکھتا تھا مجپر اور پڑھتا تھا مجکو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ ہر درخت کے لیے پھل ہو اور پھل قرآن کے حامیمیں ہیں وہ باغ ہیں مل زائی کرنے والے سیر کرنے والے گھن کے پس جو کوئی دوست رکھے
کہ چرے باغوں جنت کے میں پس چاہیے کہ پڑھے حامیمیں اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ سوتے تھے
بیان تک کہ پڑھتے تبارک الذی اور تنزیل السجدہ اور ایک روایت میں ہو کہ جو کوئی پڑھے شب جمعہ میں حم الدخان اور لیس صبح کرتا ہو اس حال میں کہ بخشش
کیجاتی ہو اُسکے لیے اور ایک روایت میں ہو کہ فرمایا جو کوئی پڑھے حم الدخان شب جمعہ میں یا دن جمعہ میں بناتا ہو اُسکے لیے اللہ تعالی گھر
جنت میں اور ایک روایت میں ہو کہ جسنے پڑھی سورۃ دخان رات جمعہ کے میں صبح کرتا ہو اس حالت میں کہ مغفرت کیجاتی ہو اُسکی اور نکاح
کیا جاویگا اُسکا حوروں سے اور جو کوئی پڑھے سورۃ دخان رات میں بخشے جاتے ہیں پہلے گناہ اُسکے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ جسنے پڑھی الم تنزیل اور لیس اور اقتربت الساعۃ اور تبارک الذی ہوں گے اُسکے لیے نور اور پناہ شیطان سے اور شرک سے اور
بلند کیے جاوینگے اُسکے لیے درجے دن قیامت کے اور ایک روایت میں ہو کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے قد سمع اللہ
ہر رات میں اُٹھاویگا اُسکو اللہ دن قیامت کے اس حال میں کہ منہ اُسکا مانند چودھوین رات کے چاند کے ہوگا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ قاری سورۃ حدید اور واقعہ اور الرحمن کا پکارا جاتا ہو بیچ رہنے والوں آسمان و زمین کے ساکن الفردوس یعنی جنت فردوس
کا اعلی جنت ہو رہیگا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۃ الم نشرح سورۃ الضحی ہو پس پڑھو سبکو اور سکھاؤ اُسکو اولاد اپنی کو اور
ایک روایت میں ہو کہ سکھاؤ اُسکو بی بیوں اپنی کو اور حضرت عائشہ سے ہو کہ کہا عورتوں کو کہ نہ عاجز ہو ایک تمہارے کہ پڑھے وہ واقعہ
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے اخیر سورۃ حشر کا پھر مر جاوے اُس رات میں یا دن میں تو دور کیجاوینگی اُسکی
تمام خطائیں کہ کی ہیں اور حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ جب جگہ پکڑے طرف بچھونے اپنے کے یہ کہ پڑھے سورۃ
حشر اور فرمایا کہ تو مریگا شہید اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پناہ مانگے ساتھ اللہ کے شیطان سے تین بار پھر پڑھے

اخیر سورۃ حشر کا پڑھتا ہے اللہ ستر ہزار فرشتے کو دفع کرتے ہیں اس سے شیاطین جن و انس کو اگر رات کو پڑھتا ہے صبح تک دفع کرتے ہیں اور اگر صبح کو پڑھتا ہے شام تک دفع کرتے ہیں اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھیں حشر کی اخیر آیتیں رات میں یا دن میں پھر مرا اس دن یا رات میں پس واجب ہوئی اُسکے لیے جنت اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوست رکھتا ہوں میں یہ کہ ہو تبارک الذی بیچ دل ہر انسان کے امت میری سے آورد کہا عکرمہ بن سلیمان نے کہ پڑھا میں نے اپنے قرآن اسمعیل کے آگے پس جب پہنچا میں والضحی کو کہا کہ اللہ اکبر کہو نزدیک خاتمہ ہر سورہ کے آخر کلام اللہ تک اسلئے کہ میں نے پڑھا عبد اللہ بن کثیر کے آگے پس جب پہنچا میں والضحی تک کہا تکبیر کہہ آخر کلام اللہ تک اور ابن عباس نے بھی حکم کیا اسکا اور خبر دی ابن عباس نے اور حکم کیا ابی بن کعب نے مجکو اسکا اور خبر دی مجکو ابی نے کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذا زلزلت برابر ہے آدھے قرآن کے اور والعادیات بھی برابر ہے آدھے قرآن کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے رات میں ہزار آیتیں ملیگا اللہ تعالے سے اس حال میں کہ وہ ہنستا ہوگا عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ کون قوت رکھتا ہے ہزار آیتوں پر پس پڑھے بسم اللہ الرحمن الرحیم الھکم التکاثر آخر سورۃ تک اور فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری ہاتھ اسکے میں ہے کہ یہ سورۃ برابر ہے ہزار آیتوں کے اور روایت کی ابو الشیخ نے عظمۃ میں اور ابو محمد سمرقندی نے بیچ فضائل قل ہو اللہ احد کے انس سے کہا آئے یہود خیبر کے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر کہا انہوں نے کہ اے ابو القاسم پیدا کیا اللہ تعالےٰ نے ملائکہ کو نور حجاب سے اور آدم کو گارا سڑنے سے یعنی کیچڑ سڑی ہوئی سے اور ابلیس کو شعلہ آگ سے اور آسمان کو دھوئیں سے اور زمین کو پانی کی جھاگ سے پس خبر دیجئے رب سے اپنے یعنی رب کا ہمیں بتا پس نہ جواب دیا انکو کچھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر لائے اُنکے پاس جبرئیل اس سورۃ کو قل ہو اللہ احد یعنی کہ اللہ ایک ہے نہ اُسکے اصل فرع ہیں اور نہ شریک اللہ الصمد اللہ بے پرواہ ہے نہ کھاتا ہے اور نہ پیتا اور نہ اور احتیاج رکھتا ہے پڑھی ساری سورۃ یہ سورۃ ہے کہ نہ اس میں ذکر جنت کا ہے اور نہ آگ کا اور نہ آخرت کا اور نہ حلال کا اور نہ حرام کا منسوب کیا اسکو اللہ نے طرف اپنے پس یہ خاص اسی کے لیے ہے جس نے پڑھا اسکو تین بار برابر ہوئے ساتھ پڑھنے تمام وحی کے اور جسنے پڑھا اسکو تیس بار نہیں افضل ہوئے گا کوئی اہل دنیا سے اس دن مگر جسنے زیادہ پڑھا ہو اس سے اور جسنے پڑھا اسکو دو سو بار رہیگا جنت الفردوس میں اور جسنے پڑھا اسکو تین بار جس وقت کہ داخل ہو اپنے گھر میں دور ہوتا ہے اس سے فقر اور ایک روایت میں کہ رات گذاری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات کہ پڑھتے تھے اسکو اور بار بار پڑھتے تھے اسکو صبح تک اور ایک روایت میں ہے کہ جسنے پڑھی قل ہو اللہ احد پس گویا کہ پڑھا تہائی قرآن اور ایک روایت میں ہے کہ جسنے پڑھی قل ہو اللہ احد دو سو بار بخشے جاتے ہیں اسکے گناہ دو سو برس کے اور ایک روایت میں ہے کہ جسنے پڑھی قل ہو اللہ احد پچاس بار بخشے جاتے ہیں اسکے گناہ پچاس برس کے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی ہر روز دو سو بار قل ہو اللہ احد لکھی جاتی ہیں اسکے لیے ڈیڑھ ہزار نیکیاں اور دور کیے جاتے ہیں اُس سے گناہ پچاس برس کے مگر یہ کہ ہو اُس پر قرض اور نقل کی ابن سعد اور ابن ضریس اور ابو یعلی اور بیہقی نے دلائل میں انس سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم شام میں پس اُترے جبرئیل اور کہا اے محمد تحقیق معویہ بن معویہ مزنی مر گیا پس آیا دوست رکھتے ہو تم یہ کہ نماز پڑھو اُس پر کہا ہاں پس مارا بازو اپنا زمین پر پس پست ہو گئی اُنکے لیے ہر چیز اور بلند کیا گیا اُنکے لیے جنازہ اسکا پس نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کس چیز سے دیا گیا معویہ یہ فضیلت کہ نماز پڑھی اُس پر دو صفوں نے ملائکہ سے کہ ہر صف میں چھ لاکھ فرشتے تھے کہا جبرئیل نے بسبب پڑھنے قل ہو اللہ احد کے تھا پڑھتا اسکو کھڑے اور بیٹھے اور آتے جاتے اور سوتے لیٹے لیٹے اور ایک روایت میں ہے اسطرح آئی ہے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تبوک میں پس طلوع ہوا آفتاب ایک دن ساتھ روشنی اور شعاع و نور کے

کو زندگی اتنا عجب ہے سو کہ پہلے اسکے پس تعجب کرنے لگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکی روشنی و نور سے کہ ناگہان جبرئیل آگئے پس پوچھا جبرئیل سے
کیا ہوا ہے آفتاب کے نکلا ہے ایسا روشن و نورانی کہ نہیں دیکھا میں نے اسکو کہ نکلا ہو پہلے اس سے کہا یہ اس سبب سے ہے کہ معاویہ بن معاویہ لیثی
مر گیا ہے مدینہ میں آج پس بھیجے اللہ نے طرف اسکے ستر ہزار فرشتے کہ نماز پڑھیں اوپر اسکے کہا کس سبب سے اے جبرئیل کہا تھا بہت پڑھتا قل ہو اللہ
احد کھڑے اور بیٹھے اور چلتے اور اوقات رات اور دن میں بہت پڑھا اسکو اسلیے کہ نسبت ہے تمہارے رب کی اور جو کوئی بیشک اسکو پہچانی
بلند کرتا ہے اللہ اسکے لیے پچاس ہزار درجے اور دور کرتا ہے اس سے پچاس ہزار برائیاں اور لکھتا ہے اسکے لیے پچاس ہزار نیکیاں اور جو کوئی زیادہ
پڑھے اسکو زیادہ دیوے اللہ تعالی ثواب کہا جبرئیل نے پس کیا سمیٹ لوں تمہارے لیے زمین پس نماز پڑھو تم اس پر کہا ہاں پھر نماز پڑھی
حضرت نے اس پر اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین چیزیں ہیں جو کوئی کرے انکو واسطے پورا کرنے ایمان کے داخل ہوگا جس
دروازے جنت کے سے کہ چاہیگا اور نکاح کریگا حوروں سے جس سے چاہیگا جو کوئی معاف کرے قاتل اپنے سے اور ادا کرے
دین چھپے اور پڑھے پیچھے ہر نماز فرض کے دس بار قل ہو اللہ احد پس کہا ابوبکر نے اور اگر ایک کرے ان میں سے یا رسول اللہ فرمایا
ایک کرے ان میں سے یعنی اگر ایک چیز کریگا تو بھی یہی ثواب پاویگا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے قل
ہو اللہ احد ہر دن میں پچاس بار پکارا جاویگا دن قیامت کے قبر اپنی سے اے مدح کرنے والے اللہ کے داخل ہو جنت میں اور ایک
روایت میں ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بھول جاوے بسم اللہ کہنی اپنے طعام پر پس چاہیے کہ پڑھے قل ہو اللہ
احد جب فارغ ہو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے قل ہو اللہ احد جس وقت کہ داخل ہو گھر اپنے میں دور ہوتی ہے
محتاجگی گھر والوں سے اور ہمسایوں سے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل
اچھی صورت میں ہنستے ہوئے خوش اور کہا اے محمد علی اعلی تجھے سلام فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ ہر چیز کے لیے نسب ہے اور نسب میرا
قل ہو اللہ احد ہے پس جو شخص کہ آویگا میرے پاس امت تیری سے اس حال میں کہ پڑھی ہوگی قل ہو اللہ احد ہزار بار کبھی میں
اسکو نشان اپنا اور قائم کروں گا اسکو نزدیک عرش اپنے کے اور شفاعت قبول کروں گا اسکی ستر آدمیوں کے حق میں ان
لوگوں میں سے کہ واجب ہوگا عذاب اور اگر نہ لازم کیا ہوتا میں نے اپنے نفس پر کل نفس ذائقة الموت تو نہ قبض کرتا میں روح اسکی
اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پڑھے بعد نماز جمعہ کے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ
برب الناس سات سات بار بچاوے میں رکھتا ہے اسکو اللہ برائی سے دوسرے جمعہ تک اور ایک روایت میں ہے کہ جسنے پڑھی قل ہو اللہ احد ہزار بار بیچا
پڑھنا اسکا بہتر طرف اللہ کے ہزار گھوڑوں باللگام و بازین سے کہ دیوے فی سبیل اللہ یعنی جہاد میں اور کعب احبار سے ہے کہ کہا کہ جو کوئی
پڑھے قل ہو اللہ احد حرام کرتا ہے اللہ تعالی گوشت اسکے کو آگ پر اور کعب احبار سے یہ بھی آیا ہے کہا کہ جو کوئی مواظبت کرے اوپر پڑھنے قل ہو اللہ
اور آیۃ الکرسی کے دس بار رات دن میں واجب ہے خوشنودی اللہ تعالی کی تیری اور ہوگا ساتھ انبیا کے اور بچایا جاتا ہے
شیطان سے اور ایک روایت میں ہے کہ جو کوئی پڑھے قل ہو اللہ احد ہر نماز فرض کے ہزار بار دیتا ہے اسکو اللہ جو کچھ مانگے اور ایک روایت
میں ہے کہ جو کوئی پڑھے اسکو ہزار بار پس تحقیق مول لے لیا نفس اپنا اللہ سے یعنے آزاد ہوا آگ سے اور ایک روایت میں ہے کہ جو کوئی پڑھے
اسکو دو سو بار ہوتا ہے اسکے لیے ثواب پانسو برس کی عبادت کا اور ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب نکاح کیا حضرت
علی کا حضرت فاطمہ سے منگایا پانی پھر کلی ڈالی اسمیں پھر بلایا علی کو ساتھ اپنے بیٹھے گھر میں اور چھڑکا وہ پانی اسکے گریبان میں اور

و میان دونوں مونڈھوں انکی کے اور اللہ کی پناہ میں دیا انکو ساتھ پڑھنے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے اور ایک روایت میں ہے کہ جسنے پڑھی قل ہو اللہ احد سو بار بعد نماز صبح کے پہلے کلام کرنے کے کسی سے اعمال لکھے جاتے ہیں اسکے لیے اس دن میں عمل پچاس صدیقوں کے

باب بیچ بیان متعلقات پہلے باب کے **الفصل الاول** فصل پہلی

عن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعاهدوا القرآن فوالذی نفسی بیدہ لهو اشد تفصیا من الابل فی عقلها متفق علیہ روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر گیری کرو قرآن کی یعنی ہمیشہ پڑھا کرو تاکہ بھول نہیں قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے کہ البتہ قرآن جلد نکل جانیوالا ہے سینے سے بہ نسبت اونٹ کی رسی سے نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اس اونٹ کی محافظت سے غفلت کرے تو اونٹ رسی میں سے نکل جاتا ہے اسیطرح قرآن اگر نہ پڑھا کرے اسکو اور خبر نہ رکھا کرے تو اس سے بہت زیادہ سینے میں سے نکل جاتا ہے یعنی جلد بھول جاتا ہے سو ملاحظہ رہے **وعن ابن مسعود** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بئس ما لاحدهم ان یقول نسیت آیة کیت وکیت بل نُسّی واستذکروا القرآن فانه اشد تفصیا من صدور الرجال من النعم متفق علیہ وزاد مسلم بعقلها اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بری چیز ہے واسطے ایک انکی کے یہ کہے بھول گیا میں آیت فلانی اور فلانی بلکہ یہ کہے کہ بھلایا گیا اور یاد کرتے رہو قرآن کو کہ وہ جلد جانیوالا ہے سینہ لوگوں کے سے بہ نسبت چارپایوں کے نقل کی بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے کہ بندھے ہوئے ساتھ رسی اپنی کے **ف** بھول گیا کہنا منع ہے کہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ چھوڑ دیا اور بھول گیا میں بسبب بے پروائی کے اور اس کہنے میں کہ بھلا دیا گیا ہے اظہار حسرت اور قصور کا ہے کہ سبب حاصل کرنے سعادت اور نعمت کے ہے **وعن ابن عمر** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما مثل صاحب القرآن کمثل صاحب الابل المعقلة ان عاهد علیها امسکها وان اطلقها ذهبت متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہیں کہ مثل صاحب قرآن کے مانند مثل اونٹ والے کے کہ اونٹ باندھا گیا ساتھ زانو بند کے اگر خبر گیری رکھتا ہے اسکی تھامے رہتا ہے اسکو اور اگر چھوڑ دیتا ہے اسکو چلا جاتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن جندب بن عبد اللہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرؤا القرآن ما ائتلفت علیہ قلوبکم فاذا اختلفتم فقوموا عنه متفق علیہ اور روایت ہے جندب بن عبد اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو قرآن جب تک کہ خواہش کریں اسپر دل تمہارے یعنی جس وقت کہ آپس میں جمعیت ہو یعنی حاصل ہو ملال اور تفرقہ دلوں کا پس کھڑے ہو اس سے یعنی پڑھنا موقوف کرو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا ابن ملک نے کہ جس وقت کہ دل نہ لگے تو نہ پڑھنا افضل ہے بغیر حضور کے پڑھنے سے لیکن یہاں ایک نکتہ ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ عادت کرے اور نفس کو ریاضت میں ڈالے تا بسبب پڑھنے سے ملال نہ ہووے بلکہ خوشی زیادہ ہووے چاہیے کہ کاہل اور آسودہ حال لوگ ورد بانا مشکل نہیں سکتے جلدی ملول ہو جاتے ہیں اور ایک ایسے ہوتے ہیں کہ ایک سیپارہ پڑھنے میں ملول ہوتے ہیں اور ایک ایسے ہوتے ہیں کہ ایک ایک ساتھ ذوق و شوق کے پڑھتے ہیں کہ ملول ہرگز نہیں ہوتے بیچ ان **وعن قتادة** قال سئل انس کیف کانت قراءة النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کانت مدا مدا ثم قرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم یمد ببسم اللہ ویمد بالرحمن ویمد بالرحیم رواه البخاری اور روایت ہے قتادہ سے کہ کہا پوچھے گئے انس کس طرح ہے قرأت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا کہ قرأت دراز تھی کھینچ کے ساتھ پھر پڑھا بسم اللہ الرحمن الرحیم دراز کرتے تھے ساتھ بسم کے یعنی الف اللہ کو مد کرتے تھے اور ساتھ رحمن کے اور ساتھ رحیم کے

ساتھ پڑھو یعنی اسکے بھی الحان کو بغیر طرح اور جو لگا کرتے تھے ساتھ رہبہ کے یعنی یہی کرو کہ یہ افضل یا عارضی نقل کی یہ بخاری نے شعب میں تحقیق قرأة اور لگانے کے ساتھ مراد یہ ہو کہ حضرت مد کرنے حروف مد ولین کو بقدر ضرورت کے اور شرط علوم کی نزدیک ارباب فنون کے اور کہا جس نے کہ حروف مد ساکنہ میں واو الف ہی ہیں جبکہ ما بعد انکے ہمزہ ہو مد کرے بقدر الف کے اور بعضوں نے کہا کہ بقدر دو الفوں کے تا تین الفوں تک اور اوپر بقدر حد کے بقدر ساکن آواز کے بے وقت کے ماننا اور اگر ما بعد انکے تشدید ہو مد کرے بقدر چار الفوں کے اتفاقاً مانند دابۃ کے اور اسی طرح ساکن پڑھے بقدر دو الفوں کے اتفاقاً مانند صاد اور طٰس کے اور اگر ما بعد انکے غیر ان حروف کے ہو مد کرے مگر پڑھ کھینچنا انکے [illegible] اور مراد بسم اللہ کے اسی غلیہ کے ہیں ۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِشَیْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِیٍّ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْاٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں سنا اللہ تعالیٰ کسی چیز کو مانند سننے کے آواز نبی کو خوش آوازی سے پڑھتا ہو قرآن نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی قبول نہیں کیا اور دوست نہیں رکھتا کسی چیز کو ان چیزوں میں سے کہ سنی جاتی ہیں جیسا کہ دوست رکھتا ہے اور قبول کرتا ہے آواز نبی کو کہ خوش آوازی سے پڑھتا ہو قرآن ۔ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِشَیْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِیٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ یَجْھَرُ بِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کان رکھتا ہے اللہ یعنی نہیں قبول کرتا کسی چیز کو جیسا کہ کان رکھتا ہے واسطے نبی کے کہ خوش آوازی کرے ساتھ قرآن کے اس حال میں کہ پکار کر پڑھے اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ۔ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہمارے کامل طریقہ پر وہ شخص کہ خوش آوازی کرے ساتھ قرآن کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی خوب ہے خوش آوازی کرنی قرآن پڑھنے میں بشرطیکہ تغیر حروف کی یا حرکت کی یا مد کی یا شد کی یا اس طرح سے ہو اور راگ کے طور پر بھی ہو اور جو شخص کہ پڑھے قرآن کو جان کر راگ میں تو حرام ہے پڑھنا اور سننا چاہیے اور لانا ہے من الشروع ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ اقْرَأْ عَلَیَّ قُلْتُ اَقْرَأُ عَلَیْکَ وَعَلَیْکَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَہٗ مِنْ غَیْرِیْ فَقَرَأْتُ سُوْرَۃَ النِّسَآءِ حَتّٰی اَتَیْتُ اِلٰی ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ بِشَھِیْدٍ وَّجِئْنَا بِکَ عَلٰی ھٰٓؤُلَآءِ شَھِیْدًا قَالَ حَسْبُکَ الْاٰنَ فَالْتَفَتُّ اِلَیْہِ فَاِذَا عَیْنَاہُ تَذْرِفَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کہ منبر پر تھے پڑھو روبرو میرے کہا میں نے پڑھوں میں روبرو آپ کے حالانکہ آپ پر اترا قرآن فرمایا تحقیق میں دوست رکھتا ہوں یہ کہ سنوں قرآن غیر اپنے سے کہا میں نے پڑھا سورہ نساء یہاں تک کہ پہنچا میں اس آیت تک پس کیا کرینگے یہود وغیرہ جس وقت کہ لاوینگے ہم ہر امت میں سے ایک گواہ یعنی انکے نبیوں کی گواہی دیگا نبی انکا اور لاوینگے تجھکو اسے محمد اوپر ان لوگوں کے گواہ فرمایا حضرت نے بس موقوف کر پڑھنا اب یعنی اسلئے کہ میں مشغول ہوتا ہوں ساتھ فکر کرنے کے اسمیں پھر التفات کیا میں نے طرف حضرت کے پس ناگہاں آنکھیں حضرت کی آنسو بہاتی تھیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** آپ پر آثار گریہ کا ظاہر ہوا یعنی قرآن پڑھنا حق آپ ہی کا ہے کیونکہ آپ پر اتارا گیا ہے اور آپ ہی سے ہم نے پڑھا ہے اور میں دوست رکھتا ہوں یعنی بعضے وقت کہ حاصل ہوتا ہے مجھکو حالت کہ اسمیں سکوت جیسے کہ کہا گیا ہے من عرف اللہ کل لسانہ اور ایک حالت عارف کی اور مبنی ہے کہ اسکے حق میں یوں کہا گیا ہے من عرف اللہ طال لسانہ حاصل یہ کہ بعضے وقت عارف حالت تحیر میں ہوتا ہے سکوت کرتا ہے اور بعضے وقت ہوشیار ہوتا ہے

خلائق و معاملت وغیرہ بیان کرتا ہے اور سورتے مختصر میں فائدہ یہ ہے کہ معانی خوب سمجھ میں آتے ہیں اور فکر اور سوچ کامل ہوتی ہے اور مقصود آیت مذکورہ سے یاد دلانا دن قیامت کا ہے اسلئے حضرت ہول اس دن کا اور ضعف اپنی امت ضعیفہ کا یاد کر کے بوڑھے ہو گئے حضرت نے شفقت اور عنایت فرمائی امت کے بیچ صلی اللہ علیہ الف الف صلوۃ کلما ذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرہ الغافلون

ع ج، وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ آللّٰهُ سَمَّانِيْ لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ابی بن کعب کے کہ تحقیق اللہ تعالی نے حکم کیا مجھکو یہ کہ پڑھوں تجھ پر قرآن عرض کیا ابی بن کعب نے کیا اللہ تعالی نے نام لیا میرا روبرو آپ کے فرمایا کہ ہاں کہا ابی نے تحقیق ذکر کیا گیا میں نزدیک پروردگار عالموں کے فرمایا کہ ہاں پس بہے آنسو دونوں آنکھوں ابی کے سے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ حضرت نے فرمایا ابی کو تحقیق اللہ نے حکم کیا مجھکو یہ کہ پڑھوں تجھ پر سورۃ لم یکن الذین کفروا کہا ابی نے کیا نام لیا ہے میرا فرمایا ہاں پس روئے ابی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابی بن کعب سب صحابہ میں بڑے قاری تھے کہ حضرت نے انکے حق میں فرمایا تھا اقرأکم ابی یعنے بڑے قاری تم میں ابی ہیں اور اللہ تعالے نے نام لیا میرا یعنی خاص میرا ہی نام لیا یہ بات بسبب عاجزی اور کم نامی اپنی کے اور از راہ تعجب کے کہی کہ میں کہاں لائق اس مرتبہ کے ہوں یا از راہ ذوق و لذت کے کہی کہ یہ مرتبہ مجھکو عطا ہوا اور رونا ابی کا سبب حاصل ہونے خوشی کے تھا کہ وقت لذت و وصال محبوب کے آتا ہے اور حقیقت میں غم آنکھوں کی راحت ہے باعتبار ظاہر اور خاص لم یکن ہی پڑھنے کا اسلئے حکم ہوا کہ خوبیوں اور فوائد اسمیں بہت ہیں کہ اصول دین کے اور وعدہ وعید اور اخلاص وغیرہ مذکور ہیں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے پڑھنا قرآن کا ماہر قرآن اور اہل علم و فضل کے آگے اگرچہ قاری افضل ہو سننے والے سے ج ق وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْاٰنِ فَاِنِّيْ لَا اٰمَنُ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کرنے سے مع قرآن کی طرف ملک دشمن کے یعنے دار الحرب کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں ہے کہ نہ سفر کرو مع قرآن کے اسلئے کہ تحقیق میں نہیں امن پاتا اس سے کہ لیوے اسکو دشمن ف اگر کوئی کہے کہ لکھنا قرآن کا مصحف میں آنحضرت کے زمانے میں نہ تھا بلکہ بعد حضرت کے زمانے صحابہ کے مشہور ہوا پس یہ کیونکر ہے کہ حضرت نے منع کیا سفر کرنے سے ساتھ قرآن کے جواب یہ ہے کہ اگرچہ تمام قرآن مصحف میں نہ لکھا گیا تھا ولیکن جو کچھ نازل ہوتا ہر کوئی اپنے لئے صحیفوں میں لکھ رکھتے ہو دیتا یا یہ خبر غیب کی دی کہ بعد میرے زمانے کے جو لکھا جاویگا اسکو ساتھ نہ لیجاویں کفار کے ملک میں اور کہا بعضے علماء نے کہ ساتھ لیجانا کلام اللہ کا طرف دار الکفر کے مکروہ ہے اور اگر کوئی خط کفار کو بھیجے اور اسمیں آیت لکھے تو مضائقہ نہیں اسلئے کہ حضرت نے ہرقل کے خط میں یہ آیت لکھی تھی تعالوا الی کلمۃ الخ واللہ اعلم ع ج الْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَلَسْتُ فِيْ عِصَابَةٍ مِّنْ ضُعَفَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِّنَ الْعُرْيِ وَقَارِئٌ يَّقْرَاُ عَلَيْنَا اِذْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَيْنَا فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَتَ الْقَارِئُ

فسلم ثم قال ما کنتم تصنعون قلنا کنا نستمع الی کتاب اللہ فقال الحمد للہ الذی جعل من امتی من امرت ان اصبر نفسی معہم قال فجلس وسطنا لیعدل بنفسہ فینا ثم قال بیدہ ھکذا فتحلقوا وبرزت وجوھہم لہ فقال ابشروا یا معشر صعالیک المہاجرین بالنور التام یوم القیمۃ تدخلون الجنۃ قبل اغنیاء الناس بنصف یوم وذلک خمسمائۃ سنۃ رواہ ابوداؤد روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا بیٹھا میں بیچ ایک جماعت غربا مہاجرین کے یعنی اصحاب صفہ کے اور تحقیق بعضے اُنکے البتہ اوٹ کرتے تھے ساتھ بعضے کے بسبب ننگے ہونے کے اور پڑھنے والا پڑھتا تھا قرآن ہم پر کہ ناگہان آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کھڑے ہوئے ہم پر پس جبکہ کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چپ رہا پڑھنے والا پھر سلام علیک کی حضرت نے پھر فرمایا حضرت نے کیا کرتے تھے تم عرض کیا ہم نے سنتے تھے ہم کتاب اللہ فرمایا سب تعریف ہے اللہ کو کہ پیدا کیا امت میری سے وہ شخص کہ حکم کیا گیا میں یہ کہ ٹھہراؤں میں نفس اپنے کو ساتھ اُنکے کہا راوی نے پھر بیٹھ گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے بیچ نہ کسی کے پہلو میں تاکہ برابر کریں ذات شریف اپنے کو ہم میں پھر اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے اسطرح یعنی اشارہ کیا حلقہ کر بیٹھو پس حلقہ باندھا اور ظاہر ہوئے منہ اُنکے واسطے حضرت کے پس فرمایا خوشوقت ہو اے گروہ مفلس مہاجرین کے ساتھ نور پورے کے دن قیامت کے داخل ہوگے جنت میں پہلے دولتمندوں سے آدھے دن اور یہ آدھا دن ہوگا پانسو برس کا نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اور تحقیق بعضے اُنکے الخ یعنی جس پاس کپڑا کم تھا بہ نسبت کپڑے یار اُسکے کہ وہ پیٹھ پیچھے یار اپنے کے پردہ کرنے کے لیے اور مراد ننگے ہونے سے ننگا ہونا سوای ستر کے ہے اور پردہ اسلیے کرتے تھے کہ آدمیت مقتضی نہیں اسکی کہ کھولے اس چیز کو کہ عادت اسکے کھولنے کی نہیں اور مقصود آپ کا بیان کرنا فقر و احتیاج اُنکی کا ہے کہ کپڑا بھی درست بدن پر نہ رکھتے تھے اور اس سبب سے آپس میں ملکر بیٹھتے تا ایک طرح کی پوشیدگی حاصل ہو اور پھر سلام علیک کی حضرت نے اس سے معلوم ہوا کہ سلام علیک کرنی قرآن کے پڑھنے والے سے مکروہ نہیں جیسے کہ فقہ میں مذکور ہے اور لکھا ہے علماء نے کہ اگر کوئی سلام علیک کرے قرآن پڑھنے والے سے تو جواب اُسکا لازم نہیں اور کیا کرتے ہو حضرت نے پوچھا اُنسے جان بوجھ کر تاکہ بشارت دیں اُنکا جواب سنکر اور حکم کیا گیا میں الخ یہ اشارہ ہے اس آیت کی طرف واصبر نفسک مع الذین یدعون ربہم آخر آیت تک اور معنی لیعدل الخ کے یہ ہیں کہ تاکہ ہوں عدل کرنے والے ساتھ ٹھہرانے نفس اپنے کے بیچ ان کے یعنی تاکہ قریب سب سے برابر ہو اور طیبی نے یہ معنی لکھے ہیں کہ تاکہ برابر کریں ذات شریف اپنی کو درمیان ہمارے اور ممتاز ہوں ہم سے اور پس حلقہ باندھا یعنی سامنے چہرہ مبارک حضرت کے آئے اور ظاہر ہوئے منہ اُنکے یعنی اسطرح بیٹھے کہ دیکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک کے منہ کو اور ساتھ نور پورے کے یعنی اشارہ ہے طرف اسکے کہ نور اغنیا کا تمام نہیں ہونے کا پورا اسلیے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے دوست رکھا آخرت اپنی کو ضرر پہونچایا دنیا اپنی کو اور جسنے دوست رکھا دنیا اپنی کو ضرر پہونچایا آخرت اپنی کو پس اختیار کرو باقی کو فانی پر یعنی آخرت کو دنیا پر اور پہلے دولتمندوں سے جانا چاہیے کہ مراد فقراء سے فقراء صالح و صابر ہیں اور دولتمندوں سے دولتمند صالح اور شاکر ادا کرنے والے حق اموال اپنے کے ہیں وہ کھڑے کیے جاوینگے میدان حشر میں حساب کے لیے کہ کہاں سے حاصل کیا مال اور کہاں صرف کیا اس سے معلوم ہوا کہ حصہ فقراء کا قیامت میں زیادہ ہوگا حصہ اغنیاء سے دنیا کے برابر یعنی اغنیا نے لذت راحت دنیا میں اور وہ محروم رہے اُس سے ﴿ وعن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زینوا القرآن باصواتکم رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجۃ والدارمی روایت ہے براء بن عازب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم نے زینت دو قرآن کو ساتھ آوازون اپنی کی نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** مراد زینت دینے سے یہ ہے کہ تبدیل و تجوید سے اور نرمی آواز سے پڑھنا لیکن بیچ پڑھنا قرآن کا اسطرح کہ زیادتی اور نقصان ہو حرفون مین یا حرکات مین حرام ہے اسطرح کا پڑھنے والا فاسق ہوتا ہے اور سننے والا گنہگار اور واجب ہے اس شخص کو منع کرنا اسواسطے کہ بہت بڑی بدعت ہے **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِئٍ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَجْذَمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے سعد بن عبادہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی شخص کہ پڑھے قرآن پھر بھول جاوے اسکو مگر ملاقات کریگا اللہ سے دن قیامت کے کٹا ہوا ہاتھ نقل کی یہ ابوداود اور دارمی نے **ف** بھولنا ہمارے نزدیک یہ ہے کہ دیکھکر بھی نہ پڑھ سکے اور امام شافعی کے نزدیک یہ ہے کہ یاد کیا ہوا یاد نہ پڑھ سکے یا معنی یہ ہین کہ چھوڑ دے پڑھنا اسکا بھولے یا نہ بھولے بیچ ع • یا بھولنا استعداد والے کا یہ ہے کہ یاد کیے ہوئے کو یاد نہ پڑھ سکے اور بھولنا غیر استعداد والے کا یہ ہے کہ دیکھکر بھی نہ پڑھ سکے اور اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کو بعد سیکھنے کے اور یاد کرنے کے بھولنا بہت گناہ ہے پس چاہیے کہ اسکے پڑھنے سے تغافل نہ کرے اور ہمیشہ اور بہت پڑھتا رہے • مولانا **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے یہ کہ رسول خدا نے درود ہو جیو اللہ کا انپر اور سلام فرمایا کہ نہین سمجھا یعنی خوب نہین سمجھا وہ شخص کہ پڑھا یعنی ختم کیا قرآن کم تین رات سے نقل کی یہ ترمذی نے اور ابوداود اور دارمی نے **ف** کہا طیبی نے مراد یہ ہے کہ سمجھا ظاہر معانی قرآن کے اور دقائق قرآن کے سمجھنے کو عمرین بھی نہین کفایت کرتین بلکہ ایک مسئلے کے بھی دقائق نہین سمجھ سکتا اور مراد نفی سمجھ کی ہے نہ نفی ثواب کی پھر سمجھین متفاوت ہین لوگون کی اتنی جاننا چاہیے کہ عمل کیا ہے ظاہر حدیث پر ایک جماعت نے سلف سے کہ ختم کرتے قرآن تین دن مین ہمیشہ اور مکروہ جانتے ختم کرنا تین دن سے کم مین وہ یہ سمجھے ہین کہ یہ حکم مختلف ہے باعتبار اشخاص کے یا یہ کہ نفی فہم کی کی ہے نہ نفی ثواب کی واللہ اعلم • مولانا • اور اوروں نے نہین عمل کیا اسپر پس ختم کرتے تھے ایک جماعت ایک رات دن مین ایک بار اور بعضے دو بار اور بعضے تین بار اور بہتون سے ایک رکعت مین بھی ختم کرنا ثابت ہوا ہے اور بعضے دو مہینے مین ایک ختم کرتے اور بعضے ہر مہینے مین اور بعضے دس دن مین اور بعضے سات دن مین اور اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل اسی پر تھا اور روایت کی ہے بخاری اور مسلم نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبداللہ بن عمرو کو کہ پڑھ سات دن مین اور نہ زیادہ کر اسپر اور اسکو ختم الاحزاب کہتے ہین اور صحیح تر ترتیب اسکی فمی بشوق ہے یعنی ملا علی ہروی نے اسلیے لائی کہ بعضون نے ختم الاحزاب اسکو لکھا ہے کہ روز جمعہ کے اول قرآن سے اخیر سورہ مائدہ تک پڑھے اور روز ہفتہ کے انعام سے آخر سورہ توبہ تک اور اتوار کو یونس سے آخر مریم تک اور پیر کو طہ سے آخر قصص تک اور منگل کو عنکبوت سے آخر ص تک اور بدھ کو زمر سے آخر رحمن تک اور جمعرات کو واقعہ سے آخر قرآن تک پڑھے واسطے قضاے اکثر حاجات کے اس ختم کو مجرب لکھا ہے علما نے اور اسیطرح ختم فمی بشوق کو واسطے کشائش رزق کے اور اور حاجات دلائل کے مجرب کہا ہے اور اسکو بھی جمعہ سے شروع کرنے کو کہا ہے کذا فی المغنی الطالب حاصل اسکا یہ ہوا کہ ختم فمی بشوق اور ہے اور ختم الاحزاب اور اور ملا علی کے قول کا حاصل یہ ہے کہ ختم احزاب کے کئی قسمین ترتیبین علما نے نقل کی ہین لیکن صحیح تر ترتیب اسکی فمی بشوق ہے پس دونون ایک ہی ہوئے ترتیب اسکی فمی بشوق ہے یعنی سات منزلین سات دن مین اسطرح پڑھے کہ انکے سرون پر حروف فمی بشوق کے

واقع ہوئی بیان اسکا یہ ہے کہ ف سے اشارہ ہے طرف سورۂ فاتحہ کے اور میم سے طرف مائدہ کے اور ی سے طرف یونس کے اور ب سے
طرف بنی اسرائیل کے اور شین سے طرف شعرا کے اور واو سے طرف والصافات کے اور ق سے طرف سورۂ ق کے یہ ترکیب حضرت علی کی طرف نسبت
کرتے ہیں کہ اُن سے منقول ہے اور کہا نووی نے کہ مختار یہ ہے کہ مختلف ہے ساتھ اختلاف اشخاص کے پس جسکو کہ دقائق و معارف خوب سوجھتے ہوں کلام
اللہ کے وہ اقتصار کرے اسقدر پر کہ حاصل ہو کمال فہم اُس چیز کا کہ پڑھے اور جو کوئی مشغول ہو علم کے پھیلانے میں یا جھگڑوں کے فیصلہ کرنے
پس وہ اکتفا کرے اسقدر پر کہ نہ باز رکھے اس سے اور جو کہ تحصیل علم اور حاصل کرنے نفقہ اہل و عیال کے میں مشغول ہو اُسکے لیے بھی یہی
حکم ہے اور جو کہ ان میں سے نہ ہو پس بہت پڑھے جسقدر پڑھ سکے بشرطیکہ حد ملال اور سرعت قراۃ کو نہ پہونچے ۔ ع ج ۔ وَعَنْ عُقْبَةَ
ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ
بِالصَّدَقَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے
عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پکار کر پڑھنے والا قرآن کا مانند ظاہر دینے والے صدقہ کے ہے اور چھپا کے
پڑھنے والا قرآن کا مانند چھپا کے دینے والے صدقہ کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے ف
یعنی چھپا کے صدقہ نفل سے ثواب زیادہ ہے بہ نسبت ظاہر دینے کے پس اسیطرح چھپا کے پڑھنا افضل ہے پکار کر پڑھنے سے کہا طیبی نے کہ حدیثیں
پکار کر پڑھنے کی فضیلت میں بھی آئی ہیں اور چھپا کے پڑھنے کی فضیلت میں بھی پس تطبیق انمیں یہ ہے کہ چھپا کے پڑھنا افضل اُسکے لیے ہے کہ ڈرتا
ریا سے اور پکار کر پڑھنا افضل ہے اُسکے لیے کہ نہ ڈر رکھتا ہو ریا کا بشرطیکہ نہ ایذا دے کسی کو نمازیوں میں سے یا سوتے ہوؤں میں سے
یا اور کسی کو اور پکار کر پڑھنا افضل اسلیے ہے کہ اُسکا نفع اوروں کو بھی پہونچتا ہے کہ لوگ سنتے ہیں یا سیکھتے ہیں یا ذوق پاتے ہیں
یا افضل اسلیے ہے کہ پکار کر پڑھنا شعار دین سے ہے اور بیدار کرتا ہے قاری کے دل کو اور طرف کسی طرف دھیان بٹنے نہیں دیتا اُسکا اور
دور کرتا ہے نیند کو پڑھنے والے کے دل سے اور اوروں کو شوق دلاتا ہے عبادت کا پس جسکو ان تینوں میں سے کوئی نیت حاصل ہو
پکار کر پڑھنا اُسکو افضل ہے ۔ ع ۔ وَعَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ
مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ ۔ اور روایت ہے صہیب سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ایمان لایا ساتھ قرآن کے وہ شخص کہ حلال جانا حرام اُسکے کو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث
نہیں اسناد اسکی قوی ہے ف جسنے حلال جانا اُس چیز کو کہ حرام کیا اللہ نے وہ کافر ہوا مطلق یا معنی یہ ہیں کہ ایمان کامل قرآن پر نہ لایا
وہ شخص کہ معاملہ حلال کا سا کیا ساتھ اُن چیزوں کے کہ حرام ہیں قرآن میں یعنی مرتکب ہوا حرام و ممنوع چیزوں قرآن کا حق بجا لانے
قرآن پر یہ ہے کہ عمل کرے اُسپر جیسے کہ حق محبت یہ ہے کہ متابعت کرے محبوب کی ۔ ع ج ۔ وَعَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ
مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً
مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے لیث بن سعد سے کہ نقل کی ابن ابی ملیکہ سے
اُسنے نقل کی یعلی بن مملک سے یہ کہ اُسنے پوچھا ام سلمہؓ سے حال قراۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پس ام سلمہؓ نے بیان کی قراۃ واضح
حرف حرف جدی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے ف یعنے حضرت اسطرح پڑھتے تھے کہ ممکن تھا گننا حرفوں
قراۃ کی کا مراد یہ ہے کہ خوب ترتیل سے بطور تجوید کے پڑھتے تھے اور کہا طیبی نے کہ بیان کرنا ام سلمہ کا محتمل دو وجہ کو ہے ایک یہ

یہ ہو کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت اس اس طرح پڑھتے تھے اور دوسرا یہ کہ ام سلمہؓ نے پڑھی قرأۃ ترتیل سے جیسے حضرت پڑھتے تھے کہا ابن عباس نے کہ پڑھنا میرا ایک سورۃ کو ترتیل سے محبوب تر ہے میرے نزدیک سارے قرآن کے پڑھنے سے بغیر ترتیل کے۔ وَعَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهٗ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُوْلُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ يَقِفُ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَقَالَ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ اللَّيْثَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ اَصَحُّ اور روایت ہے ابن جریج سے کہ نقل کی ابن ابی ملیکہ سے اُنہے نقل کی ام سلمہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جدا جدا پڑھتے تھے اپنی قرأۃ پڑھتے تھے الحمد للہ رب العالمین پھر ٹھہر جاتے پھر پڑھتے الرحمن الرحیم پھر ٹھہرتے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا نہیں سند اسکی متصل اسلیے کہ لیث نے روایت کی یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے اُنہے نقل کی یعلی بن مملک سے اُنہے نقل کی ام سلمہؓ سے یعنی بیچ میں پہلی حدیث میں گر گیا اور حدیث لیث کی کہ متصل ہے صحیح تر ہے ف کہا بعضوں نے کہ یہ روایت نہیں ہے لائق حجت کے اور نہیں پسند کیا تھا اسکو اہل بلاغت اور وقف ناعم مالک یوم الدین پر ہے اسلیے کہا کہ حدیث لیث کی صحیح تر ہے ذکر کیا طیبی اور جمہور کے نزدیک جیسے مثل ایسی آیتوں کے کہ متعلق ہیں آپس میں وصل اولیٰ ہے اور جزری کہتے ہیں کہ مستحب ہے وقف اور دلیل پکڑی ہے واسطے ساتھ اسی حدیث کے اور اسی پر ہیں اور شافعیہ ہیں اور جمہور کے جواب یہ دیا ہے کہ یہ وقف اسلیے تھا کہ تا معلوم کرا دیں سننے والوں کو سرے آیتوں کے واللہ اعلم و علمہ اتم۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَفِيْنَا الْاَعْرَابِىُّ وَالْعَجَمِىُّ فَقَالَ اقْرَءُوْا فَكُلٌّ حَسَنٌ وَسَيَجِيْءُ اَقْوَامٌ يُقِيْمُوْنَهٗ كَمَا يُقَامُ الْقِدْحُ يَتَعَجَّلُوْنَهٗ وَلَا يَتَاَجَّلُوْنَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت ہے جابرؓ سے کہا نکلے ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم پڑھتے تھے قرآن اور ہم میں گنوار اور عجمی پس فرمایا پڑھو ہر ایک شخص اچھا پڑھتا ہے اور آویں گی ایک قوم سیدھا کریں گے قرآن کو جیسا سیدھا کیا جاتا ہے تیر جلدی کریں گے بدلے قرآن کے دنیا میں اور دیر کریں گے آخرت پر نقل کی ابو داؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف عجمی یعنی سوائے اہل عرب کے فارسی اور رومی اور حبشی مانند سلمان اور صہیب اور بلال کے تھی اور قرأۃ اُن گنواروں کی اور عجمیوں کی مانند اہل عرب کے نہ تھی باوجود اسکے حضرت نے فرمایا کہ تم سبکی قرأۃ اچھی اور لائق ثواب کے ہے اسلیے کہ آپ تم نے آخرت کو دنیا پر اختیار کیا اور آراستہ کرنے لفظوں میں کچھ ضرر نہیں اور تمہارے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے کہ سیدھا کریں گے قرآن کو جیسا سیدھا کیا جاتا ہے تیر یعنی خوب سنوار لیں گے الفاظ اور کلمات قرآن کو اور تکلف کریں گے رعایت مخرجوں میں واسطے دکھانے اور سنانے اور فخر اور شہرت کے جلدی کریں گے بدلے قرآن کے دنیا میں اور دیر کریں گے آخرت یعنی دنیا کے فائدے کے لیے پڑھیں گے آخرت کے ثواب سے کچھ غرض نہیں رکھیں گے پس وے کہ آخرت پر ترجیح دیں گے اور دین کو بدلے دنیا کے بیچیں گے حاصل یہ کہ قرآن کے پڑھنے میں غور و فکر اور فکر کرنا اسکے معانی میں بہتر ہے الفاظ مخارج سے نکالنے اور خوش آوازی سے پڑھنا کچھ کام نہیں آتا ہے۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا وَاِيَّاكُمْ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْعِشْقِ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ وَسَيَجِيْءُ بَعْدِىْ قَوْمٌ يُرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْاٰنِ تَرْجِيْعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ مَفْتُوْنَةٌ قُلُوْبُهُمْ وَقُلُوْبُ الَّذِيْنَ يُعْجِبُهُمْ شَاْنُهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِىْ كِتَابِهٖ اور روایت ہے حذیفہ

کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو قرآن بطور عرب کے اور آوازوں انکی سے اور بچو تم طور اہل عشق کے سے اور طور اہل
کتابوں کے سے اور آویگی پیچھے میرے ایک قوم کہ بنا کر پڑھینگے قرآن مانند بنانے راگ کے اور نوحہ کے حال یہ ہوگا کہ نہ پڑھیگا
قرآن حلقوں انکی سے یعنی قبول نہیں ہونے کا فتنہ میں پڑے ہونگے دل انکے اور دل ان لوگوں کے کہ اچھا لگیگا انکو پڑھنا انکا نقل کی
بیہقی نے شعب الایمان میں اور رزین نے کتاب اپنی میں ف بطور عرب کے اہل عرب بلا تکلف پڑھتے ہیں اپنے دل کی امنگ سے
بغیر رعایت قوانین موسیقی کے اسطرح تم بھی پڑھو اور لفظا و صوتا علت تغیر نہ ہو اور بچو طور اہل عشق کے سے انکے یعنی جو کہ عاشق ہیں اپنے محبوب پر
اور شعر پڑھتے ہیں اور رعایت قواعد موسیقی کی کرتے ہیں انکے طور پر قرآن نہ پڑھو اور یہود و نصاری بھی اپنی کتابوں کو پڑھتے تھے اسی
طرح پڑھنے سے بھی حضرت نے منع فرمایا اور فتنہ میں پڑے ہونگے دل انکے یعنی مبتلا ہونگے حب دنیا میں اور لوگوں کے اچھا کہنے میں
۵ ج ۵ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ
فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْاٰنَ حُسْنًا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے براء ابن عازب سے کہا سنا میں نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اچھی طرح پڑھو قرآن کو ساتھ اپنی آوازوں کے یعنی ترتیل و خوش آوازی سے پڑھو اسلیے کہ آواز اچھی بڑھا
کرتی ہے قرآن میں خوبی نقل کی یہ دارمی نے وَعَنْ طَاؤُسٍ مُرْسَلًا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ
اَحْسَنُ صَوْتًا لِلْقُرْاٰنِ وَاَحْسَنُ قِرَاءَةً قَالَ مَنْ اِذَا سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ اُرِيْتَ اَنَّهُ يَخْشَى اللّٰهَ قَالَ طَاؤُسٌ وَكَانَ
طَلْقٌ كَذٰلِكَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے طاؤس سے بطریق ارسال کے کہا پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا آدمی
ہے بہت خوب آواز والا واسطے پڑھنے قرآن کے اور بہت خوب پڑھنے میں یعنی لحاظ و ترتیل کے فرمایا وہ
شخص کہ جسوقت سنے تو اسکو پڑھتے گمان کرے تو یہ کہ وہ ڈرتا ہے اللہ سے کہا طاؤس نے اور تھا طلق ایسا ہی نقل کی یہ دارمی نے ف
دو ٹوک ظاہر ہو شدت خوف ہی سے دل پر تاثیر ہو انکے پڑھنے کی یا ظاہر ہوں اوپر نشانیاں خوف الہی کی مانند متغیر ہونے رنگ کے اور کثرت بکا کے
اور طلق تابعی تھے اور مؤلف نے لکھا ہے کہ صحابی تھے ۵ ج ۵ وَعَنْ عُبَيْدَةَ الْمُلَيْكِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْاٰنَ وَاتْلُوْهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ مِنْ اٰنَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَفْشُوْهُ
وَتَغَنَّوْهُ وَتَدَبَّرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَلَا تُعَجِّلُوْا ثَوَابَهُ فَاِنَّ لَهُ ثَوَابًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے عبیدہ ملیکی سے
اور تھے وہ صحابی حضرت کے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے اہل قرآن نہ تکیہ کرو قرآن سے اور پڑھو قرآن کو حق پڑھنے
اسکے کا اوقات رات اور اوقات دن کے بیچ میں اور ظاہر کرو قرآن کو اور آواز خوش میں پڑھو اسکو اور فکر کرو اس چیز میں کہ اسمیں ہے تاکہ
تم مطلب یاب ہو اور نہ جلدی کرو ثواب اسکے کی یعنی دنیا میں اسکا بدلا نہ چاہو اسلیے کہ واسطے اسکے ہے ثواب بڑا آخرت میں نقل کی
بیہقی نے شعب الایمان میں ف نہ تکیہ کرو قرآن سے یعنی غافل نہ ہو تلاوت قرآن سے اور ادائے حقوق اسکے سے بلکہ پڑھا کرو
اور حق بھی ادا کیا کرو کہ حروف اچھی طرح ادا کرو اور سمجھو معانی اسکے اور عمل کرو اسپر اور کہا ابن حجر نے کہ حرام ہے تکیہ کرنا قرآن کو اور
پاؤں پھیلانے اسکی طرف اور رکھنا کسی چیز کا اسپر اور پیٹھ کرنی اسکی طرف اور روندنا اسکو اور پھینک دینا اسکو اور مکروہ ہے خیال
کمال انہیں اور بعض مالکیہ کے نزدیک حرام ہے اور پڑھو حق پڑھنے اسکے کا حق پڑھنے اسکے میں چار باتیں چاہییں ایک تو یہ کہ لفظوں کو
درست پڑھنا اور دوسرے معنوں کو سمجھنا اور تیسرے مضمون کا مقصد سمجھنا اور چوتھے اسکے موافق عمل کرنا اور ظاہر کرو یعنی پکار کر پڑھو اور

تسلیم کرو اور عمل کرو اور لکھو اسکو اور تعظیم کرو اور فکر کرو یعنی جو آیتیں عجب کی ہیں اور وعید کی اور مہل کی باتیں خوب فکر کرو مع
مولانا **باب ف** اکثر نسخوں میں نہ باب لکھا ہے بعض میں باب ہے بیچ بیان اور متعلقات قرآن کے اور بعضے نسخوں میں ہے باب
اختلافات القرآن وجمع القرآن یعنے باب ہے بیچ بیان اختلافات قرأۃ اور لغات اسکی کے اور جمع کرنے قرآن کے اور مراد جمع
قرآن سے لکھنا اسکا ہے ایک مصحف میں بیچ ج۲ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ
هِشَامَ بْنَ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَؤُهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَاَنِيْهَا فَكِدْتُ
اَنْ اَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَمْهَلْتُهٗ حَتّٰى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهٗ بِرِدَائِهٖ فَجِئْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَأْتَنِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَرْسِلْهُ اِقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُهٗ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيْ
اِقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہا سنا میں نے ہشام بن حکیم بن حزام سے کہ پڑھتے سورۂ فرقان غیر اسکے کہ پڑھتا تھا میں
اور تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑھاتے تھے مجھکو وہ سورۃ پس قریب تھا میں کہ جلدی کروں اسپر یعنے لڑوں اس سے پہلے
تمام کرنے کے پھر مہلت دی میں نے اسکو یہاں تک کہ فارغ ہوا پڑھنے سے پھر ڈالی میں نے اسکی گردن میں چادر اسکی اور کھینچا اسکو
پھر لایا میں اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق میں نے سنا ہے اس سے کہ پڑھتا ہے سورۂ فرقان اور طرح
اس طرح کے کہ پڑھائی آپنے مجھکو وہ سو پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دے اسکو اے عمر اور فرمایا ہشام کو پڑھ تو پس پڑھا ہشام نے
اس طرح کا پڑھنا کہ سنا تھا میں نے اسکو پڑھتے پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح سے اتاری گئی پھر فرمایا مجھکو پڑھ تو پس پڑھی میں نے
پھر فرمایا اسی طرح سے اتاری گئی ہے یہ سورۃ تحقیق یہ قرآن اتارا گیا سات طرح پر پس پڑھو جو ہو سکے آسان اس میں سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ مسلم
کے ہیں **ف** اس حدیث کے معنوں میں علما کو بہت اختلاف ہے قریب چالیس قول کے کہتے ہیں ایک قول یہ ہے کہ یہ حدیث متشابہات سے ہے
اسکے معنی خوب طرح سے کسی کو معلوم نہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ قرأتیں اگرچہ زیادہ ہیں سات طرح سے لیکن رجوع کرنے میں طرف
سات وجہوں کے اختلافات سے پہلے وجہ اختلاف ہونا کلمہ کا ذات اسکی میں ساتھ زیادتی اور نقصان کے دوسری وجہ تغیر ہونا
ساتھ صیغہ جمع اور واحد کے تیسرے اختلاف مذکر اور مونث کا چوتھے اختلاف تصریف یعنی حرف کا مانند تخفیف اور تشدید اور فتح
اور کسرہ اور ضمہ کے مانند یحسب اور یحسب اور یقنطوا اور یقنطوا اور یعرشون اور یعرشون کے پانچویں اختلاف حرکات چھٹے اختلاف
حروف کا مانند لکن الشیاطین بعضوں نے پڑھا ہے ساتھ تشدید نون کے اور بعضوں نے پڑھا ہے ساتھ تخفیف نون کے اور ساتویں
اختلاف لغات کا مانند تخفیف اور امالہ اور کتاب العلم میں معنی اسکے مفصل لکھے گئے ہیں بہ نسبت یہاں کے عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ خِلَافَهَا فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ فَلَا تَخْتَلِفُوْا فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ
اخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا سنا میں نے ایک شخص کو کہ پڑھتا تھا اور سنا میں نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو کہ پڑھتے تھے خلاف اسکے پس لایا میں اس شخص کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی میں نے آپکو پھر پہچانی میں نے صورت

چہرہ پر ناخوشی یعنی بسبب جھگڑنے اور خلاف کے پس فرمایا حضرت نے دونوں اچھا پڑھتے ہو پس مت اختلاف کرو بتحقیق وہ شخص کہ تھے پہلے تم سے اختلاف کیا آپس میں یعنی جھٹلایا بعضوں نے بعضوں کو پس ہلاک ہوئے۔ روایت کی یہ بخاری نے ف مراد اختلاف سے یہاں انکار ایک وجہ کا جو قرآن سے ہو کیونکہ جو قرآن اُترا ہو سات قرأتوں سے حق ہے کسی کا انکار نہ کرنا چاہیے اور اگر ایک کا ان میں سے انکار کیا انکار قرآن کا کیا اور بعض قرأتیں متواتر ہیں اور بعضے احاد متواتر یہ سات قرأتیں ہیں کہ پڑھی جاتی ہیں بیچ۔ وعن أبي بن كعب قال كنت في المسجد فدخل رجل يصلي فقرأ قراءة أنكرتها عليه ثم دخل آخر فقرأ قراءة سوى قراءة صاحبه فلما قضينا الصلاة دخلنا جميعا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت إن هذا قرأ قراءة أنكرتها عليه ودخل آخر فقرأ سوى قراءة صاحبه فأمرهما النبي صلى الله عليه وسلم فقرآ فحسّن شأنهما فسقط في نفسي من التكذيب ولا إذ كنت في الجاهلية فلما رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم ما قد غشيني ضرب في صدري ففضت عرقا وكأنما أنظر إلى الله فرقا فقال لي يا أبي أرسل إلي أن اقرأ القرآن على حرف فرددت إليه أن هوّن على أمتي فرد إلي الثانية اقرأه على حرفين فرددت إليه أن هوّن على أمتي فرد إلي الثالثة اقرأه على سبعة أحرف فلك بكل ردة رددتكها مسألة تسألنيها فقلت اللهم اغفر لأمتي اللهم اغفر لأمتي وأخرت الثالثة ليوم يرغب إلي الخلق كلهم حتى إبراهيم عليه السلام. رواه مسلم اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہا تھا میں مسجد میں پس داخل ہوا ایک شخص نماز پڑھنے لگا پس پڑھی قرأۃ یعنی نماز میں یا بعد اسکے ایسی کہ انکار کیا میں نے اسکا اوپر اسکے دل سے یا زبان سے پھر داخل ہوا ایک اور شخص پس پڑھی قرأۃ خلاف قرأۃ پہلے شخص کے پس جب پڑھ چکے ہم نماز داخل ہوئے ہم سب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنی اگلی نماز کی جگہ کہ مسجد میں پڑھتے تھے یا حجرے میں داخل ہوئے پس کہا میں نے کہ تحقیق اس شخص نے پڑھی قرأۃ کہ انکار کیا میں نے اس قرأۃ کا اوپر اسکے اور داخل ہوا ایک اور شخص پس پڑھی اس نے قرأۃ خلاف قرأۃ پہلے پڑھنے والے کے پھر حکم دیا ان دونوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس پڑھا دونوں نے پس تحسین کی قرأۃ انکی کہ پس ڈالا گیا میرے دل میں تردد و شبہ جھٹلانے کا اور نہ تھا تردد و شبہ کہ تھا جاہلیت میں یعنی بلکہ تردد و شبہ جاہلیت کے سے بھی زیادہ شبہ دل میں آیا پس جبکہ دیکھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چیز کہ ڈھانک لیا تھا اسے مجھکو یعنی حضرت نے معلوم کیا کہ میرے دل میں شبہ آیا مارا ہاتھ میرے سینے پر یعنی تاکہ وسواس جاتا رہے بدولت دست مبارک کی برکت سے پس ہوگیا بہتا پسینہ یعنی گویا کہ میں دیکھتا تھا طرف اللہ کے ڈر سے پھر فرمایا مجھکو اے ابی بھیجا گیا ہے یعنی جبریل کو بھیجا اللہ تعالیٰ نے یہ کہ پڑھو قرآن ایک طور پر یعنی ایک قرأۃ پر یا ایک لغت پر پھر تکرار کی میں نے طرف اللہ تعالیٰ کے یہ کہ آسان کر میری امت پر یعنی ایک طرح پڑھنے میں تنگی ہے کہ کئی طرح کا حکم ہو تا آسانی ہو پھر حکم کیا گیا طرف میرے دوسری بار یہ کہ پڑھو قرآن دو طور پر پھر تکرار کی میں نے طرف اسکے یہ کہ آسانی کر میری امت پر یعنی اور زیادہ آسانی ہو پھر حکم کیا گیا طرف میرے تیسری بار یہ کہ پڑھو اسکو سات طور پر یعنی سات قرأۃ یا سات لغات پر اور واسطے تیرے عوض ہر بار کے کہ حکم کیا ہے اسی کا سوال ہو کہ کرے تو مجھ سے اسکو پس کہا میں نے یا الٰہی بخش امت میری کو یعنی اہل کبائر کو یا الٰہی بخش امت میری کو یعنی اہل صغائر کو اور تاخیر کی میں نے تیسرے سوال کو واسطے اس دن کے کہ خواہش کریگی طرف میرے تمام خلق یہانتک کہ ابراہیم علیہ السلام ہو نقل کی یہ مسلم نے ف جب پڑھ چکے ہم نماز ظاہر یہ ہے کہ وہ نماز نفلی کی تھی یا کوئی اور نفل یا درود لایا گیا تردد اور شبہ

جھٹلانے سے یعنی بسبب اسکے کہ حضرت نے دونوں قراءتوں کو اچھا کہا اور کلام خدا ایک طرح پر جا ہیے ہر کوئی ہر طرح پر کیونکر پڑھے کیونکر درست ہوا اور پیدا ہوا
اور شبہ جاہلیت سے کے بھی زیادہ یعنی بسبب اسکے کہ جاہلیت میں جاہل تھا اور واقع ہوتا جھٹلانے کا اس حالت میں اسلئے کہ بعید دیر انکا معلوم ہوتا تھا
اور بعد حاصل ہونے یقین و معرفت کے بعد اسلام ہوا اور واسطے تیرے عوض ہر بار کے کہ انکے یعنی نہیں بار کہ تو نے سوال کیا اور پیچ اسکے ہوا
انکے عوض میں سوال کر تا قبول کریں میں وہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تینوں سوال مغفرت ہی کے کیے اسلئے کہ اصل مغفرت ہر گز مغفرت سے
کسی کو خلاصی ممکن نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ لیکن مغفرت کو تین قسم پر کیا دو تو اپنی امت
کبیرہ اور صغیرہ کرنے والے کے لیے مانگیں اور تیسری رکھی تمام خلائق کے لیے اولین و آخرین سے کہ انکو شفاعت کبریٰ کہتے ہیں کہ وہاں
سب نفسی نفسی کہتے ہوں گے اور آخر کو حضرت سے آرزو شفاعت کی کریں گے حضرت سب کی شفاعت کریں گے اور خاص حضرت ابراہیم
علیہ السلام ہی کو ذکر اسلیے کیا کہ افضل ہیں سب انبیاء سے بعد ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ﴿ع﴾ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَاَنِيْ جِبْرِيْلُ عَلٰى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهٗ فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِيْدُهٗ وَيَزِيْدُنِيْ
حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَغَنِيْ اَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْاَحْرُفَ اِنَّمَا هِيَ فِي الْاَمْرِ يَكُوْنُ وَاحِدًا لَا
يَخْتَلِفُ فِيْ حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھایا مجھکو جبرئیل نے
ایک طور پر یعنی اول پھر تکرار کی میں نے اس سے یا اللہ سے یا جبرئیل سے پس ہمیشہ میں زیادہ کرواتا اس سے یعنی طلب کرتا اللہ سے
زیادتی یا طلب کرتا جبرئیل سے یہ کہ طلب کرے اللہ سے زیادتی اور زیادہ کرتا تھا وہ مجھکو یہاں تک کہ پہنچا یعنی امر قراءۃ کا یا جبرئیل
سات طور پر کہا ابن شہاب نے یعنی زہری تابعی نے کہ پہنچا مجھکو کہ تحقیق وہ سات طور نہیں بیچ امر دین کے مگر ایک یعنی متفق و متحد ہیں
نہیں اختلاف حلال میں اور نہ حرام میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ﴿ف﴾ یعنی اختلاف قراءۃ سے حکم تبدیل نہیں ہوتا یعنی ایک
قراءۃ سے حکم ایک چیز کے حلال ہونے کا معلوم ہوا اور دوسری قراءۃ سے حکم اس چیز کے حرام ہونے کا معلوم ہو سو اس طرح نہیں بلکہ اگر ایک قراءۃ سے
حکم ایک چیز کے حلال ہونے کا معلوم ہو تو دوسری قراءۃ سے بھی وہی حکم معلوم ہو قراءتوں میں اختلاف لفظوں کا ہے حکموں کا نہیں ہے مولانا ...
اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ لَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلَ فَقَالَ
يَا جِبْرِيْلُ اِنِّيْ بُعِثْتُ اِلٰى اُمَّةٍ اُمِّيِّيْنَ مِنْهُمُ الْعَجُوْزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيْرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يَقْرَاْ
كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَدَ وَاَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ لَيْسَ
مِنْهَا اِلَّا شَافٍ كَافٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ قَالَ اِنَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ اَتَيَانِيْ فَقَعَدَ جِبْرِيْلُ عَنْ يَمِيْنِيْ وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ يَسَارِيْ فَقَالَ
جِبْرِيْلُ اقْرَاِ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ قَالَ مِيْكَائِيْلُ اسْتَزِدْهُ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةَ اَحْرُفٍ فَكُلُّ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ روایت ہے ابی بن کعب
سے کہا ملاقات کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے پس کہا حضرت نے اے جبرئیل تحقیق میں بھیجا گیا ہوں طرف امت ناخواندہ کے
کہ انہیں بڑھیا ہیں اور بوڑھے بڑے ہیں اور لڑکے اور لڑکیاں اور انہیں ایسا شخص ہے کہ نہیں پڑھی کتاب کبھی کہا جبرئیل نے
اے محمد تحقیق قرآن اتارا گیا ہے سات طرح پر یعنی سات لغات پر یا سات قراءۃ پر پس پڑھے ہر کوئی جو سہل ہو اسپر نقل کی یہ ترمذی نے
اور بیچ روایت احمد اور ابوداؤد کے کہا یعنی جبرئیل نے بعد لفظ احرف کے کہ نہیں ان طرحوں میں سے کوئی طرح مگر شافی ہے یعنی
کفر و شرک و جہل وغیرہ کو دفع کرتی ہے کافی ہے یعنی کفایت کرتی ہے بیچ حجت ہونے کے صدق نبی پر اور حق ہونے دین پر اور بیچ الزام دینے

سنکرون کی او بیچ۔ روایت نسائی کے فرمایا حضرت نے تحقیق جبرئیل اور میکائیل آئے میرے پاس پس بیٹھے جبرئیل داہنی طرف میرے اور میکائیل بائیں طرف میرے پس کہا جبرئیل نے پڑھو قرآن ایک طرح پر کہا میکائیل نے یعنی حضرت سے کہ زیادہ کرواؤ ایک طرح سے یعنی اللہ سے چاہو کہ طرح بھی پڑھنے کا حکم ہو یا جبرئیل سے کہو کہ اللہ تعالی سے عرض کر کر زیادہ کرواؤ پھر حضرت زیادتی چاہتے رہے اور زیادتی ہوتی رہی یہاں تک کہ پہونچا یعنی امر قراءۃ یا جبرئیل چھ یا سات طرح کو پس ہر طرح شفا دینے والی اور کفایت کرنے والی ہے ف طرف است ناخواندہ کے یعنی اچھی طرح پڑھ سکتی اور اگر پڑھ جاؤں انکو ایک قراءۃ پر نہیں قادر ہونے کی اثیر رسلئے کہ بعضے انمیں ایسے ہیں کہ جاری ہوتی ہے زبان انکی امالہ پر یا فتح پر اور بعضے ایسے ہیں کہ غالب ہوتا ہے انکی زبان پر ادغام یا اظہار اور مانند اسکے کے پس انکے لیے کئی قرائتیں چاہییں کہ ہر ایک کو جو آسان معلوم ہو وہ پڑھے اور باوجود اسکے بعضے انمیں بڑھیاں ہیں اور بعضے بوڑھے کہ وہ زیادہ عاجز ہیں سیکھنے سے بسبب بڑھاپے کے اور لڑکے کہ بسبب سن کے ہیں ع۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهٗ مَرَّ عَلٰى قَاصٍّ يَقْرَأُ ثُمَّ يَسْأَلُ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَلْيَسْئَلِ اللّٰهَ بِهٖ فَاِنَّهٗ سَيَجِيْءُ اَقْوَامٌ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَسْئَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمران بن حصین سے یہ کہ وہ گزرے ایک قصہ کہنے والے پر اس حال میں کہ پڑھتا تھا قرآن اور پھر مانگتا تھا یعنی لوگوں سے پھر پڑھا انا للہ وانا الیہ راجعون کہا عمران نے یعنی اسلئے کہ یہ بدعت ہے اور علامت قیامت کی ہے پھر کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ پڑھے قرآن پس چاہیے کہ سوال کرے اللہ سے ساتھ اسکے پس تحقیق آویں گے لوگ پڑھیں گے قرآن مانگیں گے بسبب قرآن کے لوگوں سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف سوال کرے اللہ سے ساتھ قرآن کے یعنی جو چاہے امور دنیا اور آخرت سے نہ لوگوں سے یعنی اگر آیت رحمت پر یا ذکر جنت پر پہونچے مانگے وہ اللہ تعالی سے اور اگر آیت عذاب اور ذکر دوزخ پر پہونچے پناہ مانگے خدا تعالی سے اس سے یا مراد یہ ہے کہ دعا کرے بعد فراغ قراۃ کے ساتھ دعاؤں ماثورہ کے اور لائق یہ ہے کہ ہو دعا واسطے امر آخرت اور بھلائی مومنین کے دین و دنیا میں ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ يَتَأَكَّلُ بِهِ النَّاسَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَوَجْهُهٗ عَظْمٌ لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت ہے بریدہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہ پڑھے قرآن کہ کھاوے بسبب اسکے لوگوں سے یعنی قرآن کو وسیلہ فائدہ دنیا کا کرے آویگا دن قیامت کے اور چہرہ اسکا ہڈی ہوگا نہیں اوپر اسکے گوشت نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّوْرَةِ حَتّٰى يُنَزَّلَ عَلَيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں پہچانتے تھے فرق سورۃ کا یعنی دوسری سورۃ سے یہاں تک کہ نازل ہوتی انپر بسم اللہ الرحمن الرحیم نقل کی یہ ابو داود نے ف یہ حدیث دلالت کرتا ہے اسپر کہ بسم اللہ آیت ہے قرآن کی نازل ہوئی فرق کے لیے درمیان دو سورتوں کے جیسا کہ مذہب امام اعظم کا ہے ع وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحِمْصَ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ سُوْرَةَ يُوْسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَا هٰكَذَا اُنْزِلَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَرَأْتُهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ فَبَيْنَا هُوَ يُكَلِّمُهٗ اِذْ وَجَدَ مِنْهُ رِيْحَ الْخَمْرِ فَقَالَ اَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْكِتٰبِ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے علقمہ سے کہا تھے ہم حمص میں کہ نام شہر کا ہے پس پڑھی ابن مسعود نے سورۃ یوسف پس کہا ایک شخص نے نہیں اسطرح نازل کی گئی پھر کہا عبداللہ بن مسعود نے قسم خدا کی تحقیق پڑھی ہے میں نے یہ سورت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرت نے خوب پڑھا تو نے پس اسوقت کہ وہ شخص کلام کرتا تھا ابن مسعود سے کہ ناگاہ پائی اس سے بو شراب کی کہا ابن مسعود نے کیا شراب

پڑھتا ہو تو خلاف کرتا ہو قرآن کا اور جھٹلاتا ہو کتاب اللہ کو یعنی قرأت اسکی کو یا انکار اسکی کریں مارے اسکو حد نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ت ابن مسعود جو پڑھتے تھے اگر وہ قرأۃ مشہور ہے تو یقینا انکار کتاب اللہ تکذیب و انکار اسکا کفر ہے یقینا اور اگر قرأۃ شاذ پڑھتے تھے تو تغلیظا
کہا اور ظاہر یہی ہے اسلئے کہ حکم مرتد ہونے اسکے کا نہ کیا اور اکتفا کیا حد شراب پر اور کہا طیبی نے کہ یہ تغلیظا کہا اسلئے کہ جھٹلانا کتاب اللہ کا اور
انکار قرأت کا یہ حاصل کلام کے کفر ہے نہ انکار ادا کا حاصل یہ کہ اسنے انکار ادا کا کیا تھا نہ اصل قرآن کا اسلئے ماری کی اسکو حد شراب کی
نہ مرتد ہونے کی پھر ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ عبداللہ بن مسعود نے ماری اسکو حد شراب کی بسبب ثابت ہونے پینے شراب کے ساتھ بو کے
اور یہی مذہب ہے ایک جماعت کا علماء سے اور مالک کے اور شافعی کے مذہب میں بو کے آنے سے حد نہیں ماری جاتی اسلئے کہ بو بسبب ترشی کے اور
امرود کے بھی ثابت ہوتی ہے جو ہوتی شراب کی بو پس شاید کہ اقرار کیا ہو اسنے یا گواہ قائم ہوے کہ میں شراب پیئے پر اس سبب سے حد لگائی ش ح وعن
زيد بن ثابت قال ارسل الي ابو بكر مقتل اهل اليمامة فاذا عمر بن الخطاب عنده قال ابو بكر ان عمر اتاني فقال ان
القتل قد استحر يوم اليمامة بقراء القرآن واني اخشى ان استحر القتل بالقراء بالمواطن فيذهب كثير من القرآن
واني ارى ان تأمر بجمع القرآن قلت لعمر كيف تفعل شيئا لم يفعله رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عمر
هذا والله خير فلم يزل عمر يراجعني حتى شرح الله صدري لذلك ورأيت في ذلك الذي رأى عمر قال زيد
قال ابو بكر انك رجل شاب عاقل لا نتهمك وقد كنت تكتب الوحي لرسول الله صلى الله عليه وسلم فتتبع
القرآن فاجمعه فوالله لو كلفوني نقل جبل من الجبال ما كان اثقل علي مما امرني به من جمع القرآن قال قلت
كيف تفعلون شيئا لم يفعله رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هو والله خير فلم يزل ابو بكر يراجعني حتى شرح الله
صدري للذي شرح له صدر ابي بكر وعمر فتتبعت القرآن اجمعه من العسب واللخاف وصدور الرجال حتى وجدت
آخر سورة التوبة مع ابي خزيمة الانصاري لم اجدها مع احد غيره لقد جاءكم رسول من انفسكم حتى خاتمة براءة
فكانت الصحف عند ابي بكر حتى توفاه الله ثم عند عمر حياته ثم عند حفصة بنت عمر رواه البخاري

اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہا بھیجا طرف میرے کسی کو حضرت ابو بکرؓ نے بیچ دنوں قتل اہل یمامہ کے پس گیا میں انکے پاس
ناگہان عمر بن الخطاب بیٹھے ہوے تھے نزدیک ابو بکرؓ کے کہا ابو بکرؓ نے کہ تحقیق عمرؓ آئے میرے پاس اور کہا شہید ہونا تحقیق گرم ہوا دن یمامہ کے
ساتھ قاریوں قرآن کے یعنی اس لڑائی میں بہت قاری مارے گئے ہیں اور تحقیق میں ڈرتا ہوں کہ اگر کثرت سے ہوگا مارا جانا قاریوں کا بیچ
جگہوں میں پس جاتا رہیگا بہت قرآن اور تحقیق میں مصلحت دیکھتا ہوں یہ کہ حکم کرو ساتھ جمع کرنے قرآن کے کہا میں نے یعنی ابو بکرؓ نے واسطے عمرؓ
کے کس طرح کروگے تم ایک چیز کو کہ نہیں کی وہ چیز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا عمرؓ نے یہ قسم خدا کی بہتر ہے پس ہمیشہ رہے عمرؓ گفتگو کرتے مجھے
یہانتک کہ کھولدیا اللہ نے سینہ میرا واسطے اسکے یعنی واسطے جمع کرنے قرآن کے اور دیکھی میں نے مصلحت اسمیں جو کہ دیکھی عمرؓ نے کہا زید نے کہا مجھ
ابو بکرؓ نے تحقیق تو مرد جوان ہے عاقل نہیں تہمت لگاتے تجھکو یعنی جو کچھ نقل کرے اسمیں تہمت جھوٹ وغیرہ کی نہیں لگا سکتی بسبب تیری نیکی کے اور تحقیق
تھا تو لکھتا وحی واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تلاش کر قرآن کو اور اکٹھا کر اسکو یعنی بیاض مصحف میں پس قسم ہے اللہ کی اگر تکلیف دیتے
مجکو نقل کرنے کی پہاڑ کی پہاڑوں میں سے نہ ہوتا بہت بھاری مجھ پر اس چیز سے کہ حکم کیا مجکو ساتھ اسکے جمع کرنے قرآن سے یعنی اسلئے کہ اسمیں
محنت بدن کی تھی یہ اور سعی کی بھی کہ فکر بہت کرنی پڑیگی کہا زیدؓ نے کہا میں نے کس طرح کروگے تم ایک چیز کو کہ نہیں کی وہ رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا حضرت صدیقؓ نے واللہ قسم ہے خدا کی بہتر ہے پس ہمیشہ ابوبکرؓ گفتگو کرتے رہے مجھ سے یہاں تک کہ کھولا اللہ نے سینہ میرا واسطے اس چیز کے
کہ کھولا واسطے اسکے سینہ ابوبکرؓ کا اور عمرؓ کا پس ڈھونڈھا میں نے قرآن کو درحالیکہ جمع کرتا تھا اسکو شاخوں کھجور کے سے اور سفید پتھروں سے اور لوگوں کے
سینہ حافظوں کے سینوں سے یہاں تک کہ پایا میں نے آخر سورۃ توبہ کا پاس ابوخزیمہ انصاری کے نہ پایا میں نے اسکو ساتھ کسی کے سوا اسکے وہ آخر سورۃ کا یہ ہے
لقد جاءکم رسول من انفسکم آخر سورۃ براءۃ تک پس تھے صحیفے لکھے ہوئے نزدیک ابوبکرؓ کے یہاں تک کہ وفات دی انکو اللہ نے پھر نزدیک عمرؓ کے انکی زندگی تک
پھر نزدیک حفصہ بیٹی عمرؓ کے نقل کی یہ بخاری نے ف یمامہ نام شہر کا ہے حضرت ابوبکرؓ نے اپنی خلافت میں خالدؓ بن ولید کو ساتھ لشکر کے
وہاں بھیجا اور وہاں کے لوگوں سے خوب لڑائی ہوئی اور مسیلمہ کذاب بھی اسمیں مارا گیا اور بہت قاری ادھر کے مارے گئے بعضوں نے
کہا سات سو اور بعضوں نے کہا پانسو پس وہاں کی لڑائی کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے زید بن ثابت کو بلایا جیسا کہ حدیث میں مذکور ہوا اور
تھا تو لکھتا وحی یعنی اکثر لکھتا تھا اسلیے کہ لکھنے والے حضرت کے بہت تھے کہ انہیں خلفاء اربعہ بھی تھے پس معنی یہ ہیں کہ تم اسکے جمع کرنے
اور لکھنے میں امانتدار ہو اور قرآن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں لکھا ہوا سب تھا لیکن مصحف میں نہ تھا بلکہ پتھر کے ٹکڑوں
وغیرہ پر تھا پس جب حضرتؐ کا انتقال ہوا تو حضرت ابوبکرؓ نے ساتھ مشورہ حضرت عمرؓ کے جمع کیا پس یہ ایسا ہوا کہ گویا پائے اوراق متفرق کہ انمیں
قرآن لکھا ہوا تھا انکو جمع کر دیا اور جاننا چاہیے کہ ترتیب حضرت کے زمانہ میں سورتوں کی نہ تھی یہ بعد حضرت کے ہوئی صحابہؓ کے اجتہاد سے
اور ترتیب آیتوں کی حضرت کے زمانہ میں ہوئی کہ جبرئیل جب ایک آیت قرآن کی جب لیکے لاتے تو کہتے کہ اسکو فلانی سورۃ میں بعد
فلانی آیت کے رکھو اور لوح محفوظ میں بھی اسی ترتیب سے لکھا ہے بعد وہاں سے آسمان دنیا پر بھیجا اور وہاں سے جبرئیل حسب وقائع کے تھوڑی
اور آیتیں لاتے اور ترتیب نزول قرآن کی غیر ترتیب تلاوت کے ہے اور جبرئیل ہر سال رمضان میں ایکبار تمام قرآن حضرت سے اسی ترتیب سے
دور کرتے اور جس سال میں حضرتؐ کا انتقال ہوا تو دوبار دور کیا اور نہ پایا میں نے اسکو الخ حضرت کے زمانہ میں یاد کیا تھا تمام کلام اللہ بعضے
صحابیوں نے مانند ابی بن کعبؓ اور معاذ بن جبلؓ اور زید بن ثابتؓ اور ابی درداء کے پس مراد نہ پانے سے ساتھ کسی کے یہ ہے کہ لکھا ہو کسی پاس
نہ پایا سوا اسکے اور تھے صحیفے الخ یعنی جب جمع کیا قرآن زید بن ثابتؓ نے ساتھ اتفاق صحابہؓ کے تو بیچ متعدد صحیفوں کے بیچ
لکھا گیا ہنوز اتفاق جمع کرنے کا ایک مصحف میں نہ ہوا تھا پس وہ صحیفے حضرت ابوبکرؓ کے پاس رہتے تھے تادم زیست پھر حضرت عمرؓ کے پاس رہے
انکی زندگی بھر پھر انکی بیٹی پاس رہے کہ حفصہ نام تھا انکا پھر حضرت عثمانؓ نے جمع کیا انکو ایک مصحف میں اور لکھا کئی مصحف شہرت
اسلام کے ملکوں میں بھیجے جیسا کہ حدیث آئندہ میں کہ ہے وعن انس بن مالک ان حذیفۃ بن الیمان قدم علی عثمان
وکان یغازی اھل الشام فی فتح ارمینیۃ واذربیجان مع اھل العراق فافزع حذیفۃ اختلافھم فی القراءۃ فقال
حذیفۃ لعثمان یا امیر المؤمنین ادرک ھذہ الامۃ قبل ان یختلفوا فی الکتاب اختلاف الیھود والنصاری فارسل
عثمان الی حفصۃ ان ارسلی الینا بالصحف ننسخھا فی المصاحف ثم نردھا الیک فارسلت بھا حفصۃ الی عثمان
فامر زید بن ثابت وعبد اللہ بن الزبیر وسعید بن العاص وعبد الرحمن بن الحارث بن ھشام فنسخوھا فی المصاحف
وقال عثمان للرھط القرشیین الثلثۃ اذا اختلفتم انتم وزید بن ثابت فی شیء من القران فاکتبوہ بلسان
قریش فانما نزل بلسانھم ففعلوا حتی اذا نسخوا الصحف فی المصاحف رد عثمان الصحف الی حفصۃ وارسل الی
کل افق بمصحف مما نسخوا وامر بما سواہ من القران فی کل صحیفۃ او مصحف ان یحرق قال ابن شھاب

قال ابن شھاب فاخبرنی خارجۃ بن زید بن ثابت سمع زید بن ثابت قال فقدت آیۃ من الاحزاب حین نسخنا المصحف قد کنت اسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرا بھا فالتمسناھا فوجدناھا مع خزیمۃ بن ثابت الانصاری من المؤمنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ فالحقناھا فی سورتھا فی المصحف رواہ البخاری روایت ہے انس بن مالک سے

یہ کہ حذیفہ بیٹے یمان کے آئے حضرت عثمانؓ کے پاس اور تھے حضرت عثمانؓ کہ سامان جہاد درست کرتے تھے اہل شام اور عراق کے لیے واسطے لڑنے آرمینیہ اور آذربیجان کے پس خوف میں ڈالا حذیفہ کو لوگوں کے اختلاف نے بیچ قراءۃ کے یعنی آپس میں ایک دوسرے کی قراءت کی انکار کرتا تھا پس کہا حذیفہؓ نے واسطے حضرت عثمانؓ کے اے امیرالمؤمنین تدارک کر اس امت کا پہلے اس سے کہ اختلاف کریں کلام اللہ میں مانند اختلاف یہود و نصاریٰ کے پس بھیجا حضرت عثمانؓ نے طرف حفصہؓ کے یہ کہ بھیج دے طرف ہمارے صحیفہ کہ نقل کروا دیں ہم انکو مصحفوں میں پھر پہنچا دیں گے انکو طرف تمہارے پس بھیجے صحیفے حفصہؓ نے طرف عثمانؓ کے پس حکم کیا حضرت عثمانؓ نے زید بن ثابت کو یعنی انصار میں سے اور عبداللہ بن زبیر اور سعید بن عاص اور عبداللہ بن حارث بن ہشام کو یعنی قریش میں سے پس نقل کیے سب نے وہ صحیفے مصحفوں میں اور فرمایا حضرت عثمانؓ نے تین جماعت قریش کے کہ تین تھے یعنی سوا زیدؓ کے اور اصحاب جو مذکور ہوئے انکو فرمایا جس وقت اختلاف کرو تم اور زید بن ثابت کسی جگہ قرآن میں یعنی لغات قرآن میں پس لکھو اسکو موافق لغت قریش کے اسلیے کہ کلام اللہ نازل ہوا ہے موافق زبان انکی کے پس کیا سب نے ایسا ہی یہاں تک کہ جس وقت نقل کر چکے صحیفے مصحفوں میں بھیج دیے حضرت عثمانؓ نے صحیفے طرف حفصہؓ کے اور بھیجے طرف ہر جانب کے ایک مصحف انہیں سے کہ نقل کیے تھے اور حکم کیا ساتھ قرآن کے کہ تھا سوائے ان مصحفوں کے بیچ ہر صحیفے کے یا مصحف کے جلا دینے کا کہا ابن شہاب نے پس خبر دی مجھکو خارجہ بیٹے زید بن ثابت کے نے یہ کہ سنا زید بن ثابت سے کہ کہا نہ پائی میں نے ایک آیت سورۂ احزاب میں سے جس وقت کہ نقل کیے ہم نے صحیفے اور قرشیوں نے مصحف تحقیق میں سنا کرتا تھا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے تھے اسکو پس تلاش کی ہم نے وہ آیت پس پائی میں نے وہ آیت لکھی ہوئی پاس خزیمہ بیٹے ثابت انصاری کے وہ آیت یہ ہے من المؤمنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ پس ملا دی ہم نے وہ آیت بیچ سورۃ اسکی کے یعنی احزاب کے مصحف میں نقل کی اسکو بخاری نے ف کرمانی نے شرح بخاری کے بیچ لکھا ہے کہ نسخ بخاری کے بعض نسخے میں ایسی ہے کان عثمان یجھز اھل الشام

واھل العراق بغزوۃ ارمینیۃ الخ وانا جہتین بیچ تھا ایسی صاحب ترجمہ نے ترجمہ اسی کے موافق کیا ہے اور یہی کرمانی میں لکھا ہے کہ ارمینیہ قصبہ ہے نواح روم سے اور آذربیجان قصبات تبریز سے انتہی اور ملا علی اور حضرت شیخ عبدالحق نے اسم کان کا اور فاعل یغازی کا حذیفہ کو لکھا ہے اور قاموس سے ملا علی نے لکھا ہے کہ ارمینیہ شہر ہے آذربیجان میں یا آخر آذربیجان تھیم لیکن تجسس ہے مانند اختلاف یہود و نصاریٰ کے یعنی جیسے توریت اور انجیل میں یہود و نصاریٰ نے تغیر و تبدل کی اور بدل دی کیا ہو سا قرآن میں بھی مسلمان کریں پہلے برپا ہونے اس فتنہ کے کچھ تدبیر کیجیے جب حذیفہؓ نے یہ کہا تو حضرت عثمانؓ نے لوگوں کو جمع کیا اور وہ اس دن بارہ ہزار تھے پس فرمایا کہ کیا کہتے ہو اس حال میں کہ تحقیق مجھکو پہنچا ہے کہ کہتا ہے بعض انکا قراءۃ میری بہتر ہے قراءۃ تیری سے اور یہ قریب ہے اسکے کہ ہو کفر کہا لوگوں نے کہ کیا مناسب جانتے ہو تم کہا حضرت عثمانؓ نے مناسب جانتا ہوں یہ کہ جمع کروں میں لوگوں کو ایک مصحف پر پس نہ اختلاف ہو کہا لوگوں نے خوب ہے وہ چیز کہ مناسب جانی تم نے پس قصد کیا لوگوں کے جمع کرنے کا ایک مصحف پر چنانچہ بیان اسکا فارسی نسخے میں ہے اور نازل ہوا ہے موافق زبان انکی کے یعنی معلوم ہوا کہ قرآن اصل میں نازل ہوا ہے لغت قریش میں پھر حضرت کے التماس سے فراخی ہوئی یعنی اجازت ہوئی کہ ہر کوئی اپنی لغت میں پڑھے اب حضرت عثمانؓ نے ساتھ اتفاق صحابہ کے بخوف اختلاف لوگوں کے موقوف کر دینے ان لغات کا حکم کیا اور سب کو لغت قریش میں پڑھنے کو فرمایا پس یہ ہیں معنی انکے قول کے کہ لکھو اسکو

لغت قریش مین کہا سنا دی نے کہ پس اختلاف کیا لوگون نے لفظ تابوت مین پس کہا زید نے التابوہ اور کہا اوروں نے التابوت پس رجوع کی
لوگون نے طرف عثمان کے پس کہا انہون نے لکھو اسکو ساتھ ت کے اسلیے کہ قریش کی زبان مین یون ہی ہے اور بعض لوگون نے حضرت حفصہ
انکا نام نہین لیا ہے کہا عثمان نے کہ لکھو انہین وہ اوراق جو صحیفے کے یا مصحف کے ظاہر مراد ہر صحیفے سے وہ ہین کہ حضرت حفصہ کے پاس تھے ورق ورق
وہ کاغذ اور بعض لوگون نے جمع کیے تھے اور جو کہ اسمین کچھ شک سا دی ہو اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حفصہ کے پاس جو صحیفے تھے ابوبکر کے ہونہو بھیجے
وہ بھی حضرت عثمان نے جلا ڈالے اور کہا سنا دی نے کہ جب فارغ ہوے حضرت عثمان لکھوانے مصحف کی سے تو وہ صحیفے حضرت حفصہ کو پھیر دیے
اور سوا انکے اور اپنی مصحف کے جو مصحف تھے جلوا دئے پس وہ صحیفے حضرت حفصہ کے پاس رہے جب حاکم ہوا مروان مدینے کا تو منگوایا انکو جلانے کے لیے
انہون نے نہ دیے جب حفصہ کا انتقال ہوا تو مروان نے منگوا بھیجا عبداللہ بن عمر سے منگا کر جلا ڈالے بخوف اسکے کہ اگر ظاہر ہوینگے تو لوگ پھر تکرار کرینگے
اور اختلاف ہو جاویگا ان مصحفون کے کہ حضرت عثمان نے ہر طرف بھیجے کتنے تھے مشہور یہ ہے کہ پانچ تھے اور ابوداود نے کہا کہ سنا مین نے ابو حاتم
سجستانی سے کہ سات مصحف تھے ایک مکے کو بھیجا اور ایک شام کو اور ایک یمن کو اور ایک بحرین کو اور ایک بصرہ کو اور ایک کوفے کو اور ایک مدینے مین رکھا
اور اختلاف کیا ہے عالمون نے بیچ جلانے ورق مصحف کے کہ جنکا باقی رہے انمین نسخ تو آیا اولی تو ہے دھو ڈالنا ہے یا جلا دینا بعضون نے کہا
جلا دینا بہتر ہے اسلیے کہ دفع کی جاتی ہین تمام صورتین ذلت کی بخلاف دھونے کے کہ روندا جاتا ہے دھوون اسکا اور بعضون نے کہا کہ دھونا
اولی ہے اور ڈالا جاوے دھوون اسکا پاک جگہ مین بلکہ لائق ہے کہ پی جاوے پانی اسکا اسلیے کہ وہ دوا ہے ہر بیماری کی اور شفا سینے کی بیماریون کی
اور حضرت عثمان نے جلایا بنا بر مصلحت کے کہ اختلاف نہ باقی رہے اور طعن حضرت عثمان پر جب وارد ہو گا کہ کہین شرع مین آیا ہو کہ جلانا
بیجا اولی ہے جو کہ شرع مین یہ آیا سو اور انہون نے بنا بر مصلحت کے یہ فعل کیا ہو تو کیون انپر طعن کرتے ہین جب جلاوت اپنی کے تنبیہ کہا ہے علما نے
کہ جمع ہونا قرآن کا تین بار واقع ہوا ایک بار تو روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیکن ایک مصحف مین نہ تھا مرتب اور دوسری بار روبرو
حضرت ابوبکر کے ہوا اور قول ہے حضرت علی سے کہ کہا بزرگتر ہے لوگون کے بیچ مقدمہ مصحف کے از روی ثواب کے ابوبکر مین رحمت کرے اللہ
ابوبکر پر اور وہ اول جمع کرنے والے ہین کتاب خداے عزوجل کو اور تیسری بار حضرت عثمان کے وقت مین جمع ہوا کہ جمع کیا مصحفون کو پھر لکھا
مصحفون مین ساتھ لغت قریش کے اور چو طرف اطراف مین بھیجے یہ بات سنہ چھبیس مین ہوئی پس فرق درمیان جمع ابی بکر اور جمع عثمان کے
یہ ہے کہ ابوبکر نے جمع کیا اس ڈر سے کہ جاتا رہے قرآن مین سے کچھ جاتا رہے اور حضرت عثمان نے جمع اسلیے کیا کہ اختلاف واقع نہو پس عثمان حقیقت مین
جمع کرنے والے قرآن کے نہین ہین بلکہ جمع کرنے والے ہین لوگون کو لغت قریش پر و جمع ہے ۰ **وعن ابن عباس قال قلت لعثمان**
ما حملكم على أن عمدتم إلى الأنفال وهي من المثاني وإلى براءة وهي من المئين فقرنتم بينهما ولم تكتبوا سطر
بسم الله الرحمن الرحيم ووضعتموها في السبع الطول ما حملكم على ذلك قال عثمان كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم مما يأتي عليه الزمان وهو ينزل عليه السور ذوات العدد وكان إذا نزل عليه الشيء دعا بعض من كان
يكتب فيقول ضعوا هؤلاء الآيات في السورة التي يذكر فيها كذا وكذا وإذا نزلت عليه الآية فيقول ضعوا
هذه الآية في السورة التي يذكر فيها كذا وكذا وكانت الأنفال من أوائل ما نزلت بالمدينة وكانت
براءة من آخر القرآن نزولا وكانت قصتها شبيهة بقصتها فقبض رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يبين
لنا أنها منها فمن أجل ذلك قرنت بينهما ولم أكتب سطر بسم الله الرحمن الرحيم ووضعتها في السبع الطول

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ۔ روایت ہے ابن عباس سے کہا کہا میں نے واسطے عثمان کے کیا سبب ہوا تمکو اسپر کہ قصد کیا تمنے طرف سورۃ انفال کے اور وہ مثانی میں سے ہے اور طرف سورۃ براءۃ کے اور وہ مئین میں سے ہے پس نزدیک کیا تمنے ان دونوں سورتوں کو آپسمیں اور نہ لکھی تمنے سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم کی درمیان دونوں سورتوں کے اور رکھا تمنے سورۃ انفال کو بیچ سات سورتوں لمبیوں کے کیا باعث ہوا تمکو اسپر فرمایا حضرت عثمان نے کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرتا تھا زمانہ اس حالت میں کہ اتری تھیں آنحضرت پر سورتیں آیتوں والی اور تھے حضرت جس وقت کہ اترتا آپ پر کچھ یعنی قرآن سے بلاتے بعضے لکھنے والوں کو کہ لکھتا تھا یعنی وحی مانند زید بن ثابت وغیرہ کے اور فرماتے کہ رکھو ان آیتوں کو بیچ سورۃ کے کہ ذکر کیا جاتا ہے اُسمیں ایسا اور ایسا یعنی مانند طلاق اور حج وغیرہ کے پس جس وقت کہ نازل ہوتی آپ پر کوئی آیت فرماتے کہ رکھو اس آیت کو بیچ اس سورۃ کے کہ ذکر ہے اسمیں ایسا اور ایسا اور تھی سورۃ انفال اوائل ان سورتوں کے کہ نازل ہوئی ہیں مدینہ میں اور تھی سورۃ براءۃ آخر قرآن اترنے میں اور تھا قصہ سورۃ انفال کا مشابہ قصہ سورۃ براءۃ کے یعنے دونوں میں ذکر ہے کافروں سے لڑنے کا اور عہد توڑ دینے کا پس وفات کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ بیان فرمایا ہمکو یہ کہ تحقیق براءۃ سورۃ انفال سے ہے پس جس سبب نہ بیان کرنے حضرت کے اور مشابہ ہونے قصہ کے نزدیک کیا تھا میں نے دونوں سورتوں کو اور نہ لکھی میں نے سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم اور رکھدی میں نے وہ اکٹھی دونوں سورتیں یعنی بیچ سات سورتوں کے لمبے ولیکن فاصلہ درمیان میں چھوڑا واسطے شبہ ہونے بیچ اتحاد اور تعدد دونوں سورتوں کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** قصد کیا تمنے طرف انفال کے الخ کلام اللہ کی سورتوں کو اس طرح سے تقسیم کر رکھا ہے کہ سورۃ بقرہ سے سورۃ یونس تک کو طوال کہتے ہیں عربی میں طوال لمبے کو کہتے ہیں اور وہ سورتیں لمبی لمبی ہیں اور سورۃ یونس سے سورۃ شعراء تک کو مئین کہتے ہیں اور مئین جمع مائۃ کی ہے اور مائۃ عربی میں سو کو کہتے ہیں اور یہ سورتیں زیادہ سو سو آیتوں سے ہیں یا قریب سو کے اسلیے انکو مئین کہتے ہیں اور سورۃ شعراء سے سورۃ حجرات تک کو مثانی کہتے ہیں وہ سو آیتوں سے کم کم کی ہیں اور قصے انمیں مکرر ہیں اسلیے مثانی نام ہوا انکا اور سورۃ حجرات سے آخر قرآن تک کو مفصل کہتے ہیں اسلیے کہ ان سورتوں کے درمیان میں فاصلہ بسم اللہ کا نزدیک ہے پھر مفصل کو تین قسم کر رکھا ہے ایک طوال دوسری اوساط تیسری قصار سورۃ حجرات سے والسماء ذات البروج تک کو طوال مفصل کہتے ہیں اور والسماء ذات البروج سے سورۃ لم یکن تک کو اوساط مفصل کہتے ہیں اور لم یکن سے آخر تک کو قصار مفصل کہتے ہیں پس ابن عباس نے حضرت عثمان کو کہا کہ انفال مثانی میں سے ہے اسلیے کہ سو آیتوں سے کم کی ہے اور براءۃ مئین میں سے ہے اسلیے کہ سو آیتوں سے زیادہ کی ہے پس انکو آپسمیں نزدیک کر کے طوال میں کیوں رکھا چاہیے تھا کہ انفال کو مثانی میں لکھتے اور براءۃ کو مئین میں اور خیر یہ بھی کیا کہ بسم اللہ درمیان میں نہ لکھی حضرت عثمان نے اسکا جواب دیا کہ حاصل اسکا یہ ہے کہ بیچ امر ان دونوں سورتوں کے اشتباہ ہے ایک وجہ سے تو یہ دونوں سورتیں ایک سورۃ ہیں اس سبب سے سلک انکا سبع طوال میں اور نہ لکھنا بسم اللہ کا درمیان میں انکے درست ہوا اور ایک وجہ سے دو سورتیں ہیں اسلیے فاصلہ درمیان میں چھوڑا بیچ ان کے

کِتَابُ الدَّعَوَاتِ

کتاب ہے بیچ بیان دعاؤں کے **ف** دعا کے معنی ہیں طلب کرنا ادنی کا اعلی سے کچھ بطریق عاجزی کے اور کہا ہے اکثر تمام شہروں کے اہل فتوی نے بیچ ہر زمانہ کے متفق ہیں اسپر کہ دعا کا کرنا مستحب ہے اور دلیل انکی ہے ظاہر قرآن و حدیث اور فعل انبیاء صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم کا سب دعا کیا کرتے ہیں اور بعضے زاہد و اہل معارف نے کہا کہ ترک دعا کا افضل ہے واسطے راضی ہونے کے اپنی قسمت اور راضی ہونے کے رضا ہی اصل ہے بیچ ترک کے بعضے زاہدوں کا محمل ہے ایک حالت پر کہ بعضوں کو ایک حالت ہوتی ہے کہ اسمیں غالب ہوتی ہے

رضا بالقضا جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حال تھا جس وقت ڈالے گئے آگ میں کہ جبرئیل آئے واسطے مدد کے کہا انہوں نے کہ کافی ہے اللہ کا علم میرا حال کا
مجھے حاجت سوال کی نہیں۔ مترجم۔ **الفصل الاول** عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لکل نبی دعوۃ مستجابۃ فتعجل کل نبی دعوتہ وانی اختبأت دعوتی شفاعۃ لامتی الی یوم القیامۃ
فھی نائلۃ ان شاء اللہ من مات من امتی لا یشرک باللہ شیئا رواہ مسلم وللبخاری اقصر منہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ہر نبی کے ہے ایک دعا کہ قبول کی جاتی ہے پس جلدی کی ہر نبی نے اپنی دعا کی اور تحقیق میں نے چھپا رکھی ہے
اپنی دعا واسطے شفاعت امت اپنی کے تا قیامت کے دن قیامت تک پس وہ پہنچنے والی ہے اگر چاہا اللہ نے اس شخص کو کہ مرا امت میری سے
کہ نہ شریک کیا ساتھ اللہ کے کسی کو نقل کی یہ مسلم نے اور بخاری کی ایک روایت میں اس سے کم ہے **ف** واسطے ہر نبی کے یعنی حکم فرمایا تھا اللہ تعالیٰ نے
ہر نبی کو کہ اپنے مخالفین پر بددعا کرے یا سوا اس کے جو چاہے وہ کرتے تھے دعا اور اللہ تعالیٰ قبول فرماتا تھا اس جلدی کی ہر نبی نے اپنی دعا کی جیسا کہ حضرت
نوح علیہ السلام نے بددعا کی اپنی امت کی ہلاکت کے لیے حتیٰ کہ غرق کی گئی ساتھ طوفان میں اور حضرت صالح نے بددعا کی اپنی امت پر یہاں تک کہ
ہلاک ہوئی ساتھ آواز جبرئیل کے اور میں نے اپنی دعا کو چھپا رکھا ہے یعنی صبر کیا ہوں اوپر ایذا اپنی اور بددعا کی ہے کہ میں رحمۃ للعالمین ہوں اور اس
دعا کو بوقت ہماری قیامت پر رکھ چھوڑا ہے شفاعت کرنے کو ہر شخص کے لیے کہ با ایمان مرا ہو اگرچہ گنہگار تھا اور شفاعت کئی قسم کی ہوگی بعضے
آنحضرت کی شفاعت سے دوزخ میں داخل ہی نہ ہونے پائیں گے اور بعضے جلد ہی نکلیں گے دوزخ سے اور بعضے جلدی سے داخل ہوں گے جنت میں
اور بعضے کے درجے بلند ہوں گے جنت میں اللہم ارزقنا شفاعتہ اس کی تفصیل الخ صلوٰۃ میں ہے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اللھم انی اتخذت عندک عھدا لن تخلفنیہ فانما انا بشر فای المؤمنین اذیتہ شتمتہ لعنتہ جلدتہ
فاجعلھا لہ صلوۃ وزکوۃ وقربۃ تقربہ بھا الیک یوم القیمۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی تحقیق مانگی ہے میں نے تجھ سے ایک حاجت بہ عہد کہ تو ساتھ اس کے اور نہ نا امید کر مجھ کو اس میں یعنی
امیدوار ہوں کہ ضرور قبول ہی فرمائے گا سو ا اسکے نہیں کہ میں آدمی ہوں پس جس مسلمان کو ایذا دی ہو میں نے یا برا کہا ہو میں نے اسکو
لعنت کی ہو میں نے یا مارا ہو میں نے اسکو پس کر ان سب چیزوں کو بیچ حق اسکے سبب رحمت کا اور پاکی کا گناہوں سے اور سبب نزدیکی کا کہ
نزدیک کرے تو اسکو ساتھ اس سبب کے طرف اپنے دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری مسلم نے **ف** لفظ فانما انا بشر تمہید ہے عذر کی یعنی
آدمی ہوں کبھی کسی پر خفا بھی ہوتا ہوں ساتھ حکم بشریت کے اور لفظ فای المؤمنین بیان تفصیل ہے اس چیز کی کہ التماس کی حضرت نے
ساتھ قول اپنے کے اتخذت عندک عہدا الخ حاصل یہ کہ جسکو میں ایذا دیوں اسکو سبب رحمت بنا کر منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ایک قیدی لے گئے تھے حجرہ اپنے سے نماز کے لیے آئے حضرت کے پاس حضرت عائشہؓ اور مانگی آپ نے کوئی چیز اور مبالغہ کیا مانگنے میں اور
بھاگ گیا وہ حضرت کا اسیر فرمایا حضرت نے انکو قطع اللہ یدک یعنی کاٹے اللہ ہاتھ تیرے پس بیٹھ رہیں حضرت عائشہؓ اپنے حجرے کو اور بیٹھیں
اپنے حجرے میں غصہ ہو کر روتی ہوئی پس جب پھر آئے حضرت انکے پاس اور دیکھا انکو واسطے فرمایا انکے خوش کرنے کے لیے اللھم انی اتخذت
عندک عھدا الخ پس سنت ہے انکے لیے کہ حضرت نے کسی پر بد کی ہے انکے لیے ہے اسکے بیچ میں **وعنہ** قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعا احدکم فلا یقل اللھم اغفرلی ان شئت ارحمنی ان شئت ارزقنی
ان شئت ولیعزم مسئلتہ انہ یفعل ما یشاء لا مکرہ لہ رواہ البخاری اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت دعا مانگے ایک تمہارا پس نہ کہے یا الٰہی بخش واسطے میرے اگر چاہے تو رحم کر مجھ پر اگر چاہے تو روزی دے مجھ کو اگر چاہے تو
اور چاہیے کہ عزم و جزم کرے اپنے مانگنے میں کہ شک کا نشان ہے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کرتا ہے جو چاہتا ہے نہیں ہے زبردستی کرنے والا اس پر کوئی عقل کی
بیچاری سے نسخ میں دعا جزم نہ مانگے یا اللہ یہ مطلب ہمارا ہے اگر وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے یہ نہ کہو کہ اگر چاہے تو واسطے اس کے کہ یہ شک کرتا ہے قبول میں
اور وعدہ اپنے وعدہ میں خلاف نہیں کرتا وعدہ کیا ہے کہ دعا کرو میں قبول کروں گا اور نہیں کوئی زبردستی کرنے والا اللہ پر لیکن کہے کسی کام کے
بلکہ کرتا ہے جو چاہتا ہے پس بے فائدہ ہے کہنا اگر چاہے تو واسطے ۱۲ ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا
أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ إِنْ شِئْتَ وَلٰكِنْ لِيَعْزِمْ وَلْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَتَعَاظَمُهُ شَيْءٌ أَعْطَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور
روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ دعا مانگے ایک تمہارا پس نہ کہے یا الٰہی بخش مجھ کو اگر چاہے تو ولیکن چاہیے کہ
یقین کرے بغیر شک کے اور بڑی کرے رغبت اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نہیں مشکل ہوتی اس کو کوئی چیز کہ دیتا ہے وہ نقل کی مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
مَا الْاِسْتِعْجَالُ قَالَ يَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ أَرَ يُسْتَجَابُ لِيْ فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کی جاتی ہے یعنی دعا بندہ کی بعد شرطوں قبولیت کے جب تک کہ نہیں
دعا مانگتا گناہ کی یا توڑنے ناتے کی جب تک کہ نہیں جلدی کرتا کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہے جلدی فرمایا کہے تحقیق دعا مانگی میں نے اور تحقیق دعا مانگی
میں نے پس نہیں دیکھا میں نے کہ قبول کی گئی واسطے میرے پھر تھک جاتا ہے نزدیک اس کے اور چھوڑ دے دعا مانگنی نقل کی مسلم نے ف جب تک کہ دعا
نہیں مانگتا گناہ کی جیسے کہ کہے یا اللہ قدرت دے مجھ کو فلانے شخص کے قتل پر اور حال یہ کہ وہ مسلمان ہو یا کہے یا اللہ نصیب کر مجھ کو شراب یا کہے یا اللہ
بخش فلانے کو اور وہ مرا ہو کافر یقیناً اور مانند اس کے ہر گناہ محال چیزوں کا جیسے کہ دیکھنا اللہ تعالیٰ کا دنیا میں بیچ حالت بیداری کے اور توڑنا ناتا
جیسے کہے یا اللہ جدائی ڈال مجھ میں اور میرے باپ میں حاصل یہ کہ مومن کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک گناہ کی اور توڑنے ناتے کی نہیں کہتا اور جلدی
نہیں کرتا اور جب دعا گناہ وغیرہ کی کرتا ہے نہیں قبول ہوتی اور تھک جاوے نزدیک اس کے لائق نہیں ہے بندے کو کہ تھک جاوے اس لیے کہ دعا عبادت
ہے تاخیر قبولیت میں یا تو اس لیے ہوتی ہے کہ نہیں آیا وقت اس کا اس لیے کہ ہر چیز کے لیے ایک وقت مقرر ہے ازل میں یا اس لیے کہ مقدر نہیں ہے تاکہ
قبول ہوتا دعا اس کی کا دنیا میں پس دیا جاتا ہے آخرت میں ثواب عوض اس کے یا تاخیر کی جاتی ہے دعا اس کی تاکہ مبالغہ کرے دعا میں اس لیے کہ
اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے مبالغہ کرنے والوں کو دعا میں ۱۲ ع وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيْهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ
آمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی درداءؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا آدمی مسلمان کی واسطے
بھائی مومن اپنے کے پیٹھ پیچھے قبول کی جاتی ہے نزدیک سر دعا کرنے والے کے ایک فرشتہ معین کیا جاتا ہے جب دعا مانگتا ہے واسطے بھائی اپنے کے
بھلائی کی کہتا ہے فرشتہ کہ معین کیا گیا ساتھ اس کے قبول کر دعا اس کی اور واسطے تیرے مانند اس کے نقل کی مسلم نے ف پیٹھ پیچھے اور اسی طرح اگر سامنے
بھائی مسلمان کے دعا کرے اپنے دل میں چپکے تو بھی اسی میں داخل ہے سبب غائب ہونے کے اور کہتا ہے فرشتہ آمین یعنی فرشتہ عرض کرتا ہے جناب الٰہی میں کہ
دعا اس کی قبول کر یعنی جو بھلائی مانگے اور دعا کرنے والے کو خطاب کر کے کہتا ہے کہ تجھ کو بھی ہو مانند اس کے ۱۲ ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى أَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى أَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰهِ

سَاعَةً يُّسْأَلُ فِيْهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيْبُ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بددعا کرو اپنی جانوں پر اور نہ بددعا کرو اپنی اولاد پر اور نہ بددعا کرو اپنے مالوں پر یعنے غلام و لونڈیوں پر اور جانوروں پر تاکہ نہ پاؤ تم کسی طرف سے اُس ساعت کو کہ مانگی جاوے اُس میں بخشش پس قبول کرے واسطے تمھارے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے بعضے اوقات ہوتے ہیں کہ قبول ہونے کے ایسا نہ ہو کہ اسی وقت دعا قبول ہونے کا ہو اور تم بددعا کرو اپنے اوپر یا اپنی اولاد و مال پر پس قبول ہو جاوے تو پشیمان ہو پس بعضے نادانوں کی عادت ہے کہ وقت غصہ اور مصیبت کے اپنے لیے بددعا کرتے ہیں نہ چاہیے **وَذُكِرَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فِيْ كِتَابِ الزَّكٰوةِ** اور ذکر کی گئی حدیث ابن عباس کی ڈرو دعا مظلوم کی سے کتاب الزکوۃ میں

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری **عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ** روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا وہی ہے عبادت پھر پڑھی یہ آیت اور کہا پروردگار تمھارے نے دعا مانگو مجھ سے قبول کروں گا میں واسطے تمھارے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** از راہ مبالغہ کے فرمایا کہ دعا ہی عبادت ہے اسلیے کہ دعا ہی عبادت ہے کہ بندہ متوجہ ہوتا ہے اس میں حق تعالی کی طرف اور منہ پھیرتا ہے سواے اُس کے اور امید نہیں رکھتا مگر اُسی سے اور دعا میں ہے اخلاص اور حمد و شکر اور مانگنا اور وحدانیت بیان کرنی اور رغبت و مناجات اور زاری اور ذلیل سمجھنا اپنے کو اور مدد مانگنی اور فریاد کرنی پھر آیت کو سند اس حدیث کی لایا اسلیے کہ اُس سے معلوم ہوا کہ دعا مامور بہ ہے یعنی حکم ہے اسکے کرنے کا اور ہوتا ہے اس پر ثواب اور جو چیز ایسی ہوتی ہے وہ عبادت ہے اور آخر آیت میں بھی دلیل ہے اسپر کہ دعا عبادت ہے کہ فرمایا اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ یعنی جو تکبر کرتے ہیں عبادت یعنی دعا میری سے قریب ہے کہ داخل ہوں گے دوزخ میں خوار و ذلیل ہو کر **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا گودا ہے عبادت کا نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنے خلاصہ عبادت کا اور مقصود بالذات اسکا دعا ہے اسلیے کہ حقیقت عبادت کی اور خلاصہ اسکا عاجزی اور ذلیل سمجھنا اپنے کو ہے اور یہ دعا میں حاصل ہے بہت **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللهِ مِنَ الدُّعَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی چیز بزرگ تر نزدیک اللہ کے دعا سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** نہیں کوئی چیز الخ یعنی اقسام عبادات میں کوئی چیز دعا سے زیادہ بہتر نہیں منافی ہے قول اللہ تعالی کے اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ اَتْقٰكُمْ **وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** روایت ہے سلمان فارسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پھیرتی تقدیر کو مگر دعا اور نہیں زیادہ کرتی عمر میں مگر نیکی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** مراد تقدیر سے اندیشہ ایک چیز مکروہ کا ہے کہ جس سے ڈرتا ہے آدمی پس جب توفیق دیا جاتا ہے بندہ دعا کی دفع کرتا ہے اسکو اللہ تعالے اُس سے اور تقدیر دو قسم ہے ایک مبرم اور دوسری معلق تقدیر مبرم میں کچھ تغیر و تبدل نہیں اور قضاے معلق میں بعضے سبب سے تغیر و تبدل ہوتی پس یہاں تقدیر معلق مراد ہے اور نہیں زیادہ کرتی عمر میں مگر نیکی یہاں بھی کی زیادتی عمر کی باعتبار تقدیر معلق کے ہے لکھا جاتا ہے کہ اگر نیکی کریگا

تنی عمر ہوگی اور اگر نیکی کریگا اتنی ہوگی صورت اُسکی یہ ہے کہ لکھا جاتا ہے لوح محفوظ میں کہ مثلاً اگر حج کریگا فلانا یا جہاد کریگا تو عمر اُسکی چالیس برس کی ہوگی
اگر نہ کیا دونوں نیک کام عمر اُسکی سا ٹھ برس کی ہوگی پھر جب دونوں کیے سا ٹھ برس کو پہنچا یعنی عمر اُسکی زیادہ ہوگئی جبکہ ایک ہی چیز کی زیادہ ہوئی تو
یہ نام ہوئی اثنا سے عمر اُسکی سے کہ سا ٹھ برس تھی اور حضرت حسن سے یہ کہتے ہیں کہ جب نیکی کی تو نفع اس سے ہوتی عمر اُسکی ہیں گو یا کہ زیادہ ہوئی ۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدُّعَاءَ یَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ یَنْزِلْ فَعَلَیْکُمْ عِبَادَ اللّٰہِ بِالدُّعَاءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دعا
نفع کرتی ہے اُس چیز سے کہ اُتری اور اُس چیز سے کہ نہیں اُتری ہے پس لازم کر و اپنے پر اے بندو اللہ کے دعا کو نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ احمد نے معاذ
بن جبل سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف اُس چیز سے کہ اُتری یعنی بلا کہ اُتری ہے اُسکو دعا دفع کر دیتی ہے اگر معلق ہوتی ہے اور اگر مبرم ہوتی ہے تو
صبر عطا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر سہل ہوتا ہے تحمل اُس بلا کا اور راضی ہوتا ہے اُس سے بلکہ نہیں چاہتا کہ یہ نہ ہو بلکہ لذت پاتا ہے ساتھ اُس بلا کے جیسے کہ
لذت پاتے ہیں اہل دنیا ساتھ نعمتوں کے اور دعا نفع دیتی ہے اُس بلا کو کہ نہیں اُتری یعنی اُسکو اُترنے نہیں دیتی روکتی ہے ۔ وَعَنْ جَابِرٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ یَدْعُوْ بِدُعَاءٍ اِلَّا اٰتَاہُ اللّٰہُ مَا سَاَلَ اَوْ کَفَّ عَنْہُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَہٗ مَا لَمْ
یَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِیْعَۃِ رَحِمٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے جابرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی شخص کہ
مانگے دعا مگر دیتا ہے اُسکو اللہ جو مانگتا ہے یعنی اگر مقدر ہوتا ہے ازل میں دنیا میں اُسکا یا بند رکھتا ہے اُس سے برائی مانند اُسکے یعنی دفع کرتا ہے بلا بعد
مانگنے خیر کے عوض دینے کے اگر نہیں مقدر ہوتا دنیا میں اُسکا جب تک کہ نہیں دعا مانگتا گناہ کی یا توڑنے ناتے کی نقل کی یہ ترمذی نے ۔ وَعَنِ
ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ یُّسْاَلَ وَاَفْضَلُ الْعِبَادَۃِ انْتِظَارُ الْفَرَجِ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگو اللہ تعالیٰ سے فضل
اُسکے سے واسطے کہ اللہ دوست رکھتا ہے کہ مانگا جاوے یعنی فضل اُسکا اور بہتر عبادت کے انتظار کرنا کشادگی کا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث
غریب ہے ف انتظار کرنا کشادگی کا یعنی امید وار رہے جانے بلا اور غم کا ساتھ ترک کرنے شکایت کے طرف غیر اللہ تعالیٰ کے یا نا صبر کی طرف
اور بیشک جزا اس صبر سے سوا بے نہایت ہے ۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَسْاَلِ اللّٰہَ یَغْضَبْ
عَلَیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نہ مانگے اللہ سے غضب کرتا ہے
اللہ اُس پر نقل کی یہ ترمذی نے ف اسلیے کہ ترک کرنا سوال کا تکبر اور استغنا ہے ۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنْ فُتِحَ لَہٗ مِنْکُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ الرَّحْمَۃِ وَمَا سُئِلَ اللّٰہُ شَیْئًا یَعْنِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ اَنْ یُّسْاَلَ الْعَافِیَۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کہ کھولا گیا واسطے اُسکے تم میں سے دروازہ دعا کا یعنی توفیق دیا گیا ساتھ
دعا کی مع شرائط و آداب کے کھولے گئے واسطے اُسکے دروازے رحمت کے یعنی کبھی مانگی ہوئی چیز ملتی ہے اور کبھی دفع ہوتی ہے اُس سے برائی اور
نہیں سوال کیا جاتا اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز یعنی بہت محبوب طرف اللہ کے اس سے کہ سوال کیا جاوے عافیت نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی
اللہ تعالیٰ عافیت کے مانگنے کو بہت دوست رکھتا ہے اس برابر اور چیز کے مانگنے کو دوست نہیں رکھتا اور عافیت کے معنی ہیں سلامتی تمام آفات اور
بیماریوں سے اور بلاؤں اور مکروہات ظاہری و باطنی سے دنیا و آخرت میں پس یہ شامل ہے سب بھلائیوں کو نسال اللہ العافیۃ ۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّسْتَجِیْبَ اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَ الشَّدَائِدِ فَلْیُکْثِرِ الدُّعَاءَ فِی الرَّخَاءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خوش لگے اسکو یہ کہ قبول کرے اللہ دعا اسکی نزدیک سختیوں کے پس چاہیے کہ بہت دعا کرے حالت فراخی میں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْاِجَابَةِ وَاعْلَمُوا اَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگو اللہ سے اور تم یقین رکھتے ہو ساتھ قبولیت کے اور جانو کہ اللہ نہیں قبول کرتا دعا دل غافل کھیلنے والے کی سے یعنی غافل ہو اللہ سے اور مشغول ہو غیر خدا میں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف یقین رکھتے ہو ساتھ قبولیت کے یعنی ہو وقت دعا کے ایسی حالت پر کہ مستحق ہو سبب اسکی قبولیت کے یعنی اچھے کام کرتے ہو اور بری باتوں سے بچتے ہو اور رعایت کرتے ہو شرائط دعا کی مانند حضور قلب وغیرہ کے یہاں تک کہ سبب قبولیت دعا کے پر ہو دلوں تمہارے کے غالب تر قبول آنے سے یا مراد یہ ہے کہ تم معتقد ہو اسکے کہ اللہ نہیں نا امید کریگا تمکو سبب فضل وسیع اپنے کے۔ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْأَلُوهُ بِبُطُونِ اَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهَا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ بِبُطُونِ اَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهَا فَاِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوا بِهَا وُجُوهَكُمْ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے مالک بن یسار سے کہ کہا فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت مانگو تم اللہ سے پس مانگو اس سے ساتھ اندر کی جانب ہاتھوں اپنے کے اور نہ مانگو اس سے ساتھ اوپر کی جانب ہاتھوں اپنے کے اور ایک روایت میں ابن عباس سے کہ کہا مانگو اللہ سے ساتھ اندر کی جانب ہاتھوں اپنے کے اور نہ مانگو اس سے ساتھ اوپر کی جانب ہاتھوں اپنے کے پس جس وقت کہ فارغ ہو تم یعنی دعا سے پس پھیرو ہاتھوں کو اپنے منہ پر یعنی تا برکت جو ہاتھوں پر اتری ہے منہ پر پہنچے نقل کی یہ ابو داود نے ف اندر کی جانب ہاتھوں اپنے کے الخ یعنی دعا کرنے میں ہاتھ اس طرح رکھو کہ اندر کا رخ ہاتھوں کا سامنے منہ کے رہے جیسے کہ معمول ہو دعا مانگنے میں اُلٹے ہاتھ کر کر دعا نہ مانگو اور حالت استسقاء میں جو آپ نے پشت سے ہاتھ کے دعا مانگی تو واسطے بیان اسکا باب الاستسقاء میں ہو چکا ہے۔ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ اِلَيْهِ اَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ اور روایت ہے سلمانؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق پروردگار تمہارا بہت حیا مند ہے یعنی معاملہ کرتا ہے حیا مندوں کا سا دینے والا بغیر سوال کے حیا کرتا ہے بندہ اپنے سے یہ کہ پھیرے انکو خالی جس وقت کہ اٹھاتا ہے بندہ اپنے دونوں طرف اسکے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں۔ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمرؓ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے دعا میں نہ رکھتے انکو جب تک کہ نہ پھیرتے انکو اپنے منہ پر نقل کی یہ ترمذی نے ف ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ ہاتھوں کا اٹھانا اور منہ پر پھیرنا سنت ہے دعا میں۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدَعُ مَا سِوٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اچھا جانتے تھے اُن دعاؤں کو کہ جامع ہوں اور چھوڑ دیتے تھے اُن دعاؤں کو کہ نہ جامع ہوتیں نقل کی یہ ابو داود نے ف دعا جامع وہ ہے کہ لفظ اسکے تھوڑے ہوں اور معنی بہت شامل ہو امور دنیا اور آخرت کو جیسے دعا میں ہیں رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّينِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اور مانند انکے بہت دعائیں جامع آئی ہیں

حدیث شریف میں اس سے منع نہیں ہو گی ہے دعا کہ جامع ہو شامل مطالب اسمیں مذکور ہوں حضرت نے ترک کی تھی یا اسلئے کہ نہ تھی حاجت یعنی جو
مجکو یہی باتیں خیر ذلک کی اور یہ باعتبار اکثر کے ہے کہ حضرت اکثر دعائیں جامع ہی مانگتے تھے خاص مطالب کی نہ مانگتے تھے والا کبھی کبھی خاص بھی
مانگنا ثابت ہوا ہے مترجم۔ وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اسرع الدعاء اجابۃ دعوۃ غائب
لغائب رواہ الترمذی وابو داؤد۔ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت جلد دعا قبول ہونے والی
دعا غائب کی ہے واسطے غائب کے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف اسلیے کہ غائب کی دعا غائب کے لیے خلوص سے ہوتی ہے خیال ریا نہ دکھانے کا
نہیں ہوتا ہے۔ وعن عمر بن الخطاب قال استأذنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی العمرۃ فاذن لی وقال اشرکنا یا اخی فی دعائک
ولا تنسنا فقال کلمۃ ما یسرنی ان لی بہا الدنیا رواہ ابو داؤد والترمذی وانتہت روایتہ عند قولہ
ولا تنسنا اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہا پروانگی مانگی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ ادا کرنے عمرہ کے پس اذن دیا مجکو اور
فرمایا شریک کرنا ہمکو اے چھوٹے بھائی میرے بیچ دعا اپنی کے اور نہ بھولنا ہمکو بیچ وقت دعا کے پس فرمایا حضرت نے ایک کلمہ کہ نہیں خوش کرتا مجکو
یہ کہ واسطے میرے ہو بدلے اسکے تمام دنیا نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور تمام ہوئی روایت ترمذی کے نزدیک لفظ ولا تنسنا کے ف مراد کلمے
سے وہی بات ہے کہ حضرت نے انکو فرمائی یا اور کوئی بات عنایت کی فرمائی ہو اور حضرت نے جو التماس دعا کی تو بسبب ظاہر کرنا عاجزی اور مسکینی کا ہے تمام
بندگی میں اور رغبت دلانی ہے لوگوں کو کہ اچھے لوگوں سے دعا طلب کیا کریں اور تنبیہ ہے امت کو کہ خاص اپنے ہی لیے دعا نہ مانگیں بلکہ شریک کریں
قرابتیوں اور دوستوں کو بھی دعا میں خصوصاً بیچ مقامات قبولیت کے اور بزرگی حضرت عمر کی بھی معلوم ہوتی ہے۔ وعن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لا ترد دعوتہم الصائم حین یفطر والامام العادل ودعوۃ
المظلوم یرفعہا اللہ فوق الغمام ویفتح لہا ابواب السماء ویقول الرب وعزتی لانصرنک ولو بعد حین
رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ نہیں پھیری جاتی دعا انکی ایک روزہ دار جب افطار کرتا ہے
یعنی اسلیے کہ بعد ادائے عبادت کے ہوتی ہے اور حال عاجزی اور مسکینی کا ہے اور دوسرا سردار عادل کہ عدل کرے یعنی اسلیے کہ اور حدیث میں آیا ہے کہ
عدل ایک ساعت کا بہتر ہے ساٹھ برس کی عبادت سے اور تیسرے دعا مظلوم کی اٹھاتا ہے اسکو اللہ تعالیٰ اوپر ابر کے اور کھولے جاتے ہیں
واسطے دعا اسکی کے دروازے آسمان کے اور فرماتا ہے پروردگار قسم ہے عزت اپنی کی البتہ مدد کرونگا میں تیری اگرچہ بعد مدت کے یعنی ظالم سے
بدلہ لیکر حق تیرا ضرور دلا دونگا یا یہ کہ ضرور قبول کرونگا دعا تیری اگرچہ مدت دراز گذر جاوے نقل کی یہ ترمذی نے ف اوپر ابر کے اٹھانا اور کھولنا دروازوں کا
کنایہ ہے اوپر چڑھنے سے اور جلدی قبول ہونے سے دعا کے۔ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث دعوات
مستجابات لا شک فیہن دعوۃ الوالد ودعوۃ المسافر ودعوۃ المظلوم رواہ الترمذی وابو داؤد وابن ماجہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دعائیں قبول کی جاتی ہیں نہیں ہے شک بیچ انکے یعنی انکے قبول ہونے میں دعا باپ کی اور دعا مسافر کی
اور دعا مظلوم کی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف دعا باپ کی یعنی باپ بیٹے کو جو بد دعا دے یا نیک دعا کرے جلد قبول ہوتی ہے
اور ماں کی دعا بطریق اولیٰ قبول ہوتی ہے بسبب زیادتی شفقت اسکی کے اگرچہ بیان نہیں ذکر کی گئی اور دعا مسافر کی یہ احتمال ہے کہ دعا اسکی قبول
ہوتی ہے انکے حق میں کہ جو احسان کرے اور بد دعا قبول ہوتی ہے اسکے لیے کہ ایذا دے اور بدسلوکی کرے اور یہ بھی ہے کہ مطلق اسکی دعا قبول
ہوتی ہے خواہ اپنے لیے کرے یا اوروں کے لیے اور دعا مظلوم کی یعنی جو کوئی مدد کرے مظلوم کی یا تسلی دیوے اسکو اور وہ دعا دے اسکو یا جس نے ظلم کیا اسپر بد

اسے بد دعا دی گئی قبول ہونی ہو۔ **الفصل الثالث** عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لیسال احدکم ربہ حاجتہ کلہا حتی یسالہ شسع نعلہ اذا انقطع زاد فی روایۃ عن ثابت البنانی مرسلا
حتی یسالہ الملح وحتی یسالہ شسعہ اذا انقطع رواہ الترمذی اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
چاہیے کہ مانگے ایک تمہارا اپنے پروردگار سے ساری حاجتیں اپنی یہاں تک کہ مانگے تسمہ پاپوش اپنی کا جبکہ ٹوٹ جاوے زیادہ کی ترمذی نے ایک روایت
میں ثابت بنانی سے بطریق ارسال کے یہاں تک کہ مانگے اس سے نمک اور یہاں تک کہ مانگے اس سے تسمہ پاپوش اپنی کا جس وقت کہ ٹوٹ جاوے نقل کی
یہ ترمذی نے **ف** زیادہ کی مصنف کو چاہیے تھا کہ بیان کرتا رواہ الترمذی وزاد فی روایۃ اور دوسری روایت میں حتی یسالہ الشسع کو لایا
تاکید کے لیے تاکہ دلالت کرے اس پر کہ دوام رکھنا اور محرومی نہیں ہے سائل کو اللہ نہایت مہربان ہے بندوں پر دیتا ہے جو مانگتے ہیں پس چاہیے
بندہ گرفتار رہے اور اعتماد کرے مگر اسی پر کہا ابو علی دقاق نے کہ نشانیوں معرفت کی سے یہ ہے کہ مانگے حاجتیں اپنی کم ہوں یا زیادہ مگر اللہ ہی سے
جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مشتاق رویت الٰہی کے ہوئے کہا رب ارنی انظر الیک اور جب محتاج روٹی کے ہوئے کہا رب انی لما انزلت
الی من خیر فقیر ہے **وعنہ** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ فی الدعاء حتی یری بیاض ابطیہ
اور روایت ہے انس سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اٹھاتے ہاتھ اپنے دعا میں یہاں تک کہ دکھلائی جاتی سفیدی حضرت کے
بغلوں کی **وعن** سہل بن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان یجعل اصبعیہ حذاء منکبیہ ویدعوا اور روایت ہے
سہل بن سعد سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھے حضرت کہ رکھتے دونوں انگلیاں اپنی اپنی برابر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے برابر
مونڈھوں کے اور دعا مانگتے **ف** یہ اوسط درجہ ہے ہاتھ اٹھانے کا اور اکثر اسی طرح اٹھاتے تھے اور پہلی حدیث میں جو زیادہ ہاتھ اٹھانے آئے
وہ محمول ہے بعض اوقات پر کہ جب بہت مبالغہ منظور ہوتا دعا میں یعنی مثل حالت استسقاء اور وبلاؤں محنت کے تو اتنے اٹھاتے کہ سفیدی
بغلوں کی معلوم ہوتی ہے **وعن** السائب بن یزید عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا دعا فرفع یدیہ
مسح وجہہ بیدیہ روی البیہقی الاحادیث الثلثۃ فی الدعوات الکبیر اور روایت ہے سائب بن یزید سے نقل کی انہوں نے
باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت کہ دعا مانگتے اور اٹھاتے دونوں ہاتھ پھیرتے اپنے منہ پر دونوں ہاتھ اپنے نقل کی یہ بیہقی نے تینوں
حدیثیں دعوات کبیر میں **ف** کہا طیبی نے دلالت کرتی ہے یہ حدیث اس پر کہ جب حضرت نہ اٹھاتے ہاتھ اپنے دعا میں نہ پھیرتے منہ پر پس نماز میں اور
طواف میں اور وقت سونے کے اور بعد کھانے کے اور مانند اس کی کے جو حضرت سے دعائیں منقول ہیں ان میں ہاتھ نہ اٹھاتے تھے تو منہ پر بھی
ہاتھ نہ پھیرتے تھے ہے **وعن** عکرمۃ عن ابن عباس قال المسئلۃ ان ترفع یدیک حذو منکبیک او نحوہما
والاستغفار ان تشیر باصبع واحدۃ والابتہال ان تمد یدیک جمیعا وفی روایۃ قال والابتہال ہکذا
ورفع یدیہ وجعل ظہورہما مما یلی وجہہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے عکرمہ سے نقل کی ابن عباس سے کہا ادب
سوال کرنے کا یہ ہے کہ اٹھاوے تو دونوں ہاتھ اپنے برابر اپنے مونڈھوں کے یا قریب ان کے اور ادب استغفار کا یہ ہے کہ اشارہ کرے تو ساتھ ایک انگلی
اور عاجزی کرنی اور مبالغہ کرنا دعا میں یہ ہے کہ دراز کرے تو دونوں ہاتھ اپنے اٹھائے ہیئے اس قدر کہ سفیدی بغلوں کی معلوم ہو اور ایک
روایت میں یہ ہے کہا عاجزی کرنی اس طرح ہے اور اٹھائے دونوں ہاتھ اپنے اور کی پیٹھ ہاتھوں کی نیچے کی طرف منہ اپنے کے یعنی جیسے استسقاء میں
کیا نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اشارہ کرے تو ساتھ ایک انگلی کے یعنی سبابہ کے کہ جس کو انگلی شہادت کی کہتے ہیں مقصود اس سے یہ ہے کہ سب سے پہلے

بہت کرنا نفس اماّرہ اور شیطان رجیم کا اور سیاہ ڈھونڈھنے شرک سے اور توحید ایک کی واسطے انگلی کی کہ وہ بڑا اشارہ کرنا دو انگلیوں سے چنانچہ آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کہ اشارہ کرتا تھا دو انگلیوں سے فرمایا اسکو ایک سے اشارہ کر ایک سے اشارہ کر آور اٹھانے دونوں ہاتھ اپنے یہاں تک بہانے دونوں کے اپنے خوب طرح یہاں تک ظاہر ہوتی سفیدی بغلوں کی اور ہوتے ہاتھ مقابل سر کے ہے۔ **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ يَقُولُ إِنَّ رَفْعَكُمْ أَيْدِيَكُمْ بِدْعَةٌ مَا زَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى هٰذَا يَعْنِي إِلَى الصَّدْرِ رَوَاهُ أَحْمَدُ** اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ وہ کہتے تھے تحقیق اٹھانا تمہارا اپنے ہاتھوں کو یعنی بہت اٹھانا بہت برعتیں زیادہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اکثر اسپر یعنی سینہ تک اٹھاتے تھے زیادہ اس سے نقل کی یہ احمد نے **ف** انکار کیا ابن عمرؓ نے اسپر اسلیے کہ اکثر اوقات بہت ہی اٹھاتے تھے اور فرق کرتے تھے حالات میں کہ ایک امر کے لیے سینہ تک اٹھاتے اور مونڈھوں تک دوسرے امر کے لیے اور مونڈھوں سے اونچا اور امر کے لیے پس اس تقریر سے خوب تطبیق حاصل ہو گئی ہے حاصل یہ کہ حضرتؐ کا اٹھانا باعتبار اختلاف حالات کے مختلف تھا کہ اکثر تو سینہ تک اٹھاتے تھے اور بعضے امر کے لیے مونڈھوں تک اور بعضے امر کے لیے مونڈھوں سے اونچا اور یہ لوگ اکثر اوقات اونچے ہی اٹھاتے تھے اور رعایت اختلاف حالات کی نہ کرتے تھے اسلیے ابن عمرؓ نے انپر طعن کیا۔ **وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا فَدَعَا لَهُ بَدَأَ بِنَفْسِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ** اور روایت ہے ابی بن کعبؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب یاد کرتے کسی کو پھر دعا مانگنے اسکے لیے یعنی ارادہ کرتے دعا مانگنے کا شروع کرتے دعا مانگنی پہلے واسطے اپنے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب صحیح ہے **ف** اسمیں تعلیم ہے امت کو کہ اگر کوئی کسی کے لیے دعا کرے تو پہلے اپنے لیے دعا کرے پھر اسکے لیے مثلاً کہے اللہم اغفر لی ولفلان ہے۔ **وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيهَا إِثْمٌ وَلَا قَطِيعَةُ رَحِمٍ إِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ بِهَا إِحْدٰى ثَلَاثٍ إِمَّا أَنْ يُعَجِّلَ لَهُ دَعْوَتَهُ وَإِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ وَإِمَّا أَنْ يَصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا قَالُوا إِذًا نُكْثِرُ قَالَ اللّٰهُ أَكْثَرُ رَوَاهُ أَحْمَدُ** اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی مسلمان کہ دعا مانگے کوئی دعا کہ نہ اسمیں مانگنا گناہ کا اور نہ توڑنا ناتے کا مگر دیتا ہے اسکو اللہ تعالیٰ بسبب اس دعا کے ایک تین چیزوں میں سے یا یہ کہ جلد دے اسکے لیے مطلب اسکا اور یا یہ کہ ذخیرہ کر رکھے دعا کو اسکے لیے اور دیوے آخرت میں اور یا یہ کہ پھیر دیوے اس سے برائی مانند اسکے عرض کیا صحابہؓ نے اب بہت دعا کریں گے ہم یعنی اسلیے کہ ہمیشہ فائدے دعا کے سنے ہمنے فرمایا فضل اللہ کا بہت ہے نقل کی یہ احمد نے **ف** فضل اللہ کا بہت ہے یعنی جو کچھ دیتا ہے فضل اپنے سے اور بہت کرم اپنے سے بہت بڑی چیز ہے کہ دیتا ہے تمکو بمقابلہ دعا تمہاری کے ہے۔ **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهُنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ حَتّٰى يَنْتَصِرَ وَدَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتّٰى يَصْدُرَ وَدَعْوَةُ الْمُجَاهِدِ حَتّٰى يَقْعُدَ وَدَعْوَةُ الْمَرِيضِ حَتّٰى يَبْرَأَ وَدَعْوَةُ الْأَخِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ ثُمَّ قَالَ وَأَسْرَعُ هٰذِهِ الدَّعَوَاتِ إِجَابَةً دَعْوَةُ الْأَخِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ** اور روایت ہے ابن عباسؓ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پانچ دعائیں ہیں کہ قبول کیجاتی ہیں واسطے انکے دعا مظلوم کی یہاں تک کہ بدلا لیوے یعنی ظالم سے ساتھ زبان یا ہاتھ اپنے کے اور دعا حاجی کی یہاں تک کہ پھر آوے یعنی طرف شہر اپنے کے اور بعض نے کہا فارغ ہووے حج سے اور دعا جہاد کرنے والے کی یہانتک کہ فارغ ہووے اور دعا مریض کی یہاں تک کہ اچھا ہووے بیماری سے اور دعا بھائی کی واسطے بھائی مسلمان اپنے کے غائبانہ پھر فرمایا بہت جلد ہے قبول ہونے میں ان دعاؤں سے دعا بھائی کی پیٹھ پیچھے نقل کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر میں **بَابُ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالتَّقَرُّبِ إِلَيْهِ**

باب یہ بیان ذکر خدا کے اور نزدیکی حاصل کرنے کے طرف اللہ کے **ف** یعنی نزدیکی حاصل کرنے ساتھ ذکر اللہ کے طرف خدا کے یا نزدیکی حاصل کرنا نوافل کے طرف اسکے اور ذکر اللہ تعالیٰ کا دل سے بھی ہوتا ہے اور زبان سے بھی اور افضل یہ ہے کہ دل و زبان دونوں سے ہو اور اگر ایک سے ہو تو دل کا افضل ہے پھر ذکر دل کا دو قسم ہے ایک تو فکر کرنی عظمت خدا میں اور جبروت و ملکوت میں اور نشانیوں قدرت اسکی میں کہ آسمان و زمین میں ہیں اسکو ذکر خفی کہتے ہیں حدیث شریف میں آیا ہے کہ ستر درجہ افضل ہے ذکر خفی وہ جو نہیں سنتے اسکو حفظہ یعنی فرشتے اعمال لکھنے والے جب کہ دن قیامت کا ہوگا اور جمع کریگا اللہ تعالیٰ خلائق کو انکے حساب کے لیے اور لاوینگے حفظہ اس چیز کو کہ یاد رکھتے تھے اور لکھا تھا اسکو فرماویگا اللہ تعالیٰ انکو دیکھو کیا باقی رہا واسطے اسکے کچھ پس کہینگے کچھ نہیں چھوڑا ہے ہم نے کچھ اس چیز میں سے کہ جانا ہے ہم نے اور یاد رکھا ہے مگر کہ جو لکھا ہے ہم نے اسکو پھر فرماویگا اللہ تعالیٰ یعنی بندہ کو کہ تحقیق تیرے لیے میرے پاس ایک نیکی ہے کہ نہیں جانا تو اسکو اور میں بدلا دونگا اسکا تجھکو اور وہ ذکر خفی ہے ذکرہ السیوطی فی بدور السافرۃ اور دوسری قسم ذکر دل کی یہ ہے کہ وقت امر و نہی اللہ تعالیٰ کے اسکو یاد کرتا ہے اور پہلی قسم افضل و اعلیٰ ہے اور بعضے فقہا کہتے ہیں کہ ذکر نہیں ہوتا مگر ساتھ زبان کے اور واسطے مرتبہ ہے کا یہ سبب قول فقہا کے یہ ہے کہ ساوے سے پہنچتا نہیں ثواب انکے معتبر نہیں اور دل سے جو ہوتا ہے فعل دل کا ہے قسم علم و تصور کے ذکر نہیں ذکر تمام اسکا ہے کہ زبان سے ہو لیکن یہ بات خلاف ہے اسکے کہ لغت کی کتابوں میں لکھا ہے صحاح و قاموس میں لکھا ہے کہ ذکر ضد نسیان کی ہے اور یہ خود فعل دل کا ہے اور جو کچھ کہ زبان سے ہو اسکو بھی ذکر کہتے ہیں پس ذکر لفظ مشترک ہے درمیان فعل دل اور فعل زبان کے اور کہا مشائخ طریقت نے ہم کے کہ ذکر دو نوع ہے قلبی اور زبانی اور اثر ذکر قلبی کا قوی تر اور بزرگ تر اور بیشتر ہے ذکر زبانی سے پس شاید مقصود بعضے فقہا کا یہ ہو کہ جو جان نہیں سکتے کرتا آیا ہے شرع میں ماثور تسبیحات اور قرأت نماز کے اور ذکر بیچ نماز کے اور سوا اسکے کہ وہاں دل سے ذکر کرنا کفایت نہیں کرتا بلکہ زبان سے کرنا چاہیے نہ یہ کہ اسپر ثواب اخروی نہیں مرتب ہوتا ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَ اَبِیْ سَعِیْدٍ** قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا حَفَّتْھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَغَشِیَتْھُمُ الرَّحْمَۃُ وَنَزَلَتْ عَلَیْھِمُ السَّکِیْنَۃُ وَذَکَرَھُمُ اللّٰہُ فِیْمَنْ عِنْدَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ اور ابی سعید خدریؓ سے کہا دونوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بیٹھتی ایک قوم کہ ذکر کرتی ہے اللہ کا مگر گھیر لیتے ہیں انکو فرشتے یعنی جو کہ مقرر پھرتے ہیں راہوں میں اہل ذکر کو اور ڈھانک لیتی ہے انکو رحمت یعنی جو رحمت کہ خاص ہے ذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات کے لیے ہے اور اترتی ہے اوپر انکے سکینت اور ذکر کرتا ہے انکو اللہ تعالیٰ نے بیچ شخصوں میں کہ نزدیک اسکے ہیں یعنی ملائکہ مقربین اور ارواح انبیا علیہم السلام میں نقل کیا ہے مسلم نے **ف** سکینۃ ایک حالت ہے دل کی کہ اسکے سبب خواہش لذتوں دنیا کی اور لذت سوا اللہ کے دل سے نکل جاتی ہے اور حضور ساتھ اللہ کے بہم پہنچتا ہے اور اتر نا سکینت کا اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہے الا بذکر اللہ تطمئن القلوب **وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ** قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسِیْرُ فِیْ طَرِیْقِ مَکَّۃَ فَمَرَّ عَلٰی جَبَلٍ یُقَالُ لَہٗ جُمْدَانُ فَقَالَ سِیْرُوْا ھٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الذَّاکِرُوْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَالذَّاکِرَاتُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتے بیچ راہ مکہ کے پس گذرے اوپر ایک پہاڑ کے کہا جاتا تھا اسکو جمدان پس فرمایا چلو یہ جمدان ہے پیش دستی لے گئے مفردون عرض کیا صحابہؓ نے کون ہیں مفردون یا رسول اللہ فرمایا وہ مرد کہ خدا کو یاد کرتے ہیں بہت اور وہ عورتیں کہ یاد کرتی ہیں اللہ تعالیٰ کو بہت نقل کی یہ مسلم نے **ف** المفردون سوال ہے صفت سے کہ کیا صفت ہے مفردون کی فرمایا کہ تنہائی جنس یا الفت یا صحبت کے تنہائی نفس کی ہو اللہ کے ذکر کے لیے آیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ جمدان پر کہ ایک منزل ہے مدینے سے پہنچے تو صحابہ ساتھ وطن کے ہو گئے بعضے الگ ہو کر اور بعضے پہلے وطن کو روانہ ہوئے پیچھے رہنے والوں کو حضرت نے فرمایا

کہ مکہ کے قریب پہنچا چلا چل کر لیکن مفردون یعنی الگ ہونے والے آگے پہنچ گئے صحابہؓ نے صفت مفردون کی پوچھی فرمایا حاصل اسکا یہ ہے کہ معنی ان
مفردون کے ظاہر ہیں اس سے کیا سوال کرتے ہو بلکہ پوچھو کیوں کے صفت کون ہے لوگ کہ وہ وہ ہیں کہ خالص اور تنہا کیا نفس اپنے کو اللہ کے ذکر کے لیے
یعنے انقطاع کیا لوگوں سے اور گوشہ تنہائی اختیار کرکے اکثر ذکر اللہ میں مشغول رہتے ہیں اور مراد بہت یاد کرنے سے یہ ہے کہ ہمیشگی کرے ذکر پر غفلت کے
اور جو غفلت بھی ہو جاوے تو جلدی سے دور کرکے مشغول ہووے اور ابن عباسؓ نے کہا کہ کثرت ذکر کی حاصل ہوتی ہے ساتھ ذکر کرنے کے نمازوں کے
بعد اور صبح شام سوتے جاگتے اور مانند اسکے جیسا کہ منقول ہے حدیث شریف میں اس سے ۔ وعن ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم مثل الذی یذکر ربہ والذی لا یذکر مثل الحی والمیت متفق علیہ اور روایت ہے ابی موسیٰؓ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اس شخص کے کہ یاد کرتا ہو پروردگار اپنے کو اور اس شخص کے کہ نہیں یاد کرتا مانند زندے اور مردے
کے ہے ف قول کی یہ بخاری اور مسلم نے حدیث میں ذکر حیات قلب ذاکر کی ہے اور غفلت موت اسکی اور جیسے کہ زندہ اپنی زندگی سے بہرہ مند ہوتا ہے ایسا ہی ذکر
کرنے والا اپنے عمل سے بہرہ مند ہوتا ہے اور نہ یاد کرنے والا کہ اسکو اپنے عمل سے بہرہ نہیں مانند مردے کے ہے کہ اسکو زندگی سے کچھ بہرہ نہیں ہوتا
بیت زندگانی نتوان گفت حیاتی کہ مراست ۔ زندہ آنست کہ با دوست وصالے دارد ۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ تعالیٰ انا عند ظن عبدی بی وانا معہ اذا ذکرنی فان ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی
وان ذکرنی فی ملاء ذکرتہ فی ملاء خیر منھم متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ میں نزدیک گمان بندے اپنے کے ہوں کہ ساتھ میرے رکھتا ہے اور میں ساتھ اسکے ہوں جب یاد کرتا ہے مجھکو پس اگر دل سے یا زبان سے
اگر یاد کرے مجھکو ذات اپنی میں یعنی خفیہ یاد کرتا ہوں میں اسکو ذات اپنی میں یعنی پوشیدہ دیتا ہوں ثواب اسکو اور متولی ہوتا ہوں آپ اسکے
ثواب کا اور کسی پر ظاہر نہیں کرتا اسکو اور اگر یاد کرے مجھکو جماعت میں یاد کرتا ہوں میں اسکو اس جماعت میں کہ بہتر ہو اُنسے نقل کی یہ بخاری اور مسلم
ف نزدیک گمان بندہ اپنے کے یعنی معاملہ کرتا ہوں بندے سے موافق گمان اور توقع اسکی کے اگر امید عفو کی رکھتا ہے عفو کرتا ہوں اور اگر گمان عذاب کا
رکھتا ہے عذاب کرتا ہوں اور رغبت دلانی ہے اسپر کہ امید اللہ تعالیٰ کے خوف پر غالب رکھے اور گمان اچھا رکھے کہ بخشے گا مجھکو ایک حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ
ایک شخص کو دوزخ میں لیجانے کا حکم کریگا جب وہ کنارہ دوزخ پر کھڑا ہوگا تو عرض کریگا اے رب میرے گمان تیرے ساتھ اچھا تھا فرماویگا اللہ تعالیٰ
پھیر لاؤ اسکو میں نزدیک ظن عبد کے ہوں اور حقیقت امید کی یہ ہے کہ عمل کرے اور پھر امید رکھے بخشش کی اور بے عمل کے امید رکھنی ہوا اور گمان یعنی
بیجا ہے اور میں ساتھ اسکے ہوں یعنی توفیق دیتا ہوں اور رحمت نازل کرتا ہوں اور مدد و حفاظت کرتا ہوں ۔ وعن ابی ذر
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ تعالیٰ من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا وازید ومن جاء بالسیئۃ
فجزاء سیئۃ مثلہا او اغفر ومن تقرب منی شبرا تقربت منہ ذراعا ومن تقرب منی ذراعا تقربت منہ باعا ومن
اتانی یمشی اتیتہ ہرولۃ ومن لقینی بقراب الارض خطیئۃ لا یشرک بی شیئا لقیتہ بمثلہا مغفرۃ رواہ مسلم
اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ جو شخص کہ لاوے ایک نیکی پس واسطے اسکے ثواب ہوگا
دس برابر اسکے اور زیادہ بھی دیتا ہوں یعنی جسکو چاہتا ہوں موافق صدق و اخلاص کے سات سو تک بلکہ زیادہ اس سے اور جو شخص کہ لاوے برائی پس
سزا برائی کی برابر اسکے یا بخش دیتا ہوں اور جو نزدیک ہووے میرے ایک بالشت یعنی ساتھ طاعت کے ایک بالشت بقدر قلیل نزدیک ہوتا ہوں میں طرف اسکے ایک
گز یعنی پہنچاتا ہوں رحمت اپنی طرف اسکے زیادہ اس سے اور جو نزدیک ہووے مجھسے ایک گز نزدیک ہوتا ہوں طرف اسکی بقدر پھیلانے دونوں ہاتھوں کے

شخص کہتا ہے میرے پاس چالیس برس سے کہ ہر روز مہمان رہتا ہے اس شخص سے بھی ملاقات کر لو کہ وہ شریک ہے میرے ساتھ میری کسی کی ملاقات کرو گا
میں اپنے سے اندازہ کرتا ہوں کہ جس سے میں لگا رہا ہوں کہ میرا اسکے ساتھ بیٹھنا کیسا ہے اور میں بندہ ضعیف حاصل ہوا کہ اگر بندہ تھوڑی سی بھی رجوع کرتا ہے تو وہاں سے
زیادہ التفات اور رحمت اسکی طرف سے زیادہ ہوتی ہے **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی
قَالَ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ وَمَا یَزَالُ
عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ
یَمْشِیْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ
یَكْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَكْرَهُ مَسَاءَتَهٗ وَلَا بُدَّ لَهٗ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق
اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو شخص کہ ایذا دے میرے ولی کو پس تحقیق خبردار کیا ہوں میں اسکو ساتھ لڑائی کے اور نزدیک ہو کوئی طرف میرے بندہ میرا
ساتھ کسی چیز کے اپنی اعمال سے کہ دوست تر ہو طرف میری اس چیز سے کہ فرض کیا میں نے اوپر اسکے اور ہمیشہ بندہ میرا جو کہ نزدیک ہوتا ہے ساتھ فرض کے
نزدیکی ہوتا ہے یعنی زیادہ نزدیکی ہوتا ہے خاص طرف میرے ساتھ نفلوں کے یعنی طاعتوں کے کہ زیادہ ہیں فرضوں سے یہاں تک کہ دوست رکھتا ہوں میں اسکو
لیکن واسطے مشغول کرنے نفس کو نفل کے اور جس وقت دوست رکھتا ہوں میں اسکو پس ہوتا ہوں میں شنوائی اسکی کہ سنتا ہے ساتھ اسکے اور بینائی ہوتا ہوں میں بینائی
اسکی کہ دیکھتا ہے ساتھ اسکے اور ہاتھ اسکا کہ پکڑتا ہے ساتھ اسکے اور پاؤں اسکا کہ چلتا ہے ساتھ اسکے اور اگر مانگتا ہے مجھ سے البتہ دیتا ہوں میں اسکو
اور اگر پناہ چاہتا ہے ساتھ میرے یعنی برائیوں اور مکروہات سے البتہ پناہ دیتا ہوں اسکو اور نہیں توقف اور تردد کرتا کسی چیز سے کہ کرنے والا ہوں میں
اسکو مانند تردد میرے کے قبض کرنے جان میں مومن کے ناخوش رکھتا ہے موت کو اور حال یہ ہے کہ میں ناخوش رکھتا ہوں ناخوشی اسکی کو اور چارہ نہیں
اسکو موت سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ساتھ لڑائی کے یعنی ساتھ لڑائی اپنی کے اور سبب یہ ہے کہ ولی اپنی کے باخبر کرتا ہوں ساتھ لڑائی کے
کہ مجھے اپنا کیا کروں لڑنے والا ہے مجھ سے کہا علماء نے کہ نہیں کوئی گناہ کہ فرمایا ہو اللہ نے اسکے کرنے والے کو کہ وہ لڑنے والا ہے اس سے سوا اس
گناہ کے اور کھانے سود کے کہ اس میں بھی فرمایا ہے فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ پس معلوم ہوا کہ ان دونوں میں خطر عظیم ہے اسلئے کہ لڑائی اللہ کی بندے
کے ساتھ دلالت کرتی ہے خاتمہ بد ہونے پر اسلئے کہ جس سے اللہ تعالیٰ لڑا نہیں ظفر پایا اور بعض نے ذکر کیا ہے یعنی جو کچھ واجب کیا میں نے اس پر یعنی فرائض ترک کرنے
اور امر کی اوسکے بجالانا ہی سے انکو اور اگر چہ بندہ نزدیکی حاصل کرتا ہے سب سے زیادہ محبوب ہو اسکے برابر اچھا ہوا اگر نزدیکی نہیں حاصل کر سکا اور
ہوتا ہوں میں شنوائی اسکی آخر تک یہ کنایہ ہے یعنی آسان کرتا ہوں میں یہ نسبت اللہ تعالیٰ کی نسبت کے کہ میں طرف ان اعضا کے اور توفیق دیتا ہوں
میں اسکو ان افعال کی یہاں تک گویا میں وہ اعضا ہی ہو جاتا ہوں اور بعضوں نے یہ معنی لکھے ہیں کہ گویا وہ فنا ہو اللہ تعالیٰ میں اسکے اور اعضا
اسکے وسیلہ بقا اپنی کا پس نہیں سنتا مگر جو کچھ کہ دوست رکھتا ہے اللہ اور پسند کرتا ہے اسکو پس گویا کہ سنتا ہے ساتھ اسکے الخ اور بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں
کہ گویا وہ فنا ہو اللہ سبحانہ جب ہے کہ غالب آتی ہے یہاں تک کہ نہیں دیکھتا مگر وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے اللہ اور نہیں سنتا مگر وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے
اللہ اور ہوتا ہے اللہ سبحانہ اسمیں مددگار اور کارساز بچاتا ہے سمع اور بصر اور ہاتھ اور پاؤں اسکے کو اس چیز سے کہ نہیں پسند کرتا اسکو اور
نہیں تردد کرتا کسی چیز سے الخ یہ جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں بسبب عنایت کے کہ بندے کے حال پر رکھتا ہوں اسکی موت میں جلدی نہیں
کرتا ہوں اسکو مگر لیکن موت سے چارہ نہیں اور وہ بھی پہنچتا ہے بزرگی اور درجات عالی کو کہ حضور جناب باری تعالیٰ سے ملتے ہیں اور یہ
اور تردد کے معنی میں تحیر کرنا دو امر میں ہے کہ ... ہر گاہ کہ نسبت اسکی ذات سے صحیح نہیں تو اطلاق اسکا محال ہے حق تعالیٰ کی ذات پر پس

ستی ہو ہیں کہیں تاخیر و توقف نہیں کرتا کسی امر میں مانند تاخیر و توقف شخص شریر کے ایک کام میں اگرچہ بعض کرنے رجوع بندہ مومن کے توقف کرتا ہوں
میں اچھی آسان ہو موت شریر اور مائل ہو دل اسکا طرف اسکے اور مشتاق ہو ملاقات اسکے میں داخل ہوتا ہے سالک مقربین کے اور جگہ پکڑے ساتھ علیین میں
پہنچ جاوے۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ
الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوا إِلَى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحُفُّونَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَسْئَلُهُمْ
رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ مَا يَقُولُ عِبَادِي قَالَ يَقُولُونَ يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَيُمَجِّدُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ
هَلْ رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَأَوْكَ قَالَ فَيَقُولُ كَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَأَشَدَّ لَكَ
تَمْجِيدًا وَأَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحًا قَالَ فَيَقُولُ فَمَا يَسْأَلُونِي قَالُوا يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ قَالَ يَقُولُ وَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللّٰهِ
يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَأَشَدَّ لَهَا
طَلَبًا وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُونَ قَالَ يَقُولُونَ مِنَ النَّارِ قَالَ يَقُولُ فَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللّٰهِ
يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ فَيَقُولُ
فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُولُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ فِيهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ إِنَّمَا جَآءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ
الْجُلَسَآءُ لَا يَشْقٰى جَلِيسُهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے
اللہ کے کئی فرشتے ہیں پھرتے ہیں راہوں میں یعنی مسلمانوں کی راہوں میں اور گشت کرتے ہیں ذکر کرنے والوں کو ڈھونڈتے تاکہ ملیں ان سے اور سنیں
ذکر انکا پس جب پاتے ہیں ایک جماعت کو کہ ذکر کرتے ہیں اللہ کا پکارتے ہیں آپس میں ایک دوسرے کو آؤ جلدی طرف مطلب اپنے کے یعنی جس ذکر کرنے والوں کے
فرمایا حضرت نے پس گھیر لیتے ہیں فرشتے انکو پروں اپنے سے آسمان دنیا تک فرمایا حضرت نے پس پوچھتا ہے فرشتوں سے
پروردگار انکا حال انکا وہ بہت جانتا ہے فرشتوں سے حال انکا کیا کہتے ہیں بندے میرے فرمایا حضرت نے کہتے ہیں فرشتے تسبیح کرتے ہیں تیری
پاکی سے یاد کرتے ہیں تجھکو اور بڑائی بیان کرتے ہیں تیری اور تعریف کرتے ہیں تیری اور بزرگی سے یاد کرتے ہیں تجھکو فرمایا حضرت نے
پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا دیکھا ہے انہوں نے مجھکو فرمایا حضرت نے پس کہتے ہیں فرشتے قسم خدا کی نہیں دیکھا تجھکو کہا حضرت نے پس فرماتا ہے
اللہ تعالیٰ کیا حال ہوتا انکا اگر دیکھتے مجھکو فرمایا حضرت نے پس کہتے ہیں فرشتے اگر دیکھتے تجھکو ہوتے بہت تیری بندگی کرنے والے اور ہوتے
بہت واسطے تیرے بزرگی کرنے والے اور ہوتے بہت واسطے تیرے تسبیح کرنے والے فرمایا حضرت نے پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا مانگتے ہیں مجھسے
کہتے ہیں فرشتے مانگتے ہیں تجھسے بہشت فرمایا حضرت نے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا دیکھا ہے انہوں نے بہشت کو فرمایا حضرت نے پس کہتے ہیں فرشتے قسم
اللہ کی اے پروردگار نہیں دیکھا انہوں نے اسکو فرمایا حضرت نے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ پس کیا حال ہوتا انکا اگر دیکھتے بہشت کو کہا حضرت نے
کہتے ہیں فرشتے اگر دیکھتے اسکو ہوتے بہت حریص اسکے اور ہوتے بہت طلب کرنے والے اور بہت رغبت کرنے والے اسمیں پس کس چیز سے
پناہ مانگتے ہیں فرماتا ہے اللہ تعالیٰ پس کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں فرمایا حضرت نے کہتے ہیں فرشتے کہ دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں
فرمایا حضرت نے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا دیکھا ہے انہوں نے دوزخ کو فرمایا حضرت نے کہتے ہیں فرشتے قسم ہے خدا کی اے پروردگار نہیں
دیکھا انہوں نے دوزخ کو فرمایا حضرت نے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا حال ہوتا اگر دیکھتے دوزخ کو فرمایا حضرت نے کہتے ہیں فرشتے
اگر دیکھتے اسکو ہوتے بہت اس سے بھاگنے والے یعنی جو چیزیں کہ باعث داخل ہونے دوزخ کی ہیں انسے بہت بھاگتے اور ہوتے بہت

اُس سے ڈرنے والے یعنی پناہ چاہنے والوں میں کہا حضرتؐ نے پس فرماتا ہے اللہ تعالی فرشتوں سے گواہ کرتا ہوں میں تمکو کہ بیشک بخشا میں نے اُنکو فرمایا حضرتؐ نے کہتا ہے ایک فرشتہ فرشتوں میں سے کہ ذکر کرنے والوں میں فلانا شخص ہے کہ نہیں ہے ذکر کرنے والا سوا اسکے نہیں کہ آیا تھا کسی کام کے لیے پس بیٹھ گیا اُنکے ساتھ یعنی وہ لائق مغفرت کے نہیں فرماتا ہے اللہ تعالی کہ وہ ایسے بیٹھنے والے ہیں کہ نہیں بدبخت ہوتا ہمنشین اُنکا نقل کی یہ بخاری نے ف پوچھنا ہے فرشتوں سے پوچھنا ہے اللہ تعالی باوجود جاننے کے واسطے الزام دینے ملائکہ کے کہ اُنھوں نے بنی آدم کے حق میں کہا تھا کہ فساد و فسق کرینگے اور ہم تسبیح اور تقدیس تیری کرتے ہیں اور آخر حدیث میں بیچ بات اس کے ہمنشینی اہل ذکر کی ہے کنایت ہے کہ صحبت رکھو ساتھ اللہ کے پس اگر نہ کر سکو پس صحبت رکھو ساتھ اُنکے کہ صحبت رکھتا ہے اللہ سے یعنی دوام حضور رکھتا ہے ساتھ اللہ کے ۔ع۔ **وفی روایۃ مسلم** قال ان للہ ملٰئکۃ سیارۃ فضلا یبتغون مجالس الذکر فاذا وجدوا مجلسا فیہ ذکر قعدوا معہم وحف بعضہم بعضا باجنحتہم حتی یملؤا ما بینہم وبین السماء الدنیا فاذا تفرقوا عرجوا وصعدوا الی السماء قال فیسألہم اللہ وھو اعلم بہم من این جئتم فیقولون جئنا من عند عباد لک فی الارض یسبحونک ویکبرونک ویہللونک ویحمدونک ویسألونک قال وماذا یسألونی قالوا یسألونک جنتک قال وھل رأوا جنتی قالوا لا ای رب قال فکیف لو رأوا جنتی قالوا ویستجیرونک قال ومم یستجیرونی قالوا من نارک قال وھل رأوا ناری قالوا لا قال فکیف لو رأوا ناری قالوا ویستغفرونک قال فیقول قد غفرت لہم فاعطیتہم ما سألوا واجرتہم مما استجاروا قال یقولون رب فیہم فلان عبد خطاء انما مر فجلس معہم قال فیقول ولہ غفرت ہم القوم لا یشقی بہم جلیسہم ۔ رواہ مسلم ۔ اور مسلم کی روایت میں ہے کہا کہ تحقیق اللہ تعالی کے کتنے فرشتے ہیں پھرنے والے زیادہ یعنی اعمال لکھنے والوں وغیرہ کے سوا ہیں کہ اُنکو مقصود ڈھونڈنے حلقوں ذکر کے ہے ڈھونڈتے ہیں یعنی مجلسیں ذکر کی پس جب پاتے ہیں مجلس کہ اُسمیں ہو ذکر تو غالباً بیٹھتے ہیں ساتھ اُنکے اور گھیر لیتا ہے بعض اُنکا بعض کو ساتھ پروں اپنے کے یہاں تک کہ بھر جاتے ہیں فرشتے درمیان ذکر کرنے والوں کے اور درمیان آسمان دنیا کے پس جس وقت جدا ہوتے ہیں ذکر کرنیوالے چڑھتے ہیں فرشتے اور پہونچتے ہیں آسمان تک یعنی ساتویں آسمان تک فرمایا حضرتؐ نے پھر پوچھتا ہے اُنسے اللہ تعالی اور وہ خوب جانتا ہے حال اُنکا کہاں سے آئے تم پس کہتے ہیں فرشتے آئے ہم تیرے بندوں کے پاس سے کہ زمین میں ہیں تسبیح کرتے ہیں تیری اور کلمہ پڑھتے ہیں تیرا اور ساتھ بڑائی کے یاد کرتے ہیں تجھکو اور مانگتے ہیں تجھسے فرماتا ہے اللہ تعالی کہ کیا مانگتے ہیں مجھسے کہتے ہیں فرشتے کہ مانگتے ہیں تجھسے بہشت تیری فرماتا ہے اللہ تعالی کیا دیکھی ہے اُنھوں نے بہشت میری کہتے ہیں فرشتے نہیں اے رب ہمارے فرماتا ہے اللہ تعالی کیا حال ہوتا اگر دیکھتے وہ بہشت میری کہتے ہیں فرشتے اور پناہ مانگتے ہیں تجھسے فرماتا ہے اللہ تعالی اور کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں مجھسے کہتے ہیں فرشتے آگ تیری سے پناہ مانگتے ہیں فرمایا اللہ تعالی کیا دیکھی ہے اُنھوں نے آگ میری کہتے ہیں فرشتے کہ نہیں فرماتا ہے اللہ تعالی کیا حال ہوتا اگر دیکھتے آگ میری کہتے ہیں فرشتے طلب بخشش کی بھی کرتے ہیں تجھسے فرمایا حضرتؐ نے پس فرماتا ہے اللہ تعالی تحقیق بخشا میں نے اُنکو اور دی میں نے اُنکو وہ چیز کہ مانگی یعنی بہشت اور پناہ دی میں نے اُنکو اُس چیز سے کہ پناہ مانگی یعنی آگ سے فرمایا حضرتؐ نے کہتے ہیں فرشتے اے پروردگار ہمارے اُنمیں فلانا بندہ ہے بڑا گنہگار نہیں ذکر کرنے والا تھا یعنی کسی کام کے لیے پس بیٹھ گیا ساتھ اُنکے فرمایا حضرتؐ نے پس فرماتا ہے اللہ تعالی اُسکو بھی بخشا میں نے وہ قوم ہے کہ نہیں بدبخت ہوتا بسبب اُنکے اور برکت اُنکی کے ہمنشین اُنکا ف بخاری کی روایت میں جواب کیف لو رأوا وغیرہ کا مذکور ہوا ہے سوا اسکے اور اسمیں نہیں مذکور اسلیے کہ بخاری کی روایت میں یہ جملہ فقط سوال ہی کے لیے ہے اور اسمیں تعجب اور تعجب دلانے کے لیے ہے

وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّبِيْعِ الْأُسَيِّدِيِّ قَالَ لَقِيَنِيْ أَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ قُلْتُ نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأْيُ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فَوَاللّٰهِ إِنَّا لَنَلْقٰى مِثْلَ هٰذَا فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأْيُ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِيْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلٰثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حنظلہ بن ربیع اسیدی سے کہا ملاقات کی مجھ سے حضرت ابو بکرؓ نے پھر کہا کیا حال ہے تیرا اے حنظلہ یعنی کیسی ہے استقامت تیری اُس چیز پر کہ سُنی تو نے حضرت سے آیا موجود ہے یا نہیں کہا میں نے منافق ہو گیا حنظلہ یعنی منافق کا سا حال ہو گیا ہے اُس کے کہا حضرت ابو بکرؓ نے سبحان اللہ کیا کہتا ہے تو یعنی از راہ تعجب کے کہا کہ کیا کہتا ہے بیان کر معنی اس چیز کے کہ کہتا ہے تو کہا میں نے یعنی عجب نہیں ایسا ہیں اسلیے کہ ہوتے ہیں ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نصیحت کرتے ہیں ہمکو ساتھ دوزخ کے یعنی عذاب اُسکے کبھی اور ساتھ جنت کے یعنی نعمتوں اُسکی کے کبھی گویا کہ ہم دیکھتے ہیں جنت و دوزخ کو آنکھوں سے پس جس وقت کہ نکل جاتے ہیں ہم صحبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے مشغول ہوتے ہیں بی بیوں اور اولاد میں اور زمینوں اور باغوں میں بھول جاتے ہیں ہم بسبب غفلت ایسی ہوتی ہے کہ جو کچھ حضرت کی صحبت میں سنتے ہیں انہیں سے بہت کچھ بھول جاتے ہیں وہ حالت نہیں۔ یہی کہ جو حضرت کی صحبت میں ہوتی ہے کہا ابو بکرؓ نے یعنی جبکہ بیان کیا تو نے پس قسم اللہ کی تحقیق ہم بھی پاتے ہیں مانند اس حالت کو یعنی ہمارا بھی یہی حال کہ حاضر و غائب میں تفاوت ہے پس چلا میں اور ابو بکرؓ یہاں تک کہ آئے ہم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا میں نے کہ منافق ہو گیا حنظلہ یا رسول اللہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا سبب ہے اس قول کا کہا میں نے یا رسول اللہ ہوتے ہیں ہم آپکے پاس نصیحت کرتے ہیں آپ ہمکو ساتھ دوزخ کے اور بہشت کے گویا کہ ہم دیکھتے ہیں آنکھوں سے پس جس وقت کہ نکل جاتے ہیں ہم آپکے پاس سے مشغول ہوتے ہیں ہم بی بیوں اور اولاد اور زمینوں اور باغوں میں بھول جاتے ہیں ہم بہت سی نصیحت کی باتیں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ میں ہے اگر ہمیشہ رہو تم اُس حالت پر کہ ہوتے ہو نزدیک میرے اور حالت ذکر میں یعنی ساتھ دل اور فکر کے طرف اللہ کے تو البتہ مصافحہ کریں تم سے فرشتے اوپر بچھونوں تمہارے کے اور بیچ راہوں تمہاری کے و لیکن اے حنظلہ ایک ساعت اور ایک ساعت کہا یہ تین بار نقل کی یہ مسلم نے ف مصافحہ کریں تم سے فرشتے یعنی علانیہ ورنہ مصافحہ کرتے ہیں فرشتے اہل ذکر سے خفیہ اور اوپر بچھونوں الخ یعنی حالت فراغ میں اور شغل میں مراد ہمیشہ ہے اور ایک ساعت یعنی ایک ساعت میں ہوتا ہے حضور اور ذکر و شوق پروردگار کے اور ایک ساعت میں غفلت اور ادائے حقوق نفس کے لیے ایسی حالت میں نفاق نہیں ہے واسطے حنظلہ اور کہا یہ نہیں لیکن یا حنظلہ الخ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَأَرْفَعِهَا فِيْ دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا أَعْنَاقَكُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّ مَالِكًا وَقَفَهُ عَلٰى أَبِي الدَّرْدَاءِ

روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبردار کروں میں تم کو ساتھ بہتر عملوں تمہارے کے اور بہت پاکیزہ عملوں کے نزدیک بادشاہ تمہارے کے اور بہت بلند عملوں کی بیچ درجوں تمہارے کے اور بہتر واسطے تمہارے خرچ کرنے سونے اور روپے کے سے اور بہتر واسطے تمہارے اس سے کہ ملو اپنے دشمنوں سے یعنی کافروں سے پھر مارو تم گردنیں انکی اور ماریں وہ گردنیں تمہاری عرض کیا اصحابؓ نے ہاں خبر دیجیے فرمایا ذکر خدا کا نقل کی یہ مالک اور احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے مگر یہ کہ مالک نے موقوف بیان کی یہ حدیث ابو درداء پر ف ظاہر یہ ہے کہ مراد ذکر سے یہاں وہ ذکر ہے کہ ساتھ دل اور زبان دونوں کے ہو اور اس سے معلوم ہوا کہ تصدق اور جہاد اور عملوں سے افضل ذکر خدا کا ہے ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ فَقَالَ طُوْبٰى لِمَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تُفَارِقَ الدُّنْيَا وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن بسرؓ سے کہ آیا ایک گنوار پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر کہا کون سا آدمی بہتر ہے فرمایا خوشحالی ہے اسکے لیے یعنی بہتر ہے وہ کہ دراز ہوئی عمر اسکی اور نیک ہوئے عمل اسکے کہا یا رسول اللہ کونسا عمل بہتر ہے فرمایا یہ کہ جدا ہو تو دنیا سے اور زبان تیری تر ہو ذکر اللہ سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف تر ہو ذکر اللہ سے تری زبان کی کنایہ ہے روانی زبان سے جیسے خشکی زبان کی کنایہ ہے کہ اسکی سے یا کنایہ ہے ملاومت سے ذکر پر ہوتے دم تک کہ ذکر سے جو تر زبان خشک نہ ہوئی ہو کہ رہے اور ذکر شامل ہے دل اور زبان کو اور زبان محتمل ہے قلبی اور قالبی کو یعنی دل کی زبان سے ذکر کرے یا اسی زبان سے اور دونوں سے ہو نہایت ہی خوب ہے ۔ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب گذرو تم بیچ باغوں بہشت کے پس میوہ کھاؤ یعنی چرو عرض کیا اصحابؓ نے کیا ہیں باغ بہشت کے فرمایا حلقے ذکر کے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی جب گذرو ایک جماعت پر کہ یاد کرتے ہوں اللہ تعالیٰ کو پس تم بھی انکے ساتھ یاد کرو اللہ تعالیٰ کو ذکر کے حلقوں کو باغ جنت اسلیے کہا کہ انکے سبب سے جنت کے باغوں میں داخل ہوتا ہے آدمی اور کہا نووی نے کہ جیسے مستحب ہے ذکر ویسا ہی مستحب ہے بیٹھنا بیچ حلقے ذکر کے اور ذکر کبھی دل سے ہوتا ہے اور کبھی زبان سے اور افضل وہ ہے کہ دونوں سے ہو اور اگر ایک ہی سے ہو تو دل سے افضل ہے یہاں سے کا فصل ہو یہ گمان نہ کیا اور اگر فقط زبان سے ہو تو بھی خالی ثواب سے نہیں متحمل ہو کہ ایک مرد نے شیخ سے کہا کہ میں یاد کرتا ہوں اللہ کو اور دل میرا غافل ہوتا ہے انھوں نے کہا ادا کیا کر اللہ کو اور شکر کر کہ اسنے مشغول کیا تیرے ایک عضو کو اپنی یاد میں ۔ رح ۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیٹھے ایک مجلس میں نہ یاد کرے اللہ کو اس میں ہوگا بیٹھنا اسپر اللہ کی طرف سے یعنی بسبب حکم اللہ تعالیٰ کے اور قضا و قدر اسکی کے افسوس اور ٹوٹا اور جو شخص کہ لیٹے خوابگاہ میں کہ نہ یاد کرے اللہ کو اس میں ہوگا اسپر اللہ کی طرف سے افسوس اور ٹوٹا نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی ہر حال میں اٹھتے بیٹھتے اور سوتے اور جاگتے اور شب و روز ذکر خدا میں مشغول رہنا چاہیے اور جو وقت خالی ذکر سے ہوگا موجب حسرت اور ندامت کا ہوگا قیامت میں شعر

چہ اول شب آہنگ خواب آورم + بہ تسبیح تا صبح شتاب آورم + وگر نیم شب سر برآرم زخواب + ترا خوانم و در نیم اندر دیدہ آب + دگر بامداد است راہم پرست + بہ سعدی تا شب بنامم پرست +

رح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُوْمُوْنَ مِنْ مَّجْلِسٍ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ فِيْهِ اِلَّا قَامُوْا عَنْ مِّثْلِ جِيْفَةِ حِمَارٍ وَكَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً

رَوَاهُ اَبُوْدَاوُد اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی قوم کہ کھڑے ہوں ایک مجلس سے یاد نہ کیا ہو خدا کو اسمیں
مگر کھڑے ہوئے مانند مردار گدھے کے اور ہوگی اُنپر حسرت نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی جس مجلس میں نہ یاد کیا اللہ کو وہ مجلس مانند مردار
گدھے کے ہوا جیسے لوگ وہاں سے اُٹھے گویا وہ مردار کھا کر اُٹھے ہیں۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ
مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلٰى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بیٹھتی کوئی قوم کسی مجلس میں نہ ذکر کیا اللہ کا
اُسمیں اور نہ درود بھیجا اپنے نبی پر مگر ہوگی وہ مجلس اُنپر افسوس پھر اگر چاہے عذاب کرے انکو اور اگر چاہے بخشے انکو نقل کی یہ ترمذی نے ف
اگر چاہے عذاب کرے یعنی بسبب اُنکے اگلے پچھلے گناہوں کے اور اگر چاہے تو بخشے یعنی از راہ فضل و رحمت اپنی کے اور اسمیں اشارہ ہے
کہ جب اہل مجلس یاد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کو تو نہیں عذاب کرتا انکو بلکہ بخشتا ہے انکو یقیناً ۔ وَعَنْ اُمِّ حَبِیْبَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كُلُّ كَلَامِ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهٗ إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ أَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ام حبیبہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کلام ابن
آدم کا وبال ہے اُسپر نہیں نفع اسکو مگر امر کرنا ساتھ نیکی کے یا منع کرنا برائی سے یا یاد کرنا اللہ کا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور
کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کلام میں کوئی قسم مباح نہیں لیکن یہ محمول ہے مبالغہ اور تاکید پر
بیچ منع کرنے کے ایسے کلام سے کہ نہیں درست اور اسمیں شک نہیں کہ کلام مباح میں نفع بیچ عقبے کے نہیں یا یوں کہا جاوے کہ تقدیر
کلام کی یوں ہے کہ ہر کلام ابن آدم کا حسرت ہے اُسپر نہیں نفع اُسکے لیے اسمیں مگر ان چیزوں میں کہ مذکور ہوئیں اور مانند انکے میں اس
موافق ہوگی یہ ساتھ باقی احادیث مذکورہ کے اور اس سے اُٹھ جاتا ہے اضطراب شرح کلام مباح میں ۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَإِنَّ
أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بہت کرو
کلام بغیر ذکر خدا کے اسلیے کہ بہت کلام کرنا بدون ذکر خدا کے سبب ہے سختی دل کا اور بہت دور آدمیوں کا اللہ سے سخت دل ہے نقل کی یہ ترمذی نے
ف سبب ہے سختی دل کا یعنی بہت کلام کرنے والا حق بات سنتا نہیں اور نصیحت نہیں پکڑتا ہے بخلاف اہل ذکر کی اور کم رکھتا ہے خوف خدا وغیرہ
اور بہت رکھتا ہے غفلت آخرت سے ۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ نَزَلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا أَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذَهُ فَقَالَ أَفْضَلُهُ
لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَقَلْبٌ شَاكِرٌ وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِينُهُ عَلٰى إِيمَانِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ثوبانؓ سے کہ کہا جب نازل
ہوئی یہ آیت اور وہ لوگ کہ جمع کرتے ہیں سونا اور چاندی تھے ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعضے سفروں انکے میں پس کہا بعضے صحابہ
اُنکے نے کہ نازل ہوئی یہ آیت بیچ مذمت سونے اور چاندی کے یعنی اور پہچانا تھے حکم انکا اور مذمت انکی کاش کہ جانیں ہم کہ کونسا مال بہتر
یعنی سوائے سونے اور چاندی کے تو ذخیرہ کریں ہم اُسکو فرمایا بہترین مال زبان ہے یاد کرنے والی اللہ کو اور دل شکر کرنے والا اور بیوی
مسلمان کہ مدد کرے اُسکی اوپر ایمان اُسکے کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف ظاہر میں اگرچہ سوال تعیین مال سے تھا لیکن مراد
اُنکی بہتری کا ایسی چیز فرمائی کہ نفع ہے وقت میں پیش آنے حاجتوں کے پس اسلیے حضرت نے وہ چیزیں بتائیں کہ مفید ہیں واسطے دین و ایمان

اُسکے کہ بیٹھنے والا ہے سبب اُسکے دین کی کہ یاد دلاوے صفات سنت و ادب اور عبادتیں اور منع کرے اسکو زنا اور تمام حرام چیزوں سے ٭ ع

الفصل الثالث

عن ابی سعید قال خرج معاویۃ علی حلقۃ فی المسجد فقال ما اجلسکم قالوا جلسنا نذکر اللہ قال آللہ ما اجلسکم الا ذاک قالوا واللہ ما اجلسنا غیرہ قال اما انی لم استحلفکم تہمۃ لکم وما کان احد بمنزلتی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقل عنہ حدیثا منی وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج علی حلقۃ من اصحابہ فقال ما اجلسکم ہہنا قالوا جلسنا نذکر اللہ ونحمدہ علی ما ہدانا للاسلام ومن بہ علینا قال آللہ ما اجلسکم الا ذاک قالوا آللہ ما اجلسنا الا ذاک قال اما انی لم استحلفکم تہمۃ لکم ولکنہ اتانی جبریل فاخبرنی ان اللہ عزوجل یباہی بکم الملائکۃ رواہ مسلم

اور روایت ہے ابی سعید سے کہا نکلے معاویہ ایک حلقہ پر کہ تھا مسجد میں پھر کہا کس چیز نے بٹھلایا ہے تمکو کہا اُنہوں نے بیٹھے ہیں ہم اللہ کی یاد کرنے کو کہا قسم ہے خدا کی کہ نہیں بٹھلایا تمکو مگر اسی نے کہا اُنہوں نے قسم خدا کی کہ نہیں بٹھلایا ہمکو سوائے اسکے کہا معاویہ نے خبردار ہو تحقیق میں نے نہیں قسم دی تمکو واسطے تہمت رکھنے کے تم پر یعنی تمکو جھوٹا جان کر قسم نہیں دی ہے بلکہ بقصد اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اُنہوں نے بھی اسیطرح کیا تھا چنانچہ اس حدیث میں مذکور ہے اور نہیں تھا کوئی بیچ مرتبہ میرے کے بہ نسبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کمتر نقل کرنے میں حدیث کو مجھسے یعنی میں بہت کم حدیث روایت کرتا تھا احتیاط کے لیے کہ مبادا اُسمیں زیادتی ہو جاوے مقصود اس سے آگاہ کرنا تھا اپنے ضبط پر لیکن بسبب روایت کرتا ہے احتمال نسیان کا ہوتا ہے میں ایسا نہ تھا اور تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اوپر ایک حلقہ کے اپنے صحابیوں میں سے پھر کہا کس چیز نے بٹھایا تمکو اس جگہ عرض کیا بیٹھے ہم اللہ کے یاد کرنے کو اور تعریف کرتے ہیں ہم اُسکی اس چیز پر کہ ہدایت کیا ہمکو واسطے اسلام کے اور منت رکھی ساتھ اسکے ہم پر فرمایا حضرت نے قسم ہے خدا کی نہیں بٹھایا تمکو مگر اسی غرض کا اُنہوں نے قسم ہے خدا کی نہیں بٹھایا ہمکو مگر اسی نے فرمایا خبردار ہو تحقیق میں نے نہیں قسم دی تمکو واسطے تہمت رکھنے کے تم پر یعنی جھوٹ کی ولیکن آئے میرے پاس جبرئیل پھر خبر دی مجھکو کہ تحقیق اللہ عزوجل فخر کرتا ہے ساتھ تمہارے فرشتوں سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم دی واسطے زیادتی تاکید کے نہ تہمت تکذیب جان کر اور فخر کرتا ہے یعنی فرماتا ہے فرشتوں کو کہ دیکھو میرے ان بندوں کو کہ مسلط کیا میں نے اونپر نفسوں اور خواہشوں اور شیاطین کو اور باوجود اسکے مشغول ہیں عبادت میں لائق ہیں اسکے کہ تعریف کیے جاویں زیادہ تم سے اسلیے کہ تم نہیں پاتے ہو عبادت میں مشقت اور عبادت بہ نسبت تمہارے ایسی ہے جیسے اُنکو دم آنا ہے

ع وعن عبد اللہ بن بسر ان رجلا قال یا رسول اللہ ان شرائع الاسلام قد کثرت علی فاخبرنی بشیء اتشبث بہ قال لا یزال لسانک رطبا من ذکر اللہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب

اور روایت ہے عبداللہ بن بسر سے یہ کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ تحقیق احکام اسلام کے یعنی نوافل بہت غالب ہوئے ہیں مجھ پر یعنی بہت ہیں کہ عاجز ہوں بجا لانے سے کرنے سے بسبب ضعف اپنے کے پس خبر دو مجھکو ساتھ ایسی چیز کے کہ بھروسا کروں میں ساتھ اسکے یعنی ایسا عمل فرمایے کہ باعث ثواب کثیر کا ہو اور جامع ہو آسان ہو اور بے وقت کسی زمان و مکان و حال پر ہو اسکو وسیلا کروں بعد ادا فرض کے اور مستغنی ہوں سبب اسکے نوافل سے فرمایا ہمیشہ رہے زبان تیری تر یعنی تازی یاد خدا کے سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** تری سے مراد یا تری زبان بدل کی ہے یا دل کی ہے

ع وعن ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل ای العباد افضل وارفع درجۃ عند اللہ یوم القیامۃ قال الذاکرون اللہ کثیرا والذاکرات قیل یا رسول اللہ ومن الغازی فی سبیل اللہ

قَالَ لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهٖ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يَنْكَسِرَ وَيَخْتَضِبَ دَمًا فَاِنَّ الذَّاكِرَ لِلّٰهِ اَفْضَلُ مِنْهُ دَرَجَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی سعید سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوال کیے گئے کہ کونسا بندہ بہتر ہے بہت سا ثواب پاتا ہے اور بلند تر ہو درجہ میں نزدیک خدا کے دن قیامت کے فرمایا یاد کرنے والے خدا کو بہت اور عورتیں یاد کرنے والیاں بہت کہا گیا یا رسول اللہ اور جہاد کرنے والے سے بھی افضل اور بلند تر درجے میں ہیں فرمایا کہ اگر مارے تلوار اپنی کافروں اور مشرکوں میں یہاں تک کہ ٹوٹ جاوے یعنی تلوار اور رنگین ہو جاوے خون سے یعنی تلوار اسکی یہ کنایہ ہے شہید ہو جانے سے پس تحقیق یاد کرنے والا خدا کا بہتر ہو اس سے درجے میں نقل کیا احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف یعنی اگر جہاد اس حد کو پہنچے تو بھی یاد کرنے والا اللہ کا افضل ہی رہے نزدیک اللہ کے ہے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّيْطَانُ جَاثِمٌ عَلٰى قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ فَاِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ خَنَسَ وَاِذَا غَفَلَ وَسْوَسَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان لگا ہوا ہے اوپر دل ابن آدم کے پس جس وقت کہ یاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ کو پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جس وقت غافل ہوتا ہے ڈالتا ہے وسوسے نقل کیا اسکو بخاری نے بطریق تعلیق کے یعنی بغیر سند کے وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ ذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ كَالْمُقَاتِلِ خَلْفَ الْفَارِّيْنَ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ كَغُصْنٍ اَخْضَرَ فِيْ شَجَرٍ يَابِسٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ مِثْلُ الشَّجَرَةِ الْخَضْرَاءِ فِيْ وَسَطِ الشَّجَرِ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ مِثْلُ مِصْبَاحٍ فِيْ بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ يُرِيْهِ اللّٰهُ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ حَيٌّ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ يُغْفَرُ لَهٗ بِعَدَدِ كُلِّ فَصِيْحٍ وَاَعْجَمٍ وَالْفَصِيْحُ بَنُوْ اٰدَمَ وَالْاَعْجَمُ الْبَهَائِمُ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہے مالک سے کہا پہنچا مجھکو یہ کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ذکر کرنے والا خدا کا غافلوں میں مانند لڑنے والے کی پیچھے بھاگنے والوں کے یعنی ایک جماعت تو بھاگ گئی لڑائی سے اور بعد انکے ایک شخص لڑتا رہا کافروں سے وہ بڑی فضیلت رکھتا ہے اور یاد کرنے والا خدا کا بیچ غافلوں کے مانند شاخ سبز کے بیچ درخت خشک کے اور ایک روایت میں مانند درخت سبز کے درختوں کے درمیان میں اور ذکر کرنے والا اللہ کا غافلوں میں مانند چراغ کے بیچ گھر اندھیرے کے اور ذکر کرنے والا خدا کا غافلوں میں دکھلاتا ہے اسکو اللہ تعالیٰ ٹھکانا اسکا جنت میں حالت زندگی میں یعنی ساتھ مکاشفے کے دکھاتا ہے یا خواب میں یا یقین اسکا بخشتا ہے گویا دیکھتا ہے اسکو اور یاد کرنے والا خدا کا غافلوں میں بخشے جاتے ہیں واسطے اسکے گناہ بقدر گنتی ہر فصیح اور اعجم کے اور مراد فصیح سے بیٹے آدم کے اور اعجم سے مراد جانور نقل کیا رزین نے وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ مَا عَمِلَ الْعَبْدُ عَمَلًا اَنْجٰى لَهٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا نہیں عمل کیا بندے نے کوئی عمل کہ بہت نجات دینے والا اسکو عذاب خدا سے ذکر خدا کے سے نقل کیا مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنی ذکر کے برابر کوئی عمل اللہ کے عذاب سے نجات کو جلد نہیں کرواتا یعنی سب سے افضل ہے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اَنَا مَعَ عَبْدِيْ اِذَا ذَكَرَنِيْ وَتَحَرَّكَتْ بِيْ شَفَتَاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں ساتھ بندے اپنے کے ہوں یعنی مدد کرتا ہوں اور توفیق دیتا ہوں اسکو رحمت و عنایت کرتا ہوں جس وقت یاد کرتا ہے مجھکو اور ہلاتا ہے ساتھ ذکر میرے کے دونوں ہونٹ اپنے یعنی ساتھ زبان کے یاد کرتا ہے نقل کیا بخاری نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لِكُلِّ شَيْءٍ صِقَالَةٌ وَصِقَالَةُ الْقُلُوْبِ ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ اَنْجٰى مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ قَالُوْا وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنْ يَضْرِبَ بِسَيْفِهٖ حَتّٰى يَنْقَطِعَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ

فِی الدَّعَوَاتِ الْکَبِیْرِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرماتے واسطے ہر چیز کے صفائی ہے اور صفائی دلوں کی یاد خدا کی اور نہیں کوئی چیز بہت نجات دینے والی اللہ کے عذاب سے ذکر اللہ کے سے عرض کیا صحابہؓ نے اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کے فرمایا نہ جہاد اور نہ یہ کہ مارے ساتھ تلوار اپنی کے یہاں تک کہ ٹوٹ جاوے نقل کی بیہقی نے دعوات کبیر میں ف اس سے معلوم ہوا اگرچہ جہاد اشرف ہے کوئی چیز بھی ذکر افضل ہے

کِتَابُ اَسْمَاءِ اللّٰہِ تَعَالٰی کتاب ہے بیچ بیان ناموں اللہ تعالیٰ کے

ف جاننا چاہیے کہ نام اللہ تعالیٰ کے توقیفی ہیں یعنی موقوف ہیں سماع اور اذن شارع پر جو نام کہ شرع میں آیا ہے وہی کہنا چاہیے اپنی طرف سے اور از راہ عقل کے نہ رکھنا چاہیے اگرچہ وہ دونوں ناموں کے ایک معنی ہوں مثلاً اللہ تعالیٰ کو عالم کہے نہ عاقل اور جواد کہے نہ سخی اور شافی کہے نہ طبیب لیکن مناسب ہے کہ چاہیے کہ صفات اللہ تعالیٰ کے اپنے میں حاصل کرے جس قدر ہو سکے چنانچہ بیان اس کا بیچ شرح اسماء مبارک کے لفظ نصیب منہا کر اور بعضے جا ساتھ اور عبارت کے کیا ہے ہر شخص کو چاہیے سعی کرے انکے حاصل کرنے میں اللھم وفقنا وغیرنا مصلیا اور منقول ہے کہ ایک بزرگ کے پاس جب کوئی بارادہ بیعت کے آتا تو اسکو حکم کرتے کہ وضو کر یا جب وضو کر آوے تو انکے آگے اسماء جناب باری تعالیٰ کے پکار کر ساتھ عظمت و جلال کے پڑھتے جس اسم مبارک کی تاثیر اس میں دیکھتے وہی تعلیم کرتے جاتے کہ اس سے کشود اسکو جلد ہوگا سو یہی ہوتا تھا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مِائَۃً اِلَّا وَاحِدَۃً مَنْ اَحْصَاھَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَھُوَ وِتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں ایک کم سو جو شخص یاد کرے انکو داخل ہوگا بہشت میں یعنی اول ہی داخل ہوگا بغیر عذاب کے اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ طاق ہے دوست رکھتا ہے طاق کو نقل کی بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث میں حصر نہیں ہے یہ نہیں ہے کہ نام اللہ تعالیٰ کے بہت ہیں چنانچہ بعد ان اسماء مبارک کے کچھ انمیں سے مذکور ہوں گے ان شاء اللہ تعالیٰ بلکہ مقصود یہ ہے کہ یہ خاصیت جو مذکور ہوئی مخصوص ساتھ ان ناموں کے ہے اور عالموں نے بیچ معنی احصاہا کے اختلاف کیا ہے کہا بخاری وغیرہ نے اور صحیح یہی ہے کہ معنے انکے یاد کیے ہیں چنانچہ بعضے روایت میں لفظ حفظہا کا آیا ہے اور بعضوں نے کہا پڑھا انکو یا ایمان لایا یا معانی جانے انکے اور عمل معانی انکے پر کیا اور دوست رکھتا ہے طاق کو یعنی اعمال و اذکار طاق کو مراد یہ ہے کہ دوست رکھتا ہے انہیں سے انکو کہ ہوں اوپر صفت اخلاص کے اور فقط اللہ ہی کے لیے ہوں

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مَنْ اَحْصَاھَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو کوئی انکو یاد کرے داخل ہوگا بہشت میں ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ یہ مبتدا ہے یعنی علامہ طیبی نے یہی بیان ہے ایک کم سو ناموں کا اور اس کلمے کے کئی مراتب ہیں ایک تو یہ کہ اسکو منافق کہتا ہے کہ خالی ہوتا ہے تصدیق سے پس یہ نفع دیتا ہے انکو دنیا ہی میں کہ محفوظ رہتی ہے جان اور مال اور اہل انکے اور آخرت کے لیے کچھ مفید نہیں اور دوسرا یہ کہ ملا دے اسکے ساتھ عقیدہ دل کا ساتھ معنی تقلید کے اہل سنت کے اعتقادات ہیں صحیح یہ ہے کہ یہ صحیح ہے اور تیسرا یہ کہ ساتھ انکے اعتقاد ہو کہ حاصل کیا گیا ہو نشانیوں قدرت الٰہی سے اکثروں کے نزدیک یہ معتبر ہے اور چوتھا یہ کہ انکے ساتھ اعتقاد جازم ہو از راہ دلیل قطعی کے اور یہ مقبول ہے اتفاقاً اور پانچواں یہ کہ ہو کہنے والا اس طرح کا کہ دیکھے معنی انکے دل کی آنکھوں سے اور یہ مرتبہ عالی ہے اور اگر یہ کلمہ فقط دل ہی سے کہے تو اگر کچھ عذر رکھتا ہو گونگا پن وغیرہ کا تو نفع دیگا دنیا اور آخرت میں اور اگر کچھ عذر نہیں تو آخرت میں کچھ مفید نہیں نقل کیا ہے نووی نے اسپر اجماع اہل سنت کا اور معنی لفظ اللہ کے ہیں

مستحق عبادت اور تنزیہ کہ اکثر علماء کے یہ تمام سب ناموں میں بڑا ہے اور کہا گیا ہے کہ عوام کے لیے یہ ہے کہ اس نام کو جاری کریں زبان پر اور ذکر
کریں اسکو بطور خشیت و تعظیم کے اور خواص کو چاہیے کہ تامل کریں اسکے معنوں میں اور جانیں کہ اطلاق اسکا نہیں لائق ہے مگر اوپر موجود کامل
صفات الوہیت کے اور خواص الخواص کو چاہیے کہ مستغرق رکھیں دل اپنا ساتھ اللہ کے نہیں التفات کریں طرف کسی چیز کی سوا اسکے اور نا امید رکھیں غیر
ذہن کے کسی سے اسلئے کہ وہی حق اور ثابت ہے اور سوا اسکے باطل جیسا کہ بخاری کی حدیث میں آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ بہت سچا کلمہ شاعر کا
کلام میں لبید کا ہے الا کل شیء ما خلا اللہ باطل **خاصیت** جو کوئی اس اسم کو ہزار بار پڑھے صاحب یقین ہو اور جو کوئی اسکو بعد نماز کے
سو بار پڑھے باطن اسکا کشادہ ہو اور صاحب کشف ہو۔ اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ بخشنے والا مہربان اور نصیب عارف کا ان دونوں ناموں سے یہ ہے کہ
توجہ ہووے اسکی جناب پاک کی طرف اور توکل کرے اسپر اور مشغول رکھے باطن اپنا اسکے ذکر میں اور بے پروائی کرے غیر اسکے سے اور رحم کرے
بندگان خدا پر پس مدد کرے مظلوم کی اور پھیرے ظالم کو ظلم سے ساتھ طریق نیک کے اور خبردار کرے غافل کو اور دیکھے طرف گنہگار کے ساتھ
نظر رحمت کے نہ حقارت کے اور کوشش کرے بیچ دور کرنے خلاف شرع کے بقدر طاقت کے اچھی طرح اور سعی کرے حاجت روائی محتاجوں کی
بقدر وسعت و طاقت کے **خاصیت** الرحمن الرحیم جو کوئی بعد ہر نماز کے الرحمن الرحیم کہے حق تعالیٰ غفلت اور نسیان اور قساوت اسکے
دل سے اٹھاوے اور جو کوئی سو بار الرحیم کہے تمام خلق اسپر مہربان اور مشفق ہوں بیچ اَلْمَلِکُ بادشاہ حقیقی کہ مالک دو جہان کا ہے اسکے قبضہ قدرت
میں ہے اور وہ بے نیاز ہے سب سے اور سب اسکے محتاج ہیں جب بندے نے یہ جانا تو بندہ درگاہ اسکی کا ہووے اور گدا اسکی کا ہووے اور طلب
عزت کی آستان خدمت اسکی سے کرے اور واجب ہے کہ تعلق کرے بیچ جناب قدرت اور تصرف اسکی کے اور بے نیاز ہووے سب سے بالکل اور ظاہر
احتیاج اپنی اسکے اور ڈر اور امید نہ رکھے غیر سے اور تصرف کرے ملک دل اور نفس اور غالب اسپر ہوں اور مالک ہووے اعضا اور قوی اپنے کا
اور مسخر کرے انکو طاعت حق اور حکم شرع پر تا بادشاہ عالم وجود اپنے کا ہووے **خاصیت** الملک جو کوئی اس اسم کو ساتھ اسم اللہ کے ہمیشہ
ملازمت کرے تو صاحب ملک ہو حق تعالیٰ اسکے ملک کو قائم و دائم رکھے والا نفس اسکا مطیع و فرمانبردار اسکا ہوگا اور اگر واسطے عزت و حرمت کے
پڑھے مجرب ہے اور حضرت شاہ عبد الرحمن نے خاصیت اسکی یہ لکھی ہے کہ جو کوئی ہر روز اسم الملک کو نوے بار کہے روشن اور تونگر ہو اور بادشاہ کی نظر
اسکے بیچ اور واسطے جاہ اور زیادتی عزت و حرمت کے مجرب ہے اَلْقُدُّوْسُ نہایت پاک کہا قشیری نے کہ جسنے جانا کہ اللہ تعالیٰ نہایت پاک ہے
تو اذن رکھے اسکی کہ پاک کرے اسکو اللہ تعالیٰ عیبوں اور آفتوں سے اور پاک کرے نجاست گناہوں سے ہر حال میں۔ القدوس جو کوئی
ہر روز نزدیک زوال کے پڑھے دل اسکا صاف ہو اور جو کوئی بعد نماز جمعہ کے اسکو ساتھ اسم السبوح کے روٹی کے ٹکڑے پر لکھ کر کھاوے فرشتہ صفت
اور واسطے پناہ حاصل ہونے کے دشمنوں سے وقت بھاگنے کے جسقدر پڑھ سکے پڑھے اور اگر مسافر راہ میں مداومت کرے کبھی نہ تھکے اور عاجز نہ ہووے
اگر تین سو انچاس بار شیرینی پر پڑھ کر دشمن کو دے مہربان ہو بیچ اَلسَّلَامُ سلامت دینے والا عیب سے اور نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ بچے
بری اخلاق سے اور بری کاموں سے اور کہا قشیری نے کہ نصیب بس سے یہ ہے کہ رجوع کرے اپنے مولا کی طرف ساتھ قلب سلیم کے اور بعض نے
کہا ہے کہ سلامتی بیچ حفاظت زبان اسکی سے ہے اور ہاتھ اسکے سے بلکہ بہت شفقت کرے اوپر ان سب پس جب اپنی سے بڑی عمر والے کو دیکھے تو کہے بہتر
مجھ سے اسلئے کہ نسبت میرے طاعت بہت کی ہے اور مجھ سے سبقت کی ہے ایمان اور معرفت میں اور اگر چھوٹے کو دیکھے تو اسکو بھی کہے کہ یہ بہتر ہے مجھ سے اسلئے
کہ نسبت میرے گناہ کم کیے ہیں۔ اگر کچھ جانی مسلمان سے قصور ہو جاوے اور وہ عذر کرے تو قبول کرے اور معاف کرے قصور۔ السلام جو کوئی
اسم کو ایک سو پندرہ بار بیمار پر پڑھے حق تعالیٰ صحت و شفا دے اسکو اور اگر مداومت کرے صاحب خوف سے ڈرے بیچ اَلْمُؤْمِنُ امن دینے والا نصیب اسکا

اس سے یہ ہے کہ اس میں بڑائی ہے خلق کو اپنی برائی سے اور غیر کی برائی سے ۔ آگاہ ہوں اس اسم کو بہت پڑھے یا اپنے ساتھ رکھے حق تعالیٰ اسکو عزیز شان بخشے
اور بدر کھا اور کوئی اسپر قدرت نپاوے اور ساتھ ظاہر و باطن کے ہو کام حق تعالیٰ کی امان میں ہو اور جو کوئی اسکو بہت پڑھے خلق مطیع اور منقاد اسکی ہو اور
نقیضہ ان کے یہاں ہر چیز کا خوب بلائے اور نصیب عارف کا یہ ہے کہ نگاہ رکھے دل اپنے کو بری چیزوں سے اور بری خطروں سے مانند حسد و کینہ و حرص کے
اور دوست کو سوال پانے اور محفوظ رکھے تقویٰ اور بعض کا مشغول ہونے سے ان چیزوں میں کہ غافل کریں دل کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے المہیمن جو کوئی
اور اس اسم کو ایک سو اکیس بار پڑھے اور ہر باطن اپنی غیر کی مطلع ہو اور اگر اسپر مداومت کرے تمام آفتوں سے پناہ پاوے اور جماعہ ... سنت ہے ۔ و تفقیق
نہایت بڑی شان کہ کوئی اسپر غالب نہیں نصیب بندے کا یہ ہے کہ غالب ہووے نفس پر اور شیطان پر اور جب غالب ہوے علم و عمل اور عرفان میں اور عزت دیوے اپنے
نفس کو ساتھ ترک سوال کے مخلوق سے اور ذلیل نکرے اسکو ساتھ سوال کے اسنے کہا ابو العباس مرسی نے قسم ہے اللہ کی نہیں دیکھی میں نے عزت
مگر بیچ بلند رکھنے ہمت کے مخلوق سے اور خضوع ہے کہ اللہ تعالیٰ کو عزیز جانا کہ عزیز کیا امر و طاعت اسکے کو اور جنے سہل جانا اسکے امر کو تو منہ بنا
عزت اسکی فرمایا اللہ تعالیٰ نے وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنافقین لا یعلمون ۔ العزیز جو کوئی بعد نماز فجر کے اکتالیس بار اسکو پڑھے دنیا اور
عقبیٰ میں کسی کا محتاج نہو اور بعد نماز کے عزیز ہو اور اس اسم میں خاصیتیں عجیب و غریب ہیں الجبار درست کرنے والا کاموں بگڑے ہوؤں کا
اور بعضوں نے کہا معنی اسکے یہ ہیں لانے والا بندوں کا اس چیز پر کہ ارادہ کرتا ہے نصیب بندے کا اس اسم سے یہ ہے کہ نقصانوں نفس اپنے کو ساتھ حاصل کرنے
کمال و فضائل کے درست کرے اور نفس سرکش اپنے پر غالب ہو کر ساتھ لازم کرنے تقویٰ اور ہمیشہ کرنے طاعت کے کامل ہووے آدمی کہا ہے تفسیر حقی نے
کہ بعضی کتابوں میں آیا ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے بندے میرے ارادہ کرتا ہے تو اور ارادہ کرتا ہوں میں اور نہیں ہوتا مگر جو کچھ کہ ارادہ کرتا ہوں میں
پس اگر راضی ہوا تو ساتھ اس چیز کے کہ ارادہ کرتا ہوں میں کفایت کرونگا تجکو اس چیز کو کہ ارادہ کرتا ہے تو اور اگر نہ راضی ہوا تو ساتھ اس چیز کے
کہ ارادہ کرتا ہوں میں نہ کفایت کرونگا تجکو اس چیز میں کہ ارادہ کرتا ہے تو پھر نہیں ہوتا مگر جو کچھ کہ ارادہ کرتا ہوں میں انتہی الجبار جو کوئی بعد
مسبعات عشر کے اکیس بار یہ اسم پڑھے ظالموں کے شر سے امن میں ہو اور جو کوئی مداومت کرے اسپر غیبت کرنی اور بدگوئی خلق کی
شر اور امان میں ہو اور اہل دولت و سلطنت ہو اور اگر انگوٹھی پر نقش کر کے پہنے ہیبت و شوکت اسکی خلق کے دل میں قرار پکڑے ۔ المتکبر
نہایت بزرگ نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ جب معلوم کی تو نے بزرگی اللہ تعالیٰ کی تو تکبر کر یعنے بے پرواہ میل کرنے سے طرف شہوات کے اور ہم لم
پکڑنے سے طرف لذت کی چیزوں کے اسلیے کہ ان چیزوں کی طرف رغبت کرنا کام جانوروں کا ہے اگر رغبت کریگا شریک انکا ہو گا بلکہ تکبر کر اور چیز
کر باز رکھے تیرے باطن کو حق سے اور حقیر جان ہر چیز کو سوائے پہنچنے کے طرف جناب پاک اسکے کے اور لازم کر طریقہ تواضع اور تذلل کا اور زائل کر
اپنے سے تمام دعوی تکبر کے تا نفس صاف ہو اور اللہ کی محبت اسمیں بیٹھے پس نہ باقی رہے واسطے نفس کے اختیار اور نہ ساتھ غیر اللہ کے قرار ۔
المتکبر اگر اسکو جماع سے پہلے ... کے پہلے دخول سے دس بار پڑھے حق تعالیٰ اسکو فرزند صالح اور نیک عطا فرماوے اور اگر المتکبر کا ورد
بہت کرے مراد کو پہنچے ۔ الخالق اندازہ کرنیوالا خلق کا موافق مشیت اور حکمت کے ۔ الخالق جو کوئی اس اسم پر ملازمت کرے
حق تعالیٰ فرشتہ پیدا کرے تا اسکے لیے عبادت کرے روز قیامت تک اور دل اور منہ اسکا روشن و نورانی کر دے اور شارح عدۃ الحصن نے
لکھا ہے کہ جو کوئی اسم الخالق کو رات میں بہت پڑھے دل اور منہ اسکا روشن ہو اور تمام کاموں میں قوی ہو ۔ البارئ پیدا کرنے والا
اور جو کوئی ہفتہ میں سو بار اسم البارئ پڑھے حق تعالیٰ اسکو قبر میں تنہا نہ چھوڑے اور ریاض قدس کی طرف پہنچا دے اور جو طبیب اسم البارئ
پر مداومت کرے جو علاج کرے موافق پڑے ۔ المصور صورت بنانے والا ۔ نصیب عارف کا اس سے یہ ہے کہ نہ دیکھے کوئی چیز اور نہ تصور کرے

کوئی امر کہ تامل کرے بیچ قدرتوں اور عجائب کاریگریوں کے کہ تحسین ہیں اور جو عورت بانجھ ہو سات روز روزہ رکھے اور افطار کے نزدیک اکیس بار المصور کو پڑھے اور پانی پر دم کر کے پیوے حق تعالیٰ فرزند نیک اور نرینہ عطا فرماوے گا اور جو کوئی بہت پڑھے کام مشکل اسپر آسان ہووے الْغَفَّارُ بخشنے والا بندوں کے گناہوں کا اور ڈھانکنے والا عیبوں انکے کا نصیب بندے کا اس سے یہ ہے چاہئے کہ ڈھانکے عیب ہر کسی کا کوئی بکرو اور دعا مانگے واسطے لوگوں کے اور بخشے قصور انکا اور لازم کرے استغفار کو خصوصاً وقت سحر کے اور جو کوئی بعد نماز جمعہ کے سو بار یہ یا غفار اغفرلی ذنوبی حق تعالیٰ اسکو بخشے گنہگاروں میں سے گردانتا ہے الْقَهَّارُ غالب سب اشیاء اسکی قدرت کے آگے عاجز و مغلوب ہیں نصیب بندے کا یہ ہے کہ غالب ہووے بڑے دشمنوں پر کہ نفس و شیطان ہیں جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھتا ہے حق تعالیٰ محبت دنیا کی اسکے دل سے اٹھا دیتا ہے اور خاتمہ اسکا بخیر ہوتا ہے اور حق تعالیٰ شوق و محبت اسکے دل میں پیدا کرتا ہے اور واسطے ہر مہم کے اگر اسم القہار سو بار پڑھے مہم اسکی آسان ہو اور اگر اسپر مداومت کرے محبت دنیا کی اسکے دل سے جاتی رہے اور اگر درمیان سنت و فرض کے سو بار پڑھے بہ نیت مقہوری دشمن کے دشمن مقہور ہووے الْوَهَّابُ بہت دینے والا بغیر عوض کے نصیب بندے کا یہ ہے کہ خرچ کرے جان و مال اپنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں بلا عوض و بلا غرض جو کوئی فقر و فاقہ سے رنج میں ہو اس اسم پر مداومت کرے حق تعالیٰ اسکو ایسی نجات دیتا ہے کہ حیران رہجاتا ہے اور جو کوئی لکھ کر اسکو اپنے پاس رکھتا ہے ایسا ہی پاتا ہے اور اگر بعد نماز چاشت کے آیت سجدہ کی پڑھے اور سر سجدہ میں رکھے اور سات بار پڑھے خلقت سے بے پروا ہو جاتا ہے اور اگر کوئی حاجت رکھتا ہو آدھی رات کو درمیان صحن گھر کے یا مسجد کے تین بار سجدہ کرے اور ہاتھ اٹھا کر سو بار پڑھے حاجت اسکی روا ہوتی ہے اور واسطے فراخی رزق کے وقت چاشت کے چار رکعت پڑھے اور بعد از فراغت کے سجدہ میں جاوے اور سجدے میں ایکسو چار بار یا وہاب پڑھے اور اگر فرصت ہو چالیس بار پڑھے رسالہ عبد العزیز میں الرَّزَّاقُ رزق پیدا کرنے والا اور پہنچانے والا رزق مخلوقات کو رزق اسکو کہتے ہیں کہ جس سے فائدہ اٹھایا جاوے پھر وہ دو قسم پر ہے ظاہری اور باطنی ظاہری وہ ہے کہ جس سے بدن کو فائدہ ہو مانند کھانے پینے چیزوں کے اور اسباب کے یعنی کپڑا وغیرہ اور باطنی وہ کہ جس سے نفس اور دل کو فائدہ ہو مانند علوم و معارف کے اور نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ یقین کرے اسکا کہ نہیں کوئی لائق رزق دینے کے سوا اللہ تعالیٰ کے پس نہ توقع رکھے اسکی مگر اللہ ہی سے اور نہ بھروسا ہو سوا اسکے طرف اسکے اور سبب ہو رزق جسمانی اور روحانی لوگوں کو پہنچاوے یعنی مال خرچ کرے اور تعلیم و ہدایت کرے اور دعا خیر کرے وغیر ذلک کہا گیا ہے بعض عارفوں نے کہ کمال کہتا ہوں کہ یعنی کہ پہچانا میں نے خالق اپنے کو نہیں شک کیا میں نے اپنے رزق میں اور کہا گیا ایک عارف سے کہ کہاں سے ہے قوت تیری کہا ذکر حی الذی لا یموت جو کوئی بعد طلوع صبح صادق کے پہلے نماز فجر کے گھر کے چاروں کونوں میں دس دس بار پڑھے اس گھر میں رنج اور تنگی نہووے لیکن داہنے کونے سے شروع کرے اور منہ قبلہ کی طرف سے نہ پھیرے الْفَتَّاحُ حکم کرنے والا اور بعضوں نے کہا کھولنے والا دروازوں رزق و رحمت کا نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ سعی کرے تو فیصلہ کرنے میں درمیان لوگوں کے اور یہ کہ مدد کرے مظلوموں کی اور ارادہ کرے لوگوں کی حاجت روائی کا امور دنیا اور آخرت میں کہا قشیری نے کہ جسنے جانا کہ اللہ تعالیٰ کھولنے والا دروازوں رزق و رحمت کا اور میسر کرنے والا اسباب کا اور درست کرنے والا امور کا وہ نہیں لگاوے گا غیر اسکے میں دل اپنا جو کوئی بعد نماز فجر کے دونوں ہاتھ سینہ پر رکھ کر ستر بار اسکو پڑھے زنگ اسکے دل سے جاتا رہے اور صفائی ہو جاوے الْعَلِيمُ جاننے والا ظاہر و پوشیدہ کا کیا خوب کہا کسی نے کہ جسنے جانا کہ اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے حال میرا تو صبر کرے اسکی بلاؤں پر اور شکر کرے اسکی عطا پر اور بخشش چاہے اپنی خطاؤں سے اور بعضی کتابوں میں ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اگر نہیں جانتے تم کہ میں دیکھتا ہوں تمکو تو خلل ہے تمہارے ایمان میں اور اگر جانتے ہو تم کہ میں دیکھتا ہوں تمکو تو کیوں کیا تمنے مجھکو حقیر تر دیکھنے والوں کا کہ دیکھتے ہیں تمکو بیچ خلوتوں کے شرم کرتے ہیں تم کسی

بھاری برائی پہ مطلع ہو اور اللہ تعالیٰ سے کچھ شرم نہیں کرتے عیاذاً باللہ۔ جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے حق تعالیٰ معرفت اپنی ارزانی کرے اور جو کوئی
بعد نماز کے سو بار کہے یا عالم الغیب حق تعالیٰ اسکو اپنی کُنہ سے تربیت دے و اگر چاہے کہ کار پوشیدہ سے آگاہی پاوے چاہیے کہ شب جمعہ کو بعد از
نماز عشاء کے سو بار پڑھے بیگمان سو وے حاجت اسکی۔ انیسواں نام ہے الْقَابِضُ یعنی تنگ کرنے والا روزی کا یا دل بندوں کا اور قبض کرنے والا روح
انکی کا جو کوئی اسکو چالیس دن تک ہر روز اوپر چار ٹکڑوں روٹی کے لکھکر کھایا کرے عذاب قبر سے اور بھوک سے امن میں رہیگا۔ الْبَاسِطُ فراخ کرنیوالا
روزی کا یا دل بندوں کا نصیب تیرا ان دونوں ناموں سے یہ ہو کہ نہ ناامید ہو اسکے بلاؤں اور شدت میں اور جو عطا پر اور جان تنگی کو
عدل اسکی جانب سے پس صبر کر اور فراخی کو فضل اسکا اور پس شکر کر اور کہا قشیری نے کہ یہ دونوں صفتیں وارد ہوتی ہیں عارفوں کے دلوں پر پس
جب غالب ہوتا ہے خوف تنگ ہوتے ہیں دل اور جب غالب ہوتی ہے امید فراخ ہوتے ہیں منقول ہے حضرت جنید سے کہ کہا انہوں نے خوف تنگ
کرتا ہے مجھ کو اور امید کشادہ کرتی ہے دل کو اور حق جمع کرتا ہے مجھ کو یعنی حق تعالیٰ کی یاد سے خاطر جمع ہو جاتی ہے اور خلق متفرق کرتی ہے مجھکو یعنی انکی
سبب سے پراگندہ خاطر اور تشویش ہوتا ہوں میں انتہیٰ اور لائق ہے بندے کو کہ پرہیز کرے بیقراری سے حالت تنگی میں اور چھوڑے خوشی اور کشادگی
کو وقت فراخی کے [illegible] جو کوئی وقت سحر کے ہاتھ اٹھا کر اسکو دس بار پڑھے اور ساتھ منہ پر پھیرے ہرگز اسکو
حاجت کسی نمود کے کسی سے نہ پڑے۔ الْخَافِضُ پست کرنیوالا کافروں کا ساتھ خوار کرنے کے یا دور کرنے کے اپنی درگاہ سے جو کوئی
تین روزے رکھے اور چوتھے روز ایک مجلس میں اسکو ستر ہزار بار پڑھے دشمن پر فتح پاوے۔ الرَّافِعُ بلند کرنیوالا یعنی مومنوں کو ساتھ مدد
کرنے کے یا قریب کرنے کے اپنی درگاہ سے نصیب تیرا ان دونوں ناموں سے یہ ہو کہ نہ اعتماد کر کسی حال پر احوال اپنے سے اور نہ بھروسا کر کسی چیز پر علوم و اعمال
اپنے سے اور پست کر اس چیز کو کہ اللہ تعالیٰ نے اسکے پست کرنے کا حکم کیا ہے مانند نفس و ہوا کے اور بلند کر اس چیز کو کہ حکم کیا ہے تجھکو اللہ نے اسکے بلند کرنے کا
مانند دل اور روح کے دیکھا گیا ایک شخص اڑتا ہوا ہوا میں پس کہا گیا اسکو کہ کیونکر پہونچا تو اس مرتبہ کو کہا اسنے کہ گرا دی میں نے ہوا یعنی خواہش
اپنی پیچھے قدم اپنے کے پس مسخر کی اللہ نے ہوا جو کوئی اس اسم کو آدھی رات میں یا دوپہر کو سو بار پڑھے حق تعالیٰ اسکو خلائق میں سے برگزیدہ کرے
اور تونگر و بے نیاز کرے۔ الْمُعِزُّ عزت دینے والا جو کوئی اسکو شب دوشنبہ میں یا شب جمعہ میں بعد نماز شام کے ایک سو چالیس بار پڑھے اسکے لئے خلق کی
نظروں میں ایک ہیبت و حرمت ظاہر ہو اور سوا حق تعالیٰ کے کسی سے نہ ڈرے۔ الْمُذِلُّ ذلت دینے والا نصیب تیرا ان دونوں ناموں سے یہ ہو کہ عزیز رکھے
انکو جنکو عزیز کیا اللہ تعالیٰ نے بسبب علم و معرفت کے اور خوار رکھے انکو کہ جنکو خوار کیا اللہ تعالیٰ نے بسبب کفر و ضلالت کے جو کوئی کسی ظالم اور حاسد سے
ڈرتا ہو پچھتر بار اسکو پڑھے بعد اسکے سجدہ کرے اور کہے الٰہی فلانے ظالم کی شر سے امان دے حق تعالیٰ امان دیگا۔ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ سننے والا دیکھنے والا
نصیب تیرا ان ناموں سے یہ ہو کہ کہنے اور سننے اور دیکھنے خلاف شرع کی چیزوں سے پرہیز کرے اور اللہ تعالیٰ کو افعال و اقوال اپنے پر ناظر جان کہا
امام غزالی نے کہ جسنے چھپایا غیر اللہ سے اس چیز کو کہ نہیں چھپاتا اسکو اللہ سے پس حقیر جانا اسنے اللہ کی نظر کو پس جسنے کیا گناہ اور وہ جانتا ہے
کہ اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے اسکو کیا بڑی جرأت کی اسنے کیا بڑی جرأت کی اسنے اور جسنے گمان کیا کہ نہیں دیکھتا اسکو کیا بڑا کفر کیا بڑا کفر کیا
اسنے اور اسی لئے کہا گیا ہے کہ جب گناہ کرے تو مولیٰ اپنے کا ایسی جگہ میں کہ نہ دیکھے وہ تجھکو۔ یہ تعلیق بالمحال کہتے ہیں یعنی ایسی جگہ کہ تحقیق
کہیں اللہ نہ دیکھے حاصل یہ کہ نہ کر گناہ۔ السمیع جو کوئی اسکو روز پنجشنبہ کے بعد نماز چاشت کے پانسو بار پڑھے اور بیچ بیچ اس شغل کے
چپ رہے سو بار پڑھے وقت پڑھنے کے کلام نہ کرے اور بعد اسکے دعا کرے دعا اسکی قبول ہو۔ الْبَصِيرُ جو کوئی اسکو درمیان سنت و فرض جمعہ کے
ساتھ اعتقاد درست کے ایک سو ایک بار پڑھے مخصوص ساتھ نظر عنایت حق کے ہو۔ الْحَكَمُ حکم کرنے والا ایسا کہ کوئی اسکا حکم پھیر نہیں سکتا اور

نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ تو نے جب پہچانا کہ وہ حاکم ہے تو مان اُسکے حکم کو اور تابعدار ہو اُسکی قضا کا پس اگر تو نہ راضی ہوگا اُسکی قضا کا باختیار جاری
کریگا تجھ پر زبردستی اور اگر راضی ہو تو دل سے مہربانی کریگا تجھ پر اور زندہ رہیگا خوش اور نہین محتاج ہوگا فریاد کرنے کا طرف غیر اُسکے کے جو کوئی اُسکو
شب جمعہ مین اور بہ حسب ایک قول کے آدھی رات کو اتنا پڑھے کہ بیہوش ہو جاوے حق تعالیٰ اُسکے باطن کو معدن اسرار کریگا ۔ اَلْعَدْلُ انصاف
کرنے والا نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ جب جانا تو نے کہ وہ عادل ہے تو نہ پاوے تو اپنے نفس مین گھبراہٹ اور تنگی اُسکے احکام سے بلکہ جان کہ جو اُسنے حکم فرمایا
مین حق مین تیرے انصاف ہے پس آرام طلب کر ساتھ ذکر اُسکے اور اعتماد کر تاثیر اور جو کچھ کہ پہونچے تجکو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خرچ کر اُسکو اُس جگہ مین کہ
لائق ہو خرچ کرنا اُسمین از راہ شرع اور عقل کے اور ڈرتا رہ اُسکے عدل سے اور امید رکھ اُسکے فضل کی اور پرہیز کر اپنے سب امور مین افراط و تفریط سے
اور لازم کر اوسط درجے کے امر جو کوئی اس اسم کو شب جمعہ مین روٹی کے بیس لقمہ پر لکھ کر کھاوے حق تعالیٰ تمام خلق کو مسخر اُسکا کریگا ۔ اَللَّطِیْفُ
باریک بین کہ وہ نزدیک اُسکے یکسان ہین اور نرمی کرنے والا بندون پر نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ غور کرے امور دین
و دنیا مین اور نرمی سے لوگون کو راہ حق کی طرف بلاوے جسکو اسباب معیشت کا مہیا نہو اور فقر و فاقہ مین رہتا ہو یا غربت مین کوئی محتاج
نہو یا بیمار ہو اور کوئی بیمار دار اُسکی نکرے یا بیٹی رکھتا ہو اور کوئی درخواست اُس سے نکاح کی نہین کرتا ہو وضو اچھی طرح کرے اور دو رکعت
نماز کی پڑھکر اس اسم کو اس نیت سے سو بار پڑھے حق تعالیٰ مہم اُسکی کفایت کرے اور واسطے نصیب کھلنے بیٹیون کے اور صحت امراض کے اور کفایت
مہمات کے بعد تحیۃ الوضو کے سو بار مداومت کرے اور عمل پیران اخوانیہ کا یہ ہے کہ واسطے ہر مہم دینی و دنیوی کے خالی جگہ مین ساتھ شرائط
دعا کے سولہ ہزار اور تین سو اور اکتالیس بار پڑھے مراد کو پہونچے گا ۔ اَلْخَبِیْرُ خبردار دل کی باتون پر اور سب امور پر نصیب تیرا اس سے یہ ہے
کہ جب جانا تو نے کہ وہ میرے بھیدون پر مطلع ہو اور جانتا ہے میرے دل کی باتین تو تو بھی اُسی کو یاد کر اور بھول غیر اُسکے کو تا کہ یاد اُسکی کا اوہ
ہو تو پرہیز کریگا گمراہی کی راہون سے اور لازم کر اپنے پر ترک کرنا ریا کا اور کرنا تقوے کا اور مشغول ہو باطن کی درستی مین غفلت نکر اپنی اور
امور دین و دنیا کے بیخبر دار رہ جو کوئی نفس امارہ کے ہاتھ گرفتار ہو اس اسم کو بہت پڑھے خلاصی پاویگا ۔ اَلْحَلِیْمُ بردبار کہ نہین جلدی کرتا مواخذے
عذاب دینے مین بلکہ ڈھیل دیتا ہے انکو تاکہ شاید توبہ کرین نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ تحمل کر ایذا ے بدبختون پر اور تامل کر زیر دستون کو عذاب دینے مین
اور در گذر کر غصے کو اور کمال حلم کا یہ ہے کہ نیکی کر اُس سے کہ برائی کرے تجسے جو کوئی اسکو کاغذ پر لکھکر دھووے اور پانی اُسکا کھیتی یا درخت پر
ڈالے آفتون سے امن مین رہیگا اور کمال کو پہونچیگا اور برکت اُسمین ہوگی ۔ اَلْعَظِیْمُ بزرگ در بزرگ ذات و صفات مین حد اوہام سے
نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ عظمت الٰہی کے آگے ملک کو نہین کو حقیر جانے اور دنیا کے لیے مرتبہ چاہے او حقیر جانے نفس اپنے کو اور ذلیل کر
اُسکو اللہ تعالیٰ کی خوشی کے لیے ساتھ بجالانے اوامر کے اور بچنے نواہی کے اور کوشش کرنے کے ان چیزون مین کہ دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ انکو
جو کوئی اس اسم پر مداومت کرے خلق کی نظر مین عزیز و مکرم ہو گا ۔ اَلْغَفُوْرُ بہت بخشنے والا نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ لازم کر استغفار کو
اوقات رات اور دن مین خصوصاً وقت سحر کے اور بخش اُسکو کہ ایذا دے تجکو جسکو کچھ بیماری ہو مانند تپ اور درد سر وغیرہ کے یا غم و اندوہ اسپر
غلبہ کرے اُسکو کاغذ پر لکھے اور روٹی پر اُسکے نقش کو جذب کرے اور کھاوے حق تعالیٰ شفا اور خلاصی اُسکو بخشے اور اگر اسکو بہت پڑھے سیاہی اُسکے
دل سے جاتی رہے اور حدیث صحیح مین آیا ہے کہ جو کوئی سجدہ کرے اور سجدے مین یارب اغفرلی تین بار کہے حق تعالیٰ گناہ اگلے پچھلے اُسکے بخشیگا
جسکو درد سر ہو یا کوئی بیماری اور یا غم پیش آوے تین بار مقطعات یا غفور کے لکھ کر کھاوے شفا پاویگا ۔ اَلشَّکُوْرُ قدردان اور دینے والا
ثواب بہت کا تھوڑے عمل پر منقول ہے کہ ایک شخص کہ خوب گیا تھا خواب مین پس کہا گیا اُسکو کہ کیا کیا اللہ تعالیٰ نے ساتھ تیرے کہا حساب لیا

اللہ تعالیٰ نے مجھے بس ہلکا ہوا پایا نیکیوں میری کا پس پڑی اُنمیں ایک تسبیل پس بھاری ہو گیا وہ پس کہا بیچ کیا ہے یہ کہا مٹھی مٹی کی کہ ڈالی تھی تو نے
ایک مسلمان کی قبر میں او نصیب بندے کا اس سے یہ ہو کہ شکر کرے اللہ تعالیٰ کا اسطرح کہ سب نعمتوں کو اُسکی طرف سے جانکر ہر عضو کو جس واسطے پیدا
کیا ہے اُسمیں صرف رکھے اور شکر ادا کرے لوگوں کا اور احسان کرے اُنپر حدیث شریف میں آیا ہے لا یشکر اللہ من لا یشکر الناس یعنی نہیں شکر کرتا اللہ کا جو
کہ نہیں شکر کرتا لوگوں کا جسکو تنگی معیشت کی ہو یا تاریکی دل کی یا آنکھ کی پیدا ہو اکتالیس بار اس اسم کو پانی پر پڑھے اور پیوے اور آنکھ پر ملے
شفا پاوے اور تونگر ہو العلی بلند مرتبہ نصیب بندے کا اس سے یہ ہو کہ ذلیل کرے اپنے نفس کو اُسکی طاعتوں اور عبادتوں ظاہر و باطن کی میں اور خرچ کرے طاقت اپنی حاصل کرنے
علم و عمل میں یہانتک کہ پہنچے تو نہایت کمالات اور مراتب عالی کو حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے اعلیٰ امور کو اور مکروہ رکھتا ہے
ادنیٰ امور کو اور ایسا ہی کہا ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ علو ہمت ایمان سے ہے جو کوئی اس اسم پر مداومت کرے یا اپنے پاس رکھے اگر خوار و بے قدر ہو
بزرگ ہو اور اگر فقیر ہو تو تونگر ہو اور اگر مسافرت میں مبتلا ہو پھر وطن مالوف کو پہنچے الکبیر بڑا ایسا بڑا کہ کوئی اس سے زیادہ بڑا نہیں اور نصیب بندے کا
اس سے یہ ہو کہ یاد رکھے تو بڑائی اُسکی ہمیشہ یہانتک کہ بھول جاوے بڑائی غیر اُسکی کی اور کوشش کرے بیچ کامل کرنے نفس اپنے کے ساتھ حاصل کرنے
علم و عمل کے یہانتک کہ پہنچے کمال تیرا اوروں کو اور مبالغہ کرے تواضع میں اور احتراز کرے بے ادبی سے ساتھ لازم کرنے خدمت مولیٰ کے جو کوئی اس اسم کو
بہت پڑھے بزرگ عالی قدر ہو اور اگر حکام اور والی یا امیر مداومت کریں سب کام اس کے درست ہوں اور مہمات خوب سر انجام پاویں الحفیظ نگاہ
رکھنے والا عالم کا آفتوں اور ضائع ہونے سے نصیب تیرا اس سے یہ ہو کہ نگاہ رکھے اعضا اپنے کو گناہوں سے اور باطن کو ملاحظہ اغیار سے اور اکتفا کرے تمام امور
اپنے میں ساتھ تدبیر اُسکی کے اور راضی ہو اُسکے قضا و قدر پر قول ہے کسی بزرگ کا کہ جسکے محفوظ رکھے اللہ تعالیٰ نے اعضا محفوظ رکھا دل اُسکا اور
جسکا محفوظ رکھا اللہ تعالیٰ نے دل محفوظ رکھا جسد اُسکا اور منقول ہے کہ ایک صالح کی نظر پڑی ایک دن ایک چیز ممنوع پر پس کہا الٰہی چاہتا تھا میں بینائی
اپنی واسطے عبادت تیری کے پس جب ہوئی سبب مخالفت امر تیرے کی تو لے لے اسکو پس اندھے ہو گئے اور تھے وہ نماز پڑھتے رات کو پس محتاج ہوئے
پانی کی طہارت کے لیے پانی نہ ہاتھ لگا پس کہا الٰہی کہا تھا میں نے واسطے تیرے کہ لے لے بینائی میری پس رات میں محتاج ہوں میں اُسکا واسطے طہارت
تیری کے پس پھر کھلی ہو گئیں جو کوئی اسکو لکھکر دائیں بازو پر باندھے خوف غرق اور جلنے اور دیو و پری اور نظر بد کے شر سے بچے المقیت
پیدا کرنے والا قوت بدنوں اور ارواح کا اور دینے والا اُسکا اُنکو نصیب تیرا اس سے یہ ہو کہ جب جانا تو نے کہ وہ قوت پیدا کرنے والا اور دینے والا اُسکا ہے تو
بھول تو ذکر قوت کا آگے ذکر اُسکے کے جیسے کہ منقول ہے سہل سے کہ پوچھے گئے قوت سے پس کہا وہ ذکر ہے الحی الذی لا یموت کا اور نہ طلب کر قوت کو مگر
سوا اپنے سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے و ان من شیء الا عندنا خزائنه وما ننزله الا بقدر معلوم یعنی نہیں کوئی چیز مگر نزدیک ہمارے خزانے اُسکے ہیں اور نہیں
اتارتے ہم مگر ساتھ اندازہ مقرر کے اور دے تو جو متعلق اپنے کو وہ قوت کہ مستحق ہو اُسکا پس ہو سے طریقہ تیرا نفع پہنچانا اور ہدایت کرنا گمراہ کا اور
کھلانا بھوکے کا اور کہا قشیری نے کہ مختلف ہوتی ہیں قوت پس بعضے بندے ایسے ہیں کہ گردانتا ہے اللہ تعالیٰ قوت نفس اُنکی کا توفیق عبادت کو
اور قوت دل اُنکے کا ہونے مکاشفات کو اور قوت روح اُنکی کا مداومت مشاہدات کو اور جب مشغول کرتا ہے اللہ تعالیٰ بندے کو اپنی طاعت میں قائم رکھتا
اُسکے لیے ایسے شخص کو کہ خبر گیری اور خدمت اُسکی کرتا ہے اور جب کہ رجوع کرتا ہے طرف متابعت خواہش کے سونپتا ہے طرف قوت اُسکی کے اور اُٹھا لیتا ہے
اُس سے سایہ عنایت و حمایت اپنی کا اگر کسی کو خوب دیکھے یا خود اسکو غم پیش آئے یا کوئی لڑکا بدخوئی کرے یا بہت روئے سات بار خالی آبخورہ
یعنی آبخورہ وغیرہ پر پڑھکر دم کرے اور بعد اُسکے پانی اس کوزہ میں ڈالے اور پیوے اور دوسرے کو پینے کو دیوے اور اگر روزہ دار کو خوف ہلاکت کا
ہو بھول پر پڑھکر سونگھے قوت پاویگا اور پھر روزہ رکھ سکیگا الحسیب کفایت کرنے والا ہر حال میں یا حساب لینے والا بندوں سے بیچ دن قیامت کے

نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ کفایت کرے حاجت محتاجون کو اور حساب کرنے والا ہووے نفس اپنے سے کہا قشیری نے کہ کفایت کرنا اللہ کا بندے کو
یہ ہے کہ کفایت کرتا ہے اسکو ہر حال اور شغل اسکے مین اور جسنے جانا کہ اللہ تعالی کافی ہے میرا نہ پریشان دل ہووے خلق کے نہ متوجہ ہونے سے اور نہ
بسبب اعتماد کرنے کے ساتھ اسکے کہ جو کچھ قسمت کا ہے ہر حال پہونچیگا اگرچہ بے توجہی کرین مجھسے لوگ اور جو کچھ کہ قسمت مین نہین ہے نہین پہونچیگا اگر
متوجہ ہون لوگ مجھپر اور جو کوئی کہ اکتفا کریگا ساتھ نیک سرانجامی اللہ تعالی کے ہر حال مین پس راضی کریگا اسکو مولے اسکا ساتھ اس چیز کے کہ
اختیار کریگا اسکے لیے پس اختیار کریگا نہونے کو ہونے پر اور فقر کو غنی پر اور آرام پر ایذا کو اور نہونے اسباب کے کو بسبب مشاہدہ تصرف مولی کے جو کوئی
کسی چیز یا حاسد یا ہمسایہ بد یا دشمن سے یا چشم زخم سے ڈرتا ہو صبح و شام ایک ہفتہ تک ستر بار حسبی اللہ الحسیب اول ابتدا روز پنجشنبہ سے
کرے اللہ تعالے انکے شر سے نگاہ رکھیگا اور ہنوز ہفتہ نگذریگا کہ درستی کام کی ہو جاویگی الجلیل بزرگ قدر نصیب تیرا اس سے یہ ہے
کہ نفس اپنے کو آراستہ کرے ساتھ صفتون کمال کے جو کوئی اس نام کو مشک و زعفران سے لکھکر اپنے پاس رکھے یا کھاوے تمام خلائق تعظیم و توقیر اسکی
کرین الکریم بڑا سخی اور بہت دینے والا اکرمین ہے بجاتا دنیا اسکے اور نہین خالی ہوتے خزانے اسکے اور نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ اکرام کرے
بغیر وعدے کے اور پرہیز کرے برے اخلاق و افعال سے اگر اپنے بستر مین یہ اسم بہت پڑھے یہانتک کہ سو جاوے فرشتے دعا کرین اور کہین
اکرمک اللہ اور مکرم اور عزیز ہو اور کہتے ہین کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس اسم کو بہت پڑھتے تھے اسی سبب سے انکو کرم اللہ وجہہ کہتے ہین
الرقیب نگہبانی کرنے والا ہر چیز کا اور بعضون نے کہا کہ جاننے والا احوال بندون کا اور افعال انکے کا اور نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ نگاہ
رکھے تو اسکو ہر حال مین اور نہ التفات کرے تو طرف غیر اسکے کے سوال مین اور کرے تو نگہبانی نفس کی کیونکہ ہر شخص کو نگہبان اسکا حدیث شریف مین
آیا ہے کہ تم سب راعی یعنی نگہبان ہو اور تم سب پوچھے جاؤ گے رعیت اپنی سے یعنی جسکی خبرگیری کرتے ہو تو بابت اسکی خبرگیری کا حال
پوچھا جائیگا اور کہا قشیری نے کہ مراقب نزدیک اس طائفے کے یعنی جماعت اولیاء اللہ کے یہ ہے کہ ہووے غالب بندے پر یاد رب کی ساتھ
دل کے اور جانے یہ کہ اللہ تعالی مطلع ہے میرے حال پر پس رجوع کرے اسکی طرف ہر حال مین اور ڈرے عذاب اسکے سے ہر دم پس مراقب اللہ
چھوڑتا ہے باتین خلاف شرع از راہ حیا کے اللہ تعالے سے اور ہیبت اسکی کے زیادہ اس شخص سے کہ چھوڑتا ہے گناہ واسطے خوف عذاب اسکی کے
اور جو کوئی رعایت کرتا ہے اپنے دل کی تو کوئی دم یاد خدا سے اور طاعت اسکی سے خالی نہین رہتا کیونکہ جانتا ہے کہ اللہ تعالی حساب لیگا
مجھسے ہر عمل کا خواہ تھوڑا ہو یا بہت منقول ہے ایک ولی سے کہ انکو خواب مین کسی نے دیکھا بعد انتقال کے پس کہا کیا اللہ تعالی نے ساتھ تیرے
کہا کہ بخشا اللہ نے مجھکو اور احسان کیا مجھپر مگر یہ کہ حساب [illegible] مجھسے یہانتک کہ مواخذہ کیا مجھسے اس شے پر کہ ایک دن تھا مین روزے سے
پس جبکہ ہوا وقت افطار کا لیا مین نے ایک گیہون اپنے یار کی دوکان سے [illegible] پھر یاد آیا مجھکو کہ یہ نہین ہے میری ملک ڈالدیا
مین نے اسکو گیہون پر پس لے گئین میری نیکیان آج کے مقدار بدلے توڑنے دانے کے اور جسکو معلوم ہو یہ بات نہین ضائع کریگا عمل چیزون کی
عمر اپنی اور نہین کھوتے کا غفلت مین وقت اپنا انتہی اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ حساب کرو یعنی اپنے اعمال کا پہلے اس سے کہ حساب لیا جائے
تم سے جو کوئی اس اسم کو سات بار اپنی بیوی اور فرزند اور مال پر پڑھے اور انکے گرد دم کرے تمام دشمنون سے اور سب آفتون سے بچا رہیگا
المجیب قبول کرنے والا دعا بیچارون کا اور جواب دینے والا پکارنے والون کا نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ فرمانبرداری اللہ تعالی کی کرے
امر و نواہی مین اور حاجت روائی کرے حاجتمندون کی جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے اور دعا کرے جلدی قبول ہو اور اگر لکھکر اپنے پاس
رکھے حق تعالی [illegible] الواسع علم اسکا فراخ ہے اور نعمت اسکی سب کو پہونچے نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ سعی کرے [illegible]

سخاوت اور معرفت اور اخلاق میں اور عیبوں سے کنارہ ہو خیال رہے اور نگاہ رکھے حاصل کرنے فائدہ میں جو کوئی اس ذکر کو بہت پڑھے
حق تعالیٰ اسکو قناعت و برکت دے ۔ الحکیم استوار کار ۔ دانا نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ کوشش کرے بیچ خلق کے پہچاننے اور علاج
پکڑنے کے ساتھ حکمت بیان کرنے کا اور محکم کرے کام اپنے اور چاہیے کہ غایت یعنی بیوقوفی سے پرہیز کرے اور کوئی کام بے جا نہ کرے خالی اور دعا یہ رزق کے
تکرار کے ساتھ حق اطلاق اسم حکیم کا ہو نقل ہے ذوالنون مصری سے کہ کہا میں نے پہنچا زمین مغرب میں ایک شخص ساتھ علم و حکمت کے موصوف مشہور ہو اُنکی زیارت کو
گیا میں چالیس روز انکے دروازے پر رہا نماز کے وقت وہ مسجد میں آتے اور پریشان و حیران پھرتے اور میری طرف کچھ التفات نہ کرتے اس حال سے
تنگ آیا میں کہا میں نے اے جوانمرد چالیس روز ہوئے ہیں کہ یہاں ٹھہرا ہوں میں مدت میں میری طرف کچھ التفات نہیں کرتے اور کلام نہیں کرتے مجھکو کچھ نصیحت
کرو اور کچھ حکمت سکھاؤ تاکہ یاد کروں میں کہا میں قبول کریگا تو یا نہیں کہا ہاں قبول کروں گا اگر خدا تعالیٰ توفیق دیگا کہا دنیا کو دوست نہ رکھ اور فقر کو
غنیمت گن اور بلا کو نعمت جان اور منع کو یعنی نہ ملنے کو عطا جان اور ساتھ غیر حق کے انس مت پکڑ اور صحبت نہ رکھ اور خواری کو عزت جان اور
حیات کو موت گن اور طاعت کو دوست رکھ اور توکل کو اپنی دانش کر ۔ [illegible] نشان [illegible]
جسکو کوئی کام پیش آئے [illegible] الودود دوست رکھنے والا
فرمانبرداروں کا یا محبوب اولیا کے دلوں میں نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ دوست رکھے خلق کے لیے وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے اپنے لیے اور احسان
کرے خلق پر بقدر طاقت اپنی کے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں مومن ہوتا ایک تمہارا یہاں تک کہ دوست رکھے اپنے بھائی کے لیے
وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے اپنے نفس کے لیے اور دوست رکھنا اللہ تعالیٰ کا بندوں کو یہ ہے کہ رحمت نازل کرتا ہے اُن پر اور تعریف کرتا ہے اُنکی اور بھلا
پہنچاتا ہے انکو اور دوست رکھنا بندوں کا اللہ تعالیٰ کو یہ ہے کہ تعظیم کرتے ہیں اسکی اور ہیبت رکھتے ہیں اسکی دلوں میں اور آیا ہے حدیث
قدسی میں کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ زیادہ دوست دوستوں میں طرف میری وہ ہے کہ عبادت کرے واسطے غیر عطا کے یعنی خالص اسی کی
خوشی کے لیے عبادت کرے نہ ساتھ [illegible] اور ایک بار
طعام پر پڑھے اور جس جانب سے کہ ناموافق [illegible] الفت ہو [illegible]
ذات و افعال میں نصیب بندے کا اس سے [illegible]
اور وقت افطار کے بہت پڑھے اور پانی پر دم کرے [illegible]
عزت و حرمت حاصل ہوگی ۔ الباعث اٹھانے والا اور زندہ کرنے والا مردوں کا [illegible] غافلوں کا خواب غفلت
نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ زندہ کرے نفوس جاہل کو ساتھ نصیحت کرنے اور تعلیم کرنے کے اور بے رغبت کرنے کے دنیا سے اور رغبت
دلانے کے نعمتوں کی آخرت کی میں اور ابتدا کرے ساتھ نفس اپنے کے [illegible] کہ جو کوئی چاہے کہ دل اسکا زندہ ہو وقت سونے کے ہاتھ سینہ پر رکھے
اور اس اسم کو اکیسو بار پڑھے حق تعالیٰ دل مردہ اسکا زندہ کریگا اور مقام انوار کا کریگا ۔ الشہید حاضر اور مطلع ظاہر و باطن پر کہا قشیری نے
کہ اہل معرفت نہیں طلب کرتے ساتھ اللہ کے کوئی مونس سوا اسکے بلکہ راضی ہوتے نہیں ساتھ اسکے کہ وہ دیکھتا ہے احوال ہمارا اور جانتا ہے
اسرار و افعال ہمارے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اولم یکف بربک انه علی کل شیء شہید یعنی کیا نہیں کفایت کرتا پروردگار تیرا یہ کہ وہ ہر چیز پر مطلع ہے اور
نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ نگاہ رکھے تو اسکو یہاں تک کہ نہ دیکھے تجھکو اس جگہ کہ منع کیا ہے تجھکو اس سے اور نہ غائب دیکھے تجھکو اس جگہ
کہ حکم کیا ہے تجھکو اسکا اور جاننے تو سبب علم اور دیکھنے اسکے کے اس سے کہ پیش کرے تو حاجتیں اپنی طرف غیر اسکی کے اور [illegible]

طرف نیکی کی کے اور خلق کو بُرا نہ کہے نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ ہو وے تو گواہ حق پر اور رعایت کرنے والا اسکی جسکا بیٹا یا فرزند غائب ہو یا بیٹی غیر حاضر ہو وے تو رکھے
ہاتھ اسکی پیشانی پر رکھے اور منہ آسمان کی طرف کر کے الشہید پڑھے یا شہید حق تعالیٰ اسکو صالح کرے حق الحق ثابت ساتھ شان اپنی کے اور لائق
ساتھ خدائی کے اور نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ جب پہچانا تو نے کہ وہ حق ہے تو ہو وے تو اسکے مقابلہ میں یا خلق کی اور خلق کو بُرا نہ کہ تیرا ساتھ اسکے یہ ہے کہ لازم
کرے حق کو تمام اقوال اور افعال اور احوال اپنے میں جسکا اسباب کچھ جاتا رہا ہو ایک کاغذ کے چاروں کونوں پر یہ اسم لکھے اور کاغذ کے بیچ میں تمام
اس اسباب کا بھی لکھے اور آدھی رات کو ہتھیلی پر رکھے اور نظر آسمان کی طرف کر کے شفیع لاوے پایا جاوے یا اسمیں جو کچھ یاد وے اور اگر قیدی آدمی
رات کو سر ننگا کر کے ایک سو آٹھ بار پڑھے خلاصی پاوے حق الوکیل کارساز فرمایا اللہ تعالیٰ نے وکفی باللہ وکیلا یعنی کفایت کرتا ہے اللہ تعالیٰ
کارساز ہونے میں وعلی اللہ فتوکلوا ان کنتم مؤمنین یعنی اللہ ہی پر کام سونپو اگر ہو تم مومن ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ یعنی اور جو کوئی بھروسا
کرتا ہے اللہ پر پس وہ کفایت کرتا ہے اسکو وتوکل علی الحی الذی لا یموت یعنی اور بھروسا کر ایسے زندہ پر کہ نہیں مرتا وتوکل علی العزیز الرحیم یعنی اور بھروسا کر
غالب مہربان پر نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ ضعیفوں اور عاجزوں کے کام میں کوشش کرے اور حاجت روائی انکی میں ایسی سعی کرے کہ
گویا کفیل انکا ہے اگر بجلی گرنے سے یا ہوا سے یا پانی سے یا آگ سے خوف ہو اس اسم کو ورد اپنا کرے امان پاویگا اور اگر خوف کی جگہ میں بہت پڑھے
تو ہو حق القوی المتین قوت والا استوار سب امور میں نصیب بندے کا یہ ہے کہ خواہش نفسانی پر غالب و قوی ہو وے اور دین میں سخت ہو کر
اور جاری کرنے احکام شرع میں سستی کو راہ نہ دے جسکا دشمن قوی ہو کہ اسکی دفع سے عاجز ہو تھوڑا سا آٹا گوندھے اور اسکی ٹکیاں ایک سو
گولیاں بناوے اور ایک ایک گولی اٹھاوے اور رکھے یا قوی یا متین بہ نیت دفع دشمن کے مرغ کے آگے ڈالے حق تعالیٰ اسکے دشمن کو مقہور و مغلوب کرے
حق اور اگر عورت کی دوسری ساعت میں بہت نقصان ہو جاتا ہے یہ اسم آتشین ہے جیسے بچہ کا دودھ چھڑایا جاتا ہے اور وہ صبر نہیں کر سکتا یا دودھ پلانے
والی کے دودھ میں نقصان ہو جاتا ہے لکھ کر اس بچہ کو پلاوے اور دودھ والی کو بھی پلاوے تو صبر کرے بچہ اور دودھ والی کا دودھ زیادہ ہو اور اگر
کوئی اشغال و اعمال علوی میں سے کچھ چاہے روز اتوار کے اول ساعت میں اس نیت سے تین سو ساٹھ بار پڑھے وہ منصب پاوے حق الولی
مددگار اور دوست رکھنے والا مومنوں کا نصیب بندے کا یہ ہے کہ دوستی کرے مسلمانوں سے اور کوشش کرے تائید دین میں اور سعی کرے حاجت روائی
خلق کے بیچ اور کہا قشیری نے کہ علامتوں دوستی اللہ تعالیٰ کی سے یہ ہے کہ ہمیشہ توفیق دے اللہ تعالیٰ بندے کو خیر کی یہاں تک کہ اگر ارادہ کرے
برائی کا بچاوے اسکو اللہ تعالیٰ ہر سبب سے اسکے اور اگر ناگہاں اسمیں پڑ بھی جاوے تو ساتھ توبہ اور انابت کے جلدی سے پھیر لاوے اور اسی معنی
اور یہی معنی ہیں اسکے کہ اذا احب اللہ عبدا لم یضرہ ذنب یعنی جب دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کو تو نہیں ضرر کرتا اسکو کوئی گناہ اور اگر میل کرے
طرف قصور کرنے کے طاعت اسکی میں تو توفیق کرنے ہی کی دے اور یہ علامت سعادت کی ہے اور عکس اسکا علامت شقاوت کی اور علامتوں
دوستی اسکی سے یہی ہے کہ اسکی محبت اپنے اولیا کے دلوں میں ڈالتا ہے جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے خلق کے دل کی باتوں پر آگاہ ہو اور جسکی بیوی
یا بیری ہو کہ اسکی سیرت سے خوش نہ ہو وقت کہ انکے آگے جانا چاہے اس اسم کو بہت پڑھے حق تعالیٰ اسکو صلاحیت پر لاوے حق الحمید تعریف
کیا ہوا ذات و صفات اپنی کا یا تعریف کیا گیا نصیب بندے کا یہ ہے کہ ہمیشہ تعریف کرنے والا حق کا ہو اور آراستہ ہو ساتھ صفتوں کمال کے یا تعریف کیا گیا
ہو نزدیک خدا اور بندوں کے جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے پسندیدہ افعال ہو اور جو بُری خو ہو بد زبانی غالب آوے اور اپنے نفس کی اس سے نہیں نگاہ رکھ سکتا ہو
اس اسم کو پیالہ پر لکھے اور تیس روز تک کھانے کے بعد پیالہ پر پڑھے اور ہمیشہ اس پیالے پانی پیا کرے فحش گوئی سے امان پاویگا حق المحصی گھیرنے والا علم
ہر چیز کو اور شمار ہر چیز کا نزدیک اسکے گنتی سب مخلوقات کی اور نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ نہ ہو غفلت حرکت و سکون میں کسی لحظہ اور لمحہ

کوئی ساعت گویا ساعت غفلت کے اسلئے آیا ہے حدیث شریف مین کہ نہین حسرت کرینگے اہل جنت مگر اس ساعت پر کہ گذری ہوگی بغیر یاد خدا کے
اور کوشش کرے اسمین کہ اعمال و احوال باطن اپنے پر اطلاع پاوے اور خلق کو پڑھنا ساتھ اسکے یہ ہے کہ محاسبہ کرے آپ شمار کرے نفس سے کہ سو بیجا اپنی برائی اللہ تعالی نے
سجکو بالکل جانے تو عاجز ہو نا اپنا شکر اپنے کرے اور گناہ اپنے شمار کرکے عذر کرے اور یاد کرے ان دنون کو کہ خالی رہے طاعت اسکی سے اور بہ افسوس کرے اسپر جو کوئی شب
جمعہ کو اس اسم کو ستر ہزار بار پڑھے عذاب گور سے اور عذاب قیامت سے نجات پاویگا جو الْمُبْدِئُ الْمُعِيدُ پیدا کرنیوالا پہلی بار اور دوبارہ پیدا کرنیوالا جب
اسے یہ ہوکہ جمع کرے سات روز تک ہر چیز میں عمل یاد اور دوبارہ اوسی کو پیدا کرنے نیکیوں کو اور اعادہ کرنیکا اور اگر اس عمل کو کر اسمین کچھ ہو گیا ہو
یا تقصیر ہوا ہو تو آگے بہی جیسکی بیوی کو حمل ہو اور اسقاط حمل سے ڈرتا ہو یا حمل ہو یکہ ہے جاہئیے کہ خاوند اسکا سحر کے وقت نو بار اسکو پڑھے اور انگلی
شہادت کی گردپیٹ کے پہرا دے حمل ساقط نہو اور خلاصی پاوے اور اسکو کچھ ضرر نہ پہونچے اور جو کوئی اسپر مداومت کرے جو کچھ اسکی زبان پر جاری ہو
ثواب ہو یہ ہے الْمُعِيدُ جیسا کہ کوئی غائب ہو اور چاہے کہ وہ آجاوے یا اسکی خبر پاوے جس وقت کہ اسکے گہر کے لوگ سوتے ہون اس اسم کو گہر کے چار دن
کونون مین ستر ستر بار پڑھے اور بعد اسکے کہے یا معید بحق فلانے کو سات روز نگذرینگے کہ غائب آجاویگا یا اسکی خبر آویگی یہ اور اگر کچھ جاتا رہا
اسی اسم کو بہت پڑھے پا جاوے یہ الْمُحْيِي الْمُمِيتُ زندہ کرنیوالا اور مارنیوالا یعنی زندہ کرتا ہے دلون کو ساتھ نور ایمان کے اور پیدا کرتا ہے
جسم میں اور مارتا ہے بدنون کو اور دل کو ساتھ خواب غفلت و نادانی کے نصیب بندے کا اسمین یہ ہے کہ زندہ کرے خلق کو ساتھ نفع پہونچانیکے علم
اور دل کو ساتھ معرفت الٰہی کے اور مارے خواہشون نفسانی اور خطرون شیطانی کو اور نہ فکر کرے واسطے حیات کے اور نہ موت کے بلکہ سپرد کر
اسکی قضا و قدر کو اور کہتا رہے یہ دعا کہ آئی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا
لِّيْ وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ جو کوئی درد اور رنج اور ضائع ہونیکی کسی عضو کے سے خائف ہو اسم الْمُحْيِي کو
سات بار پڑھے حق تعالی اسکو تندرست کرے یہ واسطے دفع درد ہفت اندام کے سات روز تک ہر روز پڑھ کر دم کرے اور اگر مداومت کرے
اسپر دل اسکا زندہ ہو اور اسکے بدن مین تقویت پیدا ہو یہ الْمُمِيتُ جو کوئی نفس پر قادر نہو کہ تابعت مین غلبہ کرے وقت سونے کے ہاتھ سینے پر
اور اسم الْمُمِيتُ کو پڑھے یہان تک کہ سو جاوے حق تعالی اسکے نفس کو فرمانبردار کرے یہ الْحَيُّ زندہ سب سے پہلے اور سب کے بعد بھی نصیب بندے کا یہ ہے
کہ زندہ ہووے ساتھ یاد پروردگار تعالی کے اور خرچ کرے جان اپنی اسکی راہ مین تا حیات ابدی پاوے اگر کوئی شخص بیمار ہو اس اسم کو بہت پڑھے
صحت پاوے یا اور کوئی پڑھے بیمار پر تو بھی صحت پاوے یہ اور اگر بیمار پر انگلی سات گرہ کر پڑھے صحت پاوے اور اگر ہر روز ستر بار پڑھے عمر اسکی دراز ہو
اور قوت مدرکہ اسمین زیادہ ہو یہ الْقَيُّوْمُ قائم آپ بہی اور قائم رکھنے والا اور خبرگیری کرنیوالا مخلوقات کا نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ بیپرواہ
ماسوا اللہ سے اور کہا ہے قشیری نے کہ جسنے پہچانا کہ وہ قیوم ہے راحت پائی رنج تدبیر و اشتغال سے اور جیا ساتھ راحت تفویض کے نہ بخل کرے گا نہ عقدہ
سمجھیگا دنیا کی بیش قیمت چیز کو جو کوئی اسکو بہت پڑھے وقت سحر کے دلون مین تصرف اسکا ظاہر ہووے اور دوست رکھینگے لوگ اسکو یہ اور
اگر بہت پڑھے صاحب اسکے بسبب غلبہ وغیرہ آوے یہ الْوَاجِدُ غنی کہ محتاج کسی کا کسی چیز مین نہین نصیب بندے کا یہ ہے کہ حاصل کرے کمال ازقسم
سی کے بسبب استغنی ہو ساتھ فضل خدا کے ماسواء اللہ سے جو کوئی کہ وقت کہانا کہانے کے ساتھ ہر لقمہ کے اسکو پڑھے وہ کہانا پیٹ میں نور ہووے
اور جسکو کوئی طلب ہو اسکو بہت پڑھے تو نگر ہو یہ الْمَاجِدُ بزرگ نصیب بندے کا وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا یہ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ یکتا ذات و صفات مین
نصیب بندے کا یہ ہے کہ یکتا ہووے بندگی مین جیسے کہ وہ یکتا ہے خدائی مین اور موصوف ہووے ساتھ ایسے فضائل کے کہ جنس اسکے ویسے نہ ہون
اگر کسی کا دل خلوت سے ہراسان ہو لیکن ہزار ایک بار اس اسم کو پڑھے تو خوف اسکے دل سے جاتا رہے اور تقرب حضرت حق کا ہو اور اگر طالب فرزند کا لکھے اسکو

کو لگا کر اپنے ساتھ ہو گئے فرزند پیدا ہو ف الصمدُ بے پروا کہ نہیں محتاج کسی کا اور سب اُسکے محتاج نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ ہر حاجت میں رجوع
اُسکی طرف کرے اور بے فکر ہو اپنے رزق سے اور اسپر توکل کرے اور بچے دنیا کی حرام چیزوں سے اور بے رغبت ہو زینت کی چیزوں اسکی سے اور قناعت
کرے اُسکے حلال میں اور ہووے بے پروا ہو خلق سے اور سعی کرے حاجت روائی خلق کے میں جو کوئی سحر کو یا آدھی رات کو سجدہ کرے اور ایک سو پندرہ بار اس
اسم کو پڑھے صادق الحال والقول ہو اور کسی ظالم کے ہاتھ میں گرفتار نہ ہو اور اگر بہت پڑھے مجہول ہو اور اگر حالت وضو میں لکھے بے پروا ہو ف القادرُ
المُقتَدِرُ قدرت والا قدرت ظاہر کرنے والا نصیب بندے کا یہ ہے کہ قادر ہو اپنے اوپر باز رکھے نفس کے خواہشوں اور لذتوں سے اگر وقت دھونے
اعضاء وضو کے ہر عضو دھوتے میں اسم القادر پڑھے کسی ظالم کے ہاتھ گرفتار نہ ہو اور کوئی دشمن اسپر فتح نہ پاوے اور اگر کچھ کام مشکل پیش آوے اکتالیس بار
پڑھے وہ کام درست ہو جاوے ف المقتدر اگر اس اسم پر ملازمت کرے غفلت ساتھ ہوشیاری کے مبدل ہو اور جو کوئی وقت اُٹھنے کے سونے سے اسم المقتدر بیس بار
پڑھے تمام کام اسکے حق تعالی کی طرف رجوع کریں ف المُقَدِّمُ المُؤَخِّرُ آگے کرنے والا دوستوں کو ساتھ نزدیک کرنے کے درگاہ عزت اپنی سے اور پیچھے ڈالنے والا
دشمنوں کا لطف اپنے سے نصیب بندے کا ان ناموں پاک سے یہ ہے کہ نیکیوں کی طرف سبقت کرے اپنے تئیں آگے کرے یعنی افضل ہو اور ف سے
اور آگے کرے اُسکو کہ مقرب کیا درگاہ عزت کے ہے یعنی عزیز رکھے اُسکو اور پیچھے ڈالے نفس اور شیطان کو اور مردودان درگاہ الٰہی کو اور اہتمام کرے امور
اپنے کا پس مقدم کرے اس امر کو کہ بہت ضرور ہو پھر اُسکو کرے کہ جسکی کم ضرورت ہو اور رہے درمیان خوف و رجا کے المقدم جو کوئی معرکہ جنگ میں
اسکو پڑھے یا اپنے پاس رکھے کچھ رنج اُسکو نہ پہونچے اور اگر بہت پڑھے نفس طاعت الٰہی میں فرمانبردار ہو ف المؤخر اگر سو بار پڑھے دل اُسکا ساتھ
غیر حق کے آرام نہ پکڑے ف اور جو کوئی ہر روز سو بار پڑھے تمام کام اسکے باتمام ہو جاویں اور اگر اکتالیس بار پڑھے نفس اُسکا مطیع ہو ف الاوّلُ الآخِرُ
پہلے سب سے اور پیچھے سب سے نصیب بندے کا یہ ہے کہ جلدی کرے طاعتوں میں اور بجا لانے اوامر میں اور جان خرچ کرے اللہ کے لیے
تا حیات ابدی پاوے الاول اگر کسی کے فرزند نہ ہو چالیس بار ہر روز چالیس دن تک پڑھے مراد اسکی بر آوے ف جسکو آرزو سفر نہ اور یا غنا کی ہو
اور کوئی حاجت ہو چالیس شب جمعہ ہر شب ہزار بار پڑھے تمام حاجتیں بر آویں ف الآخر جسکی عمر آخر کو پہونچے اور اعمال نیک نہ رکھتا ہو اس اسم کو
ورد اپنا کرے حق تعالی عاقبت اُسکی بخیر کرے ف الظاهر الباطن آشکارا باعتبار مصنوعات کے کہ دلالت کرتے ہیں اور پنہاں معرفت
اُسکی کہ اور پوشیدہ وہم و خیال سے باعتبار کنہ ذات کے الظاہر جو کوئی بعد نماز اشراق کے اُسکو پانسو بار پڑھے حق تعالی آنکھیں اُسکی
روشن کرے ف اور اگر خوف ہو اولے و مینہ و غیرہ کا تو بہت پڑھے امان پاوے اور اگر گھر کی دیوار پر لکھے دیوار سلامت رہے ف الباطن جو کوئی
ہر روز تینتیس بار پڑھے صاحب اسرار الٰہی سے ہو ف اور اگر دو رکعت نماز کے بعد پڑھے اگر کوئی اسکو دیکھے دوست ہو ف الوالی کارساز کام
نصیب بندے کا شغل نصیب الوکیل کے ہے جو کوئی چاہے کہ گھر اسکا یا غیر اسکا معمور و آباد ہو اور رہے اور تمام آفتوں سے محفوظ رہے
اسم الوالی کو اوپر کوزہ آب نارسیدہ کے لکھے اور پانی اس کوزہ میں ڈالے اور اس کوزہ کو گھر کی دیواروں پر چھڑکے دیوار گھر کے سلامت رہیں ف بعض کہتے
ہیں کہ پڑھے جا جیسا کہ گیارہ بار پڑھے وہ شخص مطیع و منقاد اسکا ہو ف جو کوئی چاہے کہ گھر اسکا یا غیر اسکا خراب نہ ہو تین سو بار اسم الوالی پڑھے
سلامت رہے ف المتعالی بہت بلند نصیب بندے کا اس سے وہی ہے جو العلی میں کہا جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے جو دشواری کہ ہو آسان ہو
و بعضوں نے کہا جو عورت کہ حالت حیض میں اس اسم کو بہت پڑھے اُسکی آفتوں سے خلاصی پاوے ف البَرُّ بھلائی کرنے والا احسان کرنے والا
نصیب بندے کا اس سے یہ ہے نیکی کرے ماں باپ سے اور استادوں سے اور بزرگوں سے اور قرابتیوں سے اور دوستوں سے جو کوئی آفتوں سے
خوف سے ڈر رکھتا ہو اس اسم کو پڑھے امان پاویگا اور جسکے کوئی لڑکا ہو اس اسم کو سات بار پڑھے اور اس لڑکے کو خدا تعالی کے سپرد کرے وقت بلوغ

اسی میں ہے بیگا اور بعضوں نے کہا کہ اگر کوئی شراب خواری اور زنا میں مبتلا ہو سو ساٹھ بار پڑھے دل اسکا اُس سے سرد ہو جائے التواب توبہ
قبول کرنے والا اصل معنی توبہ کے ہیں پھرنا جب نسبت اسکی بندہ کی طرف کریں تو پھرنا گناہ سے مراد رکھتے ہیں اور اگر پروردگار کی طرف نسبت کریں تو
تو پھرنا رحمت و توفیق اور لطف کرنے ہیں اور اللہ تعالیٰ میسر کرتا ہے اسباب توبہ کے اور توفیق دیتا ہے بندہ کو اسکی اور بیدار کرتا ہے خواب غفلت سے ساتھ
تخویفات و تحذیرات اور آگاہ کرنے کی آگے گناہوں کے عذاب پر پس رجوع کرتا ہے بندہ ساتھ توبہ اور ندامت کے اور رجوع کرتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھ
تفضل و کرامت کے پس حقیقت میں توبہ حق کی سابق ہے بندہ کی توبہ پر جیسے فرمایا ہے ثم تاب علیھم لیتوبوا [illegible] پس بندہ کو چاہیے کہ
امیدوار ہو اور دروازہ ناامیدی بند کرے اور جناب حق سے توبہ طلب کرے اور گناہوں سے پشیمان ہو اور گوش عبرت کے کھلے رکھے اور توبہ میں تاخیر
نہ کرے اور لیس التوبۃ قبل الموت کی فرمانبرداری کرے حکایت ایک عیسیٰ بن جاسی نام ساتھ ایک جماعت سواروں کے چلا جاتا تھا ایک
[illegible] عبادت کے پوچھتے تھے کہ یہ کون ہے ایک بڑھیا راہ میں بیٹھی تھی اُسنے کہا چند آدمی کہتے ہیں یہ کون ہے یہ ایک بندہ ہے گر گیا ہے چشم عنایت حق
سے گرا ہوا اور اس حال میں مبتلا عیسیٰ بن جاسی نے یہ سنا اور اپنے مکان کو پھر آیا اور ترک وزارت کی اور ساتھ دولت توبہ کے مشرف ہوا اور
مکہ مبارک میں مجاور ہوا التواب جو کوئی اس اسم کو بعد نماز چاشت کے تین سو ساٹھ بار پڑھے حق تعالیٰ اسکو توبہ نصوح کرامت فرماوے اور
جو کوئی اسکو بہت پڑھے سب کام اسکے اصلاح پذیر ہوں اور نفس طاعت میں آرام پکڑے حظ نصیب بندہ کا اس سے یہ ہے کہ امید قوی رکھے
قبول ہونے توبہ کی اور ناامید نہ ہووے اثر رحمت اسکی سے اور درگذر کرے تقصیر واروں سے اور قبول کرے عذر عذر کرنے والوں کا اگرچہ کئی بار ہو
ساتھ کرم و انعام کے انپر رجوع کرے اور جو کوئی بعد نماز چاشت کے کہے اللھم اغفرلی وتب علی انک انت التواب الرحیم گناہ اسکے بخشے جاویں کذا یافتہ
کتاب الحدیث المنتقم بدلا لینے والا [illegible] نصیب بندہ کا یہ ہے کہ بدلا لیوے دشمنوں سے کہ نفس و شیطان ہیں یا بد دشمن ہیں دشمنوں کا
[illegible] اسکی یہ ہے کہ جب گناہ کرے یا عبادت میں قصور کرے تو انتقام لے اور عقوبت کرے بایزید بسطامی قدس سرہ نے کہا کہ ایک بار نفس نے
کاہلی کی ایک رات وردوں میں سے [illegible] سو میں نے سزا دی اسکو کہ پانی نہ دیا ایک برس تک جو کوئی دشمن کی جفا سے [illegible] تین جمعہ تک
ملازمت اسکی کرے دوست ہو اور جس نیت سے کہ آدمی رات اسکو پڑھے وہ کام سرانجام پاوے اور بیچ روایت غیر اوپر یہ ہے کہ المنتقم [illegible] کوئی کام
ملامت کرے ہرگز محتاج کسی کا نہ ہووے العفو درگذر کرنے والا گناہوں اور تقصیرات سے نصیب بندہ کا اس سے وہی ہے جو غفور میں کہا اور
حضرت شیخ نے شرح اسماء حسنیٰ میں یوں لکھا ہے کہ عفو محو کرنے والا سیئات کا اور درگذر کرنے والا معاصی سے قریب معنی غفور کے ہے لیکن یہ
ابلغ ہے اسلئے کہ غفران معنی ستر و کتمان کے ہیں اور عفو معنی مٹا ڈالنے والے کے اور عفو مشعر ہے محو و معدوم کرنے کے اور بندہ جو گنہگار ہے لیکن
عفو پر مولا کا امیدوار ہے [illegible] گنہگار کی پیشانی پر رکھنا چاہیے شاید کہ مولائے کریم بخشش [illegible] اسکو سبب [illegible]
رباعی [illegible] و تمام [illegible] نیکان [illegible] بر جای نیکان [illegible] گمان [illegible] اور تخلق [illegible]
کہ تقصیرات لوگوں کی [illegible] گناہ [illegible] اسکے حق میں کئے ہیں عفو کرے تا داخل ہو الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس میں اور جبکہ گناہ بہت ہوں اس
اسم کو [illegible] حق تعالیٰ تمام گناہ اسکے عفو فرماوے الرؤف بہت مہربان نصیب بندہ کا [illegible] الرحیم کے ہے منقول ہے کہ ایک شخص کا ہمسایہ برا تھا
جب وہ مرا تو اس شخص نے اسکی نماز جنازہ بھی نہ پڑھی پھر دیکھا گیا وہ میت خواب میں پس کہا گیا کیا کیا اللہ نے ساتھ تیرے کہا کہ بخشدیا مجھے لیکن کہا
[illegible] اُس شخص سے یعنی نماز جنازہ [illegible] لو انتم تملکون خزائن رحمۃ ربی اذا لامسکتم خشیۃ الانفاق حاصل یہ کہ میرا رب بہت مہربان ہے اگر
اگر تمہارا اختیار ہوتا تو [illegible] کہ تم اس شخص کی نماز پڑھنے پر [illegible] جو کسی مظلوم کو ظالم کے ہاتھ سے چھڑاوے اسکو [illegible]

وہ ظالم شفاعت اس شخص کی قبول کریگا اور جو کوئی بسیار پڑھے اس کے دل کو نور حاصل ہو اور سب کو دوست رکھے اور سب لوگ اس پر مہربان ہوں
ہو ملک مالک الملک صاحب ملک کا نصیبہ بندے کا اسم المالک میں گذرا اور کہا شاذلی نے کہ شمر الملک کے ورد سے ہے یعنی اللہ کے ورد سے پر آ کر سلطان بیچ
بہت سے رونے اور گردن جھکا ایک بادشاہ کے لیے یعنی اللہ تعالیٰ کے لیے تاکہ جھکیں تیرے لیے بہت سی گردنیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے دونوں
خزانے جو کوئی اس اسم پر بہت مداومت کرے تو نگر ہو اور حاجات و مہمات دارین کی حاصل ہوں اور یہی خاصیت اسم ذوالجلال والاکرام کی ہے
ذوالجلال والاکرام صاحب بزرگی یا بخشش کا اور جیسے کہ جلال خدا کا ہیبت و تذلل کرے نگاہوں میں اور جیسا کہ اکرام اسکا دیکھا اسکو کہے
مذمت تیرے نفس کی اور سوال کر اپنے سے نصیب بندے کا اس میں یہ کہ حاصل کرے اپنے نفس کے لیے بزرگی اور سلوک کرے بندگان خدا
المقسط انصاف کرنے والا نصیب بندے کا اسم العدل میں گذرا جو کوئی اس اسم کو سو بار پڑھے شر شیطان سے اور وسوسہ اسکے سے
نڈر ہو اور اگر سات سو بار پڑھے جو مقصود رکھتا ہو حاصل ہو الجامع جمع کرنے والا لوگوں کا قیامت کو نصیب بندے کا یہ کہ جمع کرے
علم و عمل کو اور کمالات نفسانیہ اور جسمانیہ کو اور یہی کہ جمع کرے فکر اور تسکین دل اور جمعیت اللہ کے بیت و جمعیت کوشش بہم نہ
ہوں اور جسم کی پراگندہ و شوریدہ بات متفرق ہوں جس کا اہل اور قرابتیں و اتباع متفرق ہوئے ہوں وقت چاشت کے غسل کرے اور منہ آسمان کی
طرف کرے اور اس اسم کو دس بار پڑھے اور ایک انگلی ہر بار میں بند کرتا جاوے پھر ہاتھ اپنے منہ پر پھیرے تو بہت جلد سب جمع ہو جاویں گے الغنی
بے پروا ہر چیز سے جو کوئی بلا سے وطمع میں مبتلا ہو اسم الغنی کو اور پر ہر عضو کے اعضا اپنے سے پڑھے اور ہاتھ پھیرے اللہ تعالیٰ بلا اسکی دفع کریگا
اور جو کوئی ہر روز ستر بار پڑھے اسکے مال میں برکت ہوگی اور کبھی محتاج نہ ہوگا المغنی بے پروا کرنے والا جسکو چاہے نصیب بندے کا اس میں یہ کہ
استغنا کرے ماسوائے اللہ سے اس اسم کو دس جمعوں تک ملازمت رکھے کہ ہر جمعہ کو ہزار بار پڑھے خلق سے بے پروا ہوگا المانع باز رکھنے والا
ہلاک و نقصان کا بندوں سے دین و دنیا میں نصیب بندے کا یہ کہ نفس و طبیعت کو خواہشوں نفسانی سے باز رکھے اور میاں بیوی کے
جھگڑے اور نزاع واقع ہو وقت سونے کے بچھونے پر اسکو پڑھے حق تعالیٰ اس غصہ کو دفع کرے اور حضرت شیخ نے شرح اسماء حسنیٰ میں پہلے
اسم المانع کے اسم المعطی بھی نقل کیا ہے اور ترجمہ اور شرح دونوں اسموں کی یوں کی ہے کہ جسکو جو چاہے دے اور جسکو چاہے نہ دے لائق اعلیٰ
والا معطی ہے المانع اور بندے کو نصیب یہ کہ حق تعالیٰ معطی اور مانع ہے اسکی عطا کا امیدوار رہنا چاہیے اور اسکے منع سے خائف اور تعلق پکڑے
اہل حق کی اور دیکھے اور فاسقوں و ظالموں کو منع کرے یا طلب صحیح کرے اور حضور و طاعت کے عطا کرے اور نفس و طبیعت کو لہو و شہوت سے منع
اور ابو ہریرہ کی روایت میں کہ مشکوٰۃ میں ہے ذکر معطی کا نہیں ہے اور منع کو جیسا اس روایت کے تغیر کرتے ہیں ساتھ معطی کے یہ سب حضرت
شیخ نے ذکر کیا ہے خاصیت معطی کی یہ لکھی ہے کہ جو کوئی المعطی کو ورد بنا لے سائلین بہت پڑھے کسی سوال کا محتاج نہ ہو الضار النافع
ضرر پہنچانے والا اور فائدہ پہنچانے والا جسکو چاہے کہا قشیری نے کہ انمیں اشارہ ہے اسکی طرف کہ ضرر و نفع اور ہر چیز اللہ کی طرف سے
پس جو کوئی تابعدار ہوا اسکے حکم کا پس وہ جیا راحت میں اور جو نہ تابعدار ہوا پس آفت میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے فمن استسلم لقضائی وصبر
علی بلائی وشکر علی نعمائی کتبتہ صدیقا وبعثتہ مع الصدیقین ومن لم یستسلم لقضائی ولم یصبر علی بلائی فلیطلب ربا سوائی۔ شرح اسماء حسنیٰ میں
حضرت شیخ نے پہلے دونوں اسموں النافع الضار کے لکھا ہے کہ خالق خیر و شر اور نفع و ضرر کا وہی اللہ تعالیٰ ہے اور پیدا کرنے والا درد اور
رنج اور شفا کا گرمی یا سردی اور خشکی اور تری میں وہی ہے اور گمان نہ لیجاویں کہ دوا و نافع بذات خود ہے اور زہر ہلاک کرنے والا بذات خود
اور طعام بنفس خود سیر کرتا ہے اور پانی بذات خود سیراب کرتا ہے یہ تمام اسباب عادی ہیں یعنی کہ عادت اسی جاری ہوئی ہے کہ کھانا

نے انکو اسباب کیا ہے اور بوساطت انکے پیدا کرتا ہے بعض چیزوں کو اور اگر چاہے بغیر انکے بھی پیدا کرے اور اگر چاہے باوجود انکے نہ کرے پس
تمام اجزاء عالم کو علویات و سفلیات سے اور وسائط اور اسباب مسخر قدرت کاملہ باری تعالیٰ کے ہیں اور یہ تمام بہ نسبت قدرت ذاتیہ کے مانند
قلم کے ہیں ہاتھ کاتب کے پس بندہ کو چاہیے کہ ضرر و نفع تمام حق تعالیٰ سے جانے اور عالم اسباب کو مظہر قدرت اسکی کا جانے اور حکم و قضاء الٰہی کا تابع اور
پیرو اور تمام امور سپرد اسی کے کرے تا زندگانی بسر کرے اس حال میں کہ خلق سے راحت میں ہو حکایت لاتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے دانتوں کے
درد سے حضرت حق میں فریاد کی حکم ہوا کہ فلانی گھانس دانت پر رکھ تا آرام ہو موسیٰ علیہ السلام نے وہ گھانس دانتوں پر رکھی آرام پایا بعد ایک مدت کے
پھر ایک دانت میں درد ہوا وہی گھانس دانت پر رکھی درد زیادہ ہوا کہا الٰہی یہ وہی گھانس ہے کہ تو نے تعلیم فرمائی تھی خطاب باعتاب پہونچا کہ اس
دفعہ توجہ ہماری جناب میں کی تھی تو نے شفا دی ہم نے اور اس مرتبہ توجہ گھانس کی طرف کی تو نے درد زیادہ کیا میں نے تا جانے تو کہ شفا دینے والے
ہم ہیں نہ گھانس مع رتخلق ہے یہ کہ ساتھ امر الٰہی اور حکم شریعت کے ضرر پہونچا دے اور زجر کرے دشمنان دین کو اور نفع پہونچا دے اور مدد کرے دوستان
خدا کی انتہا جسکو ایک حال اور مقام ہے یہ ہو اس اسم کو جمعہ کی شب میں سو بار پڑھے حق تعالیٰ اسکو اس مقام میں ثابتی عطا فرما دے اور قرب
اہل قرب میں پہونچے النافع جو کوئی کشتی میں بیٹھے ہر روز اسم النافع پر ملازمت کرے کوئی آفت اسکو نہ پہونچے اور اگر ابتداء ہر کام میں کہے سب کام
شبہ تمام ہام حسب مخواہ اسکے ہوں النور روشن کرنے والا آسمان کا ساتھ ستاروں کے اور روشن کرنے والا زمین کا ساتھ انبیاء اور علماء و غیرہم کے
اور دل مومنوں کا ساتھ نور معرفت و طاعت کے نصیب بندے کا یہ کہ روشن ہووے ساتھ نور ایمان و عرفان کے جو کوئی شب جمعہ میں سات بار سورہ نور
اور ایک ہزار ایک بار اس اسم کو پڑھے انکے دل میں نور پیدا ہو اگر وقت صبح ملازمت کرے دل اسکا روشن ہو الہادی راہ دکھلانے والا نصیب بندے
کا یہ کہ بندگان خدا تعالیٰ کو اسکی راہ بتاوے اور تفصیل اس اجمال کی حضرت شیخ نے شرح اسماء حسنیٰ میں یوں لکھی ہے کہ ہدایت راہ دکھانی اور
مقصود کو پہونچانا راہ ناتمام سیر دونوں کا دی ہے جو کوئی کہ راہ دنیا کی چلتا ہے راہ نما دی ہے اور جو کہ راہ عقبیٰ کی چلتا ہے رہبر دی ہے بیت گرنہ
چراغ لطف تو راہ نماید از کرم * قافلہ ہائے شب روان پے نبرند بے اثر * اور پروردگار تعالیٰ کی انواع انواع ہدایت کے لیے ہیں بیچ
الذی اعطیٰ کل شیء خلقہ ثم ہدیٰ جیسے کہ لڑکے کو بچہ پیدا ہونے کے پیٹ سے چھاتی چوسنے کی راہ بتائی اور چوزہ کو بچہ دینے کے انڈے سے دانہ چگنے کی راہ
بتائی اور شہد کی مکھی کو گھر بنانے کی راہ اور افضل اور بزرگ ترین ہدایت کی راہ دکھانی ہے اس طریق کے کہ موصل بجناب قدس ہے بعد ہدایت کے
انسکی ہے اور خواص کے باطن میں پیدا کرنا نور ہدایت اور اسرار تحقیق کا سبب ہدایت طاعت و معرفت کے ہیں اور سب سے بلند تر مرتبہ
متعلق ساتھ اس اسم کے انبیاء اور اولیاء اور علماء ہیں کہ راہ دکھانے والے خلائق کے ہیں طرف صراط مستقیم کے خصوصاً سید الانبیاء اور ختم رسل صلی اللہ
علیہ وسلم و علیٰ آلہ و اصحابہ و اتباعہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم و لا الضالین * ذوالنون مصری قدس سرہ
نے کہا کہ بیچ عارفوں کے اخلاق سے ہیں تکمیل الٰہی بندوں کو گمراہی کی اور ہدایت کی طرف لانا اور حق تعالیٰ کی نعمتیں یاد دلوانا اور
دلانی اور زبان توحید سے مسلمانوں کو راہ حق دکھانی یعنی ہمت انکے دلوں کی دنیا سے طرف دین کے اور معاش سے معاد کی طرف پھیرنی
جو کوئی ہاتھ اٹھاوے اور منہ آسمان کی طرف کرے اور اس اسم کو بہت پڑھے اور ہاتھ اور منہ اور آنکھوں کے پھیرے مرتبہ اہل معرفت کا
پاوے البدیع نئی چیز پیدا کرنے والا عالم کا بدون مثال کے کہا بعضوں نے کہ جس نے امیر کیا سنت کو اپنے نفس پر قول اور فعل میں بولتا ہے حکمت کی
باتیں اور جس نے امیر کیا خواہش کو اپنے نفس پر قول و فعل میں بولتا ہے بدعت کی باتیں اور کہا تستری نے کہ اصول ہمارے مذہب کے تین ہیں
پیروی کرنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و افعال میں اور کھانے میں کہ حلال ہو اور سچی نیت اور خالص کرنی نیت کا تمام اعمال میں اور یہ بھی

کہا ہو کر جیسے مذہب اہلسنت یعنی زمی کی عبث ہے سے ابنیاء اللہ علاوت سنتون کی اعمال انکے سے اور جو کوئی ہزار بار پڑھتی کو دیکھیگر کہ کمال ایمانہ پر ہوتا فرمایان کا اول انکے سے آئین جسکو کوئی غم یا ہم پیش آوے ستر ہزار بار اور ایک روایت میں ہزار بار یا بدیع السموات والارض پڑھے وہ ہم سرانجام ہو اور اگر باوضو ہو کر قبلہ کی طرف کر کر اتنا پڑھے کہ سو جاوے تو جو کچھ چاہے خواب میں دیکھے الباقی ہمیشہ رہنے والا جو کوئی شب جمعہ کو ہزار بار پڑھے تمام عمل انکے قبول ہوں اور کسی سے رنج اسکو نہ پہنچے الوارث باقی بعد فنا موجودات کے اور مالک تمام مخلوقات کا نصیب بندہ کا یہ کہ ان اعمال میں کہ جملہ باقیات صالحات سے ہیں کوشش کرے مثل تعلیم علم اور صدقہ جاریہ وغیرہ کی الوارث سے باقی بعد فنا موجودات کے یعنی تمام املاک بعد فنا مالکوں کے رجوع اسکی طرف کرینگے اور یہ بنظر ظاہر ہے ورنہ وہ مالک علی الاطلاق ازل سے ابد تک بے تبدیل ملک کے اور تمام ملک ملکوت اسیکے لیے ہے بے شریک کے اور صاحبان ابصار ہمیشہ لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار کے گوش ہوش سے سنتے ہیں بندے کو چاہیے کہ کچھ مال میراث کے نہ اورے جانے کہ سب کچھ چھوڑ جانا ہے موتوا قبل ان تموتوا شعار عارفون کا ہے صبح دل پر نزول خالی ہو یعنی حضرت بندہ اور متخلق ہے جو تحصیل علوم اور معارف میں کرے تا وارث انبیا کا ہو خاصیت جو کوئی وقت نکلنے آفتاب کے اس اسم کو سو بار پڑھے کچھ رنج اسکو نہ پہنچے اور جو کوئی ہر روز بعد سو بار پڑھے تمام کام انکے بن آویں الرشید راہنما عالم کا کہا بعضون نے کہ راہ دکھانا اللہ کا بندے کو یہ ہے کہ راہ دکھاوے نفس انکے کو طرف طاعت اپنی کی اور قلب انکے کو طرف معرفت اپنی کے اور روح اسکی کو طرف محبت اپنی کے اور علامت اس شخص کی کہ رشد کیا گیا ہو اسکو حق واسطے صلاح نفس انکے کے یہ ہے کہ الہام کرتا ہے اللہ تعالیٰ توکل و تفویض تمام امور میں منقول ہے کہ ایک دن ابراہیم بن ادہم کو ایک شخص کی ساتھ گذر ہوا کہ وہ ایک چیز کے کہ ان پاس تھی کمانے کے لیے ہیں نکلا وہ ناگمان ایک شخص ملا انکے ساتھ ایک غیر کا شخص جو الیس اور دینا لیجا اسنے اس شخص سے خیر کی اور کہا کہ میراث تیری ہے کہ انکے باپ کے مال میں سے ہو بھی ہر اور میں غلام انکا ہوں پھر لے گیا وہ شخص اسکو ابراہیم کے پاس کہا ابراہیم نے کہ اگر یہ تو سچا ہے آزاد ہو اللہ کی خوشی کے لیے اور جو کچھ کہ ساتھ تیرے ہے بخشا میں نے تجکو لے چلا جا میرے پاس سے یہیں جب نکلا وہ کہا ابراہیم نے وہ بے میرے کلام کیا میں نے سچ مقصود کے اور تو نے دنیا مجکو بشارت تیرے حق کی مگر اور تو سمجھا کہ حضور مانگنے کا میں نے سمجھے کچھ کوئی تدبیر لے کا کی بجانے اس امر کو درمیان پڑھے جو کچھ مطلب ظاہر ہو اور اگر مداومت کرے اسکی انجام ہو الصبور بہت صبر کرنے والا کہ شتابی نہیں کرتا بیچ عذاب کرنے گنہگاروں کے اور نصیب بندے کا بیچ ظاہر صبر بیچ گنہگاروں کے شتابی نہ کرے اور بیچ عقوبت انکی کے جلدی نہ کرے۔ صبور نزدیک بعضی حلیم کے ہے اور فرق یہ ہے کہ صبور مشعر ہوا سپر کہ اگر چہ اب صبر کیا ولیکن آخرت میں پکڑیگا اور حلیم مطلق ہے اور بعضون نے کہا کہ صبور یعنی صبر دینے والے کی ہے بندوں کو مصیبت میں اور بلا میں اور صبر دینے والا بلیات کے اور صبر دینے والا اور مخالفت ہوا و شہوت کے اور صبر دینے والا اور مشقت کے ساتھ ادائے عبادت کے وہی سبحانہ تعالیٰ ہے اور بندے کو چاہیے کہ بیچ تمام بلاؤں کے بیچ صبر یا نافرمانی سے ڈرے کہ کسی کام میں جلدی اور شتابی نہ کرے اور آرام و تمکین اختیار کرے اور بیچ قول بیچ اللہ تعالیٰ سے ربنا افرغ علینا صبرا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین یا ایہا الذین آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون ایک شیخ نے مشائخ میں سے کہا کہ جام صبر پی اگر مارا جاوے تو شہید مرا اور اگر زندہ رہا سعید ہوگا خاصیت جسکو رنج یا مشقت یا درد پہنچا ہو تینتیس بار اسکو پڑھے اطمینان باطن پاوے اور اگر آدھی رات یا دوپہر کو مداومت کرے واسطے زبان بندی دشمن و قہر کے اور رضا سلطان کے اور قبولیت دلوں کے خاصیت تمام رکھتا ہے تم بحمد اللہ فی اللغات

الْكَبِيرُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ نقل کی اس کو ترمذی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور
کہتا ہوں میں یعنی ملا علی قاری کہتے ہیں کہ کتاب اللہ میں اور حدیث رسول اللہ میں سوای ان اسما کے اور اسما بھی پائے گئے ہیں جیسے کتاب اللہ
میں ہیں الرب الاکرم الاعلیٰ الحافظ الخلاق الستار الشاکر العادل العالم العلام الغالب الناظر الفاطر القادر القدیر القریب القاہر الکفیل الکافی المنیر المحیط
المالک المولیٰ النصیر احکم الحاکمین ارحم الراحمین احسن الخالقین ذو الفضل ذو الطول ذو القوۃ ذو المعارج ذو العرش رفیع الدرجات غافر الذنب قابل التوب
الفعال لما یرید مخرج الحی من المیت اور حدیث شریف میں یہ آئے ہیں الحنان المنان المغیث اور سوا ان کے اور کتابوں میں تورات وغیرہ سے
اور بھی نقل کیے ہیں بسند اس قدر تمام ہوئی شرح اسماء حسنیٰ کی شرح ملا علی قاری اور شرح مولوی فخر الدین اور ترجمہ حضرت شیخ نعیم اللہ کے وَعَنْ بُرَيْدَةَ
اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ
الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ دَعَا اللهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِي اِذَا سُئِلَ بِهِ اَعْطٰى وَاِذَا دُعِيَ بِهِ اَجَابَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہے بریدہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں
تجھ سے مطلب مقصود اپنا بوسیلہ اسکے کہ تو ہی اللہ نہیں کوئی معبود مگر تو ایک ہے بے نیاز ایسا کہ نہ جنا اور نہ جنا گیا اور نہیں اسکا ہمسر کوئی پس فرمایا
حضرت نے کہ دعا مانگی اسنے اللہ تعالیٰ سے ساتھ اسم اعظم کے ایسا اسم اعظم کہ جب مانگا جاتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھ اسکے دیتا ہے اور جس وقت کہ دعا کی جاوے
ساتھ اسکے قبول کرتا ہے یعنی اکثر قبول ہوتی ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے فائدہ یہ ہے کہ اسم اعظم اسماء الٰہی میں پوشیدہ ہے مثل لیلۃ القدر کے
لیکن جمہور علماء کہتے ہیں کہ اسم اعظم لفظ اللہ کا ہے لیکن قطب ربانی سید عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ بشرطیکہ اسکے کہ اللہ کہے تو اور تیرے
تیرے دل میں سوا اسکے کچھ تاثیر ہی نہ ہوگی کہ جب ایسا حال ہوگا اور اور اقوال بہت وارد ہوئے ہیں چنانچہ کچھ باب کے اخیر میں کہے گئے اور
علماء نے فرق سوال اور دعا میں یہ نقل کیا ہے کہ سوال کے معنی ہیں طلب کرنا جیسے کہیں اللّٰہم اعطنی اور اعطاء دینا اسکا اور دعا کے معنی ہیں پکارنا جیسے
کہیں یا اللہ اور اجابت قبول کرنا اسکا جیسے فرماوے لبیک عبدی یعنی ہاں بندے میرے جو کچھ تو چاہے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجُلٌ يُصَلِّي فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيعُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ اَسْئَلُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا اللهَ بِاسْمِهِ
الْاَعْظَمِ الَّذِي اِذَا دُعِيَ بِهِ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهِ اَعْطٰى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھا میں بیٹھا ہوا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں اور ایک شخص تھا نماز پڑھتا تھا پس کہا اسنے یا الٰہی مانگتا ہوں میں
تجھ سے مطلب اپنا بوسیلہ اسکے کہ تیرے لیے ہے سب تعریف نہیں کوئی معبود مگر تو مہربان بہت دینے والا پیدا کرنے والا آسمانوں اور زمین کا اے صاحب
بزرگی اور بخشش کے اے زندہ اے خبرگیری کرنے والے سوال کرتا ہوں میں تجھ سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دعا مانگی اسنے اللہ سے ساتھ نام
اسکے کہ بزرگ ہے ایسا نام کہ جب مانگا جاوے ساتھ اسکے قبول کرے اور جب سوال کیا جاوے ساتھ اسکے دیوے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد
اور نسائی اور ابن ماجہ نے وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمُ اللهِ الْاَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ
وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَفَاتِحَةِ اٰلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید کی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسم اللہ کا اعظم بیچ
ان دو آیتوں کے ہے اور معبود تمہارا معبود ایک ہے نہیں کوئی معبود مگر وہ بخشنے والا مہربان اور بیچ ابتداء سورۃ آل عمران کے الم اللہ نہیں کوئی

سجدہ کرنے والا بندہ ہو تیری طرف رجوع کرنے والا روایت کی یہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے ۔ وعن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوۃ ذی النون اذ دعا ربہ وھو فی بطن الحوت لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین لم یدع بها رجل مسلم فی شیء قط الا استجاب لہ رواه احمد والترمذی روایت ہے سعد سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا صاحب مچھلی کی یعنی حضرت یونس کی جس وقت کہ دعا مانگی اپنے رب سے اس حالت میں کہ تھے پیٹ مچھلی کے کہ دعا یہ ہے نہیں کوئی معبود مگر تو پاک ہے تو تحقیق میں تھا ظالموں سے یعنی دعا مانگتا ساتھ اسکے کوئی شخص مسلمان بیچ کسی چیز یعنی حاجت کے مگر قبول کرتا ہے اللہ واسطے اسکے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف قصہ حضرت یونس علیہ السلام کا یہ ہے کہ اللہ تعالے نے بھیجا انکو طرف رہنے والوں شہر نینوی کے پس بلایا انکو طرف ایمان کے وہ ایمان نہ لائے پھر وحی بھیجی اللہ تعالی نے کہ انکو آگاہ کرے کہ عذاب تمپر آویگا بعد تین دن کے وہ یہ بات کہکر نکل کھڑے ہوئے انمیں سے پس ظاہر ہوا ایک ابر سیاہ اور قریب ہوا یہانتک کہ ٹھہرا انکے شہر پر اور نکلا اسمیں سے ایک دھواں پس جب یقین کیا انہوں نے کہ قریب ہے اترنا عذاب کا نکلے ساتھ بی بیوں اور لڑکوں اور جانوروں اپنے کے طرف جنگل کے اور جدا کیا آدمیوں اور جانوروں کے بچوں کو ماؤں سے اور بلند کی آواز ساتھ زاری اور رونے کے اور ایمان لائے اور توبہ کی کفر اور گناہوں سے اور کہا یا حی حین لا حی لا الہ الا انت پس دفع کیا اللہ تعالی نے انکے عذاب پھر قریب انکے شہر کے آئے حضرت یونس علیہ السلام تاکہ معلوم کریں حال انکا پس دیکھا دور سے کہ شہر انکا آباد ہے جیسا کہ تھا اور لوگ انکے زندہ ہیں پس حیا کی انہوں نے اور کہا کہ میں نے کہا تھا انکو کہ عذاب نازل ہوگا تمپر بعد تین دن کے اور نہ نازل ہوا پس چلے گئے اور نہ جانا کہ عذاب اترا تھا انپر پھر دفع ہو گیا پس یہانتک کہ آئے ایک کشتی پر اور بیٹھے اسمیں پس جب بیٹھے ٹھہر گئی کشتی پس مبالغہ کیا انکے جاری کرنے میں نہ جاری ہوئی پس کہا ملاحوں نے کہ یہاں کوئی غلام بھاگا ہوا ہے پھر قرعہ ڈالا انہوں نے درمیان کشتی والوں کے پس نکلا قرعہ حضرت یونس کے نام پر کہا انہوں نے کہ میں ہوں غلام بھاگا ہوا پھر ڈال دیا اپنے کو دریا میں پس نگل گئی مچھلی اللہ کے حکم سے اور حکم کیا مچھلی کو اللہ تعالی نے یہ کہ محفوظ رکھے انکو پس تھے اسکے پیٹ میں اور سیر کروائی انکو دریائے نیل اور دریائے فارس کی اور دجلے کی پھر کہا لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین یعنی میں ظالموں میں سے ہوں بسبب نکلنے کے قوم میں سے پہلے اسکے کہ اذن دے تو مجھکو نکلنے کا پس قبول کیا اللہ تعالی نے دعا انکی اور حکم کیا مچھلی کو انکو ڈال دے کنارے میں نصیبین کہ وہ ایک شہر ہے شام کے شہروں میں سے ع

الفصل الثالث

فصل تیسری عن بریدۃ قال دخلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسجد عشاء فاذا رجل یقرأ ویرفع صوتہ فقلت یا رسول اللہ اتقول ھذا مراء قال بل مؤمن منیب قال وابو موسی الاشعری یقرأ ویرفع صوتہ فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستمع لقراءتہ ثم جلس ابو موسی یدعو فقال اللھم انی اشھدک انک انت اللہ لا الہ الا انت احدا صمدا لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد سأل اللہ باسمہ الذی اذا سئل بہ اعطی واذا دعی بہ اجاب قلت یا رسول اللہ اخبرہ بما سمعت منک قال نعم فاخبرتہ بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی انت الیوم لی اخ صدیق حدثتنی بحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ رزین روایت ہے بریدہ سے کہ کہا داخل ہوا میں ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد میں وقت عشا کے پس ناگہاں ایک شخص پڑھتا تھا قرآن اور بلند کرتا تھا آواز اپنی پس کہا میں نے یا رسول اللہ کیا کہتے ہو تم اسکو ریا کرنیوالا یعنی منافق کہ پڑھتا ہے لوگوں کو دکھانے اور سنانے کے لیے فرمایا حضرت نے بلکہ مسلمان رجوع کرنے والا یعنی غفلت سے طرف اللہ کے کہا بریدہ نے اور ابوموسی اشعری پڑھتے تھے قرآن اور بلند کرتے تھے آواز اپنی پس جگہ

پڑھتا تھا وہ ابوموسیٰ ہی تھے پھر شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سننا قرأۃ انکی کا پھر بیٹھے ابوموسیٰ یعنی تشہد میں بیٹھے بعد
نماز کے دعا مانگنے لگے پس کہا یا الٰہی تحقیق میں گواہ کرتا ہوں تجھکو یعنی باعتقاد کرتا ہوں تیرے حق میں کہ تو اللہ ہے نہیں کوئی معبود سوا تیرے ایک ہے
بے نیاز نہ جنا اور نہ جنا گیا اور نہیں ہے واسطے اسکے ہمسر کوئی پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مانگا اللہ تعالیٰ سے ساتھ نام اسکے کے
ایسا نام کہ جب سوال کیا جاتا ہے ساتھ اسکے دیتا ہے اور جس وقت کہ دعا مانگی جاتی ہے ساتھ اسکے قبول کرتا ہے کہا بریدہ نے کہا میں نے یا رسول اللہ خبر
پہونچاؤں میں ابوموسیٰ کو ساتھ اس چیز کے کہ سنی میں نے آپ سے فرمایا ہاں پھر خبر دی میں نے انکو ساتھ فرمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا
ابوموسیٰ نے مجھکو کہ تو آج کے دن سے میرا بھائی ہے سچا بیان کی تو نے مجھے حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہ رزین نے ف بیچ بیان اسم اعظم
کے اور بہت سے قول وارد ہوئے ہیں بعضوں نے کہا اسم اعظم بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے اور بعضوں نے لفظ ہو کو کہا اور بعضوں نے الحی القیوم کو اور بعضوں نے
مالک الملک کو اور بعضوں نے کلمہ توحید کو اور بعضوں نے اللہ الذی لا الٰہ الا ہو رب العرش العظیم کو اور حضرت امام زین العابدین سے منقول ہے کہ انہوں نے
سوال کیا رب العزت سے کہ تعلیم کر مجھکو اسم اعظم پس دکھایا انکو خواب میں کہ اسم اعظم اللہ اللہ الا اللہ ہے اور بعضوں نے کہا کہ وہ مخفی ہے اسماء حسنیٰ میں اور
بعضوں نے کہا کہ اللھم ہے بعض سلف سے منقول ہے کہ بعض کسی نے کہا اللھم دعا کی خدا سے ساتھ تمام ناموں اسکے کے اور مانند اسکے حسن بصری سے بھی
منقول ہے اور بعضوں نے کہا الم ہے اور بعضوں نے کہا کہ ہر اسم اسماء الٰہی سے یاد کرے بندہ اللہ کو ساتھ اسکے بطریق حضور و استغراق کے اسطرح کہ اسکے
باطن میں اس حالت میں سوا اسکے کچھ نہ ہووے وہ اسم اعظم ہے اور دعا ساتھ اسکے قبول ہوتی ہے یہ قول حضرت امام جعفر صادقؓ کا ہے ابوسلیمان
دارانی نے کہا کہ پوچھا میں نے بعضے مشائخ سے اسم اعظم کہا اپنے دل کو پہچانتا ہے تو کہا میں نے ہاں کہا جس وقت کہ دیکھے تو دل اپنے کو کہ متوجہ ہوا اور اسکا
اور نرم ہوا مانگ حاجت اپنی کہ یہی نام اعظم ہے اور ابو الربیع سے کسی نے پوچھا کہ تعلیم کر مجھکو اسم اعظم کہا کہ اطع اللہ یطیعک یعنی فرمانبرداری کر اللہ کی
قبول کریگا عرض تیری ماحصل یہ کہ اطاعت کرنی اللہ کی اسم اعظم ہے کہ اسکے سبب سے مہربان ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اور قبول کرتا ہے دعا اور کہا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
عارف سے مانند کن کے ہے کہ اللہ تعالیٰ سے یعنی جیسے اللہ تعالیٰ کن کے کہنے میں جو چاہتا ہے پیدا کر دیتا ہے ویسی ہی بندہ کے لیے بسم اللہ کی برکت سے جب
جس کام کا چاہتا ہے ہوجاتا ہے اور کہا بعضے محققین نے کہ یہ دعا جامع سب اقوال کی ہے یعنی اسمیں سب اسم اعظم ہیں جو بزرگوں نے نقل کیے ہیں جو یہ ہیں
اللّٰھم انی اسئلک بان لک الحمد لا الٰہ الا انت یا حنان یا منان یا بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام یا خیر الوارثین یا ارحم الراحمین یا سمیع
الدعاء یا شکور یا قدیر یا عالم یا سمیع یا علیم یا علیم یا مالک الملک یا ملک یا سلام یا حق یا قدیم یا قائم یا غنی یا حمید یا حکیم یا علی یا قاھر یا رحمن
یا رحیم یا مبدی یا کریم یا محیی یا مغنی یا مانع یا محیی یا مقسط یا حی یا قیوم یا احد یا صمد یا رب یا رب یا رب یا رب یا رب یا وہاب
یا منان یا قریب یا الٰہی لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین انت حسبی ونعم الوکیل ح م

باب ثواب التسبیح والتحمید والتہلیل والتکبیر

باب بیچ بیان ثواب کے سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر

الفصل الاول

عن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الکلام
اربع سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر وفی روایۃ احب الکلام الی اللہ اربع سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا
اللہ واللہ اکبر لا یضرک بایھن بدأت رواہ مسلم روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین کلام آدمی کے
چار ہیں سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور ایک روایت میں ہے بہت پیارے کلام طرف اللہ کے چار ہیں سبحان اللہ اور الحمد للہ
اور لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر نہیں ضرر کرتا ہے تجھکو ساتھ کسی کے انمیں سے شروع کرے تو یعنی بعد اللہ تعالیٰ کے کلام کے بندوں کے کلاموں میں یہ چار کلمے افضل ہیں

یا اسلیے کہ کہا تھا کہ قرآن میں نہیں آیا اور جو چیز قرآن میں نہیں وہ افضل نہیں ہے اس چیز سے کہ قرآن میں ہو تو ایک حدیث میں آیا ہے کہ افضل الکلام بعد القرآن
وہی ہیں یا القرآن اور احتمال ہے کہ شامل ہو کلام کلام اللہ کو بھی یعنی اللہ تعالیٰ کے کلاموں میں سے بھی یہ کلمے افضل ہیں اسلیے کہ یہ قرآن میں بعینہ
موجود ہیں اور یہ جو کہا کہ قرآن میں نہیں یا اس آیت میں مکرر و تکبیرا اور یہ کلمے افضل ہیں لیکن جو ذکر حدیث سے ثابت ہوا ہے کسی حال میں یا وقت میں
مشغول ہونا ساتھ اسکے افضل ہے تسبیح وغیرہ سے اور ساتھ کسی کے انمیں سے شروع کرے یعنی پہلے سبحان اللہ کہے یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ یا اللہ اکبر
کہے اسکو ضرر نہیں کرتا کہا طیبی نے کہ ترتیب مذکور سے پڑھنا عزیمت یعنی اولی ہے اور بلا ترتیب رخصت یعنی جائز ہے ۔ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْہِ
الشَّمْسُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ کہنا میرا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ
واللہ اکبر کو بہت محبوب ہے طرف میری اس چیز سے کہ نکلا ہے اسپر آفتاب یعنی دنیا اور دنیا کی چیزیں نقل کی یہ مسلم نے ۔ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ فِیْ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ حُطَّتْ خَطَایَاہُ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا سبحان اللہ وبحمدہ کسی دن میں سو بار
دور کیے جاتے ہیں گناہ اسکے اگرچہ ہوں مانند جھاگ دریا کے یعنی بہت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے کہا طیبی نے کہ برابر ہے یہ سو بار متفرق پڑھے
یا اکٹھی اول روز میں پڑھے یا آخر روز میں مگر اولی اکٹھا پڑھنا ہے اول روز میں ہے ۔ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ وَحِیْنَ یُمْسِیْ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ مِائَۃَ مَرَّۃٍ لَمْ یَاْتِ اَحَدٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِہٖ
اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا
وقت صبح کے اور وقت شام کے سبحان اللہ وبحمدہ سو سو بار نہ لاویگا کوئی دن قیامت کے کوئی عمل بہتر اس چیز سے کہ لاویگا یہ مگر وہ کہ کہا اسنے
مانند اسکے کہا یا زیادہ کہا اسپر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ۔ ف بیان ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ ظاہر عبارت سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ جسنے کہا مانند
اس چیز کے کہ کہا اسنے وہ افضل لاویگا اس چیز سے کہ لاویگا وہ اور یوں نہیں ہے بلکہ جسنے کہا مانند اس چیز کے کہ اسنے کہا لاویگا مانند
اس چیز کے کہ وہ لاویگا نہ افضل اس سے جواب یہ کہ تقدیر کلام کے اور معنی اسکے یہ ہیں کہ نہ لاویگا کوئی برابر اس چیز کے
کہ وہ لاویگا اور نہ افضل اس چیز سے کہ وہ لاویگا مگر وہ شخص کہ کہا مانند اس چیز کے کہ اسنے کہا پس وہ برابر اسکے لاویگا اور جسنے
کہا زیادہ اس چیز سے کہ کہا اسنے لاویگا وہ افضل اس چیز سے کہ لاویگا وہ یا کلمہ او کا بمعنی واو کے ہے ۔ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ
اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کلمے
ہیں ہلکے زبان پر بھاری ترازو میں یعنی ثواب انکا بھاری ہوگا میزان اعمال میں پیارے رحمن کے یعنی اللہ کے وہ دو کلمے یہ ہیں پاک ہے اللہ
اور موصوف ہے ساتھ حمد اپنی کے پاک ہے اللہ بزرگ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّکْسِبَ کُلَّ یَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَۃٍ فَسَاَلَہٗ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِہٖ کَیْفَ یَکْسِبُ اَحَدُنَا
اَلْفَ حَسَنَۃٍ قَالَ یُسَبِّحُ مِائَۃَ تَسْبِیْحَۃٍ فَیُکْتَبُ لَہٗ اَلْفُ حَسَنَۃٍ اَوْ یُحَطُّ عَنْہُ اَلْفُ خَطِیْئَۃٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ کِتَابِہٖ فِیْ جَمِیْعِ
الرِّوَایَاتِ عَنْ مُوْسَی الْجُہَنِیِّ اَوْ یُحَطُّ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ الْبَرْقَانِیُّ وَرَوَاہُ شُعْبَۃُ وَاَبُوْ عَوَانَۃَ وَیَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُوْسٰی

فَقَالُوْا وَيُحَطُّ بِغَيْرِ اَلِفٍ هٰكَذَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہا تھے ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا کیا عاجز ہے ایک تمہارا اس سے کہ حاصل کرے ہر روز ہزار نیکیاں پس پوچھا انہوں نے ایک پوچھنے والے نے انکے ہمنشینوں میں سے کس طرح حاصل کرے ایک ہمارا ہزار نیکیاں یعنی ہر روز بسہولت فرمایا پڑھے سو بار سبحان اللہ لکھی جاوینگی اسکے لیے ہزار نیکیاں یعنی اس حساب سے کہ ہر نیکی کی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں یا دور کیے جاوینگے اس سے ہزار گناہ یعنی صغیرہ یا کبیرہ اگر چاہے اللہ تعالیٰ نقل کی یہ مسلم نے اور کتاب مسلم میں یعنی صحیح مسلم میں تمام روایتوں میں موسیٰ جہنی سے لفظ او یحط کا ہے کہا ابو بکر برقانی نے اور روایت کیا اسکو شعبہ نے اور ابو عوانہ اور یحییٰ بن سعید قطان نے موسیٰ جہنی سے پس انہوں نے یعنی شعبہ وغیرہ نے لفظ ویحط کا بدون الف کے اور اسیطرح کتاب حمیدی کی میں ہے یعنی جمع بین الصحیحین میں ف او یحط کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ دونوں باتوں میں سے ایک بات ہوتی ہے یا نیکیاں لکھی جاتی ہیں یا گناہ جھڑتے ہیں اور ویحط کے معنی یہ ہیں کہ نیکیاں بھی لکھی جاتی ہیں اور گناہ بھی جھڑتے ہیں اور مسند میں اسکی روایتیں ترمذی اور نسائی اور ابن حبان کی ہیں بیچ ویحط واو سے ہیں پس بظاہر ان روایتوں میں منافات معلوم ہوتی ہے تطبیق انمیں یوں دیجاوے کہ کبھی آتی ہے او بمعنی واو کے پس نہیں منافات ہے دونوں روایتوں میں اور معنی یوں ہونگے کہ جسنے پڑھی سو تسبیح لکھی جاتی ہیں ہزار نیکیاں اگر نہوں اسکے ذمے گناہ یا جھڑتے ہیں اسکے ہزار گناہ اگر ہوں گناہ اسکے ذمے ۔ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْکَلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَا اصْطَفَی اللّٰهُ لِمَلٰٓئِکَتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی ذر سے کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کونسا کلام بہتر ہے فرمایا وہ کلام کہ چن لیا اللہ نے واسطے فرشتوں اپنے کے سبحان اللہ وبحمدہ نقل کی یہ مسلم نے ف چن لیا یعنے ذکر میں سے فرشتوں کے لیے اور حکم کیا انکو ہمیشہ پڑھنے کا بسبب نہایت فضیلت اسکی کے اور یہ مختصر ہے چاروں کلموں کا یعنے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا اسلیے کہ تسبیح میں نفی شرک کی بھی ہے اور یہی معنی تہلیل کے ہیں اور لازم آتا ہے اس سے ہونا اللہ کا اکبر یعنے بہت بڑا ہے ؏

وَعَنْ جُوَيْرِيَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰى وَهِيَ جَالِسَةٌ فَقَالَ مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے جویریہ سے کہ بیوی حضرت کی تھیں یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے انکے پاس سے وقت صبح کے جسوقت کہ ارادہ کیا نماز صبح کا اور وہ بیوی بیٹھی ہوئی تھیں اپنے مصلے میں پھر پھرے حضرت وقت چاشت کے اور وہ بیٹھی ہوئی تھیں اسی جگہ فرمایا ہمیشہ رہی تو اس حالت پر کہ جدا ہوا میں تجھ سے اس حالت پر یعنی وقت صبح کے اب تلک کہ وقت چاشت کا آگیا بیٹھی ہی ذکر میں مشغول ہے کہا کہ ہاں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہے ہیں میں نے بعد نکلنے کے تیرے پاس سے چار کلمے تین بار وہ ایسے ہیں کہ اگر تولے جاویں ساتھ اس چیز کے کہ کہی تو نے ابتدا اس دن سے تو البتہ غالب آجاویں اس پر یعنے ثواب انکا زیادہ ہو ثواب سے اسکے وہ چار کلمے یہ ہیں پاکی بیان کرتا ہوں اللہ کی اور تعریف کرتا ہوں اسکی بقدر گنتی مخلوقات اسکی کے اور موافق مرضی ذات اسکی کے اور موافق بوجھ عرش اسکے کے اور موافق مقدار کلموں اسکے کے نقل کی یہ مسلم نے ف کلموں یعنی کتابوں اور صحیفوں اسکے کے یا اسماء یا صفات یا اوامر اسکے کے اور ذات اسکی یہ حدیث شاہد ہے کہ اعتبار ذکر میں کیفیت کا ہے نہ کمیت کا یعنی تسبیحات وغیرہ کا مضمون اسکا خوب سمجھ اور حضور دل سے پڑھا کریں تو کم ہوں افضل ہیں ان تسبیحات سے کہ جو ایسے نہوں اگرچہ بہت ہوں اسی قیاس پر قراۃ قرآن کی ساتھ تدبر اور تفکر حضور کے اگرچہ ایک آیت ہو فضیلت کی

بہت قرأت سے کہ خالی ہوا ان چیزوں کو سے ۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ فِیْ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ کَانَتْ لَہٗ عِدْلَ عَشْرِ
رِقَابٍ وَکُتِبَتْ لَہٗ مِائَۃُ حَسَنَۃٍ وَمُحِیَتْ عَنْہُ مِائَۃُ سَیِّئَۃٍ وَکَانَتْ لَہٗ حِرْزًا مِّنَ الشَّیْطَانِ یَوْمَہٗ ذٰلِکَ حَتّٰی یُمْسِیَ وَلَمْ یَاْتِ اَحَدٌ
بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِہٖ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَکْثَرَ مِنْہُ (متفق علیہ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے نہیں کوئی
معبود مگر اللہ تنہا نہیں شریک کوئی اس کا اسی کے لیے ہے بادشاہت اور اسی کے لیے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے جو کہے دن میں سو بار ہوگا اس کے لیے
ثواب برابر آزاد کرنے دس بردوں کے اور لکھی جاتی ہیں اس کے لیے سو نیکیاں اور دور کی جاتی ہیں اس سے سو برائیاں اور ہوتی ہے اس کے لیے پناہ
شیطان سے اس دن شام تک اور نہیں لایا کوئی یعنی دن قیامت کے عمل بہتر اس چیز سے کہ لایا اس کو مگر وہ شخص کہ عمل کیا زیادہ اس سے
ف ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر شام کو پڑھے صبح تک اسی طرح پناہ میں رہے پس احتمال ہے کہ ہو یہ اختصار راوی سے یا حضرت ہی نے بیان
کیا ہو اس لیے کہ ظاہر ہے واللہ اعلم اور کہا نووی نے کہ یہ ثواب سو کا ہے اور جس قدر زیادہ پڑھیگا زیادہ ثواب پاویگا اور یہ سو خواہ اکٹھے پڑھے یا متفرق
بھی ثواب پاویگا لیکن افضل ہے کہ اکٹھے پڑھے اور اول روز میں پڑھے تاکہ تمام دن پناہ میں رہے شیطان سے وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی
الْاَشْعَرِیِّ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَجْهَرُوْنَ بِالتَّکْبِیْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یٰاَیُّہَا النَّاسُ ارْبَعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ اِنَّکُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّکُمْ تَدْعُوْنَ سَمِیْعًا بَصِیْرًا وَھُوَ مَعَکُمْ
وَالَّذِیْ تَدْعُوْنَہٗ اَقْرَبُ اِلٰی اَحَدِکُمْ مِنْ عُنُقِ رَاحِلَتِہٖ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰی وَاَنَا خَلْفَہٗ اَقُوْلُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ فِیْ نَفْسِیْ فَقَالَ
یَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ قَیْسٍ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی کَنْزٍ مِّنْ کُنُوْزِ الْجَنَّۃِ فَقُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ (متفق علیہ)
اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر میں پس شروع کیا لوگوں نے پکارنا ساتھ تکبیر کے پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے آدمیو نرمی کرو اپنی جانوں پر یعنی آہستہ چلا کر تکبیر کہو تحقیق تم نہیں پکارتے ہو ساتھ تکبیر کے بہرے کو یعنی نہیں یاد
کرتے ہو بہرے کو نہ غائب کو تحقیق تم پکارتے ہو سننے والے دیکھنے والے کو اور وہ ساتھ تمہارے ہے یعنی مطلع ہے تمہارے حال پر جان کر یعنی جس کو تم
پکارتے ہو یعنی پکار کر یاد کرو یا پکارو اور وہ کہ پکارتے ہو اس کو بہت نزدیک ہے طرف ایک تمہارے کے گردن سواری اس کی سے کہا ابو موسیٰ نے اور میں تھا
پیچھے حضرت کے یعنی اونٹ پر یا پیادہ کہتا تھا میں لا حول ولا قوۃ الا باللہ اپنے دل میں پس فرمایا حضرت نے اے عبداللہ بن قیس کہ نام ہے ابو موسیٰ اشعری کا
کیا نہ خبردار کروں میں تجھ کو اوپر ایک گنج کے گنجوں بہشت کے سے پس کہا میں نے ہاں خبر دیجیے یا رسول اللہ فرمایا حضرت نے وہ گنج ہے لا حول ولا قوۃ
الا باللہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پکارنا ساتھ تکبیر کے یعنی بلند نگہ پڑھتے ہوئے جو تکبیر کہ سنت ہے پکار کر کہتے تھے یا مراد اس سے تکبیر اور تہلیل
کے ہیں جو لا الٰہ الا اللہ پکار کر کہتے تھے اور اخیر حدیث میں لاحول کو گنج اس لیے کہا کہ اس کے پڑھنے والے کو بہت ثواب ملتا ہے مانند گنج دنیا کے بلکہ دنیا کے گنج کی
بھی حقیقت نہیں اس کے آگے اور مشائخ نے لکھا ہے کہ کوئی ذکر مدد کرنے والا عمل اس سے زیادہ نہیں اور معنے اس کلمے کے یہ ہیں کہ نہیں پھرنا
گناہوں سے مگر ساتھ بچانے اللہ کے اور نہیں قوت اللہ کی طاعت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے ۔ ح ۔ اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری
عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ غُرِسَتْ لَہٗ نَخْلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ رواہ
الترمذی اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہے سبحان اللہ العظیم وبحمدہ لگایا جاتا ہے اس کے لیے درخت کھجور کا
بہشت میں نقل کی یہ ترمذی نے ف ظاہر کہا گیا درخت کھجور کا واسطے کثرت منفعت اس کی کے اور اچھے پھل اس کی کے ح ۔ وَعَنْ

الزبیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من صباح یصبح العباد فیہ الا مناد ینادی سبحوا الملک القدوس
رواہ الترمذی اور روایت ہے زبیر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی صبح کہ صبح کریں بندے اسمیں مگر کہ ایک فرشتہ
پکارنے والا پکارتا ہے کہ ساتھ پاکی کے یاد کرو بادشاہ پاک کو نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی کہو سبحان الملک القدوس یا کہو سبوح قدوس
رب الملائکۃ والروح یا معنی یہ ہیں کہ اعتقاد کرو اسکا کہ وہ پاک ہے سب عیبوں سے ۔ وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم افضل الذکر لا الہ الا اللہ وافضل الدعاء الحمد للہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ روایت ہے
جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین ذکر کا لا الہ الا اللہ ہے اور بہترین دعاؤں کا الحمد للہ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے
ف لا الہ الا اللہ افضل اسلیے ہے کہ ایمان بغیر اسکے صحیح نہیں ہوتا بعضے محققین نے کہا کہ افضل سب ذکروں میں اسلیے ہے کہ اسکو تاثیر بیچ اس
کے پاک کرنے باطن کے اوصاف بیرون سے کہ وہ معبود ہیں بیچ باطن ذاکر کے فرمایا اللہ تعالی نے افرایت من اتخذ الہہ ہواہ پس جب لا الہ
الا اللہ کہتا ہے تو نفی ہوتی ہے سب معبودوں کی اور الا اللہ کے کہنے سے ثابت ہوتا ہے ایک معبود یعنی اللہ اور رجوع کرتا ہے ذکر ظاہر زبان سے
طرف دل کے پس قرار پکڑتا ہے اسمیں اور غالب ہوتا ہے اسمیں اور غالب ہوتا ہے اعضا اسکے پر یہاں تک کہ حلاوت اسکی پاتے کہ چکھا مزا اسکا اور
الحمد للہ کو دعا اسلیے کہا کہ تعریف کریم کی بیچ معنی دعا و سوال کے ہے اور افضل اسلیے کہا کہ حمد خدا کی کہ منعم حقیقی ہے بیچ معنی شکر کے ہے اور شکر موجب
زیادتی نعمت کا ہے فرمایا اللہ تعالی نے ولئن شکرتم لازیدنکم ۔ وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الحمد راس الشکر ما شکر اللہ عبد لا یحمدہ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تعریف کرنی سر ہے شکر کا نہیں شکر کیا اللہ کا یعنی کامل اس بندے نے کہ نہ تعریف کی اسکی ف حمد فقط زبان سے ہوتی ہے اور شکر زبان اور دل
اور اعضا سے ہوتا ہے پس حمد ایک شاخ شکر کی ہے اور حمد کو سر شکر کا اسلیے کہا کہ وہ فعل زبان کا ہے اور زبان سے بیان نعمت و تعریف اسکی کا خوب ہوتا ہے
اور زبان نائب تمام اعضا کی ہے پس گویا حمد بھی مجمل شکر ہے اور مفصل شکر کا جزو اعظم ہے اسلیے فرمایا کہ نہیں شکر کیا اللہ کا اس بندے نے کہ جسنے اسکو
نہ سراہا اور اس کلام میں اشارہ ہے اسپر کہ آدمی کو چاہیے کہ باوجود تصفیہ باطن کے محافظت ظاہر کی بھی کرے ۔ وعن ابن عباس قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول من یدعی الی الجنۃ یوم القیامۃ الذین یحمدون اللہ فی السراء والضراء رواہما البیہقی
فی شعب الایمان اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول ان شخصوں کے کہ بلائے جاوینگے طرف بہشت کے
دن قیامت کے وہ لوگ ہونگے کہ تعریف کرتے ہیں اللہ کی وقت خوشی کے اور وقت سختی کے یعنی ہر حال راضی برضا رہتے ہیں نقل کیں یہ دونوں
حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں ۔ وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال موسی علیہ السلام
یا رب علمنی شیئا اذکرک بہ وادعوک بہ فقال یا موسی قل لا الہ الا اللہ فقال یا رب کل عبادک یقولون ہذا انما
ارید شیئا تخصنی بہ قال یا موسی لو ان السموات السبع وعامرہن غیری والارضین السبع وضعن فی کفۃ ولا الہ الا اللہ
فی کفۃ لمالت بہن لا الہ الا اللہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا
موسی نے اے پروردگار میرے سکھلا مجھکو ایک چیز کہ یاد کروں میں تجھکو ساتھ اسکے اور دعا کروں میں تجھسے ساتھ اسکے پس فرمایا اللہ تعالی نے اے موسی کہہ
لا الہ الا اللہ پس کہا موسی نے اے پروردگار میرے سارے بندے تیرے یعنی موحدین کہتے ہیں یہ سوائے اسکے نہیں کہ چاہتا ہوں میں ایسی چیز کہ تو
خاص کرے تو مجھکو ساتھ اسکے یعنی ذکر یا دعا خاص فرما کہ اور کسی میں نہ ہو فرمایا اے موسی اگر ساتوں آسمان اور آباد رکھنے والے انکے سوائے میرے یعنی

فرشتے اور ساتوں زمینیں رکھی جاویں ایک پلڑہ میں اور لا الہ الا اللہ یعنی ثواب اسکا رکھا جاوے ایک پلڑہ میں البتہ جھک جاوے ان چیزوں کے ساتھ
بلا الہ الا اللہ روایت کی بغوی نے یہ شرح السنۃ میں ف اگر کوئی کہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ذکر یا دعا ایسی طلب کی تھی کہ بسبب اُسکے
اوروں سے فائق ہوں پس مطابقت جواب کے ساتھ سوال کی کیا ہوئی کہ فرمایا کہہ لا الہ الا اللہ جواب یہ کہ گویا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ طلب کی تو نے
محال چیز اسواسطے کہ نہیں کوئی دعا و ذکر افضل اس سے سو وہ سب پڑھتے ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ذکر و دعا خاص طلب کی جو بطور
بشری کے کہ آدمی بہت خوش نہیں ہوتا مگر جبکہ خاص کیا جاتا ہے ساتھ ایک چیز کے کہ وہ اوروں کے پاس نہو مثلاً اگر انکے پاس جواہر ایسا ہو کہ اوروں کے
پاس نہو تو بہت خوش ہوتا ہے اسیطرح اسما اور دعاؤں اور علوم نادر اور کاریگریوں کا حال ہے کہ انمیں سے کسی پاس ایسی چیز ہوتی ہے کہ اور
پاس نہیں ہوتی تو نہایت خوش ہوتا ہے باوجودیکہ عادت اللہ بسبب رحمت عام کے جاری اسیطرح ہوئی ہے کہ عزیز تر چیز بہت پائی جاتی ہے مانند
زندگی اور نمک اور پانی کے کہ یہ چیزیں کیسی عزیز ہیں اور ہیں بہت خلاف موتی اور یاقوت و زعفران وغیرہ کے کہ یہ انکے برابر عزیز نہیں اور جیسے
کلام اور مصحف شریف عزیز تر سب کتابوں سے افضل ہے اور پایا جاتا ہے بہت اور بہت اور علم کیمیا وغیرہ کی کیا حقیقت ہے کہ آگے وہ پایا کم جاتا ہے اور بعض
اُس سے ایسے دل سے خوش ہوتے ہیں کہ علم قرآن وحدیث سے خوش نہیں ہوتے اور کلمہ طیب اور کلمہ شہادت کہ وہ اشرف سب کلمات میں اور
فضیلت سب عبادتوں میں اور افضل سب ذکروں میں اور کامل تر سب حسنات میں ہیں حالانکہ اکثر ہیں دعا میں اور آسان تر ہیں حصول میں اور
خوبی نے کیسے دیا ہے انکو اور دوست رکھتے ہیں اسما غریبہ و دعاؤں عجیبہ کو کہ اکثر نہیں ایسے ہیں کہ انکی کچھ اصل ہی نہیں کتاب و سنت میں حاصل
مثالوں کے بیان سے یہ ہے کہ اکثر چیزیں حقیقت میں بہتر ہیں لیکن بسبب کثرت کے لوگ انکی قدر نہیں جانتے اور بعضی چیزیں اس درجہ کی عزیز
نہیں ہیں اور لوگ انکو عزیز رکھتے ہیں بسبب قلت کے اور اللہ تعالیٰ نے یہ سوال حضرت موسیٰ علیہ السلام کو الہام کیا تاکہ وہ پوچھیں اور رب العزت
جواب دے اور ظاہر ہو بزرگی اسکی نزدیک خواص وعوام کے اور وہ رکھیں اسکا ہر وقت دہیان میں **وعن ابی سعید وابی ہریرۃ قالا**
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال لا الہ الا اللہ واللہ اکبر صدقہ ربہ قال لا الہ الا انا وانا اکبر واذا قال
لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ یقول لا الہ الا انا وحدی لا شریک لی واذا قال لا الہ الا اللہ لہ الملک ولہ الحمد قال
لا الہ الا انا لی الملک ولی الحمد واذا قال لا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ قال لا الہ الا انا ولا حول ولا قوۃ
الا بی وکان یقول من قالہا فی مرضہ ثم مات لم تطعمہ النار رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے
ابی سعید و ابی ہریرہ سے کہا دونوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے
کرتا ہے انکو رب انکا یعنی ثابت رکھتا ہے اور قبول کرتا ہے ان اقوال کو اور موافق کہنے انکے کے فرماتا ہے نہیں کوئی معبود مگر میں اور میں بہت بڑا ہوں
اور جس وقت کہتا ہے بندہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہیں کوئی شریک اسکا کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نہیں کوئی معبود مگر میں ایک ہوں نہیں
کوئی شریک واسطے میرے اور جب کہتا ہے بندہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تعریف فرماتا ہے اللہ تعالیٰ
نہیں کوئی معبود مگر میں میرے ہی لیے بادشاہت ہے اور میرے ہی لیے تعریف ہے اور جب کہتا ہے بندہ نہیں معبود کوئی مگر اللہ اور نہیں پھرنا گناہ سے
اور نہیں قوت طاعت پر مگر ساتھ مدد اللہ تعالیٰ کے کہتا ہے اللہ تعالیٰ نہیں کوئی معبود مگر میں اور نہیں پھرنا گناہ سے اور نہیں قوت طاعت پر مگر ساتھ
مدد میری کے اور تھے حضرت فرماتے جس شخص نے کہا ان کلمات کو بیچ مرض اپنے جو اوپر مذکور ہوئے اپنی بیماری میں پھر مرگیا نہ جلاوے گی اسکو
آگ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **وعن سعد بن ابی وقاص انہ دخل مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی امرأۃ وبین**

یدیہا

يَدَيْهَا نَوًى أَوْ حَصًى تُسَبِّحُ بِهِ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا أَوْ أَفْضَلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ
فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ
وَاللّٰهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے یہ کہ وہ داخل ہوئے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
ایک عورت کے پاس اور آگے اسکے گٹھلیاں کھجور کی تھیں یا کنکریاں تھیں پڑھتی تھی ساتھ اسکے یعنی تسبیح گنتی تھی ساتھ انکے پس فرمایا حضرت نے کیا نہ خبر دوں
میں تجھکو ساتھ اس چیز کے کہ وہ بہت آسان ہو تجھ پر اس سے یعنی اس تسبیح پڑھنے سے ساتھ گٹھلیوں کے یا بہت بہتر ہو وہ تسبیح یہ ہے پاکی ہے اللہ کو قدر گنتی
اس چیز کے کہ پیدا کی آسمان میں اور پاکی ہے اللہ کو موافق گنتی اس چیز کے کہ پیدا کی زمین میں اور پاکی ہے اللہ کو موافق گنتی اس چیز کے کہ درمیان
آسمان و زمین کے ہے اور پاکی ہے اللہ کو موافق گنتی اس چیز کے کہ وہ پیدا کرنے والا ہے یعنی بعد اسکے یا ازل سے ابد تک اور مراد اس سے ہمیشگی ہے
اور اللہ اکبر مانند اسی کے اور الحمد للہ مانند اسی کے اور لا الہ الا اللہ مانند اسی کے اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ مانند اسی کے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے
اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **ف** ایک عورت پاس یعنی بعض روایتوں میں آیا ہے کہ وہ عورت حضرت کی بیبیوں میں سے تھیں جویریہ یا اور
کوئی اور یا کنکریاں یہ شک راوی ہے یا راوی کو شک ہوا ہے کہ گٹھلیاں تھیں یا کنکریاں اور تسبیح اس طرح کی کہ اب متعارف ہے حضرت کے زمانہ شریف
میں نہ تھی بلکہ گٹھلیوں یا کنکریوں پر پڑھتے تھے اور بعضے ڈورے میں گرہیں دیتے جاتے تھے لیکن یہ حدیث اصل صحیح ہے واسطے جائز ہونے اس
تسبیح کے بھی بسبب تقریر یعنی جائز رکھنے حضرت کے اسلیے کہ یہ تسبیح اسی کے حکم میں ہے کیونکہ کچھ فرق نہیں ہے درمیان پروئے ہوئے دانوں کے اور بغیر
پروئے ہوؤں کے بیچ مقدمہ گنتی کے اور نہ اعتبار کیا جاوے اسکے قول کا کہ گنا ہے اسکو بدعت اور کہا ہے مشائخ نے کہ یہ کوڑا ہے شیطان کے لیے اور
منقول ہے کہ کسی نے تسبیح دیکھی جنید کے ہاتھ میں بیچ حالت منتہی ہونے انکی کے پس پوچھا اس سے کہا کہ یہ ایسی چیز ہے کہ پہنچے ہم بسبب اسکے طرف
اللہ کے پھر کیونکر چھوڑدوں میں اسکو اور اللہ اکبر مانند اسی کے یعنی کہ اللہ اکبر عدد ما خلق فی السماء الخ اور احتمال ہے کہ لفظ مثل ذلک کا کہا ہوگا
عدد ما خلق فی السماء الخ اور اسی طرح باقی کلمات کے جملوں میں دونوں احتمال ہیں۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ مِائَةً
بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلٰى مِائَةِ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَمَنْ هَلَّلَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ
كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمٰعِيلَ وَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ لَمْ يَأْتِ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ أَحَدٌ بِأَكْثَرَ
مِمَّا أَتٰى بِهِ إِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ أَوْ زَادَ عَلٰى مَا قَالَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔ اور روایت ہے
عمرو بن شعیب سے نقل کی اپنے باپ سے انہوں نے نقل کی اپنے دادا سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے سبحان اللہ سو بار اول
دن میں اور سو بار آخر دن میں ہوتا ہے مانند اس شخص کے کہ کیے سو حج یعنی نفل حج اور جسنے الحمد للہ کہا سو بار اول دن میں اور سو بار آخر دن میں ہوتا ہے
مانند اس شخص کے کہ سوار کیا اسنے لوگوں کو سو گھوڑوں پر خدا کی راہ میں اور جسنے کہا لا الہ الا اللہ سو بار اول دن میں اور سو بار آخر دن میں ہوتا ہے
مانند اس شخص کے کہ آزاد کیے اسنے سو بردے اولاد حضرت اسماعیل کے سے اور جسنے اللہ اکبر کہا سو بار اول دن میں اور سو بار آخر دن میں نہیں
لاویگا اس دن میں یعنی قیامت کو کوئی شخص ثواب زیادہ اس ثواب سے کہ لاویگا وہ اسکو مگر وہ شخص کہ کہے مانند اسکے یعنی وہ برابر ہوگا
یا زیادہ اسپر کہے یعنی افضل ہے اس سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** مانند اسکے کہ کیے سو حج دلالت کرتی ہے

یہ حدیث اسپر کہ ذکر رسول اللہ صلعم کے ساتھ اللہ کے افضل ہے عبادات شاقہ سے کہ ساتھ غفلت کے ہوں اور ممکن ہو کہ ہو یہ قبیل لاحق کہ اخلاص
کے ساتھ کامل کے واسطے مبالغہ کے بیچ بیان فضیلت اس عمل کے اور بعضون نے کہا کہ ثواب مضاعف تسبیح کا اصل ثواب جہاد کے برابر ہوتا ہی
اور خدا کی راہ میں جہاد کے بیسمے ثواب یا علاوہ دے اور اسمین رغبت دلائی ذکر کی تاکہ نہ التفات کرے طرف دنیا کے اور جمع کرے ہمت
اپنی اوپر حضور میں اللہ کے سوا اسطے کہ مقصود تمام عبادات بدنیہ و مالیہ سے اور مرکب بدنی اور مالی سے ذکر اللہ ہے اور کچھ اور اسمین شبہ
نہیں کہ مطلوب اول ہوتا ہے وسیلے سے اور آزاد کیے سو بردہ سے اسمین تسلی ہے واسطے ذکر کرنے والوں محتاجوں کے کہ عاجز ہیں عبادتوں مالیہ
کے غنی ادا کرتے ہیں اور مراد اولاد اسماعیل سے عرب ہیں اسلیے کہ وہ افضل ہیں بسبب ہونے انکے قرابتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
اور ظاہر اخیر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ اکبر افضل ہے سب تسبیحات سے کہ اوپر اسکے مذکور ہوئین اور اور بہت حدیثین صریح دلالت
اسپر کرتی ہیں کہ افضل انمین لا الہ الا اللہ ہے پھر الحمد للہ اور پھر اللہ اکبر اور سبحان اللہ پس تاویل اسمین یون کیجاویگی کہ نہین لاویگا
اس دن میں ثواب کوئی سوا لا الہ الا اللہ پڑھنے والے اور الحمد للہ پڑھنے والے کے زیادہ اس ثواب سے کہ لاویگا یہ ﴿ وعن
عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم التسبيح نصف الميزان والحمد لله يملؤه ولا اله الا الله ليس لها حجاب
دون الله حتى تخلص اليه رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب وليس اسناده بالقوي ﴿ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ کہنا بھرتا ہے آدھی ترازو کے اعمال کو یعنی ایک پلڑا جو مقرر ہے نیکیوں کی تولنے کے لیے اسکو
بھر دیگا اور الحمد للہ کہنا بھرتا ہے ساری ترازو کو اور لا الہ الا اللہ نہیں واسطے اسکے پردہ واسطے اللہ کے یہان تک کہ پہنچتا ہے طرف اللہ کی نقل کی
یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور نہیں اسناد اسکے قوی ف الحمد للہ کہنا اس لیے ترازو کو ثواب الحمد للہ کا بھر دیتا ہے ساری ترازو کو اور افضل ہے
سبحان اللہ سے یا مراد یہ ہے کہ الحمد للہ برابر سبحان اللہ کے ہو کہ آدھی ترازو کو بھر دیتا ہے ثواب سبحان اللہ کا اور آدھی کو بھر دیتا ہے ثواب الحمد للہ کا اور دونوں
ملکر ساری ترازو کو بھر دیتے ہیں اور اخیر حدیث کے معنی یہ ہیں کہ لا الہ الا اللہ بہت جلدی قبول ہوتا ہے درگاہ کبریائی میں اور بہت ثواب پاتا ہے
پڑھنے والا اسکا اور اسمین دلالت ظاہر ہے اسپر کہ لا الہ الا اللہ افضل ہے سبحان اللہ اور الحمد للہ سے ﴿ وعن ابي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ما قال عبد لا اله الا الله مخلصا قط الا فتحت له ابواب السماء حتى يفضي الى العرش ما اجتنب
الكبائر رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب ﴿ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہیں کہتا کوئی بندہ لا الہ الا اللہ خالص دل سے یعنی بیچ ریا کے کبھی مگر کھولے جاتے ہیں واسطے اسکے دروازے آسمان کے یہان تک کہ پہنچتا ہے
طرف عرش کے یعنی جلدی قبول ہوتا ہے جب تلک کہ بچتا ہے کبیرہ گناہوں سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف بچنا کبیرہ گناہ سے
شرط ہے جلدی قبول ہونے کی نہ اصل ثواب کے یعنی جلدی قبول جبھی ہوتا ہے کہ کبیرہ گناہون سے بچے اور اصل ثواب ہر حال ملتا ہے ﴿
وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقيت ابراهيم ليلة اسري بي فقال يا محمد اقرئ امتك مني
السلام واخبرهم ان الجنة طيبة التربة عذبة الماء وانها قيعان وان غراسها سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله
والله اكبر رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب اسنادا ﴿ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے ملا میں ابراہیم سے اس رات کہ معراج ہوئی مجھکو یعنی ساتویں آسمان پر کہ تکیہ لگائے ہوئے بیت المعمور سے پس کہا ابراہیم نے اے محمد کہیو
امت کو میری طرف سے سلام اور خبر دینا انکو کہ تحقیق جنت پاکیزہ ہے مٹی اسکی میٹھا ہے پانی اسکا اور وہ چٹیل میدان

ہین

پس شہر بیشہ ہرا غالب وقتوں ساعو تحقیق جنت اسکی ہین سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا
یہ حدیث حسن غریب ہے بہ اعتبار اسناد کے ف میری طرف سے سلام کہو یعنی پہونچا دے واسطے کو کہے وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور درخت اسکے
سبحان اللہ الخ سے یعنی ایسے ہین کہ آگاہ کر اپنی امت کو کہ ان کلمات اور مانند انکے پڑھنے سے آدمی جنت مین داخل ہوتا ہے اور بہت سے
درخت جنت مین لگائے جاتے ہین یعنے ہر کلمہ کے پڑھنے سے ایک درخت لگتا ہے پس جتنے زیادہ پڑھیگا اتنے ہی درخت زیادہ لگائے جاوینگے

وَعَنْ يُسَيْرَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ وَ
التَّقْدِيْسِ وَاعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ

اور روایت ہے یسیرہ سے اور تھی وہ ہجرت کرنے والیون سے کہا کہ فرمایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم کرو اپنے پر کہنا سبحان اللہ اور الحمد للہ
اور لا الہ الا اللہ اور سبحان الملک القدوس یا سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح کا اور گنو ساتھ انگلیون کے یعنے تسبیحات مذکورہ اسلیے کہ وہ پوچھے
جاوینگے گویا کہ بولنے والے ہونگے اور نہ غافل ہو تم یعنے ذکر نہ چھوڑو پس بھلائے جاؤ گے رحمت سے یعنی اگر ذکر چھوڑو گے محروم رہو گے ثواب اسکے سے
نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف یہ پوچھے جاوینگے الخ یعنے قیامت کو پوچھے گا اللہ تعالیٰ کہ کیا کیا تھا تمنے اور گویائی پیدا کریگا اللہ تعالیٰ انمین
گواہی دینگے اپنے صاحب کے اعمال پر اور ایسا ہی حال ہے اعضا کا ہوگا فرمایا اللہ تعالیٰ نے يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ
اور اسمین رغبت دلانی ہے انکو استعمال کرنے کی طرف اس چیز مین کہ راضی ہو اللہ تعالیٰ اس سے اور بچاوے گناہون سے اور اس سے معلوم ہوا کہ
انگلیون پر پڑھنا افضل ہے اگرچہ جائز ہے تسبیح پر پڑھنا بھی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ
قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِيْ كَلَامًا اَقُوْلُهُ قَالَ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ فَقَالَ فَهٰؤُلَاءِ
لِرَبِّيْ فَمَا لِيْ فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ شَكَّ الرَّاوِيْ فِيْ عَافِنِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہا کہ آیا ایک گنوار پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا سکھلاؤ مجھکو ایک کلام کہ کہا کرون مین
یعنے ورد کرون فرمایا کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین کوئی شریک اسکا اللہ بہت بڑا ہے بڑا اور تعریف واسطے اللہ کے بہت ہے پاکی ہے اللہ کو پالنے والا
عالمون کا نہین پھرنا گناہون سے اور نہین طاقت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ غالب حکمت والے کے کہا اسنے پس یہ الفاظ یعنی
ذکر رب میرے کے ہین کیا ہے واسطے میرے کہ دعا کرون ساتھ اسکے اپنے لیے پس فرمایا کہہ یا اللہ بخش مجھکو اور رحم کر مجھپر یعنے ساتھ توفیق
طاعت کے حرکات وسکنات مین اور ہدایت کر مجھکو یعنے طرف بہتر احوال کے اور روزی دے مجھکو یعنے مال حلال اور عافیت دے کہ
مجھکو شک کیا راوی نے لفظ عافنی مین کہ یہ لفظ ہے یا نہین نقل کی یہ مسلم نے ف آیا ہے بزاز کی روایت مین لفظ العلی العظیم کا یعنی
بجائے العزیز الحکیم کے اور مشہور بھی العلی العظیم ہی ہے لوگون کی زبان پر اگرچہ نہین وارد ہوا صحیح مسلم مین وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى شَجَرَةٍ يَابِسَةِ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ
اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَتُسَاقِطُ مِنْ ذُنُوْبِ الْعَبْدِ كَمَا تَسَاقَطَ وَرَقُ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
روایت ہے انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اوپر ایک درخت خشک پتون کے کے پس مارا اسکو چھڑی اپنی
لاٹھی سے پس جھڑ گئے پتے پس کہا تحقیق کہنا الحمد للہ اور سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کا جھاڑتا ہے گناہ بندون کے

جیسے کہ بہشت مین ہیگا اس درخت کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے وَعَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قَالَ مَكْحُولٌ فَمَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ كَشَفَ اللّٰهُ عَنْهُ سَبْعِينَ بَابًا مِنَ الضُّرِّ أَدْنَاهَا الْفَقْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ وَمَكْحُولٌ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ اور روایت ہے مکحول سے کہ نقل کی ابو ہریرہ سے کہ فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتایت کر کہنے لا حول ولا قوۃ الا باللہ کی تحقیق یہ گنج ہے گنجون بہشت کے سے کہا مکحول نے پس جو شخص کہے نہین حیلہ بیچ واسطے دفع ضرر کے اور نہین قوت بیچ اوپر حاصل کرنے نفع کے مگر ساتھ محافظت اور قدرت اللہ کے اور نہین جگہ بھاگنے عذاب اللہ کے سے مگر طرف اسی کے یعنی ساتھ رجوع کرنے کے طرف رضا اور رحمت اسکی کے دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ستر دروازے بیچ ضرر کے کم ان کی محتاجگی ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہین سند اسکی متصل اسلیے کہ مکحول نے نہین سنا ابو ہریرہ سے ف گنج یعنی ذخیرہ ہے بہشت کا کہ نفع اٹھاویگا اس سے پڑھنے والا اسکا اسدن کہ نہ نفع دیگا مال اور نہ اولاد اور مراد محتاجگی سے محتاجگی دل کی جو کہ آئی ہے حدیث مین كَادَ الْفَقْرُ أَنْ يَكُونَ كُفْرًا یعنی دل کی محتاجگی بند ہوتی ہے اسکے پڑھنے سے اسلیے کہ جب اسکے پڑھنے والے نے معنی اسکے تصور کیے تو یقین ہوتا ہے اسکے دل مین کہ ہر امر اللہ ہی کے اختیار مین ہے اور نفع اور ضرر اور دینا اور نہ دینا اسی کے ہاتھ ہے پس صبر کرتا ہے بلا پر اور شکر کرتا ہے نعمتون پر اور سونپتا ہے امر اپنا اللہ تعالیٰ پر اور راضی ہوتا ہے قضا و قدر پر پس ہوتا ہے بڑا ولی شیخ امام قطب ابو الحسن شاذلی نے کہا کہ صحبت رکھی مین نے اپنی سیاحت مین ساتھ ایک شخص کے پس وصیت کی مجکو کہ نہین اقوال مین کوئی چیز بہت مددگار اعمال نیک پر برابر لا حول ولا قوۃ الا باللہ کے اور نہین کوئی چیز افعال مین بہت مددگار برابر بھاگنے کے طرف خدا کے اور چنگل مارنے کے ساتھ فضل اسکے کے وَمَنْ يَعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ اور نہین سند اسکی متصل یہ حدیث اگرچہ منقطع ہے لیکن قوت دیتی ہے اسکو یہ حدیث کہ وارد ہوئی ہے ابو موسیٰ سے جو مرفوع لا حول ولا قوۃ الا باللہ فانہا کنز من کنوز الجنۃ روایت کی ہے صحاح ستہ والون نے اور روایت کی نسائی اور ... نے ابو ہریرہ سے مرفوع لا حول ولا قوۃ الا باللہ ولا منجا من اللہ الا الیہ کنز من کنوز الجنۃ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ دَوَاءٌ مِنْ تِسْعَةٍ وَتِسْعِينَ دَاءً أَيْسَرُهَا الْهَمُّ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ دوا ہے ننانوے بیماریون کی یعنی بیماریان دینیہ اور اخرویہ کی ادنیٰ انمین سے غم ہے یعنی غم دین اور دنیا کا وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى أَسْلَمَ عَبْدِي وَاسْتَسْلَمَ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ بتلاؤن مین تجکو ایک کلمہ کہ اترا ہے عرش کے نیچے سے گنج بہشت سے وہ کلمہ یہ ہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ جب یہ کہتا ہے بندہ تو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ تابعدار ہوا بندہ میرا اور بہت فرمانبردار ہوا نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے دعوات کبیر مین وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ هِيَ صَلَاةُ الْخَلَائِقِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَلِمَةُ الشُّكْرِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةُ الْإِخْلَاصِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى أَسْلَمَ وَاسْتَسْلَمَ رَوَاهُ رَزِينٌ اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ کہا سبحان اللہ وہ عبادت مخلوقات کی ہے اور الحمد للہ کلمہ ہے شکر کا اور لا الہ الا اللہ کلمہ ہے اخلاص کا یعنی توحید کا کہ سبب ہے خلاصی کا آگ سے اپنے پڑھنے والے کے لیے اور ثواب اللہ اکبر کا بھر دیتا ہے اس چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین کے ہے اور جب کہتا ہے

بندہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ساتھ حضور دل کے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ فرمانبردار ہوا اور بہت فرمانبردار ہوا یعنی تفویض کی ہو بندے نے **ف** مراد
مخلوقات کی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ

باب الاستغفار والتوبۃ

باب ہے بیچ بیان استغفار و توبہ کے

ف استغفار کے معنی ہیں طلب بخشش کی کرنی اور وہ کبھی متضمن توبہ کو ہوتی ہے اور کبھی نہیں اسلیے کہ استغفار تو کبھی زبان سے ہوتی ہے اور توبہ
دل سے اور توبہ کے معنی ہیں رجوع کرنا گناہوں سے طرف طاعت کے اور غفلت سے طرف ذکر کے اور غیبت سے طرف حضور کے اور بخشش معنی
کی بندے کے یہ ہیں کہ ڈھانکے گناہ اسکے دنیا میں کہ نہ مطلع کرے کسی کو اسپر اور ڈھانکے آخرت میں کہ نہ عذاب کرے اسکو گناہ پر اور سید الطائفہ جنید بغدادی سے
پوچھا کہ توبہ کیا ہے فرمایا فراموش کرنا گناہ کا یعنی بعد توبہ کرنے کے ایسی حلاوت گناہ کی دل سے نکل جاوے کہ گویا پہچانتا ہی نہیں گناہ کو اور سہل
تستری سے پوچھا کہ توبہ کیا ہے فرمایا کہ نہ بھولے تو گناہ کو یعنی بسبب خوف عذاب کے انتہی اور توبہ اور استغفار کرنی بموجب امر توبوا الی اللہ جمیعا کے
ہر بندے پر واجب ہے اسلیے کہ ہر ایک بسبب جبلی مرتبہ اپنے کے گناہ یا تقصیر سے خالی نہیں پس ہر ایک کو لازم ہے کہ تمام گناہوں گذشتہ سے توبہ کرے اور
بخشش چاہے اور آئندہ کو تمام گناہ ترک کرے اور صبح اور شام توبہ اور استغفار کو ورد کرے تاکہ کفارہ ہوتا رہے تمام گناہوں کبیرہ اور صغیرہ کا قصدا
ہوں یا خطاء نسیانا یا سہوا اور بسبب شومی گناہوں کے توفیق طاعت سے محروم نہ رہے اور ظلمت ہمارے گناہوں کی بالکل کھو جائے اور کفر و دفع [illegible]
اور شرط توبہ کی چار ہیں ایک تو یہ کہ محض خوف عذاب الٰہی سے اور بسبب تعظیم امر اسکے کے توبہ کرے اور کوئی غرض دنیا میں شہوانیہ تعریف کرنے اور کی
اور ضعف و فقر اور بیماری اسکی سبب نہ ہو دوسرے یہ کہ گناہوں گذشتہ سے شرمندہ ہو تیسرے یہ کہ آئندہ ترک گناہوں ظاہرہ و باطنہ کا جو آگے ہے
عزم بالجزم کرے کہ آئندہ ہرگز کوئی گناہ نہیں کرونگا اور کیفیت قلب اسکی مشابہ اس عزم کی ہو چوتھے یہ کہ ابتدا بلوغ اپنے سے وقت توبہ تک تلاش کرے کہ کیا کیا
ہوئے ہیں تاکہ تدارک ہر ایک کا کرے یعنی اگر نماز روزہ حج اور زکوٰۃ اور اور فرائض ترک ہوئے ہوں قضا اسکی کرے اور سستی نہ کرے اسکے ادا کرنے
ساتھ جلدی کرنے وقت کے نفل میں اور قرض کفارے میں کہ جنمیں پینے سے توبہ ہوا جیسے چیزیں کہ ہیں مانند پینے شراب وغیرہ کے لیے تدارک
خدا تعالیٰ میں توبہ و استغفار کرے اور بہت عمل خیر کرے اور صدقہ دے تا توبہ اسکی مقبول ہو اور بخشا جاوے چنانچہ وعدہ کیا ہے اللہ تعالیٰ نے وَهُوَ الَّذِيْ
يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْ عَنِ السَّيِّاٰتِ اور یہ توبہ اللہ تعالیٰ سے کرنی ان گناہوں سے ہے کہ محض گناہ خدا کے ہیں اور جو گناہ کہ بسبب تلف
ہونے حقوق بندوں کے ہوں تو اسمیں بخشش چاہے اسلیے کہ نافرمانی اسکی کی اور انکے بھی تدارک کی سعی کرے کہ اگر حق قسم مال سے ہے تو ادا
کرے یا بخشوا لے اور اگر ہو وے مال نہ ہو مانند غیبت وغیرہ کے تو اس سے بخشوا دے اگر فتنہ نہ برپا ہو تو نام لیکر اس قصور کا اور نہیں تو مجمل
ذکر کرنے نام کے مطلق تکالیف و مسامحت کر لیوے اور اگر اسمیں بھی خوف فتنہ کا ہو تو رجوع خدا تعالیٰ سے کرے اور تضرع اور زاری اور اعمال خیر کرے اور صدقہ
کرے تا اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو اور اپنے فضل سے اسکے دشمنوں کو ساتھ دینے اجر کے اپنے پاس سے راضی کرے اور اگر صاحب حق مر گیا ہو
تو وارث اسکے قائم مقام اسکے ہیں انسے بخشوا دے اور سلوک کرے انسے اور مردہ کے لیے بھی کچھ ثواب دے اور توبہ اور استغفار میں دیر نہ کرے اور
ساتھ وسوسے ڈالنے نفس و شیطان کے یہ نہ کہے کہ میں توبہ پر ثابت نہیں رہتا کاہے کو توبہ کروں اسلیے کہ جب بندہ توبہ کرتا ہے گناہ اگلے اسکے
بخشے جاتے ہیں اگر آئندہ پھر بسبب بشریت کے گناہ ہو جاوے تو پھر توبہ کرے اگرچہ دن میں کئی بار ہو بشرطیکہ وقت توبہ کے اسکے دل میں نہ ہو کہ پھر گناہ
کرونگا اور توبہ کرلونگا بلکہ یہ خیال کرے کہ شاید پہلے گناہ کو نہ کیے مر جاؤں اور جب توبہ کرے تو دو رکعت نماز پڑھے پیش کر دو رکعت پیچھے حضور دل سے کہ جسمیں
میں ہو اور بعد تضرع و زاری اور ملامت اپنے نفس کو کرے اور گناہ گذشتہ ہو وے انکو یاد کرکر عذاب الٰہی سے ڈر کر نادم ہو اور توبہ و استغفار کرے جیسے کہ مجرم
اقرار کرکے اپنی تقصیر کا جا کر جب لڑکا تیرا تیرے حضور حاضر ہوا ہوں اور معذرت کرتا ہوں کہ میں نے کیا بخش دے اور اپنے فضل سے عذر میرا قبول کر اور مانند اور رحمت کے

سیدھی طرف دیکھا اور میرے سب گناہ گذشتہ بخش دے اور وہ شک جسکو اپنے گناہ سے شاد ہو بغیر توبہ کے ہی درست نہیں ہو اور تو ہی بخشنے والا ہے
بعد وہ دو رکعت پڑھے اور سلام کے بعد یہی پڑھے تو بہتر ہے یہ توبہ ہوگی چونکہ صاحب اسکا مستحق بشارت ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطہرین کا ہوتا ہے اور
توبہ خواص کی یہ ہو کہ بری اخلاق سے کہ واجب ہے پاک کرنا دل کا ان سے توبہ کرین اور توبہ عوام کی غفلت خدا سے اور مشغول ہونے ما سوا سے اللہ تعالی
ہو اور جاننا چاہیے کہ گناہ کبیرہ ایمان سے تو خارج نہیں کرتا لیکن فاسق و عاصی کر دیتا ہے اور گناہ کبیرہ اور صغیرہ کا بیان باب الکبائر و علامات النفاق
میں تفصیل سے کیا گیا ہے وہاں دیکھے اور صغیرہ گناہ جانتا ہیں اور پرہیز کرنا بھی اسکا دشوار ہے اور سبب جسکے کے تقوی میں خلل ہو
وہ کبیرہ ہیں خبر لیا امر ارتکاب صغیرہ ہیں اسلیے کہ صغیرہ بسبب اصرار کے کبیرہ ہو جاتا ہے پس مومن کو واجب ہے کہ کبائر سے بلکہ صغائر سے بھی پرہیز کرے
اور جانے کہ گناہ اگرچہ ایمان سے خارج نہیں کر دیتے لیکن نوبت اسکی کہ رفتہ رفتہ انجام کار کفر و دوزخ کو پہنچا دیں اور رسول نے علاج گناہ کا
یہ بتلایا ہے کہ ہر چیز میں حد ضرورت پر ٹھہرے اور وہ یہ ہے کہ قصد رفع کرنے والا بھوک کا اور کپڑا اوڑھنا ڈھانکنے والا ستر کا اور مکان محافظت کرنے والا
گرمی و سردی سے اور باسن ضروری اور ایک بیوی اگر ضرور ہو اور جاننا چاہیے کہ بسبب تجاوز کرنے کے حد ضرورت سے اور سامان وسعت کرنے کے
مباح میں پڑتا ہے شبہات و مکروہات میں اور بسبب پڑنے کے مکروہات میں مرتکب حرام چیزون کا ہوتا ہے اور یہان سے حد اسلام کی تمام ہوتی ہے اور بعد
اسکے کفر و ہلاک کا ہے نعوذ باللہ منہ ح و تفسیر العلوم **الفصل الاول** فصل پہلی **عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم واللہ انی لاستغفر اللہ واتوب الیہ فی الیوم اکثر من سبعین مرۃ رواہ البخاری روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی تحقیق میں البتہ استغفار کرتا ہوں اللہ تعالی سے اور توبہ کرتا ہوں طرف اسکے دن میں
زیادہ ستر بار سے نقل کی یہ بخاری نے ف توبہ و استغفار کرنا حضرت کا نہیں تھا واسطے گناہ کے اسلیے کہ حضرت معصوم تھے بلکہ اسلیے
تھا کہ حضرت اپنے اعتقاد میں جانتے تھے کہ قصور ہوا مجھ سے بندگی میں کہ لائق حضرت ذی الجلال والاکرام کے نہیں ہوئی اور منظور رغبت دلانی
تھی امت کو توبہ و استغفار پر کہ حضرت باوجودیکہ معصوم اور خیر المخلوقات تھے جب انہوں نے توبہ و استغفار کی ہر دن زیادہ ستر بار سے گنہگار
کو بطریق اولی کثرت اسکی کرنی چاہیے فرمایا حضرت علی نے کہ تھین زمین میں دو امان عذاب خدا سے پس ایک تو اٹھ گئی اور دوسری تو
ہے پس چنگل مارو ساتھ اسکے وہ امان جو اٹھ گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور وہ جو باقی ہے استغفار ہے فرمایا اللہ تعالی نے وما کان
اللہ لیعذبہم وانت فیہم وما کان اللہ معذبہم وہم یستغفرون ح **وعن الاغر المزنی** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انہ لیغان علی قلبی وانی لاستغفر اللہ فی الیوم مائۃ مرۃ رواہ مسلم روایت ہے اغر مزنی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شان یہ ہے کہ البتہ پردہ کیا جاتا ہے دل میرے پر اور تحقیق میں البتہ استغفار کرتا ہوں اللہ سے بیچ دن کے سو بار
نقل کی یہ مسلم نے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے کہ دل مبارک ہر وقت جناب باری میں حاضر رہے غافل نہ ہو اور جب
پس اسباب مشغول ہو جیسے خیر دینی و مباح کے بیچ میں کھانے کے اور بیویون سے ملاقات کرنے کے اور سوائے اسکے کبھی فی الجملہ سے غفلت ہوتی تھی اسکو بسبب
اپنے پردے اور گناہ جان کر استغفار کرتے تھے لوالا سکے اور بھی کچھ معنی لکھے ہیں علمانے بسبب درازی کے یہان نہیں ذکر کیے اور مختار وہ ہے کہ بعضے لکھے
اور کوئی کہتا ہے کہ یہ حدیث متشابہات سے ہے علم اسکا اللہ اور رسول کو ہے ایمان ہی لاوے اور جیسا ہے معنی اسکی نہ کھوجے ح **وعن ابن عمر**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا الناس توبوا الی اللہ فانی اتوب الیہ فی الیوم مائۃ مرۃ رواہ مسلم روایت ہے ابن عمر سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو توبہ کرو طرف اللہ کے پس تحقیق میں توبہ کرتا ہوں طرف اسکے بیچ دن کے سو بار تحقیق

۲۰

بطریق اولیٰ چاہیے کہ توبہ کرے ایک ساعت میں ہزار بار نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرْوِيْ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَنَّهُ قَالَ يَا عِبَادِيْ اِنِّيْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِيْ وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُوْنِيْ اَهْدِكُمْ يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُوْنِيْ اُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُوْنِيْ اَكْسُكُمْ يَا عِبَادِيْ اِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِيْ اَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِيْ اِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّيْ فَتَضُرُّوْنِيْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِيْ فَتَنْفَعُوْنِيْ يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰی اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُّلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلُوْنِيْ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَّسْاَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِيْ اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِيْ اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيْهَا عَلَيْكُمْ ثُمَّ اُوَفِّيْكُمْ اِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ ان حدیثوں کے کہ روایت کرتے ہیں اللہ برکت والے اور بلند سے یعنے حدیث قدسی ہے یہ کہ فرمایا اللہ تعالی نے اے میرے بندو تحقیق میں نے حرام کیا ظلم اپنے اوپر یعنے پاک ہوں میں ظلم سے پس وہ میرے حق میں ایسا ہے جیسا لوگوں کے حق میں حرام اور کیا میں نے اسکو درمیان تمہارے حرام پس نہ ظلم کرو آپس میں اے بندو میرے سب تم گمراہ ہو مگر جسکو ہدایت کروں پس ہدایت چاہو مجھ سے ہدایت کرونگا میں تمکو اے بندو میرے سب تم بھوکے ہو یعنے محتاج ہو طرف کھانے کے مگر جسکو کھلاؤں میں یعنی اور فراخ کروں اسپر رزق اور بے پروا کروں اسکو پس مانگو کھانا مجھسے کھلاؤنگا میں تمکو اے بندو میرے سب ننگے ہو یعنی محتاج ہو ستر عورت اور لباس کے مگر جسکو پہنا دوں میں پس مانگو مجھسے لباس پہناؤنگا میں تمکو اے بندو میرے تحقیق تم خطا کرتے ہو رات اور دن اور میں بخشتا ہوں گناہ سب پس بخشش مانگو مجھسے بخشونگا میں تمکو اے بندو میرے تحقیق تم ہرگز نہ پہنچو گے میرے ضرر کو تاکہ پہنچا سکو مجھکو اور ہرگز نہ پہنچو گے نفع میری کو تاکہ نفع پہنچا سکو مجھکو یعنے گناہ کرنے سے ورنہ گناہ ہے عبادت میں کچھ نقصان نہیں اور طاعت کرنے سے کچھ فائدہ نہیں بلکہ نقصان و فائدہ تمہارے ہی لیے ہے چنانچہ آگے تفصیل سے فرمایا اسکو اے بندو میرے اگر تحقیق اگلے تمہارے اور پچھلے تمہارے اور آدمی تمہارے اور جن تمہارے سب متقی ہوں اوپر بہت پرہیزگار دل ایک شخص کے تم میں سے نہ زیادہ کرے یہ میرے ملک میں کچھ یعنے اگر تم نہایت پرہیزگار یعنے جیسے حضرت ہیں ہو جاؤ تو ہمارے ملک میں کچھ زیادتی نہیں ہوتی اے بندو میرے اگر تحقیق اگلے تمہارے اور پچھلے اور آدمی تمہارے اور جن تمہارے سب فاجر ہوں اوپر بدترین دل ایک شخص کے تم میں سے یعنے مانند شیطان کے ہو جاؤ تو نہ ناقص کرے میرے ملک میں سے کسی چیز کو اے بندو اگر اگلے تمہارے اور پچھلے تمہارے اور آدمی تمہارے اور جن تمہارے کھڑے ہوں ایک مقام میں پھر مانگیں مجھسے پس دوں میں ہر آدمی کو موافق مانگنے اسکے کے یعنی کہ ایک ہی وقت اور ایک ہی مکان میں نہ گھٹا دے وہ دینا اس چیز سے کہ نزدیک میرے ہے مگر جیسے گھٹاتی ہے سوئی یعنی پانی کو جس وقت کہ ڈالی جاوے دریا میں اے بندو میرے سوا اسکے نہیں کہ اعمال تمہارے یاد رکھتا ہوں اور لکھتا ہوں تمہیں پھر پورا دونگا میں تمکو بدلا انکا یعنی کہ پاوے بھلائی یعنی توفیق نیک پروردگار کی طرف سے پاوے اور عمل خیر کرے پس چاہیے کہ تعریف کرے اللہ کی اور جو پاوے سوائے بھلائی کے یعنے برائی پس ملامت کرے مگر نفس اپنے کو یعنی اس لیے کہ صادر ہوئی اسکے نفس سے نقل کی یہ مسلم نے ف سب تم گمراہ ہو یعنی ہر کمال اور سعادت سے اور بیرہ ہو مگر جسکو میں ہدایت کروں اور جو یہ کہ اگر چھوڑ دے جاویں لوگ اپنی حالت پر کہ انکی طبیعت میں ہے گمراہ ہوں لیکن میں ہدایت کرتا ہوں بعض کو

اور یہی معنی ہیں اس قول صلی اللہ علیہ وسلم کے اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْخَلْقَ فِیْ ظُلْمَۃٍ ثُمَّ رَشَّ عَلَیْہِمْ مِنْ نُّوْرِہٖ اور یہ منافی نہیں ہے ساتھ اس حدیث کے کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُّوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ اسلیے کہ مراد فطرت سے توحید ہے اور مراد ضلالت سے نہ جاننا ہے تفصیل احکام ایمان کے کو اور حدود اسلام کے کو اور بخشتا ہوں گناہ بیچ ساتھ توبہ و حقیقت کے یعنی اور امید ہے کہ سوائے شرک کے بخشتا ہوں اگر چاہتا ہوں اور کہا طیبی نے کہ گمراہی کا محصول مقابل اعتقاد کے نہیں حق کے نزدیک بلکہ وہ کالعدم ہے اسلیے کہ انکے ساتھ مشابہت دی ہے ساتھ خزانوں کی کہ کیا یاد دلایا ہے اور کہا ابن ملک نے کہا گیا ہے کہ یہ قبیل از قبیل فرض و تقدیر کے ہے یعنی اگر فرض کریں پس نقصان اللہ کے خزانوں میں تو مانند سوئی کے ہے ع وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ یَسْاَلُ فَاَتٰی رَاہِبًا فَسَاَلَہٗ فَقَالَ لَہٗ تَوْبَۃٌ قَالَ لَا فَقَتَلَہٗ وَجَعَلَ یَسْاَلُ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ اِئْتِ قَرْیَۃَ کَذَا وَکَذَا فَاَدْرَکَہُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِہٖ نَحْوَہَا فَاخْتَصَمَتْ فِیْہِ مَلٰٓئِکَۃُ الرَّحْمَۃِ وَمَلٰٓئِکَۃُ الْعَذَابِ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلٰی ہٰذِہٖ اَنْ تَقَرَّبِیْ وَاِلٰی ہٰذِہٖ اَنْ تَبَاعَدِیْ فَقَالَ قِیْسُوْا مَا بَیْنَہُمَا فَوُجِدَ اِلٰی ہٰذِہٖ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تھا بیچ بنی اسرائیل کے ایک شخص کہ مارے ایک کم سو آدمی اسنے پھر نکلا پوچھتا تھا لوگوں سے حال قبول ہونے توبہ کا پس آیا ایک عابد کے پاس اور پوچھا اس سے پس کہا کیا ہے واسطے اسکے یعنی اس قتل کے یا واسطے اس کام کرنے والے کے یعنی میرے لیے توبہ یعنی قبول ہونے یا نہیں کہا اسنے کہ نہیں ہے پس مار ڈالا اس شخص نے اس عابد زاہد کو پس اور شروع کیا پوچھنا پس کہا اسکو ایک شخص نے جا تو بستی فلانی اور فلانی میں یعنے نام اسکا لیا اور صفت اسکا بیان کیا کہ وہ خوب بستی ہے کہ اسمیں ایک عالم رہتا ہے فتوی دیگا تجکو قبول ہونے توبہ تیری کا پس آئی اسکو موت یعنی جب اُس بستی کی طرف روانہ ہوا اور قریب آدھی راہ کے پہنچا تو معلوم ہوئی اسکو علامت مرنے کی پس جھکایا اسنے سینہ اپنا طرف اس بستی کے پس جھگڑے بیچ قبض کرنے روح اسکی کے فرشتے رحمت کے اور فرشتے عذاب کے پس حکم کیا اللہ تعالی نے اس بستی کو کہ چلا تھا طرف اسکے توبہ کے لیے یہ کہ نزدیک ہو جا تو بطرف میت کے اور حکم کیا طرف اس بستی کے کہ راہب کو اسمیں مار کر چلا تھا یہ کہ دور ہو جا میت سے پھر فرمایا اللہ تعالی نے یعنی ان فرشتوں کو کہ ناپو تم درمیان دونوں بستیوں کے یعنے جس بستی سے نزدیک ہوگا اسی کے فرشتوں کے حوالے ہوگا پس پایا گیا طرف اس بستی کے کہ چلا تھا اسکے طرف نزدیک ایک بالشت پس بخشش کیگئی واسطے اسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جھگڑے بیچ قبض کرنے روح اسکی کے حضرت ملائکہ اور کہا ابن ملک نے کہ یعنے کہا ملائکہ رحمت کے نے کہ ہم لیجاویں اسکو طرف رحمت کے اسلیے کہ یہ تائب تھا بسبب توجہ ہونے کے طرف اس بستی کے توبہ کے لیے اور کہا ملائکہ عذاب نے کہ ہم لیجاوینگے اسکو طرف عذاب کے اسلیے کہ مار ڈالے اسنے سو آدمیوں کو اور نہیں توبہ کی ابتک اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر فراخ ہونے رحمت اللہ تعالی کے طالب توبہ کے لیے اور کہا طیبی نے کہ جب راضی ہوتا ہے اللہ تعالی اپنے بندے سے راضی کر دیتا ہے اس سے دشمنوں اسکے کو اور یہ حدیث میں رغبت دلاتی توبہ پر اور منع کیا لوگوں کو نا امید ہونے سے ع وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَہَبَ اللّٰہُ بِکُمْ وَلَجَآءَ بِقَوْمٍ یُّذْنِبُوْنَ فَیَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰہَ فَیَغْفِرُ لَہُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے اگر نہ گناہ کرو تم البتہ لیجاوے اللہ تمکو اور البتہ لاوے ایک قوم کو کہ گناہ کریں پھر بخشش مانگیں اللہ سے پس بخشے اللہ انکو نقل کی یہ مسلم نے ف مقصود بیان کرنا ہے مغفرت اور رحمت اللہ تعالی کا ہے کہ وہ ایسا بخشنے والا ہے واسطے ظاہر کرنے معنی اسم غفور کے تاکہ توبہ کرنے میں رغبت کریں اور مقصود گناہ پر رغبت دلانی نہیں ہے اسلیے کہ اس سے منع کیا ہے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلیے بھیجا ہے کہ منع کریں ہم کو ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یبسط یدہ باللیل لیتوب مسیء النہار ویبسط یدہ بالنہار لیتوب مسیء اللیل حتی تطلع الشمس من مغربہا رواہ مسلم اور روایت ہے ابو موسیٰ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ پھیلاتا ہے ہاتھ اپنا رات کو تاکہ توبہ کرے گناہ کرنے والا دن کا اور پھیلاتا ہے ہاتھ اپنا دن کو تاکہ توبہ کرے گناہ کرنے والا رات کا یہاں تک کہ نکلے آفتاب مغرب کی طرف سے نقل کی یہ مسلم نے ف پھیلانا ہاتھ کا کنایہ ہے طلب کرنے سے اسلئے کہ عادت ہے لوگوں کی کہ جب کسی سے کچھ مانگتے ہیں تو ہاتھ پھیلاتے ہیں یا اسکے آگے لیں معنی یہ ہیں کہ بلاتا ہے گنہگاروں کو توبہ کی طرف اور بعضوں نے کہا کہ کنایہ ہے دست مغفرت و رحمت سے اور یہاں تک کہ نکلے آفتاب یعنی جب طلوع ہوگا آفتاب مغرب کی طرف سے تو دروازہ توبہ کا بند ہو جاویگا پھر کسی کی توبہ نہیں قبول ہونے کی ہے **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا اعترف ثم تاب تاب اللہ علیہ متفق علیہ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جب اقرار کرتا ہے یعنی اپنے گناہ کا پھر توبہ کرتا ہے قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ توبہ اسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تاب قبل ان تطلع الشمس من مغربہا تاب اللہ علیہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو توبہ کرے پہلے نکلنے آفتاب کے مغرب کی طرف سے قبول کریگا اللہ تعالیٰ توبہ اسکی نقل کی یہ مسلم نے ف کہا طیبی نے کہ یہ حد ہے قبول ہونے توبہ کی کہ پہلے نکلنے آفتاب کے مغرب کی طرف سے توبہ قبول ہوتی ہے بعد اس کے نہ ہوگی اور ایک حد اسکی اور ہے کہ پہلے اس سے ہو جو کہ توبہ کرے حالت غرغرہ کے تو بھی نہیں قبول ہوتی ہے **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اشد فرحا بتوبۃ عبدہ حین یتوب الیہ من احدکم کان علی راحلتہ بارض فلاۃ فانفلتت منہ وعلیہا طعامہ وشرابہ فایس منہا فاتی شجرۃ فاضطجع فی ظلہا قد ایس من راحلتہ فبینا ہو کذلک اذ ہو بہا قائمۃ عندہ فاخذ بخطامہا ثم قال من شدۃ الفرح اللہم انت عبدی وانا ربک اخطا من شدۃ الفرح رواہ مسلم اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے ساتھ توبہ کرنے بندے اپنے کے جس وقت کہ توبہ کرتا ہے طرف اسکے نسبت ایک تمہارے کے کہ ہو سواری پر اپنی بیچ زمین جنگل کے پھر بھاگ جاوے سواری اسکی اور اس پر تھا کھانا اور پینا اسکا پس نا امید ہو گیا وہ بعد ڈھونڈنے اور تلاش کرنے کے پھر آیا ایک درخت کے پاس پس لیٹ رہا اسکے سایہ میں نا امید ہو کر اپنی سواری سے پس اس وقت کہ وہ تھا لیٹا ہوا ناگہاں دیکھا کہ ناگاہ سواری کھڑی ہے نزدیک اسکے پس پکڑی مہار اسکی پھر کہا مارے نہایت خوشی کے یا الٰہی تو ہی بندہ میرا اور میں ہوں رب تیرا چوک گیا مارے زیادتی خوشی کے نقل کی یہ مسلم نے ف کہنا یہ تھا کہ تو ہے میرا رب اور میں ہوں بندہ تیرا بسبب نہایت خوشی کے مدہوش ہو کر کہنے لگا برعکس اسکے کہ تو بندہ میرا اور میں ہوں رب تیرا مقصود بیان کرنا اسکا ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں کی توبہ سے نہایت راضی ہوتا ہے اور توبہ قبول کرتا ہے اسکو مشابہت دی اس شخص کی خوشی کے ساتھ کہ گم ہوئی سواری اسکی جنگل میں پانی ہے **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عبدا اذنب ذنبا فقال رب اذنبت فاغفرہ فقال ربہ اعلم عبدی ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ بہ غفرت لعبدی ثم مکث ما شاء اللہ ثم اذنب ذنبا فقال رب اذنبت ذنبا فاغفرہ فقال اعلم عبدی ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ بہ غفرت لعبدی ثم مکث ما شاء اللہ ثم اذنب ذنبا قال رب اذنبت ذنبا آخر فاغفر لی فقال اعلم عبدی ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ بہ غفرت لعبدی فلیفعل ما شاء متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ایک بندہ نے

میں سے یا اگلی امتوں میں سے کیا گناہ پھر کہا اے پروردگار میرے گناہ کیا میں نے پس بخش میرے گناہ کو پس فرمایا پروردگار اسکے نے اپنے فرشتوں سے
کیا جانا بندے میرے نے تحقیق اسکے لیے پروردگار ہے بخشتا ہے گناہوں کو یعنی جب چاہتا ہے جسکے لیے چاہتا ہے اور پکڑتا ہے ساتھ گناہوں کے یعنی جب
چاہتا ہے جسکے لیے چاہتا ہے بخشا میں نے بندے اپنے کو پھر ٹھہر رہا گناہ کرنے سے ایک مدت تک کہ چاہا اللہ نے پھر کیا گناہ اور کہا اے پروردگار میرے
کیا میں نے گناہ پس بخش اسکو پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے کیا جانا بندے میرے نے تحقیق اسکے لیے پروردگار ہے بخشتا ہے گناہ اور پکڑتا ہے ساتھ اسکے بخشا
میں نے بندے اپنے کو پھر ٹھہرا بندہ اس مدت تک کہ چاہا اللہ نے پھر کیا گناہ اور کہا اے پروردگار میرے کیا میں نے گناہ اور بخش اسکو واسطے میرے پس
فرمایا کیا جانا بندے میرے نے تحقیق واسطے اسکے پروردگار ہے بخشتا ہے گناہ اور پکڑتا ہے ساتھ اسکے بخشا میں نے بندے اپنے کو پس چاہیے کرے جو چاہے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کرے جو چاہے یعنی جب تک استغفار کرتا رہے حاصل یہ کہ جب تک گناہ کرتا رہیگا اور استغفار کرتا رہیگا بخشا جائیگا
گناہ اسکے مقصود بیان کرنا فضیلت استغفار کا ہے اور تاثیر اسکی کا بخشش گناہوں میں نہ امر ساتھ گناہ کے **وَعَنْ جُنْدُبٍ**
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ لَا یَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَتَاَلّٰی
عَلَیَّ اَنِّیْ لَا اَغْفِرُ لِفُلَانٍ فَاِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ اَوْ كَمَا قَالَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جندب سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے حدیث بیان فرمائی کہ ایک شخص نے پہلی امت میں سے یا اگلی امتوں میں سے کہا قسم ہے خدا کی نہیں بخشے گا اللہ فلانے کو اور
حدیث بیان فرمائی حضرت نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کون شخص ہے کہ قسم کھاتا ہے مجھ پر یہ کہ نہ بخشوں گا فلانے کو پس تحقیق میں نے بخشا فلانے کو اور
نابود کیا عمل تیرا یا مانند اسکے کہا نقل کی یہ مسلم نے **ف** کوئی شخص گناہ بہت کرتا تھا اسکو کسی نے کہا نہ بخشے گا اللہ فلانے کو اللہ نہیں بخشنے کا کسی یہ بات
اسلیے کہ اسکو بہت گنہگار سمجھا اور اپنے کو اچھا جانا جیسے کہ عادت ہوتی ہے بعضے جاہل صوفیوں سے اور نابود کیا عمل تیرا یعنی باطل اور بے ثواب کیا
میں نے اور نیز یہ حاصل ہے کہ اس قسم کھانے والے نے جو یقین کیا تھا اسکے نہ بخشے جانے کا اسپر عذاب ہوا اور وہ بخشا گیا پس جائز نہیں ہے کسی کو قطع
دوزخی یا جنتی ہونے کا مگر جسکے حق میں نص وارد ہوئی ہے مضائقہ نہیں اسکو کہنا ہے **وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ
مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ
قَالَ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ یَوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ یُّمْسِیَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّیْلِ وَهُوَ
مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ یُّصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے شداد بن اوس سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے افضل استغفار یہ ہے کہ کہے تو یا الٰہی تو ہی ہے پروردگار میرا نہیں کوئی معبود مگر تو پیدا کیا تو نے مجھکو اور میں بندہ تیرا ہوں اور میں
تیرے عہد پر ہوں یعنی مستقیم ہوں اوپر وفا کرنے عہد میثاق کے اور تیرے وعدے پر ہوں یعنی یقین کرنے والا ہوں ساتھ وعدے تیرے کے کہ
حشر کریگا اور ثواب دیگا اسکے کا جو کیا ہے ہر ایک ساتھ طاقت اپنی کے پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے برائی اس چیز کے سے کہ کی میں نے اقرار کرتا ہوں میں واسطے تیرے ساتھ
نعمتوں تیری کے کہ مجھ پر ہیں اور اقرار کرتا ہوں میں ساتھ گناہوں اپنے کے پس بخش مجھکو پس تحقیق نہیں بخشتا گناہوں کو مگر تو فرمایا حضرت نے جو شخص کہے
یہ دن میں خوب یقین کر کر مضمون اسکے پر پھر مرے اسی دن پہلے شام ہونے کے پس وہ بہشتیوں میں سے ہے اور جو کوئی پڑھے یہ الفاظ رات کو اور وہ
یقین کرنے والا ہو ساتھ مضمون ان الفاظ کے پھر مرے پہلے صبح سے پس وہ بہشتیوں میں سے ہے نقل کی یہ بخاری نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ**
۱۲ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِیْ وَرَجَوْتَنِیْ غَفَرْتُ لَكَ

علیٰ ما کان فیک ولا ابالی یا ابن اٰدم لو بلغت ذنوبک عنان السماء ثم استغفرتنی غفرت لک ولا ابالی یا ابن اٰدم انک لو لقیتنی بقراب الارض خطایا ثم لقیتنی لا تشرک بی شیئا لاتیتک بقرابہا مغفرۃ رواہ الترمذی ورواہ احمد والدارمی عن ابی ذر وقال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب۔ روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اے بیٹے آدم کے تحقیق جب تک تو دعا مانگے گا مجھ سے بخشش گناہوں کی اور امید رکھے گا بخشنے کی بخشوں گا میں تجھ کو جس حال پر ہو تو اور نہیں پروا رکھتا میں اے بیٹے آدم کے اگر پہنچیں گناہ تیرے بلندی آسمان تک پھر بخشش مانگے مجھ سے بخشوں میں تجھ کو اور نہیں پروا رکھتا میں اے بیٹے آدم کے اگر آوے تو میرے پاس ساتھ بھری زمین خطاؤں کے پھر ملے مجھ سے اس حال میں کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ میرے کسی کو البتہ آؤں میں تیرے پاس ساتھ بھری ہوئی بخشش کے روایت کی یہ ترمذی نے اور نقل کی احمد اور دارمی نے ابی ذر سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے **وعن ابن عباس** عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال اللہ تعالیٰ من علم انی ذو قدرۃ علی مغفرۃ الذنوب غفرت لہ ولا ابالی ما لم یشرک بی شیئا رواہ فی شرح السنۃ۔ روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس شخص نے جانا کہ میں صاحب قدرت ہوں اوپر بخشنے گناہوں کے بخشتا ہوں واسطے اس کے اور نہیں پروا کرتا میں جب تک نہ شریک کرے ساتھ میرے کسی کو نقل کی یہ شرح السنہ میں ف دلالت کرتی ہے یہ حدیث اس پر کہ جاننا بندہ کا اس کو کہ اللہ قادر ہے مغفرت گناہوں پر سبب مغفرت کا اس کے ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ بخشتا ہے گناہ اس کے کہ بخشنے کی امید رکھتا ہے اس سے اور جو کوئی امید رکھتا ہے کرم سے اس کے محروم نہیں کرتا اس کو اور یہی حدیث انا عند ظن عبدی بی نے سمجھا ہے اور ہمارے عبادت کی سفیان ثوری کی یہ کہ سفیان نے حاضر کے لیا گمان کرتا ہوں کہ بخشے گا اللہ مجھ کو گناہ میرے اگر ڈالا جاوے اور ماں باپ میں حساب اللہ کا اختیار دیں کہ تیرے حساب یا ماں باپ کے تو اللہ ہی کو میں اختیار کروں واسطے کہ اللہ زیادہ بہتر ہے ماں باپ سے پس اس میں کمال امید اور مغفرت کی ہے وہ ارحم الراحمین ہے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لزم الاستغفار جعل اللہ لہ من کل ضیق مخرجا ومن کل ہم فرجا ورزقہ من حیث لا یحتسب رواہ احمد وابو داؤد وابن ماجہ۔ روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لازم پکڑے استغفار کو کرتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اس کے ہر تنگی سے راہ نکلنے کی اور ہر غم سے خلاصی اور روزی دیتا ہے اس کو جہاں سے گمان نہیں کرتا روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف لازم کرے یعنی ہمیشہ کرے استغفار کو اور جب کوئی گناہ ظاہر ہو بعد اس کے استغفار کرے اسی واسطے فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے طوبیٰ لمن وجد فی صحیفتہ استغفارا کثیرا ... واستغفار کو لازم پکڑا اور ہمیشہ کیا اللہ اس کے ہر کام کو آسان کرتا ہے اور ... بیشک تقویٰ کی ... ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ ... اور استغفار کی ... استغفروا ربکم انہ کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا ... سے ایک شخص نے شکوہ کیا ... استغفار کیا ... ایک نے شکوہ کیا ... اور دوسرے نے ... شکوہ کیا ... استغفار کر ... فرمایا ... اور آیت ... استغفروا ربکم ... جواب میں ... **وعن ابی بکر الصدیق** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اصر من استغفر وان عاد فی الیوم سبعین مرۃ ... کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں اصرار کیا گناہ پر اس شخص نے

استغفار کی اگرچہ وہ ایک دن میں ستر بار پھر اسی گناہ کو کرے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف اصرار دوام گناہ پر ہے یا ہر گناہ صغیرہ پر کبیرہ ہو جاتا ہے اور اصرار کبیرہ پر کفر تک پہنچا دیتا ہے پس جو کوئی استغفار کرتا ہے اور شرمندہ ہوتا ہے گناہ پر خواہ صغیرہ ہو یا کبیرہ وہ خارج ہوتا ہے حد اصرار سے کہ مصر وہی شخص ہے جو تائب نہ ہو اور نادم نہ ہووے۔ **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل بني ادم خطاء وخير الخطائين التوابون رواه الترمذي وابن ماجة والدارمي روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بنی آدم خطا کار ہے سوا انبیاء علیہم السلام کہ اس لیے کہ وہ معصوم ہیں خطا سے اور بہترین خطا کرنے والوں کے توبہ کرنے والے ہیں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے۔ **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان المؤمن اذا اذنب كانت نكتة سوداء في قلبه فان تاب واستغفر صقل قلبه وان زاد زادت حتى تعلو قلبه فذلكم الران الذي ذكر الله تعالى كلا بل ران على قلوبهم ما كانوا يكسبون رواه احمد والترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح روایت ہے ابی ہریرۃ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مومن جب گناہ کرتا ہے ہوتا ہے ایک نقطہ سیاہ اسکے دل میں پھر اگر توبہ کرتا ہے اور طلب بخشش کی کرتا ہے صاف کیا جاتا ہے دل اسکا اور اگر زیادہ کیا گناہ زیادہ ہوتا ہے وہ نقطہ یہاں تک کہ چھا جاتا ہے اسکے دل پر پس یہی ہے ران یعنی زنگ کہ ذکر کیا اللہ تعالی نے اس آیت میں ہرگز نہیں بلکہ زنگ پکڑ گیا ہے انکے دلوں پر بسبب اس چیز کے کہ تھے کرتے یہاں تک کہ نہیں باقی رہتی تمیز خیر و شر کی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ف چھا جاتا ہے یعنی احاطہ کر لیتا ہے پورے دل کو پس اندھا ہو جاتا ہے روشنائی اسکی سے پس نہیں دیکھتا کوئی چیز علم میں سے […] اور شکوں سے اور جاتی رہتی ہے شفقت و رحمت […] ثابت ہوتے ہیں انکے دل میں آثار ظلم اور فسق کے اور جرأت کرتا ہے گناہ پر۔ **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يقبل توبة العبد ما لم يغرغر رواه الترمذي وابن ماجة روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی قبول کرتا ہے توبہ بندے کی جب تک کہ نہیں غرغرہ لگتا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف جب تک غرغرہ نہیں لگتا یعنی جب تک یقین نہیں ہوتا موت کا توبہ مقبول ہے اور جب یقین ہو موت کا تو نہیں قبول اور ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مطلق توبہ وقت مرنے کے نہیں درست خواہ توبہ کفر کرے خواہ گناہ سے اور ظاہر آیت لیست التوبۃ […] سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ توبہ گناہوں سے صحیح ہے […] یاس کا […] مقبول ہوا اور توبہ یاس کی مقبول ہے اور کہا طیبی نے کہ […] گناہوں سے توبہ کرنیکا ہے اور اگر کسی کے حق […] ایسی حالت میں تو صحیح ہے۔ **وعن** ابی سعید قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشيطان قال وعزتك يا رب لا ابرح اغوي عبادك ما دامت ارواحهم في اجسادهم فقال الرب عز وجل وعزتي وجلالي وارتفاع مكاني لا ازال اغفر لهم ما استغفروني رواه احمد روایت ہے ابو سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان نے عرض کیا پروردگار سے قسم تیری عزت کی اے رب میرے ہمیشہ گمراہ کرتا رہوں گا تیرے بندوں کو جب تک ارواح انکی بدنوں میں ہیں پس فرمایا پروردگار عز و جل نے قسم ہے اپنی عزت اور بزرگی کی اور بلندی مرتبہ اپنے کی کہ ہمیشہ بخشتا رہوں گا میں انکو جب تک کہ بخشش مانگتے رہیں مجھ سے نقل کی یہ احمد نے۔ **وعن** صفوان بن عسال قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى جعل بالمغرب بابا عرضه مسيرة سبعين عاما للتوبة لا يغلق ما لم تطلع الشمس من قبله وذلك قول الله تعالى يوم يأتي بعض آيات ربك لا ينفع نفسا ايمانها لم تكن امنت من قبل رواه الترمذي وابن ماجة روایت ہے صفوان بن عسال سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی نے

جانب مغرب کے ایک دروازہ توبہ کے لیے کہ عرض اسکا مسافت ستر برس کی ہے نہیں بند کیا جاویگا یہاں تک کہ نکلے آفتاب جانب مغرب سے اور یہ نہیں طلوع ہونا آفتاب کا مغرب کی طرف سے مانع ہے قبول توبہ کا سو یہی معنی ہیں اللہ تعالیٰ کے اس قول کے اس دن کہ آویگے بعضی نشانیاں پروردگار تیرے کا نہیں نفع دیگا کسی جی کو ایمان اسکا ایسی جان کو نہ تھی ایمان لائی پہلے سے یعنی پہلے آنے بعضی نشانیوں کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف توبہ کے لیے بیٹھ کھلا ہونا توبہ کے قبول ہونے کے لیے یا علامت ہے واسطے صحت توبہ اور قبول توبہ کے حاصل یہ کہ لوگوں کے لیے دروازہ توبہ کا کھلا ہوا ہے جب تک کہ آفتاب مغرب کی طرف سے نہیں نکلے جب ادھر سے نکلیگا تو دروازہ توبہ کا بند ہو جاویگا پس نہیں قبول ہوویگا ایمان اور نہ توبہ گناہ سے اور اس دن کہ آویگے بعضی نشانیاں یعنی ظاہر ہونگی بعضی نشانیاں رب تیرے جبکہ قریب ہوگی قیامت کہ وہ نشانی طلوع ہونا آفتاب کا ہے مغرب سے اور باقی آیت یہ ہے او کسبت فی ایمانہا خیرا یعنی یا نہ تھی جان کہ کسی حالت ایمان میں کی ہو بھلائی یعنی توبہ نفع دیگی اسکو توبہ حاصل آیت کا یہ کہ جس دن آفتاب مغرب کی جانب سے نکلیگا تو جو کوئی پہلے اس کے ایمان نہ لایا ہوگا یا ایمان لایا ہوگا لیکن گناہوں سے توبہ نہ کی ہوگی تو اسکا ایمان اور توبہ اس دن نہ نفع دیگی ع وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتّٰى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے معاویہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں موقوف ہوگی ہجرت یعنی گناہوں سے طرف توبہ کے یہاں تک کہ موقوف ہو توبہ اور نہیں موقوف ہوگی توبہ یہاں تک کہ نکلے آفتاب مغرب کی طرف سے نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد اور دارمی نے ف یعنی جب تک کہ توبہ موقوف نہیں ہوتی یعنی قبول ہوتی ہے تب تک گناہوں سے آدمی پاک ہو سکتا ہے اور جب توبہ موقوف ہوگی گناہوں سے نہیں پاک ہو سکیگا اور توبہ جب موقوف ہوگی کہ آفتاب مغرب سے نکلے گا حاصل یہ کہ جب تک آفتاب مغرب سے نہیں نکلتا توبہ کر کر پاک ہو سکتا ہے اور جب ادھر سے نکلیگا تو توبہ سے نہیں پاک ہونے کا ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلَيْنِ كَانَا فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مُتَحَابَّيْنِ اَحَدُهُمَا مُجْتَهِدٌ فِي الْعِبَادَةِ وَالْاٰخَرُ يَقُوْلُ مُذْنِبٌ فَجَعَلَ يَقُوْلُ اَقْصِرْ عَمَّا اَنْتَ فِيْهِ فَيَقُوْلُ خَلِّنِيْ وَرَبِّيْ حَتّٰى وَجَدَهُ يَوْمًا عَلٰى ذَنْبٍ اسْتَعْظَمَهُ فَقَالَ اَقْصِرْ فَقَالَ خَلِّنِيْ وَرَبِّيْ اَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيْبًا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ اَبَدًا وَلَا يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ فَبَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهِمَا مَلَكًا فَقَبَضَ اَرْوَاحَهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَهُ فَقَالَ لِلْمُذْنِبِ اُدْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِيْ وَقَالَ لِلْاٰخَرِ اَتَسْتَطِيْعُ اَنْ تَحْظُرَ عَلٰى عَبْدِيْ رَحْمَتِيْ فَقَالَ لَا يَا رَبِّ قَالَ اذْهَبُوْا بِهِ اِلَى النَّارِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دو شخص تھے بنی اسرائیل میں آپس میں دوست ایک ان میں بہت محنت کرنیوالا تھا بندگی کرنے میں اور دوسرا کہتا تھا کہ میں گنہگار ہوں یعنی اقرار کرتا تھا اپنے گناہ کا پس شروع کیا عبادت کرنے والے نے کہتا تھا گنہگار کو باز آ اس چیز سے کہ تو اس میں ہے یعنی گناہ سے پس کہتا گنہگار چھوڑ دے مجھکو ساتھ پروردگار میرے کے یعنی چھوڑ دے مجھکو یہاں تک کہ پایا اس عابد نے اسکو ایک دن اوپر ایک گناہ کے کہ بڑا جانا اسکو پس کہا باز آ پس کہا گنہگار نے چھوڑ دے مجھکو ساتھ پروردگار میرے کے کیا بھیجا گیا ہے تو مجھ پر نگہبان پس کہا عبادت کرنے والے نے قسم ہے خدا کی نہیں بخشیگا اللہ تجھکو کبھی اور نہ داخل کریگا تجھکو بہشت میں پس بھیجا اللہ تعالیٰ نے طرف ان دونوں کے فرشتہ پس قبض کیں ارواح ان دونوں کی پس اکٹھی ہوئی ہر دونوں یعنی ارواح ان کی نزدیک اللہ تعالیٰ کے یعنی بہشت میں یا عرش کے نیچے پس فرمایا گنہگار کو داخل ہو بہشت میں ساتھ رحمت میری کے اور فرمایا دوسرے کو کہ کیا طاقت رکھتا ہے تو یہ کہ محروم کرے بندہ میرے کو رحمت میری سے پس کہا اس نے کہ نہیں طاقت رکھتا میں اے پروردگار میرے فرمایا پروردگار نے فرشتوں کو یعنی جو کہ دوزخ پر متعین ہیں کہ لیجاؤ اسکو طرف دوزخ کے نقل کی یہ احمد نے ف اس شخص نے عجب و افتخار کیا اپنے عمل پر اور حقیر جانا اس گنہگار کو اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نہیں بخشیگا تجھکو مستحق عذاب کا ہوا معلوم ہوا کہ کسی بزرگ نے گناہ کو باعث ہونا ذلیل و حقیر جاننے کا اپنے تئیں بہتر ہے اس طاعت سے کہ لازم کرے عجب و تکبر کو ع وَعَنْ اَسْمَاءَ

بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا وَلَا يُبَالِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ يَقُوْلُ بَدَلَ يَقْرَأُ اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید کی سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے یہ آیت اے بندو میرے کہ زیادتی کی ہے نفس اپنے پر یعنے بسبب گناہ کرنے کے ناامید مت ہو رحمت خدا کی سے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ بخشتا ہے گناہ سب اور نہیں پروا رکھتا کسی کی روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے اور شرح السنہ میں یقول بدل یقرأ کا ہے یعنی بجائے یقرأ کے یقول ہے یعنی بخشتا ہے گناہ یعنی کافرون کے ساتھ توبہ کی اور مومنون کے ساتھ توبہ اور بغیر توبہ کے بھی بخشتا ہے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ اِلَّا اللَّمَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا وَاَيُّ عَبْدٍ لَّكَ لَا اَلَمَّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے الا اللمم کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر بخشے تو یا الٰہی تو بخشے بڑے گناہ اور کونسا بندہ تیرا کہ جسنے نہیں کیے چھوٹے گناہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ف ساری آیت یون ہے وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ یعنے جو لوگ کہ بچتے رہتے ہیں بڑے گناہوں سے اور بے حیائیوں سے سوائے چھوٹے گناہوں کے تحقیق پروردگار تیرا فراخ کرنے والا ہے مغفرت کا پس اس آیت میں لمم سے چھوٹے گناہ مراد ہیں کہ اسی حضرت نے بطور سند کے شعر مذکور پڑھا اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مومن خالی نہیں ہے چھوٹے گناہوں سے اور حاصل یہ کہ شان فضل تیرا ایسا ہے کہ اگر چاہے تو بخشے کبیرہ گناہوں کو چہ جائیکہ چھوٹوں کی اور کیا حقیقت ہے اور کونسا بندہ تیرا کہ چھوٹے گناہ نہیں کرتا اور تو نہیں بخشتا بلکہ چھوٹے تو بخشتا ہے انکو سبب نیکیوں کے اور یہ شعر امیہ بن ابی الصلت کا ہے کہ ایام جاہلیت کے شاعروں میں سے ہے بہت عبادت کرتا تھا اس وقت میں اور ایمان رکھتا تھا قیامت پر پایا زمانہ اسلام کا لیکن مسلمان نہیں ہوا اور وہ شعر حکمت آمیز کہتا تھا اسلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکے شعر سنتے تھے اور خود بھی کبھی پڑھتے تھے ۔

وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَسَلُوْنِي الْهُدٰى اَهْدِكُمْ وَكُلُّكُمْ فُقَرَاءُ اِلَّا مَنْ اَغْنَيْتُ فَسَلُوْنِيْ اَرْزُقْكُمْ وَكُلُّكُمْ مُذْنِبٌ اِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ اَنِّيْ ذُوْ قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِيْ غَفَرْتُ لَهٗ وَلَا اُبَالِيْ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِيْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَشْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِيْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْكُمْ مَا بَلَغَتْ اُمْنِيَّتُهٗ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مِّنْكُمْ مَا سَاَلَ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ اِلَّا كَمَا لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَغَمَسَ فِيْهِ اِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا ذٰلِكَ بِاَنِّيْ جَوَادٌ مَّاجِدٌ اَفْعَلُ مَا اُرِيْدُ عَطَائِيْ كَلَامٌ وَعَذَابِيْ كَلَامٌ اِنَّمَا اَمْرِيْ لِشَيْءٍ اِذَا اَرَدْتُّهٗ اَنْ اَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اے بندو میرے سب تم گمراہ ہو مگر جسکو ہدایت کی میں نے پس مانگو مجھ سے ہدایت کہ ہدایت کرونگا میں تمکو اور سب تم محتاج ہو یعنی ظاہر یا باطن مگر جسکو غنی کیا میں نے پس مانگو مجھ سے روزی دونگا میں تمکو یعنی حلال اور طیب اور سب تم گنہگار ہو یعنی تقصیر ہے گناہ مگر جسکو بچا لیا میں نے یعنے انبیا پس جو شخص جانتا تم میں سے کہ تحقیق میں مغفرت والا ہون بخشنے پر پس بخشش مانگی مجھ سے بخشونگا میں اسکو یعنی سب گناہ اسکے اور نہیں کچھ پروا رکھتا میں اور اگر اگلے تمہارے اور پچھلے تمہارے اور زندے تمہارے اور مردے تمہارے اور تر تمہارے اور خشک تمہارے یعنی جوان اور بوڑھے یا عالم

تمھارے پاؤں اور جنّ اور گنہگار تمھارے غرضکہ سب مخلوقات جمع ہوں اوپر بہت متقی دل بندے کے میرے بندوں میں سے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں
تو زیادہ کرے یہ یعنی جمع ہونا میرے ملک میں بقدر بازو مچھر کے اور اگر تحقیق اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے اور زندے تمھارے اور مردے تمھارے اور تر تمھارے
اور خشک تمھارے جمع ہوں اوپر بدبخت ترین دل بندے کے میرے بندوں میں سے کہ وہ ابلیس لعین ہے نہ کم کرے یہ میرے ملک میں سے بقدر بازو مچھر کے اور اگر تحقیق
اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے اور زندے تمھارے اور مردے تمھارے اور تر تمھارے اور خشک تمھارے جمع ہوں ایک جگہ میں پھر مانگے ہر آدمی تم میں سے
منتہا کو پہونچے آرزو اسکی یعنی جو حاجت دل میں رکھتا ہو پھر دوں میں ہر مانگنے والے کو تم میں سے جو اسکی تمنا ہے اسکے نہ کم کرے یعنی دینا اور عطا
کرنی ملک میری سے کچھ مگر جیسا کہ اگر ایک تم میں سے گذرے دریا پر پھر ڈالے اسمیں سوئی پھر اٹھاوے اسکو یعنی بالفرض والتقدیر اگر کمی ہو تو اتنی ہو
کہ جتنا پانی سوئی میں لگ جاتا ہو واسطے اسکے کہ ملک میں کمی کا آنا یا نہیں وہ کتنا ہی دے اسکے خزان ہرگز کمی نہیں ہوتی یعنی تمام ہونا یا آرزو کا حاجتوں کا
بسبب اسکے ہے کہ میں بہت غنی ہوں بہت دینے والا کرتا ہوں جو چاہتا ہوں یعنی یہ تمام سخاوت و کرم ساتھ ارادہ اور اختیار میرے کے ہے ارادہ
میرے کو دخل نہیں دینا میرا کلام کرنا ہے اور عذاب میرا کلام کرنا ہے یعنے ایک حکم میں یہ سب کرتا ہوں محتاج اسباب کا نہیں ہوں امر میرا واسطے کسی
چیز کے جس وقت کہ چاہتا ہوں میں یعنی پیدا کرنا اسکا مگر یہ کہتا ہوں میں واسطے اس چیز کو ہو جا پس ہو جاتی ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے
وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَأَ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ فَقَالَ قَالَ رَبُّكُمْ اَنَا اَهْلٌ اَنْ اُتَّقٰى
فَمَنِ اتَّقَانِيْ فَاَنَا اَهْلٌ اَنْ اَغْفِرَ لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہے انسؓ سے نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے یہ کہ انھوں نے پڑھی یہ آیت کہ وہی صاحب ہے تقوے کا اور بخشش کا فرمایا حضرت نے بیچ تفسیر آیت مذکورہ کے کہ فرمایا رب تمھارے نے
کہ میں لائق اسکے ہوں کہ لوگ پرہیز کریں شریک کرنے سے ساتھ میرے پس جو کوئی پرہیز کرتا ہو شریک کرنے سے ساتھ میرے پس میں ہوں لائق اسکے
کہ بخشوں میں اسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** مضمون اس آیت کا مانند مضمون اس آیت کے ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ
يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ یعنے تحقیق اللہ نہیں بخشتا یہ کہ شریک کیا جاوے ساتھ اسکے اور بخشتا ہے سوائے اسکے واسطے جسکے
چاہتا ہے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ يَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ
وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ مِائَةَ مَرَّةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا تحقیق تھے ہم
البتہ گنتے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مجلس میں کہ کہتے سو بار اے پروردگار میرے بخش دے واسطے میرے اور قبول کر توبہ میری
تحقیق تو ہی ہے توبہ قبول کرنے والا بخشنے والا نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے وَعَنْ بِلَالِ بْنِ يَسَارِ بْنِ زَيْدٍ مَوْلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ
اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيَّ الْقَيُّوْمَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ غُفِرَ لَهٗ وَاِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ
لٰكِنَّهٗ عِنْدَ اَبِيْ دَاوٗدَ هِلَالُ بْنُ يَسَارٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت ہے بلال بیٹے یسار بیٹے زید کے
کہ آزاد کیے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا کہا حدیث کی مجھے باپ میرے نے اور نقل کی دادا میرے سے کہ انھوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہے طلب بخشش کی کرتا ہوں میں اللہ سے وہ اللہ کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ زندہ خبرگیری کرنے والا اور توبہ کرتا ہوں
میں طرف اسکے بخشش کیا جاتا ہے واسطے اسکے گرچہ بھاگا ہو لڑائی کفار کی سے کہ کبیرہ گناہ ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے لیکن نزدیک ابی داؤد کے ہلال
بن یسار ہے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **ف** لفظ الحی القیوم کو زبر بھی پڑھا اور پیش بھی لیکن زبر مشہور تر اکثر روایتوں میں ہو اور بہ

استغفار نہایت صدق دل سے نہ ہو پناہ چاہتا ہوں ایسا استغفار کرنے والا گناہ سے اس حال میں کہ مقیم ہو اس گناہ پر مانند ٹھٹھا کرنے والے کے ہوتا
رب اپنے کے ساتھ مانند ہے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ
اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ لَیَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِی الْجَنَّةِ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنّٰی لِیْ هٰذِہٖ فَیَقُوْلُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ رَوَاہُ اَحْمَدُ
روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ عزوجل البتہ بلند کرتا ہے درجہ واسطے بندے نیک بخت کے بہشت میں پس کہتا ہے
بندہ اے میرے رب کہاں سے حاصل ہوا مجھ کو یہ پس فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ حاصل ہوا یہ درجہ بسبب استغفار فرزند تیرے کے واسطے تیرے نقل کیا یہ احمد نے
وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا الْمَیِّتُ فِی الْقَبْرِ اِلَّا کَالْغَرِیْقِ الْمُتَغَوِّثِ یَنْتَظِرُ
دَعْوَةً تَلْحَقُهٗ مِنْ اَبٍ اَوْ اُمٍّ اَوْ اَخٍ اَوْ صَدِیْقٍ فَاِذَا لَحِقَتْهُ کَانَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَیُدْخِلُ عَلٰی اَهْلِ الْقُبُوْرِ
مِنْ دُعَاءِ اَهْلِ الْاَرْضِ اَمْثَالَ الْجِبَالِ وَاِنَّ هَدِیَّةَ الْاَحْیَاءِ اِلَی الْاَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ رَوَاہُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ
اور روایت ہے عبداللہ بن عباس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتا ہے مردہ قبر میں مگر مانند ڈوبنے والے فریاد کرنے والے کے
کہ راہ دیکھتا ہے ایسی دعا کی کہ پہنچے اسکو باپ کی طرف سے یا ماں کی طرف سے یا بھائی کی طرف سے یا دوست کی طرف سے پس جس وقت
کہ پہنچتی ہے دعا اسکو ہوتا ہے پہنچنا دعا کا بہت پیارا طرف اسکے دنیا سے اور دنیا کی چیزوں سے اور تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ پہنچاتا ہے قبر والوں کو
دعا زمین والوں کے مانند پہاڑوں کے یعنی ثواب بڑا اور رحمت اور بخشش اور تحقیق تحفہ زندوں کا طرف مردوں کے استغفار کرنا ہے انکے لیے نقل
کیا بیہقی نے شعب الایمان میں وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طُوْبٰی لِمَنْ وَجَدَ فِیْ صَحِیْفَتِهٖ
اِسْتِغْفَارًا کَثِیْرًا رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَی النَّسَائِیُّ فِیْ عَمَلِ یَوْمٍ وَّلَیْلَةٍ اور روایت ہے عبداللہ بن بسر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے خوشحالی ہے واسطے اس شخص کے کہ پاوے اپنے اعمال نامہ میں استغفار بہت یعنی استغفار مقبول نقل کیا یہ ابن ماجہ نے اور نقل کیا نسائی
نے بیچ کتاب عمل الیوم واللیلۃ کے فقط روایت کی بزار نے انس سے بطریق مرفوع کے کہ نہیں دونوں فرشتے اعمال لکھنے والے اٹھا لیجاتے ہیں اعمال آدمی کے
آسمان پر پھر دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ اول اعمال نامہ میں اور اخیر میں استغفار مگر فرماتا ہے تبارک وتعالیٰ بخشے میں نے واسطے بندے اپنے کے وہ گناہ کہ درمیان
دونوں طرفوں اعمال نامہ کے ہیں حاصل یہ کہ صبح وشام کے استغفار سے بیچ کا سب حال معاف ہوتا ہے وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ اِذَا اَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوْا وَاِذَا اَسَاءُوا اسْتَغْفَرُوْا رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ
الْکَبِیْرِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے یا الٰہی کر مجھکو ان لوگوں میں سے کہ جب نیکی کریں خوش ہوں اور جب برائی کریں
استغفار کریں نقل کیا یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدِیْثَیْنِ
اَحَدُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ عَنْ نَفْسِهٖ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ یَرٰی ذُنُوْبَهٗ کَاَنَّهٗ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ یَخَافُ
اَنْ یَّقَعَ عَلَیْهِ وَاِنَّ الْفَاجِرَ یَرٰی ذُنُوْبَهٗ کَذُبَابٍ مَرَّ عَلٰی اَنْفِهٖ فَقَالَ بِهٖ هٰكَذَا اَیْ بِیَدِهٖ فَذَبَّهٗ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ فِیْ اَرْضٍ دَوِیَّةٍ مَهْلِكَةٍ مَعَهٗ
رَاحِلَتُهٗ عَلَیْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَوَضَعَ رَأْسَهٗ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَیْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهٗ فَطَلَبَهَا حَتّٰی اِذَا اشْتَدَّ
عَلَیْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ اَوْ مَا شَاءَ اللّٰہُ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰی مَكَانِیَ الَّذِیْ کُنْتُ فِیْهِ فَاَنَامُ حَتّٰی اَمُوْتَ فَوَضَعَ رَأْسَهٗ عَلٰی سَاعِدِهٖ
لِیَمُوْتَ فَاسْتَیْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُهٗ عِنْدَهٗ عَلَیْهَا زَادُهٗ وَشَرَابُهٗ فَاللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا بِرَاحِلَتِهٖ

وَرَوٰى مُسْلِمٌ الْمَرْفُوْعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَحَسْبُ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ الْمَوْقُوْفَ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَيْضًا

اور روایت ہے حارث بن سوید سے کہا حدیث کہی مجھکو عبد اللہ بن مسعود نے دو حدیثیں ایک اُنمیں سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دوسری نقل کی اپنی طرف سے کہا وہ یہ ہے کہ تحقیق مومن دیکھتا ہے گناہونکو گویا کہ بیٹھا ہوا ہے نیچے پہاڑ کے ڈرتا ہے اس سے کہ گر پڑے پہاڑ اسپر اور تحقیق فاجر دیکھتا ہے اپنے گناہونکو مانند مکھی کے کہ گذرے اُسکی ناک پر پس اشارہ کیا ساتھ اُس مکھی کے اسطرح سے یعنی اپنے ہاتھ سے پس اُڑا دیا اُسکو اپنی ناک سے یعنی مومن گناہ سے بہت ڈرتا ہے اور خوف کرتا ہے اسکا کہ پکڑا نہ جاؤں اور فاجر کو اپنے گناہ کرنیکی پروا نہیں ہوتی پھر کہا عبد اللہ نے یعنی حدیث جو حضرت سے سنی تھی وہ بیان کی کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے البتہ اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہے بسبب توبہ کرنے اپنے بندے مومن کے بہ نسبت اُس شخص کے کہ اُترا ایک میدان میں کہ خالی ہے درخت اور گھاس سے جگہ ہلاکت کی ساتھ اُسکے تھی سواری اُسکی اُسپر تھا کھانا اُسکا اور پینا اُسکا پس رکھا سر اپنا یعنی استراحت کے لیے زمین پر اور سو رہا کچھ سونا پھر جاگا اُس حال میں کہ تحقیق جاتی رہی سواری اُسکی پھر تلاش کیا اُسکو یہانتک کہ جب سخت ہوئی اُسپر گرمی اور پیاس اور جو چاہا اللہ تعالی نے یعنی رنج و بلا سوائے گرمی و پیاس کے کہا پھر جاؤں میں طرف مکان اپنے کے کہ تھا میں اُسمیں پس سو رہوں یہانتک کہ مرجاؤں پس رکھا اپنا سر اپنے بازو پر تاکہ مرجائے پھر جاگا پس ناگہاں سواری اُسکی اُسکے پاس حاضر ہوا اُسپر توشہ اُسکا اور پانی اُسکا پس اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہے بسبب توبہ کرنے بندے مومن کے اُس شخص سے ساتھ سواری اپنی کے اور توشہ اپنے کے یعنی جیسے یہ شخص اپنی سواری اور توشہ کے ملنے سے خوش ہوتا ہے اس سے زیادہ اللہ تعالی خوش ہوتا ہے بندے کے توبہ کرنے سے نقل کی مسلم نے ان دونوں حدیثوں سے اُسکو کہ مرفوع ہے طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فقط یعنی جسمیں قصہ سواری کے بھاگنے اور پانے کا ہے اور حدیث جو موقوف ہے ابن مسعود پر کہ مومن گناہ کو مانند پہاڑ کے دیکھتا ہے وہ نہیں ذکر کی اور نقل کی بخاری نے حدیث موقوف بھی **ف** حاصل یہ کہ حدیث مرفوع متفق علیہ ہے اور حدیث موقوف افراد بخاری سے ہے اور اس حدیث میں اشارہ ہے طرف اس آیت کے ان اللہ یحب التوابین کہا امام غزالی رح نے کہ منقول ہے بڑے عالم باعمل استاد ابی اسحاق اسفرائنی رحمہ اللہ سے کہ اُنہوں نے کہا دعا کی میں نے اللہ سبحانہ تعالی سے تیس برس تک یہ کہ نصیب کرے مجھکو توبہ نصوح پس نہ قبول کی گئی دعا میری پھر تعجب کیا میں نے اپنے دل میں اور کہا میں نے سبحان اللہ ایک حاجت کے لیے دعا کی میں نے تیس برس تک اور نہ روا ہوئی اب تلک پس دیکھا میں نے خواب میں کوئی کہتا ہے مجھکو کیا تعجب کیا تو نے اور جو بھی جانتا ہے کہ کیا مانگتا ہے تو مانگتا ہے تو اللہ تعالی سے یہ کہ دوست رکھے تجھکو کیا نہیں سنا تو نے اللہ تعالی سے کہ فرماتا ہے ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین پس یہ حاجت کیا آسان ہے ع

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفَتَّنَ التَّوَّابَ

اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہے اُس بندے مومن کو کہ مبتلا ہوتا ہے گناہوں میں اور بہت توبہ کرتا ہے **ف** یہ دوست رکھنا بسبب توبہ کے ہے نہ بسبب گناہ کے ح

وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِيَ الدُّنْيَا بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا الْاٰيَةَ فَقَالَ رَجُلٌ فَمَنْ اَشْرَكَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَلَا وَمَنْ اَشْرَكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ

اور روایت ہے ثوبان سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں دوست رکھتا میں یہ کہ ہو میرے لیے دنیا بعوض اس آیت کے اور ایسے بندے میرے کہ زیادتی کی اپنی جانوں پر یعنی ساتھ گناہ کرنے کے نہ ناامید ہو آخر آیت تک پھر کہا ایک شخص نے پس جسنے شرک کیا یعنی وہ بھی داخل ہے اس آیت کے حکم میں یا نہیں یعنی بخشا جاویگا یا نہیں پس خاموش ہوئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر فرمایا

استغفار الرحمٰن کے واسطے لکھا گیا ہے کہ اسی جواب میں یہ فرمایا یعنی یہ جب ہی کے واسطے ہے جس کا وقت کہ غرغرہ ہو اور جس شخص نے کہ شرک کیا یعنی جس نے شرک کیا اور توبہ کی اپنی زندگی میں تو یہ اس کی قبول ہوتی ہیں۔ وہ بھی داخل ہے اس آیت کے حکم میں یعنی یہ بات فرمایا کہ عرف میں دوست رکھتا ہوں اور نہیں دوست رکھتا ہوں کہ اس آیت کے بدلے تمام دنیا کی چیزیں ہاتھ لگیں اور ان کو خرچ کروں اور لذت اٹھاؤں اس کی لذت کی چیزوں سے اسلئے کہ خوشخبری ہے اس میں مغفرت گناہوں کی اور بعد لفظ لا تقنطوا کے باقی آیت یہ ہے مِّن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ یہی مضمون حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ان شعروں میں باندھا ہے شعر فَيَا صَاحِبَ الذَّنْبِ لَا تَقْنَطَنْ • فَإِنَّ الْإِلٰهَ رَءُوفٌ رَءُوفٌ • وَلَا تَرْحَلَنْ بِلَا عُدَّةٍ • فَإِنَّ الطَّرِيقَ مَخُوفٌ مَخُوفٌ • اور یہی مضمون ان شعروں فارسی کے ہیں بہ شعر قائل ہرگز مرکب مردان مرد را در سنگلاخ بادیہ پیہا بریدہ اند نومید ہم مباش کہ رندان بادہ نوش • ناگہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند ❁ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيَغْفِرُ لِعَبْدِهٖ مَا لَمْ يَقَعِ الْحِجَابُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْحِجَابُ قَالَ أَنْ تَمُوْتَ النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ رَوَى الْأَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ أَحْمَدُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَخِيْرَ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ بخشتا ہے واسطے بندے اپنے کے جو کچھ چاہتا ہے گناہ ہوں جب تک نہ ہو پردہ درمیان بندے کے اور رحمت حق کے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا ہے پردہ فرمایا یہ کہ مرے آدمی اس حال میں کہ وہ شرک کرنے والا ہو روایت کیا تینوں حدیثوں کو احمد نے اور نقل کی بیہقی نے اخیر کی کتاب بعث و نشور میں ❁ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يَعْدِلُ بِهٖ شَيْئًا فِي الدُّنْيَا ثُمَّ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ جِبَالٍ ذُنُوْبٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ملاقات کرے اللہ تعالیٰ سے یعنی مرے اس حال میں کہ نہ برابر کرتا ہو ساتھ اللہ تعالیٰ کے کسی چیز کو دنیا میں پھر ہوں اس پر مانند پہاڑوں کے گناہ یعنی مرنے کے بخش دیگا اللہ تعالیٰ واسطے اس کے یعنی سب گناہ اگر چاہیگا نقل کی یہ بیہقی نے کتاب بعث و نشور میں ❁ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَقَالَ تَفَرَّدَ بِهِ النَّهْرَانِيُّ وَهُوَ مَجْهُوْلٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ رُوِيَ عَنْهُ مَوْقُوْفًا قَالَ النَّدَمُ تَوْبَةٌ وَالتَّائِبُ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے توبہ کرنے والا گناہوں سے یعنی توبہ صادق سے مانند اس شخص کے ہے کہ نہیں گناہ واسطے اس کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا بیہقی نے کہ تنہا نقل کیا اس کو نہرانی نے اور وہ مجہول ہے اور شرح السنۃ میں روایت کی بغوی نے عبد اللہ بن مسعود سے بطریق موقوف کے کہا عبد اللہ بن مسعود نے پشیمانی توبہ ہے یعنی اصل اس کا پشیمانی ہے اور توبہ کرنیوالا مانند اس شخص کے ہے کہ نہیں گناہ واسطے اس کے فائدہ جاننا چاہیئے کہ توبہ جب ہوتی ہے ساتھ شرطوں معتبرہ کے تو نہیں شک ہے اس کے قبول ہونے میں اور یہ بات ہوتی ہے اس سے مغفرت بسبب وعدہ الٰہی کے وہو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ اور استغفار از راہ عاجزی اور کسر نفسی کے ہے بعد دن توبہ کے کبھی بھول کر مٹانے والی گناہوں کی اور کبھی نہیں ہوتی لیکن ثواب پایا جاتا ہے اسپر البتہ حاصل یہ کہ یہ موقوف ہے مشیت ایزدی پر کہ چاہتا ہے استغفار سے گناہ دور کرتا ہے اور چاہتا ہے نہیں دور کرتا ❁

بَابٌ یہ باب ہے بیچ بیان ان حدیثوں کے کہ متعلق ہیں پہلی باب سے اکثر نسخوں میں فقط لفظ باب کا ہے اور بعضے نسخوں میں بعد باب کی سعۃ رحمۃ اللہ ہے یعنی اس باب میں بیان ہے وسعت رحمت باری تعالیٰ کا ❁

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی ❁ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ عَرْشِهٖ إِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ

وفی روایۃ غلبت غضبی متفق علیہ روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ مقدر کیا اللہ تعالیٰ نے پیدا کرنا خلق کو
یعنی جس میثاق کے پیشتر کیا پیدا کرنا انکا لکھی کتاب یعنی فرشتوں کو حکم کیا لکھنے کا پس وہ کتاب نزدیک اللہ تعالیٰ کے ہے اوپر عرش کے کہ اس میں
ہے کہ تحقیق رحمت میری سبقت لے گئی ہے غضب میرے سے اور ایک روایت میں ہے کہ غالب ہوئی رحمت میری غضب میرے پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف کتاب سے مثل اس حکم کی لکھی گئی اور عرش سے کہ سبب بزرگ و قدر ہی اسکی کے اور مراد سبقت رحمت اور غلبہ اسکی سے غضب پر غالب ہونا
نشانیوں رحمت کا اور بخشش اور انعام اسکی کا ہے کہ تمام مخلوقات کو گھیرے ہوئے ہے اور بے انتہا ہے اور نشانیاں غضب کی کم ہیں جیسے فرمایا
ان تعدوا نعمت اللہ لا تحصوھا اور فرمایا عذابی اصیب بہ من اشاء ورحمتی وسعت کل شیء اور غضب سے قصد کرتے ہیں اور ادا نہ شکر نعمت کا
ہیں وہ زیادہ واقع ہے جیسا کہ فرمایا ولو یؤاخذ اللہ الناس بظلمہم ما ترک علیہا من دابۃ پس یہ رحمت ہے اللہ تعالیٰ کی ہے کہ باقی رکھتا ہے انکو
اور روزی دیتا ہے اور نعمت پہنچاتا ہے اور عذاب نہیں کرتا ہے تو ظہور اسکی رحمت کا دنیا میں ہے اور آخرت میں اس سے زیادہ ہوگا جیسا کہ
حدیث آئندہ میں بیان اسکا ہے ع وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ مِائَۃَ رَحْمَۃٍ اَنْزَلَ
مِنْہَا رَحْمَۃً وَّاحِدَۃً بَیْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَہَائِمِ وَالْہَوَامِّ فَبِہَا یَتَعَاطَفُوْنَ وَبِہَا یَتَرَاحَمُوْنَ وَبِہَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ
عَلٰی وَلَدِہَا وَاَخَّرَ اللّٰہُ تِسْعًا وَّتِسْعِیْنَ رَحْمَۃً یَّرْحَمُ بِہَا عِبَادَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ
سَلْمَانَ نَحْوَہٗ وَفِیْ اٰخِرِہٖ قَالَ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ اَکْمَلَہَا بِہٰذِہِ الرَّحْمَۃِ روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کے سو رحمتیں ہیں اتاری ان میں سے ایک رحمت درمیان جن اور آدمی کے اور چارپایوں کے اور زہریلے جانوروں کے
پس بسبب اسی رحمت کے آپس میں میل کرتے ہیں اور بسبب اسی کے آپس میں رحم کرتے ہیں اور بسبب اسی رحمت کے مہربانی کرتا ہے وحشی اپنے بچے پر اور پیچھے رکھی
اللہ تعالیٰ نے ننانوے رحمتیں کہ رحمت کریگا ساتھ انکے اپنے بندوں پر یعنی مومنوں پر دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت
مسلم کے سلمان سے مانند اسکے اور بیچ آخر اسکے کے یہ ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے پس جب وقت کہ ہوگا دن قیامت کا پورا کریگا اللہ ننانوے رحمتوں کو ساتھ
اس رحمت کے یعنی جو کہ دنیا میں پہونچتی ہے ف اس روایت سے معلوم ہوا کہ یہاں کی رحمت بھی ہوگی قیامت میں اور ننانوے وہ ہونگی
سب ملکر سو رحمتیں ہو جاوینگی ع وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الْعُقُوْبَۃِ
مَا طَمِعَ بِجَنَّتِہٖ اَحَدٌ وَّلَوْ یَعْلَمُ الْکَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الرَّحْمَۃِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِہٖ اَحَدٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابو ہریرہؓ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانے مومن اس چیز کو کہ نزدیک اللہ کے ہے عذاب سے نہ طمع کرے ساتھ بہشت اسکی کے کوئی اور
اگر جانے کافر اس چیز کو کہ نزدیک اللہ کے ہے رحمت سے ناامید نہ ہووے جنت سے کوئی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف وارد ہوئی ہے یہ حدیث
بیچ بیان کثرت رحمت اور عذاب اسکی کے تاکہ نہ مغرور ہو مومن ساتھ رحمت اسکی کے پس قدر ہو عذاب اسکی سے اور نہ ناامید ہو کافر
رحمت اسکی سے اور نہ چھوڑ دے توبہ کرنی اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ بندے کو لائق ہے کہ ہو درمیان خوف و رجا کے منقول ہے حضرت عمرؓ
کہ کہا اگر پکارا جاویگا قیامت میں یہ کہ داخل ہوگا ایک شخص جنت میں تو امید رکھونگا کہ وہ میں ہوں اور اسیطرح اگر پکارا جاویگا کہ
ایک شخص دوزخ میں جاویگا تو گمان کرونگا کہ وہ میں ہوں ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَلْجَنَّۃُ اَقْرَبُ اِلٰی اَحَدِکُمْ مِنْ شِرَاکِ نَعْلِہٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِکَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ف روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت بہت نزدیک ہے طرف ایک تمہارے کے تسمہ جوتی اسکے سے اور دوزخ بھی مانند اسی کے نقل کی یہ بخاری نے ف

پس یہ کہ بہشت اور دوزخ بہت نزدیک ہیں اچھے کام کرے اور امیدوار جنت کا رہے اور برے کاموں سے بچے اور ڈرتا رہے دوزخ سے ۔ وعن
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رجل لم یعمل خیرا قط لاہلہ وفی روایۃ اسرف رجل علی نفسہ
فلما حضرہ الموت اوصی بنیہ اذا مات فحرقوہ ثم اذروا نصفہ فی البر ونصفہ فی البحر فواللہ لئن قدر اللہ
علیہ لیعذبنہ عذابا لا یعذبہ احدا من العالمین فلما مات فعلوا ما امرہم فامر اللہ البحر فجمع ما فیہ وامر البر
فجمع ما فیہ ثم قال لہ لم فعلت ہذا قال من خشیتک یا رب وانت اعلم فغفر لہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا واسطے اپنے گھر کے لوگوں کے ایک شخص نے کہ نہیں کی تھی بھلائی کبھی اور ایک روایت میں ہے
کہ زیادتی کی تھی ایک شخص نے اپنے نفس پر یعنے گناہ بہت کیے تھے پس جب آئی اسکو موت وصیت کی اپنے بیٹوں کو کہ جب مر جاوے یہ شخص یعنے
میں پس جلا دو اسکو یعنی مجھکو پھر اڑا دو آدھی راکھ اسکی جنگل میں اور آدھی دریا میں پس قسم ہے خدا کی اگر تنگی کریگا اللہ اسپر اور مناقشہ کریگا حساب
میں البتہ عذاب کریگا عذاب ایسا کہ نہ عذاب کریگا کسی کو عالم میں سے پس جب مر گیا کیا بیٹوں اسکے نے جو کہا گیا تھا انہیں پس حکم کیا
اللہ تعالی نے دریا کو پس جمع کیا دریا نے اس چیز کو کہ اسمیں تھی اور حکم کیا جنگل کو پس جمع کی جنگل نے وہ چیز کہ اسمیں تھی یعنے دریا اور جنگل نے
اجزا اس شخص کے سب جمع کیے اور وہ شخص درست ہو کر پیدا ہوا پھر فرمایا اللہ تعالی نے کس واسطے کیا تھا تو نے یہ کہا اس شخص نے کیا میں نے
ڈر تیرے سے اے پروردگار میرے اور تو دانا تر ہے پس بخش دیا اللہ تعالی نے اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس شخص نے جلا کر اڑانے کا
حکم اسلیے کیا کہ وہ سمجھا تھا کہ عذاب خاص اسی کو ہوتا ہے کہ دفن کیا جاتا ہے پس اللہ سے ڈر کر ایسا حکم کیا وہ نکتہ نواز ہے یہی بات اسکی پسند آئی اور
بخشدیا اور لفظ قدر اللہ کے معنی ایک تو یہی ہیں جو مذکور ہوئے اس صورت میں تو کچھ اشکال نہیں وارد ہوتا اور اگر معنی اسکے یہ لیں کہ اگر قادر ہوگا اللہ
تو یہ اشکال لازم آتا ہے کہ یہ شک کرنا ہے قدرت باری تعالی میں اور وہ کفر ہے پس جواب اسکا بعضوں نے یہ کہا ہے کہ وہ شخص بیچ زمانہ فترت کے
تھا یعنی اسوقت میں کوئی نبی نہ تھا پس اسوقت میں فقط توحید کافی تھی اور بعضوں نے کہا یہ غلبہ حیرت و دہشت سے واقع ہوا اسمیں آدمی حکم
مجنون اور مغلوب العقل کا رکھتا ہے ماخوذ نہیں ہوتا جیسا کہ ایک شخص کا ذکر اوپر کے باب میں ہوا کہ وقت پانے سواری کے سبب نہایت
خوشی کے کہا انت عبدی وانا ربک واللہ اعلم ۔ وعن عمر بن الخطاب قال قدم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبی فاذا
امراۃ من السبی قد تحلب ثدیہا تسعی اذا وجدت صبیا فی السبی اخذتہ فالصقتہ ببطنہا وارضعتہ فقال
لنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اترون ہذہ طارحۃ ولدہا فی النار فقلنا لا وہی تقدر علی ان لا تطرحہ فقال اللہ ارحم
بعبادہ من ہذہ بولدہا متفق علیہ اور روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا آئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بندے
پس ناگہاں ایک عورت تھی بندی میں کہ تحقیق بہتی تھی چھاتی اسکی یعنے دودھ بہتا تھا بسبب کثرت کے اسلیے کہ بچہ اسکے ساتھ نہ تھا اور
ڈھونڈتی بچے کی تلاش میں جس وقت کہ پاتی کسی لڑکے کو بندی میں لیتی اسکو اور لگاتی اسکو اپنے پیٹ سے اور دودھ پلاتی اسکو یعنے بسبب محبت بچے
اپنے کے پس فرمایا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا گمان کرتے ہو اس عورت کو کہ ڈالے بچہ اپنا آگ میں یعنے جب غیر کے بچے پر یہ محبت رکھتی ہو
تو کیا گمان کرتے ہو کہ اپنے بچے کو آگ میں ڈالے گی پس کہا ہم نے کہ نہیں ڈالیگی اس حالت میں کہ قادر ہو نہ ڈالنے پر پس فرمایا کہ البتہ
اللہ بہت رحم کرنیوالا ہے اپنے بندوں پر یعنے مومن بندوں پر بہ نسبت اس عورت کے اپنے بچے پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن ینجی احدا منکم عملہ قالوا ولا انت یا رسول اللہ قال ولا انا

الا

الا ان يتغمدني الله منه برحمة فسددوا وقاربوا واغدوا وروحوا وشيء من الدلجة والقصد القصد تبلغوا متفق عليه
اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نجات دیگا ہرگز کسی کو تم میں سے عمل اسکا یعنی نرا عمل نہیں نجات دیگا
بلکہ سبب فضل اور رحمت الٰہی کے ساتھ ہوگا نجات دینا عرض کیا اصحاب نے اور نہ تمکو یعنی آپکو بھی عمل نہیں نجات دیگا باوجود کامل ہونے کے فرمایا اور نہ مجھکو مگر یہ
کہ ڈھانکے مجھکو اللہ تعالیٰ بیچ رحمت کے ساتھ رحمت اپنی کے پس راست روی کرو عمل کو مانند تیر کے اور میانہ روی کرو عمل میں یعنی زیادتی اور کمی کرو عمل میں اول دن
میں عبادت کرو اور آخر دن میں عبادت کرو اور کچھ رات کو یعنی نماز تہجد پڑھو اور میانہ روی اختیار کرو یعنی عبادت میں پہونچو گے
مقصود کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدخل احدا منكم عمله الجنة
ولا يجيره من النار ولا انا الا برحمة من الله رواه مسلم اور روایت ہے جابرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل کریگا
کسی کو تم میں سے عمل اسکا بہشت میں اور نہ بچاویگا اسکو دوزخ سے یعنی عمل اسکا اور نہ مجھکو یعنی نہیں داخل کریگا مجھکو عمل جنت میں مگر ساتھ رحمت اللہ کے نقل
کی یہ مسلم نے ف مگر ساتھ رحمت اللہ کے یعنی عمل کیساتھ رحمت کے ہوگا وہ یہ کام کریگا پس دخول جنت کا ساتھ محض فضل الٰہی کے ہوگا اور درجات اسکے بموجب
موافق اعمال کے ہونگے وعن ابی سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اسلم العبد فحسن اسلامه يكفر الله عنه كل سيئة كان
زلفها وكان بعد ذلك القصاص الحسنة بعشر امثالها الى سبعمائة ضعف الى اضعاف كثيرة والسيئة بمثلها الا ان يتجاوز الله عنها
رواه البخاری ف اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وقت کہ اسلام لاوے بندہ پس اچھا ہو اسلام اسکا یعنی
خالص ہو نفاق سے کہ ظاہر و باطن یکساں ہو جھاڑ ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ ہر گناہ کو کہ پہلے اسلام کے کیا تھا اور ہوتا ہے بعد اسکے بدلہ یعنی بعد اسلام لانے کے جو عمل کیا
اسپر بدلہ اسکا یہ بیان ہے کہ ایک نیکی دہ چند لکھی جاتی ہے سات سو چند تک بلکہ زیادہ سات سو سے اور برائی مانند اسکے یعنی جتنی کرتا ہے اتنی ہی لکھی جاتی ہے
مگر یہ کہ بخش دے اللہ اس سے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی فضل اور رحمت الٰہی ہے کہ نیکی کا ثواب دہ چند دیتا ہے سات سو چند تک اور جسکے لیے
چاہتا ہے زیادہ بھی دیتا ہے موافق شفقت اور صدق و اخلاص اسکے کے اور بدی جتنی کرتا ہے اتنی ہی لکھی جاتی ہے اور جس سے چاہتا ہے درگذر بھی
کرتا ہے وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله كتب الحسنات والسيئات فمن هم بحسنة فلم يعملها كتبها
الله له عنده حسنة كاملة فان هو هم بها فعملها كتبها الله له عنده عشر حسنات الى سبعمائة ضعف الى اضعاف كثيرة و
من هم بسيئة فلم يعملها كتبها الله له عنده حسنة كاملة فان هو هم بها فعملها كتبها الله له سيئة واحدة متفق عليه اور روایت ہے ابن عباسؓ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے لکھیں نیکیاں اور برائیاں یعنی حکم فرمایا فرشتوں کو ساتھ لکھنے انکے کے
پھر ظاہر فرمایا تفصیل انکی پس جو شخص قصد کرے نیکی کا پھر نہ کرے نیکی یعنی میسر نہ ہو کرنا اسکا بسبب کسی عذر کے لکھتا ہے اس نیکی کو اللہ واسطے اسکے
نزدیک اپنے ایک نیکی پوری پھر اگر قصد کرے نیکی کا اور کرے اسکو لکھتا ہے اسکو اللہ واسطے اسکے نزدیک اپنے دس نیکیاں سات سو چند تک
بلکہ زیادہ اس سے بہت یعنی جسکے لیے چاہتا ہے بندوں اپنے میں سے زیادہ بھی لکھتا ہے از راہ فضل و کرم اپنے کے موافق اخلاص اور بجا لانے
شرائط و آداب انکے کے اور جس شخص نے قصد کیا برائی کا پھر نہ کی برائی یعنی بسبب خوف الٰہی کے لکھتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اسکے نزدیک اپنے
ایک نیکی پوری پس اگر قصد کیا برائی کا پھر کی برائی لکھتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اسکے ایک برائی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مراد نیکی
والے اعمال ہیں جنکے کرنے سے ثواب ملتا ہے اور مراد برائیوں سے وہ اعمال ہیں جنکے کرنے سے مستحق عذاب کا ہوتا ہے اور جو کوئی ارادہ نیکی کا
اور پھر نہ کرے تو اسکے لیے ایک نیکی اسلیے لکھی جاتی ہے کہ ثواب عمل کا موقوف ہے نیت پر اور نیت مومن کی بہتر ہے عمل اسکے سے اسلیے کہ ثواب دیا جاتا ہے نیت پر

میں لکھا ہوا نہیں ثواب دیا جاتا ہے عمل پر بدون نیت کے لیکن مضاعفت نہیں ہوتا ثواب نیکی کا ساتھ نیت کے اور بلکہ زیادہ اس سے بھی زیادہ کی حد کوئی نہیں جانتا ہے مگر جس قدر ہوتی ہے اور سبب کہ اسکو اللہ تعالیٰ نے بندے کے ذکر کرنا سبب کا رغبت دلانے میں قوی تر ہو ذکر کرنے میں کے سے چنانچہ فرمایا ہے [illegible]

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ دوسری فصل

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَثَلَ الَّذِيْ يَعْمَلُ السَّيِّئَاتِ ثُمَّ يَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ كَمَثَلِ رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ دِرْعٌ ضَيِّقَةٌ قَدْ خَنَقَتْهُ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَانْفَكَّتْ حَلْقَةٌ ثُمَّ عَمِلَ اُخْرٰى فَانْفَكَّتْ اُخْرٰى حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَى الْاَرْضِ رواہ فی شرح السنۃ روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مثال اس شخص کا کہ کرتا ہے برائیاں پھر کرتا ہے نیکیاں مانند حال اس شخص کے ہے کہ اس پر زرہ تنگ ہو گلا گھونٹ دیا ہو اس کا پھر کی اس نے نیکی پس کھل گیا ایک حلقہ پھر عمل کیا اور یعنی نیکیاں یہاں تک کہ کشادہ ہو کر نکل پڑے طرف زمین کے اس کی یہ شرح ہے [illegible] حاصل یہ کہ برائی کرنے سے سینہ تنگ ہوتا ہے اور متحیر ہوتا ہے [illegible] نیکیوں کے کرنے سے سینہ فراخ ہوتا ہے اور آسان ہوتے ہیں امور اس کے اور ہوتا ہے محبوب لوگوں کے دلوں میں مشابہت دی [illegible] ساتھ زرہ تنگ کے کہ سبب گھونٹنے گلے کے [illegible]

وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الثَّانِيَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ فَقُلْتُ الثَّانِيَةَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الثَّالِثَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ فَقُلْتُ الثَّالِثَةَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِي الدَّرْدَاءِ رواہ احمد روایت ہے ابی درداء سے کہ انہوں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیحت فرماتے تھے منبر پر اور فرماتے تھے اور واسطے اس شخص کے کہ ڈرا کھڑے ہونے سے روبرو پروردگار اپنے کے یعنی حساب کے لیے دن قیامت کے دو بہشتیں ہیں کہا میں نے اگرچہ زنا کیا ہو اور اگرچہ چوری کی ہو یا رسول اللہ [illegible] ڈرنے والے نے تو بھی دو بہشتیں ہوں گی اس کے لیے پھر فرمایا دوسری بار اور واسطے اس شخص کے کہ ڈرا روبرو کھڑے ہونے پروردگار اپنے کے سے دو بہشتیں ہیں کہا میں نے دوسری بار اگرچہ زنا کیا ہو اگرچہ چوری کی ہو اے رسول اللہ پھر فرمایا تیسری بار اور واسطے اس شخص کے کہ ڈرا روبرو کھڑے ہونے پروردگار اپنے کے سے دو بہشتیں ہیں کہا میں نے تیسری بار اگرچہ زنا کیا ہو اور اگرچہ چوری کی ہو اے رسول اللہ فرمایا اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابو درداء کی [illegible] دو بہشتیں [illegible] بہشتوں میں آیا ہے کہ ایک بہشت ہو سونے کی [illegible] اور ایک بہشت [illegible] چاندی کا ہو سامان اس کا [illegible] حضرت [illegible] فرمایا اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابو درداء کی یعنی ناخوش معلوم ہوا اس کو [illegible]

وَعَنْ عَامِرِ الرَّامِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهٗ يَعْنِيْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ كِسَاءٌ وَفِيْ يَدِهٖ شَيْءٌ قَدِ الْتَفَّ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَرَرْتُ بِغَيْضَةِ شَجَرٍ فَسَمِعْتُ فِيْهَا اَصْوَاتَ فِرَاخِ طَائِرٍ فَاَخَذْتُهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ فِيْ كِسَائِيْ فَجَاءَتْ اُمُّهُنَّ فَاسْتَدَارَتْ عَلٰى رَاْسِيْ فَكَشَفْتُ لَهَا عَنْهُنَّ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ فَلَفَفْتُهُنَّ بِكِسَائِيْ فَهُنَّ اُولَاءِ مَعِيْ قَالَ ضَعْهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ وَاَبَتْ اُمُّهُنَّ اِلَّا لُزُوْمَهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَعْجَبُوْنَ لِرُحْمِ اُمِّ الْاَفْرَاخِ فِرَاخَهَا فَوَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ لَلّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ اُمِّ الْاَفْرَاخِ بِفِرَاخِهَا اِرْجِعْ بِهِنَّ حَتّٰى تَضَعَهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهُنَّ وَاُمُّهُنَّ مَعَهُنَّ فَرَجَعَ بِهِنَّ رواہ ابو داود روایت ہے عامر رام سے کہا [illegible] وقت کہ تھے ہم [illegible]

بیٹھے تھے ایک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ناگہاں آیا ایک شخص اوپر اسکے ایک کملی اور اسکے ہاتھ میں تھی کچھ چیز لپیٹ رکھی تھی کملی اپنی پس کہا یا رسول اللہ گذرا میں بیچ درختوں کے پس سنی میں نے آوازیں جانوروں کے بچوں کی پس پکڑا میں نے انکو اور رکھا میں نے انکو اپنی کملی میں پھر آئی بچوں کی ماں پس منڈلانے لگی اوپر سر میرے پس کھول دیا میں نے واسطے ماں کے یعنی تاکہ دیکھے بچوں کو پس آ گری اوپر انکے پس لپیٹ لیا میں نے ان سب کو اپنی چادر میں پس وہ سب میرے پاس ہیں فرمایا رکھ دے انکو پس رکھ دیا میں نے انکو پس نہیں چھوڑا انکی ماں نے مگر ساتھ انکے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تعجب کرتے ہو واسطے رحم کرنے ماں بچوں کی کے اپنے بچوں پر پس قسم ہے اس ذات کی کہ بھیجا ہے مجھکو ساتھ حق کے البتہ اللہ تعالیٰ بہت رحم کرنے والا ہے اپنے بندوں پر بہ نسبت ماں بچوں کی کے ساتھ بچوں اپنے کے پھر لیجا انکو یہاں تک کہ رکھدے انکو جہاں سے پکڑا تھا تو نے انکو ماں انکی انکی ساتھ انکے پس پھیر لے گیا وہ انکو نقل کی یہ ابوداؤد نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ فَمَرَّ بِقَوْمٍ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوْا نَحْنُ الْمُسْلِمُوْنَ وَامْرَأَةٌ تَحْضِبُ بِقِدْرِهَا وَمَعَهَا ابْنٌ لَهَا فَإِذَا ارْتَفَعَ وَهَجٌ تَنَحَّتْ بِهِ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ أَلَيْسَ اللّٰهُ أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ قَالَ بَلٰى قَالَتْ أَلَيْسَ اللّٰهُ أَرْحَمَ بِعِبَادِهِ مِنَ الْأُمِّ بِوَلَدِهَا قَالَ بَلٰى قَالَتْ إِنَّ الْأُمَّ لَا تُلْقِيْ وَلَدَهَا فِي النَّارِ فَأَكَبَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيْ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهَا فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ الَّذِيْ يَتَمَرَّدُ عَلَى اللّٰهِ وَأَبٰى أَنْ يَقُوْلَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا تھے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ بعض غزوہ حضرت کے پس گذرے حضرت ایک لوگوں پر پھر فرمایا کون لوگ ہو تم عرض کیا انہوں نے ہم ہیں مسلمان اور ایک عورت جلاتی تھی آگ نیچے ہانڈی اپنی کے اور اسکے ساتھ تھا بیٹا اسکا پس جس وقت کہ اٹھتی لپٹ آگ کی دور کرتی لڑکے کو یعنی تاکہ آگ کی گرمی سے بچے نہ اتشا سے پھر آئی وہ عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا تم ہو رسول خدا کے فرمایا ہاں کہا اس عورت نے قربان ہو باپ میرا اور ماں میری تمہارے کیا نہیں اللہ بہت رحم کرنے والا رحم کرنے والوں کا فرمایا ہاں کہا اس نے کیا نہیں اللہ تعالیٰ زیادہ رحم کرنے والا اپنے بندوں پر ماں سے ساتھ بچے اپنے کے فرمایا ہاں کہا اس عورت نے کہ تحقیق ماں نہیں ڈالتی اپنے بچے کو آگ میں پس جھکا لیا سر اپنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روتے ہوئے پھر اٹھایا سر اپنا طرف اس عورت کے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نہیں عذاب کرتا اپنے بندوں کو مگر ہمیشہ سرکشی کرنے والے کو ایسا سرکش کہ سرکشی کرے ساتھ اللہ کے یعنی خلاف کرے اسکے حکم کا اور انکار کرے کہنے لا الہ الا اللہ کا نقل کیا یہ ابن ماجہ نے

وَعَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَلْتَمِسُ مَرْضَاةَ اللّٰهِ فَلَا يَزَالُ بِذٰلِكَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِجِبْرِيْلَ إِنَّ فُلَانًا عَبْدِيْ يَلْتَمِسُ أَنْ يُرْضِيَنِيْ أَلَا وَإِنَّ رَحْمَتِيْ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ جِبْرِيْلُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى فُلَانٍ وَيَقُوْلُهَا حَمَلَةُ الْعَرْشِ وَيَقُوْلُهَا مَنْ حَوْلَهُمْ حَتّٰى يَقُوْلَهَا أَهْلُ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ ثُمَّ تَهْبِطُ لَهُ إِلَى الْأَرْضِ رَوَاهُ أَحْمَدُ

اور روایت ہے ثوبان سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق بندہ یعنی نیک بندہ البتہ ڈھونڈھتا ہے رضا اللہ کی یعنی ساتھ اعمال اور طاعات کے پھر ہمیشہ رہتا ہے ساتھ اسی ڈھونڈھنے کے پس فرماتا ہے اللہ عز وجل جبرئیل کو کہ فلانا بندہ میرا ڈھونڈھتا ہے کہ راضی رکھے مجھکو خبردار کہ رحمت یعنی رحمت کاملہ میری اوپر اسکے ہے پس کہتا ہے جبرئیل رحمت خدا کی فلانے پر ہے اور کہتے ہیں یہی بات فرشتے اٹھانے والے عرش کے اور کہتے ہیں اسکو وہ فرشتے کہ گرد انکے ہیں یہاں تک کہ کہتے ہیں اس بات کو فرشتے ساتوں آسمانوں کے پھر اترتی ہے رحمت اس شخص کے لیے طرف زمین کی یعنی کا اہل زمین کی یعنی اترتی ہے رحمت کہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو پھر کی جاتی ہے واسطے اسکے قبولیت زمین میں نیک لوگ محبت رکھتے ہیں انکو احمد نے حدیث اسنے

اس حدیث کے ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ اللہ تعالیٰ جب دوست رکھتا ہے کسی بندے کو تو پکارتا ہے جبرئیل کو کہ میں دوست رکھتا ہوں فلانے بندے کو تو بھی دوست
رکھ اسکو پھر دوست رکھتا ہے اسکو جبرئیل پھر پکارتا ہے جبرئیل آسمان میں کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے فلانے کو پس دوست رکھو تم اسکو پس دوست رکھتے ہیں اسکو
آسمان والے پھر رکھی جاتی ہے اسکے لیے قبولیت زمین میں یعنی لوگ دوست رکھتے ہیں اسکو اور جب دشمن رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کو تو پکارتا ہے جبرئیل کو
کہ میں دشمن رکھتا ہوں فلانے کو تو بھی دشمن رکھ اسکو پھر دشمن رکھتا ہے اسکو جبرئیل پھر پکارتا ہے آسمان والوں میں کہ اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے
فلانے کو پس دشمن رکھو تم اسکو پس دشمن رکھتے ہیں اسکو پھر رکھی جاتی ہے اسکے لیے دشمنی زمین میں یعنی لوگ دشمن رکھتے ہیں اسکو انتہی یہی سبب ہے
اور شہرت اولیاء اللہ کا کہ سب انکو دوست رکھتے ہیں اور جو کہ ساحر و مکر و فریب کے اور خرچ کرنے مال کے عوام کے دلوں کو اپنی طرف مائل کرتے ہیں
وہ خارج ہیں دائرہ اعتبار سے ۔ ع ح وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ
لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ قَالَ كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ
اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول عز و جل کے پس بعضے انمیں سے ظالم ہیں واسطے نفس اپنے کے اور بعضے
انمیں سے میانہ رو ہیں اور بعضے انمیں سے سبقت کرنے والے ہیں نیکیوں میں فرمایا سب بہشت میں ہیں نقل کی بیہقی نے کتاب بعث و نشور میں ف
اوپر سے آیت یوں ہے ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنهم ظالم لنفسه الخ یعنی پھر دی ہم نے کتاب و شریعت ان لوگوں کو کہ برگزیدہ کیا ہم نے
انکو یعنی ساتھ ایمان و اسلام کے اپنے بندوں میں سے پس بعضے برگزیدہ بندوں میں سے وہ ہیں کہ ظلم کرتے ہیں اپنے نفسوں پر یعنی مرتکب ہوتے ہیں
سیات کے اور بعضے انمیں سے میانہ رو ہیں یعنی نیکی بھی کرتے ہیں اور برائی بھی اور بعضے انمیں وہ ہیں کہ سبقت کرتے ہیں بھلائیوں میں یعنی
نہایت سعی و جہد کرتے ہیں بیچ سیکھنے علم اور کرنے عمل کے اور بعد حصول علم و عمل کے تعلیم و ارشاد بھی اوروں کو کرتے ہیں اور کہا حسن بصری نے
سبقت کرنے والا وہ ہے کہ غالب ہوں نیکیاں اسکی برائیوں پر اور میانہ رو وہ کہ برابر ہوں نیکیاں اور برائیاں اسکی اور ظالم وہ کہ غالب
ہوں برائیاں اسکی نیکیوں پر یہ تینوں قسمیں برگزیدہ بندوں میں سے ہیں سب بہشت میں داخل ہونگے بسبب تفاوت مراتب اور
درجات کے اور اس سے فراخی رحمت باری تعالیٰ کی معلوم ہوتی ہے ۔ ع ح

بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَالْمَنَامِ

باب بیان ان دعاؤں کا کہ پڑھے وقت صبح کے اور شام کے اور سونے کے ف صبح کہتے ہیں اول روز کو آفتاب نکلنے تک اور شام
وقت غروب ہونے آفتاب کے سے تا غروب ہونے شفق کے پس دعائیں جو صبح و شام کے پڑھنے کی آتی ہیں چاہیے پہلے نماز صبح و مغرب کے پڑھے اور چاہے
بعد ۔ ع ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمْسٰى
قَالَ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ
وَالْهَرَمِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ رَبِّ
اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جب شام کرتے کہتے داخل ہوئے ہم شام میں اور داخل ہوا شام میں ملک اس حال میں کہ ملک ہے واسطے اللہ کے اور سب تعریف واسطے
اللہ کے ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا ہے وہ نہیں کوئی شریک واسطے اسی کے ہے پادشاہت اور اسی کے لیے ہے تعریف اور وہ ہر چیز
پر قادر ہے الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں بھلائی اس رات کی سے اور بھلائی اس چیز کے کہ اسمیں ہے یعنی جو چیز رات میں پیدا ہوتی ہے اور

پناہ

پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ کاہلی سے یعنی ... اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے ... اور بُرائی ... بڑھاپے کی ... تیری ... پناہ مانگتا ہوں

طاعت میں اور بہت بڑھاپے سے ... جاوے ... اور ... [illegible] ... چیزیں پیدا ہوں کہ ...

سوال ... پناہ مانگتا ہوں ... [illegible] ... قبر کے عذاب سے ... [illegible]

... پناہ مانگتا ہوں تیرے ... [illegible] ... روایت میں یہ لفظ ... [illegible]

... [illegible] ... روایت کیا اس کو مسلم نے ... [illegible]

... [illegible] ... وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ

تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

اور روایت ہے حذیفہ سے کہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ... جب پکڑتے ... اپنا رات کو رکھتے ہاتھ اپنا نیچے گال اپنے کے یعنی ... پھر کہتے

الٰہی ساتھ نام تیرے کے مرتا ہوں ... [illegible] ... تعریف واسطے اللہ کے ہے جس نے جلایا ہم کو ... [illegible]

... [illegible] ... بعد موت کے ... [illegible] ... قیامت کے

... [illegible] ... یعنی ... [illegible]

... [illegible] ... وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ

أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ وَفِي رِوَايَةٍ ثُمَّ لْيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ

لْيَقُلْ بِاسْمِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَإِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت ... [illegible] ... اپنے ... [illegible]

... [illegible] ... کیونکہ نہیں جانتا ... [illegible] ... ساتھ نام تیرے کے

... [illegible] ... تیرے ... [illegible]

... [illegible] ... بندوں کی

... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

... [illegible] ... وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ

وَاَمَّا عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهٖ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ يَا فُلَانُ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قُلْ اللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ اِلٰى قَوْلِهٖ اَرْسَلْتَ وَقَالَ فَاِنْ مِتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَيْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت جگہ پکڑتے طرف بچھونے اپنے کی سوتے داہنی کروٹ پر پھر کہتے یا الٰہی خالص تابع کیا میں نے ذات اپنی کو طرف تیری اور متوجہ کیا میں نے منہ اپنا طرف تیری یعنی طرف عبادت تیری کے اور سونپا میں نے کام اپنا طرف تیری اور لگائی میں نے پیٹھ اپنی طرف تیری یعنی اعتماد کیا میں نے تجھ پر پناہ والا طرف تیرے واسطے رغبت ثواب تیرے کے اور ڈر نے عذاب تیرے سے نہیں پناہ اور نہیں بچاؤ تجھ سے مگر طرف تیری ایمان لایا میں ساتھ کتاب تیری کے کہ اتاری تو نے اور ساتھ نبی تیرے کے کہ بھیجا تو نے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہا ان کلمات کو پھر مر گیا اسی رات بیچ اوپر ملت اسلام کے اور ایک روایت میں ہے کہا براء نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ایک شخص کے جو فلانا ہے جس وقت کہ جگہ پکڑے تو طرف بچھونے اپنے کی پس وضو کر وضو اپنا سا جیسے وضو کرتا ہے واسطے نماز کے پھر کروٹ لے اوپر داہنی کروٹ پھر کہہ اللہم اسلمت نفسی الیک سے ارسلت تک اور فرمایا حضرت نے اگر مر جاوے تو اس رات میں مرے گا دین اسلام پر اور اگر صبح کی تو نے پہنچے گا بھلائی کو یعنی بہت بھلائی کو یا بھلائی کو دارین میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِيَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت جگہ پکڑتے طرف بچھونے اپنے کی کہتے سب تعریف واسطے اللہ کے ہے ایسا اللہ کہ کھلایا ہم کو اور پلایا ہم کو اور کفایت کیا تمام مہمات ہماری کو اور ٹھکانا دیا ہم کو پس بہت لوگ ہیں ایسے جن کو نہیں کفایت کرنے والا واسطے ان کے اور ٹھکانا دینے والا نقل کی یہ مسلم نے فائدہ بہت لوگ ہیں کہ نہیں کفایت کرتا ان کو اللہ تعالیٰ ہر دن کی برائی سے یعنی حفظ نہیں کرتا ان کو اور بلا سے بلکہ وہ غالب ہوتے ہیں ان پر اور نہیں کیا ہے ان کے لیے ٹھکانا جس میں رہیں مگر حیران پھرتے ہیں اور بازاروں اور جنگلوں میں اور اپنا ٹھکانا نہیں کرتے ہیں ۔

وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ فَاطِمَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْ اِلَيْهِ مَا تَلْقٰى فِيْ يَدِهَا مِنَ الرَّحٰى وَبَلَغَهَا اَنَّهٗ جَاءَهٗ رَقِيْقٌ فَلَمْ تُصَادِفْهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ اَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ قَالَ فَجَاءَنَا وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُوْمُ فَقَالَ عَلٰى مَكَانِكُمَا فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهٖ عَلٰى بَطْنِيْ فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِمَّا سَاَلْتُمَا اِذَا اَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبِّرَا اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ تحقیق حضرت فاطمہ آئیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بارادہ اس کے کہ شکایت کریں طرف حضرت کے مشقت کی کہ پاتی تھیں بیچ ہاتھوں اپنے کے چکی کی اور پہنچی تھی خبر حضرت فاطمہ کو کہ آئے ہیں حضرت کے پاس بردے پس نہ پایا حضرت فاطمہ نے حضرت کو پس ذکر کیا یہ درد حال عائشہ کے لیے یعنی ان سے ذکر کیا اور عرض کردینا کہ خادم کے مانگنے کے لیے آئی تھی پس جب آئے حضرت خبر دی حضرت کو عائشہ نے یعنی جو کہ حضرت فاطمہ نے کہا تھا کہا حضرت علی نے پس آئے حضرت ہمارے پاس اس حال میں کہ لیٹ رہے تھے ہم اپنے بچھونوں پر پس ارادہ کیا ہم نے کہ اٹھیں فرمایا حضرت نے ٹھہرے رہو اپنی جگہ پھر آئے حضرت اور بیٹھ گئے درمیان میرے اور درمیان فاطمہ کے یہاں تک کہ پائی میں نے ٹھنڈک حضرت کے قدم مبارک کی اپنے پیٹ پر پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤں میں تم کو بہتر اس چیز سے کہ مانگی تم نے یعنی بردہ وہ یہ ہے جس وقت جگہ تم پکڑو اپنے بچھونوں پر سبحان اللہ کہو تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار پس یہ بہتر ہے تمہارے لیے خادم سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

دوسرے یہ کہ جو دو باتیں حدیث کے بیان میں آئی ہیں پہلی یہ کہ حضرت فاطمہ نے خادم مانگا تھا اور یہ کہ آپ نے فرمایا کہ تم اس سے بہتر چیز لو اور یہ بھی
معلوم ہوا کہ حضرت علی اور فاطمہ ایک لحاف میں ہوتے تھے حضرت علی فرماتے تھے کہ میں نے اس کو کبھی نہیں چھوڑا بعض روایات صحیحہ میں یہ بھی ہے
بس شیخ ہو یا سماع یہ چیز فضیلت کی ہے جو کہ سونے کے وقت پڑھنے کی ہے سونے کے وقت کی ہے اس لیے اس کے ظاہر یہ ہے کہ پڑھنے والا کبھی نہ تھکے
تاکہ ان معمولات کے سبب سے اس کو مشقت دنیا کی سہل ہو جائے اور یہ دلائل اور ان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مشقت دنیا اور مکروہات دنیا پر
صبر کرنا یہ فضیلت ہے بہ نسبت اس کے جو چاہے ہر ایک کو۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكِ عَلٰی مَا هُوَ خَیْرٌ مِنْ خَادِمٍ تُسَبِّحِیْنَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَتَحْمَدِیْنَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَتُكَبِّرِیْنَ اللّٰهَ اَرْبَعًا
وَّثَلٰثِیْنَ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَّعِنْدَ مَنَامِكِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا آئیں حضرت فاطمہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
مانگتی ہوئیں خادم پس فرمایا کیا نہ خبر دوں تجھ کو اس چیز کی جو بہتر ہے خادم سے تسبیح کرے تو اللہ کی تینتیس بار اور حمد کرے
اللہ کی تینتیس بار اور تکبیر کہے چونتیس بار نزدیک ہر نماز کے اور نزدیک سونے کے نقل کیا اس کو مسلم نے۔ اس حدیث کا بیان ہو چکا کہ یہ ثابت ہوتا ہے خدمت دین کی
اور یہ کہ الْفَصْلُ الثَّانِیْ دوسری فصل عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَیْنَا
وَبِكَ نَحْیٰی وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ وَاِذَا اَمْسٰی قَالَ اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَیْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْیٰی وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَیْكَ النُّشُوْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ
مَاجَةَ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کرتے کہتے یا الٰہی ساتھ قدرت اور نام تیرے کے صبح کی ہم نے اور ساتھ قدرت تیری کے شام کی ہم نے
اور ساتھ نام تیرے کے جیتے ہیں ہم اور ساتھ نام تیرے کے مرتے ہیں ہم اور طرف تیری ہے رجوع اور جب وقت شام کے کہتے یا الٰہی ساتھ قدرت تیری کے شام کی ہم نے اور ساتھ قدرت تیری کے
صبح کی ہم نے اور ساتھ قدرت تیری کے زندہ رہتے ہیں ہم اور ساتھ قدرت تیری کے مرتے ہیں ہم اور طرف تیری ہے اٹھنا یعنی قبروں سے نقل کیا اس کو ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے۔ وَعَنْهُ قَالَ
قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِیْ بِشَیْءٍ اَقُوْلُهٗ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَیْتُ قَالَ قُلْ اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
رَبَّ كُلِّ شَیْءٍ وَّمَلِیْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطٰنِ وَشِرْكِهٖ قُلْهُ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَیْتَ وَاِذَا
اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہا حضرت ابوبکر نے کہا میں نے یا رسول اللہ حکم کیجئے مجھ کو
ساتھ ایک چیز کے کہوں میں اس کو یعنی ہمیشہ بطریق ورد کے جب وقت صبح کروں میں اور جب وقت شام کروں میں فرمایا آپ نے کہہ یا الٰہی جاننے والے چھپی چیز کے اور ظاہر کے پیدا کرنے والے
آسمانوں اور زمین کے پروردگار ہر چیز کے اور بادشاہ ہر چیز کے گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں کوئی معبود مگر تو پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے برائی نفس اپنے کی سے اور برائی شیطان
کی سے اور شرک کی طرف بلانے والے اس کے سے کہہ اس کو جب صبح کرے اور جب شام کرے اور جب لیٹے تو اپنے بچھونے پر نقل کیا اس کو ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے۔
وَعَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ یَّقُوْلُ فِیْ صَبَاحِ كُلِّ یَوْمٍ وَّمَسَاءِ كُلِّ
لَیْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَیَضُرُّهٗ شَیْءٌ فَكَانَ اَبَانُ قَدْ اَصَابَهٗ
طَرَفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ یَنْظُرُ اِلَیْهِ فَقَالَ لَهٗ اَبَانُ مَا تَنْظُرُ اِلَیَّ اَمَا اِنَّ الْحَدِیْثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلٰكِنِّیْ لَمْ اَقُلْهُ یَوْمَئِذٍ لِیُمْضِیَ اللّٰهُ
عَلَیَّ قَدَرَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَتِهٖ لَمْ تُصِبْهُ فَجْأَةُ بَلَاءٍ حَتّٰی یُصْبِحَ وَمَنْ قَالَهَا حِیْنَ یُصْبِحُ لَمْ تُصِبْهُ
فَجْأَةُ بَلَاءٍ حَتّٰی یُمْسِیَ روایت ہے ابان بن عثمان سے کہا سنا میں نے اپنے باپ سے کہتے تھے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی بندہ کہ
کہے بیچ صبح ہر دن کے اور شام ہر رات کے صبح کی ساتھ نام خدا کے وہ جو نہیں ضرر کرتی ساتھ نام اس کے کوئی چیز بیچ زمین کے اور نہ بیچ آسمان کے اور وہ
سننے والا جاننے والا ہے تین بار مگر یہ کہ نہ ضرر کرے اس کو کوئی چیز پس تھے ابان کہ پہنچا تھا اس کو ایک طرف فالج کا پس لگا ایک مرد دیکھنے طرف اس کی

ہے یعنی بلا تحقیق پہنچتی ہی اسکو ایک قسم بلا کی تا صبح اور ابان کو فالج تھا پس شروع کیا اس شخص نے جو سنتا تھا یہ حدیث دیکھنا طرف ابان کے پس کہا ابان نے کیا دیکھتا ہے تعجب کرکے دیکھنا تھا کہ یہ دعا پڑھنے
والے کو نہیں پہنچتی بلا حالانکہ تجھ کو پہنچی ہے آگاہ رہ تحقیق حدیث ویسی ہی ہے جیسا کہ میں نے تجھ سے بیان کی لیکن میں نے نہیں کہا اس دن تاکہ جاری کرے اللہ تعالیٰ مجھ پر تقدیر اپنی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور
ابوداؤد نے اور ابوداؤد کی روایت میں ہے نہ پہنچیگی اسکو ناگہانی بلا تا صبح اور جو پڑھے اسکو وقت
صبح کے نہیں پہنچیگی اسکو بلا ناگہانی شام تک ۞ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمْسٰی قَالَ اَمْسَیْنَا وَاَمْسٰی
الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ رَبِّ اَسْئَلُکَ خَیْرَ مَا فِیْ ھٰذِہِ
اللَّیْلَۃِ وَخَیْرَ مَا بَعْدَھَا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ وَشَرِّ مَا بَعْدَھَا رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَمِنْ سُوْءِ الْکِبَرِ اَوِ
الْکُفْرِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مِنْ سُوْءِ الْکِبَرِ وَالْکِبْرِ رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابٍ فِی النَّارِ وَعَذَابٍ فِی الْقَبْرِ وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِکَ اَیْضًا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ
رَوَاہُ مُسْلِمٌ ... لَمْ یَذْکُرْ ... مِنْ سُوْءِ الْکُفْرِ ... روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب
شام کرتے فرماتے شام کی ہم نے اور شام کی ملک نے اللہ کے واسطے ... نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں شریک اسکا واسطے اسی کے ہے
بادشاہی اور واسطے اسی کے ہے حمد اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے رب میرے مانگتا ہوں میں تجھ سے بہتری اس چیز کی کہ بیچ اس رات کے ہے اور بہتری اسکی
اور پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے برائی اس چیز کی کہ اس رات میں ہے اور برائی اس چیز کی کہ بعد اس رات کے واقع ہوتی ہے اور اے رب میرے پناہ مانگتا ہوں میں
تیرے کاہلی سے یعنی عبادت میں اور برائی بڑھاپے کی ... یا کفر کی اور ایک روایت میں ہے پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے برائی بڑھاپے کی اور تکبر کی سے
اے رب میرے پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے عذاب دوزخ کے سے اور عذاب قبر کے سے اور جب صبح کرتے کہتے یہی بات یعنی جو شام میں پڑھتے تھے صبح میں بھی پڑھتے لیکن بجائے
امسینا وامسی الملک کے اصبحنا واصبح الملک للہ فرماتے نقل کی یہ مسلم نے اور ترمذی کی روایت میں نہیں ذکر کیا لفظ من سوء الکفر کا ۞ وَعَنْ بَعْضِ
بَنَاتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُعَلِّمُھَا فَیَقُوْلُ قُوْلِیْ حِیْنَ تُصْبِحِیْنَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
مَا شَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا فَاِنَّہٗ مَنْ قَالَھَا حِیْنَ یُصْبِحُ حُفِظَ حَتّٰی
یُمْسِیَ وَمَنْ قَالَھَا حِیْنَ یُمْسِیْ حُفِظَ حَتّٰی یُصْبِحَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے بعضی بیٹیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
سکھلاتے تھے اسکو پس فرماتے کہ جس وقت کہ صبح کرے تو کہا کر پاکی اللہ کو ساتھ تعریف اسکی کے یعنی تسبیح اور حمد کرتی ہوں ساتھ حمد اللہ کے جو کچھ چاہا اللہ نے ہوا اور جو
نہ چاہا نہ ہوا جانتی ہوں میں یعنی اعتقاد رکھتی ہوں میں یہ کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور تحقیق اللہ نے گھیر لیا ہے ہر چیز کو از روئے علم کے پس تحقیق جس نے کہے یہ کلمے وقت صبح کے
محفوظ رہتا ہے یعنی بلاؤں اور خطاؤں سے شام تک اور جس نے کہے یہ کلمے وقت شام کے محفوظ رہتا ہے صبح تک نقل کی یہ ابوداؤد نے ۞ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ فَسُبْحَانَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَہُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْھِرُوْنَ
اِلٰی قَوْلِہٖ وَکَذٰلِکَ تُخْرَجُوْنَ اَدْرَکَ مَا فَاتَہٗ فِیْ یَوْمِہٖ ذٰلِکَ وَمَنْ قَالَھُنَّ حِیْنَ یُمْسِیْ اَدْرَکَ مَا فَاتَہٗ فِیْ لَیْلَتِہٖ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہے وقت صبح کے پس پاکی بیان کیا کرو واسطے اللہ کے بیچ اس وقت کہ شام کرتے ہو
یعنی وقت مغرب اور عشاء کے اور جس وقت کہ صبح کرتے ہو اور اسی کے لیے ہے تعریف بیچ آسمانوں اور زمین کے اور پاکی بیان کیا کرو اسکی پچھلے وقت یعنی وقت عصر کے اور وقت ظہر کے
تا قول اسکے تخرجون یعنی پڑھے یہ تین آیتیں صبح کو پالے یعنی ثواب اس چیز کا جو فوت ہو گئی تھی اسکے اس دن میں اور جو پڑھے یہ تین آیتیں وقت شام کے پالے وہ چیز کہ فوت ہو گئی تھی اس سے
اس رات میں نقل کی یہ ابوداؤد نے مراد ان آیتوں سے ... آیتیں ہیں جو سورہ روم کی ہیں اول فسبحان اللہ ... یحی الارض بعد موتہا وکذلک تخرجون ۱۹۱۰

یعنی کلمات پڑھے تو اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے جو بیچ کوئی شے اور اسے عذاب سے ... وہ اسکو کوئی ضرر نہ پہنچے اور ... نہ کرتا ہے
بعض نسخوں میں ... اور اسی طرح ... صبح ہونے تک اور اسی طرح کہا ہے کہ تعریف ہیں صبح کو حال ہونے کا ہے کہ کوئی آیت صبح کو پڑھے تو ہر طرح کی بلائی
اسکو صبح ہونے تک ... اور اسی طرح شام کو پڑھنے سے رات کی بلائی اور مغفرت ہو ... اب یا ... معالم التنزیل میں لکھا ہے کہ
بعض علما نے ... کیا ... یعنی قرآن میں ... ہر چیز ان ... دونوں ... یعنی ... لفظ ... کیا ...
پانچوں نمازوں کا ... وَعَنْ اَبِیْ عَیَّاشٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کَانَ لَہٗ عِدْلُ رَقَبَۃٍ مِّنْ وَّلَدِ اِسْمٰعِیْلَ وَکُتِبَ لَہٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَّحُطَّ عَنْہُ عَشْرُ سَیِّئَاتٍ وَّرُفِعَ
لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَّکَانَ فِیْ حِرْزٍ مِّنَ الشَّیْطَانِ حَتّٰی یُمْسِیَ وَاِنْ قَالَھَا اِذَا اَمْسٰی کَانَ لَہٗ مِثْلُ ذٰلِکَ حَتّٰی یُصْبِحَ قَالَ حَمَّادٌ فَرَاٰی رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا یَرَی النَّائِمُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَبَا عَیَّاشٍ یُحَدِّثُ عَنْکَ بِکَذَا وَکَذَا قَالَ صَدَقَ اَبُوْ عَیَّاشٍ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ
اور روایت ہے ابی عیاش سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے وقت صبح کے نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہیں شریک کوئی اسکا اسی کیلئے ہے پادشاہی
اور اسی کیلئے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہوتا ہے اسکے لیے ثواب برابر آزاد کرنے بردے کا اولاد حضرت اسمعیل کی سے اور لکھی جاتی ہیں اسکے لیے دس نیکیاں اور
دور کی جاتی ہیں اس سے دس برائیاں اور بلند کیے جاتے ہیں واسطے اسکے دس درجے اور ہوتا ہے پناہ میں شیطان سے یعنی محفوظ رہتا ہے اسکے شر سے شام تک اور جو کہا
ان کلمات کو وقت شام کے ہوتا ہے اسکے لیے مانند اسی کے صبح تک کہا حماد نے جو راوی ہیں اس حدیث کا پس دیکھا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو خواب میں پس کہا یا رسول اللہ تحقیق ابو عیاش نقل کرتا ہے حدیث آپ سے ایسی ایسی یعنی جو کہ مذکور ہوئی فرمایا سچ کہا ابو عیاش نے نقل کی یہ ابو داؤد و ابن ماجہ نے
وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمِ نِ التَّمِیْمِیِّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ اَسَرَّ اِلَیْہِ فَقَالَ اِذَا انْصَرَفْتَ
مِنْ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ فَقُلْ قَبْلَ اَنْ تُکَلِّمَ اَحَدًا اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَاِنَّکَ اِذَا قُلْتَ ذٰلِکَ ثُمَّ مُتَّ فِیْ لَیْلَتِکَ کُتِبَ لَکَ
جِوَارٌ مِّنْھَا وَاِذَا صَلَّیْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ کَذٰلِکَ فَاِنَّکَ اِنْ مُتَّ فِیْ یَوْمِکَ کُتِبَ لَکَ جِوَارٌ مِّنْھَا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے حارث بن مسلم تمیمی سے
کہ نقل کی اسنے باپ سے اپنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے چپکے سے کہی انسے بات پس فرمایا جس وقت کہ فارغ ہو تو نماز مغرب سے
پس کہہ سات بار پہلے اسکے کلام کرے تو کسی سے یا الٰہی پناہ دے مجھ کو آگ سے پس تحقیق تو جس وقت کہیگا یہ پھر مرے تو اسی رات میں لکھی جاویگی تیرے لیے خلاصی آگ سے
اور جس وقت کہ پڑھے تو نماز صبح کی پھر کہہ اسی طرح یعنی سات بار پہلے کلام کرنے سے پس تحقیق اگر مرے تو اس دن میں لکھی جاویگی تیرے لیے خلاصی آگ سے نقل کی
یہ ابو داؤد نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَعُ ھٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ حِیْنَ یُمْسِیْ وَحِیْنَ یُصْبِحُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ
الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ
اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَّمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِکَ مِنْ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ یَعْنِی الْخَسْفَ
رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا نہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑتے ان کلمات کو وقت شام کے اور صبح کے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے عافیت
دنیا و آخرت میں یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے معافی گناہوں کی اور سلامتی یعنی عیبوں سے بیچ دین اپنے کے اور دنیا اپنے کے اور بیچ اہل اپنے کے اور مال
کے یا الٰہی چھپا عیب میرے اور امن میں رکھ خوف کی چیزوں سے یعنی نگاہ رکھ یا الٰہی مجھے آگے میرے سے اور پیچھے میرے سے اور داہنے میرے سے اور بائیں
میرے سے اور اوپر میرے سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ بزرگی تیری کے اس سے کہ ہلاک کیا جاؤں ناگہاں نیچے اپنے سے یعنی زمین میں دھنس جانے سے نقل کی
یہ ابو داؤد نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ اَللّٰھُمَّ اَصْبَحْنَا نُشْھِدُکَ وَنُشْھِدُ حَمَلَۃَ عَرْشِکَ

وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ إِلَّا غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا أَصَابَهُ
فِي يَوْمِهِ ذٰلِكَ مِنْ ذَنْبٍ وَإِنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا أَصَابَهُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو
دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کہتا کوئی وقت صبح کے یا الٰہی صبح کی ہم نے اس حال میں کہ
گواہ کرتے ہیں تجھ کو اور گواہ کرتے ہیں اٹھانے والوں عرش تیرے کو اور فرشتوں تیرے کو اور تمام مخلوقات تیری کو ساتھ اس کے کہ تحقیق تو ہی اللہ ہے نہیں کوئی معبود مگر تو اکیلا
کوئی شریک نہیں تیرا اور بیشک محمد بندے تیرے ہیں اور رسول تیرے مگر بخشتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اس کے گناہ کو کہ
اس کو پہنچا ہے بیچ اس دن کے اور اگر کہا یہ وقت شام کے بخشتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اس کے گناہ کو کہ پہنچا ہے اس کو بیچ اس رات کے
نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف [illegible]
ساتھ ایمان ۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقُولُ إِذَا أَمْسٰى وَإِذَا أَصْبَحَ ثَلَاثًا رَضِيتُ بِاللهِ
رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ثوبان سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی بندہ مسلمان کہ کہے وقت شام کے اور وقت صبح کے تین بار راضی ہوا میں ساتھ اللہ کے رب ہونے کے اور ساتھ اسلام کے دین ہونے کے اور
ساتھ محمد کے نبی ہونے کے مگر ہوگا لازم اوپر اللہ کے یہ کہ راضی کرے اس کو دن قیامت کے یعنی اتنا ثواب دیگا کہ راضی ہو جائیگا نقل کی احمد اور ترمذی نے
بعض روایتوں میں لفظ نبیا ہے اور بعض میں رسولا [illegible] وَعَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَكَ أَوْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنِ الْبَرَاءِ
اور روایت ہے حذیفہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت کہ ارادہ کرتے سونے کا رکھتے ہاتھ اپنا نیچے سر اپنے کے پھر کہتے یا الٰہی بچا مجھ کو عذاب اپنے سے دن کہ جمع کریگا تو
اپنے بندوں کو یا کہا اٹھاویگا تو اپنے بندوں کو [illegible] نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی احمد نے براء سے
ف روایت میں آیا ہے کہ دست مبارک سر کے نیچے رکھتے تھے اور ایک روایت میں آیا کہ رخسارہ مبارک کے نیچے رکھتے تطبیق یوں ہے کہ کبھی سر کے نیچے رکھتے
ہونگے اور کبھی رخسارہ کے نیچے [illegible] ہاتھ سر کے نیچے ہوتا ہوا اور کچھ رخسارہ کے نیچے پس بیان کیا ہر راوی نے بعض اس [illegible]
وَعَنْ حَفْصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ قِنِي
عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ثَلَاثَ مِرَارٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے حفصہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت کہ ارادہ کرتے سونے کا
رکھتے ہاتھ داہنا اپنا نیچے گال اپنے کے پھر کہتے تین بار یا الٰہی بچا مجھ کو عذاب اپنے سے جس دن کہ اٹھاویگا تو اپنے بندوں کو نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ مَضْجَعِهِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ آخِذٌ
بِنَاصِيَتِهِ اللّٰهُمَّ أَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَأْثَمَ اللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ
وَبِحَمْدِكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے نزدیک سونے اپنے کے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں
ساتھ ذات بزرگ تیری کے اور کلمات پورے تیرے کے یعنی صفات کے یا آیات قرآن تیری کے بدی اس چیز کے سے کہ تو پکڑنے والا ہے بال پیشانی اس کی کے یعنی ہر چیز
تیرے قبضہ قدرت میں ہے یعنی ہر چیز کی بدی سے یا الٰہی تو دور کرتا ہے قرض کو اور گناہ کو یا الٰہی نہیں شکست دیا جاتا لشکر تیرا یعنی نہیں مغلوب ہوتا آخر الامر میں اور
نہیں خلاف کیا جاتا وعدہ تیرا اور نہیں نفع دیتی دولتمند کو دولت عذاب سے تیرے [illegible] نفع دیتے ہیں عمل صالح پاک ہے تو اور پاکی بیان کرتا ہوں
ساتھ تعریف تیری کے نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ

يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللهُ لَهُ ذُنُوْبَهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ أَوْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ أَوْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ أَوْ عَدَدَ أَيَّامِ الدُّنْيَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے اسوقت کہ جاوے اپنے بچھونے پر بخشش چاہتا ہوں میں اللہ سے ایسا اللہ کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ زندہ خبر گیرندہ خلق کا اور توبہ کرتا ہوں میں طرف اسکے تین بار کے بخشتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اسکے گناہ اسکے اگرچہ ہوں مانند کف دریا کے یا گنتی ریت عالج کی یا گنتی پتوں درختوں کے یا گنتی دنوں دنیا کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف عالج بکسر لام نام ہے ایک جنگل کا زمین عرب میں وہاں ریت بہت ہے غرض ان چیزوں کے بیان سے یہ ہے کہ اگر بہت بھی گناہ ہونگے تو بھی بخشے جاوینگے ۔ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ بِقِرَاءَةِ سُوْرَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ إِلَّا وَكَّلَ اللهُ بِهِ مَلَكًا فَلَا يَقْرَبُهُ شَيْءٌ يُؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ مَتٰى هَبَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے شداد بن اوس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ لیوے خوابگاہ اپنی ساتھ پڑھنے کسی سورت کے کتاب اللہ سے مگر کہ مقرر کرتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھ اسکے ایک فرشتہ یعنی حکم کرتا ہے اسکو نگہبانی کرے اسکی پس نہیں نزدیک ہوتی اسکے کوئی چیز ایذا دینے والی یہاں تک کہ جاگے جس وقت جاگے نقل کی یہ ترمذی نے ف روایت ہے انس سے مرفوع کہ جب رکھے تو پہلو اپنا بچھونے پر اور پڑھے فاتحۃ الکتاب اور قل ہو اللہ احد پس تحقیق امن میں ہوگا تو ہر چیز سے سوا موت کے ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيْهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَلَا وَهُمَا يَسِيْرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ يُسَبِّحُ اللهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُهُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُهُ عَشْرًا قَالَ فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ قَالَ فَتِلْكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ وَإِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ يُسَبِّحُهُ وَيُكَبِّرُهُ وَيَحْمَدُهُ مِائَةً فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيْزَانِ فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْفَيْنِ وَخَمْسَمِائَةِ سَيِّئَةٍ قَالُوْا وَكَيْفَ لَا نُحْصِيْهَا قَالَ يَأْتِي أَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِيْ صَلَاتِهِ فَيَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا حَتّٰى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهُ أَنْ لَا يَفْعَلَ وَيَأْتِيْهِ فِيْ مَضْجَعِهِ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهُ حَتّٰى يَنَامَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ خَصْلَتَانِ أَوْ خَلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَكَذَا فِيْ رِوَايَتِهِ بَعْدَ قَوْلِهِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ قَالَ وَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَيَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَيُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَفِيْ أَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ

اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزیں ہیں کہ نہیں محافظت کرتا ان پر کوئی مسلمان مگر کہ داخل ہوتا ہے بہشت میں یعنی نجات پانے والوں کے ساتھ داخل ہوگا خبردار ہو وہ دونوں چیزیں آسان ہیں یعنی اسکے کرنا دشوار نہیں کرنا انکا آسان ہے ساتھ اسکے اور عمل کرنے والے انپر تھوڑے ہیں ایک تو یہ کہ تسبیح کرے اللہ تعالیٰ کی یعنی سبحان اللہ کہے پیچھے ہر نماز فرض کے دس بار اور حمد کرے اللہ کی یعنی الحمد للہ کہے دس بار اور اللہ اکبر کہے دس بار کہا ابن عمرو نے پس دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو گنتے تھے ان تسبیحات کو اپنے ہاتھ سے یعنی انگلیوں پر فرمایا حضرت نے پس یہ ہوئیں یعنی بابت پانچوں نمازوں کے ڈیڑھ سو زبان پر اور ڈیڑھ ہزار ترازو میں یعنی ثواب میں ہر نیکی دس برابر اسکے ہر شئی دس ۔ اور دوسری چیز یہ ہے کہ جب لیٹے خوابگاہ اپنی میں تسبیح کرے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور تکبیر کہے اسکو اور حمد کرے اسکو سو بار یعنی سبحان اللہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار پس یہ سب ملکر سو ہوئیں پس یہ سو ہیں زبان پر اور ہزار ہیں ترازو میں پس کون تم میں سے کہ کرتا ہو دن رات میں ڈھائی ہزار برائیاں عرض کیا اصحاب نے کیونکر نہ محافظت کرینگے ہم ان چیزوں پر فرمایا آتا ہے ایک تمہارے کے پاس شیطان اس حال میں کہ وہ اپنی نماز میں ہوتا ہے پس کہتا ہے شیطان یاد کر فلانی چیز یاد کر فلانی چیز یعنی امور دنیا اور احوال نفسانیہ سے یا جو کچھ کہ تعلق ساتھ نماز کے نہیں رکھتا یہاں تک کہ

ہو یہاں تک کہ نماز پڑھ کر پھرتا ہے پس شاید کہ وہ ذکر یعنی محافظت ان کلمات پر واقع ہو شیطان بیچ خواب کے اس کی کہ پس ہمیشہ ہے تا ہے یعنی سلاتا ہے اس کو یہاں تک
کہ سو جاتا ہے اور نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے اور بیچ روایت ابو داؤد کے ساتھ اس کے یوں ہے بعضی نقلوں میں اس طرح پر ذکر فرمایا حضرت نے دو خصلتیں ہیں یعنی فرمایا دو خصلتیں
ہیں یا دو عادتیں کہ نہیں محافظت کرتا ان پر بندہ مسلمان یعنی ہمیشہ عمل ان پر نہیں کرتا مگر داخل ہوتا ہے جنت میں اور وہ دونوں ایک ہی ہیں یعنی دو چیزیں ہیں کہ نہیں محافظت کرتا ان پر بندہ مسلمان یعنی ہمیشہ ان پر عمل کرے
علیہ وسلم یہ اسی طرح ہے بیچ روایت ابو داؤد کے پیچھے قول اس کے کے والف تو ساتھ فی المیزان کے اسی طرح ہو کر فرمایا اور تکبیر کہے چونتیس بار جو وقت کہ آوے اپنی خوابگاہ میں
اور حمد کرے تینتیس بار اور تسبیح کرے تینتیس بار اور اکثر نسخوں میں ایسا ہے کہ یہ مسئلہ بیچ حدیث عبداللہ بن عمر کے بعد فائدہ ذکر کیا گیا کہ روایت کی عبداللہ بن عمرو بن العاص نے
یہ حدیث نقل کی اور صحیح ہے کہ اکثر نسخوں میں عبداللہ بن عمرو ہے بحرف یس کون تم میں سے یہ جواب ہے شرط محذوف کا اور استفہام میں ایک طرح کا انکار ہے
جب محافظت کی دونوں چیزوں پر تو حاصل ہوتیں ڈھائی ہزار نیکیاں دن رات میں تو معاف کیا جاتا ہے اس سے بدلہ ہر نیکی کے برائی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ
نے اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ پس کون تم میں ایسا ہے کہ ڈھائی ہزار برائیاں زیادہ نیکیوں سے دن رات میں کرے تو ان کو معاف کیا جاتا ہے پس کیا وجہ ہے کہ نہ محافظت کرے ان پر یعنی
کہ نیکیاں بہت ہوتی ہیں برائیوں سے اگرچہ گناہ دور ہو جاتے ہیں اس سبب زیادہ ہونے نیکیوں کے وجہ سے تو ان کو چاہیے کہ محافظت کرے ان پر صحابہ نے عرض
کیا کہ کیسے نہ حاصل ہو ثواب ہمیشہ ہم محافظت کریں گے اس پر گویا انہوں نے بعید جانا اس کے ترک کرنے کو پس حضرت نے ان کی اس استبعاد یعنی بعید جاننے کو دور کیا کہ شیطان
وسوسہ ڈالتا ہے نماز میں یہاں تک کہ غافل کر دیتا ہے ذکر سے پیچھے نماز کے اور سلا دیتا ہے اسی طرح غافل کر دے ذکر سے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَنَّامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ
الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ يَوْمِهِ وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حِيْنَ يُمْسِيْ فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ لَيْلَتِهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے عبداللہ بن غنام سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہے وقت صبح کے یا الٰہی جو چیز کہ حاصل ہوتی مجھ کو صبح میں نعمت سے یعنی دینی یا دنیوی اور ظاہری یا باطنی یا کسی کو مخلوق تیری
سے پس تیری ہی طرف سے ہے تنہا نہیں شریک کوئی واسطے تیرے پس واسطے تیرے ہی ہے تعریف اور تیرے ہی لیے شکر ہے پس جو کوئی یہ دعا صبح کو پڑھے پس تحقیق ادا کیا شکر اس دن
کا اور جو کوئی کہے مانند اس کے وقت شام کے پس تحقیق ادا کیا شکر اس رات کا نقل کی یہ ابو داؤد نے ف شام کو یہ دعا پڑھے تو لفظ امسی کہے بجائے اصبح کے اور آیا ہے
کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا اے پروردگار میرے نعمتیں تیری میرے پاس بہت ہیں شکر ان کا کیونکر ادا کروں حکم ہوا کہ اے داؤد جب جانا تو نے کہ جو نعمتیں تیرے
پاس ہیں یا میرے ہی طرف سے ہیں تو تحقیق شکر ادا کیا تو نے ان کا وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا
اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهِ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ
فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَاَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيْرٍ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ وہ کہتے تھے جب آتے طرف بچھونے اپنے کے یا الٰہی اے پروردگار
آسمانوں کے اور اے پروردگار زمین کے اور اے پروردگار ہر چیز کے اور اے پھاڑنے والے دانہ اور گٹھلی کے یعنی نکالنے والے درخت اور زراعت کے اے اتارنے والے
توریت اور انجیل اور قرآن کے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے برائی ہر چیز کے کہ تکلیف دینے والا ہے یعنی پیشانی اس کے بیچ قبضہ قدرت میں ہے تو ہی ہے
پہلا یعنی قدیم بلا ابتدا کے پس نہیں پہلے تجھ سے کوئی چیز اور تو ہی ہے پیچھے یعنی باقی بلا انتہا کے پس نہیں پیچھے تیرے کوئی چیز اور تو ہی ظاہر ہے یعنی باعتبار افعال اور صفات کے
پس نہیں اوپر تیرے یعنی اوپر ظہور تیرے کے کوئی چیز یعنی نہیں کوئی چیز ظاہر تجھ سے اور تو ہی پوشیدہ ہے یعنی باعتبار ذات کے پس نہیں کوئی چیز زیادہ پوشیدہ تجھ سے
اور اکثر حدیث میں یہی ہے کہ حق تعالیٰ کے اور بندوں کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہے مگر یہ کہ ظاہر ہونے عظمت مخلوق کے باطن کی تجلی ہے نقل کی یہ ابو داؤد ترمذی

ابن ماجہ نے اور نقل کی روایت نے ساتھ شروع سے شکایات کے وقت جب آپ تشریف لے جاتے اپنے کے اور حسن حصین میں کہ پڑھے یہ دعا ایک مرتبہ ۔ ع

وَعَنْ اَبِیْ الْاَزْھَرِ الْاَنْمَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَہٗ مِنَ اللَّیْلِ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ وَضَعْتُ جَنْبِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَاَخْسِئْ شَیْطَانِیْ وَفُکَّ رِھَانِیْ وَاجْعَلْنِیْ فِی النَّدِیِّ الْاَعْلٰی رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ازہر انماری سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ہونے کو جاتے خوابگاہ میں رات کو کہتے ساتھ نام اللہ تعالیٰ کے سوتا ہوں میں رکھی میں نے کروٹ اپنی واسطے اللہ کے یا الٰہی بخش میرے گناہ میرے اور دور کر شیطان میرے کو اور چھڑا گروی میری کو اور کر مجھ کو مجلس بلند میں یعنی ملائکہ مقربین اور انبیاء کی مجلس میں نقل کی یہ ابوداؤد نے گروی سے نفس ہے یعنی خلاص کر نفس میرے کو بندہ حق کے حقوق سے اور اپنے عذاب سے یعنی گناہ بیچ بخشدے ۔ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَہٗ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَفَانِیْ وَاٰوَانِیْ وَاَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ وَالَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ فَاَفْضَلَ وَالَّذِیْ اَعْطَانِیْ فَاَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰھُمَّ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْکَہٗ وَاِلٰہَ کُلِّ شَیْءٍ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب لیتے خوابگاہ اپنی رات کو فرماتے سب تعریف ہے خدا کے لیے جس نے کفایت کیا مجھ کو یعنی خلق سے بے پروا کیا مجھ کو اور جگہ دی مجھ کو یعنی مکان دیا رہنے کو دفع کرتا ہو سردی اور گرمی کو اور کھلایا مجھ کو اور پلایا مجھ کو اور وہ خدا کہ احسان کیا مجھ پر بسبب اس چیز کے کہ محتاج تھا میں اور زیادہ دیا یعنی احتیاج سے اور وہ خدا کہ دیا مجھ کو بہت سا شکر ہے خدا کے لیے سب حال میں یا اللہ پروردگار ہر چیز کے اور مالک اس کے اور معبود ہر چیز کے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے آگ سے یعنی اس چیز سے کہ باعث عذاب دوزخ کی ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ شَکَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَنَامُ اللَّیْلَ مِنَ الْاَرَقِ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِکَ فَقُلْ اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضَلَّتْ کُنْ لِّیْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِکَ کُلِّھِمْ جَمِیْعًا اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِّنْھُمْ اَوْ اَنْ یَّبْغِیَ عَزَّ جَارُکَ وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ لَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِالْقَوِیِّ وَالْحَکَمُ بْنُ ظُھَیْرٍ الرَّاوِیْ قَدْ تَرَکَ حَدِیْثَہٗ بَعْضُ اَھْلِ الْحَدِیْثِ اور روایت ہے بریدہ سے کہا شکایت کی خالد بن ولید نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عرض کیا یا رسول اللہ نہیں سوتا میں رات کو بیچ بے خوابی کے فرمایا نبی خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جگہ پکڑے تو طرف بچھونے اپنے کے پس کہہ یا الٰہی پروردگار ساتوں آسمانوں کے اور اس چیز کے کہ سایہ کیے ہوئے ہیں اس پر اور پروردگار زمینوں کے اور اس چیز کے کہ اٹھا رکھی ہیں یعنی مخلوقات کے اور پروردگار شیطانوں کے اور اس چیز کے کہ گمراہ کیا ہے شیطانوں نے اس کو یعنی جن و انس ہو میرے لیے پناہ دینے والا بدی سے سب مخلوقات اپنے کے اس سے کہ زیادتی کرے مجھ پر کوئی ان میں سے یا ظلم کرے غالب ہے پناہ دیا ہوا تیرا اور بزرگ ہے تعریف تیری اور نہیں کوئی معبود سوائے تیرے نہیں کوئی معبود مگر تو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہیں ہے اسناد اس کی قوی اور حکم بن ظہیر راوی اس حدیث کا تحقیق چھوڑ دی ہے حدیث اس کی بعض اہل حدیث نے ف حکم بن ظہیر اور اس کے پاؤں میں ضعیف ہے کہ میرک نے یہ حاشیہ لکھا ہے [illegible] اور حصن حصین میں کہ روایت کی طبرانی نے اوسط میں اور ابن ابی شیبہ نے لیکن ان کی روایت میں ہے [illegible] [illegible] اور اس میں ہے تبارک اسمک بھی بلفظ پر تمام ہوتی ہے یہ دعا حصین

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ اَبِیْ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلْ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ خَیْرَ ھٰذَا الْیَوْمِ فَتْحَہٗ وَنَصْرَہٗ وَنُوْرَہٗ وَبَرَکَتَہٗ وَھُدَاہُ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْہِ وَشَرِّ مَا بَعْدَہٗ ثُمَّ اِذَا اَمْسٰی فَلْیَقُلْ مِثْلَ ذٰلِکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی مالک سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت صبح کرے ایک تمہارا اس کو چاہیے کہ کہے صبح کی ہم نے اور صبح کی ملک نے خاص واسطے خدا کے پروردگار عالموں کا یا الٰہی تحقیق میں

مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی اس دن کی کشائش اسکی یعنی مقصود کو پہنچوں اور مدد اسکی یعنی اسدن میں مدد میری کر نفس اور شیطان اور دشمنوں پر غالب ہوں
اور نور اسکا یعنی توفیق علم اور عمل کی اور اس میں اور برکت اسکی یعنی اسدن میں رزق حلال طیب ہاتھ لگے اور ہدایت اسکی یعنی عمل اور اخلاق میں ہدایت
مانگتا ہوں میں سا تھ تیرے برائی اس چیز کی سے کہ اسدن میں ہو اور برائی اس چیز کی سے کہ پیچھے اسکے ہے پھر جبکہ شام کرے اپنی بھی کہے مانند اسکے نقل کیا اسکو
ف شام کو یہ دعا پڑھے تو بجاے اصبحنا واصبح الملک کے امسینا وامسی الملک پڑھے اور ہذا الیوم کی جگہ ہذہ اللیلۃ اور مذکر ضمیروں کی جگہ مونث ضمیریں پڑھے
یعنی کی جگہ بیاع ہ **وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ یَا اَبَتِ اَسْمَعُكَ تَقُوْلُ كُلَّ غَدَاةٍ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ**
اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ تُكَرِّرُهَا ثَلَاثًا حِیْنَ تُصْبِحُ وَثَلَاثًا حِیْنَ تُمْسِیْ فَقَالَ یَا بُنَیَّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ بِهِنَّ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَسْتَنَّ بِسُنَّتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے کہا کہا میں نے واسطے باپ
اپنے کے اے باپ میرے سنتا ہوں میں تجھکو کہتے ہو ہر صبح یا الٰہی عافیت دے مجھکو بدن میرے میں یا الٰہی عافیت دے مجھکو کان میں میرے یا الٰہی عافیت دے مجھکو بیچ آنکھ میری کے
نہیں معبود مگر تو پڑھتے ہو اسکو تین بار وقت صبح کے اور تین بار وقت شام کے پس کہا ابی نے اے بیٹے میرے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دعا مانگتے تھے
ساتھ ان کلموں کے پس میں دوست رکھتا ہوں کہ پیروی کروں حضرت کی سنت کی نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اسمیں اشارہ ہے اسبات کیطرف کہ دعا اور اعمال خیر کے کرنے میں
منظور اصلی بجالانا حضرت کا اور اتباع سنت آپکی کا ہو نہ حظ اپنا اور قبولیت دعا ۔ **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی**
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْكِبْرِیَاءُ وَالْعَظَمَةُ لِلّٰهِ وَالْخَلْقُ وَالْاَمْرُ وَاللَّیْلُ وَالنَّهَارُ
وَمَا سَكَنَ فِیْهِمَا لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَاَوْسَطَهٗ نَجَاحًا وَاٰخِرَهٗ فَلَاحًا یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ذَكَرَهُ النَّوَوِیُّ فِیْ
كِتَابِ الْاَذْكَارِ بِرِوَایَةِ ابْنِ السُّنِّیِّ اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کرتے کہتے صبح کی ہمنے اور صبح کی ملک نے
واسطے خدا کے اور سب تعریف واسطے خدا کے اور بزرگی ذات کی اور بزرگی صفات کی خدا ہی کے لیے ہے اور مخلوقات اور حکم اور رات اور دن اور جو آرام پکڑتے ہیں
رات میں اور دن میں سب اللہ ہی کے لیے ہیں یعنی مخلوق اور ملک اسکی ہیں یا الٰہی کر اول اس دن کا سبب نیکی کا یعنی توفیق دے کہ ہم کریں اسکو طاعت میں اور درمیان اسکا سبب
بر آمد حاجات کا اور آخر اسکا سبب نجات کا اے بہت رحم کرنے والے سب رحم کرنے والوں سے ذکر کی یہ حدیث نووی نے کتاب الاذکار میں ساتھ روایت ابن
سنی کے **ف** ختم کیا حضرت نے اس دعا کو لفظ یا ارحم الراحمین پر اسلیے کہ اس سے دعا جلدی قبول ہوتی ہے جیسے کہ ایک حدیث میں آیا ہے اور روایت کی حاکم نے
ابی امامہ سے بطریق مرفوع کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ متعین ہے اسپر کہ کہتا ہے یا ارحم الراحمین جو کوئی کہتا ہے یہ کلمہ تین بار تو کہتا ہے اسکو فرشتہ کہ ارحم الراحمین
متوجہ ہے مانگ ۔ **وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ اَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ**
وَكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰی دِیْنِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی مِلَّةِ اَبِیْنَا اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ رَوَاهُ
اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے عبد الرحمن بن ابزی سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے جس وقت صبح کرتے صبح کی ہمنے اوپر دین اسلام کے
اور کلمہ توحید کے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے اور اوپر دین نبی اپنے کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اوپر دین باپ اپنے ابراہیم کے کہ دین باطل سے
بیزار ہو کر متوجہ تھے دین حق پر اور نہ تھا ابراہیم مشرکوں سے نقل کی یہ احمد اور دارمی نے **ف** اور دین نبی اپنے کے ظاہر اس لفظ کا یہ ہے
کہ حضرت ہر شخص خلق کے اور اپنے بھی یا تعلیم امت کے لیے فرمایا ہو ۔ **بَابُ الدَّعَوَاتِ فِی الْاَوْقَاتِ** یہ باب ہے
دعاؤں کے بیچ وقتوں مختلف کے جیسا کہ شارع علیہ السلام سے ثابت ہے کسی حال میں جاوے اور کسی میں سونے کے بعد یا مثل اسکے اگرچہ ہر ایک دعا ہو
واسطے اس حضرت کے ہے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ**

لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْتِيَ اَهْلَهٗ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّهٗ اِنْ يُّقَدَّرْ
بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْطَانٌ اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تحقیق ایک تمہارا
ارادہ کرے صحبت کرنیکا بیوی اپنی سے یا لونڈی اپنی سے کہے دعا جو ہم ساتھ نام اللہ کے یا الٰہی دور کر ہم کو شیطان سے اور دور کر شیطان کو اس چیز سے کہ
دے تو ہمکو پس تحقیق شان یہ ہے کہ اگر مقدر ہوا ہو گا درمیان ان دونوں کے فرزند اس جماع میں نہ ضرر کریگا اسکو شیطان کبھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف اگر کوئی کہے کہ اکثر لوگ یہ پڑھتے ہیں اور فرزند انکے شیطان کے ضرر سے محفوظ نہیں رہتے جواب یہ ہے کہ ضرر نہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ شیطان اسکا کفر
نہیں کر سکتا ایسا ہی شارح نے … طرف خاتمہ بخیر ہونے فرزند کا سبب برکت ذکر اللہ کے اس وقت … یہ ہیں کہ ضرر نہیں پہنچاتا شیطان ساتھ آسیب کے
یعنی ساتھ آسیب ان پڑھنے والوں کے اور بیٹے کے اور مانند اسکے اور کہا جوزی نے کہ معنی یہ ہیں کہ مسلط ہو شیطان اسکے دین پر اور نہیں ظاہر ہوتی قدرت اسکی بیچ
سکون میں نہیں مقصود ہے کہ … مراد ضرر نہ پہنچانے سے یہ ہے کہ شیطان اسکے لگے نہ ہو بعض نے کہا ہے وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ
السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے نزدیک سختی اور غم کے نہیں کوئی
معبود سوائے اللہ کے بزرگ بردبار نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پروردگار عرش بڑے کا نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پروردگار آسمانوں کا اور پروردگار
زمین کا اور پروردگار عرش بزرگ کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ جُلُوْسٌ وَاَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهٗ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً
لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ اَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ بِمَجْنُوْنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔ اور روایت ہے سلیمان بن صردؓ سے کہا برا کہا دو شخصوں نے آپس میں نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہم نزدیک
حضرت کے بیٹھے ہوئے تھے اور ایک انمیں سے بہت برا کہتا تھا دوسرے کو غصہ میں بھرا ہوا تحقیق سرخ ہو گیا تھا چہرہ اسکا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق
میں جانتا ہوں ایک کلمہ اگر کہے اسکو البتہ جاتا رہے جو غضب کہ پاتا ہے وہ یہ ہے پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے شیطان رانده ہوئے سے پس کہا
صحابہ نے اس شخص کو کیا نہیں سنتا تو وہ چیز کہ فرماتے ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا اسنے کہ نہیں تحقیق میں دیوانہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
یہ حدیث نکالی گئی ہے اس آیت سے وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور میں نہیں دیوانہ یعنی یہ کلمہ اسکو پڑھنا کہتے
ہیں کہ دیوانہ ہوتا ہو اور میں نہیں دیوانہ وہ شخص آراستہ ساتھ شریعت کے نہیں تھا اور سمجھ دین میں نہیں رکھتا تھا پس توہم کیا کہ یہ دیوانہ کیواسطے ہے
نہ سمجھا کہ غصہ بھی شیطان کے بہکانے سے ہوتا ہے اسکو یہ مفید ہے اور کہا طیبی نے احتمال ہے کہ وہ شخص منافق ہو یا بدخو گنواروں سے ہو ۔
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْاَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا وَاِذَا
سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَاِنَّهٗ رَاٰى شَيْطَانًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سنو تم آواز مرغوں کی پس مانگو اللہ تعالیٰ سے فضل اسکا اسلیے کہ تحقیق وہ دیکھتے ہیں فرشتوں کو اور جب سنو تم آواز گدھے کی پس پناہ مانگو ساتھ اللہ کے
شیطان رانده ہوئے سے اسلیے کہ تحقیق وہ دیکھتا ہے شیطان کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مرغ فرشتوں کو دیکھکر آواز کرتا ہے اس وقت دعا کرنا واسطے
آمین کہنے فرشتوں کے بہتر ہے اور گدھے کی آواز سنکر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہنا اسلیے کہ وہ شیطان کو دیکھکر آواز کرتا ہے اور یہ حدیث
دلالت کرتی ہے اسپر کہ نیکوں کے آنے کے وقت رحمت و برکت اترتی ہے پس مستحب ہے اس وقت دعا کرنا اور دلالت کرتی ہے اسپر کہ نازل ہوتا ہے غضب بدکاروں

ہیں جب ہم با ... اس وقت گذرنے کے لئے کہ بہترین ... نعمت کا شکر ادا کرے۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اسْتَوٰی عَلٰی بَعِیْرِہٖ خَارِجًا اِلَی السَّفَرِ کَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِلَنَا بُعْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَاِذَا رَجَعَ قَالَھُنَّ وَزَادَ فِیْھِنَّ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سوار ہوتے اپنے اونٹ پر بحالت سفر نکلنے میں تو تین بار اللہ اکبر کہتے پھر یہ آیت پڑھتے پاک ہے وہ ذات کہ جس نے ہمارے لئے اس سواری کو تابع کیا اور ہم نہیں تھے اس کو دبا لینے والے اور بیشک ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں یا الٰہی ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی اور تقویٰ اور اس عمل کو جو تو پسند کرے مانگتے ہیں یا الٰہی ہم پر اس سفر کو آسان کر اور اس کی درازی کو ہمارے واسطے لپیٹ دے یا الٰہی تو ہی ہے رفیق سفر میں اور خلیفہ گھر بار میں یا الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں مشقت سفر سے اور بری حالت دیکھنے سے اور برے طور پر لوٹنے سے مال اور اہل میں اور جب آپ سفر سے پھر کر آتے تو یہی الفاظ کہتے اور ان میں یہ الفاظ زیادہ کرتے آئبون ... ہم پھرنے والے ہیں سفر سے توبہ کرنے والے بندگی کرنے والے اپنے پروردگار کی حمد کرنے والے ہیں (مسلم) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ یَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ وَدَعْوَۃِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔ اور روایت ہے عبداللہ بن سرجس سے کہا انہوں نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو پناہ مانگتے مشقت سفر سے اور بری حالت پھرنے سے اور نقصان پہنچنے سے ... اور اہل و مال میں بری حالت دیکھنے سے ... اور مظلوم کی بد دعا سے ... وَعَنْ خَوْلَۃَ بِنْتِ حَکِیْمٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ یَضُرَّہٗ شَیْءٌ حَتّٰی یَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِہٖ ذٰلِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔ اور روایت ہے خولہ بنت حکیم سے کہا انہوں نے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو کوئی اترے کسی مکان پر یعنی سفر میں ہو یا حضر میں پھر کہے پناہ مانگتا ہوں ساتھ کلمات پورے اللہ تعالیٰ کے ... نہیں ضرر کرے گی اس کو کوئی چیز ... نقل کی یہ مسلم نے۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَقِیْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِی الْبَارِحَۃَ قَالَ اَمَا لَوْ قُلْتَ حِیْنَ اَمْسَیْتَ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔ روایت ہے ابوہریرہ سے کہ آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ کیا ایذا پائی میں نے ایک بچھو سے کہ کاٹا مجھ کو رات گذری میں فرمایا خبردار ہو اگر تو شام کے وقت ... پناہ مانگتا ہوں ... اللہ تعالیٰ کے ... تو ضرر نہ پہنچاتا تجھ کو ... نقل کی یہ مسلم نے ... ایک روایت میں آیا ہے ... شام کے وقت ... تین بار ... ایک روایت میں ... تین بار ... سے منقول ہے ... وَعَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا کَانَ فِیْ سَفَرٍ وَاَسْحَرَ یَقُوْلُ سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰہِ وَحُسْنِ بَلَائِہٖ عَلَیْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَیْنَا عَائِذًا

یا اللہ میری ... اسے مسلم نے روایت کیا۔ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت ہوتے سفر میں اور وقت سحر کا ہوتا کہتے سنی سننے والے نے تعریف اللہ کی اور بہتری ہماری ... رب ہمارے ساتھ رہ ہمارے اور احسان کر ہم پر کرتے ہیں ہم پناہ پناہ چاہتے ہوئے ساتھ خدا کے آگ سے نقل کی یہ مسلم نے ۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْاَرْضِ ثَلٰثَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ پھرتے جہاد سے یا حج سے یا عمرہ سے تکبیر کہتے اوپر ہر جگہ بلند کے زمین سے تین تکبیریں پھر کہتے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں شریک کوئی واسطے اس کے واسطے اسی کے ہے ملک اور واسطے اسی کے ہے تعریف اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے ہم پھرنے والے ہیں طرف اس کی توبہ کرنے والے ہیں بندگی کرنے والے ہیں سجدہ کرنے والے ہیں واسطے پروردگار اپنے کے تعریف کرنے والے ہیں سچ کیا اللہ نے وعدہ اپنا یعنی ظاہر کرنے دین کا اور مدد کی اپنے بندہ کی اور شکست دی فوجوں کو تنہا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ غزوہ خندق میں کہ دس ہزار یا بارہ ہزار کفار سوا یہود اور قریظہ اور نضیر کے جمع ہو کر مدینہ پر آئے تھے اور ارادہ لڑائی کا رسول خدا سے رکھتے تھے اللہ تعالیٰ نے ہوا کو اور لشکر ملائکہ کو ان پر متعین کیا کہ ہلاک اور خراب کیا ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔ اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہا بد دعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن جنگ احزاب کے اوپر مشرکوں کے پس کہا یا الٰہی اتارنے والے کتاب کے جلدی کرنے والے حساب کے یعنی قیامت کے کہ آوے دن جس میں حساب لیا جاوے یا الٰہی شکست دے گروہ کافروں کو یا الٰہی شکست دے ان کو اور ہلا دے ان کو یعنی ثابت نہ رکھ ان کو مقابلہ میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ فَقَرَّبْنَا اِلَيْهِ طَعَامًا وَّوَطْبَةً فَاَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ اُتِيَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَاْكُلُهٗ وَيُلْقِي النَّوٰى بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ فَجَعَلَ يُلْقِي النَّوٰى عَلٰى ظَهْرِ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى ثُمَّ اُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهٗ فَقَالَ اَبِيْ وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهٖ اُدْعُ اللّٰهَ لَنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔ اور روایت ہے عبد اللہ بن بسر سے کہا اترے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ کے پاس مہمان ہو کر پس نزدیک لے گئے ہم طرف حضرت کے کھانا اور ایک چیز کہ نام اس کا وطبہ ہے پس کھایا اس میں سے پھر لائے گئے کھجور پس تھے حضرت کہ کھاتے اس کو اور ڈالتے گٹھلی درمیان دونوں انگلیوں اپنی کے یعنی کلمہ کی انگلی اور شہادت کی انگلی اور بیچ کی اور ایک روایت میں ہے پس شروع کیا حضرت نے کہ ڈالتے گٹھلی اوپر پیٹھ دونوں انگلیوں اپنی کے انگلی شہادت کی اور بیچ کی پھر لائے گئے پانی پس پیا اس کو پھر کہا باپ میرے نے اور پکڑا تھا لگام سواری حضرت کی کو دعا مانگو واسطے ہمارے پس کہا حضرت نے یا الٰہی برکت دے ان کو بیچ اس چیز کے کہ روزی دی ہے تو نے ان کو اور بخش واسطے ان کے اور رحم کر ان پر نقل کی یہ مسلم نے ف : وطبہ روایت میں ہے یا ایک تھیلا ہے ... تھے درمیان دونوں انگلیوں بیچ اور دوسری روایت میں یہ ہے کہ دونوں انگلیوں کی پیٹھ پر ڈالتے تھے تطبیق یوں ہے کہ کبھی اس طرح ڈالتے ہوں گے اور کبھی اس طرح اور انگلیوں کی پیٹھ پر ڈالتے تھے کہ تا ہاتھ کا اندر کا حصہ جس میں کھجور لی گئی ہے اس ... باہر کی کھجور اچھی ہے اور انگلیوں بیچ اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں ہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ سنت ہے پکڑنا لگام کا مہمان کی سواری کا اور رخصت کرنا اور خاطرداری کرنی اور اسی طرح سنت ہے دور تک مہمان کے ساتھ جانا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سنت ہے ضیافت کرنے والے کے حق میں دعا کرنی ... اور یہ ... مہمان کو ... ضیافت کرنے والے کے لیے ۔ **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری ۔ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ اللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ روایت ہے طلحہ بن عبیداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے یا کہتے تھے الٰہی نکال چاند کو ہم پر ساتھ
ایمان اور امن کے اور سلامتی اور اسلام کے رب میرا اور رب تیرا اللہ ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف ہلال پہلی اور دوسری اور تیسری رات کے چاند کو کہتے ہیں
بعض نے کہا ہلال اسکو کہتے ہیں [illegible] اور ایمان و اسلام کے ساتھ [illegible] تیرا رب اللہ ہے [illegible]
[illegible] وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ رَأَى مُبْتَلًى فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا
إِلَّا لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ كَائِنًا مَا كَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ الرَّاوِي لَيْسَ بِالْقَوِيِّ روایت ہے عمر بن خطاب اور ابی ہریرہ سے کہا دونوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی شخص
کہ دیکھے کسی مبتلائے بلا کو پھر کہے سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جس نے بچایا مجھکو اس چیز سے کہ گرفتار کیا تجھکو ساتھ اسکے اور بزرگی دی مجھکو بہتوں پر ان سے کہ پیدا کیا
بزرگی دینا مگر نہیں پہنچتی اسکو وہ بلا جو بلا کہ ہو نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی ابن ماجہ نے ابن عمر سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور عمرو بن دینار
راوی نہیں قوی ف حاصل یہ کہ جو کوئی مبتلائے بلا کو دیکھکر یہ دعا پڑھے الذی لفظ تفضیلا تک پہنچتا ہے اس بلا میں نہیں گرفتار ہوتا اور بلا عام ہے خواہ
بدنی ہو [illegible] اور جاہ اور مال [illegible]
فسق اور ظلم اور بدعت اور کفر [illegible] کے مبتلائے بلا کو دیکھکر یہ دعا پڑھے [illegible] کو جو کوئی مبتلائے بیماری کو دیکھے تو چپکے سے
دعا کو پڑھے تاکہ وہ آزردہ نہ ہو اور اگر گناہ میں مبتلا دیکھے تو پکار کر پڑھے تاکہ وہ بازرہے اور اگر دیکھے کہ [illegible] ہوتا ہو تو اسکو بھی [illegible]
وَعَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي
وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ
دَرَجَةٍ وَبَنٰى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ مَنْ قَالَ فِي سُوقٍ
جَامِعٍ يُبَاعُ فِيهِ بَدَلَ مَنْ دَخَلَ السُّوقَ اور روایت ہے عمر سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص داخل ہو بازار میں پھر کہے نہیں کوئی
معبود مگر اللہ کہ ایک ہے وہ نہیں شریک واسطے اسکے اسی کے لیے ہے بادشاہت اور اسی کے لیے ہے تعریف وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے نہ مریگا اسی کے ہاتھ
بھلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے لکھتا ہے اللہ اسکے لیے دس لاکھ نیکیاں اور دور کرتا ہے اس سے دس لاکھ برائیاں اور بلند کرتا ہے اسکے لیے دس لاکھ درجے اور بناتا ہے
اسکے لیے گھر بہشت میں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور شرح السنۃ میں بجائے من دخل السوق کے یوں ہے کہ جو شخص کہے یہ کلمہ بڑے
بازار جامع کے بیچ یعنی بڑا بازار کہ جسمیں بیچا اور فروخت کیا جاوے یعنی اکثر چیزیں بکتی ہوں اسمیں ف سبب اتنے ثواب کا یہ ہے کہ بازار جگہ غفلت اور جھوٹی
قسموں اور جگہ سلطنت شیطانوں کی ہے ایسی جگہ میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے سے بہت ثواب پاتا ہے وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ قَالَ دَعْوَةٌ أَرْجُو بِهَا خَيْرًا فَقَالَ إِنَّ مِنْ
تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُولَ الْجَنَّةِ وَالْفَوْزَ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَقَالَ قَدِ اسْتُجِيبَ لَكَ فَسَلْ وَسَمِعَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصَّبْرَ فَقَالَ سَأَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ فَاسْأَلْهُ الْعَافِيَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ دعا مانگتا ہے کہتا ہے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے پوری نعمت
اور فرمایا کہ کونسی چیز ہے پوری نعمت پس کہا اس شخص نے کہ یہ دعا ہے کہ امید رکھتا ہوں ساتھ اسکے مال بہت فرمایا تحقیق پوری نعمت داخل ہونا بہشت کا ہے

اور نجات پانا دوزخ سے اور سنا حضرتؐ نے ایک شخص کو کہ کہتا ہے اے صاحب بزرگی اور بخشش کے پس فرمایا تحقیق قبول کی گئی دعا تیری پس مانگ اور سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ وہ کہتا ہے یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے صبر پس کہا مانگی تو نے اللہ سے بلا پس مانگ اس سے عافیت نقل کی یہ ترمذی نے ف قائل اس حدیث کا یہ کہ وہ شخص نعمت سے کیا نعمت مراد ہے پوری سمجھ کر دعا اسکے حاصل ہونے کی مانگتا تھا حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ قائل پوری نعمت یہی داخل ہونا جنت میں ہے اور نجات پانا دوزخ سے اور مانگی تو نے بلا یعنے اسلئے کہ صبر بلا پر ہوتا ہے پس مانگ عافیت کہ سہل اور آسان ہے کہ یکہ کر بلا بڑی چیز ہے اور انسان ضعیف اور اگر بلا نازل ہو صبر کرے ۱۲ م ح وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جلس فی مجلس فکثر فیہ لغطہ فقال قبل ان یقوم من مجلسہ ذلک سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک الا غفر لہ ما کان فی مجلسہ ذلک رواہ الترمذی والبیھقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیٹھے ایک مجلس میں اور ہوں اس میں فائدہ باتیں پس کہے پہلے اٹھنے سے پاک ہے تو یا اللہ اور ساتھ پاکی بیان کرتے ہیں تیری ساتھ تعریف تیری کے گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر تو بخشش مانگتا ہوں میں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں طرف تیرے مگر بخشا جاتا ہے واسطے اسکے جو کچھ کہ ہوا اس مجلس میں نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں ف لغط سے مراد بیہودہ باتیں ہیں جو کہ ... اور بعضوں نے کہا لغط کے معنی ہیں کلام بے فائدہ اور اس دعا کو کفارۃ المجلس کہتے ہیں یعنی اس کے پڑھنے سے جو گناہ مجلس میں ہوا ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو بخش دیتا ہے ۱۲ وعن علیؓ انہ اتی بدابۃ لیرکبھا فلما وضع رجلہ فی الرکاب قال بسم اللہ فلما استوی علی ظھرھا قال الحمد للہ ثم قال سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون ثم قال الحمد للہ ثلاثا واللہ اکبر ثلاثا سبحانک انی ظلمت نفسی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ثم ضحک فقیل من ای شیء ضحکت یا امیر المؤمنین قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنع کما صنعت ثم ضحک فقلت من ای شیء ضحکت یا رسول اللہ قال ان ربک لیعجب من عبدہ اذا قال رب اغفر لی ذنوبی یقول یعلم انہ لا یغفر الذنوب غیری رواہ احمد والترمذی وابوداؤد اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ حاضر کیا گیا انکے پاس جانور تاکہ سوار ہوں اس پر جب رکھا اپنا پاؤں رکاب میں یعنی ارادہ کیا پاؤں رکھنے کا کہا بسم اللہ پس جب چڑھ بیٹھا پیٹھ پر کہا الحمد للہ یعنی شکر ہے اور تعریف واسطے اللہ کے ہے پھر کہا پاک ہے وہ ذات کہ تابعدار کیا واسطے ہمارے جانور کو اور نہ تھے ہم واسطے اسکے طاقت رکھنے والے اور تحقیق ہم طرف رب اپنے کے البتہ پھرنے والے ہیں پھر کہا الحمد للہ تین بار اور اللہ اکبر تین بار پاک ہے تو تحقیق میں نے ظلم کیا اپنے نفس پر پس بخش مجھ کو واسطے کہ تحقیق نہیں بخشتا گناہوں کو کوئی سوا تیرے پھر ہنسے پس کہا گیا کس واسطے ہنسے تم اے امیر المومنینؓ کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کیا جیسا کیا میں نے پھر ہنسے پس کہا میں نے کس واسطے ہنسے تم یا رسول اللہ فرمایا البتہ پروردگار تیرا راضی ہوتا ہے اپنے بندے سے جب کہتا ہے اے پروردگار میرے بخش مجھ کو گناہ میرے کہ جانتا ہے اللہ تعالیٰ کہ نہیں بخشتا گناہوں کو سوا میرے ... نقل کی یہ احمد و ترمذی اور ابوداؤد نے ف حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہنسنے کی ... وعن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا ودع رجلا اخذ بیدہ فلا یدعھا حتی یکون الرجل ھو یدع ید النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویقول استودع اللہ دینک وامانتک وآخر عملک رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ وفی روایتھما لم یذکر وآخر عملک اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رخصت کرتے کسی شخص کو پکڑتے ہاتھ اسکا پس نہ چھوڑتے ہاتھ اسکا یہاں تک کہ وہ شخص چھوڑتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو یعنی جب تک وہ نہ چھوڑتا حضرتؐ نہ چھوڑتے اور فرماتے سونپتا ہوں میں اللہ کو دین اور امانت تیری

طلب کرتا ہوں تجھ سے حفاظت دین کی اور امانت تیری کی اور آخر عمل تیرا یعنی خاتمہ بخیر ہو ۔ حدیث شریف میں جو خواتیم عملک یعنی بجائے آخر عملک کے وہ لفظ ہے یعنی جمع کا
آخری تیرے عملوں ہے جو اللہ تعالیٰ کے لیے مطلب یہی ہے جو پہلے جملہ کا تھا نقل کی یہ ترمذی نے اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور بیچ روایت ابوداؤد اور ابن ماجہ کے
نہیں ذکر کیا گیا لفظ و آخر عملک ف مراد امانت سے سوال میں اہل وعیال ہیں کہ جنکو سفر میں ساتھ لیگیا ہو اور بعضوں نے کہا مراد امانت سے اہل و اولاد ہیں
کہ گھر میں چھوڑ جاتا ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَطْمِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْتَوْدِعَ الْجَيْشَ قَالَ أَسْتَوْدِعُ
اللّٰهَ دِينَكُمْ وَأَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيمَ أَعْمَالِكُمْ ۔ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ۔ اور روایت ہے عبداللہ خطمی سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم جس وقت ارادہ کرتے رخصت کرنا لشکر کا فرماتے سونپتا ہوں اللہ کو دین تمہارا اور امانت تمہاری اور اعمال آخری تمہارے نقل کی یہ ابوداؤد نے
وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِي فَقَالَ زَوَّدَكَ اللّٰهُ
التَّقْوَى قَالَ زِدْنِي قَالَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ قَالَ زِدْنِي بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
غَرِيبٌ ۔ اور روایت ہے انس سے کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا یا رسول اللہ تحقیق میں ارادہ رکھتا ہوں سفر کا پس توشہ دیجئے
مجھکو یعنی دعا کیجیے کہ برکت اسکی ساتھ میرے سفر میں مانند توشہ کے ہو پس فرمایا توشہ دے تجھکو اللہ تقویٰ یعنی پرہیزگاری نصیب کرے کہ توشہ راہ آخرت کا ہے کہا
اُسنے زیادہ دعا کرو میرے لیے فرمایا اور بخشے اللہ گناہ تیرے کہا زیادہ دعا کیجیے میرے لیے قربان ہو باپ میرا تمہارے اور ماں میری فرمایا اور آسان کرے تیرے لیے
اور آگے بہتری بھلائی دین و دنیا کی جہاں ہو تو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُسَافِرَ فَأَوْصِنِي قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ اللّٰهُمَّ اطْوِ لَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ
عَلَيْهِ السَّفَرَ ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۔ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میں ارادہ رکھتا ہوں سفر کا پس مجھکو نصیحت
فرمائیے فرمایا لازم کر اپنے پر ڈرنا خدا کا اور اللہ اکبر کہنا اوپر ہر جگہ بلند کے پس جب پیٹھ پھیری اس شخص نے کہا حضرت نے یا اللہ لپیٹ اسکے لیے دوری سفر کی
یعنی دور کر مشقت سفر کی بسبب ... کر مسافت دراز کے اور آسان کر اسپر سفر یعنی سب امور سفر کا نقل کی یہ ترمذی نے ف لازم کر لینے پر تقویٰ
کا یعنی ڈر اللہ تعالیٰ سے اور ترک کر شرک اور گناہ اور شبہ کی چیزوں کو اور ان چیزوں کو زیادہ میں حاجت سے اور غفلت کو اور خطرہ ماسوا اللہ کو اور
غیر اللہ پر اعتماد کرنے کو ۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ فَأَقْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ يَا أَرْضُ
رَبِّي وَرَبُّكِ اللّٰهُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيكِ وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ أَسَدٍ وَأَسْوَدَ
وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ شَرِّ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ ۔ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ۔ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم جب سفر کرتے پھر آتی رات کہتے اے زمین پروردگار میرا اور پروردگار تیرا اللہ ہے پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے تیری برائی سے یعنی جو کہ تیری ذات میں
ہے مثل خسف وغیرہ کے اور برائی اس چیز کی سے کہ تجھ میں ہے یعنی پانی یا کوئی بوٹی ایسی میں سے پیدا ہو کہ کسی کو ہلاک کرے اور پناہ مانگتا ہوں
برائی اس چیز سے کہ پیدا کی گئی تجھ میں یعنی زہریلے جانور اور چیزیں ہلاک کرنے والی اور برائی اس چیز کی سے کہ چلتی پھرتی ہے تجھ پر یعنی حشرات الارض اور
حیوانات کہ ضرر پہنچاتے ہیں اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے شیر سے اور کالے سانپ سے اور ہر طرح کے سانپ سے اور بچھو سے اور برائی رہنے والوں
شہر کے سے یعنی جنوں کی برائی سے اور بعضوں نے کہا کہ مراد اس سے آدمی ہیں کہ شہروں میں رہتے ہیں یا برائی جننے والے کے سے اور اس چیز کی سے کہ جنا یعنی ابلیس
اور اولاد اسکی یعنی ... اور اولاد اسکی سے نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا غَزَا قَالَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ عَضُدِي وَنَصِيرِي بِكَ أَحُولُ وَبِكَ أَصُولُ وَبِكَ أُقَاتِلُ ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ ۔ اور روایت

ہے

ان شے سے گھبراتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد کرتے کہتے یا الٰہی تو ہی تکیہ میرا ہے اور تو ہی مددگار میرا ساتھ مدد تیری کے حیلہ کرتا ہوں میں واسطے دفع کرنے مکر کفار کے اور ساتھ قوت تیری کے حملہ کرتا ہوں دشمنان دین پر اور ساتھ مدد تیری کے لڑتا ہوں ساتھ دشمنان دین کے نقل کی ترمذی اور ابوداود نے وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ اللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت اندیشہ کرتے کسی قوم سے کہتے یا الٰہی تحقیق ہم کرتے ہیں تجھ کو مقابل کفار کے سینوں کے یعنی تجھ سے یہ چاہتے ہیں کہ دفع کرے تو شر ان کا جس سے تو حائل ہو درمیان ہمارے اور درمیان ان کے اور پناہ مانگتے ہیں ہم ساتھ تیرے برائی ان کی سے نقل کی احمد اور ابوداود نے حصن حصین میں لکھا ہے کہ جو کوئی کسی شخص سے یا اور کسی چیز سے ڈرے تو یہ دعا پڑھے یہ عمل مجرب ہے وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ اللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ نَّزِلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیْنَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاوٗدَ وَابْنِ مَاجَۃَ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ مَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ بَیْتِیْ قَطُّ اِلَّا رَفَعَ طَرْفَہٗ اِلَی السَّمَآءِ فَقَالَ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیَّ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت کہ نکلتے اپنے گھر سے کہتے ساتھ نام اللہ کے شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے بھروسا کیا میں نے اللہ پر یا الٰہی تحقیق ہم پناہ مانگتے ہیں ساتھ تیرے اس سے کہ پھسلیں ہم یعنی بغیر قصد کے گناہ کریں یا گمراہ ہوویں ہم یعنی قصد گناہ کا کریں یا ظلم کریں ہم یا ظلم کئے جاویں یا جہل کریں ہم یا جہل کیا جاوے ہم پر نقل کی یہ احمد و ترمذی اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بیچ روایت ابوداود اور ابن ماجہ کے یوں ہے کہ کہا ام سلمہ نے نہیں نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر سے کبھی مگر کہ اٹھائی نگاہ اپنی طرف آسمان کے پھر فرمایا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ گمراہ ہوؤں میں یا گمراہ کیا جاؤں یعنی کوئی مجھ کو گمراہ کرے یا ظلم کروں میں یا ظلم کیا جاؤں میں یا جہل کروں میں یا جہل کیا جاوے مجھ پر وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَیْتِہٖ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یُقَالُ لَہٗ حِیْنَئِذٍ ھُدِیْتَ وَکُفِیْتَ وَوُقِیْتَ فَیَتَنَحّٰی لَہُ الشَّیْطٰنُ وَیَقُوْلُ شَیْطٰنٌ اٰخَرُ کَیْفَ لَکَ بِرَجُلٍ قَدْ ھُدِیَ وَکُفِیَ وَوُقِیَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ اِلٰی قَوْلِہٖ لَہُ الشَّیْطٰنُ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نکلے کوئی شخص اپنے گھر سے پھر کہے شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے بھروسا کیا میں نے اللہ پر نہیں ہے پھرنا گناہ سے اور نہیں قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے کہا جاتا ہے اس کے لیے اس وقت یعنی ندا کرتا ہے اس کو فرشتہ کہ اے بندے اللہ کے راہ سیدھی دکھایا گیا تو اور کفایت کیا گیا تو اور بچایا گیا تو ہر بلا سے اور محفوظ رہا شیطان سے پس جدا ہو جاتا ہے شیطان اس سے اور کہتا ہے دوسرا شیطان یعنی اس شیطان کی تسلی کے لیے کیونکر میسر ہوگا تجھ کو تسلط اوپر ایسے شخص کے کہ ہدایت دیا گیا اور کفایت کیا گیا اور محفوظ رکھا گیا ہے ہر بلا سے نقل کی یہ ابوداود نے اور نقل کی ترمذی نے تا لفظ الشیطان تک کتاب ابن سنی میں ہے حضرت عثمان سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان ارادہ کرے سفر کا یا کسی اور چیز کا ہے کہ جس وقت نکلے اپنے گھر سے پڑھے جس وقت کہ نکلے گھر سے بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَمَالِیْ وَدِیْنِیْ اَللّٰھُمَّ رَضِّنِیْ بِقَضَائِکَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا قُدِّرَ لِیْ حَتّٰی لَا اُحِبَّ تَعْجِیْلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِیْرَ مَا عَجَّلْتَ روایت ہے کتاب الاذکار امام نووی میں ابو سعید سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نکلے اپنے گھر سے طرف نماز کے پس کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِحَقِّ مَمْشَایَ ھٰذَا فَاِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَّلَا بَطَرًا وَّلَا رِیَآءً وَّلَا سُمْعَۃً وَّخَرَجْتُ اتِّقَآءَ سَخَطِکَ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِکَ فَاَسْاَلُکَ اَنْ تُعِیْذَنِیْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ متوجہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھ ذات اپنی اور استغفار کرتے ہیں اس کے لیے ستر ہزار فرشتے اور دست دعا لگایا ہے تو نفع اس کا اٹھایا اور توکل اس پر کیا اور لاحول پڑھی یعنی سے کہ دعا جس نے

جاتا اور اسے پہنچ تو لے اسلیے کہ وہ اسے سوری کی پہنچ یا ہو اور اپنے کام پر لگ گیا بیت کا خود اپنے لیے گناہ کی مغفرت نہ بخشے بہتر کارہ ۷

وَعَنْ اَبِیْ مَالِکٍ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَیْتَہٗ فَلْیَقُلْ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا ثُمَّ لِیُسَلِّمْ عَلٰی اَھْلِہٖ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وقت کہ داخل ہو آدمی گھر میں اپنے چاہیے کہ کہے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی داخل ہونے کی اور بھلائی نکلنے کی اوپر آنے کے ساتھ بھلائی کے ہو ساتھ نام اللہ کے داخل ہوئے ہم اور اللہ پر کہ رب ہمارا ہے بھروسا کیا ہم نے پھر سلام علیک کرے ساتھ اہل پر نقل کی یہ ابو داؤد نے ف حصن حصین میں یہ دعا ابو داؤد سے نقل کی گئی ہے اسی طرح بلفظ ربنا کے اور بسم اللہ خرجنا بھی ہے پس ابو داؤد میں جو دیکھا اسمیں بھی ہے یہ معلوم ہوا کہ مصنف مشکوٰۃ کا یا کاتب کا اس جگہ کو لکھنا بھول گئے ہو گئے اور پھر سلام علیک کرے لکھا ہے علما نے کہ اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو بھی سلام کرے ساتھ نیت ملائکہ کے کہ وہاں ہیں اس طرح السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین آیا ہے حدیث میں

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا رَفَّاَ الْاِنْسَانَ اِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ وَبَارَکَ عَلَیْکُمَا وَجَمَعَ بَیْنَکُمَا فِیْ خَیْرٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب وقت کہ دعا دیتے آدمی کو یعنی مبارکباد دیتے جبکہ نکاح کرتا کہتے برکت دے اللہ تعالیٰ واسطے تیرے اور برکت دے تم دونوں کے درمیان یعنی رحمت ہو تم پر اور رزق اور اولاد بہت ہو اور جمع کرے درمیان تمہارے بیچ بھلائی کے یعنی طاعت کرنے میں اور صحت اور عافیت سے رہو اور سلوک رہے آپس میں اور اولاد نیک ہو نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَزَوَّجَ اَحَدُکُمْ اِمْرَاَۃً اَوِ اشْتَرٰی خَادِمًا فَلْیَقُلْ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ وَاِذَا اشْتَرٰی بَعِیْرًا فَلْیَاْخُذْ بِذِرْوَۃِ سَنَامِہٖ وَلْیَقُلْ مِثْلَ ذٰلِکَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فِی الْمَرْاَۃِ وَالْخَادِمِ ثُمَّ لِیَاْخُذْ بِنَاصِیَتِھَا وَلْیَدْعُ بِالْبَرَکَۃِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے انہوں نے نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے انہوں نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبد اللہ بن عمرو سے اور عبد اللہ نے نقل کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جب وقت کہ نکاح کرے ایک تمہارا کسی عورت سے یا خریدے بردہ تو چاہیے کہ کہے یا الٰہی تحقیق میں سوال کرتا ہوں تجھ سے بھلائی اسکی یعنی بھلائی اسکی ذات کی اور بھلائی اس چیز کی کہ پیدا کیا تو نے اسکو اوپر اسکے یعنی اخلاق اچھے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے برائی اسکی سے اور برائی اس چیز کی سے کہ پیدا کیا تو نے اسکو اوپر اسکے یعنی برے اخلاق و افعال اور جبکہ خریدے اونٹ پس چاہیے کہ پکڑے بلندی کوہان اسکی کے اور کہے مانند اسکے یعنی دعا مذکور پڑھے اور ایک روایت میں بیچ عورت اور بردے کے یوں آیا ہے کہ پھر چاہیے کہ پکڑے بال پیشانی عورت یا بردے کے اور دعا کرے ساتھ برکت کے نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف دعا کرے ساتھ برکت کے یعنی اوپر کی دعا پڑھے یہ بات بھی جاننا چاہیے کہ حصن حصین میں ہے اور اسکا جزری نے ذکر کیا کہ اگر اور سواری خریدے تو بھی اسی طرح پڑھے

وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعَوَاتُ الْمَکْرُوْبِ اَللّٰہُمَّ رَحْمَتَکَ اَرْجُوْ فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا غمزدہ کی یعنی اسکے لیے جو غم پا رہا ہو یا الٰہی تیری رحمت کا امیدوار ہوں پس نہ سونپ مجھکو طرف نفس میرے کے ایک لحظہ بھی اسلیے کہ وہ دشمن بڑا ہے میرا اور درست کر میرے واسطے حالت میری کو اور درست کر سب کام میرے سب نہیں کوئی معبود سوا تیرے نقل کی یہ ابو داؤد نے

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ ھُمُوْمٌ لَزِمَتْنِیْ وَدُیُوْنٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَفَلَا اُعَلِّمُکَ کَلَامًا اِذَا قُلْتَہٗ اَذْھَبَ اللّٰہُ ھَمَّکَ وَقَضٰی عَنْکَ دَیْنَکَ قَالَ قُلْتُ بَلٰی قَالَ قُلْ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَیْتَ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ ۴۰

مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِکَ
فَاَذْهَبَ اللّٰهُ هَمِّیْ وَقَضٰی عَنِّیْ دَیْنِیْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ ایک شخص نے کہا فکریں لگ رہی ہیں مجھکو اور قرضے میرے ذمہ ہیں
یا رسول اللہ فرمایا کیا نہ سکھلاؤں میں تجھکو ایک کلام کہ جس وقت کہے تو اسکو دور کرے اللہ فکر تیری اور ادا کرے تجھ سے قرض تیرا کہا کیوں نہیں فرمایا کہہ جس وقت صبح
کرے اور جس وقت کہ شام کرے یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے فکر و غم سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عاجزی سے اور سستی سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ
تیرے بخیلی سے اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے غالب ہونے قرض کے یعنی کثرت سے تنگی سے اور غلبہ لوگوں کے سے کہا اس شخص نے پس کیا میں نے یہ پس دور
کی اللہ نے فکر میری اور ادا کیا قرضہ میرا روایت کی یہ ابوداؤد نے ف کہا شیخ نے کہ طیبی نے ظاہر یہ ہے کہ کہا جاتا کہ قرض بلا ہے اسلئے کہ آپ نے
نہیں روایت کی یہ تخصیص سے بلکہ ... بیان کیا اسکو جیسا کہ دلالت کرتا ہے اول کلام کا اسی کچھ نہیں بنتی مگر یہ کہ تاویل کیا جاوے
اور کہا جاوے کہ تقدیر اسکی یہ ہے کہ کہا ابو سعید نے کہا واسطے میرے اس شخص نے کہا میں نے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عاجزی یعنی ادا
طاعت اور عبادت سے اور تحمل مصیبت سے عاجز ہونا اور پناہ بخیلی چاہی کہ ترک کرے ادا زکوۃ اور کفارات کو اور واجبات مالیہ کو اور پھیر دے سائل کو
اور ترک کرے ضیافت مہمان کی اور ترک کرے سلام اور جواب اسکا اور جس عالم اور مسئلہ کی احتیاج ہو اور یہ جانتا ہو اور پھر سکھلا دے اور بتا دے نہیں اور
ترک کرے درود کو وقت سننے نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نامردی سے اور یہ کہ وقت جہاد کے کافروں سے ڈر کر مقابلہ نہ کرسکے اور اسمیں داخل ہے بچانا
کہ فی وقت امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا اور دل سے توکل کرنا اللہ پر بیچ امر رزق وغیرہ کے وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ مُکَاتَبًا جَاءَهُ فَقَالَ اِنِّیْ عَجَزْتُ عَنْ
کِتَابَتِیْ فَاَعِنِّیْ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُکَ کَلِمَاتٍ عَلَّمَنِیْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْکَانَ عَلَیْکَ مِثْلُ جَبَلٍ کَبِیْرٍ دَیْنًا اَدَّاهُ اللّٰهُ
عَنْکَ قُلِ اللّٰهُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ
اور روایت ہے حضرت علی سے کہ آیا انکے پاس ایک مکاتب پس کہا تحقیق میں عاجز ہوں بدل کتابت اپنی سے یعنی جو مقرر ہوا وقت اسکے نے بدل کتابت کا
اور میرے پاس مال نہیں ہے پس مدد کرو میری یعنی ساتھ مال اور دعا کے فرمایا کیا نہ سکھلاؤں میں تجھکو وہ کلمات کہ سکھلائے مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اگر ہو تجھ پر مانند پہاڑ بڑے کے دین ادا کرے اسکو اللہ تعالی تیری طرف سے کہہ یا اللہ کفایت کر مجھکو ساتھ حلال اپنے کے حرام اپنے سے یعنی رزق حلال دے اور بچا اپنے
حرام سے بے پرواہ کر مجھکو ساتھ فضل اپنے کے اس شخص سے کہ سوا تیرے ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں ف مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں
کہ مالک اسکا کہے اسکو جب تو اتنا روپیہ ادا کرے تو اس وقت تو آزاد ہے اور مال کتابت اس مال کو کہتے ہیں کہ اس غلام مکاتب نے اپنے ذمہ پر ادا کرنا اسکا قبول
کر لیا ہے پس جب ادا کر چکا اس وقت آزاد ہو جاتا ہے وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ جَابِرٍ اِذَا سَمِعْتُمُ النُّبَاحَ الْکِلَابِ فِیْ بَابِ تَغْطِیَةِ الْاَوَانِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
تَعَالٰی اور ذکر کرینگے ہم حدیث جابر کی اذا سمعتم نباح الکلاب جیسا باب تغطیة الاوانی کے اگر چاہا اللہ تعالی نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا اَوْصَلّٰی تَکَلَّمَ بِکَلِمَاتٍ فَسَئَلَتْهُ عَنِ الْکَلِمَاتِ
فَقَالَ اِنْ تَکَلَّمَ بِخَیْرٍ کَانَ طَابِعًا عَلَیْهِنَّ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَاِنْ تَکَلَّمَ بِشَرٍّ کَانَ کَفَّارَةً لَهُ سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب
بیٹھتے ایک جگہ یا نماز پڑھتے تو پڑھتے کتنے کلمے یعنی وقت اٹھنے کے مجلس سے اور وقت فارغ ہونے کے نماز سے پس پوچھا میں نے انسے یعنی فائدہ ان کلمات کا پس فرمایا کہ
کلام کیا جاوے نیک یعنی بیچ ان کلموں کے ہووینگے یہ کلمے مہر اسپر یعنی کلام اسکا محفوظ رہیگا قیامت تک اور ثواب اسکا ضائع نہیں
ہونے کا اور اگر کلام کیا جاوے برا یعنی پہلے ان کلموں کے کلام گناہ کا کیا جاوے ہووینگے یہ کلمے سبب بخشش اسکے کے وہ کلمے یہ ہیں پاک ہے تو یا الٰہی

اور پاکی بیان کرتا ہوں میں تیری ساتھ تعریف تیری کے نہیں کوئی معبود سوا تیرے بخشش چاہتا ہوں میں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں میں طرف تیری نقل کی نسائی نے **وعن** قتادة بلغه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا رأى الهلال قال هلال خير ورشد هلال خير ورشد هلال خير ورشد آمنت بالذي خلقك ثلاث مرات ثم يقول الحمد لله الذي ذهب بشهر كذا وجاء بشهر كذا رواه ابو داود اور روایت ہے قتادہ سے پہنچا اُنکو یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جبکہ دیکھتے چاند کو کہتے چاند ہے بھلائی کا اور ہدایت کا چاند ہے بھلائی کا اور ہدایت کا چاند ہے بھلائی کا اور ہدایت کا ایمان لایا میں ساتھ اُس ذات کے کہ پیدا کیا تجھکو یعنی اے چاند یہ بھی تین بار کہتے پھر کہتے سب تعریف ہے واسطے اُس خدا کے کہ لے گیا فلاں مہینے کو اور لایا اس مہینے کو یعنی ماہ گذشتہ اور آئندہ کا نام لیتے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف کہتے ہیں بعد کہنے اللہ اکبر کے یہ کہتے ہلال خیر ورشد الخ جیسا کہ روایت دارمی کی میں آیا ہے حدیث ابن عمر کی سے اور چاند ہے بھلائی اور ہدایت کا یعنی دعا کے ہے یعنی اس چاند میں بھلائی اور ہدایت ہو یا خبر ہے بطور فال نیک کے ہے **وعن** ابن مسعود ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من كثر همه فليقل اللهم اني عبدك وابن عبدك وابن امتك وفي قبضتك ناصيتي بيدك ماض في حكمك عدل في قضاؤك اسألك بكل اسم هو لك سميت به نفسك او انزلته في كتابك او علمته احدا من خلقك او الهمت عبادك او استأثرت به في مكنون الغيب عندك ان تجعل القرآن ربيع قلبي وجلاء همي وغمي ما قالها عبد قط الا اذهب الله غمه وابدله به فرحا رواه رزين اور روایت ہے ابن مسعود سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ بہت ہو فکر اسکو پس چاہیے کہ کہے الٰہی تحقیق میں بندہ تیرا ہوں اور بیٹا ہوں بندہ تیرے کا اور بیٹا ہوں لونڈی تیری کا اور تیرے قبضہ میں ہوں یعنی تیرے ملک و تصرف میں ہوں بال پیشانی میرے کے تیرے ہاتھ میں ہیں یعنی نہیں حرکت و قوت مگر ساتھ مدد تیری کے جاری ہے میرے حق میں حکم تیرا یعنی تیرے حکم کو توقف اور کوئی روکنے والا نہیں جیسا کہ چاہے ویسا ہی ہو عدل ہے میرے امر میں قضا تیری مانگتا ہوں میں تجھ سے ساتھ وسیلہ ہر نام کے کہ واسطے تیرے ہے نام رکھا تو نے ساتھ اسکے ذات اپنی کو یا اتارا تو نے اسکو کتاب اپنی میں یا سکھایا تو نے وہ اسم کسی مخلوق اپنی کو یعنی انبیا کو الہام کیا یا نبیوں کو دینے کے کتاب میں یا اختیار کیا تو نے اسکو بیچ پوشیدہ غیب کے نزدیک اپنے یعنی کسی کو اسکی اطلاع نہیں ہوا ہے یہ کہ کرے تو قرآن کو بہار دل میرے کی اور روشنی آنکھوں میرے کی اور دور کرنے والا غم میرے کا اور لیجانے والا اندیشہ اور غم میرے کا نہیں کہتا اسکو کوئی بندہ کبھی مگر دور کرتا ہے اللہ تعالے غم اسکا اور بدل دیتا ہے بجائے غم کی خوشی کو نقل کی رزین نے **وعن** جابر قال كنا اذا صعدنا كبرنا واذا نزلنا سبحنا رواه البخاري اور روایت ہے جابر سے کہا تھے ہم جب چڑھتے بلند جگہ پر اللہ اکبر کہتے اور جب اترتے سبحان اللہ کہتے نقل کی یہ بخاری نے **وعن** انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا كربه امر يقول يا حي يا قيوم برحمتك استغيث رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب وليس بمحفوظ اور روایت ہے انس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب غمگین کرتا انکو کوئی امر کہتے اے زندہ قائم رکھنے والے سب مخلوق کے ساتھ رحمت تیری کے فریاد رسی چاہتا ہوں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور نہیں محفوظ ف اور روایت کی یہ حاکم اور ابن سنی نے ابن مسعود سے اور روایت کی حاکم اور نسائی نے حضرت علی سے مرفوعاً انکے لفظ یہ ہیں و مکرر وہ مسلسل یا حی یا قیوم یعنی بار بار کہتے یا حی یا قیوم جب سجدہ میں ہوتے **وعن** ابي سعيد الخدري قال قلنا يوم الخندق يا رسول الله هل من شيء نقوله فقد بلغت القلوب الحناجر قال نعم اللهم استر عوراتنا وآمن روعاتنا قال فضرب الله وجوه اعدائه بالريح فهزمهم الله بالريح رواه احمد اور روایت ہے ابی سعید سے کہا کہا ہم نے دن خندق کے یا رسول اللہ کیا ہے کوئی چیز یعنی ذکر و دعا کہ پڑھیں ہم اسکو یعنی تا فتح ہو سبب تحقیق پہنچے ہیں دل حنجروں تک

ہے نہایت دشواری اور محنت لاحق ہوئی پس فرمایا اس دعا کو پڑھا کر یا الٰہی جاتا رہے عیب جو اوس میں ہے کہا ابو حیہ نے پس لے گئے اللہ تعالیٰ غم ہمارا
اونکے ساتھ ہوا کے اور شکست دی اللہ نے ساتھ ہوا کے نقل کی یہ حدیث احمد نے اور یہ دن خندق کے تھے کہ اوسکو غزوۂ احزاب بھی کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ہوا بھی تند مسلط
کی کافروں پر کہ ہانڈیاں اونکی الٹ دین اور خیمے اوکھاڑ دیے اور طرح طرح کی تکلیفیں پہنچا کر تباہ و برباد کیا ع وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ السُّوقَ قَالَ بِسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ السُّوقِ وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا
وَشَرِّ مَا فِيهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أُصِيبَ فِيهَا صَفْقَةً خَاسِرَةً رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ
اور روایت ہے بریدہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے بازار میں کہتے ساتھ نام اللہ کے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے بھلائی اس بازار
کی یعنی رزق حلال جو اوس میں ہو اور نفع اور برکت ہو اوسمیں اور بھلائی اوس چیز کی کہ اوسمیں ہے یعنی لوگ اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے برائی اوسکی سے اور
برائی اوس چیز کی سے کہ اوسمیں ہے یعنی عقدیں فاسدہ اور نقصان اور لوگ مفسد یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ پہونچوں بیچ اوسکے بیچ والا
نقصان کے نقل کی یہ حدیث بیہقی نے دعوات کبیر میں

بَابُ الاسْتِعَاذَةِ

باب بیچ بیان پناہ مانگنے کے یعنی اوسمیں ایسی حدیثیں آئی ہیں
کہ اوسمیں واقع ہوا ہے پناہ مانگنا اکثر چیزوں سے اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ کلام اللہ پڑھنے کے پہلے افضل اعوذ باللہ پڑھنا ہے یا استعیذ باللہ اکثر کہتے ہیں
کہ استعیذ باللہ افضل ہے اسلیے کہ ظاہر قرآن اسپر دلالت کرتا ہے کہ فرمایا ہے فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللهِ اور لیکن آثار میں اعوذ باللہ بھی وارد ہوا ہے

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

ع فصل پہلی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللهِ
مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے مشقت بلا کی سے اور پہونچنے بدبختی کی سے اور بری تقدیر سے اور خوش ہونے دشمنوں کے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
بلا کی مشقت کو بعضوں نے اوس حالت کے ساتھ تفسیر کیا ہے کہ جس وقت میں مبتلا ہووے آدمی اوسمیں اور دشوار ہو اوسپر اور جب کہ بیچ مشقت و نہایت بلا کے ہو بعضوں نے
کہا ہے کہ آدمی کو دین یا دنیا میں اور عاجز ہو اوسکے دفع کرنے سے اور بدبختی کے لاحق ہونے یا واقع ہونے اور بری تقدیر سے مراد وہ چیز ہے کہ بری ہو آدمی کے حق میں
اور خوش ہونے دشمنوں کے سے یعنی کوئی مصیبت ایسی دین یا دنیا میں پہونچے کہ دشمن خوش ہوں اور یہ دعا جامع ہے سب مطالب کو ع وَعَنْ
أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ
وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے اندیشہ اور غم
اور عاجز ہونے اور سستی سے اور نامردی سے اور بخیلی سے اور بوجھ قرض کے سے اور غلبہ لوگوں کے سے یعنی ظالموں کے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ع وَعَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ
النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ
خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے سستی سے یعنی طاعت میں
اور بڑھاپے سے یعنی بسبب بڑھاپے کے حواس میں نقصان اور اعضا کا ضعف اور قرض سے یا قرض سے اور گناہ سے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عذاب
آگ کے سے اور فتنہ آگ کے سے اور فتنہ قبر کے سے اور عذاب قبر کے سے اور برائی فتنہ دولت کے سے اور برائی فتنہ فقر کے سے اور برائی فتنہ دجال کے سے یا الٰہی
دھو گناہ میرے ساتھ پانی برف اور اولے کے یعنی پاک کر مجھکو گناہوں سے ساتھ طرح طرح کی مغفرت کے جیسے کہ پاک کرتی ہیں چیزیں یہ میل سے اور پاک کر دل میرا جیسے کہ

اخلاق سے جیسا کہ پاک کیا جاتا ہے کپڑا سفید میل سے اور دور کر درمیان میرے اور درمیان گناہوں میرے کے جیسا کہ دور کی تو نے درمیان مشرق
اور مغرب کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے [illegible] گناہوں سے [illegible] ہیں اس لیے کہ عذاب کا وہی ہے
جاویگی اور [illegible] ساتھ آگ کے عذاب اور فتنہ آگ کے سے مراد یہی ہے چیزیں کہ باعث عذاب آگ کی ہیں
اور فتنہ قبر سے مراد تحیر ہونا ہے جواب منکر نکیر کے اور عذاب قبر سے مراد ہونا اس کا ہے کہ جواب نہ دے سکیگا اور مراد قبر سے
برزخ ہے خواہ قبر ہو یا نہ ہو اور فتنہ دولت کا ہے تکبر و سرکشی کرنی اور حاصل کرنا مال کا حرام سے اور خرچ کرنا اس کو گناہوں میں اور فخر کرنا ساتھ مال و جاہ کے
اور فتنہ فقر کا ہے حسد کرنا اغنیا پر اور طمع کرنا انکے مالوں میں اور نہ راضی ہونا اس چیز پر کہ قسمت میں کی ہے اللہ تعالیٰ نے اور اور چیزیں مانند انکے
اور مقصد ان کا ہے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سب چیزوں سے امن میں کیا تھا لیکن پناہ مانگی واسطے تعلیم امت کے وَعَنْ زَيْدِ
ابْنِ اَرْقَمَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ
وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ
لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم فرماتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عاجز ہونے سے نیکی کرنے سے طاعت پر اور سستی سے نیکی کے کاموں میں اور
نامردی سے اور بخیلی سے اور بڑھاپے سے یعنی کمال ضعف اعضا اور بیکاری سے سبب بڑھاپے کے اور عذاب قبر کے سے یعنی تنگی قبر کی اور وحشت ہونا اکیلے
اور نکلنے سانپ بچھوؤں کا اور ڈسنا سانپوں کا اور مانند اسکے یا الٰہی دے نفس میرے کو پرہیزگاری اس کی اور پاک کر اسکو تو بہتر ہے سب شخصوں کا جو پاک کرے ہیں اسکو
تو کارساز ہے اس کا اور مالک ہے اس کا یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس علم سے کہ نفع دے اور اس دل سے کہ نہ ڈرے یا تسکین نہ پاوے ساتھ ذکر اللہ کے اور
اس نفس سے کہ نہ سیر ہووے یعنی حریص ہو اور جو کچھ اللہ نے دیا اس پر قناعت نہ کرے اور اس دعا سے کہ نہ قبول کیا جاوے واسطے اس کے نقل کی یہ مسلم نے علم
علم سے کہ نفع نہ دے مراد اس علم سے ہے کہ عمل کرے اس پر اور نہ سکھاوے اس کو لوگوں کو اور نہ درست کرے اخلاق و افعال کو یا اس علم سے کہ نہ احتیاج ہو
طرف اسکے دین میں یا اس علم سے کہ نہ اجازت ہو اسکے سیکھنے میں اذن شرعی اور کہا ابو طالب مکی نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ایک قسم علم سے
جیسے کہ پناہ مانگی شرک اور نفاق اور برے اخلاق سے اور جس علم کے ساتھ تقوی نہ ہو وہ ایک سبب ہے ابواب دنیا سے اور ایک قسم خسران ہے کہ نہیں
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ
وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا تھی دعا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یا الٰہی
تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے زوال نعمت تیری کی سے اور بدلنے عافیت تیری کے سے یعنی بدلنا بصحت کے بیماری سے اور ناگہانی
عقوبت تیری کی سے اور تمام غصہ تیرے سے نقل کی یہ مسلم نے عقوبت سے مراد بلا اور مصیبت ہے اور غصہ سے مراد نہ راضی ہونا ہے وَعَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے عائشہ سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے برائی اس کام کی سے کہ کیا میں نے اور برائی
اس کام کی سے کہ نہیں کیا میں نے نقل کی یہ مسلم نے یعنی جو برے کام کر چکا ہوں انکی برائی سے پناہ مانگتا ہوں [illegible] عذاب نہ ہو اور جو نہیں کیا ہے
برائی سے بھی پناہ مانگتا ہوں [illegible] کسی کا برا دیکھوں کہ باعث نا رضامندی تیری کا ہو یا سبب یہ کہ نہ کیا اس کو [illegible]
جانتا ہوں وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ

وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِي أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے فرماتے یا الٰہی واسطے تیرے فرمانبرداری کی میں نے اور ساتھ تیرے ایمان لایا میں اور تجھ پر توکل کیا میں نے اور طرف تیرے رجوع کی میں نے اور طرف طاعت تیری کے رجوع کی میں نے اور ساتھ مدد تیری کے جھگڑتا ہوں میں یا الٰہی میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ عزت تیری کے نہیں کوئی معبود مگر تو اس سے کہ گمراہ کرے تو مجھ کو تو زندہ ہے کہ نہ مرے گا اور جن اور آدمی مریں گے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

الفصل الثانی فصل دوسری عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالنَّسَائِيُّ عَنْهُمَا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں چار چیزوں سے اس علم سے کہ نفع نہ دے اور اس دل سے کہ نہ عاجزی کرے اور اس نفس سے کہ نہ سیر ہو اور اس دعا سے کہ نہ قبول کی جاوے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہ ترمذی نے عبداللہ بن عمرو سے اور نسائی نے ابوہریرہ اور عبداللہ بن عمرو سے وَعَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ پکڑتے پانچ چیزوں سے نامردی سے اور بخیلی سے اور بری عمر سے یعنی اتنی عمر کہ قویٰ اور حواس میں فرق آجاوے اور قوت طاعت کی نہ رہے اور فتنہ سینے کے سے یعنی سینے میں برے اخلاق اور برے عقائد جگہ پکڑیں یا حق بات نہ قبول کرے اور تنگی بلاؤں کی نہ سہے پناہ مانگتے اور پناہ مانگتے عذاب قبر کے سے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے محتاجگی سے اور کمی سے اور ذلت سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے کہ ظلم کروں میں یا ظلم کیا جاؤں نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف مراد محتاجگی سے محتاجگی دل کی ہے یعنی دل حریص ہو جمع کرنے مال پر یا مراد محتاجگی مال کی ہے کہ آئی ہے [illegible] حقیقت میں پناہ مانگی فتنہ محتاجی کے سے اور کمی سے مراد کمی نیکیوں کی ہے نہ کمی مال کی اس لیے کہ حضرت نے اختیار کی تھی کمی مال کی اور کراہت جانتے کثرت مال کی یا کمی سے مراد وہ کمی مال کی ہے کہ قوت لایموت کو کفایت نہ کرے اور بند ہو عبادت کے کرنے میں یا بعضوں نے کہا کمی صبر کی مراد ہے اور ذلت سے ذلت سبب گناہوں کے ہے یا لوگوں کے نزدیک ذلیل ہونا یا مراد ذلیل ہونا غنیاؤں کی نظر میں ہے یعنی کے [illegible] وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوءِ الْأَخْلَاقِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے خلاف سے اور نفاق سے اور بری خلقوں سے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف خلاف سے مراد مخالفت حق ہے اور بعضوں نے کہا خلاف و عداوت ہے بیچ ... اور نفاق سے سب اقسام نفاق کے مراد ہیں خواہ نفاق عقیدہ ہو یا عمل میں یعنی دل میں کفر رکھنا اور ظاہر کرنا اسلام کا اور ظاہر کرنا کسی چیز کو خلاف اس چیز کے کہ دل میں ہو اور سب جھوٹ بولنا اور خیانت امانت میں کرنی اور وعدہ کر کے خلاف کرنا اور خلاف اس کے سوا ان کے وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُوعِ فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيعُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے بھوک سے پس تحقیق وہ بری ہم خواب ہے اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے خیانت سے تحقیق وہ بری خصلت اندر کی ہے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف بھوک سے اس لیے پناہ مانگی کہ اس سے ضرر ہوتا ہے آدمی کے بدن اور قویٰ اور

حواس میں فتور آنا اور حضور یعنی وہ عبادت کے لئے جس میں بڑی عمر ہو کہ جب عمر زیادہ ہو جاتی ہے تو اکثر حواس اور جسمانی طاقت کے ساتھ عقل بھی جاتی رہتی ہے
[illegible] بلکہ حسیہ منافی باطنی لذائیت دل [illegible] وسلامتی بدن کے ہر یا یوں اذیت سے اور ہر ناز و نعمت [illegible] کی اذیت کی [illegible]
اور [illegible] جیسا کہ [illegible] دلالت کرتی ہے آیت یا ایہا الذین آمنوا لا تخونوا اللہ والرسول وتخونوا اماناتکم۔ **وعن** انس ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللھم انی اعوذ بک من البرص والجنون والجذام ومن سیئ الاسقام۔ رواہ ابو داود والنسائی۔ اور روایت ہے انس سے یہ کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے کوڑھ سے اور جنون سے اور دیوانگی سے اور بری بیماریوں سے۔ نقل کی یہ ابو داود اور
نسائی نے۔ بری بیماریوں [illegible] ہر بیماری [illegible] بیماریاں پناہ مانگی ہے [illegible] تھا اور وقت ذکر ان کے پناہ مانگی [illegible]
[illegible] ہو جاتی ہے اور آدمی [illegible] اور بیماریوں [illegible] کہ ان میں بہت حال بری ہوتا [illegible]
[illegible] صاحب [illegible] ہوتا ہو اور [illegible]
[illegible] سے [illegible] لگانے کے
[illegible] بیماری [illegible] **وعن** قطبۃ بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ
بک من منکرات الاخلاق والاعمال والاھواء۔ رواہ الترمذی۔ اور روایت ہے قطبہ بن مالک سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے الٰہی
تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے بری خصلتوں سے اور [illegible] سے اور بری خواہشوں سے۔ نقل کی یہ ترمذی نے [illegible] معلوم ہو بھلائی [illegible]
یا معلوم ہو برائی [illegible] اخلاق [illegible] کے پناہ مانگتا ہوں [illegible]
[illegible] **وعن** شتیر بن شکل بن حمید عن ابیہ قال قلت یا نبی اللہ
علمنی تعویذا اتعوذ بہ قال قل اللھم انی اعوذ بک من شر سمعی ومن شر بصری ومن شر لسانی ومن شر قلبی ومن شر منیی۔ رواہ ابو داود
والترمذی والنسائی۔ اور روایت ہے شتیر بن شکل بن حمید سے [illegible] کہ کہا میں نے اے نبی اللہ کے سکھا [illegible]
[illegible] پناہ مانگتا ہوں [illegible] کلام [illegible]
[illegible]
[illegible] نقل کی یہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی نے۔ **وعن**
ابی الیسر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو اللھم انی اعوذ بک من الہدم واعوذ بک من التردی ومن الغرق والحرق
والہرم واعوذ بک من ان یتخبطنی الشیطان عند الموت واعوذ بک من ان اموت فی سبیلک مدبرا واعوذ بک من ان اموت لدیغا۔ رواہ ابو داود
والنسائی وزاد فی روایۃ اخری والغم۔ اور روایت ہے ابو الیسر سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے دعا مانگتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے
[illegible] پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے [illegible]
پناہ مانگتا ہوں [illegible] پناہ مانگتا ہوں [illegible]
[illegible] پناہ مانگتا ہوں [illegible] نقل کی یہ ابو داود اور
نسائی نے اور [illegible] نسائی نے ایک اور روایت میں [illegible] پناہ مانگتا ہوں [illegible]
[illegible] پناہ [illegible] شیطان [illegible] کو تباہ کر دے اسلئے اس سے پناہ

مانگا اور سبب مطلب ہے یعنی بُرائی [illegible] اور ایسی عرض سے تو نیت ہو [illegible] اور عبادتوں میں فتور [illegible] پناہ چاہو یا برتحقیق
یاد کرنا ہو ترک [illegible] ۔ وَعَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ طَمَعٍ يَهْدِيْ إِلٰى طَبْعٍ
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ ۔ اور روایت ہے معاذ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا پناہ پکڑو ساتھ خدا کے طمع سے
کہ پہونچاوے طرف طبع کے نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں [illegible] طبع کے معنی میں [illegible] اور طبع اصل میں [illegible]
اور [illegible] پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے طمع سے کہ پہنچا دے مجھکو طرف اس حالت کے کہ عیب دار کر دے مجھکو [illegible]
اور ذلیل ہوتا ہے [illegible] اور اسی لیے کہا گیا ہے کہ طمع باعث فساد دین کا ہے
اور سبب باعث صلاح دین کا [illegible] اور اگر یقین ہو جیسے
کسی چیز کا [illegible] نہیں کرتے ہیں ۔ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اسْتَعِيْذِيْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا فَإِنَّ هٰذَا هُوَ الْغَاسِقُ إِذَا وَقَبَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا طرف چاند کے پس فرمایا اے عائشہ پناہ پکڑ ساتھ اللہ کے برائی اسکی سے تحقیق یہ وہی ہے
یعنی اندھیرا کرنے والا جب ڈوب جاوے نقل کی یہ ترمذی نے ف قرآن شریف میں جو آیا ہے غاسق اذا وقب اسکو حضرت نے بیان فرمایا [illegible]
پس اس سے پناہ مانگنے کا سبب [illegible] گہنا اسکا نشانیوں خدا تعالیٰ کے سے ہو کر دلالت کرتا ہے اوپر اترنے بلا کی چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اس وقت حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوتے تھے ترسان [illegible]
کہ اہل اسلام کے نزدیک [illegible]
ایمان اور عمل [illegible] ۔ وَعَنْ
عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِيْ يَا حُصَيْنُ كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ إِلٰهًا قَالَ أَبِيْ سَبْعَةً سِتَّةً فِي الْأَرْضِ وَوَاحِدًا فِي السَّمَاءِ قَالَ فَأَيُّهُمْ
تَعُدُّ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ قَالَ الَّذِيْ فِي السَّمَاءِ قَالَ يَا حُصَيْنُ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ قَالَ فَلَمَّا أَسْلَمَ حُصَيْنٌ
قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِيْ فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ وَأَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے باپ میرے کے یعنی پہلے اسلام لانے کے اے حصین کتنے معبودوں کی
بندگی کرتا ہے آج کے دن کہا باپ میرے نے سات معبودوں کی چھ زمین میں یعنی [illegible] لات و منات [illegible]
آسمان میں کہ خالق سب کا ہے فرمایا حضرت نے پس کس کو ان میں [illegible] واسطے امید اپنے کے [illegible] کہا حصین نے اسکو
کہ آسمان میں ہے فرمایا حضرت نے اے حصین خبردار ہو تحقیق تو اگر لاتا اسلام [illegible] سکھاتا میں تجھکو دو کلمے کہ نفع دیتے تجھکو [illegible] کہا عمران نے پس جب
مسلمان ہوا حصین عرض کیا یا رسول اللہ سکھلائیے مجھکو وہ دو کلمے کہ وعدہ کیا تھا آپ نے مجھے فرمایا حضرت نے کہہ یا الٰہی [illegible]
اور پناہ دے مجھکو برائی نفس میری کی سے نقل کی یہ ترمذی نے [illegible]
[illegible] ۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِذَا فَزِعَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ
يَحْضُرُوْنِ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ بَنِيْهِ وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِيْ صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِيْ عُنُقِهٖ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ

وَالتِّرْمِذِیُّ وَعِنْدَہٗ لَفْظُہٗ ۔ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ نقل کرتا ہے اپنے باپ سے اور اُنکے باپ نقل کرتے ہیں انکے دادا سے یعنی عبداللہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت ڈرے کوئی تم میں سے نیند میں پس چاہیے کہ کہے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ کلموں پورے اللہ کے غضب سے اُسکے اور عذاب سے اسکے اور
برائی بندوں سے اسکی اور وسوسوں شیطانوں سے اور اس سے کہ حاضر ہوں شیطان میرے پاس پس شیطان ہرگز نہ ضرر پہنچا دیں گے اور عبداللہ کلمات کو سکھاتے تھے
بیٹیوں کو کہ بالغ ہوتے تھے یہ کلمات اُنکو بالغ ہونے کے بعد اور جو نابالغ ہوتا انمیں سے لکھ کر ان کلمات کو ایک کاغذ میں پھر لٹکاتے اسکو گردن میں اسکی
نقل کی یہ ابوداود اور ترمذی نے اور یہ لفظ ترمذی کے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ ڈرنا نیند میں شیطان کے تصرف سے ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تعویذ
لٹکانا تعویذ کا گلے میں اور بعض علماء نے اسمیں اختلاف کیا ہے لیکن مختار یہ ہے کہ لٹکانا منتر وغیرہ کا حرام ہے اور مکروہ ہے اور اگر آیت قرآن کی یا اسماء الٰہی لکھ کر
لٹکاوے تو مضائقہ نہیں ہے ۔ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ اللّٰہَ الْجَنَّۃَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّۃُ
اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰھُمَّ اَجِرْہُ مِنَ النَّارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ ۔ اور روایت ہے انس سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے اللہ سے جنت تین بار یعنی یوں کہے اللھم انی اسالک الجنۃ یا کہے اللھم ادخلنی الجنۃ یا اور کوئی لفظ اس مضمون کا کہے کہتی ہے جنت یا الٰہی داخل کر اسکو جنت میں اور جو شخص کہ پناہ مانگے آگ سے تین بار یعنی یوں کہے اللھم اجرنی من النار یا اور زبان میں کہے اسی مضمون کا کہتی ہے آگ
یا الٰہی محفوظ رکھ اسکو آگ سے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے تین بار کہے ایک مجلس میں یا کئی مجلسوں میں ہر طرح آوے ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری ۔ عَنِ الْقَعْقَاعِ اَنَّ کَعْبَ الْاَحْبَارِ قَالَ لَوْلَا کَلِمَاتٌ اَقُوْلُھُنَّ لَجَعَلَتْنِیْ یَھُوْدُ حِمَارًا فَقِیْلَ لَہٗ مَا ھُنَّ قَالَ اَعُوْذُ بِوَجْہِ اللّٰہِ
الْعَظِیْمِ الَّذِیْ لَیْسَ شَیْءٌ اَعْظَمَ مِنْہُ وَبِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَّبِاَسْمَاءِ اللّٰہِ الْحُسْنٰی مَا عَلِمْتُ
مِنْھَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ رَوَاہُ مَالِکٌ ۔ روایت ہے قعقاع سے یہ کہ کعب احبار نے کہا اگر نہ ہوتے کئی کلمے البتہ کر ڈالتے مجھکو یہود گدھا
پس کہا گیا واسطے انکے کیا ہیں وہ کلمے کہا پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ ذات اللہ کے کہ بزرگ وہ اللہ کہ نہیں کوئی چیز بڑی اُس سے اور ساتھ کلموں اللہ کے کہ پورے ہیں
نہیں تجاوز کرتا ان سے نیک اور نہ بد اور ساتھ ناموں اللہ کے کہ نیک ہیں جو کچھ جانتا ہوں میں ان ناموں سے اور جو کچھ نہیں جانتا برائی اس چیز کی سے کہ پیدا کی
اور بنایا اور پیدا کی یعنی تمام مخلوقات کی نقل کی یہ مالک نے مراد کعب احبار کے یہود ہیں جو سبب دشمنی تھے اور حضرت کے زمانہ میں تھے لیکن حضرت
کو دیکھا نہیں حضرت عمر کے زمانہ میں ایمان لائے وہ کہتے ہیں بسبب ایمان لانے کے یہود مجھسے نہایت بغض رکھتے ہیں اگر میں یہ دعا نہ پڑھا کرتا تو سحر کر کے مجھکو گدھا کر ڈالتے
اور گدھا کرنے سے یہ یا مجھکو ذلیل اور بیوقوف سا کر دیتے اور گدھا کہنا کنایہ ہے سے بیوقوف کر دینے سے اور مراد کلموں اللہ کے سے قرآن ہے یا سب معنی تجاوز نکرینگے اس سے یعنی کہ
انکے ثواب و عذاب وغیرہ سے کوئی خارج نہیں یعنی سب حصہ ثواب کا یا عذاب کا پاویں گے اور یہ جو قرآن میں کہا ہے بلاشبہ یہ بتاتا ہو اور یا مراد کلموں اللہ کے
الٰہی یا علوم الٰہی ہیں کہ نہیں کوئی خبر پاتا ہے ان کو بھید پاتا نہیں کسی نیک و بد ہیں ۔ وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ کَانَ اَبِیْ یَقُوْلُ فِیْ دُبُرِ
الصَّلٰوۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَکُنْتُ اَقُوْلُھُنَّ فَقَالَ اَیْ بُنَیَّ عَمَّنْ اَخَذْتَ ھٰذَا قُلْتُ عَنْکَ
قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُھُنَّ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوۃِ
وَرَوٰی اَحْمَدُ لَفْظَ الْحَدِیْثِ وَعِنْدَہٗ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ ۔ اور روایت ہے مسلم بیٹے ابی بکرہ سے کہ کہا تھا باپ میرا کہتا پیچھے نماز کے یعنی فرض نماز کے
پیچھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے کفر اور فقر سے یعنی فقر قلبی کہ حرص وہ ہے یا محتاجی ہو اور عذاب قبر سے سو میں بھی کہتا تھا ان کلموں کو پس کہا باپ میرے نے اے بیٹے میرے کس سے سیکھا تو نے یہ کلمے کہا میں نے آپ سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ان کلموں کو پیچھے نماز کے
نقل کی یہ نسائی اور ترمذی نے مگر ترمذی نے نہیں ذکر کیا لفظ فی دبر الصلوۃ کا اور نقل کی احمد نے لفظ حدیث کی یعنی بغیر ذکر کرنے باپ بیٹے کے اور نزدیک انکے

شک فی حسب کے ساتھ یہی نقل ہے وعن ابی سعید قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اعوذ بالله من الکفر والدین فقال رجل
یا رسول الله اتعدل الکفر بالدین فقال نعم وفی روایة اللهم انی اعوذ بك من الکفر والفقر قال رجل ویعدلان قال نعم رواه النسائی
اور روایت ہے ابی سعید سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے کفر سے اور دین سے پس کہا ایک شخص نے
یا رسول اللہ کیا برابر کیا آپ نے کفر کو ساتھ دین کے فرمایا ہاں اور ایک روایت میں ہے یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے کفر سے اور فقر سے کہا ایک شخص نے
اور برابر کیے جاتے ہیں دونوں یعنی کفر و فقر فرمایا ہاں نقل کی یہ نسائی نے ف کفر اور دین کو برابر اس لیے فرمایا کہ آدمی سبب دین کے جھوٹ بولتا ہے اور خلاف وعدے کے
کرتا ہے اور یہ صفات کافروں کی ہیں اور منافقوں کی ہے اور کفر و فقر کو برابر اس لیے کیا کہ سبب فقر کے آدمی بے صبری کرتا ہے اور ایسے کلام کہہ بیٹھتا ہے کہ باعث کفر کے ہوتے ہیں

باب جامع الدعاء

باب ہے بیچ بیان ان دعاؤں کے کہ جامع ہیں ف یعنی اس میں ایسی دعائیں ہیں کہ الفاظ تھوڑے ہیں اور معنی
بہت یا مراد یہ ہے کہ اس میں ایسی دعائیں ہیں کہ جمع کرنے والی ہیں مقاصد و مطالب کو

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی موسى الاشعري عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يدعو بهذا الدعاء اللهم اغفر لي خطيئتي وجهلي
واسرافي في امري وما انت اعلم به مني اللهم اغفر لي جدي وهزلي وخطئي وعمدي وكل ذلك عندي اللهم اغفر لي ما قدمت وما اخرت
وما اسررت وما اعلنت وما انت اعلم به مني انت المقدم وانت المؤخر وانت على كل شيء قدير متفق عليه اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے نقل کی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق وہ تھے مانگتے یہ دعا الٰہی بخش میرے لیے خطا میری اور نادانی میری یعنی [illegible]
[illegible] اور زیادتی میری بیچ کام میرے کے اور وہ گناہ کہ تو خوب جانتا ہے ان کو مجھ سے یعنی مجھے ان کا علم نہیں جیسا تجھے ہے الٰہی بخش میرے لیے قصد سے کرنا میرا اور ہنسی سے
میرا اور نادانستہ کرنا میرا اور بھول کر کرنا میرا اور یہ سب ہیں میرے پاس یا الٰہی بخش میرے لیے وہ گناہ کہ پہلے کیے میں نے اور وہ گناہ کہ پیچھے کیے یعنی بالفرض والتقدیر
وہ گناہ کہ چھپ کے کیے میں نے اور وہ گناہ کہ ظاہر کیے اور وہ گناہ کہ تو بہت جانتا ہے ان کو مجھ سے تو آگے کرنے والا ہے جس کو چاہے ساتھ توفیق اپنی کے طرف رحمت
اپنی کے اور پیچھے ڈالنے والا ہے جس کو چاہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ سب [illegible]
اور کسر نفسی [illegible] واسطے تعلیم امت کے [illegible] وعن ابی هريرة
قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم اصلح لي ديني الذي هو عصمة امري واصلح لي دنياي التي فيها معاشي واصلح
لي آخرتي التي فيها معادي واجعل الحياة زيادة لي في كل خير واجعل الموت راحة لي من كل شر رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا تھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے الٰہی درست کر میرے لیے دین میرا وہ جو بچاؤ ہے کام میرے کا [illegible]
[illegible] اور درست کر میرے لیے دنیا میری کہ اس میں ہے زندگانی میری اور درست کر میرے لیے آخرت میری [illegible]
[illegible]
[illegible] عبادت
[illegible]
[illegible]
وعن عبد الله بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يقول اللهم اني اسألك الهدى والتقى والعفاف
والغنى رواه مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ کہتے تھے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے ہدایت

مقصود ہو اور یہ کہ ان سے نفس کا حصہ مقصود نہ ہو اور وہ عمل کرتے ہوئے اپنی طرف سے ریا و نمود نہ ہو۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے۔ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ وَاذْكُرْ بِالْهُدٰى هِدَايَتَكَ الطَّرِيْقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے حضرت علی سے کہا فرمایا مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یا الٰہی ہدایت کر مجھ کو یعنی سیدھی راہ دکھا اور سیدھا کر مجھ کو یعنی اعمال و اقوال میں

درست کر اور یاد کر قصد کر بیچ طلب کرنے ہدایت کے سیدھا چلنا راہ کا اور بیچ طلب کرنے راستی کے راستی تیر کی نقل کیا اس کو مسلم نے فائدہ یعنی جب اس کو

تو تو خیال کر کہ جیسا کہ حاصل ہو مجھ کو مانند سیدھا چلنا اس شخص کے کہ چلتا ہو سیدھی راہ پر اور جب راستی مانگے تو یہ خیال کر کہ راستی حاصل ہو مجھ کو مانند راستی تیر کے

حاصل ہو کہ نہایت راستی و نہایت سیدھا ہے۔ وَعَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی مالک اشجعی سے انہوں نے نقل کی اپنے

باپ سے کہا تھا آدمی جب مسلمان ہوتا سکھلاتے اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پھر حکم کرتے اس کو کہ دعا کرے ساتھ ان کلمات کے یا الٰہی بخش واسطے میرے اور

رحم کر مجھ پر اور سیدھا کر مجھ کو اور عافیت دے مجھ کو اور روزی دے مجھ کو یعنی حلال نقل کی یہ مسلم نے۔ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ

أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے

کہا تھا اکثر دعا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یا الٰہی دے ہم کو دنیا میں نیکی یعنی نعمت اور عافیت اور آخرت میں نیکی یعنی بہشت کے نیکی بے شمار اچھا دعا ہے کہ

دونوں کو نقل کیا بخاری اور مسلم نے فائدہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا اکثر ہوتا اس لیے تھی کہ جامع ہے سب مقاصد دینی و دنیاوی کو اور کلام اللہ میں بھی ہے طالب

صادق کو وقت اور مناجات کے خلوت میں چاہیے کہ ساتھ معانی باطن کے ہو اور دنیا و آخرت کے اور ظاہر و باطن کا قصد کر کے دعا کرے تو دیکھے کیا

ذوق و جمعیت اور لذت و سعادت حاصل ہوتی ہے۔ اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ يَقُوْلُ رَبِّ أَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِيْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِيْ وَيَسِّرِ

الْهُدٰى لِيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِيْ لَكَ شَكَّارًا لَكَ ذَكَّارًا لَكَ رَهَّابًا لَكَ مِطْوَاعًا لَكَ مُخْبِتًا إِلَيْكَ أَوَّاهًا مُنِيْبًا رَبِّ

تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ وَأَجِبْ دَعْوَتِيْ وَثَبِّتْ حُجَّتِيْ وَسَدِّدْ لِسَانِيْ وَاهْدِ قَلْبِيْ وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ صَدْرِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ

روایت ہے ابن عباس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے کہتے اے رب میرے مدد کر میری یعنی توفیق دے مجھ کو اپنے ذکر کی اور شکر کی اور حسن عبادت اپنی کی اور

نہ مدد کر میرے خلاف یعنی مجھ پر غالب نہ کر جو مجھ کو طاعت تیری سے روکے شیاطین اور نفس اور مدد کر میری اور فتح دے مجھ کو اور نہ فتح دے میرے خلاف یعنی غالب کر مجھ کو

اوپر نفس کے اور تدبیر کر واسطے میرے اور نہ تدبیر کر میرے اوپر یعنی ہدایت اور آسانی کر سیدھی راہ پر چلنا واسطے میرے اور مدد کر میری اوپر اس کے جو ظلم کرے

مجھ پر اے رب کر مجھ کو واسطے اپنے شکر کرنے والا یعنی ہر وقت واسطے اپنے ذکر کرنے والا یعنی ہر حال میں واسطے اپنے ڈرنے والا واسطے اپنے فرمانبردار واسطے اپنے

عاجزی کرنے والا طرف اپنے آہ کرنے والا یعنی زاری کرنے والا رجوع کرنے والا اے رب میرے قبول کر توبہ میری اور دھو ڈال گناہ میرے اور قبول کر دعا میری اور

ثابت رکھ دلیل میری یعنی اپنے دشمنوں پر دنیا اور عقبیٰ میں اور سیدھی اور درست کر زبان میری یعنی بند رکھ سچ بولنے اور سیدھی راہ دکھا دل میرے کو اور نکال

سیاہی سینہ میرے کی نقل کیا یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے فائدہ مکر یعنی دشمنوں پر واسطے دفع ضرر ان کے کرنے سے سیاہی سینہ کی یعنی حسد اور کینہ

اور بخل اور دشمنان دین سے لڑائی کرنا جو کہ گمان نکلے اس سے سیاہی سینہ سے مراد کینہ اور حسد اور غیظ اور حرص اکثر اور نفاق ہے۔ وَعَنْ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَ قَامَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكٰى فَقَالَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِيْنِ خَيْرًا مِّنَ الْعَافِيَةِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ إِسْنَادًا اور روایت ہے ابی بکر سے کہا کھڑے ہوئے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر پہر رو دئے اور فرمایا کہ اگر خدا سے بخشش اور عافیت مانگو کیونکہ کوئی نہیں دیا گیا بعد یقین یعنی ایمان کے کوئی نعمت بہتر عافیت سے یعنی
بعد دولت ایمان کے کوئی نعمت بہتر عافیت سے نہیں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے باعتبار سند کے حضرت نے جو ابو بکر
صدیق کو خطبہ فرمایا اس میں روئے سبب اس کا یہ تھا کہ طلب کرنے کی بخشش اور عافیت کی بجا ہے تنگی اور ان بلیات سے اور عافیت کے حق میں یعنی ہونی ہے جن
فتنوں اور بلاؤں میں انہوں نے دیکھا اور پرہیز عرض کیا ۔ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَيُّ الدُّعَاءِ
اَفْضَلُ قَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ اَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَيُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ فَقَالَ
لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ فَاِذَا اُعْطِيتَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَاُعْطِيتَهَا فِي الْاٰخِرَةِ فَقَدْ اَفْلَحْتَ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے یہ کہ تحقیق ایک شخص آیا طرف نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا کہ یا رسول اللہ کونسی دعا بہتر ہے فرمایا مانگ رب اپنے سے عافیت یعنی سلامتی دین میں اور بدن میں اور معافات یعنے
عافیت سے رکھنا اللہ تیرے لوگوں کو اور عافیت سے رکھنا لوگوں کو تجھ سے دنیا اور آخرت میں پہر آیا وہ شخص حضرت پاس دوسرے دن پس کہا یا رسول اللہ کونسی دعا بہتر
ہے فرمایا اسکو مانند اسکے پہر آیا تیسرے دن پس فرمایا اسی طرح پہر فرمایا واسطے اسکے مانند اسکی کے فرمایا جس وقت دیا جاوے تو عافیت اور معافات دنیا
اور آخرت میں پس تحقیق چھٹکارا پایا تونے اور مقصد کو پہنچا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے باعتبار سند کے
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ
يَنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيمَا تُحِبُّ اَللّٰهُمَّ مَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِي
فِيمَا تُحِبُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن یزید خطمی سے نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ کہتے تھے دعا اپنی
یا الٰہی نصیب کر مجھکو دوستی اپنی اور دوستی اس شخص کی کہ نفع دے مجھکو دوستی اسکی نزدیک تیرے یا الٰہی جو کچھ کہ دیا تو نے مجھکو اس چیز سے کہ دوست رکھتا ہوں میں
پس گردان اسکو سبب قوت میری کا اس چیز میں کہ دوست رکھتا ہے تو یعنی جو چیزیں کہ دی ہیں تو نے مجھکو مال اور عافیت اور قوت وغیرہ سے انکو باعث قوت اور طاقت
اپنی طاعت کے کر دے تاکہ خرچ کروں انکو تیری راہ میں اور خوشنودی تیری میں یا الٰہی جو کچھ کہ سمیٹ رکھا ہے تو نے مجھ سے اس چیز سے کہ دوست رکھتا ہوں میں پس گردان اسکو
فرصت میری کا اس چیز میں کہ دوست رکھتا ہے تو نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی مال وغیرہ جو نہیں دیا ہے اسکو باعث مشغولی عبادت اپنی کا کر یعنی فارغ کے
تیری عبادت میں مشغول رہوں اور حاصل دونوں جملوں کا یہ ہے کہ اگر نعمت دنیا کی دے تو توفیق شکر اسکے کی دے اور اگر نہ دے تو صبر اور
اگر نہ دے تو مجھکو تو اس سے فارغ کر کہ دل پریشان نہ ہو اور نہ لگا رہے اس طرف بلکہ فارغ ہو کر عبادت میں مشغول رہوں اور جمع خاطر کروں تاکہ اچھا رہے ہوں میں ۔
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتّٰى يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ لِاَصْحَابِهِ اَللّٰهُمَّ
اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ
عَلَيْنَا مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَاْرَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا
وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا
مَنْ لَا يَرْحَمُنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تھوڑا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اٹھتے کسی مجلس سے یہاں تک کہ دعا کرتے ساتھ ان دعاؤں کے واسطے یاروں اپنے کے یعنی اکثر ایسا تھا کہ جو مجلس ہوتی بیچ اس کے وعظ و تعلیم کی کہ باقی رہے
ساتھ ہمارے یا اسکے قبل ہر روز سبب انکے دعا اپنی اور دعا میں اگر یاد ہو یہی پس گئی کہ جب تک بیٹھے کسی جگہ پر مجلس میں یا الٰہی نصیب کر

بجا طاعت اپنی بجا لاؤں کرکے ہر حال اوسکو سبب اسکے کہ شکر ادا ہی نہیں اپنی جان یعنی بہشت کہ میرا نصیب کیا اور تیرا شکر ادا کرنا آسان کرے تو سبب
ہے مصیبتیں دنیا کی اور صبر مند کر مجھکو ساتھ خواہشوں ہماری کے اور بینائیوں ہماری کے اور قوت ہماری کے جبتک کہ زندہ رکھے تو ہمکو اور کر یہ ہر ایک چیز کو
وارث ہمارا یعنی باقی رکھ اسکو بعد ہمارے یعنی تمام اعضا اور حواس ہمارے کو سلامت رکھ اور کر بدلہ لینا ہمارا اوپر اسکے جو ظلم کیا ہم پر اور مدد کر ہمکو اوپر
دشمنوں ہمارے اور مت کر مصیبت ہماری بیچ دین ہمارے کے یعنی کہ دشمنی دین ہمارا اور مت کر دنیا کو بہت بڑا اندیشہ ہمارا اور نہ نہایت علم ہمارے کا اور نہ مسلط کر ہم پر اسکو کہ نہ رحم کرے
ہم پر نقل کی یہ ترمذی اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف یعنی بسبب گناہوں ہمارے کے اور ظاہر یہ ہے کہ مراد اوس سے ظالم ہیں کہ نہ رحم کریں ہم پر اور فرمایا کہ حضرت رسول صلی اللہ
علیہ وسلم پر ایسا ہے کہ ختیان دنیا کی آسان ہوویں کہ طلب کرنا اللہ کی رضا کا تو نہیں ہوگا مگر گناہ پر بہت تکلیف سے اور صبر کرنا مصیبتوں پر یعنی
مصیبتیں آخرت کی اشد ہیں مصیبتیں دنیا کی اور مصیبتیں آخرت کی بہت بڑی ہیں اسلیئے فرمایا کہ دنیا کا غم یعنی دنیا کی بہت فکر
اور حرص نہ کر ہمیں بلکہ فکر آخرت ہی کا بہت کہ وہی اصلی ہے اور معاش کی بقدر ضرورت بس ہے وعن ابی ہریرۃ قال
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم انفعني بما علمتني وعلمني ما ينفعني وزدني علما الحمد لله على كل حال
واعوذ بالله من حال اهل النار رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث غريب اسنادا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا
کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا اللہ نفع دے مجھکو ساتھ اوس چیز کے کہ سکھلائی تو نے مجھکو یعنی نصیب کر عمل ساتھ اوسکے اور سکھلا مجھکو وہ چیز کہ نفع دے مجھکو
یعنی ایسا علم دے کہ نفع دے مجھکو وہ اور عمل کرنا اوسپر چونکہ یہی ہے اور آخرت میں اور زیادہ کر مجھکو علم یعنی علم دین کا سب تعریف واسطے اللہ کے ہر حال میں اور پناہ مانگتا
ہوں ساتھ اللہ کے حال دوزخیوں کے سے یعنی دنیا میں کفر و فسق سے کہ سبب ہے دوزخ میں عذاب کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث
غریب ہے اسناد سے وعن عمر بن الخطاب قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا نزل عليه الوحي سمع عند وجهه دوي
كدوي النحل فانزل عليه يوما فمكثنا ساعة فسري عنه فاستقبل القبلة ورفع يديه وقال اللهم زدنا
ولا تنقصنا واكرمنا ولا تهنا واعطنا ولا تحرمنا وآثرنا ولا تؤثر علينا وارضنا وارض عنا ثم قال انزل علي عشر
آيات من اقامهن دخل الجنة ثم قرأ قد افلح المؤمنون حتى ختم عشر آيات رواه احمد والترمذي
اور روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ اترتی تھی اوپر انکے وحی سنی جاتی نزدیک منہ حضرت کے آواز مانند آواز شہد کی مکھی کے
یعنی ایسی آواز ہوتی پس اترا ایک دن اوپر حضرت کے ہم ایک ساعت ٹھہرے پس گئی وہ حالت جو سبب اترنے وحی کے وارد ہوتی ہے پس منہ کیا حضرت نے طرف قبلہ کے اور
پھر اوٹھائے دونوں ہاتھ اپنے اور کہا یا اللہ زیادہ کر ہمکو یعنی نعمتیں دنیا و آخرت کی یا مسلمان بہت ہوں اور نہ کم کر ہم سے
نعمتیں دنیا و آخرت کی یا مسلمانوں کو اور عزت دے ہمکو ساتھ حاجت روائی کے دنیا میں اور بلندی درجہ کے آخرت میں اور مت ذلیل کر ہمکو
یعنی بسبب ہمارے نفس کے اور دے ہمکو یعنی خیر دنیا و آخرت کی اور محروم نہ کر ہمکو اور برگزیدہ کر ہمکو اور برگزیدہ مت کر غیر کو ساتھ رحمت کے
اپنی اور ہمکو اور برگزیدہ کر ہمیں پر غیر ہمارے کو ساتھ لطف و حمایت اپنی کے یا نہ غالب کر دشمنوں کو ہم پر اور راضی کر ہمکو ساتھ قضا اپنی کے ساتھ توفیق صبر و شکر
کے اور راضی ہو ہم سے ساتھ طاعت تھوڑی کے پھر فرمایا کہ اتاری گئی اوپر میرے دس آیتیں جو شخص کہ ہمیشہ رکھے انکو یعنی عمل کرے ساتھ انکے داخل ہوگا
بہشت میں پھر پڑھا قد افلح المؤمنین یعنی سورۃ المؤمنون کے اول سے یہاں تک کہ ختم کیا دس آیتیں نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے
ساتھ آواز شہد کی مکھی کے آواز حضرت جبرئیل علیہ السلام کی تھی کہ پہنچاتے تھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور صحابہ بھی سنتے تھے اور کوئی اور آواز

لمس کی ختم سنانا پڑھ کر یہ آیتیں ہیں یکایک آنحضرت پر یہ دس آیتیں اتریں قد افلح المؤمنون الذین ہم فی صلاتہم خاشعون والذین ہم عن اللغو معرضون والذین ہم للزکوٰۃ فاعلون
والذین ہم لفروجہم حافظون الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ہم العادون والذین ہم لاماناتہم وعہدہم
راعون والذین ہم علی صلواتہم یحافظون اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس ہم فیہا خالدون یعنی فلاح پائی ہے ایمان والوں نے وہ کہ اپنی نمازوں میں عاجزی کرنے والے ہیں اور وہ
جو بیہودہ باتوں سے منہ پھیرنے والے ہیں یعنی خواہ مخواہ کی بیہودہ باتوں سے اور وہ کہ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ کہ اپنی شرمگاہوں کو
تھامتے ہیں یعنی حرامکاری سے مگر اپنی بیبیوں پر یا لونڈیوں پر صحبت کرتے ہیں کہ ان پر کچھ الزام نہیں جو کوئی چاہے سوا اسکے یعنی حرامکاری کرے پس وہی ہیں
حد سے گزرنے والے اور وہ کہ اپنی امانتوں کا اور اپنے عہد کا لحاظ رکھتے ہیں اور وہ کہ اپنی نمازوں کی محافظت کرتے ہیں یعنی
اپنی نمازوں کی محافظت کرتے ہیں یعنی شرائط و آداب سے ادا کرتے ہیں یہی لوگ ہیں وارث جو میراث لینگے بہشت کی وہ اس میں
ہمیشہ رہیں گے۔ **الفصل الثالث** عن عثمان بن حنیف قال ان رجلا ضریر البصر اتی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فقال ادع اللہ ان یعافینی فقال ان شئت دعوت وان شئت صبرت فہو خیر لک قال فادعہ قال فامرہ
ان یتوضأ فیحسن وضوءہ ویدعو بہذا الدعاء اللہم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمۃ انی توجہت بک
الی ربی لیقضی لی فی حاجتی ہذہ اللہم فشفعہ فی رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح غریب روایت ہے عثمان بن
حنیف سے کہا تحقیق ایک شخص کم بینائی والا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا دعا مانگو اللہ سے یہ کہ عافیت دے مجھکو یعنی آنکھ کھول دے فرمایا اگر چاہے
تو دعا کروں تیرے لیے اور اگر چاہے تو صبر کرے پس صبر کرنا بہتر ہے تیرے لیے کہا اس شخص نے دعا کیجئے اللہ سے کہا راوی نے کہا عثمان نے پس حکم کیا
حضرت نے اسکو یہ کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے یعنی ساتھ سنتوں اور آداب کے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ حکم کیا کہ دو رکعت پڑھے اور دعا مانگے ساتھ اس دعا کے
یا الٰہی تحقیق میں سوال کرتا ہوں تجھسے یعنی مقصود اپنا اور متوجہ ہوتا ہوں طرف تیرے بوسیلہ نبی تیرے کے محمد ہیں نبی رحمت کے تحقیق میں متوجہ
ہوتا ہوں ساتھ وسیلہ تمہارے کے اوپر طرف پروردگار اپنے کے تا کہ حکم کرے واسطے میرے بیچ حاجت میری کے کہ یہ ہے یا الٰہی شفاعت قبول کر نبی کی
بیچ حق میرے کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ف صبر کرنا بہتر ہے اسلیے کہ ثواب اسکا بہشت ہے حدیث شریف میں
آیا ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب مبتلا کرتا ہوں بندے اپنے کو ساتھ دونوں آنکھوں اسکی کے اور بندہ صبر کرتا ہے عوض انکے بہشت دیتا ہوں۔
وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان من دعاء داؤد یقول اللہم انی اسئلک حبک وحب من یحبک
والعمل الذی یبلغنی حبک اللہم اجعل حبک احب الی من نفسی واہلی ومن الماء البارد قال وکان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذکر داؤد یحدث عنہ یقول کان اعبد البشر رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث
حسن غریب روایت ہے ابی درداء سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تھی دعاؤں داؤد علیہ السلام کی سے یہ کہ کہتے یا الٰہی تحقیق میں
مانگتا ہوں تجھسے دوستی تیری اور دوستی اس شخص کی جو دوست رکھتا ہے تجھکو اور عمل کہ پہنچاوے مجھکو دوستی تیری کو یا الٰہی کر دوستی اپنی کو بہت پیاری طرف
میری بہت جان میری کی سے اور مال میرے کے سے اور اہل میرے کے سے اور ٹھنڈے پانی سے کہا راوی نے اور تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ذکر
کرتے حضرت داؤد کا اور انکی حدیث کرتے تو کہتے تھے داؤد تھے عابد تر آدمیوں میں یعنی اپنے زمانہ کے آدمیوں میں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا
یہ حدیث حسن غریب ہے۔ وعن عطاء بن السائب عن ابیہ قال صلی بنا عمار بن یاسر صلوٰۃ فاوجز فیہا فقال لہ بعض
القوم لقد خففت او اوجزت الصلوٰۃ فقال اما علی ذلک لقد دعوت فیہا بدعوات سمعتہن من رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم فلما قام تبعہ رجل من القوم ھو ابی غیر انہ کنی عن نفسہ فسألہ عن الدعاء ثم جاء فاخبر بہ القوم اللھم بعلمک
الغیب وقدرتک علی الخلق احینی ما علمت الحیوۃ خیرا لی وتوفنی اذا علمت الوفاۃ خیرا لی اللھم واسئلک خشیتک فی الغیب
والشھادۃ واسئلک کلمۃ الحق فی الرضا والغضب واسئلک القصد فی الفقر والغنی واسئلک نعیما لا ینفد واسئلک قرۃ عین
لا تنقطع واسئلک الرضاء بعد القضاء واسئلک برد العیش بعد الموت واسئلک لذۃ النظر الی وجھک والشوق
الی لقائک فی غیر ضراء مضرۃ ولا فتنۃ مضلۃ اللھم زینا بزینۃ الایمان واجعلنا ھداۃ مھتدین رواہ النسائی

اور روایت ہے عطا ابن سائب سے کہ نقل کی انہوں نے اپنے باپ سے کہا نماز پڑھائی ہم کو عمار بن یاسر نے ایک نماز پس مختصر کیا اس میں پس کہا ان سے بعض قوم نے تحقیق ہلکی یا مختصر
پڑھی تم نے نماز پس کہا انہوں نے کہ خبردار ہو مجھ پر اس سے کچھ نقصان نہیں تحقیق دعا مانگی میں نے اس میں چند دعائیں کہ سنا ہے میں نے ان کو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کھڑے ہوئے عمار پیچھے ہو لیا ان کے ایک شخص قوم سے وہ
میرا باپ تھا لیکن کنایہ کیا اپنے سے پس پوچھا اس نے عمار سے دعا کو پھر آیا وہ شخص اور خبر دی ساتھ دعا کے قوم کو وہ یہ ہے الٰہی بسبب جاننے تیرے
غیب کو اور بسبب قدرت اپنی کے خلق پر زندہ رکھ مجھ کو جب تک کہ جانے تو زندگانی بہتر میرے لیے یعنی جب تک بھلائی میری غالب ہو زندگانی بہتر اور مار مجھ کو
جب جانے تو مرنا بہتر میرے لیے یعنی جب برائی غالب ہو اور ظاہر ہو فساد اور مرنا بہتر ہو الٰہی اور مانگتا ہوں میں تجھ سے ڈر تیرا باطن
ظاہر میں اور مانگتا ہوں کلمہ حق کا خوشی میں یا خفگی میں اور مانگتا ہوں میں تجھ سے میانہ روی حالت فقر اور دولت میں یعنی نہ بہت فقیر ہوں اور نہ
امیر اور بے شمار مال کہ اسراف کروں اور مانگتا ہوں میں تجھ سے نعمت کہ تمام نہ ہو یعنی نعمتیں جنت کی اور مانگتا ہوں میں تجھ سے ٹھنڈک آنکھ کی کہ
تمام نہ ہو اور مانگتا ہوں میں تجھ سے راضی رہنا تقدیر پر اور مانگتا ہوں میں تجھ سے ٹھنڈک زندگانی کی بعد مرنے کے یعنی راحت ہمیشہ کی برزخ اور قیامت میں اور مانگتا
ہوں میں تجھ سے لذت دیکھنے کی طرف منہ تیرے کے یعنی آخرت میں اور شوق ملنے تیرے کا بیچ غیر حالت سخت کے کہ ضرر پہنچانے والی ہو اور نہ بیچ فتنہ کے
گمراہ کرنے والی الٰہی زینت دے ہم کو زینت ایمان کی اور کر ہم کو راہ دکھانے والے راہ پائے ہوئے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وعن ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی دبر الفجر اللھم انی اسئلک علما نافعا وعملا
متقبلا ورزقا طیبا رواہ احمد وابن ماجۃ والبیھقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے
کہتے پیچھے نماز فجر کے یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے علم نفع دینے والا اور عمل قبول کیا گیا اور رزق حلال نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ دُعَاءٌ حَفِظْتُہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اَدَعُہٗ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ اُعَظِّمُ شُکْرَکَ وَاُکْثِرُ ذِکْرَکَ وَاَتَّبِعُ نَصِیْحَتَکَ وَاَحْفَظُ وَصِیَّتَکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا ایک دعا یاد کی ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں چھوڑتا میں اسکو الٰہی کر دے مجھکو ایسا کہ بڑا جانوں میں شکر تیرا اور بہت کروں میں ذکر تیرا اور پیروی کروں میں نصیحت تیری کی اور یاد رکھوں میں وصیت تیری نقل کی یہ ترمذی نے

ف نصیحت سے مراد حقوق بندوں کے ہیں اور وصیت سے حقوق اللہ تعالیٰ کے یعنی تو نے بجا لاؤں حق ہر ایک کے اور اپنے حقوق ادا کروں گا اور جن باتوں سے منع کیا ہے ان سے بچتا رہوں وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الصِّحَّۃَ وَالْعِفَّۃَ وَالْاَمَانَۃَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَا بِالْقَدَرِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے صحت یعنی تندرستی بدن کی بری بیماریوں سے یا صحت عقائد و افعال و اعمال کی اور بچنا حرام سے اور امانت یعنی لوگوں کے مال میں یا اللہ تعالیٰ کے حقوق میں خیانت نہ کروں اور نیک اخلاق اور راضی رہنا ساتھ تقدیر کے وَعَنْ اُمِّ مَعْبَدٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّیَاءِ وَلِسَانِیْ مِنَ الْکَذِبِ وَعَیْنِیْ مِنَ الْخِیَانَۃِ فَاِنَّکَ تَعْلَمُ خَائِنَۃَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ اور روایت ہے ام معبدؓ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یا الٰہی پاک کر دل میرے کو نفاق سے اور عمل میرے کو ریا سے اور زبان میری کو جھوٹ سے اور آنکھ میری کو خیانت سے یعنی نظر حرام سے پس تحقیق تو جانتا ہے خیانت آنکھوں کی اور اس چیز کو کہ چھپاتے ہیں دل

یعنی وسوسے اور گناہ نقل کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے دعوات کبیر میں ف یہ حاشیہ تفسیر خائنۃ الاعین کی منقول ہے کہ مثلاً ایک جماعت مردوں کی بیٹھی تھی

تاکا ایک عورت کو جو گذری جس وقت نہ دیکھا ان میں سے کسی نے شرم سے اسکو نہ دیکھا جب سب لوگ نے نظر نیچی کی ایک شخص نے ان میں سے چرا کر اس عورت کو دیکھا وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ قَدْ خَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ کُنْتَ تَدْعُو اللّٰہَ بِشَیْءٍ اَوْ تَسْئَلُہٗ اِیَّاہُ قَالَ نَعَمْ کُنْتُ اَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ مَا کُنْتَ مُعَاقِبِیْ بِہٖ فِی الْاٰخِرَۃِ فَعَجِّلْہُ لِیْ فِی الدُّنْیَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰہِ لَا تُطِیْقُہٗ وَلَا تَسْتَطِیْعُہٗ اَفَلَا قُلْتَ اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَ فَدَعَا اللّٰہَ بِہٖ فَشَفَاہُ اللّٰہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انسؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ایک شخص کی مسلمانوں میں سے کہ ضعیف ہو گیا تھا اتنا جیسا بچہ پرندے کا پس فرمایا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تو دعا مانگتا تھا اللہ تعالیٰ سے ساتھ کسی چیز کے یا کچھ مانگتا تھا تو اللہ تعالیٰ سے کچھ چیز کہا ہاں تھا میں کہتا الٰہی جو کچھ عذاب کرنے والا ہے تو مجھکو

ساتھ اسکے آخرت میں پس جلدی کر اسکی میرے لیے دنیا میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب سے پاکی ہے اللہ کو نہیں طاقت رکھتا تو اللہ کے عذاب کی یعنی دنیا میں اور نہیں اٹھا سکیگا تو اسکو عذاب کو یعنی آخرت میں کیوں نہیں کہا تو نے یا الٰہی دے ہمکو دنیا میں بھلائی یعنی عافیت اور آخرت میں بھلائی یعنی مغفرت اور بچا ہمکو عذاب دوزخ کے سے کہا راوی نے پس دعا مانگی اس شخص نے اللہ تعالیٰ سے ساتھ اس دعا کے پس شفا دی اللہ تعالیٰ نے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَنْبَغِیْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ یُّذِلَّ نَفْسَہٗ قَالُوْا وَکَیْفَ یُذِلُّ نَفْسَہٗ قَالَ یَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا یُطِیْقُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے حذیفہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لائق واسطے مومن کے یہ کہ ذلیل کرے نفس اپنے کو لوگوں نے کہا کس طرح ذلیل کرتا ہے نفس اپنے کو فرمایا پیش لاتا ہے بلاؤں میں سے اس چیز کو کہ نہیں طاقت رکھتا اسکی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مثلاً ایک شخص حساب نہیں جانتا یا ہوتا امور حساب کے انجام دینے کی اس سے منع فرمایا اس بات سے کہ بلا میں پھنسے

لائے اسکا حج یا عمرہ ہر شخص تو اسکی دعا بھی منظور ہے جیسا کہ اوپر کی حدیث میں گذرا۔ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِيْ خَيْرًا مِّنْ عَلَانِيَتِيْ وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِيْ صَالِحَةً اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہا سکھایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہہ الٰہی کر دے باطن میری کو بہتر ظاہر میرے سے اور کر دے ظاہر میرے کو شائستہ یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے بہتر اس چیز کی کہ دیتا ہے لوگوں کو اہل سے اور مال سے اور اولاد سے نہ گمراہ ہوں اور نہ گمراہ کریں روایت کی یہ ترمذی نے

کِتَابُ الْمَنَاسِکِ

یہ کتاب ہے بیان افعال حج کے حج فرض ہوا سنہ نو ہجری میں یا سنہ پانچ یا سنہ چھ میں اور حضرت نے بسبب مشغول ہونے کے بیچ تعلیم افعال حج کے اور تیاری اسباب سفر حج کے تاخیر کی اور نویں سال میں حضرت ابوبکرؓ کو امیر حاجیوں کا کر کے بھیجا تاکہ لوگوں کو حج کرا دیں پھر دسویں سال حضرت حج کو تشریف لیگئے یہ وقت حج فرض ہے عمر میں ایک بار پس جو کوئی اسکا منکر ہو وہ کافر ہے اور تارک اسکا باوجود قدرت کے فاسق اور گنہگار ہے اور شرطیں حج کی اسلام ہے پس نہیں مسلمان پر فرض ہوتا کافر پر اور حریت ہے پس آزاد پر فرض ہے غلام پر نہیں اور عقل پس دیوانے پر فرض نہیں اور ہوشیار پر ہوش پر اور بلوغ پس نابالغ پر فرض نہیں اور صحت پس بیمار پر اور قدرت زاد و راحلہ پر جو اپنے حوائج اصلیہ سے زیادہ ہو یعنی خرچ راہ اور سواری پر اگر یہ فرض ہے اور نہیں تو نہیں اور خرچ اسقدر ہو کہ جاتے اور آتے کفایت کرے اور زاید ہو حوائج اصلیہ اور نفقہ عیال اسکے سے وقت پھرنے تک اور امن راہ ہو غالب یعنی اگر اکثر لوگ امن سے پہونچ جاتے ہوں تو فرض ہے اور اگر اکثر راہ میں ہلاک ہوتے ہوں بسبب لوٹ وغیرہ کے یا لٹ جاتے ہوں تو فرض نہیں اور کبھی کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہو تو اسکا اعتبار نہیں جیسے اس زمانہ میں حال ہے کہ اکثر تو سلامت حج کر آتے ہیں اور بعضے تباہ ہوتے ہیں اور یہ بیان والوں کے لیے وہ شرط پائی جاتی ہے یہ زمانہ میں حج سے اور عورت کو حج کی یہ ہے کہ ہمراہ ہو خاوند کا یا محرم کا عورت کے لیے اگر ہو درمیان اسکے اور درمیان مکہ کے مسافت سفر کی یعنی تین دن یا اگر خاوند یا محرم نہ ہوں تو عورت حج کو نہ جاوے اور شرط یہ ہے محرم کا عاقل و بالغ اور غیر مجوسی ہو اور نہ فاسق اور نفقہ اسکا اس عورت پر ہے اور حج فرض محرم کے ساتھ کرے بغیر اذن خاوند کے بھی اور اگر احرام باندھے لڑکا یا غلام پھر بالغ ہو جاوے لڑکا یا آزاد ہو جاوے غلام پھر حج ادا کر سکے فرض نہیں ادا ہونے کا یہ اگر پھر تو احرام باندھے لڑکا حج فرض کے لیے صحیح ہوگا بخلاف غلام کے کہ اسکا احرام حج فرض کے لیے اس صورت میں نہیں درست ہونے کا اور فرض حج کے تین ہیں احرام اور وقوف عرفہ میں اور طواف الزیارۃ اور اسکو طواف الافاضۃ اور طواف الرکن بھی کہتے ہیں احرام شرط ہے اور باقی دونوں رکن ہیں اور واجبات حج کے یہ ہیں وقوف مزدلفہ اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے اور رمی جمار اور طواف الصدر کہ اسکو طواف الوداع بھی کہتے ہیں آفاقی کے لیے یعنی غیر مکی کے اور حلق یا بال کترا دے اور جو کوئی واجب چھوڑ دے بسبب ترک اسکے دم یعنی جانور ذبح کرنا لازم ہوتا ہے اور سوا اسکے کہ سنتیں ہیں اور آداب مستحب ہیں اکبر

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ اَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا اے لوگو تحقیق فرض کیا گیا اوپر تمہارے حج پس حج کرو پس کہا ایک شخص نے کیا ہر سال میں حج یا رسول اللہ پس چپ رہے حضرت یہاں تک کہ کہی اس شخص نے یہ بات تین بار پھر فرمایا اگر کہتا میں ہاں البتہ فرض ہو جاتا حج یعنی ہر سال میں اور نہ طاقت رکھتے تم پھر فرمایا چھوڑو مجھکو جب تک کہ چھوڑوں میں تمکو یعنی جب تک میں تمکو کچھ نہ کہوں تم بھی مجھ سے مت پوچھو پس جز این نیست کہ ہلاک ہوئے وہ لوگ کہ تھے پہلے تمہارے بسبب بہت سوال کے

اور طاقت کے بغیر لوگ کہ اور پھر نیا ہا جہ کے ایسی ہی جیسے قوم بنی اسرائیل سے منقول ہے جب وقت کے حکم کرنا ان میں تکرار کسی چیز کا ہیں کے حکم ہوتی ہے اپنی کو کے طاقت کے تکرار اور جب وقت کے منع کرو نہیں تکرار کسی چیز سے جیسے جو ساتھ اگر تم نقل کی یہ مسلم نے ف جب حضرت نے حکم حج کا کیا تو ایک شخص نے یعنی اقرع بن حابس صحابی نے عرض کیا کہ ہر سال حج کیا کریں سو یہ کہ جیسے اور عبادات نماز روزہ وغیرہ کے تکرار ہوتی ہیں عمر میں ایسی ہی یہ بھی ہوگا لیکن حضرت کو سوال اس کا ناگوار معلوم ہوا اس لیے خبر دیا چپکے رہے جب اس نے یہی سوال تین بار کیا آخر کو جواب دیا کہ اگر میں ہاں کہتا تو ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا ہے اس لیے کہ جب حکم ہوا قول کے گفتا بغیر اس کے حکم کے نہیں ہوتا ہوں اور تم سے یہ نہ ہو سکتا پھر فرمایا کہ چھوڑ دو مجھ کو جب تک چھوڑ دوں میں تم کو یعنی اور کیا ہے جب تک کہ جو شے میں تمکو نہیں بیان کروں کہ تم نے پوچھا کیا ہو حاصل یہ کہ جو کچھ میں کہوں حکم کرو اگر مطلق حکم کروں بلا قید کے ایسی طرح بجا لاؤ اور اگر بیان کروں کہ اتنی بار کرو اسی طرح کرو اس لیے کہ واسطے بیان شرائع اور پہنچانے احکام کے بھیجا ہوں جو کچھ میں آپ بیان کرتا ہوں تمہارے سوال کی نہیں ہے حاجت اسی خبر کو کہ طاقت ہو تم کو تاکید اور مبالغہ بیچ بجالانے احکام کے یعنی احکام خدا اور رسول کے بجالاؤ جہاں تک ہو سکتا ہے اور حج ہے کہ استطاعت کے بعض شرائط وارکان کے ادا کرنے سے عاجز ہو تو جس قدر ہو سکے اسی قدر ادا کرو وہ بھی **وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُورٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا عمل بہت بہتر فرمایا ایمان لانا ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کے کہا گیا پھر کونسا فرمایا کہ جہاد کرنا اللہ کی راہ میں کہا گیا پھر کونسا فرمایا کہ حج مقبول نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حدیثیں مختلف آئی ہیں بیچ بیان افضل اعمال کے یعنی کسی حدیث میں کسی عمل کو افضل فرمایا ہے اور کسی میں کسی عمل کو وجہ تطبیق کی یہ ہے کہ یہ اختلاف بسبب حیثیات اور مقامات اور احوال سائلین کے ہے بیان مفصل اس کا کتاب الصلوۃ میں ہو چکا ہے **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ حج کرے واسطے اللہ کے پس نہ صحبت کرے ساتھ عورت کے اور نہ فسق کرے پھرتا ہے مانند اس دن کے کہ جنا اسکو ماں اسکی نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف واسطے اللہ کے یعنی خالص اسکی رضا کے لیے نہ واسطے دکھانے اور سنانے اور اور اغراض کے لیے اور جاننا چاہیے کہ جو کوئی حج کو جاوے بقصد حج اور تجارت کے تو اسکو ثواب کم ہوتا ہے بہ نسبت اسکے کہ جو فقط حج ہی کے لیے جاوے اور رفث کے معنی میں جماع کرنا اور کلام فحش کرنا اور بات کرنی عورتوں سے بیچ مقدمہ جماع کے اور فسق کے معنی ہیں کبیرہ گناہ اور اسمیں شک ہے اور نہ اصرار کرے صغیرہ پر اور کبار سے بڑا ترک کرنا ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے **فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ** حاصل یہ کہ جو کوئی خالصۃ للہ حج کرے اور اسمیں جماع اور کلام بیہودہ نہ کرے اور نہ اور گناہ کی چیزیں کرے تو وہ ایسا پاک گناہوں سے ہو کر پھرتا ہے کہ جیسا کہ شکم مادر سے پیدا ہوا تھا ان پیٹ سے **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے ان گناہوں کا کہ درمیان ان دونوں کے ہوں یعنی صغیرہ گناہ اور حج مقبول نہیں اس کا بدلہ مگر بہشت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق عمرہ بیچ رمضان کے برابر ہے حج کے بیچ ثواب کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا الْمُسْلِمُونَ فَقَالُوا مَنْ أَنْتَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ فَرَفَعَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ أَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے

ابن عباسؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ملے ایک قافلہ سے روحاء میں پس فرمایا کون قوم ہیں کہا ہم مسلمان ہیں پھر پوچھا انہوں نے آپ کون ہیں
فرمایا کہ میں رسول اللہ ہوں پس بلند کیا طرف حضرت کی ایک عورت نے ایک لڑکے کو پس کہا کیا اس کے لیے حج ہے فرمایا ہاں اور تیرے لیے ثواب ہے
ثواب کا فرمایا ... روایت کیا اس کو مسلم نے ... ایک جگہ کا نام ہے مدینہ سے ... اور فرمایا ...
نفل کا ... افعال حج کی تعلیم ... لڑکے کی طرف سے ... اگر لڑکا ... حج کرے تو حج فرض اس کے ذمہ سے ساقط نہ ہوگا
اگر بعد بالغ ہونے کے شرائط وجوب حج کی پائی جاویں تو پھر حج کرے ... ساقط نہیں ہوتا ... بعد آزاد ہونے کے پھر حج کرے
فرض ... ہوتا ہے ... کہ پھر حج کرنا اس کو واجب نہیں ہے وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ
فَرِيضَةَ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ تحقیق ایک عورت خثعم میں سے کہا یا رسول اللہ تحقیق فرض اللہ کا اوپر بندوں اس کے کے حج میں پایا اس نے میرے باپ کو بوڑھا
ضعیف ... کہ نہیں ٹھہر سکتا ... ہاں اور یہ سوال ... حجۃ الوداع میں ... روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے ... اس عورت کے
... حج فرض ہوا ... مال ... سوار ہو سکے ... جائز ہے ...
... فرمایا ہاں ... فقیر کی طرف سے اگر فرض ہے ... وقت عجز کے ... عاجز ... حج ...
... اور جائز ہے ... وصیت کے اگر وہ وصیت کرے اور ... والدین کی طرف سے حج کرنا بغیر امر اور بغیر وصیت کے بھی ...
تو جائز ہے ... سے ... روایت ... اجازت ... چنانچہ ...
... شرح حدیث ابی رزین ... بعض کے ... اس تاویل کی ...
اگلی روایت وَعَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ وَإِنَّهَا مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضِ دَيْنَ اللهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے
کہ کہا ایک شخص آیا ... نبی صلی اللہ علیہ وسلم ... کہا کہ تحقیق بہن میری نذر مانی تھی ... حج کرے ... مر گئی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا اوپر
... کیا تو ادا کرتا ... فرمایا پس ادا کر قرض اللہ کا ... روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے اس حدیث میں دلیل ہے
اس شخص ... حج ... قیاس ... حضرت ... اللہ ... کی طرف سے حج
کرے ... وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَلَا
تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَخَرَجَتِ امْرَأَتِي حَاجَّةً قَالَ اذْهَبْ
فَاحْجُجْ مَعَ امْرَأَتِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ خلوت کرے کوئی شخص ساتھ کسی
... عورت ... ساتھ ... محرم ... ایک شخص نے یا رسول اللہ ... حج کو
... فلانے ... جہاد ... میرا نام ... ساتھ ... بیوی میری
... فرمایا ... ساتھ عورت اپنی کے
... اور تیری بیوی کے ساتھ ... روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے ... عورت ...
... عورت ... تین منزل ... محرم کے ... سفر ... محرم کا یا خاوند ...

شرط واجب ہونے حج کی نہیں عورت پر جب تک خاوند یا محرم نہ ہو [illegible]

[illegible] وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ

فَقَالَ جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہا اجازت مانگی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کی پس فرمایا جہاد تمہارا حج ہے

[illegible] وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ

مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سفر کرے کوئی عورت

بقدر مسافت ایک دن اور رات کے مگر ساتھ اس کے محرم ہو [illegible]

[illegible]

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ

نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ

فَمُهَلُّهُ مِنْ اَهْلِهِ وَكَذَاكَ وَكَذَاكَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا مقرر کی میقات رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم نے واسطے اہل مدینہ کے ذو الحلیفہ اور واسطے اہل شام کے جحفہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] وَعَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ مُهَلُّ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَالطَّرِيْقُ الْآخَرُ الْجُحْفَةُ وَمُهَلُّ أَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ وَمُهَلُّ أَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ وَمُهَلُّ أَهْلِ

الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ اور روایت ہے جابر سے وہ نقل کرتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا احرام کی جگہ مدینہ والوں کی ذوالحلیفہ ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِيْ كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهِ عُمْرَةً مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ ذِي

الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَعَ

حَجَّتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ اور روایت ہے انس سے کہا عمرے کیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار سب ذی قعدہ میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہا عمرہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

ف [illegible]

علیہ وسلم نے حدیبیہ کے قصہ میں ہی کہ چاہا ہو نقل کی یہ بخاری نے پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج سے پہلے تین عمرے کیے اور ایک حج میں آیا
کہ حج سے پہلے عمرے کیے پس جان لو کہ وہ عمرہ جو شمار میں ہے کہ ظاہر میں تیسرا صلح حدیبیہ کی حضرت نے عمرہ نہیں کیا لیکن حق تعالیٰ نے ثواب فرمایا کہ گویا ادا ہوا اور ثواب کا
ہے گویا ظاہر میں ادا ہوا ہے کیونکہ جس حالت میں کہ عمرہ کیا تھا حج سے پہلے اور یہ کہ ظاہر میں تین ہے اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ تین عمرے کیے حج
اور ایک سے ثواب ہوا ہے کہ اس اعتبار سے تین ہیں حج کے سوا **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَیُّہَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ فَقَامَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ اَفِیْ کُلِّ عَامٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَوْ قُلْتُھَا نَعَمْ
لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَعْمَلُوْا بِھَا وَلَمْ تَسْتَطِیْعُوْا وَالْحَجُّ مَرَّۃٌ فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو تحقیق اللہ نے فرض کیا تم پر حج پس کھڑا ہوا اقرع بن حابس پس کہا کیا حج ہر سال ایک بار فرض ہے اے رسول خدا فرمایا اگر کہتا میں
ہاں کے لیے یعنی ہاں البتہ ہر برس حج کرنا فرض ہوتا یعنی ہر سال میں حج کرنا فرض ہوتا اور اگر فرض ہوتا تو نہ کرتے تم اسکو اور نہ طاقت رکھتے اور حج ایک بار فرض ہے
پس جو زیادہ کرے گا پس وہ نفل ہے نقل کی یہ احمد اور نسائی اور دارمی نے **وَعَنْ عَلِیٍّ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَکَ زَادًا
وَرَاحِلَۃً تُبَلِّغُہٗ اِلٰی بَیْتِ اللّٰہِ وَلَمْ یَحُجَّ فَلَا عَلَیْہِ اَنْ یَّمُوْتَ یَھُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا وَذٰلِکَ اَنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یَقُوْلُ وَلِلّٰہِ
عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَفِیْ اِسْنَادِہٖ مَقَالٌ وَھِلَالُ
بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ مَجْھُوْلٌ وَالْحَارِثُ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ اور روایت ہے علیؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مالک ہو توشہ کا اور سواری کا
کہ پہنچا دے اسکو بیت اللہ تک اور حج نہ کیا پس نہیں فرق اس پر بیچ اس بات کے کہ مرے یہودی ہو کر یا نصرانی ہو کر اور یہ اس جہت سے کہا کہ ترک کرنا حج کا اور اسکا واجب
نہ جاننا ہے کہ ترک کرنے میں اسلام کے اللہ تعالیٰ بات میں ہے فرمایا اور واسطے اللہ کے واجب ہے لوگوں پر حج کرنا خانہ کعبہ کا جو طاقت رکھے طرف اسکے راہ کی
کی یہ ترمذی اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور اسکی سند میں گفتگو ہے اور ہلال بن عبداللہ مجہول ہے اور حارث ضعیف کیا جاتا ہے حدیث میں ف الاس سے کہ ادائے حج
کر لینا ہے اس کے اپنے کفایت کرے اور اپنے اہل و عیال کو بھی بقدر ضرورت کے کفایت ہو اسکو کافی ہو تب حج بیاں تک خرچ ہو اور سواری ہو اگرچہ بیت اللہ دور
ہو حج نہ کرے تو مرتا ہے اس حالت میں کہ مانند یہودی اور نصرانی کے ہوتا ہے جیسا مانند انکے ہوتا ہے کہ وہ فرض میں گو کہ اسکی فرضیت کا ہو کر ترک کرے اور یہ نیت انکا ہے
تو یہ مانند انکے ہوتا ہے گناہ میں اور یہ مشابہت کہا ہے بطریق تغلیظ اور تشدید کے فرمایا یعنی یہ برابر ہے اسکا ترک کرنا اس کا کہ جو کہ حج کا منکر ہو یا یہودی یا
نصرانی ہو کر مرتا ہے ویا ادا نہیں کرتا اور لفظ سبیلا کے باقی آیت یہ ہے وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ یعنی اور جو کوئی انکار کرے اور انکار کی
یہ بات ہے کہ بلا شبہ طاعات کے پس اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے عالم کے لوگوں سے عبادات کرے یا نہ کرے اسکا نفع اور نقصان انہی کو ہے اور اسکا فائدہ اور نقصان انہیں کو ہے
یہ ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام آیت پڑھی ہو گی اور بعض لفظ سبیلا ہی تک پڑھی ہوئی ہے کہ اسی سے استدلال ہا یہ آیت ہے حاصل ہے واللہ اعلم
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا صَرُوْرَۃَ فِی الْاِسْلَامِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے رہبانیت اسلام میں نقل کی یہ ابوداؤد نے صرورت اسکو کہتے ہیں کہ جس نے کبھی نہ نکاح کیا ہو نہ حج کیا ہو اور حدیث کے
معنی کے لیے یہ ہیں کہ اسلام کو چاہیے کہ نہ چھوڑے کوئی ان میں سے کہ جو عبادت میں ہے کہ تو صرورہ مسلمان اور وہ اسی طرح نہ ہوا یہ ایک مسلمان کامل ہونا
اور بعضوں نے کہا معنی صرورت کے یہ ہیں کہ ترک کرنا نکاح اور حج کا پیشہ کرنا نکاح اور حج کا اسلام میں نہیں ہے بلکہ جائز نہیں ہے حاصل یہ کہ مسلمانوں کو
ترک نکاح اور حج کا نہ چاہیے **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ الْحَجَّ فَلْیُعَجِّلْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالدَّارِمِیُّ
اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ارادہ کرے حج کا پس چاہیے کہ جلدی کرے نقل کی یہ حدیث ابوداؤد اور دارمی نے یعنی جو

اصل یہ ہے کہ حج ادا کرنے میں جلدی کرے اور وقت کو غنیمت جاننا چاہئے کیونکہ بہت سی آفتیں ہیں اس کی تاخیر میں اور سب سے صحیح روایت ہمارے مذہب کی
اور امام ابو یوسف کی روایت یہ ہے کہ حج واجب علی الفور ہے یعنی جس سال فرض ہو اور [illegible] اگر احتیاج ہو قافلہ کی تو اسی سال حج کرے دوسرے سال تک
تاخیر نہ کرے اگر تاخیر کریگا کئی سال تو فاسق ہوگا اور قبول نہیں کی جائیگی گواہی اس کی پھر اگر ادا کریگا تو فرض اس کے ذمہ سے ادا ہو جائیگا اور امام محمد اور امام شافعی کے نزدیک واجب علی التراخی ہے
یعنی تاخیر جائز ہے بشرطیکہ [illegible] آخر وقت تک [illegible] اگر فوت ہو گیا تو گنہگار ہوگا [illegible]
نزدیک [illegible] حج [illegible]
متعلق ہے [illegible] وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
تابعوا بين الحج والعمرة فإنهما ينفيان الفقر والذنوب كما ينفي الكير خبث الحديد والذهب والفضة وليس للحجة
المبرورة ثواب إلا الجنة. رواه الترمذي والنسائي ورواه أحمد وابن ماجه عن عمر إلى قوله خبث الحديد. اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پے در پے کرو حج اور عمرہ کو تحقیق یہ دونوں یعنی ہر ایک ان میں سے دور کرتے ہیں فقر کو اور گناہوں کو جیسے دور کرتی ہے بھٹی میل لوہے کا اور سونے کا اور
چاندی کا اور نہیں ہے واسطے حج مقبول کے ثواب مگر بہشت نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے اور نقل کی احمد اور ابن ماجہ نے حضرت عمر سے لفظ خبث الحدید تک یعنی پے در پے کرو حج اور عمرہ
قران کرو [illegible] حج اور عمرہ دونوں [illegible] اگر حج کیا ہو تو عمرہ کرو [illegible]
[illegible] وعن ابن عمر قال جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ما يوجب
الحج قال الزاد والراحلة. رواه الترمذي وابن ماجه. اور روایت ہے ابن عمر سے کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا یا رسول اللہ
کیا چیز واجب کرتی ہے حج کو فرمایا توشہ اور سواری نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے [illegible] شرط واجب ہونے حج کی فرمایا [illegible]
[illegible] اور اس کے عیال کو کفایت کرے [illegible] سواری [illegible] حج کی [illegible] ان شاء اللہ تعالیٰ [illegible]
پس خلاصہ [illegible] شرطوں کا [illegible]
اور [illegible] وعنه قال سأل رجل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما الحاج قال الشعث التفل فقام
آخر فقال يا رسول الله أي الحج أفضل قال العج والثج فقام آخر فقال يا رسول الله ما السبيل قال زاد وراحلة رواه
في شرح السنة وروى ابن ماجه في سننه إلا أنه لم يذكر الفصل الأخير. اور روایت ہے ابن عمر سے کہا پوچھا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا
[illegible] پھر کہا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ کون سا حج [illegible]
[illegible] فرمایا بلند کرنا آواز کا ساتھ لبیک کے اور بہانا خون قربانی کا پھر کھڑا ہوا ایک شخص اور پوچھا یا رسول اللہ کیا ہے سبیل [illegible]
حج کی آیت میں [illegible] من استطاع اليه سبيلا [illegible] فرمایا توشہ اور سواری نقل کی یہ شرح السنہ میں اور نقل کی ابن ماجہ نے [illegible] مگر نہ
ذکر کی عبارت اخیر کی [illegible] وعن أبي رزين العقيلي أنه أتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله إن أبي شيخ كبير
لا يستطيع الحج ولا العمرة ولا الظعن قال حج عن أبيك واعتمر. رواه الترمذي وأبو داود والنسائي وقال الترمذي هذا
حديث حسن صحيح. اور روایت ہے ابو رزین عقیلی سے [illegible] آیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر کہا یا رسول اللہ تحقیق باپ میرا بہت بوڑھا ہے نہیں
طاقت رکھتا حج کی اور عمرہ کی اور نہ سوار ہونے کی [illegible] فرمایا حج کر اپنے باپ کی طرف سے اور عمرہ کر
نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے [illegible] وعن ابن عباس قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ قَالَ مَنْ شُبْرُمَةُ قَالَ أَخٌ لِي أَوْ قَرِيبٌ لِي قَالَ أَحَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ لَا قَالَ حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ
شُبْرُمَةَ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہتا تھا لبیک شبرمہ کی طرف سے
فرمایا شبرمہ کون ہے کہا میرا بھائی ہے یا قریبی ہے فرمایا کیا تو نے حج کیا ہے اپنی طرف سے کہا نہیں فرمایا حج کر اپنی طرف سے پھر حج کر شبرمہ کی طرف سے [illegible]
[illegible] امام شافعی اور امام احمد [illegible] حج کرنا درست نہیں [illegible] امام مالک اور امام اعظم [illegible]
[illegible] اس حدیث [illegible]
یا منسوخ ہے [illegible] وَعَنْهُ قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ
أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا معین کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی جگہ مشرق والوں کے لیے عقیق [illegible]
[illegible] ذات عرق [illegible]
[illegible] وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے معین کیا عراق والوں کے لیے احرام کی جگہ
ذات عرق کو [illegible] وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ
الْأَقْصَى إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ أَوْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہا سنا
میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے [illegible] مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَحُجُّونَ
فَلَا يَتَزَوَّدُونَ وَيَقُولُونَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُونَ فَإِذَا قَدِمُوا مَكَّةَ سَأَلُوا النَّاسَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ تیسری فصل روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا تھے یمن والے حج کرتے اور توشہ نہ لیتے اور کہتے ہم توکل کرنے والے ہیں پس جب مکہ میں آتے مانگتے لوگوں سے پس نازل کی اللہ تعالیٰ نے آیت
[illegible]
[illegible]
[illegible] وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ قَالَ نَعَمْ عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالَ فِيهِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ
[illegible]
[illegible] وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

عليه وسلم من لم يمنعه من الحج حاجة ظاهرة أو سلطان جائر أو مرض حابس فمات ولم يحج فليمت إن شاء يهوديا وإن شاء نصرانيا
رواه الدارمي ۔ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نہ منع کیا اسکو حج سے حاجت ظاہری نے کہ نفقہ و توشہ اور سواری
یا بادشاہ ظالم نے یا مرض حبس کرنے والے نے پھر مرگیا اور حج نہ کیا پس چاہیے کہ مرے اگر چاہے یہودی ہو کر اور اگر چاہے نصرانی ہو کر یعنی اسکی یہ حالت ہے بادشاہ ظالم یعنی راستہ میں
بادشاہ ظالم سے ڈر ہو یا جان و مال کا خوف ہو یعنی رستہ میں امن نہ ہو اور مرض حبس کرنے والے سے مراد وہ مرض ہے کہ حج سے روک دے اور غرض یہ ہے کہ جو شخص بلا عذر
حج کو نہ جاوے اور مرجاوے تو اسکی حالت یہودی اور نصاری کی سی ہے کہ وہ حج نہیں کرتے اور یہ وعید تغلیظ اور تہدید کے واسطے ہے اور مراد یہ ہے کہ اسکا حال انہیں
کے حال کے مشابہ ہے ۔ وعن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الحجاج والعمار وفد الله إن دعوه أجابهم وإن
استغفروه غفر لهم رواه ابن ماجة ۔ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے
مہمان ہیں اللہ تعالیٰ کے اگر دعا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے دعا انکی اور اگر بخشش چاہتے ہیں اس سے بخشتا ہے واسطے انکے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ۔ وعنه قال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول وفد الله ثلاثة الغازي والحاج والمعتمر رواه النسائي والبيهقي في شعب الإيمان
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مہمان اللہ کے تین ہیں جہاد کرنے والا اور حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا نقل کی یہ
نسائی اور بیہقی نے شعب الایمان میں ۔ وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا لقيت الحاج فسلم عليه وصافحه
ومره أن يستغفر لك قبل أن يدخل بيته فإنه مغفور له رواه أحمد ۔ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ملاقات کرے تو حج کرنے
والے سے یعنی جو حج کر کے پھرے پس سلام کر اسپر اور مصافحہ کر اس سے اور کہہ اسکو کہ بخشش چاہے تیرے واسطے پہلے اس سے کہ داخل ہو اپنے گھر میں پس تحقیق وہ بخشا گیا ہے یعنی کہ جب
تک داخل ہو اپنے گھر میں تب تک واسطے اسکی دعا کی قبولیت کا وقت ہے اور یہ کہ اپنے اہل و عیال میں مشغول نہیں ہوا ہے گناہ سے اور دعا اسکی بہت قبول ہوگی اور حاجی کے حکم میں ہے غازی
اور جہاد کرنے والا اور طالب علم بھی ہیں یعنی جب کہ گھر لوٹیں تو انسے بھی چاہیے ملاقات کرنا گھر میں پہنچنے سے پہلے اور سلام وغیرہ کرنا اور دعا بخشش کی کروانا کہ یہ بھی مغفور ہیں ۔ وعن
أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من خرج حاجا أو معتمرا أو غازيا ثم مات في طريقه كتب الله له
أجر الغازي والحاج والمعتمر رواه البيهقي في شعب الإيمان ۔ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نکلا واسطے حج کے
یا عمرہ کے یا جہاد کے پھر مرگیا بیچ راہ اپنی کے لکھتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اسکے ثواب جہاد کرنے والے کا اور حج کرنے والے کا اور عمرہ کرنے والے کا نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور اسی طرح حکم ہے
جو شخص کہ طالب علم کو نکلے اور راستہ میں مرجاوے یعنی یہ سب اس ثواب کو پاتے ہیں ۔ باب الاحرام والتلبیة یہ باب ہے بیچ بیان احرام باندھنے کے
اور لبیک کہنے کے اور احرام کہتے ہیں داخل ہونے کو حرمت میں اور لبیک کہنے کا بیان آگے آتا ہے ان شاء اللہ تعالیٰ ۔ الفصل
الأول ۔ فصل پہلی ۔ عن عائشة قالت كنت أطيب رسول الله صلى الله عليه وسلم لإحرامه قبل أن يحرم ولحله قبل أن يطوف
بالبيت بطيب فيه مسك كأني أنظر إلى وبيص الطيب في مفارق رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو محرم متفق عليه ۔ اور روایت ہے
عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا خوشبو لگاتی تھی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے احرام ان کے پہلے اس سے کہ احرام باندھیں اور واسطے حلال ہونے کے پہلے اس سے کہ طواف کریں
خانہ کعبہ کا ساتھ خوشبو کے کہ اسمیں مشک تھا گویا کہ دیکھتی ہوں میں طرف چمک خوشبو کی بیچ مانگوں سر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
اور حلال ہونے سے مراد یہ ہے کہ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ احرام کا کرتے تو میں خوشبو لگاتی اور
جب حلال ہوتے یعنی رمی کر کے سر منڈاتے تب بھی خوشبو لگاتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خوشبو لگانا احرام سے پہلے درست ہے اور باقی رہنا اسکا بعد احرام کے بھی مضر نہیں اور
مستحب ہے اور یہ مذہب ہے امام ابو حنیفہ اور امام احمد اور امام شافعی کا اور امام مالک کے نزدیک مکروہ ہے خوشبو لگانا بعد احرام کے

خوشبو لگانی ہو تو خوشبو لگا کر احرام باندھے کیونکہ احرام کے وقت خوشبو لگانا مسنون ہے اور احرام کے بعد خوشبو کا اثر باقی رہنا ممنوع نہیں ہے البتہ اگر کسی نے احرام کے بعد خوشبو لگائی تو یہ ممنوع ہے
سکھ حلال ہونا یا مگر صحبت حلال نہیں ہوتی یعنی رمی کر کے سر منڈانے کے بعد طواف زیارت سے پہلے بھی حلال ہو جاتا ہے حضرت عائشہ کی حدیث میں جو ہے
کہ وہ ہیں یہی ہے حضرت کے خوشبو لگانے کی بات حلال ہونے کے بعد وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا يَقُوْلُ
لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَا يَزِيْدُ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت
ابن عمر سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آواز بلند کر کے تلبیہ کہتے تھے حاضر ہوں خداوند میں تیری خدمت میں بار بار حاضر ہوں تیری خدمت میں حاضر ہوں
خدمت تیری میں نہیں کوئی شریک تیرا حاضر ہوں تیری خدمت میں تحقیق سب تعریف اور نعمت واسطے تیرے ہے اور بادشاہت نہیں شریک تیرا نہیں زیادہ کرتے تھے ان کلمات
نقل کی ہے بخاری اور مسلم نے تلبیہ کہتے تھے اس حال میں کہ سر کے بالوں کو گوند یا خطمی وغیرہ سے جمایا ہوا تھا تاکہ بال پراگندہ نہ ہوں اور سر میں جوئیں نہ پڑیں اور
نے اس کلمات کی جو حدیث میں مذکور ہے زیادتی کی اور یہ الفاظ لبیک وسعدیک والخیر بیدیک والرغباء الیک والعمل کے الفاظ زیادہ کئے ہیں ہمارے نزدیک تلبیہ کی زیادتی جائز ہے اور امام مالک
کے نزدیک مکروہ ہے لیکن امام شافعی کے نزدیک سنت ہے نہیں ہے تم ان الفاظ میں سے کسی لفظ کو کم کرو البتہ زیادتی کر سکتے ہو جیسا کہ حضرت عمر کہتے تھے ولا الہ
الا اللہ بھی مروی ہے روایت کیا گیا ہے کہ بعض کی زبان ان الفاظ میں کوئی زیادتی کرنی نہیں بلکہ مستحب یہ ہے کہ سب علماء کے نزدیک یہ الفاظ لبیک کے کہی جائیں
وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَدْخَلَ رِجْلَهٗ فِي الْغَرْزِ وَاسْتَوَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ قَائِمَةً اَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ڈالتے پاؤں اپنا رکاب میں اور اٹھاتی اونٹنی آپ کو سیدھی کھڑی ہو کر
احرام باندھتے نزدیک مسجد ذی الحلیفہ کے نقل کی ہے بخاری اور مسلم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز پڑھ کر مدینہ سے روانہ ہوئے اور نماز عصر ذی الحلیفہ میں پڑھی
اور وہیں رات رہے وہاں گذاری اور صبح کو احرام باندھا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی پر بیٹھ کر لبیک کہی اور بعض روایتوں
میں آیا ہے کہ نماز کے بعد لبیک کہی اور ایک روایت میں آیا ہے کہ بیداء پر پہنچ کر لبیک کہی چنانچہ علماء نے ان روایتوں کی تطبیق میں کہا ہے
کہ اول روایت پر عمل کیا اور امام اعظم اور امام مالک نے دوسری روایت پر عمل کیا ہے کہ نماز کے بعد دو رکعت احرام
کی نیت سے لبیک کہے اس حال میں کہ بیٹھا ہو اور بعض نے کہا کہ اونٹ پر بیٹھ کر لبیک کہنا درست ہے لیکن ہمارے نزدیک افضل یہ ہے اور تطبیق ان روایات
میں یوں ہے کہ حضرت نے لبیک کہی جب نماز پڑھی پھر جب اونٹنی پر بیٹھے پھر جب بیداء پر پہنچے تب بھی کہی چنانچہ علماء نے لکھا ہے کہ مستحب ہے لبیک کہنی نزدیک
تغیر حالات کے جیسا کہ اونچائی پر چڑھے یا نیچے اترے اور لوگوں سے ملے اور صبح ہو اور شام ہو اور ہر نماز کے بعد
کہ جس نے جیسا دیکھا ویسا روایت کیا وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ چلاتے تھے ہم ساتھ حج کے چلانا نقل کی ہے مسلم نے
یعنی بلند آواز سے لبیک کہتے تھے حج کی اور شاید کہ یہ حال ان لوگوں کا تھا کہ صرف حج کا احرام باندھا تھا اور بعض نے کہا کہ یہ حال سب کا تھا
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہونے کے اس روایت سے معلوم ہوا کہ مردوں کو بلند آواز سے لبیک کہنی چاہئے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيْفَ اَبِيْ طَلْحَةَ
وَاِنَّهُمْ لَيَصْرُخُوْنَ بِهِمَا جَمِيْعًا الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہا تھا میں ردیف یعنی ابو طلحہ کے پیچھے سواری پر اور تحقیق وہ
لوگ چلاتے تھے ساتھ حج اور عمرہ دونوں کے نقل کی ہے بخاری نے یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ قران افضل ہے اور تحقیق گذری ہے
اللہ تعالیٰ اور یہی مذہب ہمارا ہے اور بعض صحابہ حضرت کے ساتھ تھے کہ انہوں نے حضرت کی طرح قران کیا تھا یعنی حضرت کے اصحاب نے
بھی قران کیا تھا وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ

وعن عائشۃ قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... فمنا من اھل بعمرۃ ومنا من اھل بحج وعمرۃ ومنا من اھل بالحج واھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحج فاما من اھل بعمرۃ فحل واما من اھل بالحج او جمع الحج والعمرۃ فلم یحلوا حتی کان یوم النحر متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ سے کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سال حجۃ الوداع کے پس بعض ہم میں سے وہ تھے کہ احرام باندھا ساتھ عمرہ کے اور بعض ہم میں سے وہ تھے کہ احرام باندھا ساتھ حج اور عمرہ کے اور بعض ہم میں سے وہ تھے کہ احرام باندھا ساتھ حج کے اور احرام باندھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ حج کے پس جنہوں نے احرام باندھا ساتھ عمرہ کے پس حلال ہو گیا اور جنہوں نے احرام باندھا ساتھ حج کے یا جمع کیا احرام حج اور عمرہ کا پس نہیں حلال ہوئے یہاں تک کہ ہوا دن قربانی کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جاننا چاہیے کہ حج کرنے والے تین قسم پر ہیں ایک تو مفرد وہ یہ ہے کہ صرف حج کا احرام باندھے دوسرا قارن اور قارن وہ ہے کہ احرام حج اور عمرہ کا دونوں کا باندھے تیسرا متمتع وہ ہے کہ اول احرام عمرہ کا باندھے میقات سے حج کے مہینوں میں اور افعال عمرہ کا بجا لاوے پھر گھر ہی میں آ کر احرام باندھے حج کا اور اگر ہدی نہیں لایا ہے تو احرام سے نکل آوے اور مکہ میں ٹھہرا رہے پھر جب ایام حج کے آویں تو احرام حج کا حرم سے باندھے اور حج کرے چنانچہ بیان اس کا اوپر گذرا انشاء اللہ تعالی اور حدیثیں مختلف آئی ہیں حضرت کے حج میں بعض حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مفرد تھے چنانچہ یہ حدیث بھی انہیں میں سے ہے اور اکثر حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت قارن تھے اور بعض حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت متمتع تھے اور تطبیق ان میں یوں ہو گی کہ بعضوں نے حضرت سے فقط لبیک بحجۃ سنا اور لفظ عمرہ کا نہ سنا اور حج کہا کہ حضرت مفرد تھے اور بعضوں نے لبیک بحجۃ وعمرۃ سنا انہوں نے کہا کہ حضرت قارن تھے اور بعضوں نے لبیک بعمرۃ سنا انہوں نے کہا کہ حضرت متمتع تھے اور اصل یہ ہے کہ حضرت کبھی لبیک بحجۃ اور کبھی لبیک بعمرۃ اور کبھی لبیک بحجۃ وعمرۃ فرماتے پس جس نے جو کچھ سنا وہ روایت کیا اور افعال قران کے اور تمتع کے آپس میں مشابہ ہیں بعضوں نے حضرت کو قارن کہا اور بعضوں نے متمتع کہا اور ... نقل کیا اور یہ حدیث مسلم اور نووی نے یہ نقل کیا ... اور معتبر یہی ہے کہ قارن تھے ... حج کے ... اور جنہوں نے احرام باندھا ساتھ عمرہ کے یعنی بغیر حج کے پس حلال ہو گیا یعنی نکل آیا احرام عمرہ سے بعد طواف کرنے اور سعی کرنے اور حلق یعنی سر منڈانے کے پس حلال ہو گئے اس کو سب ممنوعات احرام کے پھر احرام باندھا حج کا اور جنہوں نے احرام باندھا حج کا یا جمع کیا حج و عمرہ کا وہ احرام سے نہیں نکلے یہاں تک کہ ہوا دن نحر کا پس ... حلال ہو گئے ... سب ممنوعات احرام کے مگر ... عورتوں سے مباشرت ... کہ وہ بعد طواف رکن کے درست ہوتی ہے

وعن ابن عمر قال تمتع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع بالعمرۃ الی الحج فاھل بالعمرۃ ثم اھل بالحج متفق علیہ

اور روایت ہے ابن عمر سے کہا تمتع کیا یعنی فائدہ اٹھایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ساتھ عمرہ کے طرف حج کے بیان اس کا یہ ہے کہ پس احرام کیا عمرہ کا پھر احرام باندھا حج کا یعنی داخل کیا حج کو عمرہ میں پس قارن ہوئے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

الفصل الثانی

فصل دوسری عن زید بن ثابت انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تجرد لاھلالہ واغتسل رواہ الترمذی والدارمی روایت ہے زید بن ثابت سے کہ انہوں نے دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ننگے ہوئے واسطے احرام باندھنے کے اور غسل کیا نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے ف ننگے ہونے سے یہ مراد ہے کہ سلے ہوئے کپڑے اتار ڈالے اور لنگ باندھا اور چادر اوڑھی کہ حالت احرام میں سلا ہوا کپڑا پہننا منع ہے اور غسل کرنا احرام کے لیے افضل ہے اور کافی وضو بھی ہے

وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یلبد رأسہ بالغسل رواہ ابو داود اور روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمایا بال سر کے ساتھ ... یعنی ... گوند یا خطمی وغیرہ سے بال جم جاتے ہیں تاکہ غبار وغیرہ سے محفوظ رہیں چنانچہ بیان اس کا اوپر گذرا

وعن خلاد بن السائب عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی جبرئیل فامرنی ان آمر اصحابی ان یرفعوا اصواتھم بالاھلال او التلبیۃ رواہ مالک والترمذی وابو داود والنسائی وابن ماجہ والدارمی روایت ہے خلاد بن سائب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل پس حکم کیا مجھ کو کہ حکم کروں میں اپنے اصحاب کو کہ بلند کریں آوازیں اپنی ساتھ اہلال کے یا تلبیہ کے نقل کی یہ مالک نے اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف اور تلبیہ میں لفظ او کا شک راوی کا ہے کہ اہلال کہا یا تلبیہ یعنی ...

یہ بھی ہے کہ ایک شخص کا لبیک کہنا [illegible] کافی ہے [illegible] ۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُلَبِّيْ اِلَّا لَبّٰى مَنْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ مِنْ حَجَرٍ اَوْ شَجَرٍ اَوْ مَدَرٍ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الْاَرْضُ مِنْ هٰهُنَا

وَهٰهُنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ۔ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ لبیک کہے مگر کہ

لبیک کہتے ہیں جو ہیں اس کی داہنی طرف اور بائیں طرف پتھر یا درخت یا ڈھیلے یہاں تک کہ تمام ہو زمین ادھر سے اور ادھر سے یعنی دائیں بائیں

[illegible] تک [illegible] زمین [illegible] ۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَعُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ اَهَلَّ

بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ ۔ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پھر جس وقت کہ کھڑی ہوتی آنحضرت کو لے کر اونٹنی

نزدیک مسجد ذوالحلیفہ کے بلند کرتے آواز اپنی ساتھ ان کلمات کے [illegible] اور کہتے [illegible] حاضر ہوں تیری خدمت میں یا اللہ حاضر ہوں

تیری خدمت میں حاضر ہوں تیری خدمت میں اور نیک بختی حاصل کرتا ہوں تیری خدمت میں اور بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے حاضر ہوں تیری خدمت میں رغبت

طرف تیری ہے اور عمل [illegible] روایت کی یہ حدیث بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسی مسلم کے ہیں [illegible] ذوالحلیفہ میں جو رکعتیں [illegible] سنت احرام کی ہیں [illegible]

[illegible]

وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَتِهٖ سَاَلَ اللّٰهَ رِضْوَانَهٗ

وَالْجَنَّةَ وَاسْتَعْفٰى بِرَحْمَتِهٖ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ ۔ اور روایت ہے عمارہ بن خزیمہ بن ثابت سے وہ نقل کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم سے کہ حضرت جب فارغ ہوتے لبیک کہنے سے مانگتے اللہ تعالیٰ سے خوشنودی اس کی اور جنت اور طلب کرتے ساتھ رحمت اس کی کے خلاصی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ ۔ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ الْحَجَّ اَذَّنَ فِي النَّاسِ فَاجْتَمَعُوْا

فَلَمَّا اَتَى الْبَيْدَاءَ اَحْرَمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔ روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا حج کا خبر کر دیا لوگوں کو پس جمع

[illegible]

[illegible]

[illegible] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكُمْ قَدْ قَدْ اِلَّا شَرِيْكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهٗ وَمَا مَلَكَ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا وَهُمْ يَطُوْفُوْنَ بِالْبَيْتِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔ اور روایت ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

باب قصۃ حجۃ الوداع

[illegible]

الفصل الاول

عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکث بالمدینۃ تسع سنین لم یحج ثم اذن فی الناس بالحج فی العاشرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاج فقدم المدینۃ بشر کثیر فخرجنا معہ حتی اتینا ذا الحلیفۃ فولدت اسماء بنت عمیس محمد بن ابی بکر فارسلت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف اصنع قال اغتسلی واستثفری بثوب واحرمی فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد ثم رکب القصواء حتی اذا استوت بہ ناقتہ علی البیداء اھل بالتوحید لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک قال جابر لسنا ننوی الا الحج لسنا نعرف العمرۃ حتی اذا اتینا البیت معہ استلم الرکن فطاف سبعا فرمل ثلاثا ومشی اربعا ثم تقدم الی مقام ابراہیم فقرأ واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی فصلی رکعتین فجعل المقام بینہ وبین البیت وفی روایۃ انہ قرأ فی الرکعتین قل ھو اللہ احد وقل یا ایھا الکافرون [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا قُلْتَ حِينَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُكَ
قَالَ فَإِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلَا تَحِلَّ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِي قَدِمَ بِهِ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِي أَتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً قَالَ فَحَلَّ
النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوا إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوا إِلَى مِنًى فَأَهَلُّوا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ شَعَرٍ تُضْرَبُ لَهُ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَجَازَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ فَوَجَدَ
الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتَّى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَأَتَى بَطْنَ الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ
كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا
دَمُ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ فَاتَّقُوا اللهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ
أَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ فَإِنْ فَعَلْنَ ذَلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ
بِالْمَعْرُوفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ اللهِ وَأَنْتُمْ تُسْأَلُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ قَالُوا نَشْهَدُ
أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ربیعہ کا بیٹا تھا ایاس کو قبیلہ بنی سعد میں دودھ پلانے کے لئے بھیجا تھا ابھی لڑکا ہی تھا کہ بنی ہذیل نے [illegible] مار ڈالا پس معاف کیا اس کو حضرت نے کہ چچا

پہلے تھا [illegible] معاف فرمایا اور عباس بن عبدالمطلب جو حضرت کے چچا تھے جاہلیت میں سود کا لین دین کرتے تھے [illegible]

حضرت نے [illegible] حَتّٰی اَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى اَتَى الْمَوْقِفَ

فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ اِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ

الصُّفْرَةُ قَلِيلًا حَتّٰى غَابَ الْقُرْصُ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ وَدَفَعَ حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِاَذَانٍ وَاحِدٍ وَاِقَامَتَيْنِ وَلَمْ

يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِاَذَانٍ وَاِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى اَتَى الْمَشْعَرَ

فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى اَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَاَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ

عَبَّاسٍ حَتّٰى اَتٰى بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى الَّتِي تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى حَتّٰى اَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ

فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا مِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَّسِتِّيْنَ

بَدَنَةً بِيَدِهٖ ثُمَّ اَعْطٰى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَاَشْرَكَهٗ فِيْ هَدْيِهٖ ثُمَّ اَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَاَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَ

شَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَفَاضَ اِلَى الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَاَتٰى بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُوْنَ

عَلٰى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوْا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا اَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوْهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ (رواه مسلم)

پھر اذان دی بلال نے پھر تکبیر کہی پھر پڑھی نماز ظہر کی پھر تکبیر کہی پھر پڑھی نماز عصر کی اور نہ پڑھا درمیان ان دونوں کے کچھ یعنی سنت نفل پھر سوار ہوئے یہاں تک کہ آئے موقف میں یعنی

عرفات میں [illegible] پس کیا پیٹ اپنی اونٹنی قصوا کا طرف پتھروں کے اور کیا حبل المشاۃ کو [illegible] ایک جگہ کا نام ہے آگے اپنے اور سامنے ہوئے قبلہ کے پس ہمیشہ کھڑے رہے

یہاں تک کہ ڈوب گیا سورج اور جاتی رہی زردی تھوڑی سی یہاں تک کہ غائب ہو گیا کنارہ سورج کا اور پیچھے سوار کیا اسامہ کو اور جلدی چلے یہاں تک کہ آئے مزدلفہ میں پس پڑھی

انہوں نے مغرب اور عشاء ساتھ ایک اذان اور دو تکبیروں کے اور نہ پڑھی درمیان ان دونوں کے کوئی نماز سنت اور نفل پھر لیٹے یہاں تک کہ طلوع ہوئی فجر پھر پڑھی

نماز فجر کی اس وقت کہ ظاہر ہوئی واسطے آپ کے صبح ساتھ اذان اور تکبیر کے پھر سوار ہوئے قصوا پر یہاں تک کہ آئے مشعر الحرام میں پس منہ کیا طرف قبلہ کے پس دعا کی اللہ سے

اور تکبیر کہی اور لا الہ الا اللہ کہا اور وحدانیت اللہ کی بیان کی [illegible] پس ہمیشہ کھڑے رہے یہاں تک کہ خوب روشنی ہوئی پھر چلے پہلے نکلنے آفتاب کے اور پیچھے

سوار کیا فضل بن عباس کو یہاں تک کہ آئے درمیان وادی محسر کے پس چلایا اونٹنی کو تھوڑا سا پھر چلے بیچ کی راہ میں جو نکالتی ہے اوپر جمرہ کبریٰ کے یہاں تک کہ آئے

[illegible] جمرہ کے پاس جو نزدیک درخت کے ہے پس مارے اس کو سات کنکر تکبیر کہتے تھے ساتھ ہر کنکر کے [illegible]

مانند کنکری کے [illegible] مارے درمیان وادی کے سے پھر پھرے طرف قربان گاہ کے پس نحر کئے تریسٹھ اونٹ اپنے ہاتھ سے [illegible]

پھر دیئے علی کو پس نحر کئے جو باقی رہے [illegible] اور شریک کیا ان کو اپنی قربانی میں پھر حکم کیا ہر اونٹ میں سے ایک ٹکڑا گوشت کا [illegible]

پس ڈالا گیا ایک ہانڈی میں پس پکایا گیا پس کھایا دونوں نے گوشت اس کا اور پیا شوربا اس کا پھر سوار ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور چلے طرف خانہ کعبہ کے

طواف کیا [illegible] پس پڑھی مکہ میں نماز ظہر کی پس آئے اولاد عبدالمطلب کے پاس کہ پانی پلاتے تھے زمزم پر پس فرمایا کھینچو اے اولاد عبدالمطلب

زمزم کا [illegible] اگر خوف نہ ہوتا کہ غالب آ جائیں گے لوگ تم پر [illegible] تو کھینچتا میں بھی ساتھ تمہارے [illegible]

[illegible] پس دیا انہوں نے ایک ڈول پس پیا اس میں سے [illegible] روایت کیا اس کو مسلم نے [illegible]

پس [illegible] نماز نفل کی [illegible] ظہر اور عصر کو ظہر کے وقت میں [illegible] جمع تقدیم کہتے ہیں عرفات میں [illegible]

کرنے کے لیے ہے دونوں کے بیچ میں کچھ نہیں پڑھا یعنی ان دونوں کے درمیان میں سنت یا نفل نہیں پڑھی تاکہ بالکل پے در پے جمع ہو جائیں پھر لیٹ گئے پڑھنا ان نمازوں کا جب بعد غائب ہونے
آفتاب کے ادا کیا اس لیے ہے کہ تمام لوگ گمان نہ کریں کہ مغرب عرفات میں ... کا وقت ہے کہ تمام ایک جگہ کا درمیان ... اور منیٰ کے وہاں
رات کو رہنا واجب ہے نزدیک سنت ہے امام اعظم اور امام شافعی کے نزدیک جب پہنچے حضرت مزدلفہ میں پڑھی نماز ساتھ ایک اذان اور دو تکبیر کے یعنی صحیح روایات میں یہ ہے
تکبیریں ... اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے ساتھ ایک اذان اور ایک تکبیر کے کیونکہ عشا اپنے وقت میں ہے پس احتیاج نہیں ہے ... اعلام کی نہیں
اور مغرب اپنے وقت میں نہیں ہے پس احتیاج ہے زیادتی اعلام کی اور صحیح مسلم میں ... روایت کیا ہے ... اور تحسین ... ارشاد
... نماز کا ... ایک جگہ ... جب حضرت وہاں پہنچے ... جلدی ...
... مسافت ... جلدی ... عادت شریف ... پس ... جلدی ...
... وہاں ... جلدی ... عادت ... تب ...
... جلدی ... حضرت ... پھر ... تشریف ...
... ساتھ ... حضرت ...
... وہاں ... حضرت ... اونٹ ...
... ذبح کیے ... معلوم ہوا ... قربانی ... گوشت ... طواف ... طواف کیا
... طواف ... طواف ... حج ... طواف ... نماز ظہر کی
... روایت آئی ہے کہ حضرت نے نماز ظہر کی ... تطبیق ... ظہر کی ... پڑھی ... نفل پڑھی
... ظہر کی ... دونوں ... ترجیح ... کہ حضرت ...
پڑھی ... نماز ... واللہ اعلم بالصواب ... وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا
مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ
أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدٰى فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ
حَجَّهُ قَالَتْ فَحِضْتُ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ أُهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ فَأَمَرَنِي
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِيْ وَأَمْتَشِطَ وَأُهِلَّ بِالْحَجِّ وَأَتْرُكَ الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ حَتّٰى قَضَيْتُ حَجِّيْ بَعَثَ مَعِيْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ
بْنَ أَبِيْ بَكْرٍ وَأَمَرَنِيْ أَنْ أَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمْرَتِيْ مِنَ التَّنْعِيْمِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِيْنَ كَانُوْا أَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ
حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِنًى وَأَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَاحِدًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہا نکلے
ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع میں پس بعض ہم میں سے وہ تھے کہ احرام باندھا ساتھ عمرے کے ... اور بعض ہم میں سے وہ تھے کہ احرام باندھا ساتھ حج کے یعنی
... پس جب آئے ہم مکہ میں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے احرام باندھا ساتھ عمرے کے اور نہیں لایا ہدی پس چاہیے کہ حلال ہو جاوے اور جس نے احرام
باندھا ساتھ عمرے کے ... اور لایا ہدی پس چاہیے کہ احرام باندھے ساتھ حج کے ساتھ عمرے کے یعنی ...
... پھر نہ حلال ہو جب تک کہ حلال نہ ہو دونوں سے ... اور جس نے احرام باندھا ساتھ حج کے ...
... ساتھ ... حج ... ساتھ احرام ...

احرام کے ساتھ جب انہیں گھر پر کوئی کام لگا یا تمتع کو فسخ کیا ساتھ عمرہ کے ... کہا حضرت عائشہ نے پس حیض سے پاک ہوئیں ... [illegible]

اور ... [illegible] ... درمیان صفا اور مروہ کے ... [illegible] ... حیض سے پاک ہوئیں ... [illegible]

... [illegible] ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ... [illegible] ... احرام عمرہ کے

... [illegible]

... [illegible] ... حضرت عائشہ ... [illegible]

... [illegible] ... درمیان صفا اور مروہ کے ... [illegible]

... [illegible] ... ایک نقل کی بخاری اور مسلم

ف ... [illegible] ... احرام باندھے ... [illegible]

اور ... [illegible]

... [illegible]

... [illegible] ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible]

اور ... [illegible] ... حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے

... [illegible] ... ہے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدٰى وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدٰى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدٰى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلٰى أَهْلِهِ فَطَافَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلٰثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشٰى أَرْبَعًا فَرَكَعَ حِيْنَ قَضٰى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى قَضٰى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهْدٰى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا انہوں نے تمتع کیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ... [illegible]

... [illegible] ... ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرہ کے طرف حج

... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

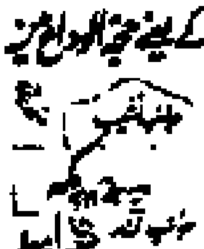
... [illegible]

پہنچنے کے بعد تین دن یعنی بارہویں تاریخ کے پہلے دن منیٰ کی کنکریاں پھینکنا افضل ہے جیسا کہ آنحضرت نے کیا اور سات دن یعنی ایک ہفتہ ٹھہر کر طواف کیا یہ افضل ہے اگرچہ مکہ میں پہنچ طواف کیا حضرت نے ان کے لیے ایک کنکری پھینک طواف عمرہ کا کیا اور پھر حجر اسود کو چوما سب جنہوں نے یعنی افضل طواف کے ساتھ پہلے حجر اسود کو بوسہ دیا پھر ایک کے پہلو میں طواف کر کے تین بار دوڑ کر چلنا پھر ایک گیا جو کہ رمل کہتے ہیں اس کو شوط کہتے ہیں اور سات شوط
طواف کے سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے پھر دو رکعت نماز مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھی اس وقت دو رکعت طواف کی پڑھی پھر صفا کی طرف سعی کی اور اسی طرح پھر سعی صفا و مروہ کے درمیان کی
کہ وہ واجب ہے ہمارے نزدیک پھر جب صفا و مروہ کی سعی سے فارغ ہوئے تو عمرہ سے حلال ہو گئے اور بعد میں جب آٹھویں تاریخ ہوئی تو احرام باندھے اور
بیان کیا کہ تمام کیا حج اپنا اور منیٰ کی طرف گئے جیسا کہ عرفہ سے پہلے یوم ترویہ کو پس جو حلال ہوا ساتھ طواف کے پھر حج کا احرام باندھ کر طواف کیا تو ان کے
طواف حج کا ہے پھر حلال ہوئے پھر حج کیا اور قربانی کی اور حلال ہوئے اور کیا ان لوگوں نے جو کہ ساتھ لائے تھے قربانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا
ساتھ قربانی کی وجہ سے حلال ہونے سے منع فرمایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ حضرت حج تمتع کا اور یہ کہ حضرت کا حج قران تھا اور یہ بات
حدیث سے معلوم ہوتی ہے کہ قران میں حج اور عمرہ دونوں ساتھ ہوتے ہیں۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهُ الْهَدْيُ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهُ فَإِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَهٰذَا
الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عمرہ ہے کہ فائدہ اٹھایا ہم نے ساتھ اس کے پس جو شخص کہ نہ ہو
اس کے پاس قربانی چاہیے کہ حلال ہو جاوے پورا حلال ہونا اس لیے کہ تحقیق عمرہ داخل ہو گیا بیچ حج کے قیامت کے دن تک نقل کیا اس کو مسلم نے اور یہ باب
خالی ہے فصل دوسری سے یعنی اس باب میں دوسری فصل نہیں ہے اور صاحب مشکوٰۃ نے اس کو ذکر نہیں کیا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ نَاسٍ مَّعِيْ قَالَ أَهْلَلْنَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ بِالْحَجِّ خَالِصًا وَحْدَهُ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صُبْحَ رَابِعَةٍ مَّضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَأَمَرَنَا أَنْ نَّحِلَّ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ حِلُّوْا وَأَصِيْبُوا النِّسَاءَ قَالَ عَطَاءٌ وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلٰكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ فَقُلْنَا لَمَّا لَمْ
يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسٌ أَمَرَنَا أَنْ نُّفْضِيَ إِلٰى نِسَائِنَا فَنَأْتِيَ عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيْرُنَا الْمَنِيَّ قَالَ يَقُوْلُ جَابِرٌ بِيَدِهِ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى قَوْلِهِ
بِيَدِهِ يُحَرِّكُهَا قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّيْ أَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَصْدَقُكُمْ وَأَبَرُّكُمْ وَلَوْلَا هَدْيِيْ لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّوْنَ
وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ فَحِلُّوْا فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَأَطَعْنَا قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ عَلِيٌّ
مِنْ سِعَايَتِهِ فَقَالَ بِمَ أَهْلَلْتَ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا قَالَ وَأَهْدٰى لَهُ عَلِيٌّ هَدْيًا فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلِعَامِنَا هٰذَا أَمْ
لِأَبَدٍ قَالَ لِأَبَدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عطاء سے کہا سنا میں نے جابر بن عبد اللہ سے بیچ لوگوں کے کہ تھے میرے ساتھ کہا جابر نے احرام باندھا
ہم اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ حج کے خالص تنہا یعنی بغیر عمرہ کے کہا عطاء نے کہا جابر نے پس آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح چوتھی تاریخ کے کہ
گزری تھی ذی الحجہ سے پس حکم کیا ہم کو یہ کہ حلال ہو جاویں ہم کہا عطاء نے فرمایا حضرت نے حلال ہو جاؤ اور پہنچو عورتوں کو یعنی صحبت کرو کہا عطاء نے اور نہیں
حکم دیا حضرت نے صحبت کا ان پر لیکن حلال کیں عورتیں ان کے لیے پس کہا ہم نے جب نہ رہا درمیان ہمارے اور عرفہ کے مگر پانچ دن کہ
حکم کیا ہم کو یہ کہ پہنچیں ہم اپنی عورتوں تک یعنی صحبت کریں پس آویں ہم عرفہ میں اس حالت میں کہ ٹپکتے ہوں ذکر ہمارے منی سے کہا عطاء نے اور کہتے تھے جابر
اپنے ہاتھ سے یعنی اشارہ کرتے تھے ہاتھ سے گویا کہ دیکھتا ہوں میں ان کی طرف اشارہ کرنے کو ساتھ ہاتھ ان کے جبکہ حرکت دیتے تھے
ہاتھ اپنے کو کہا جابر نے پس کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے یعنی خطبہ پڑھا پس فرمایا تحقیق جان چکے

اگر قربانی ساتھ نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول دیتا اور ہدی کا جانور ساتھ لانے والا تمتع حلال نہیں ہوتا جب تک حلال ہونے کا وقت نہ آ جائے
جانتا ہے کہ میرا ایک عذر ہے جس کی وجہ سے احرام نہیں کھول سکتا اس لئے اگر تم میں سے کسی کے ساتھ ہدی نہ ہو تو وہ احرام کھول دے اور اسے عمرہ بنا لے
پھر حلال ہو جائے عمرہ اور حج کے درمیان لہذا حضرت علی کا احرام بھی ویسا ہی تھا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا احرام تھا
اور حضرت عائشہ نے حج کا احرام باندھا تھا اسی لئے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی حلال ہوئیں جن کے ساتھ قربانی کا جانور تھا
لہذا جو احرام باندھ کر آئے اور ان کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ عمرہ کر کے حلال ہو جائیں چنانچہ حضرت علی نے ایسا ہی کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا
اپنے احرام پر باقی رہنے کا اور ان لوگوں کو حکم دیا جن کے ساتھ ہدی نہیں تھی کہ وہ حلال ہو جائیں تاکہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کا جواز ظاہر ہو جائے اور حضرت عائشہ کی بابت
گذر چکا ہے کہ ان کو حیض آ گیا تھا اس لئے وہ عمرہ نہ کر سکیں اور انہوں نے حج کا احرام باندھا بعض صحابہ یا بعض دوسرے لوگوں نے اس معاملہ میں تردد کیا
اس لئے کہ ان پر یہ ظاہر نہ ہوا کہ یہ حکم کس وجہ سے ہے چنانچہ ان کے اس تردد کی طرف اس حدیث میں اشارہ ہے جو آگے آ رہی ہے
کرتے ہیں۔ **وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ أَوْ خَمْسٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ**
وَهُوَ غَضْبَانُ فَقُلْتُ مَنْ أَغْضَبَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ أَوَمَا شَعَرْتِ أَنِّي أَمَرْتُ النَّاسَ بِأَمْرٍ فَإِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُونَ
وَلَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ مَعِي حَتَّى أَشْتَرِيَهُ ثُمَّ أَحِلُّ كَمَا حَلُّوا رواہ مسلم اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم چوتھی یا پانچویں ذی الحجہ کو مکہ تشریف لائے تو میرے پاس آئے اس حال میں کہ غصہ میں تھے میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کس نے آپ کو غصہ دلایا اللہ اس کو دوزخ میں داخل کرے
فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں نے لوگوں کو ایک امر کا حکم دیا یعنی فسخ حج کا عمرہ کے ساتھ اور وہ تردد کرتے ہیں اور اگر مجھے پہلے معلوم ہوتا جو بعد میں معلوم ہوا تو میں ہدی ساتھ نہ لاتا
یہاں تک کہ میں اس کو یہیں خریدتا پھر میں بھی حلال ہو جاتا جیسا کہ یہ لوگ حلال ہوئے۔ **بَابُ دُخُوْلِ**
مَكَّةَ وَالطَّوَافِ باب مکہ میں داخل ہونے کے اور طواف کرنے کے بیان میں اس باب میں مکہ کی حرمت اور داخل ہونے کی کیفیت اور طواف کے
احکام اور طواف کی کیفیت اور مقامات حج کی فضیلت کا ذکر ہے جن کو اس باب کے ضمن میں اللہ تعالیٰ نے شعائر فرمایا ہے
اور ان کی تعظیم کو تقوائے قلوب فرمایا ہے۔ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل اول **عَنْ نَافِعٍ قَالَ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْدَمُ**
مَكَّةَ إِلَّا بَاتَ بِذِي طُوًى حَتَّى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ وَيُصَلِّيَ فَيَدْخُلُ مَكَّةَ نَهَارًا وَإِذَا نَفَرَ مِنْهَا مَرَّ بِذِي طُوًى وَبَاتَ بِهَا حَتَّى يُصْبِحَ وَيَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ متفق علیہ روایت ہے نافع سے کہ تحقیق ابن عمر جب آتے مکہ میں رات گذارتے ذی طویٰ میں یہاں تک کہ صبح کرتے اور نہاتے اور نماز پڑھتے پھر
داخل ہوتے مکہ میں دن کو اور جب نکلتے مکہ سے گذرتے ذی طویٰ پر اور رات رہتے وہیں صبح تک اور ذکر کرتے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے روایت کی بخاری اور مسلم نے
ذی طویٰ نام ایک جگہ کا ہے قریب مکہ کے اندر حرم کے چنانچہ حضرت کعبہ میں آتے تو ٹھہرتے ذی طویٰ میں رات کو ٹھہرتے اور صبح کو نہاتے اور نماز پڑھتے اور
نماز نفل ہو یا فرض اور ظاہر یہ ہے کہ یہ نماز صبح کی ہوتی یہ آداب اب بھی ذی طویٰ میں مستحب ہے بلکہ صاحب ہدایہ نے کہا ہے کہ اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ مستحب یہ ہے کہ مکہ میں دن کو داخل ہووے اور رات کو نہ ہو۔ **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَهَا**
مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آئے طرف مکہ کے یعنی حجۃ الوداع میں



داخل ہوئے مکہ میں بلندی کی طرف سے اور نکلے نیچے کی طرف سے نقل کیا بخاری اور مسلم نے بلندی کی طرف کے ثنیۃ کداء ہے جو اوپر ہے
مکہ کے اور نیچے کی طرف ثنیۃ کدیٰ ہے یعنی جانب جنوب میں اور دونوں روایتوں میں منافات نہیں اس لئے کہ
ثنیۃ کی طرف سے جو نکل کر مدینہ کو آتے تو ذی طویٰ پر گذرتے اور وہاں رات کو رہتے اور صبح کو مدینہ کی طرف روانہ ہوتے نہ مکہ کو

وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ حَجَّ أَبُوْ بَكْرٍ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ مِثْلَ ذٰلِكَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عروہ بن زبیر سے کہا تحقیق حج کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس خبر دی مجھ کو عائشہ نے کہ تحقیق پہلی چیز کہ شروع کی ساتھ اس کے حضرت نے جس وقت آئے مکہ میں یہ تھی کہ وضو کیا پھر طواف کیا خانہ کعبہ کا یعنی طواف قدوم کا کیا یعنی حضرت قارن تھے پھر نہ ہوا عمرہ پھر حج کیا ابو بکر نے پس تھا اول وہ چیز کہ شروع کیا ساتھ اس کے طواف خانہ کعبہ کا پھر نہ ہوا عمرہ پھر حضرت عمر نے پھر حضرت عثمان نے مثل اسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف وضو کیا یعنی وضو پر وضو کیا یعنی کہ گذر چکا ہے کہ حضرت ذی طوی میں غسل کر چکے تھے اور طہارت شرط ہے صحت طواف کی جمہور کے نزدیک اور ہمارے نزدیک واجب ہے اور نہ ہوا عمرہ یعنی بعد شروع حج معلوم ہوا کہ حضرت اور صحابہ بعد آنے کے مکہ میں عمرہ کا طواف نہ کیا جو کہ بعض نے احرام باندھا تھا وہ احرام سے نکل آئے تھے اور بعض عمرہ کو حج کو فسخ نہ کیا ... احرام سے نہیں آئے بلکہ احرام پر رہے یعنی فسخ حج کا احرام سے نکلا اور ... یہ دلالت کرتی ہے اس پر کہ حج کا گمان کرتے تھے کہ حضرت نے حج کو فسخ کر کے عمرہ کیا یا یہ مراد ہے کہ صحابہ نے حج کو فسخ نہ کیا عمرہ کو یعنی کیا بلکہ ایسا ہی حج رہے کہ جو کہ ... ظاہر ہوا تھا۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ سَعٰى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشٰى أَرْبَعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت طواف کرتے بیچ حج کے یا عمرہ کے اول آنے میں جلدی چلتے تین شوطوں میں اور چلتے اپنی چال چار بار پھر نماز پڑھتے دو رکعت یعنی طواف کے پھر سعی کرتے درمیان صفا و مروہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جس کے گرد چلنا ایک بار ہے اس کو شوط کہتے ہیں اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے اور طواف کے تین بار جلدی چلتے اس طرح کہ مونڈھے ہلتے جلدی چلا اور قدم نزدیک رکھنا اور چار بار اپنی چال۔ وَعَنْهُ قَالَ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشٰى أَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعٰى بِبَطْنِ الْمَسِيْلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا جلدی چلے بیچ طواف کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود سے حجر اسود تک تین بار اور چلے اپنی چال چار بار اور تھے دوڑتے بطن مسیل میں جس وقت سعی کرتے درمیان صفا اور مروہ کے نقل کی یہ مسلم نے ف سعی کرنے سے مراد درمیان صفا اور مروہ کے سات بار واجب ہے ہمارے نزدیک اور رکن ہے امام شافعی کے نزدیک اور بطن مسیل نام ایک جگہ کا ہے درمیان صفا و مروہ کے کہ اس میں نشان بنا ہوا ہے پہچاننے کے لیے جہاں جلدی چلنا سنت ہے ہمارے نزدیک وقت سعی کرنے کے۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ مَشٰى عَلٰى يَمِيْنِهِ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشٰى أَرْبَعًا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آئے مکہ میں آئے حجر اسود کے پاس پس بوسہ دیا اس کو پھر چلے داہنے اپنے یعنی داہنی طرف میں جلدی چلے تین بار اور چلے چار بار اپنی چال نقل کی یہ مسلم نے۔ وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے زبیر بن عربی سے کہا پوچھا ایک شخص نے ابن عمر سے حال حجر اسود کے چھونے کا کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتھ لگاتے تھے اس کو اور بوسہ دیتے تھے اس کو نقل کی یہ بخاری نے۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا نہیں دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتھ لگاتے ہوں خانہ کعبہ کو مگر دونوں رکنوں کو جانب یمن کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کعبہ کے چار کونے ہیں ایک ان میں سے وہ جس میں حجر اسود ہے



اور دوسرے اس لئے کہ رکن یمانی حقیقت میں بنائے ابراہیمی پر ہے لیکن تغلیباً دونوں کو رکن یمانی کہتے ہیں اور وہ رکن جو عراق کی سمت ہے اس کو رکن عراقی اور دوسرے کو رکن شامی کہتے ہیں تو دونوں کو خاص کر
اکھٹے یعنی حجر اسود میں دو فضیلتیں ہیں ایک تو یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بنایا ہوا ہے اور دوسرا یہ کہ اس میں حجر اسود ہے اور رکن یمانی کو ایک ہی
فضیلت ہے کہ وہ حضرت ابراہیم کا بنایا ہوا ہے اور رکن عراقی و رکن شامی میں یہ دونوں فضیلتیں نہیں ہیں اس سبب سے خاص کئے گئے ہیں جاننا چاہئے کہ استلام کے معنی ہیں
کہ ہاتھ سے چھونا یا تو ساتھ ہاتھ وغیرہ کے یا بوسہ لینے کا پس دونوں رکنوں میں حجر اسود کا افضل ہے لیکن بوسہ دینے میں یا ہاتھ وغیرہ لگا کر یا اشارہ کر کے
ہیں اور رکن یمانی کو فقط ہاتھ لگاتے ہیں اور رکن شامیوں کو نہ بوسہ دیتے ہیں نہ ہاتھ لگاتے ہیں۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا طواف کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
حجۃ الوداع میں اونٹ پر بوسہ دیتے تھے حجر اسود کو ساتھ محجن کے۔ محجن ایک لکڑی ہے جس کا سر ٹیڑھا ہوتا ہے اور حضرت نے طواف کیا تو ضرورت لگی ہوگی یا سبب
عذر کے کیا یا اور پیادہ طواف کرنا ہمارے نزدیک واجب ہے اور امام شافعی کہتے ہیں کہ اگرچہ پیادہ ہو طواف کرنا افضل ہے لیکن حضرت نے سوار ہو کر اس لئے کیا کہ سب لوگ
حضرت کو دیکھیں اور ایک اشکال یہاں یہ ہے کہ ثابت ہوا ہے کہ حضرت نے نقل کیا ... حجۃ الوداع میں ... معلوم ہوا کہ حضرت نے
طواف کیا سوار ہو کر اونٹ پر حجۃ الوداع میں اور جواب یہ ہے کہ پیادہ طواف کرنا طواف قدوم میں تھا اور سوار ہو کر طواف کرنا طواف افاضہ میں ...
کہ اس کو طواف الرکن بھی کہتے ہیں ... فرض ہے ... طواف ... اشکال ... حضرت
اشارہ کرتے تھے اور تکبیر پڑھتے تھے۔ وَعَنْهُ قَالَ طَافَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ
إِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِي يَدِهِ وَكَبَّرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا خانہ کعبہ کا
اونٹ پر جب آتے حجر اسود پر اشارہ کرتے طرف اس کے ساتھ ایک چیز کے جو تھی ہاتھ میں آپ کے اور اللہ اکبر کہتے نقل کی یہ بخاری نے ...
... اسی طرح اشارہ کر کے ... بوسہ ... ہاتھ لگانے سے تو اشارہ کرے
وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مَعَهُ وَيُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ اور روایت ہے ابی الطفیل سے کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو طواف کرتے تھے خانہ کعبہ کو ... سوار
ہو کر ... ساتھ محجن کے ... بوسہ دیتے تھے ... فائدہ ... بعض روایات
میں بوسہ دینا حجر اسود کو آیا اور بعض میں ہاتھ لگا کر چومنا اور بعض میں اشارہ کرنا ... تطبیق ... کسی طواف میں بوسہ دیا ہو اور کسی میں
ہاتھ لگا کر چوما ہو اور کسی میں اشارہ کیا ہو بسبب ازدحام کے ... بوسہ دینا وغیرہ ... شوط کے بعد بوسہ دیتے ہیں اور کسی کے بعد
ہاتھ لگا کر چومتے ہیں اور کسی کے بعد اشارہ کرتے ہیں بسبب ازدحام کے۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ لَعَلَّكِ نَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ
ذٰلِكِ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَافْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهُرِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے عائشہ سے کہا نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں ذکر کرتے تھے ہم مگر حج کا یعنی لبیک کہتے تھے ... نہیں قصد کرتے تھے ہم مگر حج کو
یعنی مقصود اصلی حج تھا ... ذکر کرنا ... جب پہنچے ہم سرف میں حائض ہوئی میں
آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور میں رو رہی تھی ... پس فرمایا حضرت نے شاید کہ تو حائض ہوئی کہا میں نے ہاں فرمایا تحقیق
یہ ایک چیز ہے کہ مقرر کیا ہے اس کو اللہ نے اوپر بیٹیوں آدم کے پس کر تو جو کرتے ہیں حاجی سوائے اس کے کہ طواف نہ کر خانہ کعبہ کا یہاں تک کہ پاک ہو نقل کی یہ بخاری و مسلم نے

ف سرف نام ایک جگہ کا ہے جو مکہ سے چھ میل پر ہے اسکے طواف کرنے سے یعنی طواف قدوم سے پہلے حیض آنا شروع ہوا حضرت عائشہ نے یہ سمجھا کہ حیض میں حج درست نہیں
کہ اور بیان تک کہ پاک ہو گئیں یعنی حیض سے اور بنا سعی طواف نہیں کرنا اور یہ حدیث منافی ہے حضرت عائشہ کے پہلے قول کی کہ ہم نہیں نکلے مگر حج کا
میں سے مگر عمرہ کا پس یہ نہیں تھی مگر یہ کہا جاوے کہ قول حضرت عائشہ کا کہ نہیں لبیک کرتے تھے ہم مگر حج کا اور اس سے یہ نہیں کا قصد اصلی احرام سے حج کرنا
کوئی بھی قسمیں تھیں ایک ہی عمرہ اور قران اور تمتع اور افراد میں بعضے احرام میں سے اور کوئی عمرہ کا اور بعضے تمتع کی اور بعضے قران کی
نسخ کا حکم ہوا یہ سب حال ہوا اور حضرت عائشہ حیض کا اور باقی رادن عرفات کا وقت ہوا حج تک حکم کیا حضرت نے کہ عمرہ کو چھوڑ دو اور حج کرو
کیونکہ تمام افعال حج کے سوا طواف ادا نہیں کرسکتیں ع **وعن ابی ہریرۃ قال بعثنی ابو بکر فی الحجۃ التی امرہ النبی صلی اللہ**
علیہ وسلم علیہا قبل حجۃ الوداع یوم النحر فی رہط یؤذنون فی الناس الا لا یحج بعد العام مشرک ولا یطوف بالبیت عریان متفق علیہ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا بھیجا مجھکو ابو بکر نے اس حج میں کہ امیر کیا تھا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حج کا لوگوں پر پہلے حجۃ الوداع کے دن نحر کے
جماعت کے ساتھ کہ پکارتے تھے اسکو اعلام کرتے لوگوں میں خبردار ہو نہ حج کرے بعد اس سال کے کوئی مشرک اور نہ طواف کرے خانہ کعبہ کا کوئی ننگا متفق علیہ اور پہلے
ف یہ حج فرض ہوا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بسبب مشغول ہونے غزوات میں حج کو نہ جا سکے حضرت ابو بکر کو امیر قافلہ حجاج کا کر کے بھیجا اور
حج ایک برس پہلے حجۃ الوداع سے ہوا جب ابو بکر وہاں پہونچے تو ایک جماعت کو انہیں امیر بنا کر بھیجا کہ لوگوں کو اس بات کی خبر دیں کہ
اعلام کریں لوگوں میں کہ بعد اس سال کے کوئی مشرک یعنی کافر حج کو نہ آوے کہ تمام مسلمانوں کو یہ حکم ہوا یہ بات بسبب اس آیت کے کہ انما المشرکون نجس
فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامہم ہذا اور یہ اعلام کرے کہ ننگا طواف نہ کرے خانہ کعبہ کا کوئی ننگا کہ عادت تھی اہل جاہلیت کی کہ ننگے طواف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جن
کپڑوں میں ہم نے گناہ کئے ہیں ان کپڑوں میں ہم طواف نہیں کرتے ہیں اس حدیث کو ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن المہاجر المکی**
قال سئل جابر عن الرجل یری البیت یرفع یدیہ فقال قد حججنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم نکن نفعلہ رواہ الترمذی وابو داود
روایت ہے مہاجر مکی سے کہا سوال کئے گئے جابر حال اس شخص کے سے کہ دیکھے خانہ کعبہ کو اٹھاوے دونوں ہاتھ اپنے پس کہا جابر نے حج کیا ہم نے ساتھ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نہ تھے ہم کرتے یعنی ہاتھ نہ اٹھاتے تھے وقت دیکھنے خانہ کعبہ کے اور دعا کے نہیں نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے
ف یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک کا کہ ہاتھ نہ اٹھاوے کعبہ کا دیکھنے والا اور دعا کے لیے امام احمد کے نزدیک ہاتھ اٹھاوے اور دعا کرے
ملا علی قاری نے مرقات میں مذہب امام ابو حنیفہ اور شافعی کا برخلاف اسکے نقل کیا ہے کہ ہاتھ اٹھاوے بہر حال کتب معتبرہ اہل حنفیہ کی جو دیکھا تو
انہیں میں کوئی دیکھا ہو اور بعض سے جواز اسکا نقل کیا ہو یہ ہدایہ اور درمختار سے بھی عدم رفع ہی معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم ع **وعن ابی ہریرۃ قال اقبل**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل مکۃ فاقبل الی الحجر فاستلمہ ثم طاف بالبیت ثم اتی الصفا فعلاہ حتی ینظر الی البیت
فرفع یدیہ فجعل یذکر اللہ ما شاء ویدعو رواہ ابو داود روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس داخل ہوئے
مکہ میں پھر متوجہ ہوئے طرف حجر اسود کے پھر بوسہ دیا اسکو پھر طواف کیا خانہ کعبہ کا پھر آئے صفا کے پاس پس چڑھے اوپر اسکے یہاں تک کہ نظر کرتے
خانہ کعبہ کی پس اٹھائے دونوں ہاتھ اپنے پھر شروع کیا ذکر کرنے خدا کا یعنی تکبیر و تہلیل کرتے تھے جس قدر چاہا اور دعا مانگی نقل کی یہ ابو داود نے ف
اٹھانے ہاتھ اپنے دعا کے لیے اور یہ جو امر کرتے ہیں کہ ہاتھ اٹھاتے تھے یعنی ہاتھ تکبیر کہنے کے نماز میں اٹھاتے ہیں کچھ اصل اسکی نہیں ع
وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الطواف حول البیت مثل الصلوۃ الا انکم تتکلمون فیہ فمن تکلم فیہ
فلا یتکلمن الا بخیر رواہ الترمذی والنسائی والدارمی وذکر الترمذی جماعۃ وقفوہ علی ابن عباس

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طواف کرنا گرد خانہ کعبہ کے مانند نماز کے ہے مگر تحقیق تم بات کرتے ہو اس میں پس جو کوئی بات کرے اس میں
پس نہ بات کرے مگر ساتھ نیکی کے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نے اور ذکر کیا ترمذی نے ایک جماعت کو کہ موقوف کی یہ حدیث ابن عباس پر ف مانند
نماز کے ہے بیچ ثواب میں لیکن یہ فرق ہے کہ طواف میں کلام کرتے ہو اور کلام مفسد نہیں جیسے نماز میں مفسد ہے اور یہ کہ کلام اور جو چیزیں کہ حکم میں کلام
کے ہیں منافی نماز کی جیسے کھانا اور پینا اور تمام افعال اکثر وہ مفسد طواف کے نہیں اور جانا گیا فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ نہیں بیچ
طواف میں متوجہ ہونا قبلہ کی طرف اور نہیں مشروع کیا گیا ہے واسطے اس طواف کے وقت اور اور شرطیں نماز کی یعنی طہارت حقیقی اور حکمی اور ڈھکنا ستر کا واسطے نزدیک
شافعی کے مانند نماز کے ہیں یعنی جیسے یہ چیزیں نماز میں شرط ہیں ویسے ہی طواف میں بھی شرط ہیں اور ہمارے نزدیک واجب ہیں اور یہ جو کہا مثل نماز کے ہے مقصود
اتنا ہی ہے کہ نماز ہو جاوے اور طواف کو جو مانند نماز کے کہا اس سے معلوم ہوا کہ نماز افضل ہے طواف سے ع ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اترا حجر اسود بہشت سے اور وہ زیادہ سفید تھا
دودھ سے پس سیاہ کر دیا اس کو گناہوں بنی آدم کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے ف جبکہ گناہوں نے پتھر کو اس طرح سیاہ کر دیا
کی تاثیر سے سیاہ ہو گیا پس دیکھا چاہیے کہ جب پتھر میں یہ اثر ہوا گناہوں کا تو کیا حال ہوتا ہوگا انکے دلوں کا بسبب کرنے گناہوں کے
ساتھ اللہ عنہ ع ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ
يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ يَشْهَدُ عَلَى مَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق حجر اسود کے قسم ہے اللہ کی البتہ اٹھاویگا اسکو اللہ دن قیامت کے
کہ واسطے اسکے ہونگی دو آنکھیں دیکھیگا ساتھ انکے اور ہوگی زبان بولیگا ساتھ اسکے گواہی دیگا اس شخص کے لیے کہ بوسہ دیا اسکو ساتھ حق کے نقل کی یہ ترمذی
اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف ساتھ حق کے یعنی ساتھ ایمان اور صدق اور یقین کے اور واسطے طلب ثواب کے سو اسکا تک یہ گواہی دیگا
کہ اسنے بوسہ دیا ہے اور یہ حدیث بھی محمول ہے ظاہر پر کیونکہ حق سبحانہ قادر ہے اور پیدا کرنے آنکھ اور گویائی کے جمادات میں ع ح وَعَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوتَتَانِ مِنْ يَاقُوتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللّٰهُ نُورَهُمَا
وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُورَهُمَا لَأَضَاءَتَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتے تھے تحقیق حجر اسود اور مقام ابراہیم یاقوت ہیں یاقوتوں بہشت کے سے دور کیا اللہ تعالی نے نور ان دونوں کا اور اگر نہ دور کرتا نور انکا البتہ
روشن کر دیتا ہر چیز کو درمیان مشرق و مغرب کے نقل کی یہ ترمذی نے ف شاید حکمت نور دور کرنے میں یہ ہو کہ ایمان بالغیب ہووے ع ح
وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُزَاحِمُ عَلَيْهِ قَالَ إِنْ أَفْعَلْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ طَافَ
بِهٰذَا الْبَيْتِ أُسْبُوعًا فَأَحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ أُخْرَى إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً وَكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے عبید بن عمیر سے کہ ابن عمر تھے غلبہ کرتے لوگوں پر اوپر استلام کے دونوں رکنوں کے یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کے غلبہ کرنا کہ نہیں دیکھا میں نے کسی کو
اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ غلبہ کرتا ہو اوپر اسکے پس پوچھا میں نے ان سے اسکی وجہ کہا ابن عمر نے اگر کروں میں غلبہ تو کیا عجب ہے تحقیق سنا
میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق استلام ان دونوں رکنوں کا کفارہ ہے واسطے گناہوں کے اور سنا میں نے آنحضرت کو فرماتے تھے

چونکہ طواف کعبہ کے خانہ کعبہ کا سات بار ہے معلوم ہوا کہ اسکی بیچ واجبات وسنن جو آپ نے کئے بجا لاوے ہر گز ثواب اس کا سات کا ثواب اور کوئی برے
کام میں حضرت نے فرمایا ہے کہ کوئی قدم اوپر نہیں رکھتا دوسری بار بیچ طواف میں مگر دور کرتا ہے اللہ تعالی اس سے سبب اسکے گناہ
اور لکھتا ہے اسکے سبب نیکی نقل کی ہے ترمذی نے ضعف قلب کرنے لوگوں پر بیٹھا لوگوں کو بیچ جیرہ وان پہونچے اور لگانے کے لیکن اس طرح کرے کہ
نہ ایذا پہونچے اور اگر لوگوں کو ایذا ہو کہ دھکا بیچ وہاں پہونچے تو گنہگار ہوگا ایسی صورت میں چاہیے کہ دور سے ہاتھ کا اشارہ کرے جیسا کہ بیان ہوا
اور پہلے ہوا اور سات بار اسمیں یہ احتمال ہے ایک تو یہ کہ سات شوط کہے یعنی سات بار گرد کعبہ کے پھرے کہ سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے اور دوسرے یہ کہ سات
طواف کرے اور قریب ہے کہ سات ہفتے طواف کے ہوں ✽ **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ**
وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا بَیْنَ الرُّکْنَیْنِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہے عبد اللہ بن سائب سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے درمیان دونوں رکنوں کے یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کے
اے رب ہمارے دے ہمکو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ سے نقل کی یہ ابو داؤد نے ✽ **وَعَنْ صَفِیَّۃَ بِنْتِ شَیْبَۃَ قَالَتْ اَخْبَرَتْنِیْ بِنْتُ**
اَبِیْ تَجْرَاۃَ قَالَتْ دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَۃٍ مِّنْ قُرَیْشٍ دَارَ اٰلِ اَبِیْ حُسَیْنٍ نَّنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَسْعٰی بَیْنَ الصَّفَا
وَالْمَرْوَۃِ فَرَاَیْتُہٗ یَسْعٰی وَاِنَّ مِئْزَرَہٗ لَیَدُوْرُ مِنْ شِدَّۃِ السَّعْیِ وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اسْعَوْا فَاِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ عَلَیْکُمُ السَّعْیَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ مَعَ اخْتِلَافٍ
اور روایت ہے صفیہ بیٹی شیبہ کی سے کہا خبر دی مجھکو بیٹی ابی تجراۃ کی نے کہا داخل ہوئی میں ساتھ چند عورتوں قریش کے گھر آل ابی حسین کے میں تاکہ دیکھیں ہم رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو اور وہ سعی کرتے تھے درمیان صفا اور مروہ کے پس دیکھا میں نے ان کو سعی کرتے اور ازار آپ کا پھرتا تھا سبب شدت سعی کے اور سنا
میں نے ان کو فرماتے ہوئے درمیان صفا اور مروہ کے اس حال میں کہ تحقیق تہبند انکا البتہ پھرتا تھا گرد پاؤن انکے کے سبب شدت دوڑنے کے
اور سنا میں نے ان کو فرماتے تھے سعی کرو پس تحقیق اللہ تعالی نے لکھا ہے تم پر سعی کو نقل کی یہ شرح السنۃ میں اور نقل کی احمد نے ساتھ اختلاف کے
ف لکھا ہے طیبی نے کہ امام شافعی نے کہا سعی سے لیتے ہیں کہ فرض ہے اور اکثر نے کہا کہ سعی کرنی درمیان صفا اور مروہ کے رکن ہے حج کا جیسا کہ حج باطل ہوجاتا ہے
اور امام اعظم کے نزدیک سعی سے لیتے ہیں کہ واجب ہے اگر کوئی ترک سعی کا کرے تو حج اسکا ہو جائیگا دم یعنی بکری وغیرہ ذبح کرنا آتا ہے ✽
وَعَنْ قُدَامَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْعٰی بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ عَلٰی بَعِیْرٍ لَّا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا
اِلَیْکَ اِلَیْکَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے قدامہ بیٹے عبد اللہ بن عمار سے کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سعی کرتے تھے
درمیان صفا اور مروہ کے اونٹ پر سوار تھے اور نہ تھا کسی کا مارنا اور نہ ہانکنا اور نہ کہنا ایک طرف ہو جا ایک طرف ہو جا نقل کی یہ شرح السنۃ میں ف اس سے معلوم ہوا کہ
سعی حضرت نے سوار ہو کر کی اور اوپر کی حدیث سے اور بعض حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ پیادہ پا کی تطبیق ان میں یوں ہے کہ اول سعی پیادہ کی
پیادہ پا سعی کی اور کسی میں سوار ہو کر تعلیم کے لیے یا سبب کسی عذر کے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک پیادہ سعی کرنی بشرط قدرت کے واجب ہے بلا عذر کے
کہ سوار ہو کر سعی کرے اور سنانا تھا بیچ لوگوں کو اور نہ تھے اور نہ انکے آگے یعنی ہٹاتے تھے لوگوں کو اور نہ کہتے تھے ایک طرف ہو جاؤ جیسے کہ عادت ہے بادشاہوں
اور ظالموں کی اور مقصود اس سے بیان کرنا ہے لوگوں پر کہ حضرت کے تواضع ہے ✽ **وَعَنْ یَعْلَی بْنِ اُمَیَّۃَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ**
طَافَ بِالْبَیْتِ مُضْطَبِعًا بِبُرْدٍ اَخْضَرَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے یعلی بن امیہ سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے طواف کیا بیت اللہ کا اس حال میں کہ اضطباع کئے ہوئے تھے ساتھ چادر سبز کے یعنی بیچ طواف کے چادر تھی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نے
ف اضطباع یہ ہے کہ بیچ میں چادر داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالے جیسے اس کا اظہار ہو جیسا کہ طرح کا اضطباع اوپر مذکور ہو چکا ہے ✽

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ اعْتَمَرُوْا مِنَ الْجِعْرَانَةِ فَرَمَلُوْا بِالْبَيْتِ ثَلَاثًا وَجَعَلُوْا اَرْدِيَتَهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ ثُمَّ قَذَفُوْهَا عَلٰى عَوَاتِقِهِمُ الْيُسْرٰى رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب آپکے نے عمرہ کیا جعرانہ سے کہ نام ہے ایک جگہ کا احرام کو وہاں سے باندھ کر پس رمل کیا طواف خانہ کعبہ میں تین بار اور کیا اپنی چادروں کو نیچے اپنی بغلوں کے پھر ڈالا انکو اوپر اپنے مونڈھوں بائیں کے یہ اضطباع ہے اور اضطباع سنت ہے سب طوافوں میں جن کے بعد سعی ہے اور سعی میں بھی ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ سوا طواف کے اور کہیں نہیں اور اضطباع شروع ہوتا ہے ابتدائے احرام سے اور اضطباع کے ہیں کہ حج میں یا عمرہ میں کرے کہ پہلا ہو نہیں بلکہ وہ ہر طواف میں

الفصل الثالث

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْنَا اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيِّ وَالْحَجَرِ فِيْ شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ نَافِعٌ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهٗ وَقَالَ مَا تَرَكْتُهٗ مُنْذُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ روایت ہے ابن عمر سے کہا نہیں چھوڑا ہم نے ان دونوں رکنوں کا چھونا یعنی رکن یمانی اور حجر اسود کا بھیڑ میں اور نہ بے بھیڑ میں جب سے دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتھ لگاتے تھے ان دونوں کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی میں ہے کہ نافع نے دیکھا میں نے ابن عمر کو کہ ہاتھ لگاتے تھے حجر اسود کو اپنے ہاتھ سے پھر بوسہ دیتے تھے اپنے ہاتھ کو اور کہا نہیں چھوڑا میں نے اسکو جب سے کہ دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے اسکو

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ اَشْتَكِيْ فَقَالَ طُوْفِيْ مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا شکایت کی میں نے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق میں بیمار ہوں یعنی پیادہ پا طواف نہیں کر سکتی پس فرمایا طواف کر تو پیچھے سے لوگوں کے اس حال میں کہ سوار ہو پس طواف کیا میں نے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے طرف پہلوئے خانہ کعبہ کی یعنی متصل خانہ کعبہ کے پڑھتے تھے سورہ طور و کتاب مسطور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی سورہ والطور کو کہ جس میں یہ آیت ہے جیسا کہ عادت ہے کہ پہلی سورۃ کو اول لفظ سے کہتے ہیں اور نماز صبح کی تھی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سبب عذر کے سوار ہو کر طواف کرنا جائز ہے اور بے عذر نہیں جائز اس لیے کہ پیادہ طواف کرنا واجب ہے۔

وَعَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ مَّا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عابس بن ربیعہ سے کہا دیکھا میں نے حضرت عمر کو بوسہ دیتے تھے حجر اسود کو اور کہتے تھے تحقیق میں البتہ جانتا ہوں کہ تحقیق تو پتھر ہے نہ نفع پہنچا سکتا ہے اور نہ ضرر اور اگر تحقیق نہ دیکھا ہوتا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے تجھکو تو نہ بوسہ دیتا میں تجھکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت عمر نے اسلیے کہا تا بعضے نو مسلم فتنہ میں نہ پڑیں یا سبب پوجنے کے ساتھ حضرت عمر کی بات سے یہ معلوم ہوا کہ پیغمبروں کے چومنے کی ان میں نفع نہیں ہو سکتا تعظیم اور پوجا اسکی اسی کو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے نفع ہوتا ہے انکے چومنے سے کہ ثواب ملتا ہے۔

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وُكِّلَ بِهٖ سَبْعُوْنَ مَلَكًا يَعْنِي الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ فَمَنْ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالُوْا اٰمِيْنَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تعین ہیں ساتھ اسکے ستر فرشتے یعنی رکن یمانی پر پس جو کوئی کہے یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے گناہوں کی معافی اور عافیت یعنی دنیا اور آخرت میں اے رب ہمارے دے ہمکو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ سے کہتے ہیں فرشتے قبول کر نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف جبکہ رکن یمانی کی یہ فضیلت ہے تو رکن اسود کی اس سے بھی زیادہ ہوگی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ فضیلت خاص ہو رکن یمانی کے ساتھ اور رکن اسود

کے بعد نقل نہیں ہوا ہے بعض لوگوں نے یہ کہا ہے کہ حضرت سعید بن المسیب ابن عمرؓ کے بیان کے مطابق اس طرح نہیں کہتے تھے کہ جب ہم نے حجر اسود کا استلام کیا اور شروع کیا یہ دعا پڑھتے ہیں تو شک نہیں کہ واقع ہوگی دعا کے بیان میں حضرت کے پیچھے کھڑے ہوئے ہیں اور دست بستہ جیسا کہ سوال کرنے میں ہوتا ہے۔ **وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَلَا يَتَكَلَّمُ اِلَّا بِسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَكُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَمَنْ طَافَ فَتَكَلَّمَ وَهُوَ فِي تِلْكَ الْحَالِ خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ بِرِجْلَيْهِ كَخَائِضِ الْمَاءِ بِرِجْلَيْهِ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ**

اور روایت ہے انہی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کعبہ کا طواف کرے سات بار اور نہ کلام کرے مگر یہ کلمات سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ تو مٹائی جاتی ہیں اس سے دس برائیاں اور لکھی جاتی ہیں واسطے اس کے دس نیکیاں اور بلند کیے جاتے ہیں واسطے اس کے دس درجے اور جو شخص طواف کرے اور بات کرے اور وہ اسی حالت کے بیچ میں ہو تو داخل ہوتا ہے رحمت میں پاؤں سے جیسے داخل ہونے والا پانی میں پاؤں سے داخل ہوتا ہے نقل کیا اس کو ابن ماجہ نے۔ کلام کرے یعنی کلمات مذکورہ کے سوا ذکر اور دعا اور لا یعنی کلام کرے تو گویا رحمت کے کنارے پاؤں رکھا ہے غرض اول کا دوسرے پر ظاہر ہے یعنی جو شخص طواف میں کلام کرے سوا ان کلمات کے مانند اذکار اور ادعیہ اور علم اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے جو شرع میں مطلوب ہیں۔ **بَابُ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ** باب ہے بیچ بیان ٹھہرنے کے عرفات کے۔ عرفہ ایک مکان مخصوص کا نام ہے اور عرفات بھی نام اسی کا ہے کہ مفرد کو بلفظ جمع عرفات سے تعبیر کرتے ہیں اس مکان کے کنارے اور تمام جانب وسیع ہونے کے اور یوں کہا گیا ہے کہ حضرت آدم اور حوا اس مکان میں باہم متعارف ہوئے یعنی حضرت آدم اور حوا علیہما السلام کی ملاقات یہاں ہوئی اور بعضے کہتے ہیں کہ حضرت جبرئیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مناسک بتلاتے تھے اور ہر منسک کے بعد ان سے پوچھتے تھے عرفت یعنی پہچانا تم نے اور وقوف عرفہ کا ایک رکن اعظم حج کا ہے رکنوں میں سے۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ **عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ اَنَّهُ سَاَلَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِنًى اِلَى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُهِلُّ مِنَّا الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ**

روایت ہے محمد بن ابی بکر ثقفی سے کہ انہوں نے پوچھا انس بن مالکؓ سے اس حال میں کہ دونوں جاتے تھے صبح کے وقت منیٰ سے طرف عرفات کے کس طرح کرتے تھے تم اس دن میں یعنی عرفہ میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا انسؓ نے لبیک کہتا تھا ہم میں سے لبیک کہنے والا پس نہیں انکار کیا جاتا تھا اس پر اور تکبیر کہتا تھا تکبیر کہنے والا ہم میں سے پس نہیں انکار کیا جاتا تھا اس پر نقل کیا اس کو بخاری اور مسلم نے۔ معلوم ہوا کہ تکبیر کہنی جائز ہے اس دن حاجیوں کو جیسا کہ اور اذکار کو لیکن سنت نہیں بلکہ سنت لبیک کہنی ہے جب تک رمی کریں جمرۃ العقبہ پر اس لیے تکبیر کہنی صبح عرفہ سے پیچھے نمازوں کے واجب ہے غیر حاجیوں کو غیر حاجیوں کے لیے آخر ایام تشریق تک یعنی تیرھویں تاریخ تک اور واجب ہے پڑھنی ہر فرض نماز کے پیچھے اس کی بحث گزری ہے۔ **وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحَرْتُ هٰهُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوْا فِيْ رِحَالِكُمْ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ**

اور روایت ہے جابرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نحر کیا میں نے اس جگہ اور منیٰ تمام جگہ نحر کرنے کی ہے پس نحر کرو اپنے ڈیروں میں اور وقوف کیا میں نے یعنی ٹھہرا اس جگہ اور عرفات تمام جگہ وقوف کی ہے اور وقوف کیا میں نے اس جگہ اور مزدلفہ تمام جگہ وقوف کی ہے نقل کیا اس کو مسلم نے۔ نحر کیا میں نے اس جگہ اشارہ کیا حضرتؐ نے طرف اس جگہ کے کہ منیٰ میں کہ جہاں حضرتؐ نے نحر کیا تھا اور اب وہ جگہ معلوم و معروف ہے مشہور منحر النبی کہتے ہیں اسی طرف حضرتؐ نے اشارہ کر کے کہا کہ میں نے تو یہاں نحر کیا ہے اور منیٰ میں ہر جگہ نحر درست ہے اور اسی طرح عرفات میں اپنے وقوف کی جگہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ میرے تو وقوف کی جگہ ہے اور تمام عرفات میں سوائے بطن عرنہ کے وقوف درست ہے اور مزدلفہ میں کہ اس کو جمع بھی کہتے ہیں

آپ نے عرفات کی جگہ بطن عرنہ کو قریب مشعر حرام کے ہوا تھا مگر بطن عرنہ سے نہیں اور تمام مزدلفہ میں وقوف درست ہے بجز بطن محسر وادی محسر کے
اور اس میں شک نہیں کہ حضرت کی جگہ افضل ہے اور بہتر ہے۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ
مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللّٰهُ فِيْهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَإِنَّهُ لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ فَيَقُوْلُ مَا أَرَادَ هٰؤُلَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے عائشہ سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی دن کہ زیادہ ہو اس سے کہ آزاد کرے اللہ تعالیٰ اس میں بندہ کو آگ دوزخ سے
بیچ اس عرفہ کے دن عرفات میں سب دنوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ آزاد کرتا ہے بندوں کو آگ سے اور تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ نزدیک ہوتا ہے یعنی ساتھ رحمت و مغفرت کے
پھر فخر کرتا ہے ساتھ حاجیوں کے سامنے فرشتوں کے پس فرماتا ہے کیا چاہتے ہیں یہ لوگ یعنی جو چاہتے ہیں وہ دوں گا نقل کی یہ مسلم نے۔ **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ**
فصل دوسری۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ خَالٍ لَهُ يُقَالُ لَهُ يَزِيْدُ بْنُ شَيْبَانَ قَالَ كُنَّا فِيْ مَوْقِفٍ لَنَا بِعَرَفَةَ يُبَاعِدُهُ عَمْرٌو
مِنْ مَوْقِفِ الْإِمَامِ جِدًّا فَأَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ إِنِّيْ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكُمْ يَقُوْلُ لَكُمْ
قِفُوْا عَلٰى مَشَاعِرِكُمْ فَإِنَّكُمْ عَلٰى إِرْثٍ مِنْ إِرْثِ أَبِيْكُمْ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ
روایت ہے عمرو بن عبد اللہ بن صفوان سے کہ نقل کی اپنے ماموں سے کہ کہا جاتا تھا اس کو یزید بن شیبان کہا تھے ہم بیچ جگہ ٹھہرنے اپنی کے کہ تھی واسطے ہمارے بیچ
میدان عرفہ کے دور بیان کرتا تھا اس کو عمرو جگہ ٹھہرنے امام کی سے بہت دور پس آئے ہمارے پاس ابن مربع انصاری پس کہا کہ تحقیق میں ایلچی ہوں رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کا طرف تمہاری فرماتے ہیں حضرت واسطے تمہارے کہ ٹھہرو اوپر جگہ عبادت اپنی کے پس تحقیق تم ہو اوپر میراث کے یعنی بقیہ سنت کی میراث باپ اپنے
ابراہیم ہیں علیہ السلام نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نے۔ ف۔ حاصل معنی حدیث کے یہ ہیں کہ عرب کے ہر قوم کا وقوف کا جگہ تھا عرفات میں ایک
موقف تھا عرفات میں کہ وہاں ٹھہرتے تھے اور موقف قبیلہ یزید بن شیبان کا بہت دور تھا موقف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پس ان کو خوف ہوا
اس سے کہ ... عرض کریں کہ ہم آپ کے پاس آ جاویں حضرت نے ممانعت کی اس بات کی درخواست کی اور بھیجا ایک صحابی
... کہ اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو کہ یہ بھی موقف ہے اور ... جگہ عبادت اسی سے ہے ... اور ...
... اور نزدیکی موقف امام سے کچھ فرق نہیں ... یہ بات ... واسطے ... وَعَنْ
جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ مِنًى مَنْحَرٌ وَكُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ وَكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ طَرِيْقٌ وَمَنْحَرٌ
رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب میدان عرفات کا جگہ ٹھہرنے کی ہے اور سب جگہ منیٰ میں جگہ
ذبح کرنے کی ہے اور سب مزدلفہ میں جگہ ٹھہرنے کی ہے اور سب راہیں مکہ کی راہ اور جگہ ذبح کرنے کی ہیں نقل کی یہ ابو داود اور دارمی نے ...
... جگہ ... ذبح کرے ... اور ... حرم میں ہو لیکن منیٰ میں عادت ... ذبح کرنے کی ...
... منیٰ میں ... وہاں ذبح کرتے ہیں ... آنحضرت کے موقف کی جگہ ... افضل ہے۔
وَعَنْ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلٰى بَعِيْرٍ قَائِمًا فِي الرِّكَابَيْنِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ
اور روایت ہے خالد بن ہوذہ سے کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑھتے تھے لوگوں کو دن عرفہ کے یعنی عرفات میں اوپر اونٹ کے کھڑے ہو کر
رکابوں میں نقل کی یہ ابو داود نے ... سب سنت ہے۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ
عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى مَالِكٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ إِلٰى قَوْلِهِ لَا شَرِيْكَ لَهُ

اور یہ روایت عمرو بن شعیب سے نقل کی ہے جو اپنے باپ حضرت شعیب سے نقل کرتے ہیں اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام
دعاؤں کی دعاؤں میں عرفہ کی دعا عرفات میں بہتر ہے اور بہترین ذکر جو میں نے اور مجھ سے پہلے انبیاء نے کیا ہے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا
شریک لہ ہے یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ... ترمذی نے اس کو نقل کیا ہے ... لا الٰہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ۔ **وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَرِيْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رُئِيَ الشَّيْطَانُ يَوْمًا هُوَ فِيْهِ اَصْغَرُ
وَلَا اَدْحَرُ وَلَا اَحْقَرُ وَلَا اَغْيَظُ مِنْهُ فِيْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَمَا ذٰلِكَ اِلَّا لِمَا رَاٰى مِنْ تَنَزُّلِ الرَّحْمَةِ وَتَجَاوُزِ اللّٰهِ عَنِ الذُّنُوْبِ الْعِظَامِ اِلَّا مَا
رَاٰى يَوْمَ بَدْرٍ قِيْلَ وَمَا رَاٰى يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ فَاِنَّهُ قَدْ رَاٰى جِبْرِيْلَ يَزَعُ الْمَلٰٓئِكَةَ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ** اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ بن کریز سے
روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں دیکھا گیا شیطان کسی دن کہ وہ اس میں بہت ذلیل بہت راندہ ہوا اور بہت حقیر اور بہت غصہ میں بھرا ہوا ہو بہ نسبت
عرفہ کے دن یعنی شیطان جیسا ذلیل و خوار عرفہ کے دن دیکھا جاتا ہے ایسا کسی اور دن نہیں دیکھا جاتا اور یہ اس لئے ہے کہ وہ اس دن رحمت کا نازل ہونا اور اللہ تعالیٰ کا
سب سے بڑے گناہوں کو معاف کر دینا دیکھتا ہے مگر جو کچھ اس نے بدر کے دن دیکھا تھا (کہ اس دن بھی وہ ایسا ہی ذلیل و خوار تھا) پوچھا گیا کہ بدر کے دن اس نے کیا دیکھا تھا؟ (یعنی مسلمانوں کی
عزت و شوکت اور اسلام کی ترقی اور کفار کی ذلت و شکست دیکھ کر) آپ نے فرمایا تحقیق شیطان نے دیکھا جبرئیل کو کہ ترتیب دیتے تھے
یعنی ترتیب دے رہے تھے فرشتوں کی صفوں کو مشرکوں سے لڑائی کے لیے (مالک نے اس روایت کو بطریق ارسال نقل کیا ہے اور شرح السنہ میں یہ حدیث مصابیح کے الفاظ کے
ساتھ منقول ہے)
**وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ فَيَقُوْلُ
انْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِيْ اَتَوْنِيْ شُعْثًا غُبْرًا ضَاجِّيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُوْلُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَا رَبِّ فُلَانٌ كَانَ يُرَهَّقُ وَفُلَانٌ وَفُلَانَةٌ
قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ عَتِيْقًا مِّنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ**
اور حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عرفہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ نزول فرماتا ہے طرف آسمان دنیا کے یعنی اس کی رحمت خاص
ساتھ بہت احسان کے متوجہ ہوتی ہے پھر فخر کرتا ہے ساتھ حاجیوں کے روبرو فرشتوں کے اور فرماتا ہے دیکھو میرے بندوں کی طرف میرے پاس آئے ہیں پراگندہ بال گرد آلود چلاتے
ہوئے اور دعا کرتے ہوئے ساتھ لبیک کے ذکر کے ہر دور دراز راہ سے میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ تحقیق میں نے ان کو بخش دیا فرشتے کہتے ہیں اے پروردگار فلانا شخص ہے کہ نسبت کی گئی ہے
اس کی طرف گناہوں کی اور فلانا شخص اور فلانی عورت گناہ کرتی ہیں فرمایا حضرت نے فرماتا ہے اللہ عز وجل تحقیق میں نے بخش دیا ان کو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی
دن کہ بہت آزاد کئے جاتے ہوں بیچ اس کے آگ سے عرفہ کے دن سے (اس کو شرح السنہ میں نقل کیا ہے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
كَانَتْ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِيْنَهَا يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوْا يُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُوْنَ بِعَرَفَةَ فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ اَمَرَ اللّٰهُ
نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَاْتِيَ عَرَفَاتٍ فَيَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِيْضَ مِنْهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا کہ تھے قریش اور جو شخص کہ
تابع تھے دین قریش کے کھڑے ہوتے تھے مزدلفہ میں اور تھے نام رکھے جاتے حمس یعنی بہادر اور تمام عرب کھڑے ہوتے تھے میدان عرفہ میں پس جب آیا اسلام حکم کیا اللہ
نے اپنے نبی کو کہ آویں عرفات میں اور ٹھہریں اس میں پھر لوٹیں وہاں سے پس یہی ہے قول اللہ عز وجل کا پھر لوٹو تم جہاں سے لوٹتے ہیں لوگ نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نے (ف) مزدلفہ حرم میں ہے اور عرفات حل میں ہے قریش یہ جو کہا کہ ہم اہل حرم ہیں حرم سے باہر نہیں جاتے تھے واسطے فخر اور تکبر کے
لیکن جب اسلام آیا اللہ نے حکم کیا اپنے نبی کو کہ حرم سے باہر نکلیں اور عرفات میں ٹھہریں جیسا کہ اور لوگ عرفات میں ٹھہرتے تھے (یعنی مسلمانوں کو
قریش سے کہا گیا کہ اور لوگوں کی طرح عرفات میں وقوف کیا کریں جیسا اور لوگ کرتے ہیں) **وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لِاُمَّتِهِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَغْفِرَةِ فَاُجِيْبَ اِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَا خَلَا الْمَظَالِمَ فَاِنِّيْ اٰخُذُ لِلْمَظْلُوْمِ مِنْهُ قَالَ اَيْ رَبِّ اِنْ شِئْتَ**

أُعْطِيَتِ الظَّالِمَ مِنَ الْجَنَّةِ وَغَفَرْتَ لِلظَّالِمِ فَلَمْ يُجَبْ عَشِيَّتَهٗ فَلَمَّا أَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ أَعَادَ الدُّعَاءَ فَأُجِيْبَ إِلٰى مَا سَأَلَ قَالَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ تَبَسَّمَ فَقَالَ لَهٗ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ إِنَّ هٰذِهٖ لَسَاعَةٌ مَا كُنْتَ تَضْحَكُ فِيْهَا فَمَا الَّذِيْ أَضْحَكَكَ أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ قَالَ إِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ إِبْلِيْسَ لَمَّا عَلِمَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدِ اسْتَجَابَ دُعَائِيْ وَغَفَرَ لِأُمَّتِيْ أَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ يَحْثُوْهُ عَلٰى رَأْسِهٖ وَيَدْعُوْ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ فَأَضْحَكَنِيْ مَا رَأَيْتُ مِنْ جَزَعِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ نَحْوَهٗ۔ اور روایت ہے عباس بن مرداس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی پیچھے امت اپنی کے عرفہ کی شام کو بخشش کی پس قبول کی گئی کہ تحقیق میں نے بخش دیا واسطے انکے سوا حقوق بندوں کے پس تحقیق میں لونگا واسطے مظلوم کے حق اسکا ظالم سے کہا حضرت نے اے رب میرے اگر چاہے تو دے مظلوم کو بہشت سے بدلے اسکے حق کے اور بخشدے واسطے ظالم کے پس نہ قبول کی گئی دعا عرفہ کی شام کو پس جب صبح کی حضرت نے مزدلفہ میں پھر مانگی دعا پس قبول کی گئی وہ چیز کہ مانگی تھی کہا راوی نے پس ہنسے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یا کہا راوی نے مسکرائے پس کہا واسطے حضرت کے ابوبکر و عمر نے قربان ہوں ماں باپ میرے اوپر آپکے تحقیق یہ وقت ہے کہ نہیں تھے آپ ہنستے بیچ اسکے سو کیا سبب ہے ہنسنے کا ہنساوے اللہ تعالیٰ ہمیشہ دانتوں کو آپکے فرمایا حضرت نے تحقیق دشمن خدا ابلیس نے جب جانا کہ تحقیق اللہ عزوجل نے قبول کی دعا میری اور بخشا واسطے امت میری کے پس شروع کی ڈالنی مٹی اپنے سر پر اور پکارنا شروع کیا ساتھ ہلاکت کے یعنی کہنے لگا واویلا واثبورا پس ہنسایا مجھکو اس چیز نے کہ دیکھی میں نے اضطراب اسکی سے نقل کی ابن ماجہ نے اور نقل کی بیہقی نے کتاب بعث و نشور میں مانند اسکی ف ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مغفرت عام ہوئی یعنی حقوق اللہ بھی بخشے گئے اور حق بندوں کے بھی لیکن یہ قائل قید لگاتے ہیں کہ آنحضرت کے ساتھ خاص اس سال میں انکے لیے یہ بات ہوئی یا انکے حق میں ہے کہ جنکا حج مقبول ہو کہ فسق و فجور حج میں نہ واقع ہوا یا محمول ہے اس ظالم پر کہ توبہ کی لیکن ... اولیٰ معنی ... کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء جاننا چاہیے کہ شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہنچیگی ہر مسلمان کو خواہ صالح ہو خواہ ناکارہ پس صالح کے زیادہ کریگا اللہ تعالیٰ درجات جنت میں بسبب شفاعت کے اور بخشیگا گنہگاروں کو شفاعت کے پھر داخل کریگا انکو جنت میں اور جو لوگ کہ دوزخ میں ہونگے بسبب انکے حضرت کی شفاعت کا انکو حق ہے ... ہو جائیگا عذاب اور کم ہو جائیگی مدت اور اسیطرح مغفرت اللہ تعالیٰ کی پہونچیگی تمام ہر مسلمان کو خواہ صالح ہو خواہ فاجر پس صالح کے تو درجے بلند ہونگے جنت میں یا داخل ... مستحق عذاب کا ... چاہیگا تو داخل کریگا جنت میں بغیر عذاب کے یا کم کریگا مدت اسکی عذاب کی پس یہیں ... مغفرت کی ... واللہ اعلم

بَابُ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَةَ وَالْمُزْدَلِفَةِ یہ باب بیان میں پھرنے کے عرفات و مزدلفہ سے اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِيْنَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ روایت ہے ہشام بن عروہ سے وہ نقل کرتا ہے اپنے باپ سے کہا پوچھے گئے اسامہ بن زید کہ کسطرح تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتے حجۃ الوداع میں جس وقت کہ پھرے عرفات سے کہا تھے چلتے چال میانہ پس جب پاتے کشادگی تیز چلتے روایت کی بخاری اور مسلم نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهٗ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهٗ زَجْرًا شَدِيْدًا وَضَرْبًا لِلْإِبِلِ فَأَشَارَ بِسَوْطِهٖ إِلَيْهِمْ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْإِيْضَاعِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ وہ پھرے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دن عرفہ کے عرفات سے طرف منیٰ کے پس سنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے اپنے ... ڈانٹنا اور مارنا اونٹوں کا پس

لیس البر کیا ساتھ تیز کرنے دوڑانے اونٹوں کے یعنی نیکی تیز ہونے میں نہیں حضرت کے ساتھ [illegible] لوگوں کو آرام سے چلنا اسلیے کہ تحقیق نیکی نہیں ہے دوڑانا نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی نیکی فقط دوڑانے میں نہیں ہے [illegible] حج کے اور پرہیز کرنے ممنوعات کے ہے [illegible] عمل [illegible] اونٹ [illegible] مشغول ہوں [illegible] پس حدیث میں اور پہلی حدیث میں ہے وعنہ ان اسامۃ کان ردف النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عرفۃ الی المزدلفۃ ثم اردف الفضل من المزدلفۃ الی منی فکلاھما قال لم یزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یلبی حتی رمی جمرۃ العقبۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ اسامہ بیٹھے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عرفہ سے مزدلفہ تک پھر پیچھے بٹھالیا فضل کو مزدلفہ سے منی تک کہا دونوں نے کہ ہمیشہ رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتے یہاں تک کہ پھینکی کنکری جمرۃ العقبہ پر یعنی دس تاریخ کو جب پہلے کنکری جمرۃ العقبہ پر ماری تو لبیک کہنی موقوف کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن ابن عمر قال جمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم المغرب والعشاء بجمع کل واحدۃ منھما باقامۃ ولم یسبح بینھما ولا علی اثر کل واحدۃ منھما رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عمر سے کہ جمع کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب اور عشا کی مزدلفہ میں یعنی عشا کے وقت میں دونوں اکٹھی پڑھیں پڑھی ہر ایک نماز ساتھ تکبیر کے یعنی مغرب کے لیے جدی تکبیر کہی اور عشا کے لیے جدی اور نفل نہ پڑھی درمیان اُن دونوں کے اور نہ پیچھے ہر ایک کے اُن دونوں میں سے نقل کی یہ بخاری نے ف ان نمازوں کے بعد جو نفل پڑھنے کی نفی کی تو اس سے نفی سنتوں کی اور وتروں کے بعد ان دونوں کے نہیں لازم آتی ہے ع [illegible] باب قصۃ حجۃ الوداع میں جو بڑی حدیث جابر کی گذری اور اسمیں جو جملہ [illegible] شرح میں ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ جب مغرب و عشا مزدلفہ میں پڑھ چکے تو سنتیں مغرب کی اور عشا کی اور وتر پڑھے چنانچہ ایک روایت میں صحیح آیا ہے اور شیخ عابد سندھی نے [illegible] حاشیہ [illegible] کے اسمیں خلاف نقل کرکے لکھا ہے کہ صحیح تر یہ ہے کہ بعد عشا کے سنتیں اور وتر پڑھے وعن عبد اللہ بن مسعود قال ما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی صلاۃ الا لمیقاتھا الا صلاتین صلاۃ المغرب والعشاء بجمع وصلی الفجر یومئذ قبل میقاتھا متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا نہیں دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھی ہو کوئی نماز مگر اپنے وقت میں سوائے دو نمازوں کے نماز مغرب کی اور عشا کی مزدلفہ میں یعنی مغرب کی نماز عشا کے وقت میں پڑھی اور پڑھی نماز فجر کی اُس دن یعنی مزدلفہ میں دن فجر کے پہلے وقت اسکے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سوائے دو نمازوں کے [illegible] ظہر اور عصر کی بھی جمع عرفات میں کی ہیں کہ عصر ظہر کے وقت میں پڑھی تھی مگر بیان نہیں کیا اسلیے کہ ہر کوئی جانتا تھا سبب [illegible] دن [illegible] حاجت اسکے بیان کرنے کی کچھ نہیں اور پہلے وقت سے مراد یہ ہے کہ تاریکی میں پڑھے پہلے وقت معمول سے کہ اُجالے میں پڑھتے تھے نہ یہ کہ پڑھی پہلے فجر کے اسلیے کہ پہلے فجر سے پڑھنی نماز فجر کی درست نہیں سب عالموں کے نزدیک وعن ابن عباس قال انا ممن قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المزدلفۃ فی ضعفۃ اھلہ متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا میں اُن شخصوں میں تھا کہ آگے بھیجا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات کو بیچ ضعیفوں اہل اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ضعیفوں سے مراد عورتیں اور لڑکے ہیں آنحضرت نے پہلے روانہ کر دیا تھا سو ان کو انمیں ابن عباس بھی تھے اور حضرت بعد روشن ہونے صبح کے پہلے طلوع ہونے آفتاب کے سوار ہوئے سنت یہی ہے اور حضرت نے اہل کو بھیج دیا تھا [illegible] سبب [illegible] کے یہ جائز ہے اور روایت میں آیا ہے چنانچہ وہ آگے آتی ہے کہ حضرت نے ان لوگوں کو آگے روانہ کیا اور فرمایا کہ رمی جمرۃ العقبہ کی نہ کرنا مگر بعد نکلنے آفتاب کے مذہب امام اعظم کا بھی یہی ہے اور بعضی روایتوں میں مطلق آیا ہے [illegible] رمی جمرۃ العقبہ [illegible]

اثر اسکا شرعی اسلام نے موقوف کیا بلکہ آگے بڑھ کر ایک تہائی رات کے بعد ہی جانا جائز ہے ۔ **وَعَنِ** الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَدِيفَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتّٰى
دَخَلَ مُحَسِّرًا وَهُوَ مِنْ مِنًى قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِي يُرْمٰى بِهِ الْجَمْرَةُ وَقَالَ لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے عبداللہ بن عباس سے کہ نقل کی فضل بن عباس سے اور تھے فضل سوار پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی ایک ہی اونٹ پر فرمایا کہ حضرت نے عرفہ
کی شام اور مزدلفہ کی صبح لوگوں کو جس وقت کہ پھرے اور چلے لازم پکڑو چلنا آہستگی کا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
روکے ہوئے تھے اونٹنی اپنی کو یہاں تک کہ داخل ہوئے میدان محسر میں اور وہ منی میں سے ہے فرمایا لازم پکڑو اٹھانا کنکریوں کا اس میدان سے مانند کنکریوں چٹکی
کی ماری جاوینگی جمرہ پر یعنی منارہ پر اور کہا فضل نے کہ ہمیشہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ ماری کنکری جمرہ کو یعنی جمرۂ عقبہ
پہلی کنکری مارنے تک لبیک کہنی موقوف نہ کی روایت کیا اس کو مسلم نے فائدہ فرمایا نبی نے شام عرفہ کو یعنی جبکہ عرفات سے مزدلفہ کو چلے اور اس وقت فضل حضرت کے ساتھ سوار تھے
اور صبح مزدلفہ کو یعنی جبکہ مزدلفہ سے منا کو آتے تھے اور اس وقت فضل حضرت کے ساتھ سوار تھے اور محسر منی سے ہے یعنی وہ ایک جگہ ہے منی کے قریب اور فرمایا ہے
اور خذف کہتے ہیں اسکو کہ چھوٹی کنکری یا گٹھلی کھجور کی دونوں شہادت کی انگلیوں میں رکھ کر پھینکتے ہیں اور مراد یہ ہے کہ چھوٹی چھوٹی کنکریاں چنے
برابر جیسی وہ ہوتی ہیں میدان سے اٹھا لو اور کنکریاں جس جگہ سے اٹھاویں جائز ہے مگر وہ کنکریاں کہ مناروں پر ایک دفعہ ماری جاویں پھر انکو
نہ اٹھاوے اور اگر اٹھاوے تب بھی جائز ہے ولیکن خلاف اولیٰ اور شمنی نے شرح نقایہ میں لکھا ہے کہ ان کنکریوں سے رمی کرنی کفایت کرتی ہے
لیکن یہ فعل برا ہے اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ سات کنکریاں اٹھاوے کہ واسطے رمی جمرۂ عقبہ کے آج کام آوینگی یا ستر اٹھاوے کہ سات تو آج کام آوینگی
اور تریسٹھ اور دنوں کے لیے کیونکہ حج دونوں طرح ہے ۔ **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ أَفَاضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَأَمَرَهُمْ بِالسَّكِينَةِ
وَأَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُوا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَقَالَ لَعَلِّي لَا أَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِي هٰذَا
اور روایت ہے جابر سے کہا چلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے اور اوپر تھی تسکین یعنی آہستہ چلتے تھے اور حکم کیا لوگوں کو ساتھ آہستہ چلنے کے اور جلدی چلائی اونٹنی
اپنی بیچ میدان محسر کے اور حکم کیا لوگوں کو یہ کہ ماریں ساتھ مانند کنکریوں خذف کے یعنی چنے برابر اور فرمایا حضرت نے بیچ صحابہ کو کہ شاید کہ نہیں
دیکھوں تمکو پیچھے اس برس کے وفات پانے میں انتقال کرونگا احکام دین سکھا دو مجھ سے سلوم کرو اسی سبب سے اس حج کو حجۃ الوداع کہتے ہیں
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں احکام اور وداع کیا یاروں کو اور سال آئندہ میں گذر گیا دسویں سال ہجری ربیع الاول کی حضرت کا انتقال ہوا ہے
لَمْ أَجِدْ هٰذَا الْحَدِيثَ فِي الصَّحِيحَيْنِ إِلَّا فِي جَامِعِ التِّرْمِذِيِّ مَعَ تَقْدِيمٍ وَتَأْخِيرٍ کہا صاحب مشکوۃ نے کہ نہیں پایا میں نے
یہ حدیث بخاری اور مسلم میں مگر پایا جامع ترمذی میں ساتھ تقدیم و تاخیر کے یعنی صاحب مصابیح نے اسکو پہلی فصل میں لایا ہے دلالت کرتا ہے کہ صحیحین کی ہے
اور صحیحین میں نہیں ہے چاہیے تھا کہ اسکو پہلی فصل میں نہ لاتا دوسری فصل میں لاتا اور اعتراض پھر بھی باقی رہتا ہے سبب تقدیم و تاخیر کے **الْفَصْلُ**
الثَّانِي فصل دوسری **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ
كَانُوا يَدْفَعُونَ مِنْ عَرَفَةَ حِينَ تَكُونُ الشَّمْسُ كَأَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِي وُجُوهِهِمْ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ وَمِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بَعْدَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ
حِينَ تَكُونُ كَأَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِي وُجُوهِهِمْ وَإِنَّا لَا نَدْفَعُ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَنَدْفَعُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ هَدْيُنَا مُخَالِفٌ
لِهَدْيِ الْأَوْثَانِ وَالشِّرْكِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ اور روایت ہے محمد بن قیس بن مخرمہ سے کہا خطبہ پڑھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا تحقیق اہل جاہلیت کے تھے پھرتے عرفات سے جس وقت
ہوتا آفتاب گویا کہ پگڑیاں [illegible] ہیں مردوں کی بیچ چہروں انکے پہلے غروب ہونے کے یعنی چلتے عرفات سے پہلے غروب آفتاب کے اور چلتے مزدلفہ سے بعد نکلنے [illegible]

اور جب آفتاب گویا کہ پگڑیاں ہیں مردوں کی اوپر چہروں انکے لوٹتے تھے ہم بعض جلیئے عرفات سے یہاں تک کہ غروب ہو آفتاب اور چلینگے ہم مزدلفہ سے پہلے نکلنے آفتاب کے طریقہ ہمارا مخالف ہے پوجنے والوں کے طریقہ کے اور شرک کرنے والوں کے طریقہ کے وقت پگڑیاں مردوں کی یعنی آدھا آفتاب باہر ہوتا تھا اور آدھا غروب سے مشابہت پگڑی کے ساتھ اسلیے دی کہ آدھا کرہ پگڑی کی شکل ہوتا ہے اور اسی طرح مزدلفہ سے ایسے وقت چلتے کہ آدھا آفتاب طلوع ہوتا اور آدھا اندر اور یہ لفظ روایت کے اصل نسخہ میں چھوٹ گیا ہے اور ایک صحیح نسخہ میں لکھا ہوا حاشیہ پر روایت بیہقی اور نے شعب الایمان ولفظ البیہقی خطبنا وساق نحوہ ت ع • وعن ابن عباس قال قدمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المزدلفۃ اغیلمۃ بنی عبد المطلب علی حمرات فجعل یلطح افخاذنا ویقول ابینی لا ترموا الجمرۃ حتی تطلع الشمس رواہ ابو داود والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا آگے بھیجا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی منی کو رات مزدلفہ کی میں یعنی عید کی شب میں کہ ہم تھے ایک لڑکے تھے اولاد عبد المطلب کی سوار گدھوں پر شروع کیا حضرت نے ہلکی مارتے تھے ہماری رانوں پر پیچھے انداز محبت کے وقت نصیحت کے اور فرماتے تھے اے چھوٹے بیٹو میرے نہ پھینکنا کنکریاں ستارے بیچ جمرۃ العقبہ پر یہاں تک کہ نکلے آفتاب نقل کی یہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف یہ دلیل ہے اسپر کہ نہیں جائز ہے رمی رات میں اور یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہ اور اکثر علما کا اور امام شافعی کے نزدیک رمی رات کے بعد سے جائز ہے اور بعد طلوع فجر کے رمی کرنی جائز ہے سبکے نزدیک لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک جائز ہے ساتھ کراہت کے اور بعد طلوع آفتاب کے مستحب ہے ع • وعن عائشۃ قالت ارسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بام سلمۃ لیلۃ النحر فرمت الجمرۃ قبل الفجر ثم مضت فافاضت وکان ذلک الیوم الیوم الذی یکون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عندھا رواہ ابو داود اور روایت ہے عائشہ سے کہا بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ کو یعنی مزدلفہ سے منی کو رات عید قربان کی پس کنکریاں ماریں ستارے پر یعنی جمرۃ العقبہ پر پہلے فجر کے پھر چلیں اور طواف کیا یعنی طواف زیارت اور تھا یہ دن ایسا دن کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس یعنی انکی نوبت کا دن تھا نقل کی یہ ابوداود نے ف اسمیں اشارہ ہے طرف سبب بھیجنے انکے کے رات سے اور طرف سبب رمی کے رات سے اور طواف افاضہ کرنے کے دن میں عجلت اور بیوی کے کہ انہوں نے رات آئندہ میں طواف افاضہ کیا اور شافعی نے دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے اوپر جائز ہونے رمی جمرہ کے پہلے فجر کے اگرچہ افضل فجر کے بعد اور حنفی کہتے ہیں کہ رخصت تھا واسطے ام سلمہ کے اور اوروں کو درست نہیں پہلے فجر کے بسبب حدیث ابن عباس کے اور ممکن ہے کہ فجر سے مراد نماز فجر ہو ع • وعن ابن عباس قال یلبی المقیم او المعتمر حتی یستلم الحجر رواہ ابو داود وقال روی موقوفا علی ابن عباس اور روایت ہے ابن عباس سے کہا لبیک کہے مقیم یا عمرہ کرنے والا یہاں تک کہ بوسہ دے حجر اسود کو نقل کی یہ ابوداود نے یعنی مرفوعا اور کہا ابوداود نے کہ روایت کی گئی یہ موقوف اوپر ابن عباس کے ف مقیم یعنی جو کہ مکہ کا رہنے والا ہو جبکہ عمرہ کرنے والوں میں سے ہو یا عمرہ کرنے والا یعنی جو کہ باہر سے آیا ہو عمرہ کر کے جائیں التنعیم سے لبیک کہے اور یہاں تک کہ بوسہ دے اور مقصود یہ ہے کہ لبیک میں موقوف کرے یعنی لبیک کہنا جبکہ حجر اسود کے بوسہ لینے میں مشغول ہو اور حاجی تو جمرۃ العقبہ کے بعد ع

الفصل الثالث عن یعقوب بن عاصم بن عروۃ انہ سمع الشرید یقول افضت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما مست قدماہ الارض حتی اتی جمعا رواہ ابو داود اور روایت ہے یعقوب بن عاصم بن عروہ تابعی سے کہ انہوں نے شرید صحابی کو کہتے سنا اترا میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی عرفات سے پس نہ لگے پاؤں حضرت کے زمین کو یہاں تک کہ آئے مزدلفہ میں نقل کی یہ ابوداود نے ف مقصود یہ ہے کہ تمام راہ میں حضرت سوار چلے پیادہ نہیں چلے نہ یہ کہ اصلا زمین پر نہ اترے ہی نہیں اسلیے کہ صحیح بخاری میں آیا ہے کہ حضرت راہ میں اترے اور بیٹھ لگے اور پیشاب کیا پھر وضو کیا اور اسامہ نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز کا وقت آگیا فرمایا نماز آگے ہے یعنی مزدلفہ میں پڑھینگے ع • وعن ابن شہاب قال اخبرنی سالم ان الحجاج بن یوسف عام نزل بابن الزبیر سأل عبد اللہ کیف تصنع بالموقف یوم عرفۃ فقال سالم ان کنت ترید السنۃ

فَہَجِّرْ بِالصَّلٰوۃِ یَوْمَ عَرَفَۃَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ اِنَّہُمْ کَانُوْا یَجْمَعُوْنَ بَیْنَ الظُّہْرِ وَالْعَصْرِ فِی السُّنَّۃِ فَقُلْتُ
لِسَالِمٍ اَفَعَلَ ذٰلِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَالِمٌ وَہَلْ تَتَّبِعُوْنَ فِیْ ذٰلِکَ اِلَّا سُنَّتَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہے ابن شہاب سے کہا خبر دی مجھکو سالم بن عبداللہ بن عمرؓ نے یہ کہ حجاج بن یوسف نے جس سال کہ قتل کیا عبداللہ بن زبیرؓ کو پوچھا عبداللہ بن عمرؓ سے کہ
کیونکر کرین ہم [illegible] ٹھہرنے کے دن یعنی عرفہ کے دن [illegible] پس کہا سالم نے اگر ارادہ رکھتا ہے تو
سنت کا پس جلدی کر نماز مین عرفہ کے دن پس کہا عبداللہ بن عمرؓ نے سچ کہا سالم نے کہ تھے صحابہ جمع کرتے درمیان ظہر عصر کے واسطے لوگون کے سنت
سنت کے کہا ابن شہاب نے کہا مین نے سالم کو کیا کیا ہے یہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا سالم نے نہیں اتباع کرتے ہیں یعنی [illegible] نمازین پڑھتے ہیں مگر
طریقہ پیغمبر کا [illegible] حجاج بن یوسف ظالم مشہور ہے جسنے ایک لاکھ آدمی باندھکر قتل کیے تھے وہ عبدالملک بن مروان کی طرف سے عبداللہ
بن زبیرؓ پر چڑھ کر آیا تھا [illegible] اور انکو سولی پر کھینچا بعد اسکے عبدالملک نے اسی سال حجاج بن یوسف کو امیر کیا حاجیون پر اور حکم کیا اسکو کہ پیروی کرنا تمام
افعال حج مین عبداللہ بن عمرؓ کے قول اور افعال کی اور پوچھتا رہنا انسے مسائل حج کے اور مخالفت انکی نکرنا پس اس حالت مین انسے یہ مسئلہ [illegible] پوچھا

بَابُ رَمْیِ الْجِمَارِ

باب بیچ بیان پھینکنے کنکریون کے [illegible] اصل مین کنکریون کو کہتے ہیں اور حاجی تمام ان [illegible] کا کہ
منارون پر مارے جاتے ہیں اور جن منارون پر [illegible] انکو جمرات کہتے ہیں بسبب پھینکنے [illegible] اور جمرات تین ہیں جمرہ اولیٰ
وسطیٰ و جمرۃ العقبہ پس عید کے روز فقط جمرۃ العقبہ ہی پر کنکریان مارتے ہیں اور گیارہوین اور بارہوین اور تیرہوین کو تینون پر اور انپر کنکریان مارنی
ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْمِیْ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ یَوْمَ النَّحْرِ وَیَقُوْلُ لِتَاْخُذُوْا
مَنَاسِکَکُمْ فَاِنِّیْ لَا اَدْرِیْ لَعَلِّیْ لَا اَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِیْ ہٰذِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے جابرؓ سے کہا دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مارتے
تھے کنکریان سوار اپنی سواری پر دن نحر کے اور فرماتے تھے لیو افعال حج کے اسلیے کہ تحقیق مین نہیں جانتا شاید کہ مین حج نکرون پیچھے اس حج اپنے کے
نقل کی ہے مظہر نے [illegible] شافعی نے کہ مستحب ہے اسکو کہ پہنچے منی مین سوار ہو کر رمی کرے جمرۃ العقبہ کو دن نحر کے سوا اسکے کوئی پہنچے منی مین پیادہ رمی
کرے جمرۃ العقبہ کو پیادہ اور گیارہوین بارہوین کو رمی کرے سب جمرات کو پیادہ اور تیرہوین کو سوار اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ جو رمی کہ بعد اسکے رمی ہو
سو جمرۂ اولیٰ اور جمرۂ وسطیٰ کے اسمین افضل ہے کہ پیادہ ہو اور رمی کرے بعد اسکے کھڑا رہتا ہو اور دعا کرنی اسحالت پیادہ پائی کی قریب ہو ساتھ عاجزی
اسکی [illegible] مین آیا ہے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمی جمرۃ العقبہ کی [illegible] سوار اور دونون مین رمی کی پیادہ سب پر [illegible]

وَعَنْہُ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَمَی الْجَمْرَۃَ بِمِثْلِ حَصَی الْخَذْفِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے جابرؓ سے کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مارتے تھے منارہ کو ساتھ مانند کنکریون خذف کے یعنی چھوٹی چھوٹی کنکریون کے
نقل کی مظہر نے خذف کنکریان پھینکنے کو کہتے ہیں [illegible] لیکن صحیح تر یہ ہے کہ انکی شہادت اور انگوٹھے کے [illegible] پکڑ کر [illegible] مین رکھکر پھینکے اور
مثل ہی باب [illegible] وَعَنْہُ قَالَ رَمٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَۃَ یَوْمَ النَّحْرِ ضُحًی وَّاَمَّا بَعْدَ ذٰلِکَ
فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے جابرؓ سے کہا پھینکیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریان نحر کے دن چاشت کے وقت اور بعد [illegible] کے
جب وقت کہ ڈھل گیا [illegible] نقل کی [illegible] کنکریان مارنا [illegible] پہلے [illegible] نہیں [illegible] لیکن [illegible] جائز نہیں
[illegible] ایام تشریق مین [illegible] ابو حنیفہ [illegible] ابن ہمام [illegible]
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وقت رمی کا دوسرے دن [illegible] نہیں [illegible] مگر ابو حنیفہ [illegible] تیسرے دن پھر اگر [illegible]

تو چاہئے کہ پہلے غیر ترتیب کے جیسا جاوے اور اگر بعد اس کے غیر کیا جاوے گا تو یہی ضرور ہے اور اس دن چاہئے کہ رمی جائز ہو رفع ہو **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ انْتَهٰى اِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهٖ وَمِنًى عَنْ يَمِيْنِهٖ وَرَمٰى بِسَبْعٍ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَمَى الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ وہ پہنچے طرف جمرہ کبریٰ کی پس کیا خانہ کعبہ کو بائیں طرف اپنی اور منیٰ کو داہنے اپنی اور پھینکیں سات کنکریاں ساتھ تکبیر کہتے تھے ساتھ ہر کنکری کے پھر کہا اسی طرح کنکریاں اس شخص نے ماری تھیں کہ اتری ہے اس پر سورۂ بقرہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پس کیا کعبہ کو بائیں اور منیٰ کو داہنی طرف اور جمرات کو رمی کرے تو مستحب ہے کہ قبلہ رو کھڑا ہووے اور بیہقی نے روایت کیا ہے کہ حضرت تکبیر کہتے تھے ساتھ ہر کنکری کے اللہ اکبر اللھم اجعلہ حجا مبرورا وذنبا مغفورا وسعیا مشکورا اور خاص سورۂ بقرہ کو واسطے ذکر کیا اس میں افعال حج کے مذکور ہیں **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَرَمْيُ الْجِمَارِ تَوٌّ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَوٌّ وَالطَّوَافُ تَوٌّ وَاِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ استنجا طاق ہے یعنی ڈھیلے لیوے اور پھینکنا کنکریوں کا طاق ہے یعنی سات کنکریاں پھینکی اور پھرنا درمیان صفا اور مروہ کے طاق ہے یعنی سات بار اور گرد پھرنا کعبہ کے طاق ہے یعنی سات بار اور جس وقت کہ ڈھیلے لے کوئی ایک تمہارا پس چاہئے کہ طاق لیوے یعنی تین بار یا پانچ بار یا سات بار نقل کی یہ مسلم نے **ف** سات سات کنکریاں پھینکی جمرات پر واجب ہے اور سات بار پھرنی درمیان صفا و مروہ کے واجب ہے اور طواف میں سات بار پھرنا فرض ہے اور بعضوں کے نزدیک ہمارے نزدیک چار فرض ہیں اور باقی واجب ہیں

الفصل الثانی

فصل دوسری **عَنْ** قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلٰى نَاقَةٍ صَهْبَاءَ لَيْسَ ضَرْبٌ وَلَا طَرْدٌ وَلَيْسَ قِيْلَ اِلَيْكَ اِلَيْكَ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہے قدامہ بن عبداللہ بن عمار سے کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پھینکتے تھے کنکریاں یعنی جمرۃ العقبہ پر دن نحر کے سوار اونٹنی صہبا پر نہ تھا اس جگہ مارنا اور نہ ہانکنا اور نہ کہنا ایک طرف ہو ایک طرف ہو نقل کی یہ شافعی ترمذی نسائی ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** صہبا اس اونٹنی کو کہتے ہیں کہ سفیدی اس کی ساتھ سرخی کے ملی ہو اس طرح کہ اوپر بالوں کی سرخ ہوں اور اندر سے سفید اور حدیث کا حاصل یہ ہے کہ جیسے امیروں کے آگے نقیب چوبدار اہتمام کرتے چلتے ہیں حضرت کے آگے معمول نہ تھا **وَعَنْ** عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ رَمْيُ الْجِمَارِ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِاِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے عائشہ سے کہ نقل کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا سوائے اس کے نہیں مقرر کیا گیا پھینکنا کنکریوں کا اور پھرنا درمیان صفا اور مروہ کے مگر واسطے قائم کرنے یاد خدا کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** ظاہر ہے یہ فعل ایسے ہیں کہ ان کا عبادت ہونا سمجھ میں نہیں آتا سو اس واسطے فرمایا کہ یہ مقرر ہوئے واسطے قائم کرنے ذکر اللہ کے یعنی تکبیر جو ساتھ ہر کنکری کے اور دعائیں مذکورہ جو ان میں سعی میں ہیں **وَعَنْهَا** قَالَتْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَبْنِيْ لَكَ بِنَاءً يُظِلُّكَ بِمِنًى قَالَ لَا مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہا کہ ہم نے یا رسول اللہ کیا نہ بنا دیں ہم آپ کے لیے مکان کہ سایہ کرے تم کو منیٰ میں فرمایا نہیں منیٰ جگہ بٹھانے اونٹ اس شخص کی ہے کہ پہلے پہنچے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یعنی یہ ہے کہ خصوصیت اس میں ساتھ سبقت کے ہے نہ ساتھ مکان بنانے کے یعنی منیٰ ایسی جگہ ہے کہ کسی کے لیے خصوصیت نہیں ہے جو پہلے پہنچے گا کسی جگہ اتر پڑے گا منیٰ میں مستحق اس کا وہی ہے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عَنْ** نَافِعٍ قَالَ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقِفُ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ وُقُوْفًا طَوِيْلًا يُكَبِّرُ اللّٰهَ وَيُسَبِّحُهٗ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُو اللّٰهَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ رَوَاهُ مَالِكٌ

روایت ہے نافع سے کہا کہ تحقیق ابن عمرؓ تھے ٹھہرتے نزدیک دو مناروں پہلے کے ٹھہرتے اور اللہ اکبر کہتے اور سبحان اللہ کہتے اور الحمد للہ کہتے اور دعا مانگتے
اللہ سے بیچ ہاتھ اٹھا کر اور نہ ٹھہرتے نزدیک جمرۃ العقبہ کے نقل کی یہ مالک نے ف مراد دو مناروں پہلے سے جمرہ اول اور وسطی ہے اور ابن عمرؓ جیسا نبی
سے دیکھتے تو ٹھہر کر دعا وغیرہ کرتے وہاں ٹھہرنا اور دعا وزاری کرنا اور تسبیحات مذکورہ پڑھنی مسنون ہیں اور لکھا ہے علماء نے کہ بقدر پڑھنے سورہ
بقرہ کے کھڑے رہنا چاہیے اور بعضے اہل اللہ کھڑے رہے یہاں تک کہ پاؤں ورم کر گئے ہیں اور نہیں ٹھہرتے تھے یعنی دعا کے لیے نزدیک جمرہ عقبہ کے
دونوں دن کے اور نہ اور ایام میں اور اس سے نہیں معلوم ہوتا ہے ترک کرنا دعا کا بالکل اور باب یوم النحر میں آویگا کہ ابن عمرؓ نے کہا اسی طرح دیکھا میں نے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے **بَابُ الْهَدْيِ** باب ہے بیچ بیان ہدی کے ف ہدی ماخوذ ہے ہدیہ سے اور کہتے ہیں وہ مال کہ
اس جانور کو کہ حرم میں ذبح کیے جانے میں واسطے طلب ثواب کے خواہ بکری دنبہ بھیڑ ہو خواہ گائے بیل بھینس خواہ اونٹ اونٹنی وغیرہ ہو اور ہدی
میں شرط ہے سو جانور قربانی میں جو کفایت کرتی ہے بکری اور مانند اسکے ہدی میں بھی کفایت کرتی ہے اور جانور مانند اسکے ہر حال میں جائز ہے مگر جنابت کی حالت میں یا جماع کرے بعد وقوف
عرفہ کے پہلے سر منڈانے کے تو نہیں کفایت کرتا ہے مگر بدنہ یعنی اونٹ یا گائے اور ہدی دو قسم ہے واجب اور تطوع یعنی نفل پھر ہدی واجب کی
کئی قسمیں ہیں ہدی قران اور ہدی تمتع اور ہدی جنایات اور ہدی نذر اور ہدی احصار اور وجہ تسمیہ ہدی کی یہ ہے کہ بندہ ہدیہ بھیجتا ہے اسکو جناب میں حق تعالیٰ کی
اور نزدیکی حاصل کرتا ہے واسطے ثواب کے سبب اسکے حرم ہو مولانا و متقی الانام **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ**
صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِذِی الْحُلَیْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهٖ فَاَشْعَرَهَا فِیْ صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْاَیْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ عَنْهَا
وَقَلَّدَهَا نَعْلَیْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَی الْبَیْدَاءِ اَهَلَّ بِالْحَجِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
ظہر کی بیچ ذی الحلیفہ کے پھر منگوائی اونٹنی اپنی پس نشان کیا اونٹنی کو بیچ کنارے کوہان داہنے اسکے اور پونچھ ڈالا خون اسکا اور لٹکائے گلے میں دو جوتیاں
پھر سوار ہوئے اپنی اونٹنی پر کہ نام اسکا قصوا تھا پس جبکہ اٹھایا اونٹنی نے آنحضرت کو بیدا پر کہ نام ایک جگہ کا ہے لبیک کہی ساتھ حج کے نقل کی یہ مسلم نے
ف بیدا ذی الحلیفہ کے پاس ہے مدینہ کی طرف سے اور ظہر کی نماز پڑھی پھر منگوائی اونٹنی اپنی کہ جسکو قربانی کے
لیے چلا تھے پس چیر دیا اسکی کوہان کی داہنی جانب میں اور خون پونچھ کر دو جوتیاں اسکے گلے میں ڈالیں واسطے علامت ہدی کے تاکہ لوگ اس نشانی سے
معلوم کر لیں کہ یہ ہدی ہے پس تعرض نہ کریں چور قزاق اور اگر راہ میں بھول جاوے تو لوگ پہنچا دیں اور یہ عادت اہل جاہلیت کی تھی کہ جس پر علامت ہدی کے
دیکھتے اسکو لوٹ نہیں اور جسکو دیکھتے بلا علامت تو چھوڑ دیتے پھر شارع نے بھی اسکو رہنے دیا واسطے اغراض مذکورہ کے اور جمہور علماء متفق ہیں اس پر کہ اشعار یعنی یہ
نشان کرنا سنت ہے لیکن غنم میں یعنی بکری دنبہ بھیڑ میں ترک کرے اشعار کو اسلیے کہ ضعیف ہیں اور تقلید کافی ہے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اشعار
مستحب ہے اور اشعار مطلق مکروہ ہے اور علماء نے تاویل اسکی یہ کی ہے کہ امام ابو حنیفہؒ نے اپنے زمانہ کے اشعار کو مکروہ کہا ہے کہ اس وقت میں لوگ بہت چیر
دیتے تھے کہ خوف ہوتا تھا سرایت زخم کا نہ یہ کہ اصل اشعار کو مکروہ جانتے تھے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ نے نماز ظہر کی ذی الحلیفہ میں پڑھی
اور باب صلوۃ السفر میں بخاری اور مسلم کی حدیث گذری ہے اس سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ نے نماز ظہر کی مدینہ میں پڑھی اور عصر ذی الحلیفہ میں پس تطبیق یوں ہے
یوں دی جاتی ہے کہ ابن عباسؓ نے حضرتؐ کے ساتھ نماز ظہر کی مدینہ میں نہ پڑھی ہوگی حضرتؐ کو نفل پڑھتے دیکھ کر ذی الحلیفہ میں گمان کیا کہ نماز ظہر کی پڑھتے
ہیں اور لبیک کہی ساتھ حج کے یعنی اور عمرہ کی بھی کہ صحیحین میں انسؓ سے آیا ہے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو لبیک کہتے تھے ساتھ حج اور
عمرہ کے پس راوی نے فقط حج ہی ذکر کیا اسلیے کہ وہ اصل ہے یا یہ کہ حضرتؐ نے عمرہ کا ذکر کرنا ترک کیا ہو سو لائے **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَهْدَی النَّبِیُّ**
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً اِلَی الْبَیْتِ غَنَمًا فَقَلَّدَهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے عائشہؓ سے کہا بھیجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکبار طرف

علامت کیجیے کہ بکریاں بھیجنا اور ہار لٹکانا انکے گلے میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا طیبی نے کہ متفق ہیں علما اسپر کہ اشعار نہیں کرنا بکریوں میں سنت ہے اور تقلید یعنی ہار لٹکانا سنت ہے برخلاف ہے اسمین امام مالک کا ع ع . وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ بَقَرَةً يَوْمَ النَّحْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہا ذبح کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ کی طرف سے ایک گائے دن نحر کے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بَقَرَةً فِي حَجَّتِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہا ذبح کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں کی طرف سے ایک گائے اپنے حج الوداع میں نقل کی یہ مسلم نے ف کہا ہو کہ یہ حدیث وارد ہوئی ہے حدیث سوال میں اسپر کہ حضرت نے انکے اذن سے قربانی کی ہوگی اسلیے کہ قربانی کرنی غیر کی طرف سے بغیر اذن انکے درست نہیں ذکرہ الطیبی ہے اور مشہور انکے نزدیک یہ ہے کہ گائے سات تک کی طرف سے قربانی کرنی جائز ہے اور امام مالک کے نزدیک ایک گائے یا ایک بکری وغیرہ تمام گھر والوں کی طرف سے کفایت کرتی ہے پس یہ حدیث دلیل انکی ہو سکتی ہے مگر اسبات سے کیا علاقہ کہ ... ہے اور اوروں کے نزدیک محمول ہے اسپر کہ سات کی طرف سے قربانی ہوگی ع ع . وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا وَأَشْعَرَهَا وَأَهْدَاهَا فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ أُحِلَّ لَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہا بٹے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کے ہار اپنے ہاتھ سے پھر ڈالے انکے گلے میں ہار یعنی ہار لٹکائے انکی گردن میں اور نشان کیا انکو یعنی کوہان انکے زخمی کیے اور ہدی کر کے بھیجا انکو طرف خانہ کعبہ کے جب تو یہ سال حج فرض ہوا تو حضرت ابو بکر کو امیر حاجیوں کا کر کے بھیجا اور انکے ساتھ اونٹ ہدی کے بھیجے پس حرام نہ ہوئی حضرت پر کوئی چیز کہ تھی حلال کی گئی انکے لیے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی حضرت پر احکام احرام کے جاری نہ ہوئے اور حضرت عائشہ نے یہ بات اسلیے کہی کہ انہوں نے سنا تھا کہ ابن عباس کہتے ہیں کہ جو کوئی ہدی بھیجے اسپر حرام ہوتی ہیں وہ چیزیں کہ حرام ہوتی ہیں محرم پر جب تک نہ پہنچے ہدی حرم میں اور نہ ذبح کیا جاوے پس یہ حدیث بیان کر کے قول ابن عباس کا رد کیا ہے ع . وَعَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدِي ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہا بٹے میں نے ہار اونٹوں کی ہدی کے اون سے کہ تھا میرے پاس پھر بھیجا اونٹوں کو ہدی کر کے ساتھ باپ میرے کے یعنی حضرت ابو بکر کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوِ الثَّالِثَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کہ ہانکتا ہے اونٹ پس فرمایا سوار ہو اسپر کہا اس نے کہ تحقیق یہ اونٹ ہدی کا ہے کیونکر سوار ہوں اسپر وہ سمجھا کہ مطلق ہدی پر سوار ہونا درست نہیں فرمایا کہ سوار ہو پھر کہا اس نے کہ یہ ہدی ہے فرمایا سوار ہو واسطے خرابی تیری یعنی کیا سمجھتا ہے اور پھر تو عذر کرتا ہے یہ بات دوسری بار میں فرمائی یا تیسری بار میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ سُئِلَ عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا أُلْجِئْتَ إِلَيْهَا حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی الزبیر سے کہا سنا میں نے جابر بن عبد اللہ سے کہ پوچھی گئی سوار ہونے ہدی کی سے پس کہا کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے سوار ہو اسپر اچھی طرح یعنی اسطرح سوار ہو کہ ضرر نہ پہنچے اسکو جس وقت کہ مضطر ہووے تو طرف اسکے یہاں تک کہ پاوے تو اور سواری نقل کی یہ مسلم نے ف اختلاف کیا ہے علما نے کہ سوار ہونا ہدی پر درست ہے یا نہیں بعضے تو کہتے ہیں کہ اگر ضرورت ہو تو سوار ہووے اور حنفیہ کہتے ہیں کہ اگر ضرورت پڑے تو سوار ہووے اور نہیں تو نہیں پس جن روایتوں میں کہ مطلق امر سوار ہونے کا آیا ہے وہ محمول ہے ضرورت پر ع ع . وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسِتَّ عَشْرَةَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ وَأَمَّرَهُ فِيهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا أُبْدِعَ عَلَيَّ مِنْهَا قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَيْهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ اجْعَلْهَا عَلَى صَفْحَتِهَا

وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سولہ اونٹ
ساتھ ایک شخص کے یعنی ناجیہ اسلمی کے اور امیر کیا اسکو انمین یعنی نگہبانی کرتا ہو انکا اور کہا مین کیا کرون جو تھک کر رہ جاوے انمین سے فرمایا ذبح کیا کرو
اس اونٹ کو کہ نہ چل سکے انمین سے یعنی بسبب تھک جانے کے یا دبلا ہونے کے قریب ہلاک ہو فرمایا ذبح کر اسکو پھر رنگ دے دونون پاپوشین اسکی خون
انکے مین یعنی جو پاپوشین کہ گلے مین ڈالی تھین بطور علامت کے پھر چھاپ دے ان پاپوشون سے اوپر کنارے کوہان انکے کے اور نہ کھا انمین سے تو
اور نہ کوئی رفیقون تیرے سے نقل کی یہ مسلم نے ف چھاپ دینے کو اسلیے فرمایا کہ تا جانین راہ چلنے والے کہ یہ ہدی ہے پس کھاوین انمین سے فقیر اور نہ کھاوین
اسکا اغنیا پر حرام ہے اور نہ کھاوے تو یعنی انمین سے اگرچہ برابر ہے کہ فقیر ہو یا غنی ہو انکو مطلق منع اسلیے کیا کہ کہین بہانہ ماندگی کا کرکے اپنے کھانے کے لیے ذبح نہ
کر ڈالین اور اگر کوئی کہے کہ جب کھاویگا اسکو کوئی قافلہ مین سے تو یون ہی ضائع ہوگا جواب یہ کہ جنگل کے رہنے والے انکے پیچھے منتفع ہونگے اور کوئی [illegible]
کے بعد انکے آتے ہین وہ فائدہ اٹھاتے ہین اس سے [illegible] جو ہدی ہلاک ہونے لگے اور اسکو ذبح کرے اسکا تو یہ حکم ہے جو نہ کہ ہوا اسکا کھانا
اغنیا کو اور قافلہ والون کو درست نہین لیکن اسمین تفصیل ہے چنانچہ وہ [illegible] اور مختار مین مذکور ہے کہ جو ہدی واجب ہو ہلاک ہونے لگے
[illegible] ہو [illegible] اسکو جو چاہے سو کرے اور اگر ہدی نفل ہلاک ہونے لگے تو ذبح کرے اسکو اور [illegible] اسکے خون مین رنگ کر اسکی
گردن پر چھاپ دے اور نہ کھاوے اس سے وہ اور نہ غنی [illegible] جو ہدی کہ حرم پہنچ کر ذبح ہو اسکا حکم اسی فصل کی [illegible] حدیث کے [illegible] مین مذکور ہے کہ ہدی نفل
اور تمتع اور قران اور قربانی مین سے کھانا مستحب ہے اور سوائے انکے نہین درست اور شامی مین کہ اس حدیث کی شرح مین [illegible] لکھا ہے کہ یہ کلام اس
ہدی کا ہے کہ واجب کیا ہو اسکو اپنے پر یعنی ہدی منذور ہو یا نفل ہو کہ کھانا اسکا درست ہے [illegible] انہون نے راستی کے ہدی کو وہان [illegible] پہنچے
[illegible] واللہ اعلم بالصواب وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ
عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہا نحر کیا ہمنے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سال حدیبیہ کے
اونٹ سات کی طرف سے اور گائین سات کی طرف سے نقل کی یہ مسلم نے ف اسمین دلیل ہے واسطے امام اعظم اور اکثر اہل علم کے کہ جائز ہے شریک ہونا
سات کا اونٹ مین اور گائے مین جبکہ سبکو قربت یعنی ثواب منظور ہو خواہ قربت ایک طرح کی ہو جیسے کہ ایک کو ہدی منظور ہو اور دوسرے کو بھی ہدی
یا قربت مختلف ہو جیسے بعضے ہدی کا ارادہ کرین اور بعضے قربانی کا اور امام شافعی کے نزدیک اگر بعضے ارادہ کرین قربت کا اور بعضے گوشت کا تو بھی جائز ہے
اور امام مالک کے نزدیک نہین جائز ہے شریک ہونا واجب مین مطلقا اور [illegible] شریک ہونا نہین جائز ہے بالاجماع [illegible] وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ
أَتَى عَلَى رَجُلٍ قَدْ أَنَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا قَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابن عمر سے کہ وہ آئے ایک شخص کے پاس کہ بٹھایا تھا اونٹ اپنا [illegible] نحر کرتا تھا اسکو کہا ابن عمر نے کھڑا کر اسکو [illegible]
یعنی بایان [illegible] بطریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نحر کہتے ہین نیزہ مارنا اونٹ کے سینہ مین اور ذبح کہتے ہین چھری
گائین وغیرہ کے گلا کاٹنے کو پس نحر اونٹ مین سنت ہے اور ذبح گائین بکری وغیرہ مین اور طریق نحر کا یہ ہے کہ اونٹ کو کھڑا کرکے بایان [illegible]
باندھے اور اسکے سینہ پر نیزہ مارے تا خون جاری ہو اور وہ گر پڑے اور ابن ہمام نے لکھا ہے حاصل اسکا یہ ہے کہ کھڑا کرکے نحر کرنا افضل ہے اور اگر کھڑا
نہ ہو سکے تو بٹھا کر نحر کرنا افضل ہے لٹا کر کرنے سے اور گائین بکری وغیرہ کو بائین پہلو پر لٹا کر [illegible] ذبح کرے وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ
أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ وَأَنْ أَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلُودِهَا وَأَجِلَّتِهَا وَأَنْ لَا أُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا قَالَ
نَحْنُ نُعْطِيهِ مِنْ عِنْدِنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت علی سے کہا فرمایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ خبرگیری کرون مین

انکے اونٹون کی اور یہ کہ تصدق کرون مین انکے گوشت اور پوست اور جھولین اور یہ کہ نہ دون مین قصاب کو انمین سے یعنی مزدوری انکی انمین سے
نہ دون فرمایا حضرت نے ہم اسکو دینگے یعنی مزدوری انکی اپنے پاس سے نقل کی اوسکو بخاری اور مسلم نے **ف** مراد اونٹون سے وہ اونٹ ہین کہ حضرت ہدی
ہدی کے لیگئے تھے مکہ مین تاکہ ذبح کرین حجۃ الوداع کے اور وہ سب سو تھے جیسا کہ اوپر گذرا اور جھول اور مہار اور کھال وغیرہ ہدی کی سب دیدی قصاب کو انکی مزدوری
مین نہ دی اور احسانا اگر دیدے تو جائز ہے بالاجماع اور کھال کو بیچ کر قیمت اسکی اگر تصدق دیدے تو بھی جائز ہے اور ہدی کا دودھ نہ دوہے بلکہ اسکی چھاتی پر چھینٹا
پانی ٹھنڈے کا دے تاکہ دودھ منقطع ہو جاوے اور اگر دوہے تو تصدق دیدے **متفق علیہ وعن جابر قال كنا لا ناكل من لحوم بدننا فوق ثلث فرخص
لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كلوا وتزودوا فاكلنا وتزودنا متفق عليه** اور روایت ہے جابر سے کہا
تھے ہم کہ نہ کھاتے گوشت قربانی اپنی کا زیادہ تین دن سے پھر رخصت دی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کھاؤ اور توشہ رکھو یعنی جب چاہو وقت
سے بھی پس کھایا ہمنے اور توشہ کیا ہمنے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ابتدا اسلام مین لوگون کو احتیاج گوشت کی بہت تھی حضرت نے حکم فرمایا تھا
کہ گوشت قربانی کا بعد تین دن کے جمع نہ رکھا کرو کھانے کے لیے تصدق دیا کرو بعد ازان کہ احتیاج نہ رہی اور قربانی کرنی سہل ہو گئی اجازت فرمادی
کہ اگر بعد تین دن کے بھی جمع کرو مضائقہ نہین آور کہا نخعی نے کہ مستحب ہے کھانا ہدی نفل اور متعہ اور قران اور قربانی مین سے اور نہین جائز ہے کھانا
اور ہدایا مین سے کھانا اسلیے کہ وہ کفارات مین ہین **الفصل الثاني** **عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه
وسلم اهدى عام الحديبية في هدايا رسول الله صلى الله عليه وسلم جملا كان لابي جهل في راسه برة من فضة وفي
رواية من ذهب يغيظ بذلك المشركين رواه ابو داود** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لیگئے سال حدیبیہ کے
ہدی بیچ ہدایا اپنی کے اونٹ کہ تھا ابوجہل کا اسکی ناک مین ایک حلقہ تھا چاندی کی اور ایک روایت مین آیا ہے سونے کا تھا غصہ مین ڈالتے تھے سبب
اسکے مشرکون کو نقل کی یہ ابوداود نے **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھٹے سال ہجری مین عمرے کو تشریف لیجاتے تھے مشرکون نے حدیبیہ مین روکا
اور مکہ مین نہ آنے دیا چنانچہ قصہ مشہور ہے پس اس سفر مین جو حضرت اونٹ ہدی کے لیگئے تھے ذبح کرنیکے لیے انمین ایک اونٹ ابوجہل کا بھی تھا کہ
کہ لڑائی بدر مین غنیمت مین آیا تھا اسکو حضرت اسلیے لیگئے تھے کہ مشرک دیکھکر غمگین ہون اور جلین کہ مسلمانون کے ہاتھ پڑا اور ذبح کیا گیا اس سے معلوم ہوا کہ
غمگین کرنا اور غصہ مین ڈالنا کافرون کو مستحب ہے **وعن ناجية الخزاعي قال قلت يا رسول الله كيف اصنع بما عطب
من البدن قال انحرها ثم اغمس نعلها في دمها ثم خل بين الناس وبينها فياكلونها رواه مالك والترمذي وابن
ماجة ورواه ابو داود والدارمي عن ناجية الاسلمي** اور روایت ہے ناجیہ خزاعی سے کہا کہا مین نے یا رسول اللہ کیا کرون ساتھ اس
جانور کے کہ قریب مرنے کے پہونچے جانورون ہدی کے مین سے فرمایا کہ ذبح کر ڈال اسکو پھر رنگ پاپوش اسکی کہ گلے مین لٹکی ہے اسکے لہو مین پھر اسکو
خون مین رنگکر اسکی گردن پر چھاپا لگا پھر چھوڑ دے درمیان لوگون کے اور درمیان ہدی کے یعنی منع نکر فقرا کو اسکے کھانے سے پس کھاوین
وہ اسے نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہ ابوداود اور دارمی نے ناجیہ اسلمی سے **ف** کھاوین وہ اس سے یعنی فقرا
سوا عمر ہیون کے جیسا کہ پہلی فصل مین بیان اسکا مفصل ہوچکا ہے اور ناجیہ اسلمی سے ظاہر ہے کہ اختلاف نسبت مین ہے وفات ایک ہی
اسلیے کہ ناجیہ صحابہ مین ایک ہی ہیں بعضون نے اسلمی کہا اور بعضون نے خزاعی اور یہ دونون نام انکے قبیلے کے ہین **وعن عبد الله بن
قرط عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان اعظم الايام عند الله يوم النحر ثم يوم القر قال ثور وهو اليوم الثاني
قال وقرب لرسول الله صلى الله عليه وسلم بدنات خمس او ست فطفقن يزدلفن اليه بايتهن يبدا**

قَالَ فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا قَالَ فَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَّةٍ لَمْ أَفْهَمْهَا فَقُلْتُ مَا قَالَ قَالَ مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ۔ روایت ہے
عبد اللہ بن قرط سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ بہت بڑا دن دنوں میں نزدیک اللہ کے دن قربانی کا ہے پھر دن قر کا کہ ٹھیرتے ہیں لوگ منی میں
اور وہ دن دوسرا ہے عید کا یعنی گیارھوین تاریخ کا راوی نے کہا نزدیک کیے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ پانچ یا چھ پس شروع کیا اونٹوں نے کہ نزدیک ہوتے
طرف حضرت کے تاکہ ان کو آپ سب سے پہلے ذبح کریں کہا راوی نے پس جب گر پڑے کروٹین جانوروں کی زمین پر کہا راوی نے پس بولے حضرت ایک بات آہستہ کہ
نہ سمجھا میں اسکو پس کہا میں نے یعنی اس شخص کو کہ پاس تھا میرے کیا فرمایا حضرت نے بات آہستہ سے فرمایا جو شخص کہ چاہے کاٹ کر لیجاوے یعنی اس ہدی سے
نقل کی یہ ابو داود نے ۔ وَذُكِرَ حَدِيثَا ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ فِي بَابِ الْأُضْحِيَةِ اور ذکر کی گئیں دونوں حدیثیں ابن عباس اور جابر کی باب الاضحیہ میں ف
بہت بڑا دن حج کا یعنی یہ کہنا اور یہ جو کہا بڑا بزرگ ایام سے دن نحر کا ہے اسلیے کہ عشرہ افضل ہے اپنے سوا سے انتہی اور عشرہ رمضان کا ہے یا عشرہ ذی الحجہ
کا پس بعض حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ افضل ایام عشرہ ذی الحجہ کا ہے اور بعضی سے معلوم ہوتا ہے کہ عشرہ اخیر رمضان کا افضل ایام ہے اور ان میں تطبیق
یوں دیجاوے کہ حدیثوں عشرہ ذی الحجہ کو مقید کریں ساتھ اشہر حرم کے یعنی اشہر حرم میں عشرہ ذی الحجہ کا افضل ہے پس حاصل یہ کہ عشرہ ذی الحجہ کا ایام
حیثیوں میں افضل ہے اور عشرہ رمضان کا مطلق افضل ہے اور نہیں بعید ہے یہ کہ کہا جاوے کہ فضیلت مختلف ہے باعتبار حیثیت کے یعنی تمام
میں معتبر رکھے جاتے ہیں اور ثواب عبادت کا بہت ہوتا ہے اور عشرہ اخیر میں اعتکاف ہوتا ہے اس جہت سے تو عشرہ اخیر رمضان کا
افضل ہے اور عشرہ ذی الحجہ میں افعال حج کے اور قربانی ہوتی ہے اس جہت سے وہ افضل ہے اور پھر دن قر کا عید کے دوسرے دن کا یہ نام اسلیے ہوا کہ
قرار و آرام پکڑتے ہیں اس دن منی میں بعد رنج اٹھانے کے ادا ے مناسک میں اور حدیث صحیح میں آیا ہے کہ عرفہ افضل ایام ہے پس یہاں بھی وہی مراد
کہ جملہ افضل ایام سے دن قربانی کا ہے اور تاکہ ان کو آپ پہلے ذبح کریں یعنی واسطے حاصل کرنے برکت دست مبارک حضرت کے ہر ایک منتظر اسکا تھا کہ
مجھے پہلے ذبح کریں اور یہ معجزہ تھا حضرت کا ۔ الْفَصْلُ الثَّالِثُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَفِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَفْعَلُ
كَمَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِيَ قَالَ كُلُوا وَأَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا فَإِنَّ ذَلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ فَأَرَدْتُ أَنْ تُعِينُوا فِيهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قربانی کرے تم میں سے پس نہ صبح کرے پیچھے تیسرے دن کے اس حال میں
کہ اس کے گھر میں ہو کچھ گوشت قربانی کا پس جبکہ ہوا اگلا برس کہا بعض صحابہ نے اے رسول خدا کے کریں ہم جیسا کہ کیا تھا پچھلے سال گذرے ہوئے یعنی
نہ رکھیں گوشت قربانی بعد تین دن کے فرمایا کھاؤ اور کھلاؤ اور ذخیرہ کرو واسطے کہ تحقیق اس سال میں لوگوں پر تھی محنت و مشقت و محتاجگی پس چاہا میں نے
یعنی ارادہ کیا میں نے یہ کہ مدد کرو تم ان کی یعنی اب حاجت نہیں ہے منع بھی نہیں ہے اگر رکھو گے اجازت ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ایک
سال قحط شدید ہوا تھا مدینہ میں کہ تمام مدینہ بھر گیا تھا باہر کے رہنے والوں سے اس سال حضرت نے فرمایا تھا کہ جب تک گوشت لوگوں پاس ہو تقسیم کر
جمع نہ کر رکھیں پھر سال آئندہ میں جب حاجت نہ رہی تو اجازت دیدی رکھنے کی ۔ وَعَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّا كُنَّا نَهَيْنَاكُمْ عَنْ لُحُومِهَا أَنْ تَأْكُلُوهَا فَوْقَ ثَلَاثٍ لِكَيْ تَسَعَكُمْ جَاءَ اللَّهُ بِالسَّعَةِ فَكُلُوا وَادَّخِرُوا وَاتَّجِرُوا أَلَا وَإِنَّ هَذِهِ
الْأَيَّامَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللَّهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ۔ اور روایت ہے نبیشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق
تھے ہم منع کرتے تم کو گوشت قربانی یا ہدی کے سے یہ کہ کھاؤ تم اسکو زیادہ تین دن سے تاکہ وسعت ہو تم کو یعنی تمہارے فقراء کو بھی پہنچے پس لایا اللہ تعالی
وسعت پس کھاؤ اور ذخیرہ کرو اور ثواب طلب کرو یعنی ساتھ تصدق کرنے کے خبردار ہو اور تحقیق یہ دن یعنی منی کے کہ چار دن ہیں دن ہیں

کھانے اور پینے کے لیے پس جو حرام ہوا ہمیں اور یاد کرو نعمت اللہ کی نقل کیا اس کو احمد نے ف یعنی یہ دن بہت یاد کرنے خدا کے ہیں جیسے قال اللہ تعالیٰ فاذا
قضیتم مناسککم فاذکروا اللہ کذکرکم آباءکم او اشد ذکرا

بَابُ الْحَلْقِ

باب ہے بیچ بیان سر منڈانے کے ف اس باب میں سر منڈانے کا ذکر ہو اور بال
کترانے کا بھی اور واقف رہنا چاہیے کہ افضل ہے کہ حرم میں منڈائے تو سر منڈانا افضل ہے بال کترانے سے اور تفصیل اس کی آگے ذکر ہو گی انشاءاللہ
اور ثابت نہیں ہوا منڈانا سر کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوا حج اور عمرہ کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

عن ابن عمر أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَأْسَهُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأُنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منڈایا سر اپنا حجۃ الوداع میں اور بعضے لوگوں نے بھی منڈایا اصحابوں میں سے اور کترائے بال
بعضے اصحابوں نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بعضوں نے کہا ہے کہ اطاعت واسطے اتباع حضرت کے اور حاصل کرنے فضیلت کے سر منڈایا اور بعضوں نے عمل کیا
کہ بال کترائے اور صحیح ہے کہ دونوں جائز ہیں یہ حضرت نے فرمایا القصاص بال کترانے ہیں دونوں چیزیں حضرت سے ثابت ہوئیں لیکن افضل سر منڈانا ہے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ لِيْ مُعَاوِيَةُ قَصَّرْتُ مِنْ رَأْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہا مجھ سے معاویہ نے کہ تحقیق میں نے کترے بال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک مروہ کے ساتھ پیکان تیر کے نقل کی
بخاری اور مسلم نے ف اور بعضوں نے کہا ہے کہ مشقص وہ تیر ہے جس کا پیکان پھیلا ہوا ہو سو ثابت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بال
نہیں کترائے حج میں بلکہ سر منڈایا پس یہ بال کترانے جو معاویہ نے روایت کی عمرہ میں تھے یا نہیں معلوم ہوتا کہ یہ کس وقت ہوا ہے کہ حج
کا گرچہ ہو تو کترنے ہوں گے۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ
قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجۃ الوداع میں یا الٰہی رحم کر سر منڈانے والوں پر عرض کیا صحابہ نے اور کترانے
بالوں کے لیے بھی رحمت کیجیے یا رسول اللہ فرمایا یا الٰہی رحم کر سر منڈانے والوں پر عرض کیا صحابہ نے اور کترانے والے بالوں کے لیے بھی دعا
رحمت کی کیجیے یا رسول اللہ تب حضرت نے اور کترانے والوں پر بھی رحم کہا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے افضلیت سر منڈانے
کی معلوم ہوئی کہ حضرت نے دو بار سر منڈانے والے کے لیے دعا کی اور کترانے والوں کے لیے ایک بار۔ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ
عَنْ جَدَّتِهِ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِيْنَ ثَلَاثًا وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ مَرَّةً وَاحِدَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے یحییٰ بن حصین سے کہ نقل کی انہوں نے اپنی دادی سے کہ تحقیق سنا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع میں کہ دعا کی
واسطے منڈانے والوں کے تین بار اور واسطے کترانے والوں کے ایک بار نقل کی یہ مسلم نے ف حصین کی روایت کرنے والے نے کہا
اس سے معلوم ہوا کہ حضرت نے دو بار منڈانے والوں کے لیے دعا کی اور تیسری بار میں کترانے والوں کے لیے اور صحیحین ہی کی ایک روایت
میں آیا ہے کہ چوتھی بار میں حضرت نے دعا کی کترانے والوں کے لیے اور اس روایت سے معلوم ہوا کہ تین بار سر منڈانے والوں کے لیے دعا کی اور
ایک بار کترانے والوں کے لیے خواہ تیسری بار میں خواہ چوتھی بار میں اور تطبیق ان میں یہ ہے کہ شاید یہ دعا کئی
مجلسوں میں کی ہو کسی میں دو بار سر منڈانے والوں کے لیے اور تیسری بار کترانے والوں کے لیے اور کسی مجلس میں تین بار سر منڈانے والوں کے لیے اور چوتھی بار
کترانے والوں کے لیے۔ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى مِنًى فَأَتَى
الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ أَتَى مَنْزِلَهُ بِمِنًى وَنَحَرَ ثُمَّ دَعَا بِالْحَلَّاقِ وَنَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَحَلَقَهُ ثُمَّ دَعَا أَبَا

حَلَقَهُ ثُمَّ دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَ الشِّقَّ الْأَيْسَرَ فَقَالَ احْلِقْ فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے منیٰ میں پھر آئے جمرہ عقبہ کے پاس پس مارے کنکریاں انکو پھر آئے اپنے مکان میں کہ منیٰ میں تھا
اور ذبح کی ہدی اپنی پھر بلایا سر مونڈنے والے کو کہ نام اسکا معمر بن عبداللہ تھا اور آگے کی سر مونڈنے والے کے داہنی طرف اپنے سر کی پس مونڈا حضرت کا پھر بلایا
حضرت نے ابوطلحہ انصاری کو اور دیئے بال انکو پھر آگے کی بائیں طرف سر کی اور فرمایا مونڈ پس مونڈا سر پس دیئے بال انکو ابوطلحہ کو اور فرمایا تقسیم کر
بالوں کو درمیان لوگوں کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ داہنی طرف سے ابتدا کرنی سر منڈانے میں سنت ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ داہنی
طرف سر منڈانے والے کی معتبر نہیں ہے بلکہ داہنی طرف منڈانے والے کی معتبر ہے صحیح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہا کہ تھی میں خوشبو لگاتی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے احرام باندھنے کے یعنی احرام کا باندھنا چاہتے اور دسویں تاریخ کو دن نحر کے پہلے طواف کرنے خانہ کعبہ کے یعنی بعد سر منڈانے کے
ایسی خوشبو سے کہ تھا اسمیں مشک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لکھا ہے علماء نے کہ اول یعنی خوشبو احرام کے مشک و گلاب ہے اور دن نحر کے
احرام سے نکل آتے ہیں یعنی سب چیزیں حلال ہو جاتی ہیں سوا عورت کے اور بعد طواف کے عورت بھی حلال ہو جاتی ہے یعنی جماع کرنا صحیح وَعَنِ
ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے مکہ میں دن نحر کے یعنی بعد رمی اور ذبح کرنے کے اور طواف زیارت کیا وقت چاشت کے پھر پھرے یعنی آئے منیٰ میں اور نماز
پڑھی ظہر کی منیٰ میں نقل کی یہ مسلم نے ف باب حجۃ الوداع میں جابر سے حدیث گذری اس سے معلوم ہوا کہ حضرت نے نماز ظہر کی مکہ میں پڑھی اور اس سے
معلوم ہوا کہ منیٰ میں پڑھی وجہ تطبیق کی باب مذکور کی حدیث کے فائدہ میں لکھی گئی ہے دیکھا چاہئے وہاں سے دیکھ لیوے اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ
عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ قَالَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے حضرت علی
اور حضرت عائشہ سے کہا دونوں نے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ منڈاوے عورت سر اپنا نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی بعد احرام
کے اگر سر منڈاوے یا مطلق مراد ہے یعنی کہ سر منڈانا عورت کو حرام ہے جیسا کہ داڑھی منڈانے کو مرد کو مگر بضرورت جائز ہے عورت کو سر منڈانا وَعَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ الْحَلْقُ إِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيرُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ
التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے عورتوں پر سر منڈانا سوا اسکے نہیں کہ عورتوں
پر ہے کتروانا نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور دارمی نے ف یعنی عورتیں احرام سے نکلیں تو انپر سر منڈانا واجب نہیں بلکہ حرام ہے اور واجب ہے انکو کتروانا
بالوں کا بخلاف مرد کے کہ واجب ہے انپر ایک ان میں سے اور سر منڈانا افضل ہے ہمارے نزدیک کتروانے میں تو واجب یہ ہے کہ بقدر ایک انگشت کے
سر چوتھائی سر کے بالوں سے کتروا لے اور تمام سر کے کتروانے مستحب ہیں اور منڈانے میں چوتھائی سر کا منڈانا واجب ہے اور سارے سر کا افضل ہے
تنبیہ امام نسائی کیا ہے بعض علماء نے کہ اسکا اختیار کیا ہے امام مالک نے کہ واجب ہے منڈانا یا کتروانا سارے سر کا اور دعویٰ کیا ہے کہ مذہب یہی ہے صحیح در مختار وغیرہ
کتابوں میں خالی ہے فصل الثالث اور یہ باب خالی ہے فصل تیسری سے بَابٌ یہ باب ہے بیچ بیان علامات کے پہلے اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَهُ فَجَاءَهُ رَجُلٌ
فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ
فَمَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ

آتَاہُ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ اِرْمِ وَلَا حَرَجَ وَاَتَاہُ اٰخَرُ فَقَالَ اَفَضْتُ اِلَی الْبَیْتِ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ اِرْمِ وَلَا حَرَجَ

اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے حجۃ الوداع میں بیچ منیٰ کے واسطے لوگوں کے کہ آپ سے پوچھتے تھے مسائل حج کے پس آیا حضرت کے پاس ایک شخص اور کہا کہ نہیں جانتا تھا میں پس منڈوایا میں نے سر اپنا پہلے ذبح کرنے کے پس فرمایا کہ ذبح کر اب اور نہیں گناہ پھر آیا ایک شخص اور کہا کہ نہیں جانتا تھا میں پس ذبح کی میں نے پہلے کنکریاں مارنے کے سو فرمایا پھینک کنکریاں اور نہیں گناہ پس نہ پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز سے مقدم ہونے یا موخر ہونے کی مگر فرمایا کر اور نہیں گناہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں ہے کہ آیا حضرت کے پاس ایک شخص اور کہا کہ منڈوایا میں نے سر پہلے پھینکنے کنکریوں کے فرمایا پھینک نہیں گناہ اور آیا ایک شخص اور کہا طواف فرض کیا میں نے پہلے کنکریاں پھینکنے کے فرمایا پھینک کنکریاں اور نہیں گناہ ف دن نحر کے چار چیزیں اس ترتیب سے کرنی چاہئیں کہ پہلے منیٰ میں پہونچ کر جمرۃ العقبہ کو کہ نام ایک جگہ کا ہے سات کنکریاں مارے پھر ہدی کہ بیان انکا اوپر ہو چکا ذبح کرے پھر سر منڈاوے پھر مکہ میں جا کر طواف کرے سو یہ ترتیب ان چیزوں کا سنت ہے اکثر کے نزدیک سو بسبب اس حدیث کے امام شافعی اور امام احمد بھی انہیں میں سے ہیں پس نہیں آتا دم اگر ان میں بعض آگے پیچھے ہو جاوے اور کہا ایک جماعت نے کہ یہ ترتیب واجب ہے اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک انہیں میں سے ہیں تو ان کے نزدیک دم لازم ہے اگر بعض آگے پیچھے ہو جاوے اور معنی نہیں گناہ کے یہ ہیں کہ بسبب جہل و نسیان کے لیکن دم واجب ہے اور نقل کی گئی ہے ابن عباس سے کہ کہا جو کوئی کسی چیز کو آگے پیچھے کرے تو اس پر دم ہے اور حدیث کے لفظ نہیں گناہ کے یہ معنی نہیں سمجھے گئے کہ دم بھی نہیں واللہ اعلم وَعَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسْأَلُ یَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًی فَیَقُوْلُ لَا حَرَجَ فَسَاَلَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ رَمَیْتُ بَعْدَ مَا اَمْسَیْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے جاتے دن نحر کے منیٰ میں فرماتے نہیں گناہ پس پوچھا آپ سے ایک شخص نے کہ کنکریاں پھینکیں میں نے پیچھے شام ہونے کے پس فرمایا نہیں گناہ نقل کی یہ بخاری نے ف نزدیک امام اعظم کے اگر دن نحر کے تاخیر کرے کنکریاں پھینکنے میں غروب تک تو لازم ہوتا ہے دم اور مراد پیچھے شام کے انکے نزدیک بعد عصر کے اور یہی مذہب ہمارے ہے اس میں تفصیل ہے کہ کنکریاں پھینکنے کے لیے بعد طلوع فجر کے دن نحر کے وقت جواز کا ہے ساتھ اساءت کے یعنی جائز ہے لیکن برا اور بعد طلوع آفتاب کے زوال تک وقت مسنون ہے اور بعد زوال کے غروب تک وقت جواز کا ہے بغیر اساءت کے اور رات وقت جواز ہے ساتھ اساءت کے اور اساءت اس صورت میں ہے کہ بلا عذر رات تک تاخیر کرے پس اگر چرواہے اور مانند انکے رات کو کنکریاں پھینکیں تو نہیں ہے اساءت پس جو فرمایا اس حدیث میں کہ نہیں گناہ تو وہ شخص چرواہا یا مانند انکے ہوگا کہ فرمایا کہ گناہ نہیں یا یہ کہ معذور تھا اور کہا ابن ہمام نے کہ اگر تاخیر کرے صبح تک بلا عذر تو صحیح کہ صحیح ہے مذہب انکا اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس پر دم ہے اور صاحبین کے نزدیک وقت مسنون بعد صبح دوسرے دن کے ہے بعد زوال کے غروب ہونے آفتاب تک ہے اور بعد غروب کے طلوع ہونے فجر تک وقت مکروہ ہے اور طلوع ہونے فجر کے وقت ہے وقت ادا کا نزدیک امام صاحب کے اور صاحبین کے نزدیک باقی ہے وقت قضا کا باقی ہے اتفاقا اور غروب ہونے آفتاب چوتھے دن کا یعنی تیرہویں کا آخر وقت ہے واسطے ادا اور قضا کے نزدیک سب کے الْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ عَلِیٍّ قَالَ اَتَاہُ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَفَضْتُ قَبْلَ اَنْ اَحْلِقَ قَالَ اِحْلِقْ اَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ وَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ اِرْمِ وَلَا حَرَجَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے طواف فرض کیا پہلے سر منڈانے کے فرمایا سر منڈا یا کتروا بال اور نہیں گناہ اور آیا ایک شخص اور کہا ذبح کیا میں نے پہلے کنکریاں پھینکنے کے فرمایا پھینک کنکریاں اور نہیں گناہ نقل کی یہ ترمذی نے الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ شَرِیْکٍ

قال خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجا فکان الناس یأتونہ فمن قائل یا رسول اللہ سعیت قبل ان اطوف او
اخرت شیئا او قدمت شیئا فکان یقول لا حرج لا حرج الا علی رجل اقترض عرض رجل مسلم وھو ظالم فذلک الذی حرج وھلک
رواہ ابو داؤد روایت ہے اسامہ بن شریک سے کہا نکلا میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کرنے کو پس تھے لوگ آتے حضرت کے پاس پس بعضا
کہنے والا کہتا یا رسول اللہ سعی کی میں نے صفا و مروہ میں پہلے طواف کرنے کے یا پیچھے کی میں نے ایک چیز یا پہلے کی میں نے ایک چیز یعنی افعال ایام منی کے پس فرماتے
حضرت نہیں ہے گناہ لیکن گناہ اس شخص پر کہ آبروریزی کرے مسلمان کی اس حال میں کہ وہ شخص ہو ظالم پس وہ شخص ہے گنہگار اور ہلاک ہوا نقل کیا اس کو ابو داؤد نے
ف یعنی صفا و مروہ میں سعی کی پہلے طواف کے پیچھے احرام کے بعد طواف قدوم کے اگر آفاقی تھا یا پیچھے طواف نفل کے اگر مکی تھا پہلے طواف رکن یعنی طواف افاضہ کے
ہو نہیں وقت کا مطلب یہ ہے کہ تقدیم و تاخیر افعال منی کے سبب ادا کرنے کے گناہ نہیں ہے ہاں گناہ اس پر ہے کہ ظلم کے ساتھ کسی کی آبروریزی کرے سعی کی بات
یہ ہے کہ ... کسی کی آبروریزی کرے وہ گنہگار ہے

باب خطبۃ یوم النحر ورمی ایام التشریق والتودیع

باب بیچ بیان خطبہ پڑھنے کے دن نحر کے اور کنکریاں مارنے کے ایام تشریق کے دنوں میں اور طواف وداع کے اور بیان رخصت کے

الفصل الاول

عن ابی بکرۃ قال خطبنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر قال ان الزمان
قد استدار کھیئتہ یوم خلق اللہ السموات والارض السنۃ اثنا عشر شھرا منھا اربعۃ حرم ثلث متوالیات ذو القعدۃ
وذو الحجۃ والمحرم ورجب مضر الذی بین جمادی وشعبان وقال ای شھر ھذا قلنا اللہ ورسولہ اعلم فسکت
حتی ظننا انہ سیسمیہ بغیر اسمہ قال الیس ذا الحجۃ قلنا بلی قال ای بلد ھذا قلنا اللہ ورسولہ اعلم فسکت
حتی ظننا انہ سیسمیہ بغیر اسمہ قال الیس البلدۃ قلنا بلی قال فای یوم ھذا قلنا اللہ ورسولہ اعلم فسکت حتی
ظننا انہ سیسمیہ بغیر اسمہ قال الیس یوم النحر قلنا بلی قال فان دماءکم واموالکم واعراضکم علیکم حرام کحرمۃ یومکم
ھذا فی بلدکم ھذا فی شھرکم ھذا وستلقون ربکم فیسألکم عن اعمالکم الا فلا ترجعوا بعدی ضلالا یضرب بعضکم رقاب بعض
الا ھل بلغت قالوا نعم قال اللھم اشھد فلیبلغ الشاھد الغائب فرب مبلغ اوعی من سامع متفق علیہ روایت ہے ابوبکرہ سے کہا خطبہ پڑھا
ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن فرمایا تحقیق زمانہ پھر گیا ہے مانند اپنی حالت کے جس دن پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو یعنی
برس بارہ مہینے کا ہے ان میں سے چار ہیں حرمت والے تین پے در پے ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم اور رجب مضر کا وہ جو درمیان جمادی اور شعبان کے ہے اور
فرمایا حضرت نے کونسا مہینہ ہے یہ کہا ہم نے اللہ اور رسول اس کا زیادہ جانتا ہے پس سکوت فرمایا یہاں تک کہ گمان کیا ہم نے کہ نام رکھیں گے اس کا سوائے
نام اس کے فرمایا کیا نہیں ہے ذی الحجہ کہا ہم نے ہاں فرمایا کونسا شہر ہے یہ کہا ہم نے اللہ اور رسول اس کا زیادہ جانتا ہے پس سکوت فرمایا یہاں تک کہ
گمان کیا ہم نے کہ نام رکھیں گے اس کا سوائے نام اس کے فرمایا کیا نہیں ہے بلدہ کہا ہم نے ہاں فرمایا کونسا دن ہے یہ عرض
کیا ہم نے اللہ اور رسول اس کا زیادہ جانتا ہے پس سکوت فرمایا یہاں تک کہ گمان کیا ہم نے کہ نام رکھیں گے اس کا سوائے نام اس کے فرمایا کیا نہیں ہے دن
نحر کا عرض کیا ہم نے کیوں نہیں فرمایا پس تحقیق خون تمہارے اور مال تمہارے اور آبروئیں تمہاری تم پر حرام ہیں مانند حرام ہونے اس دن تمہارے کے
اس شہر تمہارے میں اس مہینے تمہارے میں اور البتہ ملو گے پروردگار اپنے سے پس پوچھے گا تم سے عملوں تمہارے سے خبردار نہ پھر جانا میری وفات کے پیچھے گمراہ کہ
مارے بعض تمہارا گردن بعض کی خبردار ہو کیا پہنچا دیا میں نے احکام الٰہی کو عرض کیا انہوں نے ہاں پہنچا دیا حضرت نے فرمایا الٰہی گواہ رہ پس چاہیے کہ پہنچا دے
حاضر غائب کو پس بہت پہنچائے گئے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں سننے والے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

انہیں سب ہیں نیز یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ خطبہ یوم النحر مشروع ہے جیسا کہ امام شافعی کا مسلک ہے۔ حنفیہ کے نزدیک دوسرے دن ہے چنانچہ حنفیوں کے ہاں حج میں تین خطبے مسنون ہیں ذی الحجہ کی آٹھویں
پانچویں کو ... خطبہ تعلیم و نصیحت کا ہوتا ہے اور گیارہویں کو دوسرا دن ... واللہ اعلم۔ جس دن پیدا کیا آسمان و زمین کو یعنی بارہ مہینے کا سال ہو گیا ہے
ابتداء پیدائش میں تھا جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا ان عدۃ الشہور عند اللہ اثنا عشر شہرا فی کتاب اللہ یوم خلق السموات والارض اور اس کی تفسیر یہ ہے
کلام کے یہ معنی کہ زمانہ جاہلیت میں ... ایک برس بارہ مہینے کا شمار کیا جاتا اور ایک برس تیرہ مہینے کا اور تاخیر کرتے تھے حج کو ہر دو برس
ایک مہینہ ... یعنی جب کبھی لڑائی کا موقع ہوتا تو حرام مہینوں کو حلال ٹھہرا لیتے اور حلال مہینوں کو حرام کر دیتے اور اس تغیر کے لئے ... مہینوں
ذی الحجہ سے تسلیم کرتے تھے ... حرام مہینوں کو حلال کر لیا کرتے تھے یعنی اگر ... واقع میں ... محرم ہوا تو اس کو صفر کہتے اور محرم
اور اس کے بدلے ... حرام ٹھہرا لیتے ... جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انما النسیء زیادۃ فی الکفر الآیۃ ... اللہ تعالیٰ نے اس کو باطل کیا
اور اہل جاہلیت ... برس میں کہ حج الوداع کیا حضرت نے اس برس میں حج اپنی جگہ پر تھا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الزمان قد استدار
یعنی حکم کیا اللہ تعالیٰ نے ... اس وقت میں ... حج کو اس وقت میں اور تبدیل کیا گیا ... ایک مہینے سے دوسرے مہینے کی طرف
کہ ... حرام ... اور ... حلال ٹھہرا لیتے اور ... اور ... بیان ... کر دی ... خصوصیت مہینوں کی
اور ... کیا ... اور ... کو یا ... بہت ... تاخیر میں واللہ اعلم اور السنۃ اثنا عشر شہرا ... یعنی ... ہے ... اسطرح ... کہ
جاننا چاہیے ... فرمایا اللہ تعالیٰ نے فلا تظلموا فیہن انفسکم ... قتال کی ... منسوخ ہے ... تاویل کی ... ظلم ... ایک
ان میں ... بہت ... گناہ ... حرم میں ... حالت احرام میں ... قول ... حضرت ... تو
اور ... شوال اور ذی القعدہ ... بعض ... کی حرمت ... باقی ... اور ... قبیلہ ... عرب میں وہ ... بہت تعظیم کرتے تھے
اسلئے ... کی طرف نسبت کیا گیا ... حضرت نے مہینے ... پوچھا ... لوگوں ... کی ... حقیقت
تک ... لوگوں نے کہا ... اللہ و رسولہ اعلم ... تاکہ ... اس سوال سے
کیا ہو ... میں ... بعض ... قتل کرنے لگے۔ وَعَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَأَلْتُ
ابْنَ عُمَرَ مَتٰى أَرْمِي الْجِمَارَ قَالَ إِذَا رَمٰى إِمَامُكَ فَارْمِهْ فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ فَقَالَ كُنَّا نَتَحَيَّنُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا
(رواہ البخاری) ... روایت ہے ... سے کہا پوچھا میں نے ابن عمر سے کہ ... کنکریاں ماروں ... تو فرمایا
جس وقت ... امام تیرا ... پس ... پوچھا ... پس فرمایا ... وقت
وقت ... کہ ... جب وقت ... کنکریاں ... ۔ وَعَنْ
سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَرْمِي جَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلٰى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتّٰى يُسْهِلَ فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ
طَوِيلًا وَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْوُسْطٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمٰى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَأْخُذُ بِذَاتِ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُومُ
مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ يَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُومُ طَوِيلًا ثُمَّ يَرْمِي جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ
يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُولُ هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ (رواہ البخاری)
اور روایت ہے سالم سے کہ نقل کی ابن عمر سے کہ ... جمرہ ... کنکریاں ... اللہ اکبر ... کنکری ... آگے بڑھتے ... یہاں تک کہ
پھر ... قبلہ ... دیر تک ... اور دعا مانگتے ... اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے پھر ... کنکریاں ... ساتھ ...

اللہ اکبر کہتے جب پہنچتے آگے ہو بیٹھتے یہاں تک کہ آتے زمین نرم میں اور کھڑے ہوتے سامنے قبلہ کے پھر دعا مانگتے اور اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے اور کھڑے رہتے دیر تک پھر پہنچتے جمرۂ عقبہ پر بطن وادی سے سات کنکریاں اللہ اکبر کہتے تھے نزدیک ہر کنکری کے اور نہ ٹھہرتے نزدیک اس کے پھر پھرتے اور کہتے اسی طرح دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے تھے اس کو نقل کیا بخاری نے۔ ف: ترتیب کا لحاظ رمی کرنی ہمارے نزدیک سنت ہے لیکن احتیاط مقتضی اس کی ہے کہ اس کو ترک نہ کرے اس لیے کہ واجب ہے امام شافعی وغیرہ کے نزدیک پھر موالات یعنی پے در پے رمی کرنی سنت ہے اور امام مالک کے مذہب میں واجب ہے اور کہا ہے ہدایہ میں لکھا ہے اگر کنکریاں پھینکے جمرۂ عقبہ پر ہر جانب سے تو کافی ہے لیکن یہ خلاف سنت ہے اور پہلے دونوں کے پاس ٹھہرنا اور دعا کرنا ثابت ہوا اور تیسرے کے پاس نہیں حکمت اس کی کچھ معلوم نہیں اگرچہ بعضوں نے کچھ لکھا ہے **وعن** ابن عمر قال استأذن العباس بن عبد المطلب رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يبيت بمكة ليالي منى من أجل سقايته فأذن له. متفق عليه۔ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا اجازت مانگی عباس بن عبد المطلب نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی کہ رہیں مکہ میں راتوں منیٰ کی بسبب سبیل زمزم کے پس اجازت دی ان کو حضرت نے اس کو نقل کیا بخاری اور مسلم نے۔ ف: سقایت پانی زمزم کا پلانا حاجیوں کو امانت کے سبب سے ہے اس منصب کے ایک معنی یہ ہیں کہ زمزم کا پانی کسب سے حاصل کرے کہ کوئی سبیل لگا کر ان دنوں میں سے ہو اور اس لیے عباس بن عبد المطلب چچا حضرت کے تھے اور اب یہ لگی رہتی تھی اس لیے راتوں میں منیٰ میں نہ رہتے تھے لیکن یہ لگی جاری حضرت عباس نے کہ حکم ہو رہنے کا مکہ میں راتوں میں واسطے پانی پلانے کے حضرت نے پس اجازت دی اور رات کو منیٰ میں رہنا ان راتوں میں علماء میں واجب ہے جمہور علماء کے نزدیک سنت ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک اور ایک روایت شافعی سے بھی یہی ہے اور سنت ہونا رات کے رہنے میں اکثر رات کا رہنا ہے یعنی آدھی رات سے زیادہ اور ایسا ہی حکم اس جگہ کا ہے کہ تمام رات کا وہاں رہنا مستحب ہے اور اکثر رات کا ٹھہرنا معتبر ہے اور جو سنت کہتے ہیں وہاں رات کے رہنے کو دلیل ان کی یہی حدیث ہے کہ اگر واجب ہوتا تو کیونکر حضرت اجازت دیتے رات کے رہنے کی مکہ میں اور کہا بعض علماء نے کہ جائز ہے اسی کو کہ مشغول ہو پانی پلانے میں مانند عباس کے اور اس کو اور عذر شدید ہو جس کے سبب رات کو منیٰ میں نہ رہ سکے اور اشارہ کیا طرف اس کے کہ نہیں جائز ہے کسی کو کہ ترک کرے سنت کا مگر ساتھ عذر کے اور ساتھ عذر کے رہنا منیٰ میں راتوں کو بیچ اس کے اشارہ یہ ہے کہ **وعن** ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء إلى السقاية فاستسقى فقال العباس يا فضل اذهب إلى أمك فأت رسول الله صلى الله عليه وسلم بشراب من عندها فقال اسقني فقال يا رسول الله إنهم يجعلون أيديهم فيه قال اسقني فشرب منه ثم أتى زمزم وهم يسقون ويعملون فيها فقال اعملوا فإنكم على عمل صالح ثم قال لولا أن تغلبوا لنزلت حتى أضع الحبل على هذه وأشار إلى عاتقه. رواه البخاري۔ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے طرف سبیل کے پس پانی مانگا پس کہا عباسؓ نے اے فضل جا اپنی ماں کے پاس اور لا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی ان کے پاس سے پس فرمایا حضرت نے پلا مجھ کو یہیں سے پس کہا عباسؓ نے یا رسول اللہ تحقیق لوگ ڈالتے ہیں ہاتھ اپنے بیچ اس کے فرمایا پلا مجھ کو پس پیا حضرت نے اس پانی میں سے پھر آئے کنوئیں زمزم کے پاس اور لوگ اولاد عبد المطلب پانی پلاتے تھے لوگوں کو اور محنت کرتے تھے بیچ اس کے پس فرمایا کام کیے جاؤ پس تحقیق تم اوپر نیک کام کے ہو پھر فرمایا اگر نہ ہوتا خوف اس کا کہ غلبہ کیا جائے گا تم پر یعنی غالب ہو جائیں گے تم پر لوگ پانی کھینچنے میں سبب اتباع سنت میری کے تو البتہ اترتا میں یہاں تک کہ رکھتا رسی اوپر اس کے اور اشارہ کیا طرف مونڈھے اپنے کے نقل کی یہ بخاری نے۔ ف: ان لوگوں کے تین یہاں تک کہ تمام لوگ پانی کھینچنے میں شریک ہوں گے اور اشارہ کیا طرف مونڈھے کے گمان ہے کہ اکثر لوگ کام کرتے ہیں پہلے اور وہ سبیل میں ہاتھ ڈالتے ہیں اس لیے آپ کے واسطے لا کے کھلے برتن میں سے منگایا پس حضرت نے فرمایا

کیا یعنی کنکریاں ماریں اور بلا فصل جیسا کہ نماز پڑھی اور موافق اسکے ہے وہ روایت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے یہ کہ پانی زمزم کا گھر لیجاویں

تبرک کے واسطے منقول ہے شرح میں اور مخرج ہے کہ قرآن سے بڑھ کر ہے آدمی جو تبرک لیجاتے ہیں اور حدیث سے معلوم ہوا کہ زمزم کا پانی معروف ہے اور اس روایت سے

معلوم ہوا کہ حضرت نے اپنی سیرت میں پانی کھینچا اور کھینچنے کے لیے ڈول لٹکایا اور بعض علماء سے آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طواف افاضہ سے فارغ ہوکے

زمزم کھینچتا ڈول لیتے زمزم سے اور کھینچا ساتھ آنکھ کے یہ آیا ہے کہ پانی ڈول کا گرتے ہیں بیچ ... کی اور یہ کہ اول حضرت نے اپنے دست مبارک سے کھینچا

پیو بار اسکے لیے با ولے اور پھر ڈالکر پانی کنویں میں اور یہ باب ہے **وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ**

ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ظہر کی

اور عصر کی اور مغرب کی اور عشاء کی پھر سوئے تھوڑا سا سونا محصب میں پھر سوار ہوئے طرف خانہ کعبہ کے اور طواف کیا اسکا یعنی طواف الوداع نقل کی یہ بخاری نے

ف محصب اصل میں اس جگہ کو کہتے ہیں کہ اس میں کنکریاں بہت ہوں اور اب نام ایک جگہ کا ہے جو متصل ہے منیٰ کے اور اسکو ابطح اور بطحا اور خیف

بنی کنانہ بھی کہتے ہیں اور اسی میں مکان اور ہے کہ حضرت نے نماز پڑھی محصب میں اور دوسری حدیث میں ہے کہ نماز پڑھی ابطح میں اور ثابت ہوا محصب میں بعد

نکلنے کے منیٰ سے اترنا اور عمر بن ... کرنا **وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ**

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قُلْتُ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ

كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد العزیز بن رفیع سے کہا پوچھا میں نے انس بن مالک سے کہا میں نے خبر دے مجھکو ساتھ اس چیز کے کہ یاد رکھی ہے تو نے

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہاں پڑھی نماز ظہر کی آٹھویں تاریخ ذی الحجہ کے کہا انس نے منیٰ میں کہا عبد العزیز نے پھر کہا میں نے انس سے کہ پس کہاں پڑھی نماز

عصر کی دن لوٹنے کے منیٰ سے یعنی بارھویں یا تیرھویں کو کہا انس نے ابطح میں پھر کہا انس نے کر تو جیسا کرتے ہیں سردار تیرے نقل کی یہ بخاری

اور مسلم نے **ف** یعنی حضرت نے تو ایسا کیا ہے اور تو ایسا کر جس طرح کرتے ہیں امراء تیرے مخالفت انکی مت کر کہ باعث فتنہ انگیزی کا ہو اور یہ

امر ضروری بھی نہیں اور پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ ظہر کی نماز حضرت نے محصب میں پڑھی ہے اور اسمیں سکوت ہے ظہر کی نماز سے لیکن اس سے یہ

معلوم ہوتا ہے کہ ظہر کی نماز منیٰ ہی میں پڑھی یا محصب میں کہ اسکو ابطح بھی کہتے ہیں پس تعارض نہیں دونوں میں سوال ہے **وَعَنْ عَائِشَةَ**

قَالَتْ نُزُولُ الْأَبْطَحِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ كَانَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ إِذَا خَرَجَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عائشہ سے کہا اترنا ابطح میں نہیں ہے سنت میں اترے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مگر اس واسطے کہ تھا اسمیں سہولت آسان

واسطے نکلنے حضرت کے جب نکلے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی ابطح میں حضرت اسلیے اترے تھے کہ تا جمع ہوجاویں وہاں اسباب اپنا اور لوگ بھی

جاکر طواف الوداع کریں پھر سب واسطے کوچ کے مدینہ کو آسانی سے نکلیں اور آسان ہو نکلنا کہ سب ایک جگہ ہوں اور جاننا چاہیے کہ اختلاف ہے اسمیں کہ تحصیب یعنی اترنا

محصب میں سنت ہے یا نہیں بعضے کہتے ہیں کہ دو سنتوں میں سے ہے اور یہ قول ابن عمر کا ہے اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں

فرمایا کہ ہم اتریں گے کل انشاء اللہ خیف بنی کنانہ میں کہ وہاں مشرکوں نے قسمیں کھائی تھیں اور قسم کھائی تھی ساتھ بنی ہاشم کے اور بنی عبد المطلب کے

نکاح اور خرید و فروخت اور ملاقات نہیں کرینگے یہاں تک کہ حوالے کریں ہمیں محمد کو پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ اترنا وہاں ظاہر کریں اسلام کی

نشانیوں کو اس مکان میں کہ ظاہر کی تھیں کافروں نے نشانیاں کفر کی اور شکر نعمت خدا تعالیٰ کا ادا کریں اور طواف الوداع میں بعد الظہر شب

کو یہاں سے کوچ فرمایا اور جابر سے بھی یہی آیا ہے کہ ابطح میں رات دن ٹھہرے اور حکم کرتے تھے لوگوں کو اسکا اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ

آنحضرت نے محصب میں بقصد سنت کے اترے تاکہ دکھلاویں مشرکوں کو قدرت باری تعالیٰ پس سنت ہو وہاں اترنا انتہی اور بعضوں نے کہا کہ سنت نہیں

بلکہ ایک امر اتفاقی تھا کہ ابو رافع نے وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ڈیرا کھڑا کیا تھا وہان اُترے بطحا میں آنحضرت کا وہان ٹھہرنا بسبب اتفاق وقت کے اپنی کے سبب سے حضرت کے اور یہ قول ابن عباس و عائشہ کا ہے جیسا کہ اس حدیث میں کہا جاتا چاہیے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہان اترے تو بطریق اتفاق کے تھا اور نزول ہوا اچھا ہوا اسی لئے خلفاء راشدین بھی اسپر عمل کرتے تھے اور اگر سنت ہے تو کچھ لازم نہیں آتا **وَعَنْهَا قَالَتْ اَحْرَمْتُ مِنَ التَّنْعِيْمِ بِعُمْرَةٍ فَدَخَلْتُ فَقَضَيْتُ عُمْرَتِيْ وَانْتَظَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَبْطَحِ حَتّٰى فَرَغْتُ فَاَمَرَ النَّاسَ بِالرَّحِيْلِ فَخَرَجَ فَاَتَى الْبَيْتَ فَطَافَ بِهٖ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَا وَجَدْتُهٗ بِرِوَايَةِ الشَّيْخَيْنِ بَلْ بِرِوَايَةِ اَبِيْ دَاؤُدَ مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيْرٍ فِيْ اٰخِرِهٖ** اور روایت ہے عائشہ سے کہا احرام باندھا میں نے تنعیم سے ساتھ عمرے کے پس داخل ہوئی میں مکہ میں اور ادا کیا میں نے عمرہ اپنا یعنی جو کہ چھوٹ گیا تھا بسبب حیض کے جیسا کہ اوپر گذرا باب قصہ حجۃ الوداع میں اور انتظار کیا میرا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بطحا میں یہاں تک کہ فارغ ہوئی میں پس حکم فرمایا لوگوں کو ساتھ کوچ کرنے کے پھر نکلے مدینہ کی طرف پھر آئے مکہ میں بیت اللہ کے پاس پس طواف کیا اسکا پہلے فجر کی نماز سے یعنی طواف وداع پھر نکلے طرف مدینہ کے کہا مولف نے کہ یہ حدیث نہیں پائی میں نے ساتھ روایت بخاری اور مسلم کے یعنی ایک ان دونوں میں سے بلکہ ساتھ روایت ابو داود کے ساتھ تھوڑے سے اختلاف کے بیچ آخر اسکے کہ پھر نکلے طرف مدینہ کے احتمال ہے کہ پہلے نماز فجر کے نکلے ہوں یا بعد نماز کے اور ساتھ تھوڑے سے اختلاف کے یعنی ابو داود کی روایت میں اور مصابیح کی روایت میں تھوڑا اختلاف ہے پس یا یہ اعتراض ہے صاحب مصابیح پر کہ ذکر کی حدیث فصل اول میں اور مخالفت کی ابو داود کی واسطے اعلام کے **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُوْنَ فِيْ كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفِرَنَّ اَحَدٌ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ اِلَّا اَنَّهٗ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ابن عباس سے کہا تھے آدمی پھرتے تھے ہر طرف میں یعنی بعد حج کے نکلتے اور چلے جاتے اپنی اپنی طرف چلے جاتے تھے خواہ طواف کرتے خواہ نکرتے پیچھے اسکے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ نکلے ایک تمہارا یعنی آفاقی یہاں تک کہ ہو آخر وقت اسکا ساتھ خانہ کعبہ کے یعنی طواف کرے مگر تخفیف کیا گیا ہے یعنی طواف وداع عورت حائضہ سے یعنی اور اسی طرح نفاس والی سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور اس حدیث کو طواف وداع بھی کہتے ہیں یعنی طواف الصدر بھی اور یہ طواف واجب ہے اور مضائقہ نہیں ہے اگر اقامت کرے بعد اسکے جسقدر چاہے لیکن افضل یہ ہے کہ وقت نکلنے کے کرے چنانچہ منقول ہے امام ابو حنیفہ سے کہ اگر طواف الوداع کرے کوئی پھر اقامت کرے عشا تک تو مجھ کو بہتر یہ ہے میرے نزدیک کہ دوسرا طواف کرے اور نہیں واجب طواف اہل مکہ پر اور نہ اسپر جو میقات کے اندر رہتا ہو اور اسی طرح اسپر بھی نہیں جو کہ مکہ میں آرہا اور پھر منقول ہے کہ نکلنا اور اسی طرح نہ فوت کرنے کے بیچ اور نہ عمرہ کرنے والے پر اور اسی طرح افضل ہے کہ عمل کیجئے اگر کہ طاہر نہیں اور نہ بعد اسکے سعی ہو بیچ انکے **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفْرِ فَقَالَتْ مَا اُرَانِيْ اِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرٰى حَلْقٰى اَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قِيْلَ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے عائشہ سے کہا حائض ہوئی صفیہ رات نفر کے یعنی پس کہا نہیں گمان کرتی میں اپنے تئیں مگر روکنے والی تمہاری یعنی کوچ کرنے سے کہ میں حائض ہوئی اور طواف وداع کیا ہے نہیں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ کہ سے اسکو اللہ اور حلق کرے کیا طواف کیا ہے دن نحر کے یعنی طواف الزیارۃ کہا گیا کہ ہاں فرمایا پس چل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فائدہ رات نفر سے مراد وہی رات ہے کہ جسمیں حضرت محصب میں رہے تھے یعنی تیرہویں کی رات اور وہ رات بارہویں اور تیرہویں کے بیچ میں ہے ساتھ رات نفر کے یعنی وہ رات نفر کے پیچھے تیرہویں کی وہ ہے کہ بعد تیرہویں دن کے آتی ہے اور حضرت صفیہ نے گمان کیا تھا کہ طواف وداع بھی مثل طواف زیارت کے ہے کہ ترک اسکا نہیں جائز بسبب عذر کے اور حضرت صفیہ نے گمان کیا تھا کہ اسنے طواف الزیارۃ نہیں کیا ہے سو تب کہا آپ نے عقرٰی حلقٰی یعنی اللہ کرے بانجھ ہو اور حلق میں درد ہو لیکن یہاں اس سے بددعا مراد نہیں بلکہ عادت عرب کی ہے کہ ایسے کلمات اثنائے کلام میں بولتے ہیں

بعضی روایت میں ہے کہ منیٰ کو نحر یوات وداع کے بعد جگہ جہاں پر ہے منیٰ کا اوطانات الزیارۃ کرنے کی پروا سے بچ ہے الفصل
الثانی عن سلیمان بن عمرو بن الاحوص قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی حجۃ الوداع ای یوم ھذا
قالوا یوم الحج الاکبر قال فان دماءکم واموالکم واعراضکم بینکم حرام کحرمۃ یومکم ھذا فی بلدکم ھذا الا لا یجنی
جان الا علی نفسہ الا لا یجنی جان علی ولدہ ولا مولود علی والدہ الا ان الشیطان قد ایس ان یعبد فی بلدکم ھذا
ابدا ولکن ستکون لہ طاعۃ فیما تحتقرون من اعمالکم فسیرضی بہ رواہ ابن ماجۃ والترمذی وصححہ روایت ہے
عمرو بن احوص سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حجۃ الوداع میں یعنی دن نحر کے کونسا دن ہے یہ عرض کیا صحابہ نے کہ دن حج اکبر کا
فرمایا پس تحقیق خون تمہارے اور مال تمہارے اور آبروئیں تمہاری درمیان تمہارے حرام ہیں جیسے بزرگی اس دن تمہارے کی بیچ اس شہر تمہارے کے
خبردار ہو نہیں ظلم کرتا کوئی ظلم کرنے والا مگر اپنی جان پر یعنی جو کوئی کسی پر ظلم کرتا ہے وبال اسکا اسی پر پڑتا ہے کہ وہ ماخوذ ہوتا ہے ظلم کرنے سے اور نہیں کہا
خبردار ہو نہیں ظلم کرتا کوئی ظلم کرنے والا بیٹے پر اور نہ بیٹا اپنے باپ پر خبردار ہو تحقیق شیطان ناامید ہوا اس سے کہ عبادت کیا جاوے بیچ اس
شہر تمہارے کے ہمیشہ ولیکن ہوگی شیطان کی فرمانبرداری بیچ ان چیزوں کے کہ حقیر جانو گے اپنے عملوں سے پس خوش ہوگا ساتھ انکے
یعنی گناہوں کے کہ حقیر جانو گے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور ترمذی نے اور صحیح کہا ترمذی نے۔ ف۔ یوم الحج الاکبر نام ہے یوم نحر کا جیسا کہ
قرآن مجید میں آیا ہے واذان من اللہ ورسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر ان اللہ بریء من المشرکین ورسولہ کہا بیضاوی نے کہ وہ دن عید کا ہے اسلئے کہ
اسمیں حج تمام ہوتا ہے اور بڑے بڑے افعال حج کے اسمیں ہوتے ہیں اور بعضی نے کہا گیا ہے کہ وہ عرفہ کا دن ہے اور دن نحر کے نزدیک ہے اور اسکی تعبیر عیداللہ
میں ہے تیسرے فرمایا کہ یہ دن حج اکبر کا ہے اور یہ بھی صفت اکبر اسلئے لائے کہ عمرے کو حج اصغر کہتے ہیں اور ابو بکر کی حدیث میں جواب صحابہ کا اللہ ورسولہ اعلم
ہے اور اس میں جواب مذکور ہوا کہ یہ دن حج اکبر کا ہے شاید بعض نے وہ جواب دیا ہو اور بعضوں نے یہ اور تحقیق خون تمہارے کا یعنی بہا دینا اس دن اور اسی شہر میں
خون کسی کا اور مال لینا اور بے آبروئی کرنی حرام ہے جیسے اس دن میں حرام ہے اور اس شہر میں اور بہر وقت حرام ہے اور نہیں ظلم کرتا کوئی ظلم کرنے والا مگر اپنی جان پر
ظاہر ترجمہ یہ ہے کہ یعنی جو بیٹے نہیں ظلم کرتا کوئی ظلم کرنے والا اپنے فرزند پر اور نہ فرزند اپنے باپ پر یعنی کوئی کسی کے ظلم کرنے سے ماخوذ نہیں ہوتا پس موافق ہوا
یہ قول باری تعالیٰ کے ولا تزر وازرۃ وزر اخریٰ یعنی نہیں بوجھ اٹھاتا کوئی بوجھ اٹھانے والا بوجھ دوسرے کا اور خاص دونوں ذکر کیے گئے اسلئے کہ قریب
اقربا کے ہیں یعنی جب یہ نہیں ماخوذ ہوتے ساتھ فعل ایک کے تو غیر انکے بطریق اولیٰ نہیں ماخوذ ہونگے پس گویا یہ تاکید ہے پہلے جملے کی اور عبادت کیا جاوے
یعنی فرمانبرداری کیا جاوے بیچ عبادت غیر خدا تعالیٰ کے یعنی کوئی شیطان کے بہکانے سے عبادت غیر اللہ کے نہیں کریگا بیچ ان شہروں کے اور مراد یہ ہے کہ ظاہر
میں نہیں کرنے کا اسلئے کہ کبھی چلتے ہیں نفاق کے بیچ خفیہ اور عملوں اپنے سے یعنی قتل کرنا اور لوٹنا اور مانند انکے کے اور حقیر جانتے ہو صغائر کا اور یہ
کہ انکو تم صغیرہ اور حقیر جانتے ہو ان عملوں میں فرمانبرداری شیطان کی ہو کر راضی ہوتا ہے شیطان انسے اور وہ عمل باعث فتنہ و فساد کے
ہوتے ہیں یہ بیچ قول لا یجنی جان علی نفسہ بعض نسخوں میں نے بدون لفظ الا کے نقل کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ نفی ہے بمعنی نہی کے یعنی نہ ظلم کرے کوئی
ظلم کرنے والا اپنے نفس پر اور یہ ہے کہ کوئی کسی پر ظلم نہ کرے اسلئے کہ جو کوئی کسی پر ظلم کرتا ہے حقیقت میں اپنے نفس پر کرتا ہے کہ مستحق عذاب کرتا ہے
اسکو پس یہ لکھا ہے کہ ایک روایت میں پہلے ساتھ لفظ الا کے آیا ہے یعنی الا لا یجنی جان الا علی نفسہ لیکن اس واسطے جو ابن ماجہ میں ہے لفظ
الا کا ساتھ ہے اور اسلئے صاحب مشکوٰۃ کے نسخہ میں بھی لفظ الا کا ہے جیسے ترجمہ اسکے موافق کیا گیا ہے وعن رافع بن عمرو المزنی قال رأیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب الناس بمنی حین ارتفع الضحی علی بغلۃ شہباء وعلی یعبر عنہ والناس

بیکن فی الشہر الحرام ... رواہ [illegible] ابو داؤد اور روایت ہے رافع بیٹے عمرو مزنی کے سے کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑھتے تھے لوگوں کو منیٰ میں اس وقت کہ بلند ہوا وقت چاشت کا یعنی اول دن نحر کا اور خچر پر سوار تھے [illegible] اور حضرت علی بیان کرتے تھے حضرت کی طرف سے یعنی جو لوگ دور تھے ان کو حضرت علی سمجھاتے تھے جو کچھ حضرت فرماتے تھے اور لوگ بعضے کھڑے تھے اور بعضے بیٹھے نقل کی یہ ابوداؤد نے وعن عائشۃ وابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخر طواف الزیارۃ یوم النحر الی اللیل رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ اور روایت ہے عائشہ اور ابن عباس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تاخیر کی طواف الزیارۃ کو دن نحر کے رات تک نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف تاخیر کی یعنی جائز رکھا تاخیر طواف زیارت کو یا تو [illegible] عورتوں کے لیئے [illegible] ثابت ہوا ہے کہ حضرت نے طواف زیارت کیا دن نحر کے پھر نماز ظہر مکہ میں پڑھی [illegible] اور اول وقت اسکا نزدیک شافعی کے عید کی آدھی رات کے بعد ہے اور نزدیک [illegible] طلوع صبح ہونے [illegible] اور آخر وقت اسکا جب طواف کرے جائز ہے لیکن واجب ہے ابوحنیفہ کے نزدیک یہ کہ ایام نحر میں ہو اگر تاخیر کریگا اسے لازم آویگا اسپر دم یعنی جانور ذبح کرنا وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یرمل فی السبع الذی افاض فیہ رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں رمل کیا بیچ طواف زیارت کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف رمل کہتے ہیں جلدی چلنے اور چھاتی نکال کر مونڈھے ہلاتے ہوئے پس جو حضرت نے طواف زیارت میں رمل نہیں کیا اس لیئے کہ طواف القدوم میں کر چکے تھے یہ مسئلہ طواف الزیارت ہے بغیر رمل [illegible] کر چکا ہو پہلے اس طواف کے اور اگر [illegible] طواف الزیارۃ میں کرے ورنہ نہ کرے وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رمی احدکم جمرۃ العقبۃ فقد حل لہ کل شیء الا النساء رواہ فی شرح السنۃ وقال اسنادہ ضعیف وفی روایۃ احمد والنسائی عن ابن عباس قال اذا رمی الجمرۃ فقد حل لہ کل شیء الا النساء اور روایت ہے عائشہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ کنکریاں مارے ایک تمہارا جمرۃ العقبہ کو [illegible] اور بال کترے واسطے [illegible] حلال ہوئی اسکے لیئے ہر چیز سوا عورتوں کے یعنی [illegible] صحبت کرنا ابھی نہیں حلال ہوئی [illegible] طواف زیارت کے [illegible] نقل کی یہ [illegible] شرح السنۃ میں اور کہا اسناد اسکی ضعیف ہے اور بیچ روایت احمد اور نسائی کے ابن عباس سے یوں ہے کہا جس وقت کہ مارے کنکریاں جمرہ کو یعنی جمرۃ العقبہ کو پس تحقیق حلال ہوئی واسطے اسکے ہر چیز سوا عورتوں کے وعنہا قالت افاض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اخر یومہ حین صلی الظہر ثم رجع الی منی فمکث بہا لیالی ایام التشریق یرمی الجمرۃ اذا زالت الشمس کل جمرۃ بسبع حصیات یکبر مع کل حصاۃ ویقف عند الاولی والثانیۃ فیطیل القیام ویتضرع ویرمی الثالثۃ فلا یقف عندہا رواہ ابوداؤد اور روایت ہے عائشہ سے کہا کہ طواف فرض کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر دن نحر کے یعنی عید قربان کے آخر دن میں اس وقت کہ نماز ظہر کی پڑھی پھر پھر آئے طرف منی کی پس رہے منی میں راتوں دنوں تشریق کے [illegible] کنکریاں [illegible] جس وقت کہ ڈھلتا [illegible] ہر جمرہ کو سات سات کنکریاں تکبیر کہتے ساتھ ہر کنکری کے [illegible] پہلے [illegible] اور دوسرے کے [illegible] نقل کی یہ ابوداؤد نے ف [illegible] دلیل [illegible] حضرت نے ظہر کی [illegible] وعن ابی البداح بن عاصم بن عدی عن ابیہ قال رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرعاء الابل فی البیتوتۃ ان یرموا یوم النحر ثم یجمعوا رمی یومین بعد یوم النحر فیرمونہ فی احدہما رواہ مالک والترمذی والنسائی وقال الترمذی [illegible]

ھذا الحدیث صحیح اور روایت ہے ابو البداح بن عاصم بن عدی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا اجازت دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے
چرانے والے اونٹوں کو بیچ ترک کرنے شب باشی کے منیٰ میں یہ کہ کنکریاں ماریں اپنے جمرہ عقبہ پر دن نحر کے پھر بعد دن نحر کے جمع کریں دو دنوں کا
پیچھے دن نحر کے یعنی بیچ دونوں دنوں کے مارنا بیچ ایک کے ان دونوں میں سے نقل کی یہ مالک نے اور ترمذی اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث صحیح ہے
کہا طیبی نے مراد یہ ہے کہ اجازت دی چرانے والوں کو یہ کہ رات کو نہ رہیں منیٰ میں تشریق کی راتوں میں اس لیے کہ مشغول ہوتے ہیں چرانے میں اور اجازت دی
یہ کہ کنکریاں ماریں دن عید کے جمرہ عقبہ پر فقط پھر نہ ماریں عید کے دوسرے دن بلکہ ماریں تیسرے دن دونوں دنوں کا ادا اور قضا اور البتہ
جائز ہے انکے نزدیک تقدیم رمی کی دوسرے دن عید کے یعنی تیسرے دن کے بدلے بھی گر دوسرے دن میں ماریں تیسرے کی درست ہے اور تاخیر درست ہے کہ یہ صحیح
مثل بھی تیسرے دن میں نہ **باب ما یجتنبہ المحرم** باب بیچ بیان ان چیزوں کے کہ بچائے محرم یعنی اس باب میں بیان ان چیزوں کا
کہ حرام ہو کرنا ان کا محرم کو خواہ واجب ہو لینے دم یا صدقہ دینا یا نہ واجب ہو کچھ اور بیان ہوا انکا مباح ہے محرم کو کرنا انکا اور صدقہ یہ ہیں کہ آدمی
مباح ہے دوسری قسم ... یا ایک مباح جو با کچھ تھوڑی سی چیز یعنی ہے **الفصل الاول** فصل پہلی عن عبد اللہ
بن عمر ان رجلا سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یلبس المحرم من الثیاب فقال لا تلبسوا القمص ولا العمائم
ولا السراویلات ولا البرانس ولا الخفاف الا احد لا یجد نعلین فلیلبس خفین ولیقطعھما اسفل من الکعبین
ولا تلبسوا من الثیاب شیئا مسہ زعفران ولا ورس متفق علیہ وزاد البخاری فی روایۃ ولا تنتقب المرأۃ المحرمۃ ولا تلبس القفازین اور روایت ہے عبد اللہ
بن عمر سے کہ ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا پہنے محرم قسم کپڑوں کے سے پس فرمایا نہ پہنو کرتے اور نہ باندھو عمامے
اور نہ پہنو پائجامے اور نہ ٹوپی والا چغہ یعنی برانیاں اور نہ پہنو موزے مگر وہ شخص کہ نہ پاوے جوتیاں پس پہنے موزے اور چاہیے کہ کاٹ ڈالے موزے دونوں ٹخنوں کے
نیچے سے اور نہ پہنو کپڑوں میں سے اس چیز کو کہ لگی ہو اسکو زعفران اور نہ وہ کپڑا کہ لگی ہو اسکو ورس نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا
بخاری نے ایک روایت میں اور نہ نقاب ڈالے عورت احرام والی اور نہ پہنے دستانے مراد ساتھ پہنے کرتوں اور پائجاموں کے پہننا ان کا ساتھ طرح
کے معمول ہے پہننے کا جیسے کرتے کو گلے میں پہننا ہے اور پائجامہ کو پاؤں میں اس طرح پہننا منع ہے اور اگر انکو بدن پر ڈالے مانند چادر کے تو نہیں منع ہے
اسی طرح نہیں کیفیت کرتا پہنا اور پائجامہ پہنا اور نہ بالائی مراد اس سے یہ ہے کہ ایسی چیز نہ اوڑھے کہ سر کو ڈھانپ لے خواہ ٹوپی ہو خواہ بارانی
خواہ اور کچھ مگر جو چیز ایسی ہو کہ عرف میں اسکو پہننا اور اوڑھنا نہ کہتے ہوں مانند رکھ لینے کوزے کے اور اٹھا لینے گٹھڑی کے سر پر تو مضائقہ نہیں ہے اور
اس جگہ مذہب حنفی میں جو ٹخنے کی ہڈی ہے پشت پا کے بیچ میں ابھری ہوئی ہے اور امام شافعی کے نزدیک یہی ٹخنہ ہے جو کعب کا وضو میں دھونا فرض ہے اور اختلاف کیا ہے علما
نے جب پاس جوتی نہ ہو اور موزے پہن لے تو آیا واجب ہوتا ہے فدیہ یا نہیں پس کہا مالک اور شافعی نے کہ نہیں ہے اس پر کچھ اور کہا ابو حنیفہ اور
علمائے ہمارے نے کہ اس پر فدیہ ہے ... ورس ایک قسم گھاس کی ہے زرد رنگ مشابہ زعفران
اور زعفران اور ورس کے رنگ سے منع اسلیے فرمایا کہ خوشبو ہوتی ہے اور نہ نقاب ڈالے یعنی منہ کو برقع اور نقاب سے نہ ڈھانکے اور منہ پر کوئی کپڑا
ڈھانکے کہ الگ رہے منہ سے تو جائز ہے اور مرد کو بھی منہ ڈھانکنا حرام ہے مانند عورت کے ہمارے نزدیک اور یہی کہا مالک نے اور احمد نے ایک روایت میں اور
خلاف ہے اسمیں امام شافعی کا اور ... اگر سر کو لگے تو نہیں ... منع ہے اور نہیں تو نہیں اور اسی طرح ... کعبہ کا ... تو منع ہے نیچے
کرتا ہو تو نہیں ہے وعن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب وھو یقول اذا لم یجد المحرم
نعلین لبس خفین واذا لم یجد ازارا لبس سراویل متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو

طلبی تھا اور وہ فرماتے تھے کہ جب وقت تیار ہو سر پر پٹیشن تو پچنے لگوائے بیچ میں سر کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے بیچ
سر کے یعنی ان کے پیچھے کاٹ کر بیچ اور سر بیچ میں لگانا اور جب محتاج ہو تو سر بیچ والا تو نہیں ہے نزدیک امام شافعی کے نزدیک امام ابو حنیفہ
کے نزدیک یہ ہے کہ ایسا اور اگر بیچ سر کے بال نہ اور بال نہ منڈوائے جائز ہے ع وَعَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوقِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَحْرَمْتُ
بِالْعُمْرَةِ وَهٰذِهِ عَلَيَّ فَقَالَ أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ
كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے یعلی بن امیہ سے کہا تھے ہم نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جعرانہ میں ناگاہ آیا ایک شخص گنوار جبہ
پہنے ہوئے تھا اور وہ شخص تر ہوا تھا خلوق میں کہ ایک قسم کی خوشبو ہے زعفران وغیرہ سے بنتی ہے پس کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے احرام باندھا تھا عمرہ کا
اس حال میں کہ یہ جبہ مجھ پر ہے پس فرمایا کہ خوشبو جو تجھ پر ہے پس دھو ڈال اس کو تین بار اور جبہ پس اتار ڈال اس کو پھر کر جو کام کرتا ہے بیچ حج
عمرہ کے جیسا کرتا ہے تو بیچ احرام حج اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جعرانہ نام ہے ایک جگہ کا کہ ایک منزل ہے مکہ سے اور نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے احرام عمرہ کا وہاں سے باندھا تھا اور دھو ڈالنا خوشبو کا اس لیے فرمایا کہ استعمال زعفران کا مرد کو ممنوع ہے اور تین بار دھونے کو اس لیے فرمایا
کہ خوب طرح خوشبو جاتی رہے واجب ہے اور اصل بات احرام عمرہ کے میں ان چیزوں سے کہ پرہیز کیا جاتا ہے احرام
حج میں اور محرم اگر سر پر خوشبو لگا لے گناہ ہوگا اور نہیں چاہیے کہ احرام میں اگر قصداً مرتکب
ان کا ہوگا تو واجب ہوگا اگر بھول کر مرتکب ہوگا تو نہیں لازم آنے کا نزدیک شافعی اور ثوری اور احمد اور اسحق کے
اور واجب ہوگا نزدیک ابی حنیفہ اور مالک کے ع وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكَحُ وَلَا
يَخْطُبُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عثمان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لائق کہ نکاح کرے محرم اور نہیں لائق یہ نکاح کر دے محرم
کسی کا یعنی بولایت یا بوکالت اور نہیں لائق کہ منگنی کرے محرم نقل کی یہ مسلم نے ف امام شافعی اور جمہور علماء کے نزدیک پہلی دونوں نفیاں تحریمی
ہیں اور تیسری تنزیہی پس نہیں درست ان کے نزدیک اپنا نکاح کرنا اور دوسرے کا نکاح کر دینا اور امام اعظم رح کے نزدیک تینوں نفیاں تنزیہی ہیں
اور دلیل ان کی یہ ہے کہ آنحضرت نے حالت احرام میں حضرت میمونہ سے نکاح کیا ہے ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اس حال میں کہ
احرام باندھے ہوئے تھے یعنی حج اور عمرہ القضا کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ع وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ ابْنِ أُخْتِ مَيْمُونَةَ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللهُ وَالْأَكْثَرُونَ عَلَى
أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا وَظَهَرَ أَمْرُ تَزْوِيجِهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ بَنٰى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ بِسَرِفَ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ اور روایت ہے یزید بیٹے
اصم بھانجے میمونہ کے سے نقل کی میمونہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اس حال میں کہ وہ احرام میں نہ تھے نقل کی یہ مسلم نے
کہا شیخ امام محی السنہ نے رحمت کرے ان کو اللہ اکثر تینوں امام اور تابعین اسی پر ہیں کہ حضرت نے نکاح کیا میمونہ سے بغیر حالت احرام میں اور
ظاہر ہوا امر نکاح ان کا اس وقت کہ وہ احرام میں تھے پھر ہم بستر ہوئے ساتھ ان کے یعنی صحبت کی بغیر حالت احرام میں سرف میں کہ مکہ کی راہ میں
ف نکاح میمونہ کا اور صحبت ہوئی ان سے سرف میں ہوئی اور سرف نام ایک جگہ کا ہے مکہ کی راہ میں دس کوس مکہ سے اور عجائبات اتفاقات سے ہے
کہ وفات میمونہ کی بھی سرف ہی میں ہوئی اور جاننا چاہیے کہ حدیث ابن عباس کی اور حدیث یزید بن اصم کی متعارض ہیں حدیث ابن عباس کی

دلالت کرتی ہے اس پر کہ نکاح بحالت احرام میں ہوا اور حدیث یزید کی اس پر دلالت کرتی ہے کہ نکاح انکا غیر حالت احرام میں ہوا پس پہلے علماء نے ترجیح دی حدیث ابن عباس کی حدیث کو یزید کی حدیث پر اس لئے کہ ابن عباس زیادہ فقیہ تھے یزید سے اور صحیح تر ہے حدیث ابن عباس کی اور مسلم میں ایک روایت کہ حدیث عثمان کی جس میں نہی وارد ہوئی ہے نکاح کرنے اور غیر کے نکاح کرنے سے وہ محمول کی گئی ہے کراہت پر کہ مراد اس سے یہ ہے کہ نکاح کرنا اور غیر کا شان محرم سے اور مناسب حال اسکے نہیں اس لئے کہ مشغول ہے عبادت میں نہ یہ کہ مراد تحریم ہو جیسا کہ اس حدیث کے آخر میں بیان ہوا کہ نہ پیغام بھیجے اور حمل کیا ہے شافعی نے حدیث ابن عباس کی کو اس پر کہ ظاہر ہوا امر نکاح حضرت کا حرم میں یعنی اشتہار ہوا نکاح کا اس حال میں اور یہ تاویل تکلف ہے اور اللہ اعلم اس بحث میں علماء کی تفصیل ہے کہ کتب مطولہ میں مذکور ہے۔ وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَغْسِلُ رَأْسَہٗ وَھُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابو ایوب سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دھوتے تھے سر اپنا حالت احرام میں نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف جائز ہے بلا خلاف محرم کے لیے دھونا سر کا اس طرح کہ نہ ٹوٹے بال اور اگر خطمی سے دھووے تو اس پر دم آتا ہے نزدیک ابو حنیفہ کے اس لیے کہ خطمی ایک قسم ہے خوشبو کی اور اگر سر دھووے صابون یا بیری کے پتوں اور مانند اس کی سے تو نہیں لازم ہوگا اس پر کچھ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا پچھنے لگوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف جائز ہے جمہور علماء کے نزدیک پچھنے لگانا بشرطیکہ بال نہ ٹوٹے۔ وَعَنْ عُثْمَانَ حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الرَّجُلِ اِذَا اشْتَکٰی عَیْنَیْہِ وَھُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَھُمَا بِالصَّبِرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عثمان سے یہ کہ حدیث کی روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ حق ایک شخص کے کہ جب دکھیں آنکھیں اسکی اور وہ محرم ہو لیپ کرے ان کا ایلوا سے نقل کی یہ مسلم نے ف اس سے علماء نے ضماد یعنی لیپ کرنے کے مسئلے میں دلیل لی ہے اور علماء نے اتفاق کیا ہے کہ آنکھوں میں ایسی چیز کا لیپ کرنا جس میں خوشبو نہ ہو جائز ہے اور اگر پٹی باندھنا چاہے سر پر تو اس طرح کہ اگر سر پر لگی ہو اور خوشبو ہو تو اس پر صدقہ لازم ہوگا اور اگر بہت ہو خوشبو تو دم آویگا اور اگر ایسا مرہم لگاوے کہ اس میں خوشبو نہ ہو تو کچھ مضائقہ نہیں اور نہیں لازم ہوگا اس پر کچھ اور اگر پٹی باندھے کسی عضو پر سوا سر اور منہ کے تو نہیں لازم ہے کچھ لیکن مکروہ ہے اور اگر ڈھانکے گا چوتھائی سر یا اس سے زیادہ تو دم لازم ہوگا اور کم چوتھائی سے ڈھانکے گا تو صدقہ دیگا۔ وَعَنْ اُمِّ الْحُصَیْنِ قَالَتْ رَأَیْتُ اُسَامَۃَ وَبِلَالًا وَاَحَدُھُمَا اٰخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَہٗ یَسْتُرُہٗ مِنَ الْحَرِّ حَتّٰی رَمٰی جَمْرَۃَ الْعَقَبَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ام حصین سے کہا دیکھا میں نے اسامہ اور بلال کو اس حال میں کہ ایک ان میں سے یعنی بلال پکڑے ہوئے تھا مہار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی اور دوسرا یعنی اسامہ اٹھائے ہوئے تھا کپڑا اپنا سایہ کرتا تھا گرمی سے یہاں تک کہ کنکریاں ماریں جمرۃ العقبہ کو نقل کی مسلم نے ف سایہ کرتا تھا یعنی سایہ کرتا تھا کپڑے سے کہ اونچا تھا سر مبارک سے کہ سر کو نہ لگتا تھا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ اٹھائے ہوئے تھا مانند خیمہ کے سر مبارک پر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے محرم کو سایہ کرنا خیمہ وغیرہ سے بشرطیکہ سایہ کرنے والی چیز سر کو نہ لگے اور یہی قول ہے اکثر علماء کا اور مالک اور احمد مکروہ رکھتے ہیں اس کو۔ وَعَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِہٖ وَھُوَ بِالْحُدَیْبِیَۃِ قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلَ مَکَّۃَ وَھُوَ مُحْرِمٌ وَھُوَ یُوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ تَتَھَافَتُ عَلٰی وَجْھِہٖ فَقَالَ اَتُؤْذِیْکَ ھَوَامُّکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسَکَ وَاَطْعِمْ فَرَقًا بَیْنَ سِتَّۃِ مَسَاکِیْنَ وَالْفَرَقُ ثَلٰثَۃُ اٰصُعٍ اَوْ صُمْ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ اَوِ انْسُکْ نَسِیْکَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے کعب بن عجرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اس پر اور وہ تھا حدیبیہ میں پہلے داخل ہونے کے مکہ میں اور تھا کعب محرم اور وہ جلاتا تھا آگ نیچے ہانڈی کے اور جوئیں جھڑتی تھیں منہ پر اسکے پس حضرت نے کہا کیا ایذا دیتی ہیں تجھ کو جوئیں تیری کہا ہاں فرمایا پس منڈا ڈال سر اپنا اور کھلا فرق کے درمیان چھ مسکینوں کے اور فرق

تین صاع کا ہو یا روزہ رکھے تین دن یا ذبح کرے جانور لائق ذبح کرنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے کعب سے اور ابن عبد البر نے صاحب شریعت سے کہا
ایک بت تھا کہ پوجا کرتے تھے اسکو اور عبادہ وہیں علامت پاتے تھے ایک عبادہ اور کعب کے پاس آئے دیکھا کہ کعب بت کو لیکر گھر سے نکلے عبادہ گھر میں گئے
اور بت کو توڑ ڈالا جب کعب گھر میں آئے تو دیکھا کہ بت ٹوٹا ہوا ہے غصہ میں آئے اور پایا کہ عبادہ کو اور کہیں پھر سوچا دل میں کہا کہ اگر اس بت میں کچھ
بھلائی ہوتی تو اپنے تئیں بچا لیا ہوتا پس کعب مسلمان ہوئے اللہ تعالیٰ جب ہدایت کرتا ہے تو یوں کرتا ہے اور آپ پہلے داخل ہونے کے بعد لوگوں کے تھے کہ میں جانتا تھا
جبکہ کہانت منسوخ نہیں تھی داخل ہونے کے میں بعد ان کے شرح بخش کر دیا اسکو صلح حدیبیہ کے بعض ایام میں چار سیر کا ہوتا ہے پس فرق بارہ سیر کا ہوا
حاصل یہ کہ آدھا آدھا صاع یعنی دو دو سیر گیہوں ہر مسکین کو دے یا بکری ذبح کرے یا جانور ذبح کرے اور حدیث تفسیر ہوا آیت کی وہ جو مذکور ہوا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے

الفصل الثانی فصل دوسری عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى النِّسَاءَ فِي
اِحْرَامِهِنَّ عَنِ الْقُفَّازَيْنِ وَالنِّقَابِ وَمَا مَسَّ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ مِنَ الثِّيَابِ وَلْتَلْبَسْ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا اَحَبَّتْ مِنْ اَلْوَانِ الثِّيَابِ
مُعَصْفَرًا اَوْ خَزًّا اَوْ حُلِيًّا اَوْ سَرَاوِيْلَ اَوْ قَمِيْصًا اَوْ خُفًّا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ انہوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
منع فرماتے تھے عورتوں کو بیچ احرام کے پہننے دستانوں کے اور نقاب کے یعنی اس طرح کی نقاب سے کہ منہ کو لگے اور پہننے سے کپڑے کے کہ لگی ہو
ورس اور زعفران اور چاہیے کہ پہنے بعد اسکے جو چاہے انواع کپڑوں سے کسنبا کپڑا ہو یا خز ہو یا زیور ہو یا پائجامہ ہو یا کرتہ ہو یا موزہ نقل کی یہ ابو داود نے ف بعد کے
بیچ نکلنے کے احرام سے حضرت شیخ نے تو یہی لکھے ہیں اور ملا علی قاری نے یہ معنی لکھے ہیں کہ بعد اس چیز کے کہ ذکر کی گئی یعنی سوا ان چیزوں مذکورہ کے
جو چاہے اقسام کپڑوں سے سو پہنے اور لکھا ہے کہ نہیں اس حدیث سے فرق معلوم ہوتا ہے درمیان معصفر اور کسنبی کے اور ہمارے مذہب میں مذکور ہے
معلوم ہوتا ہے کہ اللہ الاکمل اور الواجبی وغیرہ میں لکھا ہے کہ اگر پہنے محرم رنگا ہوا کسنبے یا ورس کا یا زعفران کا پورا ایک دن یا زیادہ تو اسپر دم لازم
ہوتا ہے اور اگر کم ایک دن سے پہنے تو صدقہ دینا آتا ہے اور یہ بات ہے کہ اگر دھل گیا وہ ہے یہ حدیث اور کسنبی دھوئے ہوئے کے حکم میں ہیں کہ ان میں خوشبو اور رنگ باقی نہ رہے
تو پہننا کپڑوں میں کچھ مضائقہ نہیں وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّوْنَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمَاتٌ
فَاِذَا حَاذَوْا بِنَا سَدَلَتْ اِحْدَانَا جِلْبَابَهَا مِنْ رَأْسِهَا عَلٰى وَجْهِهَا فَاِذَا جَاوَزُوْنَا كَشَفْنَاهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَلِابْنِ مَاجَةَ مَعْنَاهُ
اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا کہ تھے قافلے گذرتے ہم پر یعنی سوار اور ہم عورتیں ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھے ہوئے تھیں اور
بسبب احرام کے منہ کھلے ہوتے تھے پس جس وقت گذرتا قافلہ برابر ہمارے تو لٹکا لیتی ایک ہماری چادر اپنے سر پر سے اوپر منہ اپنے کے اس طرح کہ منہ کو نہ لگتی
پس جس وقت کہ گذر جاتا قافلہ کھول دیتیں ہم منہ اپنا نقل کی یہ ابو داود نے اور واسطے ابن ماجہ کے معنی اسکے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ مُحْرِمٌ غَيْرَ الْمُقَتَّتِ يَعْنِي غَيْرَ الْمُطَيَّبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے استعمال کرتے تیل زیتون بغیر خوشبو کا حالت احرام میں نقل کی یہ ترمذی نے ف مقتت اس تیل کو کہتے ہیں کہ پھول خوشبو
کے اسمیں ڈال کر پکایا جاوے تاکہ خوشبودار ہو جاوے یا ملایا جاوے اسمیں تیل خوشبو کا یعنی جاننا چاہیے کہ محرم اگر سارے عضو پر تیل لگا دے خوشبو کا جیسے
بنفشہ اور گلاب ہے اور موتیہ وغیرہ کے تو اسپر دم یعنی جانور ذبح کرنا لازم آتا ہے اتفاقاً اور اگر تیل لگا دے زیتون کا یا تلوں کا کہ ان میں خوشبو نہ ملی ہو
اور بہت لگا دے تو اسپر دم لازم آویگا نزدیک ابو حنیفہ کے اور صدقہ نزدیک صاحبین کے تفصیل اسکی یہ ہے کہ اختلاف اس صورت میں ہے کہ جبکہ دونوں تیل
خالص خوشبو سے بغیر پکائے ہوئے ہوں پس جو خوشبودار ہوئے اسمیں پھول ڈالا یا بنفشہ وغیرہ کے ڈال کر خوشبودار کیا ہو تو جب ہو گا دم بسبب استعمال اسکے کے اتفاقاً اور
اسی طرح جبکہ خوشبو پکایا گیا ہو پس اسمیں بھی دم دینا آویگا بالاتفاق اور یہی اختلاف اس صورت میں ہے کہ تیل بہت لگا دے اور اگر کم لگا دیگا تیل زیتون

یا ملون کا تو اسپر صدقہ دینگا اتفاقا بعرہ دم وغیرہ دونوں تیلوں کے استعمال سے جب لازم ہوتا ہے کہ استعمال کرے اسکو بطور خوشبو لگانے کھانے کے یا لگانے کے پس اگر کھاوے یا لگاوے بطور دواکے تو نہیں آتے کفارہ اسپر کچھ بلا اجماع بخلاف استعمال مشک اور زعفران اور خوشبوؤں کے کہ اُنکا استعمال بہر نوع موجب لزوم آتا ہے خواہ بطور خوشبو کے استعمال کرے خواہ بطور دواکے یہ ہے دُرِّ مختار

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَجَدَ الْقَرَّ فَقَالَ اَلْقِ عَلَیَّ ثَوْبًا یَا نَافِعُ فَاَلْقَیْتُ عَلَیْهِ بُرْنُسًا فَقَالَ تُلْقِیْ عَلَیَّ هٰذَا وَقَدْ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّلْبَسَهُ الْمُحْرِمُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے نافع سے کہ ابن عمرؓ نے پائی سردی پس کہا ڈال مجھ پر کوئی کپڑا اے نافع پس ڈالی میں نے انپر باراٹی پس فرمایا ڈالتا ہے تو مجھ پر یہ تحقیق منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ پہنے اسکو محرم نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ہمارے مذہب میں یہ ہے کہ اگر بیچ ہو سے کپڑے کو اس طرح استعمال کرے کہ معمول ہو اسکے استعمال کرنے کا تو منع ہو والا نہیں پس باراٹی کو بدن پر ڈال لینا منع نہیں چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہو اور ابن عمرؓ نے اس سے منع کیا پس یا تو مذہب انکا یہی ہو گا کہ مطلق سے ہونے کے استعمال سے پرہیز کرتے ہونگے اور یا اسلیئے منع کیا کہ سر ڈھک دیا ہوگا اس باراٹی سے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ مِنْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فِيْ وَسَطِ رَأْسِهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عبداللہ بیٹے مالک کے سے ایسا عبداللہ کہ بیٹا بحینہ کا ہے کہا سینگی کھچوائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچوں بیچ سر اپنے میں حالت احرام میں بیچ مکان لحی جمل کے راہ مکے میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابن بحینہ دوسری صفت ہے عبداللہ کی اسلیئے لفظ مالک کو ساتھ تنوین کے پڑھتے ہیں اور ابن بحینہ میں الف لکھا جاتا ہے اور بحینہ ماں ہیں عبداللہ کی اور بیوی مالک کی اور ظاہر یہ ہے کہ سینگی لینے سے بال ضرور ٹوٹے ہونگے پس یہ محمول ہے بحالت ضرورت پر اور اگر ایسی جگہ پچھنے لے کہ وہاں بال نہوں تو جائز ہے بغیر فدیہ کے بیچ مسئلہ چوتھائی سر سے کم منڈاوے یا پچھنوں وغیرہ کے سبب بال چوتھائی سر سے کم کے ٹوٹیں تو صدقہ دے یعنی ایک بھوکے کو کھلاوے اور اگر پچھنوں سے اور چوتھائی سر سے زیادہ منڈاوے بلا عذر یا پچھنے بلا عذر لے اور اس سے بال اسقدر ٹوٹیں تو دم آتا ہے یعنی ایک بکری یا مانند اسکے ذبح کرے اور اگر بسبب عذر کے چوتھائی یا چوتھائی سر سے زیادہ منڈاوے یا بسبب عارضہ کے پچھنے لے اور اسقدر بال ٹوٹیں تو اختیار ہے محرم کو تین چیزوں میں سے ایک چیز کا ذبح کرے بکری یا چھ مسکینوں کو تین صاع گیہوں دے ہر مسکین کو دو دو سیر یا تین روزے رکھے متصل یا متفرق اور اگر مقام پچھنوں کے بال منڈاوے پچھنوں کے لیے تو دم آتا ہے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اور صدقہ صاحبین کے نزدیک اور پچھنوں کی جگہ سے مراد ہے دونوں کنارے گردن کے اور اگر ساری گردن منڈوا دے تو دم آتا ہے اتفاقاً اور اگر سارے سے کم منڈوا دے تو صدقہ لازم آتا ہے اور آپ بال ٹوٹیں تو کچھ نہیں آتا یہ مناسک ملا علی

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلٰی ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے انسؓ سے کہا سینگی کھچوائی یعنی پچھنے لگوائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ تھے محرم پشت قدم پر بسبب درد کے کہ تھا انکو نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف پچھنے لینے مقصد میں بغیر ٹوٹنے بالوں کے بیچ اسمیں اشکال نہیں اور صدقہ مذہب ہماری

وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَیْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ وَبَنٰی بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَكُنْتُ اَنَا الرَّسُوْلَ بَیْنَهُمَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ اور روایت ہے ابی رافع سے کہا نکاح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہؓ سے اس وقت کہ تھے بغیر احرام کے اور بنا کیا ساتھ اُنکے یعنی تصرف میں لائے اور وہ تھی بغیر احرام کے اور تھا میں پیغام پہنچانے والا درمیان حضرتؐ کے اور میمونہؓ کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے ف اور یہی حدیث ابن عباسؓ کی گذری اس سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ نے حالت احرام میں میمونہؓ سے نکاح کیا اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ بغیر حالت احرام میں کیا جاننا چاہیے

کو روایت کیا بخاری اور مسلم نے اور یہ دونون حدیثین ایک مین بھی نہین ہین یہ نہین پہونچی ہی انکے جدا کرنے اور شرح حدیث یزید کی بابا گزشت

بَابُ الْمُحْرِمِ يَجْتَنِبُ الصَّيْدَ

باب ہی بیچ بیان محرم کے کہ بچے شکار سے ف محرم کو شکار کرنا اور اسکو کھانا اور کرانا اشارہ کرنا طرف شکار کے حرام ہی سب علما کے نزدیک اور اگر ان افعال مین سے کچھ بھی کریگا لازم ہوگا اسپر بدلا یعنی قیمت شکار کی ساتھ تشخیص دو عادل کے سبب قیمت اس جگہ کے کہ شکار کیا ہی یا سبب قیمت پاس موضع کے کہ قریب ہی اس سے اگر موضع شکار مین نہو اسکی قیمت پھر اگر چاہے خریدے ساتھ قیمت اسکی کے ہدی اگر آتا ہو اسکی اسمین پس ذبح کرے اسکو حرم مین اور اگر چاہے خریدے ساتھ قیمت اسکی کے غلہ اور دیوے ہر فقیر کو آدھا صاع گیہون یا صاع کھجور یا جو ہون تو ایک ایک مسکین کو بقدر چار چار سیر کے اس سے اور اگر چاہے روزہ رکھے بدلے ہر فقیر کے ایک ایک روزہ پھر اگر بچ رہے کم طعام فقیر سے تو دیوے اسکو یا ایک روزہ رکھے بدلے اسکے اور قصداً شکار کرنیوالا اور بھول کر کرنے والا برابر ہین اور اگر زخمی کرے شکار کو یا کاٹے عضو اسکا یا اکھاڑے بال اسکے بدلے اس چیز کا ضامن ہوگا قیمت اسکی سے اور اگر توڑے پر اسکے یا کاٹے ہاتھ یا پاؤن اسکے پس ایسا ہو جاوے کہ بچا نسکے آپکو اپنی چیز سے پس لازم ہے قیمت پوری اور اسی طرح اگر دودھ دوہے اسکا پس قیمت دے اسکی اور اسی طرح اگر انڈا توڑے تو اسکی قیمت دے اور بیچ کھانے محرم کے شکار کو تفصیل ہی کہ اگر محرم آپ شکار کرے یا کوئی اور محرم شکار کرے کھانا اسکا محرم کو حرام ہی بالاتفاق اور اور اگر غیر محرم شکار کرے واسطے اپنے یا واسطے محرم کے یا باذن اسکے یا بغیر اذن اسکے اسمین کئی مذاہب اور اقوال ہین علماء کے مذہب بعضے صحابہ کا اور بعضے تابعین کا یہ ہی کہ حرام ہی محرم پر کھانا شکار کا مطلق اور دلیل انکی حدیث صعب بن جثامہ کی ہی اور مذہب امام شافعی رحمہ اللہ کا یہ ہی کہ اگر محرم آپ شکار کرے یا کوئی اور اسکے لیے شکار کرے ساتھ اذن اسکی کے یا بغیر اذن اسکی کے تو حرام ہی اور اگر غیر محرم شکار کرے اپنے لیے اور کچھ اسمین سے محرم کے لیے بطور ہدیہ کے بھیجے حلال ہی اور مذہب امام ابوحنیفہ اور علماء انکے کا یہ ہی کہ حلال ہی کھانا گوشت شکار کا محرم کو جبتک کہ آپ شکار نکرے اور حکم نکرے ساتھ اسکے اور راہ نہ بتاوے اور اشارہ نکرے طرف اسکے اور مدد نکرے شکار کرنے مین وہ یا کوئی اور اگرچہ اسکے لیے شکار کیا جاوے چنانچہ حدیث ابی قتادہ کی دلالت کرتی ہی اسپر اور مراد شکار سے وہ حیوان وحشی ہی جو اصل خلقت کے بیچ وحشی اسکی جنگل ہی ہو پس جائز ہی محرم کو ذبح کرنا بکری اور دنبہ اور بھیڑ اور گائے بیل اور اونٹ اور مرغ اور بطخ گھر کی پلی ہوئی کا اور محرم پر بدلا لازم ہی بسبب ذبح کرنے کبوتر کے اور ہرن پلے ہوئے کے اور شکار کرنا جانور دریائی کا حلال ہی محرم اور غیر محرم کو خواہ اسکو کھاتے ہون یا نہ کھاتے ہون بسبب اس آیت شریفہ کے احل لکم صید البحر وطعامه آخر آیت تک یعنی جنگل کے جانور جو کھائے جاتے ہین حرام ہی شکار کرنا انکا محرم پر بالاتفاق اور جو کہ کھائے نہین جاتے ہین انکی تفسیر کیا ہی صاحب ہدایہ نے دو قسم پر ایک تو وہ ہین کہ ایذا دیتے ہین اکثر اور ابتدا کرتے ہین ساتھ ایذا کے اکثر مانند شیر اور چیتے اور بھیڑیا مانند انکے پس جائز ہی محرم کو قتل کرنا انکا اور نہین لازم آتا اسپر کچھ اور ایک وہ ہین کہ ابتدا نہین کرتے ساتھ ایذا کے اکثر مانند بجو وغیرہ کے پس جائز نہیں محرم کو مارنا انکا مگر جبکہ ایذا دیوے اور نہین لازم آتا اسپر کچھ اور اگر ابتدا شکار کرین تو نہین مباح محرم کو یہ کہ ابتدا کرے ساتھ مارنے کے اگر مار ڈالیگا انکو ابتدا تو لازم ہوگا اسپر بدلا سو قیمت

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اَنَّهُ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰى مَا فِيْ وَجْهِهٖ قَالَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی صعب بن جثامہ سے کہ انہون نے بطور تحفہ کے بھیجا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گورخر حضرت تھے ابوا یا ودان مین پھیر دیا حضرت نے اسکو پس جبکہ دیکھی حضرت نے وہ چیز کہ تھی بیچ چہرے انکے یعنی ناخوشی اور غم معلوم کیا سبب نہ قبول کرنے کا فرمایا ہمنے نہین پھیرا اسکو تجھپر مگر اس لیے کہ تحقیق ہم احرام باندھے ہوئے ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابوا اور ودان نام ہی جگہون کا درمیان

کہ امام مالک کے اور ظاہر اس حدیث سے دلیل ہوئی ان کی جو مطلق شکار کے گوشت کھانے کو حرام کہتے ہیں محرم کے لیے اور مذہب ہے یہ حضرت علی اور ابن عمر رضی اللہ عنہم
ابن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہم کا سوا اس کے ہمارے نزدیک یہ ہے کہ گورخر زندہ شکار کر کے بھیجا تھا اس لیے کہ محرم کو درست نہیں اس لیے پھیر دیا لیکن ایک
روایت میں آیا ہے کہ گوشت گورخر کا بھیجا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ ران گورخر کی بھیجی اور ایک روایت میں آیا ہے کہ ٹکڑا اس کا بھیجا ان روایتوں سے
معلوم ہوتا ہے کہ بیان یہی گوشت شکار کا ہے جواب اس کا یہ ہے کہ اول بندہ گورخر زندہ بھیجا ہوگا وہ ذبح کیا پھر ران اور ٹکڑا کہ ان کو بعضوں نے گوشت کر کے تعبیر کیا اور بعضوں نے
ٹکڑا اس کا کہا پس اور بڑی دلیل ہماری یہ حدیث ہے کہ لایا گیا گورخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ حالت احرام میں پس حضرت نے حکم کیا ابوبکر کو کہ
وہ تقسیم کریں اور ساتھیوں کو تقسیم کرتے پھر پھیر دیا ان کے کہ وہ شکار کیا گیا ہے وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفَ مَعَ بَعْضِ أَصْحَابِهِ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَوْا حِمَارًا وَحْشِيًّا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ فَلَمَّا رَأَوْهُ تَرَكُوهُ حَتّٰى
رَآهُ أَبُو قَتَادَةَ فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ فَسَأَلَهُمْ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَتَنَاوَلَهُ فَحَمَلَ عَلَيْهِ فَعَقَرَهُ ثُمَّ أَكَلَ فَأَكَلُوا فَنَدِمُوا فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالُوا مَعَنَا رِجْلُهُ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا قَالُوا لَا قَالَ
فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا اور روایت ہے ابی قتادہ سے یہ کہ وہ نکلے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ سال حدیبیہ میں پیچھے
رہ گئے وہ بیچ بعض یاروں کے ساتھ اور یار ان کے محرم تھے اور ابوقتادہ وہ غیر محرم تھے پس دیکھا یاروں نے گورخر پہلے ان کے دیکھنے سے پس جب دیکھا یاروں
نے اس کو چھوڑ دیا اس کو یہاں تک کہ دیکھا اس کو ابوقتادہ نے پس سوار ہوئے اپنے گھوڑے پر پھر مانگا یاروں سے یہ کہ دیویں اس کو کوڑا اس کا پس انکار
کیا انہوں نے پس لیا ابوقتادہ نے کوڑا اپنے گھوڑے سے اتر کر پھر حملہ کیا گورخر پر پس مار ڈالا اس کو پھر کھایا اور کھایا ساتھ والوں نے پھر پشیمان ہوئے یعنی گمان ان کے
کہ محرم کو مطلق شکار کا کھانا درست نہیں پس جبکہ ملے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ سے یعنی حکم اس کا کہ آیا کھانا اس کا درست تھا
ہم کو یا نہیں فرمایا کیا ہے تمہارے پاس کچھ اس میں سے کہا انہوں نے ہمارے ساتھ ہے پاؤں اس کا پس لیا اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کھایا اس کو نقل
کی بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت کے ہے ان دونوں کے پس جب آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرمایا حضرت نے کیا تم میں سے
کسی نے حکم کیا تھا ابوقتادہ کو یہ کہ حملہ کرے گورخر پر یا اشارہ کیا تھا طرف اس کے کہا انہوں نے نہیں فرمایا پس کھاؤ جو باقی رہا ہے اس کے گوشت میں سے ف
کھایا اس کو اور ایک روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کھایا اس سے تطبیق انہیں یوں دی جاوے کہ اول حضرت نے نہ کھایا
ہوگا بسبب اس کے کہ کسی محرم نے حکم کیا ہوگا یا مدد کی ہوگی پھر جب تحقیق ہو گیا تو نوش فرمایا اور حکم کیا تھا یعنی پوچھا کہ حکم کیا تھا یا دلالت کی تھی یعنی بتلا دی تھی
اس کی طرف اور فرق دلالت اور اشارت میں یہ ہے کہ دلالت زبان سے ہوتی ہے اور اشارہ ہاتھ سے اور بعضوں نے کہا کہ دلالت غائب میں ہوتی ہے اور
اشارت حاضر میں اور دلالت حرام ہے محرم کو اور یہی ہے مذہب محرم کو اور غیر محرم کو حرم میں نزدیک یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ جائز ہے
محرم کو کھانا گوشت شکار کا اگر آپ شکار نہ کیا ہو اور دلالت اور اشارت نہ کی ہو اور یہی ہے رد ان کا جو مطلق شکار کے گوشت کھانے کو منع کرتے ہیں
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ الْفَأْرَةُ وَالْغُرَابُ
وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ہیں نہیں گناہ اوپر
اس کے کہ مارے ان کو حرم میں اور احرام میں چوہا اور کوا اور چیل اور بچھو اور کتا کاٹنے والا نقل کی بخاری اور مسلم نے ف کوے سے مراد کوا سیاہ و سفید ہے کہ
وہ اکثر مردار نجاست کھاتا ہے جیسا کہ روایت آئندہ میں آیا ہے اس سے نکل گیا کوا کھیتی کھانے والا کہ رنگ اس کا سیاہ ہوتا ہے اور چونچ اور پاؤں لال

شریح نے کہتے تھے کہ حرم میں ان سب جانوروں کو مار ڈالا کرنے والے ہیں **وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْحُدَيَّا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے عائشہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پانچ جانور موذی ہیں مارے جاویں حل میں بھی اور حرم میں بھی یعنی بغیر احرام کے ہو مارنے والا یا احرام باندھے ہو سانپ اور کوا ابلق اور چوہا اور کتا کٹ کھنا اور چیل نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** حرام ہونا اس کے کا کہ جس میں سفیدی ہو اور سیاہی ہو اور اس لئے کہ اس میں منفعت ہو اور ضرر اور مارنا ان جانوروں کا مذکور ہے اسی طرح نہیں ہے بلکہ یہی حکم ہے سب موذی جانوروں کا مانند بچھو اور بھیڑیا اور چیتے اور کھٹمل اور مانند ان کے اور اگر مار ڈالے جوں تو صدقہ دے جو چاہے یہ حق **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَحْمُ الصَّيْدِ لَكُمْ فِي الْإِحْرَامِ حَلَالٌ مَا لَمْ تَصِيْدُوْهُ اَوْ يُصَادَ لَكُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ** اور روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گوشت شکار کا واسطے تمہارے بیچ احرام کے حلال ہے جب تک کہ نہ کیا ہو تم نے شکار یا نہ کیا ہو واسطے تمہارے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے **ف** یعنی اگر تم حالت احرام میں شکار کرو گے یا تمہارے لیے کیا جاویگا اگرچہ شکار کرنے والا محرم نہ ہو تو نہیں درست ہوگا کھانا اس کا دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے مالک اور شافعی نے کہ حرام ہے گوشت اس شکار کا کہ شکار کیا ہو اس کو غیر احرام والے نے واسطے احرام والے کے اور ابو حنیفہ نے یہ معنی لیے ہیں کہ اگر ہدیہ بھیجا جاوے طرف تمہارے شکار تو اس کا گوشت حرام ہوگا اور اگر گوشت بھیجے تو نہیں حرام ہوگا معنی اسکے یہ ہیں کہ اگر شکار کیا جاوے بموجب حکم تمہارے تو نہیں درست کھانا اس کا یعنی حرام ہوگا گوشت شکار کا کہ ذبح کرے اس کو غیر محرم احرام والے کے لیے بغیر دلالت یا اشارے اسکے کے **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَادُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ٹڈی شکار دریا کے سے ہے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے **ف** کہا جاتا ہے کہ ٹڈی کو شکار دریا کا اسلیے کہا کہ یہ مشابہ ہے شکار دریا کے اس بات میں کہ بغیر ذبح کے درست ہے پس نہیں جائز ہے محرم کو مارنا ٹڈی کا اور لازم آویگا بسبب مارنے اسکے کے تصدق یعنی صدقہ دے جو چاہے اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ ٹڈی شکار جنگل کے سے ہے کہا ابن ہمام نے کہ اسی پر ہیں اکثر علما انتہی اور بعض علماء نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جائز ہے شکار کرنا ٹڈی کا محرم کو اسلیے کہ یہ شکار دریا کا ہے اور شکار دریا کا محرم کو حلال ہے بموجب اس قول اللہ تعالیٰ کے اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ ۔ ح **وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِيَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا مار ڈالے محرم درندے حملہ کرنے والے کو نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** حملہ کرنے والے کی قید کی اسلیے کہ غالب درندوں کی عادت حملہ کرنے کی ہوتی ہے مانند شیر اور بھیڑیا اور چیتے وغیرہ کے ہے **وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ اَصَيْدٌ هِيَ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ اَيُؤْكَلُ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ** اور روایت ہے عبدالرحمن بن ابی عمار سے کہا پوچھا میں نے جابر بن عبداللہ سے حال بجو کا کیا شکار ہے وہ پس کہا ہاں پس کہا میں نے کیا کھایا جاوے کہا ہاں پھر کہا میں نے سنا ہے تم نے یہ حکم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہاں نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور شافعی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** شکار ہونا بجو کا معلوم ہوا پس کھانا اسکا محرم کو حلال ہے نہیں اور کھانا گوشت بجو کا نزدیک امام شافعی کے درست ہے بموجب اس حدیث کے اور امام مالک اور امام اعظم کے نزدیک نہیں درست ہے بموجب حدیث کے کہ آگے آتی ہے **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبُعِ فَقَالَ**

هُوَ صَيْدٌ وَيُجْعَلُ فِيهِ كَبْشٌ إِذَا أَصَابَهُ الْمُحْرِمُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہا پوچھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال بجو کا پس فرمایا وہ شکار ہے اور واجب ہوتا ہے بدلے اسکے دنبہ جب مارے اسکو محرم نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے فائدہ یعنی اگر محرم نے حرم کی حالت مین بجو کو شکار کیا یا خرید اسکو اسکے بدلے ایک دنبہ یا بکرا دینا آیا ہے **وَعَنْ** خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الضَّبُعِ قَالَ أَوَيَأْكُلُ الضَّبُعَ أَحَدٌ وَسَأَلْتُهُ عَنْ أَكْلِ الذِّئْبِ قَالَ أَوَيَأْكُلُ الذِّئْبَ أَحَدٌ فِيهِ خَيْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہے خزیمہ بن جزء سے کہا پوچھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کھانا بجو کے سے فرمایا کیا کھاتا ہے بجو کو کوئی یعنی نہ چاہیے کہ کھاوے اور پوچھا مین نے حضرت سے حال کھانے بھیڑیے کا فرمایا کیا کھاتا ہے بھیڑیے کو کوئی کہ اسمین ہو بھلائی یعنی ایمان یا تقوی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا نہیں ہے اسناد اسکی قوی فائدہ یہ حدیث نص ہے اس امر مین صحیح ہو اگرچہ ضعیف ہے باعتبار سند کے اور طعن کیا ہے اسکی روایت ابن ماجہ کی سند کو اسناد انکے بیچ حسن بالکل ہے اور موید ہوا اسکی یہ حدیث کہ حضرت نے منع فرمایا ہر کچلی والے درندے سے اور ترمذی کی نسبت ہی باب مین بھی ہے کہ صحیحین مین ہے اور یہ ترمذی کی ہے اور ضعیف ہے سبب تعارض دلیلون کے ترجیح تحریم کی اور اباحت کی اور وہ تحریم ہے نزدیک ابو حنیفہ کی **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** تیسری فصل عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَنَحْنُ حُرُمٌ فَأُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ فَمِنَّا مَنْ أَكَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَافَقَ مَنْ أَكَلَهُ قَالَ فَأَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عبدالرحمن بن عثمان تیمی سے کہا کہ تھے ہم ساتھ طلحہ بن عبیداللہ کے اور ہم تھے محرم پس ہدیہ بھیجا گیا ایک جانور پرندہ یعنی پکا ہوا اور طلحہ سوتے تھے پس بعضون نے ہم مین سے کھایا یعنی جانے کہ جائز ہے محرم کو کھانا گوشت شکار کا اگر محرم نے شکار نہ کیا ہو اور بعضون نے ہم مین سے پرہیز کیا یعنی اس گمان پر کہ محرم کو کھانا اسکا درست نہین ہے پس جب جاگے طلحہ موافقت کی ان شخصون کی کہ کھایا تھا اسکو کہا طلحہ نے پس کھایا ہم نے ایسا شکار اسکے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نقل کی یہ مسلم نے فائدہ موافقت کی یعنی ساتھ قول کے یا فعل کے یعنی یا تو زبانی کہا کہ اچھا کیا یا آپ بھی باقی سا ہوا کھایا اور مراد جانور سے یا تو جنس ہو کہ کئی تھے یا وہ جانور تھا اشارہ کنایت کیا جاوے کو ہے **بَابُ الْإِحْصَارِ وَفَوْتِ الْحَجِّ**

باب ہے بیچ بیان روکے گئے محرم کے اور فوت ہو جانے حج کے فائدہ روکے گئے محرم کے ہمارے نزدیک سبب بازرکھے محرم کو حج سے بیماری یا دشمن یا خرچ ہو چکے یا محرم عورت کا یا خاوند اسکا راہ مین مر جاوے تو چاہیے اسکو کہ بھیجے ایک بکری ذبح کیا وے اسکی طرف سے حرم مین بیچ وقت معین کے اور احرام سے نکلے بعد ذبح ہونے اسکے بغیر سر منڈانے اور بال کتروانے کے اور قارن ہو تو دو جانور بھیجے اور تینون اماموں کے نزدیک رکنا سبب دشمن ہی کے ہوتا ہے پس مریض انکے نزدیک باقی رہتا ہے احرام پر اور اگر رہ جاتا ہے اور حج فوت ہو نکلے احرام سے ساتھ عمل عمرہ کے اور فوت ہونے حج کے یعنی احرام باندھے ہوئے تھا اور نہ پایا مکان وقوف کا یعنی عرفات بیچ زمانہ وقوف کے کہ وہ بعد زوال عرفہ سے تا طلوع فجر یوم نحر کے ہے اگرچہ ایک ساعت ہو یا بیان ایک عجیب مسئلہ ہو کہ اگر کوئی پہنچے وہاں اخیر رات مین اور نماز عشا کی نہ پڑھی ہو اور خوف ہو اسکا کہ اگر پڑھے نماز عشا تو وقت فوت ہوگی عرفات کا اور مشغول ہو عرفات مین تو فوت ہوگی نماز پس بعضون نے کہا کہ مشغول ہو عرفات مین اگرچہ فوت ہو نماز اسکے وقت سے اور بعضون نے کہا کہ چھوڑے نماز کو اور جاوے طرف عرفہ کے اور بیچ منتقی کے مسئلہ یہی ہے کہ مختار میں لکھا ہے کہ اگر تنگ ہو وقت عشا کا اور وقوف کا تو چھوڑ دے نماز اور جاوے طرف عرفہ کے **الْفَصْلُ الْأَوَّلُ** پہلی فصل **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدْ أُحْصِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَقَ رَأْسَهُ وَجَامَعَ نِسَاءَهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ حَتَّى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ روکے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس منڈوایا سر اپنا اور صحبت کی اپنی عورتون سے یعنی حلال ہونے کا عمل کیا اور ذبح کی ہدی اپنی یہاں تک کہ عمرہ کیا

اگلے سال نقل کیا اسکو بخاری نے ف روکے گئے یعنی جسوقت کہ احرام باندھکر چلے تھے مکہ کو روکا کافرون نے حدیبیہ مین حضرت کو احرام عمرہ کا تھا تب وہان فرمایا
اور حلق کرنے کے لیے پھر منڈوانا وغیرہ تب سے نہین مذکور ہے اور صحیحین مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب انکے احرام سے نکلے حدیبیہ
مین جبکہ روکا انکو مشرکون نے اور حضرت تھے احرام باندھے ہوئے عمرہ کا پس نحر کیا اپنے ہدی کو پھر سر منڈایا پھر فرمایا اپنے اصحاب کو کہ کھڑے ہو
پس نحر کرو پھر سر منڈاؤ اور حدیبیہ مین پھر احرام سے نکلنا ان پر واجب ہے کہ اس قید مین یہ فائدہ ہے کہ نہین احرام سے نکلتا محصر پہلے ذبح ہونے ہدی کے
پس اگر محصر نے سر منڈوا لیا پہلے ہدی ذبح ہونیکے تو ہدی کا ذبح کرنا اور جنگل مین ذبح کی گئی یا حرم مین ذبح کی گئی کی پس کی کوئی چیز منع
احرام کی پھر معلوم ہوا کہ اس صورت مین ذبح ہونی حرم لازم ہوگا اسپر بدلے اپنے جانور ذبح کرنا وغیرہ ذلک اور اسیطرح اگر ذبح کی حل مین اس گمان پر
کہ حرم مین ہوا ہے جائز ہے امام شافعی کے نزدیک ذبح کرنا ہدی کا جہان روکا جاوے اور حنفیہ کہتے ہین کہ نہ ذبح کرے محصر ہدی کو مگر حرم مین
اور باقی ہر امامین اتفاق ہے دونون کا کہ ذبح کیا جاوے مگر حرم مین اور جگہ ذبح کرنیکو کہتے ہین دلیل انکی یہ ہے کہ حضرت نے اور صحابہ نے
حدیبیہ مین ہدی ذبح کی اور حدیبیہ حل مین ہے اور حنفیہ یہ جواب دیتے ہین کہ ممکن نہ تھا ہدی کا پہنچانا حرم مین پس بضرورت وہین ذبح
کی اور بعضے کہتے ہین کہ کچھ حدیبیہ حل مین ہے اور کچھ حرم مین پس شاید کہ ذبح حرم مین کی ہو اور اگلے سال یعنی ساتوین برس ہجری مین اس سے
معلوم ہوا کہ اگر کوئی محصر ہو یعنی روکا جاوے تو قضا اسکی کرے ہمارے نزدیک قضا اسکی واجب ہے اور شافعی کے نزدیک اسپر قضا نہین اور
اگلے سال کے عمرہ کا نام عمرۃ القضا ہونا موید ہے ہمارے مذہب کا ترجمہ یہ ہے کہ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَايَاهُ وَحَلَقَ وَقَصَّرَ اَصْحَابُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا نکلے ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی عمرہ کے لیے پس روکا کفار قریش نے درے خانہ کعبہ کے پھر
نحر کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور ہدی اپنے کے اور سر منڈایا اور کتروائے بال یارون انکے نے نقل کی یہ بخاری نے ف یارون انکے نے
یعنی بعضے یارون نے بال کتروائے اور بعضون نے سر منڈائے اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ نہین لازم ہے سر منڈانا یا بال کتروانا محصر پر نزدیک ابوحنیفہ
اور امام محمد کے اور ابو یوسف کہتے ہین کہ کرنا چاہیے ایک چیز کو انمین سے اور اگر نہ کریگا تو احرام سے نکل آویگا اور نہین آویگا اسپر کچھ ۔ وَعَنِ
الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ قَبْلَ اَنْ يَّحْلِقَ وَاَمَرَ اَصْحَابَهٗ بِذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔ اور روایت ہے
مسور بن مخرمہ سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کیا پہلے سر منڈانے کے اور حکم کیا اپنے صحابیون کو ساتھ اسکے یعنی ساتھ نحر کے پہلے سر منڈانے
کے نقل کی یہ بخاری نے ۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ اَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ حُبِسَ اَحَدُكُمْ عَنِ
الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا فَيُهْدِيَ اَوْ يَصُوْمَ اِنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ کہا آیا نہین کفایت کرتی تمکو سنت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی قول انکا اگر روکا جاوے ایک تمھارا
حج کرنے سے یعنی مانع ہو کوئی عذر جیسے دشمن یا مرض حج کے کہ وقوف عرفہ ہو اس سے طواف کرے خانہ کعبہ کا اور سعی کرے
صفا اور مروہ مین پھر حلال ہو وے ہر چیز سے یعنی جو کچھ احرام مین کرنا حرام تھا درست ہوا یہانتک کہ حج کرے اگلے سال پھر ہدی ذبح کرے
یا روزے رکھے اگر نہ پاوے ہدی نقل کی یہ بخاری نے ف جاننا چاہیے کہ فوت ہونا یعنی جسکا حج فوت ہو اگر وہ مفرد ہو تو اسپر قضا ہے حج کی سال آئندہ مین اور نہ
ہدی اسپر لازم ہے یعنی جانور ذبح کرنا بخلاف محصر کے کہ اگر حج کرنے سے روکا جاوے راستے مین تو حرم مین ہدی بھیجے جب وہان ذبح ہو تو احرام
سے نکل جاوے اور سال آئندہ قضا کرے حج کی اور ایک عمرہ کرے اگر مفرد ہو اور اگر قارن ہو تو دو عمرے کرے اور اگر وہان پہنچکر روکا جاوے

یعنی وقوف عرفہ کا سبب جانے سکے بیمار ہو یا راستہ بند ہو کر سکتا ہے طواف اور سعی کرے حلال ہو کر اور لازم ہے قضا کرے آئندہ سال میں قضا حج کی کرے پھر بعد اسکے ذبح کرے یا بدنہ رکھے اگر بھیجی نہیں ہے اور اس حدیث میں یہی صورت مذکور ہے اور اگر بوفات قارن یعنی حج اور عمرے کی نیت کی ہو تو وہ طواف کرے واسطے عمرے کے اور سعی کرے اسکے لیے پھر دوسرا طواف کرے واسطے فوت ہونے حج کے اور سعی کرے اسکے لیے اور سر منڈوا دے یا بال کتروا دے اور باطل ہو گیا اس سے دم قران کا اور اگر متمتع تھا تو باطل ہو گا تمتع اسکا اور ساقط ہو گا اس سے دم اسکا اور اگر ساتھ لایا ہو ہدی کرے اسکو جو چاہے اور ان سب فوت کرنے والوں پر نہیں واجب ہو گا سال قضا میں کچھ سوا حج کے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا لَعَلَّكِ أَرَدْتِ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا أَجِدُنِي إِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّي وَاشْتَرِطِي وَقُولِي اللّٰهُمَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہا داخل ہوئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ضباعہ بیٹی زبیر کے پس فرمایا واسطے انکے شاید کہ تو ارادہ رکھتی ہے حج کا یعنی ہمارے ساتھ پس ہم بھی جاتے ہیں کہ چلے تو حج کے لیے ہمارے ساتھ کہا ضباعہ نے ہاں ارادہ رکھتی ہوں لیکن قسم ہے اللہ کی نہیں پاتی میں اپنے تئیں مگر بیمار اپنے میں ضعف باقی ہوں سبب بیماری کے نہیں جانتی کہ حج پورا کر سکوں گی پس فرمایا واسطے انکے کہ حج کر یعنی احرام حج کا باندھ اور شرط کر تو اور کہہ یا الٰہی میرا مکان نکلنے کا احرام سے اس جگہ ہو گا کہ روکے تو مجھکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جس جگہ مجھکو مرض ہو اور نہ چل سکوں میں خانہ کعبہ کی طرف پس اس جگہ احرام سے باہر نکل آؤنگی میں اور تینوں امام جو کہتے ہیں کہ احصار یعنی رکنا سبب مرض کے نہیں ہوتا وہ دلیل پکڑتے ہیں ساتھ اس حدیث کے کہ اگر سبب مرض کے بیمار ہوتا احرام سے باہر نکلتا تو نہ حکم کرتے حضرت انکو ساتھ شرط کرنے کے کیونکہ بیفائدہ تھا اور امام اعظم جو کہتے ہیں کہ احصار سبب مرض کے بھی ہوتا ہے وہ دلیل پکڑتے ہیں ساتھ حدیث حجاج بن عمرو انصاری کے کہ آتی ہے اور دلیل انکی حدیث مذکور پر یہ ہے کہ شرط کرنے کا فائدہ کیا ہے نہیں تعجب کرتی تکرار ثقاہت کی اور یہی کہتے ہیں کہ فائدہ شرط کرنے کا یعنی اس حدیث کے حق میں یہ تھا کہ جلدی ہو احرام سے نکل آوے اسلیے کہ اگر وہ شرط نہ کرتی تو دیر لگتی یعنی جب ہدی پہنچتی اور ذبح ہوتی اپنی جگہ پر اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا محصر کو درست نہیں کہ احرام سے باہر نکلے یہاں تک کہ ذبح کیا جاوے ہدی اسکی حرم میں مگر یہ کہ شرط کر لے یعنی اگر شرط کرے کہ جہاں میں رکوں وہاں احرام سے نکل آؤں تو بغیر ذبح کے حلال ہو جاتا ہے بغیر ذبح ہونے ہدی کے

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُبْدِلُوا الْهَدْيَ الَّذِي نَحَرُوا عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اپنے صحابہ کو یہ کہ بدلیں ہدی کے جانور ان کو وہ جانور کہ ذبح کیے تھے سال حدیبیہ کے بیچ عمرہ قضا کے نقل کی یہ ف یعنی جس وقت احصار ہوئے تھے کہ بدلے ہدی کے ذبح کیے تھے سال آئندہ کہ عمرہ قضا کا بجا لاویں اور جانور بدلے انکے ذبح کریں تاکہ ذبح حرم میں واقع ہو اسلیے کہ ہدی احصار کی نہیں کیجاتی ہے مگر حرم میں جیسا کہ مذہب ہے امام ابو حنیفہ کا ہے اور اس صورت میں کہ ذبح کرنا حدیبیہ میں غیر حرم میں تھا ظاہر ہے اور اگر ہم کہیں کہ حدیبیہ میں بھی حرم میں تھا اسلیے کہ اکثر حدیبیہ حرم میں ہے پس بدل کرنا واسطے احتیاط اور حاصل کرنے فضیلت کے تھا اور امر واسطے استحباب کے ہے اور بعد لفظ رواہ کے اصل نسخہ مشکوٰۃ کے بیچ جگہ سفید چھوڑی ہوئی ہے اور ایک نسخہ میں لاحق کر دیا ہے لفظ ابو داؤد کا اور ایک نسخہ میں یہ عبارت زیادہ ہے وفیہ قصۃ وفی سندہ محمد بن اسحٰق ۔ وَعَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى أَوْ مَرِضَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَفِي الْمَصَابِيحِ ضَعِيفٌ اور روایت ہے حجاج بن عمرو انصاری سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کی ٹوٹ جاوے یعنی پاؤں اسکا یا لنگڑا ہو جاوے پس تحقیق ہو گیا حلال

پہنچے جائز ہے اسکو کہ ترک کرے احرام کو اور پھر آوے اپنے وطن کی طرف اور لازم ہے اس پر حج اگلے سال نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور زیادہ کیا ابوداؤد نے ایک روایت میں یا بیمار ہو جاوے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے اور مصابیح میں کہا بغوی نے کہ یہ ضعیف ہے ف یا بیمار ہو یعنی جسکو حادثہ پہنچے اور اسکے کوئی مانع سوائے احصار دشمن کے تو بھی جائز ہے ترک کرنا احرام کا یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ احصار ہے کہ سوا بغیر دشمن کے بھی ہوتا ہے جیسا کہ مذہب ابو حنیفہ کا ہے اور یہ ضعیف جو کہا صاحب مصابیح بغوی کی تضعیف ہے پس اسکی سند ضعیف ہونے سے محدثین … حسن کہنے ترمذی کے اور ضعیف کہنے بغوی کے اور ایک نسخہ میں … حسن کے … اسکو باطل … **وعن عبد الرحمن بن یعمر الدیلی قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الحج عرفۃ من ادرک عرفۃ لیلۃ جمع قبل طلوع الفجر فقد ادرک الحج ایام منی ثلثۃ فمن تعجل فی یومین فلا اثم علیہ ومن تاخر فلا اثم علیہ رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ والدارمی وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح** اور روایت ہے عبد الرحمن بن یعمر دیلی سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حج عرفہ ہے یعنی بڑا رکن حج کا وقوف ہے عرفات کا جس نے پایا وقوف عرفات کا … رات مزدلفہ کی میں یعنی دسویں رات میں پہلے طلوع ہونے فجر کے پس تحقیق پایا اس نے حج دن منی کے تین ہیں … کہتے ہیں ان تین دنوں میں منی میں رہتے ہیں اور رمی کرتے ہیں پس جس شخص نے جلدی کی کوچ میں دو دن میں … گناہ … اور جس شخص نے تاخیر کی … نہیں گناہ اس پر نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ف پایا حج یعنی حج فوت نہ ہوا اور اس میں رد ہے اسپر کہ اگر جماع کیا پہلے وقوف کے اور جیسے وقوف کیا … عرفات میں یہاں تک کہ فجر ہو گئی واجب ہے اسپر … کہ نکل آوے احرام سے ساتھ افعال عمرہ کے اور حرام ہے اسپر … احرام باندھ کر … سال آئندہ تک اور جو شخص جلدی کرے … یعنی جو شخص کنکریاں … دن بارہویں تاریخ … کہ چلا آیا مکہ میں … گناہ … ساقط ہوا تیرہویں … کنکریاں مارنا … اور جو کوئی بارہویں تاریخ … کنکریاں مارکر منی ہی میں ٹھہرا رہا یہاں تک کہ تیرہویں تاریخ بھی تینوں … کنکریاں مارین تو اسپر بھی گناہ نہیں یعنی دونوں باتیں برابر ہیں جائز ہونے میں اگرچہ تاخیر افضل ہے بسبب کثرت عبادت کے اور کہا گیا … کہ اہل جاہلیت دو فریق تھے بعضے تعجیل کو گناہ جانتے تھے اور بعضے تاخیر کو پس یہ حکم نازل ہوا کہ تعجیل و تاخیر دونوں برابر ہیں اور کسی میں گناہ نہیں ہے

باب حرم مکۃ حرسہا اللہ تعالیٰ

باب بیچ بیان حرمت حرم مکہ کے محفوظ رکھے اسکو خدا آفات سے ف حرم کہتے ہیں اس زمین کو … مکہ کے … بسبب تعظیم … کے حرم کو بھی اللہ تعالیٰ نے معظم و مکرم کیا ہے اور حرم اسکا نام اسلئے ہوا کہ بسبب بزرگی اسکی کے حرام کی ہیں اللہ تعالیٰ نے اسمیں بہت سی چیزیں کہ وہ حرام نہیں ہیں اور جگہ اور سبب حرم ہونیکا بعضوں نے یہ کہا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر بھیجا تو وہ ڈرتے تھے شیطان سے کہ ہلاک کر ڈالے … پس بھیجا اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو نگہبانی … پس جہاں جہاں حد حرم کی ہے وہاں فرشتے کھڑے ہوئے … درمیان … جگہ کھڑے ہونے فرشتوں کی تھی وہ حرم ہوئی اور بعضوں نے کہا کہ حجر اسود کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے … کعبہ کے … روشن ہو گئی … زمین … طرف … جہاں تک … روشنی ہوئی … حرم ہوئی اور … حرم کے … علامت …

الفصل الاول

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ لا ہجرۃ ولکن جہاد ونیۃ واذا استنفرتم فانفروا وقال یوم فتح مکۃ ان ہذا البلد حرمہ اللہ یوم خلق السموات والارض فہو حرام بحرمۃ اللہ الی یوم القیامۃ

وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ
وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوتِهِمْ
فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي هُرَيْرَةَ لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا إِلَّا مُنْشِدٌ روایت ہے ابن عباسؓ سے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن فتح مکہ کے نہیں ہے ہجرت ولیکن جہاد اور نیت خالص کرنی عمل میں باقی ہے اور جس وقت کہ بلائے تم کو جہاد
کے لیے یعنی طلب کرے امام جہاد کے لیے تو نکلو باہر اور فرمایا دن فتح مکہ کے تحقیق یہ شہر یعنی ساری زمین حرم حرام کیا اسکو اللہ تعالیٰ نے یعنی واجب کی
لوگوں پر بزرگی اسکی اور واجب کی انپر تعظیم اسکی جس دن سے کہ پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو یعنی حرمت اسکی قدیم ہے پس وہ حرام کیا گیا ہے
ساتھ حرمت اللہ تعالیٰ کے قیامت تک اور تحقیق ہرگز نہیں حلال ہوا قتال اسمیں کسی کے لیے پہلے مجھ سے اور نہیں حلال ہوا قتال میرے لیے مگر ایک
ساعت دن سے یعنی دن فتح مکہ کے پس وہ حرام کیا گیا یعنی ہر ایک پر بعد اس ساعت کے ساتھ حرمت اللہ کے روز قیامت تک یعنی پہلے کی طرح نہ
کاٹا جاوے درخت خاردار اسکا یعنی اگرچہ ایذا ہو اس سے اور نہ بھگایا جاوے شکار اسکا یعنی نہ متعرض ہو اس سے ساتھ شکار کرنے اور وحشت دلانے
اور پریشان کرنے کے اور نہ اٹھایا جاوے لقطہ اسکا مگر جو شخص کہ تعریف کرے اسکو یعنی اسکو جائز ہے اٹھانا اسکا اور نہ کاٹی جاوے گھاس اسکی پس کہا عباسؓ
نے یا رسول اللہ مگر اذخر یعنی اذخر نام ایک گھاس کا ہے اسکی اجازت دیجیے اسلیے کہ وہ واسطے لوہاروں اور سناروں انکی کے ہے یعنی انکو احتیاج پڑتی
اسکی بیچ جلانے لوہے اور سونے چاندی کے اور واسطے گھروں انکے کے یعنی گھروں کی چھتوں میں کام آتی ہے پس فرمایا مگر اذخر یعنی اسکا کاٹنا درست ہے نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت ابی ہریرہؓ کے ہے کہ نہ کاٹا جاوے درخت اسکا اور نہ اٹھاوے گری چیز اسکی مگر تلاش کرنے والا
ف نہیں ہجرت آخر یعنی جب حضرتؐ ہجرت کر کے مکے سے مدینہ کو تشریف لائے تو ہجرت فرض تھی ہر کسی پر کہ استطاعت رکھتا تھا پھر جب مکہ فتح ہوا
تو منقطع ہوئی ہجرت کہ فرض تھی اسلیے کہ مکہ دار الحرب نہ رہا پس نہیں حاصل ہوتا اب سبب ہجرت کے وہ درجہ کہ حاصل ہوا مہاجرین کو ولیکن
حاصل ہوتا ہے اجر سبب جہاد کے اور اچھی نیت کے اور باقی ہے قیامت تک وہ ہجرت کہ ہوتی ہے واسطے محافظت دین کے اور ادائے احکام اسلام کے
نہ کاٹا جاوے درخت خاردار اسکا چاہیے ویسا درخت اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ جو کوئی کاٹے گھاس حرم کی یا درخت اسکا کہ مملوک نہیں اور آپ سے اگا ہو
لازم ہوتی ہے قیمت اسکی مگر خشک گھاس کے کاٹنے میں قیمت نہیں دینی آتی لیکن کاٹنا اسکا بھی درست نہیں اور چرائی بھی نہ جاوے گھاس حرم
مگر اذخر کہ اسکا کاٹنا اور چرانا جائز ہے اور کماة یعنی کھنبی بھی مستثنیٰ ہے اسلیے کہ نباتات سے نہیں ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک جائز ہے چرانا جانوروں کا
حرم کی گھاس میں اور لقطہ اس چیز کو کہتے ہیں کہ پڑی پاوے اور مالک اسکا معلوم نہ ہو تو حکم اسکا غیر حرم میں یہ ہے کہ تعریف کرے یعنی
لوگوں کے مجمع میں کہتا پھرے کہ کسی کی چیز کھوئی ہو پھر اگر مالک نہ ملے اور یہ فقیر ہو تو اپنے کام میں لاوے اور اگر غنی ہو تو صدقہ دیوے
بعد اسکے اگر مالک آجاوے تو اسکو قیمت اسکی دیوے اور حرم کے لقطہ میں نہیں ہے مگر تعریف جیسا کہ اس حدیث میں فرمایا یعنی
کہ مالک ملے لیکن خرچ نہ کرے اسکو اور نہ تصدق کرے اور نہ مالک ہوتا ہے اور یہ مذہب شافعیؒ کا ہے اور اکثر علماء نے فرق نہیں کیا ہے
درمیان لقطہ حرم اور غیر اسکے کے اور مذہب ہمارا بھی یہی ہے اور دلیل انکی احادیث ہیں کہ مطلق آئی ہیں چنانچہ باب لقطہ کے میں
آوینگی انشاء اللہ تعالیٰ اور معنی اس حدیث کے انکے نزدیک یہ ہیں کہ ایک برس کامل تک نہیں بچے تعریف کرنے سے جیسے اور جگہ کہ شاید
مخصوص ساتھ ایام موسم کے نہیں ہے حاصل یہ کہ اسطرح اسلیے فرمایا کہ کوئی وہم نہ لیجاوے کہ وہاں تعریف مخصوص ایام موسم ہی کے ہے واللہ اعلم
وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے جابرؓ سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے نہیں حلال واسطے کسی کے تم میں سے یہ کہ اُٹھاوے مکہ میں ہتھیار نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی ہتھیار اُٹھانا مکہ میں بدون ضرورت کے نہیں درست ہے یہ قول جمہور علما کا ہے اور حسن نے کہا کہ مطلق ہتھیار اُٹھانا مکہ میں مکروہ ہے خواہ ضرورت ہو خواہ بلا ضرورت ہو وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انسؓ سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے مکہ میں دن فتح کے اور سر پر آپ کے خود تھا پس جب کہ اتارا اسکو آیا ایک شخص یعنی فضل بن عبید اور کہا تحقیق ابن خطل پکڑے ہوئے ہے پردے کعبہ کے فرمایا مار ڈال اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی حضرتؐ خود پہنے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے اس سے معلوم ہوا کہ داخل ہونا مکہ میں بغیر احرام کے جائز ہے اسکو کہ نہ ارادہ رکھتا ہو حج یا عمرے کا اور یہی قول شافعی کا ہے اور حنفی کہتے ہیں کہ دلیل ہماری یہ حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ تجاوز کرو میقات سے بغیر احرام اور یہی ہے کہ احرام واسطے تعظیم اس جگہ کے ہے پس برابر ہے حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا اور غیر انکا اور حضرتؐ جو بغیر احرام کے داخل ہوئے دن فتح مکہ کے تو حلال ہو گیا تھا حضرتؐ کو ایک ساعت داخل ہونا بغیر احرام کے جیسا کہ سمجھا جاتا ہے اس حدیث سے انما احلت لی الخ اور مار ڈالا اسکو کیونکہ مرتد ہو گیا تھا ابن خطل اور مار ڈالا تھا ایک مسلمان کو کہ خدمت کرتا تھا اسکی اور ایک لڑکی گانے والی رکھی تھی کہ ہجو کرتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اصحاب کرام کی اور احکام اسلام کی پس حکم کیا انکے مار ڈالنے کا اس سے مالک اور شافعی نے دلیل پکڑی ہے اس پر کہ جائز ہے قائم کرنا حدود کا اور قصاص کا بیچ حرم کے اور ابو حنیفہ کے نزدیک یہ جائز نہیں وہ کہتے ہیں کہ اسکو مار ڈالا بسبب مرتد ہونے کے اور مانا کہ اگر قتل قصاص ہی کے لیے کیا تو حمل کرینگے ہم قتل اسکو بیچ ساعت مباح ہونے حرم کے جو اسی روز تھی وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے بیچ مکہ کے دن فتح کے بغیر احرام کے اور آپ پر تھی پگڑی سیاہ نقل کی یہ مسلم نے ف ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرتؐ خود پہنے ہوئے ہونگے اور اسپر عمامہ باندھا ہوگا اور احرام باندھنے کی تقریر ابھی گذر چکی ہے اور اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ مستحب ہے پہننا رنگ سیاہ کا جیسا کہ مذہب حنفی ہے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَكَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِيهِمْ أَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد کریگا ایک لشکر خراب کرنے کعبہ کا پس جس وقت کہ پہونچیگا بیچ میدان ایک کے زمین سے دھنسا دیا جاویگا ساتھ اول اپنے کے اور آخر اپنے کے یعنی سب کے سب دھنسا دئے جاوینگے کہا میں نے یا رسول اللہ کس طرح دھنسایا جاویگا ساتھ اول اپنے کے اور آخر اپنے کے اور انہیں ہونگے بازاری انکے اور وہ شخص کہ نہیں انہیں سے یعنی کفر میں اور بیچ قصد خراب کرنے کعبہ کے شریک انکے نہیں ہونگے بلکہ ضعیف اور قیدی انکے ہونگے اور فرمایا دھنسائے جاوینگے ساتھ اول اپنے کے اور آخر اپنے کے پھر اٹھائے جاوینگے اپنی نیتوں پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ خبر دی حضرتؐ نے آخر زمانہ کے حال کی کہ حضرت امام مہدی کے وقت میں یہ لشکر بادشاہ مصر کا کہ نام اسکا سفیانی ہوگا ایسا ارادہ کریگا اور فرمایا دھنسائے جاوینگے الخ یعنی وہ دھنسائے جاوینگے پس داخل ہونگے انہیں یہ بھی اگرچہ قصد انکا انکا سا نہیں ہونے کا ایسا کہ اثر صحبت برائی پہنچیگی انکو معلوم ہوئی فساد انکے پھر اٹھائے جاوینگے سب اپنی نیتوں پر کہ جو نیت اسلام کی رکھتا ہوگا جنتی ہوگا اور جو نیت کفر کی رکھتا ہوگا دوزخی ہوگا ف وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خراب کریگا کعبہ کو صاحب پنڈلیوں چھوٹی اور پتلی کا حبشیوں میں سے

نقل کی ہے بخاری اور مسلم نے ف مقصود یہ ہے کہ خرابی کعبہ کی حبشی کے ہاتھ سے ہو گی اور یہ جاننا چاہیے کہ کعبہ باوجود اس قدر عظمت کے ایک حبشی کے ہاتھ سے خراب ہو گا اور وہ جب خراب ہو گا تو قیامت قائم ہو گی اور دنیا خراب ہو گی کیونکہ آبادی عالم کی متعلق ہے ساتھ وجود اس خانہ مبارک کے ہے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَأَنِّي بِهِ أَسْوَدَ أَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا گویا کہ میں دیکھتا ہوں خراب کرنے والے کعبہ کو کہ ایک شخص ہے سیاہ رنگ بڑا اکھاڑتا ہو گا خانہ کعبہ کو پتھر پتھر نقل کی یہ بخاری نے ف افحج اس شخص کو کہتے ہیں جس کے پاؤں کے پنجے آپس میں نزدیک ہوں اور ایڑیاں اور پنڈلیاں دور دور ہوں

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتِكَارُ الطَّعَامِ فِي الْحَرَمِ إِلْحَادٌ فِيهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہے یعلی بن امیہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بند کرنا غلہ کا حرم میں کجروی ہے اس میں نقل کی یہ ابوداؤد نے ف بند کرنا یعنی خرید کے غلہ گرانی میں بیچنے کی نیت سے کہ جب بہت گراں ہو گا تو بیچوں گا یہ حرام ہے ہر شہر میں اور حرم میں اشد حرام ہے جیسا کہ فرمایا کجروی ہے یعنی میل کرنا ہے حق سے طرف باطل کے جو کلام اللہ میں مذکور ہے وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ اور یہ مسئلہ مکروہ ہے انکا بیچنا بند کرکے کہ کھانا قوت آدمیوں اور جانوروں کے کا نہایت مکروہ ہے اس شہر میں کہ ضرر کرے شہر والوں کو وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَّةَ مَا أَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَأَحَبَّكِ إِلَيَّ وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمِي أَخْرَجُونِي مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے مکے کے یعنی بیچ ہجرت ہونے کے یا بیچ دن فتح مکہ کے کیا اچھا شہر ہے تو اور بہت محبوب ہے تو طرف میرے اور اگر تحقیق قوم میری یعنی قریش نہ نکالتے مجھکو تجھ میں سے نہ رہتا میں کہیں سوائے تیرے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے باعتبار سند کے ف یہ دلیل ہے جو کہتے ہیں کہ مکہ افضل ہے مدینہ سے اور امام مالک کے نزدیک مدینہ افضل ہے مکہ سے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ حَمْرَاءَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عَلَى الْحَزْوَرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ إِنَّكِ لَخَيْرُ أَرْضِ اللّٰهِ وَأَحَبُّ أَرْضِ اللّٰهِ إِلَى اللّٰهِ وَلَوْلَا أَنِّي أُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عبداللہ بیٹے عدی بیٹے حمراء کے سے کہ کہا دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے حزورہ کے پس فرمایا قسم ہے اللہ کی تحقیق تو البتہ بہتر زمین خدا کا ہے اور بہت محبوب ہے زمین خدا کی طرف خدا کے اور اگر نہ نکالا جاتا میں تجھ سے نہ نکلتا میں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف حزورہ نام ایک جگہ کا ہے مکے میں وہاں حضرت نے کھڑے ہو کر مکے کو خطاب کر کر فرمایا قسم اللہ کی الخ اور اس حدیث میں دلالت ہے اس پر کہ لائق ہے مومن کو یہ کہ نہ نکلے مکے سے مگر جبکہ نکالا جائے اس سے حقیقۃً یا حکمًا اور حکمًا سے مراد ہے ضرورت دینی یا دنیوی اور اسی لیے کہا گیا ہے کہ داخل ہونا مکے میں سعادت ہے اور نکلنا اس سے شقاوت ہے اس مسئلہ میں جو علماء نے اختلاف کیا ہے ملا علی قاری نے اس حدیث کی شرح میں خوب تفصیل سے اسکو ذکر کیا ہے اور در مختار میں لکھا ہے کہ نہیں مجاورت مکہ اور مدینہ کی بہتر سب سے نہیں انکے لیے کہ اعتماد رکھتا ہو اپنے نفس پر یعنی جانتا ہو کہ مجھ سے گناہ نہیں ہونے کا تو وہاں بیٹھ رہنا لائق ہے

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُولِ اللّٰهِ

صلى الله عليه وسلم فيها فقولوا ان الله قد اذن لرسوله ولم ياذن لكم وانما اذن لي فيها ساعة من نهار ثم عادت
حرمتها اليوم كحرمتها بالامس وليبلغ الشاهد الغائب فقيل لابي شريح ما قال لك عمرو قال انا اعلم بذلك منك
يا ابا شريح ان الحرم لا يعيذ عاصيا ولا فارا بدم ولا فارا بخربة متفق عليه وفي البخاري الخربة الجناية روایت ہے ابی شریح
عدوی سے کہا انہون نے واسطے عمرو بن سعید کے اس حال مین کہ وہ بھیجتا تھا لشکرون کو طرف مکہ کے یعنی واسطے لڑائی کے اجازت دے مجھکو اے امیر تا بیان کرون مین تجھ سے
ایک بات کہ خطبہ فرمایا ساتھ اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگلے دن فتح مکہ کے سنا اسکو دونون کانون میرے نے اور یاد رکھا اسکو دل میرے نے اور دیکھا
اسکو آنکھون میری نے جس وقت کہ فرمایا اسکو تعریف کی اللہ تعالی کی اور ثنا کی اسپر پھر فرمایا تحقیق مکہ حرام کیا ہے اسکو اللہ نے اور نہین حرام کیا
ہے اسکو لوگون نے پس نہین حلال ہے واسطے اس شخص کے کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے یہ کہ خونریزی کرے اسمین یعنی کسیکو
قتل کیجیو اور جو کہ لائق قتل کے ہو اسکو بھی وہان قتل کرنا حرام ہے خواہ محرم ہو خواہ غیر محرم اور نہین حلال کہ کاٹے اسمین درخت پس اگر کوئی رخصت
ڈھونڈھے بسبب لڑنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمین پس کہو واسطے اسکے تحقیق اللہ نے اذن دیا واسطے رسول اپنے کے اور نہین اذن
دیا تمکو اور سوا اسکے نہین کہ اذن دیا واسطے میرے اسمین ایک ساعت دن سے اور پھر گئی حرمت اسکی آج کے دن یعنی دن خطبہ مذکور فرمانے کے مانند
حرمت اسکی کے کل گذری ہوئی کے یعنی سوائے ساعت مذکورہ کے اور چاہیئے کہ پہنچا دے حاضر غائب کو پس کہا گیا واسطے ابی شریح کے کیا جواب دیا
تجھکو عمرو نے کہا ابو شریح نے کہا عمرو نے مین خوب جانتا ہون اسکو یعنی اس حدیث کو تجھسے اے ابو شریح تحقیق حرم نہین پناہ دیتی گنہگار کو اور نہ بھاگنے والے کو
ساتھ خون کے اور نہ بھاگنے والے کو ساتھ تقصیر کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ بخاری کے معنی خربہ کے تقصیر کے ہین ف عمرو بن سعید حاکم تھا طرف سے
عبدالملک بن مروان کی طرف سے اور بھیجا تھا لشکر طرف مکہ کے واسطے قتل کرنے عبداللہ بن زبیر کے اسکو ابو شریح صحابی نے کہا جو کہ مذکور ہوا اور گنہگار کو
کہ خروج کرے خلیفہ پر جیسے اسکے گمان مین عبدالملک خلیفہ برحق تھا اسپر خروج کیا عبداللہ بن زبیر نے حالانکہ وہ خلیفہ باطل تھا اور نہ بھاگنے والے کو ساتھ
خون کے یعنی جو کوئی کسیکا خون کرکر حرم مین چلا آوے تو حرم اسکو بھی پناہ نہین دیتی اور نہ بھاگنے والے کو ساتھ تقصیر کے یعنی اگر کوئی فساد دین
مین کرے یا اور کوئی قصور کرے جیسے کہ مال کسیکا تلف کرے یا جرح کسیکا کرے اور پھر حرم مین بھاگ کر چلا آوے بدلا اسکا اس سے لیا جاویگا نہین
حاصل یہ کہ عبداللہ بن زبیر گنہگار ہے کہ طاعت امام سے نکل گیا ہے اگر حرم سے نکل آوے تو وہان سزا اسکو دونگا اور اگر نکلیگا تو حرم ہی مین اسکو
مارونگا ،، وعن عياش بن ابي ربيعة المخزومي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تزال هذه الامة بخير ما
عظموا هذه الحرمة حق تعظيمها فاذا ضيعوا ذلك هلكوا رواه ابن ماجة روایت ہے عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگی یہ امت ساتھ بھلائی کے جب تک کہ تعظیم کرینگی اس حرمت کی یعنی حرمت کعبہ اور حرم کی حق
تعظیم اسکی کا اور جس وقت کہ ضائع کرینگی اس تعظیم کو ہلاک ہو جاوینگی نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف اسمین کچھ مسائل کہ متعلق حج کے ہین لکھے جاتے ہین
حج نفل افضل ہے یا خیرات کہ اسمین ہے فرض اور یہی فرمانبرداری والدین کی ہے بخلاف حج نفل کے کہ اس سے فرمانبرداری والدین کی افضل ہے
اور بنا بر الافضل ہے حج نفل سے اور اختلاف کیا گیا ہے صدقہ مین بعضے صدقہ افضل کہتے ہین حج نفل سے اور بعضے ترجیح دیتے ہین افضلیت حج کو
کہ اسمین مال بھی خرچ ہوتا ہے اور مشقت بدن کی بھی ہوتی ہے اور وقت جمعہ کہ زیادتی ہے اور مغفرت گناہون کی ہر شخص کی
بلا واسطہ اور اسمین اختلاف ہے کہ حج سے بڑے گناہ بھی جھڑتے ہین یا نہین بعضون نے کہا کہ ان جھڑتے ہین جیسے حربی مسلمان ہوتا ہے تو
سب گناہ جھڑ جاتے ہین اور بعضون نے کہا کہ اللہ تعالی کے گناہ جھڑتے ہین اور بندون کے حق نہین جاتے جیسے ذمی مسلمان ہوتا ہے

معاف ہوتے ہیں نہ بعد ان کے کہ توبہ کرے قاضی عیاض نے کہا اجماع ہوا اہل سنت کا اسپر کہ کبیرہ گناہوں کو نہیں جاتا ہے حج اگر توبہ اور نہیں کوئی قائل ہوا ہے ساقط ہونے دین کا اگرچہ حق اللہ تعالیٰ کا ہو جیسے دین نماز اور زکوٰۃ کے مگر ان گناہوں کے کہ دیر کرنے ادا کرنے قرض کا اور تاخیر کرنے نماز کا اور مانند اسکے کا ساقط ہو جاتا ہے اور جو کچھ حج ہے گناہ کے قائل ہوتے ہیں اور انکی ہیں ہے اور مستحب ہے داخل ہونا کعبہ میں جبکہ نہ ستاوے اسکو یا اور کو اور نہیں جائز خریدنا کعبہ کے غلاف کا بیچنے والے کا پڑھنے سے بلکہ ایسے واسطے امام کے لیے سے ایسا تبرکاً ہے اور جائز ہے اسکو پہننا اسکا اگرچہ جنبی ہو یا حائض ہو اور اگر کسی شخص کو کسی قتل کرے حرم میں آکر بیٹھے تو اسکو قتل نہ کرے جب تک کہ وہاں سے باہر نکلے مگر جبکہ حرم ہی میں قتل کرے تو قاتل کو وہاں بھی جائز ہے اور اگر قتل کرے مسجد کعبہ میں تو اسمیں قتل نہ کیا جاوے اور مکروہ ہے استنجا کرنا آب زمزم سے نہ نہانا اور کی افضل ہو مدینہ سے مگر جس جگہ نہیں ہو کہ لگے ہیں اعضا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یعنی دفن کیے گئے ہیں آپ وہ جگہ مطلق افضل ہے کعبہ سے اور عرش و کرسی سے بھی اور زیارت حضرت کی قبر کی مستحب ہے بلکہ بعضوں نے کہا ہے کہ واجب ہے اسکے لیے کہ فراغت رکھتا ہو اور حج پہلے کرے زیارت سے اگر حج فرض ہو اور نفل ہو تو اختیار رکھتا ہے چاہے حج پہلے کرے چاہے زیارت جب تک کہ نہ گذرے مدینہ پر اور اگر مدینہ پر سے گذرے تو پہلے حضرت کی زیارت ہی کرے اور چاہیے کہ نیت کرے ساتھ زیارت کے زیارت حضرت کی مسجد کی بھی اسلیے کہ فرمایا ہے حضرت نے کہ نماز اسمیں بہتر ہے ہزار نمازوں سے مسجد غیر اسکی کے سوا مسجد حرام کے یعنی اسمیں اگر نماز پڑھے تو ثواب ہوتا ہے اور اسیطرح اور عبادتوں کا بھی ثواب وہاں زیادہ ہوتا ہے یہ مسائل در مختار میں سے لکھے گئے پھر جانا چاہیے کہ ترکیب حج کی اور مسائل ضروری اسکے ایک جا لکھوں اگرچہ ترتیب وار اکثر مسائل حدیثوں کے فائدے میں متفرق لکھے جا چکے ہیں مگر ایک جا اکٹھے لکھنے میں عوام کو فائدہ بہت ہے پس اس جگہ میں رسالہ فارسی حضرت مرشد برحق مولانا محمد اسحاق صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہ اسمیں مسائل ضروری حج کے معتبر کتابوں سے بہت اچھی ترتیب سے لکھے ہیں اس حقیر کے ہاتھ لگ گیا ہے ہندی زبان میں کر کے ایک فصل میں لکھتا ہوں

فصل جاننا چاہیے کہ جو کوئی ارادہ حج کا کرے اسکو چاہیے کہ اول تو نیت درست کرے کہ محض اللہ کی رضامندی اور ادائے فرض کا ارادہ کرے کچھ خیال نام و نمود کا نہ ہو ورنہ سب محنت برباد جاوے گی پھر اگر ہندوستان کا رہنے والا ہو تو جب جہاز میں بیٹھ کر طرف مکہ معظمہ کے جانے لگے محاذی یلملم احرام باندھے اور باندھنا احرام کا چار طرح پر ہے اول فقط احرام حج کا باندھنا کہ اسکو افراد کہتے ہیں دوسرے یہ کہ احرام عمرے کا باندھے اور پھر مکہ معظمہ میں پہنچکر افعال عمرے کے حج کے مہینوں میں کر کے احرام سے نکل آوے پھر احرام باندھے حج کا اور اس قسم کو تمتع کہتے ہیں تیسرے یہ کہ احرام باندھے حج کے مہینوں میں اور افعال عمرے کے کر کے احرام سے نکل آوے چوتھے یہ کہ میقات پر یا محاذی اسکے پہنچکر احرام حج اور عمرے کا ساتھ باندھے پھر مکہ معظمہ میں پہنچکر افعال عمرے کے بجا لاوے اور احرام سے نہ نکلے بلکہ ایام حج کے آویں افعال حج بجا لاکر احرام سے نکلے اسکو قران کہتے ہیں یہ امام اعظم کے نزدیک افراد اور تمتع سے بہتر ہے اور جب ارادہ احرام باندھنے کا کرے تو مستحب ہے کہ ناخن کترے اور بال بغلوں اور زیر ناف کے دور کرے لبیں کم کرے اور اگر عادت ہو سر منڈانے کی تو سر بھی منڈوا ڈالے اور کنگھی کرے اور اگر بیوی ساتھ ہو تو صحبت کرے پھر وضو کرے یا نہاوے نہانا افضل ہے اور باندھے تہبند اور اوڑھے چادر نئی یا دھلی ہوئی اور سفید اور پھر خوشبو لگاوے اگرچہ بعد اسکے موجود ہو یا پہنے ایک کپڑا اور خوشبو لگاوے اور پھر دو رکعت پڑھے پھر اگر ارادہ قران کا رکھتا ہے تو کہے اللہم انی ارید الحج والعمرۃ فیسرہما لی وتقبلہما منی اور اگر ارادہ تمتع کا کرے تو یوں کہے اللہم انی ارید العمرۃ فیسرہا لی وتقبلہا منی اور اگر ارادہ افراد کا کرے تو یوں کہے اللہم انی ارید الحج فیسرہ لی وتقبلہ منی اور اگر نیت دل ہی سے کرے تو بھی کافی ہے پھر لبیک کہے یعنی جب لبیک کہے نیت حج یا عمرے کے تو محرم ہوا اور الفاظ لبیک کے یہ ہیں لبیک اللہم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک اور ان الفاظ میں کم کرنا نہ چاہیے زیادہ کرنا جائز ہے چنانچہ یہ الفاظ بھی منقول ہیں لبیک وسعدیک والخیر بیدیک لبیک

بیان ترتیب افعال حج

[illegible] اور وقت [illegible]

نافلہ ہے اور وقت چڑھنے کے بلندی پر وقت اترنے کے بلندی سے جنگل میں غرضکہ اس سفر کی نماز کا [illegible] جیسے نماز میں وقت انتقالات کے تکبیر

یعنی اس سفر میں وقت اترنے کے [illegible] بلندی و پستی سے لبیک کہو [illegible] زبان کرے اور [illegible] اور لازم ہے محرم کو کتنی چیزوں سے پرہیز کرے سلا ہوا

نہ پہنے [illegible] اور قبا اور پائجامہ [illegible] اور موزہ اور [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

شروع عشرہ ذی الحجہ میں بہتر ہے اور جس وقت ارادہ مکے میں جانے کا کرے تو نہاوے اور یہ مستحب ہے اور جانب بلندی کی طرف سے کہ ثنیۂ علیا ہے داخل ہو
اور مکہ میں بہتر رات کے جانے سے دن ہے اور جب شہر میں داخل ہو دعا اول پڑھے اور حرم میں جاوے اور مسجد میں جہاں کہ مسجد ہے بہتر وقت
وقت داخل ہونے مسجد الحرام کے ایک کھلا دروازہ بنی شیبہ کے ہے کہ اس کو باب السلام بھی کہتے ہیں مسجد میں جاوے اس حال میں کہ تواضع اور خشوع کرنے والا اور لبیک
کہنے والا ہو اور بزرگی کعبے کی ملاحظہ کرنے والا اور ذکر کرنے والا ہو جب بیت اللہ کو دیکھے تو تکبیر و تہلیل کرے اور جب مسجد حرام میں داخل ہو تو طواف شروع کرے
اور طواف قدوم کہ واسطے آفاقی اور مفرد وغیرہ کے ہے سنت ہے بجا لاوے اس طرح کہ اول منہ حجر اسود کی طرف کر کے تکبیر و تہلیل کرے اور حجر اسود کو بوسہ دے اور بوسہ
دینے کے دونوں ہاتھ اٹھاوے جیسا کہ وقت تکبیر تحریمہ کے اٹھاتے ہیں اور بوسہ دینا اس صورت میں ہے کہ کسی کو ایذا نہ پہنچے اگر بسبب ازدحام کے بوسہ نہ
دے سکے تو ہاتھ لگا کر ہاتھ کو چومے اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو لکڑی کو لگا کر چومے اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو دونوں ہتھیلیوں سے اشارہ کر کے انکو چومے اور تکبیر و تہلیل اور تحمید
کرے اور درود پڑھے اور طواف جانب حجر اسود سے شروع کرے اور سات بار گرد خانہ کعبہ کے پھرے اور طواف میں اضطباع کرے یعنی چادر داہنی
بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں مونڈھے پر ڈالے اور سات بار حطیم کے طواف کرے اور اول تین پھیروں میں رمل بھی کرے یعنی جلد جلد مونڈھے ہلا کر
اور سینہ نکال کر جیسے پہلوان چلتے ہیں اور جب حجر اسود پر گذرے اسی طرح کرے کہ پہلی بار کیا تھا یعنی بوسہ وغیرہ دے اور تکبیر وغیرہ پڑھے اور طواف کو ختم بھی
حجر اسود کے بوسہ دینے پر کرے اور رکن یمانی کو وہ سامنے حجر اسود کے ہے بوسہ دے یا فقط ہاتھ ہی لگا دے اور بعد اس کے دو رکعت نماز ادا کرے کہ نزدیک ہمارے
واجب ہے اور یہ نماز نزدیک مقام ابراہیم کے پڑھے اور اگر بسبب ازدحام کے وہاں نہ پڑھ سکے تو مسجد میں جہاں چاہے وہاں پڑھے اور اول رکعت
میں بعد سورۂ فاتحہ کے قل یا ایہا الکافرون پڑھے اور دوسری رکعت میں قل ہو اللہ احد اور بعد نماز کے دعا مانگے جو چاہے اور چاہ زمزم پر جا کر پانی پیٹ بھر کر
پیوے اور پھر مقام ملتزم پر آوے اور حجر اسود کو بوسہ دے اور تکبیر و تہلیل اور درود پھر پڑھے اور مفرد کو بہتر ہے کہ بعد طواف زیارت کے سعی بجا
لاوے اور اگر بعد طواف قدوم کے کرے تو بھی جائز ہے پس مسجد حرام سے باہر نکل کر طرف صفا کے آوے اور صفا پر اتنا چڑھے کہ خانۂ کعبہ
نظر پڑے اور بیت اللہ کی طرف منہ کرے اور ہاتھ اٹھاوے اور دعا کے لیے اور تکبیر و تہلیل اور حمد اور درود پڑھے اور جو چاہے دعا کرے پھر اتر کر مروہ کے طرف
اپنی چال سے چلے اور جب بطن وادی میں پہنچے تو میلین اخضرین کے بیچ میں دوڑ کر جلد چلے پھر اپنی چال سے مروہ پر چڑھے اور سامنے قبلہ کے کھڑا ہو کر تکبیر
وغیرہ پڑھے جیسی کہ صفا پر پڑھی تھی اسی طرح سات بار آمد و رفت کرے شروع صفا سے کرے اور ختم مروہ پر اور شرط سعی کی یہ ہے کہ بعد طواف کے
یا بعد اکثر طواف کے سعی کرے پس سعی کرنا لازم ہے اور طواف اس میں کہ پیدل و قوت عمرہ اور حج مفرد اور سعی جاری رکھے شرط نہیں ہے لیکن افضل ہے اور
طواف کے لیے طہارت ضروری ہے اور طواف اور سعی کرنے میں جلدی کرے اور جب سعی سے فارغ ہو پھر مسجد الحرام میں جا کر دو رکعت نماز پڑھے اور یہ
بہتر ہے واجب نہیں بعد اس کے مکے میں ٹھہرا رہے اور طواف نفل جس قدر چاہے کرے اور ساتویں ذی الحجہ کو مکہ میں امام خطبہ پڑھتا ہے جس میں
احکام حج کا اور نکلنے کا طرف منیٰ کی اور وقوف عرفہ اور مزدلفہ اور سعی اور حلق اور ذبح اور طواف اور رمی کا بیان ہوتا ہے اور یہ کہ آٹھویں کو منیٰ جانا ہے
بہتر ہے اور ساتویں اور نویں کو عرفات میں اور گیارہویں کو منیٰ میں امام کو تین خطبے میں بیان ہوتے ہیں انکو بھی سنے پھر آٹھویں کو امام مع سب کے آٹھ
تاریخ کو صبح کی نماز پڑھ کر منیٰ کو جاوے اور بعد طلوع آفتاب کے منیٰ میں آکر ظہر پڑھے اور اگر رات کو بھی منیٰ میں رہے تو بہتر ہے اور منیٰ میں رہنا اور
مزدلفہ کی نماز فجر کی تاریکی میں پڑھ کر طرف عرفات کے جاوے اور اگر آٹھویں تاریخ منیٰ میں نہ ٹھہرے اور عرفہ کے دن عرفات کو جاوے تو بھی جائز ہے مگر
خلاف سنت ہے اور عرفات میں جس جگہ چاہے اترے سوا بطن عرنہ کے اور پہاڑ کے نزدیک جبل عرفات کے افضل ہے اور اسی دن بعد زوال کے غسل کرنا
سنت ہے اور عرفات میں وقوف کرے کہ فرض ہے پس اس دن امام خطبہ پڑھتا ہے امام کا مقتدا ہو اور امام کے ساتھ ظہر اور عصر کی نماز ملا کر ایک وقت میں پڑھے

اور مستحب ہے لبیک اور تہلیل اور تسبیح اور ثنا اور درود ساتھ عاجزی اور تذلل اور اخلاص کے بہت پڑھے اور اپنی حاجت مانگے اور وقت غروب ہونے آفتاب کے بعد امام
کے مزدلفہ میں کو چلے اور درمیان راہ میں ہمیشہ لبیک کہے اور بہت پڑھے اور جب مزدلفہ میں پہنچے تو ساتھ امام کے نماز مغرب اور عشاء کی جمع
کرے اور رات کو وہیں رہے کہ رات کو وہاں رہنا واجب ہے اور مستحب ہے کہ تمام شب نماز اور تلاوت قرآن اور ذکر اور دعا میں مشغول رہے اور پھر وہ نماز فجر کی
تاریکی میں نماز ادا کرے اور پھر وقوف کرے مزدلفہ میں جہاں چاہے سوائے وادی محسر کے بلکہ جب اس وادی سے گذرے تو جلد وہاں سے گذر جاوے
بعد فجر کے وقوف کرے روشنی ہونے تک اور پہلے طلوع ہونے آفتاب کے منیٰ کو روانہ ہو اور وہاں پہنچ کر جمرۃ العقبہ پر سات کنکریاں مارے اور جب
اول کنکری مارے تو لبیک موقوف کرے پھر جانور ذبح کرے پھر سر منڈاوے یا بال کترواوے بعد ازان کل چیزیں حلال ہو جاتی ہیں مگر [illegible]
حاجت سی کی نہیں اور اگر چہ اس میں نہیں کی [illegible] طواف الزیارۃ کے سعی کرے جس طرح مذکور ہوئی اور یہ سر منڈانے سے سب [illegible]
لیکن سب چیزیں جو حرام ہوئی تھیں محرم پر حلال ہوئی مگر جماع اور جو چیزیں باعث جماع کی ہوں وہ بعد طواف الزیارۃ کے
حلال ہوجاتی ہیں اور بعد طواف الزیارۃ کے منیٰ میں آکر رات کو رہے پھر ایام تشریق میں [illegible] بار طواف [illegible] کعبہ [illegible] اور رات کو [illegible]
دن [illegible] بعد زوال کے تینوں جمرات [illegible] مسجد خیف [illegible] جمرہ اول [illegible]
اس پر سات کنکریاں مارے اور بعد ازان پھر جمرہ وسطیٰ پر [illegible] اور بعد ازان جمرہ عقبہ پر سات کنکریاں مارے
اور وقت مارنے ہر کنکری کے تکبیر کہتا جاوے اور [illegible] دن [illegible] تینوں جمرات پر سات سات کنکریاں مارے [illegible]
اگر وہاں [illegible] تینوں جمرات کے [illegible] اور اگر [illegible] ساقط ہوئی اور وقت [illegible] بعد زوال [illegible]
[illegible] اگر پہلے زوال کے اور بعد طلوع ہونے فجر کے رمی کرے تو جائز ہے اگرچہ مسنون بعد زوال کے [illegible]
رمی کرنی جائز نہیں اور مستحب ہے کہ کنکریاں چھوٹی ہوں بہت بڑی نہ ہوں اور پاک ہوں اور نزدیک جمرات سے کنکری نہ لیوے [illegible]
میں سے لیوے [illegible] اور وقت رمی کے [illegible] جمرات سے کم پانچ ہاتھ سے [illegible] زیادہ [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] اول اور جمرہ وسطیٰ کے پاس [illegible] بعد [illegible] جمرہ عقبہ [illegible]
طرف [illegible] کرے اور [illegible] داہنی ہاتھ کی طرف ہو اور کعبہ بائیں ہاتھ [illegible] اگر کنکریاں [illegible]
مارنا [illegible] نزدیک [illegible] داہنے ہاتھ سے پھینکے اور ہر کنکری [illegible] علیحدہ پھینکے اگر ایک ہی دفعہ سب پھینک دے جائز نہیں
[illegible] ایک ہی گنی جاوے گی بعد ان افعال کے وادی محصب میں [illegible] ایک دو ساعت ٹھہر کر مکہ میں طواف الصدر کے لیے آوے
اگر وہاں سے آنا منظور ہو اور اگر مکہ میں ٹھہرنا منظور ہو تو وقت چلنے کے طواف کرے اور یہ طواف واجب ہے اور [illegible]
اور بعد طواف کے چاہ زمزم پر [illegible] پانی پیٹ بھر کر پیوے [illegible] کعبہ کی طرف [illegible] پانی [illegible] سر اور بدن پر بھی [illegible]
پھر طرف بیت اللہ کے آوے [illegible] اور اگر [illegible] آستانہ کعبہ کو بوسہ دے اور سینہ اور منہ اپنا ملتزم سے ملاوے اور کعبہ کے
پردہ کو پکڑ کر بہت سی [illegible] اور [illegible] تکبیر و تہلیل [illegible] اور [illegible] مشغول ہو اور حاجت اپنی اللہ تعالیٰ
سے طلب کرے [illegible] کعبہ کی طرف [illegible] اور [illegible] واجب نہیں اور ایک سال میں [illegible]
ادا ہوتا [illegible] تمام سال [illegible] ایام حج میں [illegible] اور ایام [illegible] ایام تشریق [illegible]
طواف [illegible] میں [illegible] درمیان [illegible] یا بال [illegible]

[illegible]

جرمانے میں جو چیزیں واجب ہیں ان کا بیان جنایات کے بیان میں اگر محرم استعمال خوشبو کا ایک عضو کامل پر کرے یا خضاب لگاوے سر پر مہندی کا کرے یا استعمال زیتون کا کرے
یا پہنے کپڑا سلا ہوا تمام دن مثل کرتے کے یا پگڑی باندھے یا سر کو تمام دن یا رات ڈھانکے یا سر منڈاوے سر چوتھائی یا زیادہ یا داڑھی سے یا ایک بغل یا بغل یا زیر ناف کے
لے یا گردن کے بال یا ترشواوے ناخن دونوں ہاتھوں کے یا دونوں پاؤں کے یا ایک ہاتھ یا پاؤں کے یا طواف قدوم یا طواف صدر حالت جنابت میں
کرے یا طواف فرض بے وضو کرے یا عرفات سے پہلے امام کے بھاگے یا سعی ترک کرے یا وقوف مزدلفہ ترک کرے یا سب یا اکثر رمی ایک دن کی یا طواف
اول کی ترک کرے یا سر منڈاوے خارج حرم کے یا حالت احرام میں بوسہ لے بیوی کا یا چھوئے اسکو ساتھ شہوت کے یا تاخیر کرے سر منڈانے کو یا طواف
زیارت کو ایام نحر سے یا مقدم کرے فعل حج کو دوسرے فعل پر جیسے سر منڈاوے پہلے ذبح کے یا قبل رمی کے ان سب صورتوں میں دم واجب ہوتا ہے اگر تلبید کرے یعنی
گوند وغیرہ سے بال چپکا دے یا خطمی سے سر دھووے پہلے ذبح کے تو اس پر دو دم واجب ہیں اور اگر محرم استعمال کرے خوشبو کو ایک عضو سے کم یا ڈھانکے اپنا سر
یا پہنے کپڑا سلا ہوا کم ایک دن سے یا منڈاوے کم چوتھائی سر سے یا ترشواوے ناخن کم پانچ سے یا پانچ ترشواوے متفرق مجلسوں میں یا طواف قدوم یا
طواف الصدر بے وضو کرے یا ترک کرے ایک سنگریزہ تینوں مناروں میں سے ایک دن میں یا سر منڈاوے غیر کا سر منڈاوے ان سب صورتوں میں
صدقہ واجب ہوتا ہے اور صدقہ آدھا صاع گیہوں ہے یعنی دو سیر اور اگر محرم استعمال کرے خوشبو کو یا سر منڈاوے یا پہنے کپڑا سلا ہوا ساتھ عذر کے یا بیماری کے
پس اس صورت میں محرم پر لازم ہے کہ ایک چیز تین چیزوں میں سے ذبح کرے بکری یا چھ مسکینوں کو تین صاع گیہوں دے ہر مسکین کو آدھا
صاع یا تین روزے رکھے متصل یا متفرق اور اگر محرم شکار کرے یا بتاوے شکار کو یا اشارہ کرے اسکی طرف پس اس پر بدلہ لازم ہے یعنی قیمت شکار کی ساتھ
تشخیص دو عادلوں کے بسبب قیمت اس جگہ کے کہ شکار کیا ہو یا بسبب قیمت اس موضع کے کہ قریب ہو اس کے اگر موضع شکار میں نہ ہو اسکی قیمت پھر اگر
چاہے خریدے ساتھ قیمت اسکی کے ہدی اگر پہنچے اسکے تئیں پس ذبح کرے اسکو حرم میں اور اگر چاہے خریدے اسکا طعام اور دیوے ہر فقیر کو آدھا
صاع گیہوں اور اگر کھجور یا جو ہوں تو ایک ایک صاع یعنی چار چار سیر دے اور اگر چاہے روزہ رکھے بدلے اناج ہر فقیر کے ایک ایک
روزہ اور ان سب جنایات میں قصد کرنیوالا اور بھول کرنیوالا اور عالم اور جاہل اور رغبت کرنیوالا اور جبر کرنیوالا یکساں ہیں فائدہ اگر
محرم خالص خوشبو بہت سی کھاوے تو دم لازم آتا ہے اور جو سونگھے خوشبو کو اور پھل خوشبودار اور میوہ خوشبودار کھاوے محرم پر کچھ واجب نہیں
ہوتا مگر یہ فعل مکروہ ہے اور اگر جوں کو مارے تو صدقہ کرے مانند ایک مٹھی کے اور یہی صورت ہے اگر اپنے بدن سے
باہر پھینکے یا کپڑے سے پکڑ کر مارے اور اگر زمین میں سے پکڑ کر مارے کچھ واجب نہیں ہوتا اور اگر اپنے کپڑے کو آفتاب میں ڈالے اس نیت سے کہ جوئیں مر جاویں
اور تین بہت مریں تو اس پر لازم ہوتا ہے کہ صدقہ کرے آدھا صاع گیہوں کا اور اگر آفتاب میں خشک ہونے کے لیے ڈالے اور نیت جوئیں مرنے کی نہ ہو
مریں تو اس پر کچھ لازم نہیں ہوتا الحمد للہ تمام ہوئے مسائل حج کے اب لکھی جاتی ہیں دعائیں حج کی **فصل** پڑھے وقت احرام کے لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ
لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ اور اگر زیادہ کرے تو یوں کہے لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ
وَالْخَیْرُ بِیَدَیْکَ لَبَّیْکَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَیْکَ وَالْعَمَلُ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّیْکَ اور پڑھے بعد احرام کے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَ
الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ سَخَطِکَ وَالنَّارِ اَللّٰھُمَّ اِنَّ الْحَرَمَ حَرَمُکَ ... مِنَ النِّسَاءِ وَالطِّیْبِ ... عَلَی النَّعِیْمِ مَا بَیْنَ
... اَللّٰھُمَّ ... وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ ... الَّذِیْ ...
... اور پڑھے وقت داخل ہونے مکہ کے
اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا حَرَمُکَ ... اور پڑھے

پڑھے کہ اَللّٰهُمَّ [illegible] رَبَّنَا [illegible] حَسَنَةً [illegible] تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ
إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اور جس وقت کعبہ پر نظر پڑے اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ تَشْرِيْفًا وَتَعْظِيْمًا وَتَكْرِيْمًا وَبِرًّا وَمَهَابَةً اور جس وقت داخل ہو مسجد حرام کے
أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ
جَمِيْعَ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَأَدْخِلْنَا
دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اور جس وقت حجر اسود کے سامنے ہو اللہ اکبر اور جس وقت ابتدا طواف کی
اَللّٰهُمَّ إِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور جس وقت کعبہ کے دروازے
بیت اللہ کے اَللّٰهُمَّ هٰذَا الْبَيْتُ بَيْتُكَ وَهٰذَا الْحَرَمُ حَرَمُكَ وَهٰذَا الْأَمْنُ أَمْنُكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ اور نزدیک
رکن عراقی کے پڑھے اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالْكُفْرِ وَالنِّفَاقِ وَالشِّقَاقِ وَسُوْءِ الْأَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ وَالْمَنْظَرِ فِي
الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ اور جس وقت میزاب کے نیچے پہنچے اَللّٰهُمَّ أَظِلَّنِيْ تَحْتَ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ اَللّٰهُمَّ اسْقِنِيْ
بِكَأْسِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً لَا أَظْمَأُ بَعْدَهَا أَبَدًا اور جس وقت رکن شامی کے پاس اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَسَعْيًا مَشْكُوْرًا
وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا وَتِجَارَةً لَنْ تَبُوْرَ وَأَخْرِجْنِيْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّوْرِ يَا عَزِيْزُ يَا غَفُوْرُ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ
إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ اور جس وقت رکن یمانی کے پاس اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَأَعُوْذُ بِكَ
مِنَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اور جس وقت رکن یمانی اور حجر اسود کے بیچ میں رَبَّنَا آتِنَا آخر آیت تک اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ
فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِيْ بِخَيْرٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
اور جس وقت تمام طواف سے فارغ ہو ملتزم کے پاس اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ أَعْتِقْ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ وَأَعِذْنِيْ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ
وَقَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا آتَيْتَنِيْ اور جس وقت [illegible] کے پاس ہو يَا وَاجِدُ يَا مَاجِدُ لَا تُزِلْ
عَنِّيْ نِعْمَةً أَنْعَمْتَ بِهَا عَلَيَّ [illegible] وَقَفْتُ بِبَابِكَ وَالْتَزَمْتُ بِأَعْتَابِكَ أَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَأَخْشٰى عِقَابَكَ اَللّٰهُمَّ حَرِّمْ شَعْرِيْ
وَجَسَدِيْ عَلَى النَّارِ اَللّٰهُمَّ كَمَا صُنْتَ وَجْهِيْ عَنْ سُجُوْدِ غَيْرِكَ فَصُنْ وَجْهِيْ عَنْ مَسْأَلَةِ غَيْرِكَ اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ أَعْتِقْ
رِقَابَنَا وَرِقَابَ آبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا مِنَ النَّارِ يَا كَرِيْمُ يَا غَفَّارُ يَا عَزِيْزُ يَا جَبَّارُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ اور جس وقت نزدیک مقام ابراہیم کے آئے وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى اور جس وقت بعد دوگانہ کے
اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَأَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَتَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ
ذُنُوْبِيْ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ إِيْمَانًا يُبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى أَعْلَمَ أَنَّهُ لَا يُصِيْبُنِيْ إِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَرِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِيْ
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور جس وقت پئیں زمزم اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ
شِفَاءً مِنْ كُلِّ سَقَمٍ وَارْزُقْنِي الْإِخْلَاصَ وَالْيَقِيْنَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اور جس وقت چڑھے صفا پر إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ
مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَأَعَزَّ جُنْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ۔ پھر درمیان صفا و مروہ کے دعا مانگے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ اَللّٰہُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور پڑھے دن عرفات میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰہُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا اَللّٰہُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ اور پڑھے نماز عصر اور مغرب کے درمیان اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَّسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَشَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّہَارِ وَشَرِّ مَا تَہُبُّ بِہِ الرِّیَاحُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ اَللّٰہُمَّ اہْدِنِیْ بِالْہُدٰی وَنَقِّنِیْ بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْ لِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی اور پڑھے اکثر دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو عرفہ والی دن پڑھی ہے اَللّٰہُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَالَّذِیْ نَقُوْلُ وَخَیْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ اَللّٰہُمَّ لَکَ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ وَاِلَیْکَ مَاٰبِیْ وَلَکَ رَبِّ تُرَاثِیْ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَۃِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَجِیْئُ بِہِ الرِّیْحُ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِیْئُ بِہِ الرِّیْحُ اَللّٰہُمَّ اہْدِنَا بِالْہُدٰی وَزَیِّنَّا بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْ لَنَا فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِزْقًا طَیِّبًا مُّبٰرَکًا اور پڑھے عرفہ کی شام کو یہ کلمات سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ عَرْشُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْاَرْضِ مَوْطِئُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ سَبِیْلُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی النَّارِ سُلْطَانُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْجَنَّۃِ رَحْمَتُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْقَبْرِ قَضَآؤُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْہَوَآءِ رُوْحُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَآءَ سُبْحَانَ الَّذِیْ وَضَعَ الْاَرْضَ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْہُ اِلَّا اِلَیْہِ اور پڑھے جس وقت دیکھے دیواریں مدینہ منورہ کی اَللّٰہُمَّ ہٰذَا حَرَمُ رَسُوْلِکَ فَاجْعَلْہُ لِیْ وِقَایَۃً مِّنَ النَّارِ وَاَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَسُوْٓءِ الْحِسَابِ اور پڑھے نزدیک داخل ہونے کے رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا اور کہے نزدیک روضہ مبارک کے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَفْوَۃَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ وُلْدِ اٰدَمَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ وَرَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ الطَّیِّبِیْنَ وَاَہْلِ بَیْتِکَ الطَّاہِرِیْنَ وَاُمَّہَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ جَزَاکَ اللّٰہُ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَزٰی نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَکَ الذَّاکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ۔

بَابُ حَرَمِ الْمَدِیْنَۃِ حَرَسَہَا اللّٰہُ تَعَالٰی

یہ باب بیچ بیان حرم مدینہ کے ہے نگہبانی رکھے اسکو اللہ تعالیٰ وقت مسیح دجال وغیرہ کے بیچ حرام ہونے مدینہ اور گرد اسکے کے آئی ہیں اور اختلاف کیا ہے علماء نے اسمیں ہمارے نزدیک معنے اسکے حرام ہونے کے یہ ہیں کہ اسکی تعظیم و تکریم کرے نہ یہ کہ وہ حرام ہے مانند مکہ کے پس ہمارے نزدیک حرام نہیں درخت کاٹنا مدینہ اور گرد اسکے کا اور شکار کرنا اسمیں اور تینوں اماموں کے نزدیک حرام ہیں وہاں بھی بغیر ضمان کے یعنی اسمیں تاوان نہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ مَا کَتَبْنَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْقُرْاٰنَ وَمَا فِیْ ہٰذِہِ الصَّحِیْفَۃِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَدِیْنَۃُ حَرَامٌ مَّا بَیْنَ عَیْرٍ اِلٰی ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِیْہَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ ذِمَّۃُ الْمُسْلِمِیْنَ وَاحِدَۃٌ یَسْعٰی بِہَا اَدْنَاہُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَمَنْ وَّالٰی قَوْمًا بِغَیْرِ اِذْنِ مَوَالِیْہِ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّہُمَا مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ اَوْ تَوَلّٰی غَیْرَ مَوَالِیْہِ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ

والملٰئکۃ والناس اجمعین لا یقبل منہ صرف ولا عدل روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا نہیں لکھا ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے قرآن کے اور اس چیز کے کہ اس صحیفہ میں ہے کہا حضرت علی نے صحیفہ میں یہ ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ حرم ہے درمیان عیر و ثور تک پس جو شخص کہ پیدا کرے مدینہ میں بدعت یعنے جو چیز کہ مخالف ہے کتاب و سنت کی یا ٹھکانا دے بدعتی کو پس اوس پر لعنت اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی نہیں قبول کیے جاتے اوس سے یعنے کامل قبول نہیں ہوتے فرض اور نہ نفل اور عہد مسلمانوں کا ایک ہے یعنی حاصل کر سکتا ہے ساتھ اس کے ادنیٰ انکا پس جو شخص کہ توڑے مسلمان کے عہد کو پس اوس پر بھی لعنت اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی نہیں قبول کیے جاتے اوس سے فرض اور نہ نفل اور جو شخص کہ موالات کرے ایک قوم سے بغیر اذن صاحبوں اپنے کے پس اوس پر لعنت اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی نہیں قبول کیے جاتے اوس سے فرض اور نہ نفل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی میں یہ بھی ہے کہ جو شخص کہ دعویٰ کرے طرف غیر باپ اپنے کی یعنے کہے کہ میں فلانے کا بیٹا ہوں اور واقع میں اوسکا بیٹا نہیں یا نسبت کرے اپنے کو طرف غیر مالکوں اپنے کے پس اوس پر لعنت اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی نہیں قبول کیے جاتے اوس سے فرض اور نہ نفل ف اس حدیث کا سبب یہ ہے کہ لوگوں نے آپس میں کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مخصوص کیا ہے حضرت علی کو ساتھ اوس صحیفہ کے یعنے کتاب کے سوائے قرآن کے انکے جواب میں حضرت علی نے یہ فرمایا کہ نہیں لکھا ہم نے آنحضرت سے سوائے قرآن کے اور اس چیز کے کہ صحیفہ میں ہے اور صحیفہ سے مراد ورق کاغذ ہے کہ اسمیں احکام دیات کے اور بعض احکام لکھے تھے اور وہ حضرت علی کی تلوار کے غلاف میں رہتا تھا ان احکام میں یہ حکم مدینہ کا بھی تھا کہ بیان کیا اور مدینہ حرم ہے یعنے بزرگ قدر ہے اور منع ہے اسمیں ایسی چیز کرنی کہ باعث اوسکی حقارت کی ہو اور نزدیک شافعیہ کے حرام ہے مثل حرم مکے کے یعنے جو چیزیں کہ حرم مکہ میں کرنی حرام ہیں مدینہ میں بھی حرام ہیں اور حد اس حرم کی درمیان عیر اور ثور کے ہے اور یہ دو پہاڑ ہیں اطراف مدینہ مطہرہ کے اور لفظ صرف کے معنی ہیں فرض یا نفل یا توبہ یا شفاعت اور لفظ عدل کے معنی ہیں نفل یا فرض یا فدیہ یا شفاعت اور بعضوں نے کہا توبہ اور عہد مسلمانوں کا ایک ہے یعنے ایک یہ بھی حکم لکھا ہوا تھا اس صحیفہ میں کہ عہد و امان مسلمانوں کا مانند شئ واحد کے ہے یعنی حاصل کر سکتا ہے ساتھ اس کے ادنیٰ انکا یعنے ادنیٰ بھی اختیار عہد و امان دینے کا رکھتا ہے اور جب ادنیٰ انکا امان دیوے کافروں کو پس رعایت اوسکے عہد کی پورا کرنی لازم ہوتی ہے حاصل یہ ہے کہ جو کوئی مسلمانوں میں سے ہو اگرچہ حقیر ہو مانند غلام و عورت کے امان دیوے کسی کافر کو اور عہد کرے اوس سے اور اپنی پناہ میں لاوے تو نہیں جائز ہے کسی کو توڑنا اوسکا اور جو کوئی توڑے مسلمان کے عہد کو یعنی قتل کرے اوس کافر کو یا لیوے مال اوسکا تو اوسپر بھی لعنت ہے الخ اور جو شخص کہ موالات کرے یعنے دوستی کرے جاننا چاہیے کہ ولاء دو قسم پر ہے ایک تو ولاء موالات اور یہ ہے کہ عادت عرب کی تھی کہ آپس میں دوستی رکھتے تھے اور عہد باندھتے تھے اور قسم کھاتے تھے کہ نیک و بد میں آپس میں شریک اور مدد و معاون رہینگے اور آپس میں ایک دوسرے کے دوست سے دوستی رکھینگے اور دشمن سے دشمنی ایام جاہلیت میں امر حق و باطل پر بھی مدد کرتے تھے اور اسلام میں امر حق ہی پر مدد کرتے تھے اور اکثر اہل عجم عرب میں انکے صاحبوں سے عقد و عہد باندھتے تھے اور دوسرے ولاء عتاقت ہے کہ جسنے غلام آزاد کیا ہے اوس غلام پر حق ولاء ثابت ہوا کہ وقت نہ ہونے عصبہ اوس غلام کے وہ آزاد کرنے والا وارث اوسکا ہوتا ہے کہ بعد فرض کے جو کچھ بچا ہو وہ لیتا ہے پس احتمال ہے کہ مراد موالات سے یہاں قسم اول ہو پس معنے یہ ہونگے کہ ایک شخص کو موالی یعنے دوست مقرر ہوں تو نہ چاہیے کہ اور قوم کو موالی ٹھہراوے بغیر اذن موالی اپنے کے اسلیے کہ اسمیں ایک طرح کی عہد شکنی اور ایذا دینی ہے مسلمانوں کو اور احتمال یہ بھی ہے کہ ولاء عتاقت مراد ہو پس اس صورت میں معنی یہ ہونگے کہ جو کوئی نسبت کرے اپنی آزادی کو غیر آزاد کرنے والے اپنے کی طرف تو مستحق لعنت ہے جیسا کہ مستحق لعنت ہوتا ہے غیر باپ کی طرف نسبت کرنے میں اور اس صورت میں قید بغیر اذن موالی کے بنا بر غالب کے ہے کہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ اگر غلام آزاد کیا ہوا چاہے کہ اپنا ملک اس بات کا تو وہ اذن نہیں دیتا پس اسسے کوئی یہ نہ سمجھے کہ اگر مالک اذن دیوے تو نسبت کرنا غیر کی طرف درست ہے

اور بیان فرمایا انکو آپ نے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علی نے یقین لکھا حضرت سے سوا قرآن کے اور صحیفہ مذکور کے پس حضرت علی کے کلام سے یہ باطل ہوتا ہے مذہب شیعہ کا کہ حضرت علی کو آنحضرت نے وصیت کی تھی ساتھ خلافت کے اور اور اسرار کے اور خاص اہلبیت کو ایسی چیزیں بتائی تھیں کہ اوروں کو نہیں بتائیں پس یہ سب دعوی باطل ہیں اور اسپر یہ دلیل ہے کہ سب پر کھول کر بیان کر دیا ہے وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ اَنْ یُّقْطَعَ عِضَاھُھَا اَوْ یُقْتَلَ صَیْدُھَا وَقَالَ الْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّھُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ لَا یَدَعُھَا اَحَدٌ رَغْبَۃً عَنْھَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰہُ فِیْھَا مَنْ ھُوَ خَیْرٌ مِّنْہُ وَلَا یَثْبُتُ اَحَدٌ عَلٰی لَاْوَائِھَا وَجَھْدِھَا اِلَّا کُنْتُ لَہٗ شَفِیْعًا اَوْ شَھِیْدًا یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق میں حرام کرتا ہوں درمیان دو طرف کناروں سنگستان مدینہ کے یہ کہ کاٹے جاویں درخت خاردار اسکے یا مارا جاوے شکار اسکا اور فرمایا مدینہ بہتر ہے واسطے انکے یعنی واسطے مومنین اسکے کہ دنیا اور دین میں اگر جانیں یعنی اسکی بھلائی کو نہ چھوڑیں اسکو اور نہ جاویں واسطے فراغت دنیا کے نہ چھوڑیگا اسکو کوئی بے رغبتی سے مگر بدل دیگا اللہ اسمیں ایک شخص کو کہ وہ بہتر ہوگا اس سے یعنی نہیں ضرر کریگا مدینہ کو جانا اسکا بلکہ نصیب ہوگا اسکا اور نہیں ثابت رہیگا یعنی نہیں صبر کریگا کوئی اسکی سختی اور بھوک پر اور اسکی مشقت پر مگر ہونگا میں واسطے اسکے شفاعت کرنے والا یا گواہ ہونگا یعنی اسکی طاعت کا دن قیامت کے نقل کی یہ مسلم نے ف ... اسکو علما ہمارے نے نفی تنزیہی پر یعنی بہتر یہ ہے کہ کوئی بلا ضرورت چھوڑیگا ... اور اس حدیث میں بشارت ہے ... مجاورت مدینہ کے ... ظاہر کی ... حدیث کے ... وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَصْبِرُ عَلٰی لَاْوَاءِ الْمَدِیْنَۃِ وَشِدَّتِھَا اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِیْ اِلَّا کُنْتُ لَہٗ شَفِیْعًا یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں صبر کریگا مدینہ کی سختی اور بھوک پر اور اسکی محنت پر کوئی امت میری سے مگر ہونگا میں واسطے اسکے شفاعت کرنے والا قیامت کے دن نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْہُ قَالَ کَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُوْا بِہٖ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَخَذَہٗ قَالَ اللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ عَبْدُکَ وَخَلِیْلُکَ وَنَبِیُّکَ وَاِنِّیْ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ وَاِنَّہٗ دَعَاکَ لِمَکَّۃَ وَاَنَا اَدْعُوْکَ لِلْمَدِیْنَۃِ بِمِثْلِ مَا دَعَاکَ لِمَکَّۃَ وَمِثْلِہٖ مَعَہٗ ثُمَّ قَالَ یَدْعُوْ اَصْغَرَ وَلِیْدٍ لَّہٗ فَیُعْطِیْہِ ذٰلِکَ الثَّمَرَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا تھے لوگ جس وقت دیکھتے پہلا پھل اسکو لاتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جس وقت کہ لیتے اسکو حضرت کہتے یا اللہ برکت دے واسطے ہمارے بیچ میوے ہمارے کے اور برکت دے واسطے ہمارے بیچ شہر ہمارے کے اور برکت دے واسطے ہمارے بیچ صاع ہمارے کے اور برکت دے واسطے ہمارے بیچ مد ہمارے کے یا اللہ تحقیق ابراہیم بندہ تیرا اور دوست تیرا اور نبی تیرا اور تحقیق میں بندہ تیرا ہوں اور نبی تیرا ہوں اور تحقیق ابراہیم نے دعا کی تجھ سے واسطے مکہ کے یعنی اس آیت میں کہ فاجعل افئدۃ من الناس ... اور میں دعا کرتا ہوں تجھ سے واسطے مدینہ کے مانند اس چیز کے کہ دعا کی ابراہیم نے تجھ سے واسطے مکہ کے اور مثل اسکے ساتھ اسکے یعنی دو چند اسکے کہ دعا کی ابراہیم نے پھر بلاتے چھوٹے بچہ کو ... دیتے اسکو وہ پھل نقل کی یہ مسلم نے ف برکت کے معنی ... برکت شہر کی ... بہت ... قبول ہوئی ... برکت ...

علیہ وسلم کے سبب سے تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا مرتبہ بزرگ اور جلیل ہے لیکن حضرت نے یہ صفت اپنی بیان فرمائی اور اپنے تئیں فقط بندہ اور نبی ہی کہا واسطے تواضع کے اور حضرت
ابراہیم کو سلطے دینے کے تاکہ وہ خوش ہو جاویں ۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اِبْرَاہِیْمَ حَرَّمَ مَکَّۃَ
فَجَعَلَہَا حَرَامًا وَاِنِّیْ حَرَّمْتُ الْمَدِیْنَۃَ حَرَامًا مَا بَیْنَ مَأْزِمَیْہَا اَنْ لَّا یُہْرَاقَ فِیْہَا دَمٌ وَلَا یُحْمَلَ فِیْہَا سِلَاحٌ لِقِتَالٍ وَلَا تُخْبَطَ
فِیْہَا شَجَرَۃٌ اِلَّا لِعَلَفٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ۔ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق ابراہیم نے بزرگی دی مکہ کو یعنی
ظاہر کی بزرگی اسکی پس گردانا اسکو حرام اور تحقیق میں نے بزرگی دی مدینہ کو بیچ اسکے درمیان دونوں طرفوں اسکی کے یہ کہ نہ گرایا جاوے
اس میں لہو اور نہ اٹھایا جاوے اس میں ہتھیار واسطے لڑائی کے اور نہ جھاڑا جاوے اس میں درخت یعنی پتے درخت کے مگر واسطے کھلانے جانوروں کے نقل کی یہ مسلم
نے فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرم مدینہ جو فرمایا مراد اس سے تحریم ہے تعظیم سے تعلق ہے وہ ساتھ حرم کے اور دلیل اس پر قول حضرت کا ہے کہ نہ جھاڑا جاوے
اس میں درخت مگر واسطے کھلانے جانوروں کے اور حرم مکہ کے جو درخت ہیں انکے پتے جھاڑنے کسی حال میں درست نہیں اور شکار کرنا مدینہ میں بھی
حرام جانا اور جو صحابہ نے منع نہیں کیا کسی پر مدینہ جانور کے شکار کرنے کا مدینہ میں بلکہ بعض جگہ یہ بھی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی
طریق سے کہ احترام کیا جاوے اس پر اتفاق ہے ملا علی قاری رحمہ اللہ نے اس مقام کو تفصیل سے لکھا ہے چاہئے کہ شرح میں دیکھے وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ
اَنَّ سَعْدًا رَکِبَ اِلٰی قَصْرِہٖ بِالْعَقِیْقِ فَوَجَدَ عَبْدًا یَقْطَعُ شَجَرًا اَوْ یَخْبِطُہٗ فَسَلَبَہٗ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَاءَہٗ اَہْلُ الْعَبْدِ فَکَلَّمُوْہُ
اَنْ یَّرُدَّ عَلٰی غُلَامِہِمْ اَوْ عَلَیْہِمْ مَا اَخَذَ مِنْ غُلَامِہِمْ فَقَالَ مَعَاذَ اللّٰہِ اَنْ اَرُدَّ شَیْئًا نَفَّلَنِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ وَاَبٰی اَنْ یَّرُدَّ عَلَیْہِمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ۔ اور روایت ہے عامر بیٹے سعد سے کہ سعد سوار ہو کر طرف محل اپنے کے عقیق میں گئے پس پایا ایک
غلام کو کہ کاٹتا تھا درخت یا جھاڑتا تھا پتے اسکے پس چھین لیے سعد نے کپڑے اس غلام کے پس جب پھرے سعد یعنی طرف مدینہ کے آئے اسکے مالک
غلام کے پس گفتگو کی انہوں نے یہ کہ پھیر دیں انکے غلام پر یا ان پر جس چیز کو لیا ہے غلام انکے سے یعنی کپڑے پس کہا سعد نے پناہ خدا کی یہ کہ پھیر دوں میں
چیز کو کہ دلوائی ہے مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور انکار کیا یہ کہ پھیر دیں انپر نقل کی یہ مسلم نے فائدہ سعد سے مراد سعد بن ابی وقاص ہیں کہ عشرہ مبشرہ
سے تھے اور عقیق نام ایک جگہ کا ہے قریب مدینہ کے اور یہ امر بیشک ثابت ہوا ہے کہ ان مالکوں نے حال غلام کا اپنے کہا یا سبب حال غلام کہا اپنے کو دیا
جو کچھ لیا ہے جا سے غلام سے اور دلوائی ہے یعنی اذن دیا ہے ایسا کہ جو کوئی دیکھے کسی کو شکار کرتے یا درخت کاٹتے مدینہ میں چھین لیوے کپڑے اسکے یہ
حدیث منسوخ ہے یا وہیل کی کی ہے کہ واسطے زجر و تنبیہ کے تھا اور کہا طیبی نے کہ مشہور مذہب امام مالک و شافعی میں ہے کہ نہیں الزام آتا مار ہیں شکار مدینہ کے
اور کاٹنے درخت کی سے بلکہ بیحرام ہے بغیر الزام آنے بدلے کے اور کہا بعضوں نے کہ واجب ہوتا ہے بدلا مانند حرم مکہ کے اور بعضوں نے کہا کہ حرام بھی نہیں ہے ہاتھی یہ
مذہب ہمارا ہے لیکن کمروہ ہے وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وُعِکَ اَبُوْ بَکْرٍ وَّبِلَالٌ
فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ اللّٰہُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَۃَ کَحُبِّنَا مَکَّۃَ اَوْ اَشَدَّ وَصَحِّحْہَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ
صَاعِہَا وَمُدِّہَا وَانْقُلْ حُمَّاہَا فَاجْعَلْہَا بِالْجُحْفَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ۔ اور روایت ہے عائشہ سے کہا جب آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
مدینہ میں تپ میں ہوئے ابو بکر اور بلال پس آئی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی میں نے آپکو پس فرمایا الٰہی دوست کر طرف ہماری
مدینہ کو مانند دوستی ہماری مکہ کے بلکہ زیادہ تر اس سے اور درست کر تو اسکو یعنی ہوا مدینہ کو اور برکت دے واسطے ہمارے بیچ صاع اسکی کے اور مد
اسکے اور نقل کر تپ کو یعنی غربت و کثرت تپ کو اور اسکی وبا کو اور رکھ اسکو جحفہ میں نقل کی بخاری اور مسلم نے فائدہ آیا ہے کہ حضرت عائشہ نے
حضرت ابو بکر سے حالت تپ میں پوچھا کہ کیا حال ہے آپکا وہ اس وقت آواز بلند سے ذکر کرتے تھے اور تسلی ہوا سے واقف ہوا اور تکان

پہنچانے والا ذخیرہ ذلک کرنے لگے حضرت عائشہؓ نے یہ حال حضرت سے عرض کیا آنحضرتؐ نے دعا مانگی اور جحفہ نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکہ و
مدینہ کے اس زمانہ میں وہاں یہود رہتے تھے اور آیا ہے کہ نہیں مدینہ میں پہلے ہجرت سید البشر صلے اللہ علیہ وسلم کے وبا اور بیماری بہت تھی اس جگہ کو
حضرت نے شکوک میں کفار میں بابت اور اس حدیث میں دلیل ہے اس پر کہ جائز ہے بددعا کرنی کفار پر ساتھ امراض موت و ہلاک کے اور خراب ہونے
شہروں انکے کے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ
الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتّٰى نَزَلَتْ مَهْيَعَةَ فَتَأَوَّلْتُهَا أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلٰى مَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ ۔ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ سے بیچ حدیث خواب دیکھنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ مقدمہ مدینہ کے کہ دیکھا میں نے ایک عورت
کالی پراگندہ بال نکلی مدینہ سے یہاں تک کہ اتری مہیعہ میں کہ نام ایک جگہ کا ہے پس تعبیر دی میں نے اسکی یہ کہ تحقیق وبا مدینہ کی نقل کی گئی طرف مہیعہ کے
کہ نام جحفہ کا ہے نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُفْتَحُ الْيَمَنُ
فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبُسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَيُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبُسُّونَ
فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَيُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبُسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ
بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سفیان بن ابی زہیرؓ سے کہا سنا میں نے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے فتح کیا جاویگا یمن پس آویگی ایک قوم چلتے ہوئے پس کوچ کرینگے ساتھ اہل اپنے کے اور تابعداروں اپنے کے اور
مدینہ بہتر ہوگا واسطے انکے اگر جانتے بہتر ہونا مدینہ کا تو نہ چھوڑتے اسکو اور فتح کیا جاویگا شام پھر آویگی ایک قوم چلتے ہوئے پس کوچ کرینگے ساتھ اہل اپنے کے
اور تابعداروں اپنے کے اور مدینہ بہتر ہوگا واسطے انکے اگر جانتے تو نہ چھوڑتے مدینہ کو اور فتح کیا جاویگا عراق پس آویگی ایک قوم چلتے ہوئے پس کوچ کرینگے
ساتھ اہل اپنے کے اور تابعداروں اپنے کے اور مدینہ بہتر ہوگا واسطے انکے اگر جانتے تو نہ چھوڑتے مدینے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ خبر ہے اسلام
میں فتح ہو دیگا اور لوگ واسطے طلب معیشت اور فائدہ دنیا اور لذتوں فانیہ اپنی کے مدینہ سے مع اہل و عیال اور تابعداروں کے نکل کر وہاں جا رہینگے
اور اگر جانتے حقیقت حال کی اور سعادت سکونت مدینہ کی تو وہاں سے نہ نکلیں ۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرٰى يَقُولُونَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امر کیا گیا ہوں میں ساتھ ہجرت کرنے کے ایسی بستی میں کہ غالب آتی ہے سب
بستیوں پر کہتے ہیں اسکو یثرب اور وہ مدینہ ہے دور کرتا ہے مدینہ برے آدمیوں کو جیسے دور کرتی ہے بھٹی میل لوہے کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف غالب
آتی ہے سب بستیوں پر یعنی جو کوئی اسمیں رہتا ہے غالب رہتا ہے اور فتح کرتا ہے اور شہروں کو یہ خاصیت ہے اس شہر عظیم الشان کی کہ جو کوئی اسمیں
آتا ہے اکثر شہروں پر غالب ہوتا ہے پہلے قوم عمالقہ آئی اسمیں غالب ہوئی اور فتح کیا شہروں اور ولایتوں کو بعد انکے یہود آئے وہ غالب ہوئے
عمالقہ پر پھر انصار ہوئے وہ غالب ہوئے یہود پر پھر سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم آئے انکو کس طرح کا غلبہ ہوا کہ عالم کو مشرق
سے مغرب تک لے لیا اور اس شہر کا نام پہلے یثرب اور اثرب تھا وزن پر ... جب حضرت وہاں تشریف لائے تو اسکا نام مدینہ رکھا اور طیبہ
اور منع کیا لوگوں کو یثرب کہنے سے اور منع فرمایا کہ اسکو یثرب نہ کہا کریں یا تو اسلئے کہ وہ نام جاہلیت کا تھا یا اسلئے کہ وہ مشتق ہے ثرب سے بمعنی ہلاک و فساد
یا اسلئے کہ یثرب اصل میں نام ایک بت کا یا ایک ظالم کا تھا اور بخاری نے بیچ تاریخ میں ایک حدیث لایا ہے کہ جو کوئی ایکبار یثرب کہے چاہئے کہ دس
بار مدینہ کہے تا تدارک کرے تلافی اسکی کرے اور ایک اور روایت میں آیا ہے کہ استغفار کرے اور مراد برے آدمیوں سے اہل کفر و شرک ہیں کہ وہ

سبب تو خدا سلام کے نکالے گئے تھے وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی سَمَّی الْمَدِیْنَةَ
طَابَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ تعالی نے نام رکھا مدینہ کا طابہ کہ
یہ سلطنت ہے اللہ تعالی نے نام رکھا کہ اور بیان ہو چکا سبب نام کے طابہ ہونے کا حکایت ہے کہ ایک شخص نے کہا پاک ہے اوسکا ستون شرف عاشقان کو
برابر کی طبیعت کیا اور خوش ہوئے والے اسکی وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَعْرَابِیًّا بَایَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَصَابَ
الْاَعْرَابِیَّ وَعْکٌ بِالْمَدِیْنَةِ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی فَخَرَجَ الْاَعْرَابِیُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِیْنَةُ
کَالْکِیْرِ تَنْفِیْ خَبَثَهَا وَیَنْصَعُ طِیْبُهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ تحقیق ایک اعرابی نے بیعت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی ہجرت پر پس
حضرت کے پاس پہنچی اعرابی کو تپ مدینہ مین یعنی شدت کی تپ ہوئی اسکو وہ جانا اس نے کہ مدینہ اور چاہا نکلنا وہان سے پس آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
کہا اے محمد پھیر دو مجھکو بیعت میری پس انکار کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر آیا حضرت کے پاس اور کہا پھیر دو مجھکو بیعت میری پس انکار کیا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر آیا حضرت کے پاس اور کہا کہ پھیر دو مجھکو بیعت میری پس انکار کیا حضرت نے پھر نکل گیا اعرابی یعنی مدینے سے بغیر اذن
حضرت کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہین کہ مدینہ مانند بھٹی کے ہے دور کرتا ہے میل اپنے کو اور خالص کرتا ہے اچھا اپنے کو یعنی نکال دیتا ہے
برے آدمی کو اور خالص کرتا ہے اچھے آدمی کو پاک کرکے آدمی پلید سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت نے انکار کیا بیعت کے پھیر دینے کا اسلئے کہ نہین جائز تھا
پھیر دینا بیعت اسلام کا اور پھیر دینا بیعت اقامت کا ساتھ حضرت کے اور نکل جانا مدینے سے اور یہ نکالنا مدینے کا برے آدمیون کو اور خالص کرنا اچھون کو
یا تو حضرت کے زمانے مین تھا یا اخیر زمانے مین ہوگا کہ جب دجال نکلے گا تو ہلایا جاویگا مدینہ تین بار پس باہر نکلیگا اور جاویگا طرف دجال
کے ہر کافر و منافق اور احتمال ہے یہ بھی کہ ہر زمانے مین ہوتا ہے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ
حَتّٰی تَنْفِیَ الْمَدِیْنَةُ شِرَارَهَا کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ دور کریگا مدینہ شریرون اپنے کو جیسے دور کرتی ہے بھٹی میل لوہے کا نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَنْقَابِ الْمَدِیْنَةِ مَلٰئِکَةٌ لَا یَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر راہون یا دروازون مدینے کے فرشتے نگہبان ہین نہین داخل ہوگی بیچ
اسکے طاعون اور نہ دجال نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف طاعون تمام ایک بیماری کا ہے جو بسبب حضرت کی دعا کے مدینے مین نہین ہوتی ہے
یہ معجزہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شیخ ولی اللہ نے لکھا ہے اور حضرت شیخ عبد الحق نے طاعون کا ترجمہ وبا کیا ہے اور لکھا ہے کہ نہ داخل ہونا وبا کا وقت
نکلنے دجال کے ہوگا وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَیَطَؤُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَکَّةَ
وَالْمَدِیْنَةَ لَیْسَ نَقْبٌ مِّنْ اَنْقَابِهَا اِلَّا عَلَیْهِ الْمَلٰئِکَةُ صَافِّیْنَ یَحْرُسُوْنَهَا فَیَنْزِلُ السَّبْخَةَ فَتَرْجُفُ الْمَدِیْنَةُ بِاَهْلِهَا
ثَلٰثَ رَجَفَاتٍ فَیَخْرُجُ اِلَیْهِ کُلُّ کَافِرٍ وَّمُنَافِقٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے کوئی شہر مگر
پامال کریگا اسکو دجال سوا مکے اور مدینے کے نہین ہے کوئی راہ راہون مدینے کے سے یا ہر ایک راہ مدینے کے سے مگر اوپر اسکے ہین فرشتے صف باندھے
نگہبانی کرتے ہین اسکی پس اتریگا دجال زمین شور مین کہ باہر مدینے سے ہے پس ہلیگا مدینہ ساتھ رہنے والون اپنے کے تین بار ہلنا پس
نکلیگا طرف دجال کے ہر کافر و منافق نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

لَا یَکِیْدُ اَھْلَ الْمَدِیْنَۃِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ کَمَا یَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے سعد سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں مکر کرے گا مدینہ والوں سے کوئی مگر گھل جاوے گا جیسا کہ گھلتا ہے نمک پانی میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یزید پلید کا ایسا ہی حال ہوا کہ فوج بھیجی بعد اس کے مر گیا بیماری دق اور سل کی سے ہلاک ہو گیا ح وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ اِلٰی جُدُرَاتِ الْمَدِیْنَۃِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَہٗ وَاِنْ کَانَ عَلٰی دَابَّۃٍ حَرَّکَہَا مِنْ حُبِّہَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انس سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت کہ آتے سفر سے پس دیکھتے طرف دیواروں مدینہ کے دوڑاتے اونٹ اپنے کو اور اگر ہوتے اوپر کسی چوپایہ کے تو ہلاتے اسکو بہ سبب محبت مدینہ کے نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَہٗ اُحُدٌ فَقَالَ ھٰذَا جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ اَللّٰہُمَّ اِنَّ اِبْرَاہِیْمَ حَرَّمَ مَکَّۃَ وَاِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر ہوا احد پس فرمایا یہ پہاڑ ہے دوست رکھتا ہے ہمکو اور دوست رکھتے ہیں ہم اسکو یا الٰہی تحقیق ابراہیم نے حرام کیا مکہ کو یعنی ظاہر کیا حرام ہونا اسکا اور تحقیق میں حرام کرتا ہوں اس جگہ کو کہ درمیان دونوں طرفوں سنگستان مدینہ کے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تحقیق یہ ہے کہ یہ محمول ہے ظاہر پر اسلئے کہ پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے علم اور فہم اور محبت و عداوت جمادات میں بھی جیسا کہ لائق حال انکے ہے خصوصا صحبت انکی انبیا اور اولیا کے ساتھ خصوصا سید انبیاء اور سلطان اولیاء سے کہ محبوب عالم اور محبوب پروردگار عالم کے ہیں اور جسکو خدا دوست رکھتا ہے اسکو سب چیز دوست رکھتی ہے اسلئے کہ ہر چیز مخلوق اور تابعدار اسکے ہیں چنانچہ ستون حنانہ کا حضرت کی مفارقت سے رونا دلیل صحیح ہے اس دعوی کی اور میں حرام کرتا ہوں یعنی بزرگ کرتا ہوں نہ یہ کہ حرام ہے یہ نہیں مراد ہے کہ مانند مکہ کے حرام ہے یعنی اسکے درخت کاٹنے اور شکار درست نہیں ہے ح وَعَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُحُدٌ جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے احد پہاڑ ہے کہ دوست رکھتا ہے ہمکو اور دوست رکھتے ہیں ہم اسکو نقل کی یہ بخاری نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ رَاَیْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَخَذَ رَجُلًا یَصِیْدُ فِیْ حَرَمِ الْمَدِیْنَۃِ الَّذِیْ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَلَبَہٗ ثِیَابَہٗ فَجَاءَ مَوَالِیْہِ فَکَلَّمُوْہُ فِیْہِ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ ھٰذَا الْحَرَمَ وَقَالَ مَنْ اَخَذَ اَحَدًا یَصِیْدُ فِیْہِ فَلْیَسْلُبْہُ فَلَا اَرُدُّ عَلَیْکُمْ طُعْمَۃً اَطْعَمَنِیْہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنْ اِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُ اِلَیْکُمْ ثَمَنَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے سلیمان بن ابی عبد اللہ سے کہا دیکھا میں نے سعد بن ابی وقاص کو کہ پکڑا ایک شخص کو کہ شکار کرتا تھا بیچ حرم مدینہ کے وہ حرم کہ حرام ٹھہرایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس چھین لیے سعد نے کپڑے اسکے پس آئے مالک اسکے اور کلام کیا سعد سے بیچ مقدمہ اسکے کے پس کہا سعد نے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام ٹھہرایا ہے یہ حرم اور فرمایا ہے کہ جو شخص کہ پاوے کسی کو کہ شکار کرتا ہو اسمیں پس چاہیے کہ چھین لے اسباب اسکا پس نہیں پھیرونگا میں تمپر وہ بخشش کہ حلال کی ہے مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیکن اگر چاہو تم دوں میں تمکو مول اسکا یہ اثر اور احسان نقل کی یہ ابو داؤد نے وَعَنْ صَالِحٍ مَوْلٰی لِسَعْدٍ اَنَّ سَعْدًا وَجَدَ عَبِیْدًا مِنْ عَبِیْدِ الْمَدِیْنَۃِ یَقْطَعُوْنَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِیْنَۃِ فَاَخَذَ مَتَاعَہُمْ وَقَالَ یَعْنِیْ لِمَوَالِیْہِمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْہٰی اَنْ یُّقْطَعَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِیْنَۃِ شَیْءٌ وَقَالَ مَنْ قَطَعَ مِنْہُ شَیْئًا فَلِمَنْ اَخَذَہٗ سَلَبُہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے صالح سے کہ غلام آزاد تھا سعد کا یہ کہ تحقیق سعد نے پائے کئی غلام غلاموں مدینہ کے سے کہ کاٹتے تھے درخت مدینہ کا پس لیا اسباب انکا اور کہا یعنی غلاموں کے مالکوں کو کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو منع فرماتے تھے یہ کہ کاٹا جاوے درخت مدینہ کے سے کچھ اور فرمایا

جو کاٹے اسمیں کا پہلی سے باپ اُسکا واسطے اس شخص کے جو کہ پکڑے اُسکو نقل کی یہ ابوداؤد نے وقت سوا ہے یہ ہے کہ صالح جو مولے سعد لفظا من گیا
سے سو گیا ہو یا مصنف کو سہو ہوا اسلیے کہ صالح غلام سعد کا نہیں ہے بلکہ صالح مولی توامہ کا ہے جو مولی ہے اسکے سے روایت کی ہے وَعَنِ الزُّبَیْرِ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ صَیْدَ وَجٍّ وَعِضَاہَہٗ حِرْمٌ مُحَرَّمٌ لِلّٰہِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ مُحْیِی السُّنَّۃِ وَجٌّ ذَکَرُوْا
اَنَّہَا مِنْ نَاحِیَۃِ الطَّائِفِ وَقَالَ الْخَطَّابِیُّ اِنَّہٗ بَدَلَ اَنَّہَا اور روایت ہے زبیر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
شکار وج کا اور درخت خاردار اسکے حرام ہیں حرام کیے گئے ہیں واسطے اللہ کے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور کہا محی السنہ نے کہ وج ذکر کیا علماء نے تحقیق اسکو
جانب ہے طائف کے اور کہا خطابی نے انہا کے بدل انہ کہ واسطے اسکے یعنی بموجب حکم اللہ تعالیٰ کے یا واسطے دوستوں اسکے کے یعنی نمازیوں کے
اور لکھا ہے علماء نے کہ حرمت وج کی بطریق حمی کے تھی یعنی اسمیں وغیرہ کے جو غازیوں کے گھوڑوں کے واسطے حرام تھا اسمیں جانا شکار کے لیے اور
سے درخت وغیرہ کاٹنا غیر غازیوں کو نہ یہ کہ حرمت اسکی بطریق حرم کے تھی بعد اگر بطریق حرم کے تھی تو ایک مدت مخصوص میں تھی پھر منسوخ ہوئی
اور کہا شافعی نے کہ شکار کیا جاوے اسمیں اور نہ درخت اسکا کاٹا جاوے لیکن ضمان یعنی بدلا اسمیں نہیں ذکر کیا ہے ابن ملک نے
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّمُوْتَ بِالْمَدِیْنَۃِ فَلْیَمُتْ بِہَا فَاِنِّیْ اَشْفَعُ لِمَنْ
یَّمُوْتُ بِہَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طاقت رکھے یہ کہ مرے مدینہ میں پس چاہیے کہ مرے مدینہ میں پس تحقیق میں شفاعت کرونگا واسطے اس
شخص کے کہ مرے مدینہ میں نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے باعتبار سند کے اور لکھا اہل حدیث نے معنے یہ ہیں کہ جو کوئی رہے
مدینہ میں یہاں تک کہ آوے اسکو موت پس چاہیے کہ رہے اسمیں یہاں تک کہ مرے اسمیں کہ میں شفاعت اُسکی کرونگا اگر گنہگار ہوگا
گناہ بخشوا دونگا اور اگر نیک کار ہوگا تو درجے اسکے بلند کروا دونگا اور مراد شفاعت سے خاص شفاعت ہے کہ جیسے وہاں کے رہنے والوں کے لیے ہوگی
ویسی اوروں کے لیے نہیں ہونے کی والا شفاعت عام حضرت کی سب مسلمانوں کے لیے ہوگی پس افضل یہ ہے کہ جسکی عمر بڑی ہو گئی
وغیرہ سے معلوم ہوا کہ موت قریب پہونچی تو وہ مدینہ منورہ میں جا رہے تا اس نعمت عظمیٰ کو پہونچے کیا خوب دعا ہے حضرت عمر کی اللہم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک
واجعل موتی ببلد رسولک یا اللہ یہ دولت مجھے بھی نصیب کر آمین یا ارحم الراحمین ہے وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰخِرُ قَرْیَۃٍ مِّنْ قُرَی الْاِسْلَامِ خَرَابًا الْمَدِیْنَۃُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر بستی بستیوں اسلام کی سے خراب ہونے میں مدینہ ہوگا نقل کی یہ ترمذی نے
اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے یعنی قریب قیامت کے سب شہر وغیرہ ویران ہونگے اور مدینہ سب کے پیچھے ویران ہوگا یہ فضیلت حضرت کی
برکت سے مدینہ کو حاصل ہوئی ہے وَعَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ اَوْحٰی اِلَیَّ اَیَّ ہٰؤُلَاءِ
الثَّلَاثَۃِ نَزَلْتَ فَہِیَ دَارُ ہِجْرَتِکَ الْمَدِیْنَۃُ اَوِ الْبَحْرَیْنُ اَوْ قِنَّسْرِیْنُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے جریر بیٹے عبد اللہ کے سے
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے وحی کی طرف میرے کہ جونسی ان تینوں میں سے اترو گے تم یعنی رہنے کے لیے پس وہی
گھر ہجرت تمہاری کا مدینہ یا بحرین یا قنسرین نقل کی یہ ترمذی نے بحرین ایک جزیرہ ہے دریاے عمان میں اور قنسرین نام ہے ایک شہر کا
شام کے شہروں میں سے اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا کہ ان تینوں جگہوں میں سے جہاں چاہو ہو اور تاریخ میں
میں لکھا ہے کہ پہلے ہجرت کرنے سے حضرت اختیار دیے گئے ان جگہوں مذکورہ کے بیچ میں پھر آخر کو مدینہ میں رہنا ہوا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عن ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل المدینۃ رعب المسیح الدجال لہا یومئذ سبعۃ ابواب علی کل باب ملکان رواہ البخاری روایت ہے ابی بکرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہیں داخل ہوگا مدینہ میں خوف مسیح دجال کا اور مدینہ کے اس دن یعنی دن نکلنے دجال کے سات دروازے ہونگے یعنی سات راہیں ہونگی ہر دروازے پر دو فرشتے ہونگے یعنی نگہبان باعتبار حفاظت کے نقل کی یہ بخاری نے وعن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہم اجعل بالمدینۃ ضعفی ما جعلت بمکۃ من البرکۃ متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا الٰہی کر وہاں مدینہ میں دو چند اس برکت سے کہ گردانی تو نے مکہ میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مدینہ کی قوت میں بہ نسبت مکہ کے دو چند برکت دے اور یہ منافی نہیں ہے مکہ کی افضلیت اس سے باعتبار زیادہ ہونے حسنات کے ہے وعن رجل من آل الخطاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من زارنی متعمدا کان فی جواری یوم القیامۃ ومن سکن المدینۃ وصبر علی بلائہا کنت لہ شہیدا وشفیعا یوم القیامۃ ومن مات فی احد الحرمین بعثہ اللہ من الآمنین یوم القیامۃ اور روایت ہے ایک شخص سے کہ اولاد خطاب کی سے تھا نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جس شخص نے زیارت کی میری قصد کرکے ہوگا بیچ ہمسائگی اور پناہ میری کے دن قیامت کے اور جو شخص کہ رہا مدینہ میں اور صبر کیا اوپر سختی اس کی کے ہونگا میں واسطے اس کے یعنی طاعت اس کی کے گواہ اور شفاعت کرنے والا یعنی اس کے گناہوں کی دن قیامت کے اور جو شخص کہ مرگیا بیچ ایک کے دونوں حرموں میں سے یعنی مکہ و مدینہ کے اٹھاویگا اس کو اللہ تعالیٰ امن والوں میں سے یعنی ان میں ہوگا کہ خوف بڑے سے دن قیامت کے ف قصد کرکے یعنی خاص میری زیارت ہی کے لیے آیا بنظر ثواب کے نہ واسطے تجارت اور سیر و تماشہ کے کہ ان کے ساتھ کوئی اور غرض نہ ہو محض میری زیارت کے لیے آیا ہو وعن ابن عمر مرفوعا من حج فزار قبری بعد موتی کان کمن زارنی فی حیاتی رواہما البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے ابن عمر سے بطریق مرفوع کے کہ جس شخص نے حج کیا پھر زیارت کی میری قبر کی پیچھے مرنے کے ہوگا مانند اس شخص کے کہ زیارت کی میری بیچ زندگی میری کے نقل کی یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں ف یہ کہ حضرت حیات النبی ہیں اور دلالت کرتی ہے یہ حدیث اس پر کہ مناسب تر یہ ہے کہ زیارت بعد حج کے کرے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جو کوئی زیارت کرے قبر شریف میری کی واجب و لازم ہوتی ہے اس کے لیے شفاعت میری اور اور روایت میں آیا ہے کہ جس نے حج کیا بیت اللہ کا اور نہ زیارت کی میری پس تحقیق ظلم کیا مجھ پر اور روایت میں آیا ہے کہ جس نے قصد کیا طرف مکہ کے بیچ حج کے پھر قصد کیا میری زیارت کا اور مسجد کا میری لکھے جاتے ہیں اس کے لیے دو حج مبرور مقبول لکھا ہے یہ جذب القلوب میں وعن یحیی بن سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان جالسا وقبر یحفر بالمدینۃ فاطلع رجل فی القبر فقال بئس مضجع المؤمن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بئس ما قلت قال الرجل انی لم ارد ہذا انما اردت القتل فی سبیل اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا مثل القتل فی سبیل اللہ ما علی الارض بقعۃ احب الی ان یکون قبری بہا منہا ثلث مرات رواہ مالک مرسلا روایت ہے یحیی بن سعید سے یہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے اور ایک قبر کھودی جاتی تھی مدینہ میں پس جھانکا ایک شخص نے قبر میں اور کہا بری خوابگاہ ہے مومن کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بری ہے وہ چیز کہ کہی تو نے کہا اس شخص نے کہ تحقیق میں نے نہیں ارادہ کیا اس کا سوا اس کے نہیں کہ ارادہ کیا میں نے قتل فی سبیل اللہ کا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے کوئی چیز مانند قتل فی سبیل اللہ کے نہیں ہے زمین پر کوئی جگہ کہ زیادہ محبوب ہو میرے نزدیک اس سے کہ ہو قبر میری اس میں مدینہ سے تین بار فرمایا حضرت نے یہ بات روایت کی یہ مالک نے بطریق مرسل کے ف یعنی بری ہے وہ چیز

سے جانا چاہیے کہ اگر آنحضرت نے بدون کو باوجودیکہ قبر اسکی بقیع ہو یا غیر جنت کے ہے آنے کہا کہ یہاں وہ میں نے نہیں کیا کہ قبر مطلق بری خواہ بارگاہ
یاد کرو کیا تھا میں سے اگر شہید ہوتا شک کی اولین بہتر دو قبر میں مرنے سے حضرت نے اسکی بات کو پسند فرمایا اور فرمایا کہ نہیں ہو کوئی مانند شہید ہونیکے
راہ خدا میں پھر ذکر کی فضیلت اسکی کہ مرے اور دفن کیا جاوے مدینہ میں برابر ہے کہ شہید ہو یا غیر شہید ہو ساتھ اس عبارت کے کہ نہیں زمین پر الخ
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِوَادِي الْعَقِيقِ يَقُولُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي فَقَالَ صَلِّ فِي
هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ وَفِي رِوَايَةٍ وَقُلْ عُمْرَةٌ وَحَجَّةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا کہ کہا عمرؓ نے سنا میں نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ بیچ وادی عقیق کے فرماتے تھے آیا میرے پاس آج کی رات ایک آنے والا پروردگار میرے کی طرف سے یعنی فرشتہ اور کہا
نماز پڑھ اس جنگل مبارک میں اور کہہ عمرہ حج میں اور ایک روایت میں ہے کہ کہہ عمرہ اور حج یعنی نماز اس میں مانند عمرہ اور حج کے ہے فضل کی بیچ بخاری نے ف وادی عقیق
نام ایک جنگل کا ہے مدینہ کے جنگلوں میں سے اور کہہ عمرہ حج میں یعنی وہاں کی نماز گویا برابر ہے کہ حج میں ہو مقصود بیان کرنا فضیلت کا اس
اس جنگل میں کا حکم عمرہ اور حج کا رکھتی ہو اور فضائل مدینہ منورہ کے سوائے فضائل مذکورہ کے اور بھی بہت منقول ہیں لکھا ہو جانے کہ حکیم مطلق جل
وعلا نے بیچ مٹی اور میووں اس شہر پاک کے شفا رکھی ہے اور اکثر حدیثوں میں آیا ہے کہ مدینہ کے غبار میں شفا ہے ہر بیماری سے اور بعض طرق میں آیا ہے
کہ شفا ہے جذام اور برص سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے اپنے صحابہؓ کو حکم فرمایا کہ علاج تپ کا ساتھ اس خاک پاک کے کریں اور منقول
ہیں صحابہؓ اور تابعینؒ سے یہ بات اور چلی آئی ہے اور بیچ لیجانے اس مٹی کے واسطے دوا کے آثار وارد ہوئے ہیں اور اکثر علما نے اس علاج کو تجربہ کیا
شیخ مجد الدین فیروزآبادی فرماتے ہیں کہ میں نے خود ایسا تجربہ کیا ہے کہ میرا غلام برس دن کامل سے عارضہ تپ میں گرفتار تھا میں نے یہ مٹی تھوڑی سے پانی میں
ڈالی اور اس غلام کو پلائی اسی دن صحت پائی اور میں فقیر یعنی حضرت شیخ عبدالحق نے تجربہ اس معالجہ کا کیا یعنی جن دنوں کہ میں وہاں وارد تھا گرفتار
ہوا ساتھ عارضہ [illegible] اس قدر کہ باتفاق طبیبوں کے اس سے خوف ہلاک کا تھا طلب شفا کے ساتھ اس خاک پاک کے تھوڑے عرصہ میں
ساتھ بہت سہل کے اس عارضہ سے نجات پائی اور شفا طلب کرنی مدینہ کے میووں سے [illegible] کی حدیث میں آئی ہے کہ جو کوئی سات کھجوریں عجوہ
کی ایک قسم ہے کھجور کی نہار منہ کھاوے کوئی زہر اور کوئی سحر اسے تاثیر نہیں کریگا اور بزرگی اس شہر کی یہ ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اکثر ان کو وصیت کی تھی اس شہر شریف کے رہنے والوں کی تعظیم و تکریم کے لائق ہے امت میری کو کہ حفاظت کریں حرمت ہمسایوں میرے کی اور بیچ رعایت
حقوق انکے کے قصور نہ کریں اور جو کچھ ان سے صادر ہووے اس سے درگذر کریں [illegible] بیشک کہ پرہیز کریں [illegible] کبیرہ کریں تو بھی حکم
شریعت ہے حق اللہ کے اور حق بندوں کے قائم کریں جو کوئی حفاظت انکی حرمت کی کریگا روز قیامت کے میں انکا گواہ اور شفاعت کرنے والا
ہوونگا اور جو کوئی حرمت اہل مدینہ کا نہ رکھیگا پلایا جاویگا طینت الخبال سے اور طینت الخبال ایک حوض ہے دوزخ میں کہ اسمیں پیپ دوزخیوں کی
جمع ہوتا ہے اور آیا ہے کہ ایک بار حضرت نے اپنے دست مبارک اٹھائے اور دعا کی کہ خداوندا جو کوئی ساتھ میرے اور میرے شہر والوں کے بدی کا خیال کرے جلدی
اسکو ہلاک کر اور فرمایا حضرت نے جو کوئی اہل مدینہ کو ڈراوے گا مجھ کو ڈراویگا اور نسائی میں آیا ہے کہ جس نے ڈرایا اہل مدینہ کو از راہ ظلم کے ڈراویگا اسکو
اللہ اور ہوگی اوپر اسکے لعنت اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی اور ایک روایت میں آیا ہے کہ کوئی عمل اسکا نہیں مقبول ہوگا فرض اور نفل
اور آداب وہاں کے یہ ہیں کہ جس قدر ممکن ہو اسکو غنیمت جانے اور حتی الامکان حاضر مسجد شریف میں رہے اور اعتکاف کی نیت کرے اور زیارت
کرے اور تمام اوقات کو صرف نماز اور درود اور طاعات میں کرے اور اگر مسجد میں ہو نظر حجرۂ شریفہ سے نہ اٹھاوے اور اگر باہر ہو تو گنبد
مقدس پر نظر رکھے ساتھ ہیبت اور تعظیم اور خضوع اور خشوع کے کہ حکم اسکا حکم [illegible] نظر کرنے کا طرف کعبہ کے ہو [illegible] اور

ذوق کا نظر کرنے عمارت قبہ کے باہر شہر سے مشتاق ہاتھین دریافت کرنا اسکا موقوف اُسی حالت پر ہے بیان اُسکا نہین ہوسکتا
ہے ذوق این مئی نشناسی بخدا تا نچشی ہے اور راہ و ادب وہان کا یہ ہے کہ جسقدر شب بیداری وہان ہو سکے اگرچہ ایک شب ہو اسواسطے
کہ قدر اُس رات کی شب قدر سے کم نہین ہے بلکہ زیادہ اور چاہیے کہ اُس شب مین کہ ایک ہی شب ساری عمر مین ہووے اور بکثرت حضرتؐ
پر بھیجے بلکہ تمام شب اُسی مین مشغول رہے اور اگر نیند آنے لگے ساتھ خیال جمال باکمال حضرتؐ کے لذت حاصل کر کر اُسکو دفع کرے جب
حضرتؐ کے جمال باکمال کا خیال کریگا تو نیند کہان اور کچھ کہان سے قرار جیسے صبوری کدام و خواب کجا ہ اور اور آداب وہان کے
یہ ہین کہ دل اور زبان اور اعضا کو وقت داخل ہونے سے مسجد شریف مین وقت نکلنے تک بیہودہ چیز اور مخالفات اور ملاہی سے نگاہ رکھے
اور ہمیشہ تصور اسکا رکھے کہ کس جناب مین حاضر ہون اور اگر کوئی محل اُنکی اوقات کا ہو اُس سے کنارہ کش ہووے اور اکتفا کرے
کلام مختصر پر بقدر ضرورت کے اور آداب مسجد کے اوپر گندہ بچے مین مثل تھوک وغیرہ ڈالنے کے وہان پر ضرور لحاظ رکھے اور مسجد مین آنے
پہلے سے روضۂ شریف اور منبر کے درمیان مین نہ بیٹھا رہے بلکہ اگر شوق حاصل کرنے اس فضیلت کا ہو سیدھے پہلے وہان آوے
اور بیٹھے اور بیچ ختم کرنے قرآن کے اس مسجد مین کہ جگہ اُترنے قرآن اور جبرئیل کی ہے اگرچہ ایکبار ہو قصور نکرے اور اگر ہوسکے تو پڑھے اور
مطالعہ کرے یا کسی سے سُنے اُن کتابون کو بھی کہ بیچ خصلتون اور فضیلتون حضرتؐ سید کائنات کے ہین علیہ افضل الصلوات
واشرف التسلیمات تا شوق عبادت اور شوق ملاقات حضرتؐ کا ہو اور بعد زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بقیع کی کرے
اُسمین مزارات صحابہ کرام اور آل اطہار رضی اللہ عنہم وغیرہم کے ہین کرے اور زیارت سید الشہدا حضرت امیر حمزہ چچا حضرتؐ کے کی
اور زیارت مسجد قبا اور اور مساجد اور کنوؤن اور تمام مکانات حضرتؐ کے کی کرے لیکن کلام اسمین ہے کہ زیارت بقیع کی ہر روز بعد از زیارت
حضرتؐ کے کرے یا روز جمعہ کے فقط جیسا کہ عادت ہوئی ہے امام نووی اور تابعین اُنکے نے کہا کہ ہر روز کرے اور ہر بار کہ قبر شریف پر گذرے
اگرچہ باہر مسجد سے ہو کھڑا رہے اور سلام و صلوٰۃ بھیجے حضرتؐ پر اگرچہ کوئی بار گذر واقع ہو اور اگر سامنے قبر شریف کے آوے آداب زیارت کے
بجا لاوے اور وہان کے لوگون کی محبت و تعظیم ضرور لحاظ رکھے اگرچہ ساتھ فسق و بدعت کے منسوب و مطعون ہون اسلیے کہ شرف
حضرتؐ کے ہمسایگی کا کافی ہے اور یہ شرف ساتھ کسی بدبختی و گناہ کے جاتا نہین اور حسن خاتمہ اور مغفرت سے محروم نہین کرتا اور بعد
فارغ ہونے کے زیارات سے جب ارادہ وطن کے آنے کا کرے چاہیے کہ رخصت ہووے مسجد نبوی کی سے ساتھ نماز اور دعا کے بیچ مصلی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے یا قریب اُسکے بعد ازان زیارت قبر مقدس کے ساتھ آداب زیارت کے کرے اور واسطے حاصل ہونے سعادت
کونین کے اپنے لیے اور جنکے لیے چاہے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے اور قبول ہونا ان عبادات کا اور پہونچنا اہل و عیال مین ساتھ سلامتی کے
طلب کرے اور یہ دعا پڑھے اللھم انا نسالک فی سفرنا ھذا البر والتقوی ومن العمل ما تحب وترضی اللھم لا تجعل ھذا آخر العہد بنبیک ومسجدہ
ویسر لی العود الیہ والعکوف لدیہ وارزقنی العفو والعافیۃ فی الدنیا والآخرۃ وردنا الی اہلنا سالمین غانمین آمین آمین اور علامتون قبولیت
اور حصول مقصود سے غلبہ رونے کا ہے اُسوقت بلکہ گریہ و زاری تمام اوقات مین باعث ذوق اور نشان امیدواری ہے
ہے این علم بانع ست و چشم آبیش ٭ ابر گریہ باغ خندد شاد و خوش ٭ اور اگر رونا غلبہ نکرے سعی تکلف رونے مین کرے اور
جو مضمون کہ ذوق و رقت اور رونے سے پیچھے کا ہے اس مقام مین ہے وہ علامت قبولیت کی ہے اور بعد ازان سوا ہوا اور غمگین واسطے مفارقت
پھرے اور وقت رخصت کے پیچھلے پاؤن نہ پھرے کہ یہ خاص کعبہ ہی کے لیے ہے اور وقت رخصت کے جسقدر ہو سکے تصدق کرے

اور وقت پہونچنے کے آداب یہ کہ وقت پہونچنے کے خصوصاً آگے پہلے رعایت کرے اور جب شہر پر نظر پڑے تو کہے اللھم انی اسئلک
خیرھا وخیر اھلھا وخیر ما فیھا واعوذبک من شرھا وشر اھلھا وشر ما فیھا اللھم اجعل لنا بھا قرارا ورزقا حسنا اور جب شہر میں آوے
تو کہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر آئبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون لا الہ الا اللہ
صدق وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ ولا شیء بعدہ اور پہلے آنیکی خبر پہونچنے کی خبر بھیجے
اپنے اہل کو پہونچا دے اور یکایک گھر میں نہ چلا آوے اور نہ رات کو آوے بہترین اوقات وقت چاشت ہی ہے یا آخر روز بھی آرہے
اور پہلے گھر میں آنے سے قصد مسجد کا کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اگر وقت مکروہ نہو اور دعا کرے اور شکر نعمت سلامتی سے
پہونچنے کا بجا لاوے اور کہے الحمد للہ الذی بنعمتہ وجلالہ تتم الصالحات اور جو کوئی آگے آوے مصافحہ کرے اور اگر گلے ملے تو بھی جائز ہے
بشرطیکہ فتنے والا امر نہو اور جب گھر میں آوے دو رکعت نماز پڑھے واسطے شکر اور دعا اور حمد وثنا سے ہوئے بجا لاوے اور گھر والوں کی
خبر پوچھے اور مسجد یا کسی اور جگہ میں قریب گھر کے اکثر بیٹھے تا لوگ ملنے کو آویں پس جو کوئی ملنے کو آوے اس سے تواضع اور خوشی
سے پیش آوے اور دعا کرے خصوصاً شہر میں آنے سے پہلے کہ دعا مسافر کی خصوصاً حاجی کی پہلے پہونچنے سے شہر میں مستجاب ہے
اور اگر کوئی خلاف شرع چیز دیکھے مانند بجانے دف وغیرہ کے منع کرے اور خلاصہ تمام آداب اور سب تمام افعال حج کے اور
افضل یا اصلاح یہ ہے کہ بعد پہونچنے کے اس سفر مبارک سے قصد کرے اوپر تجدید توبہ کے اور لازم کرے تقویٰ کو اور کوشش کرے
بیچ حاصل کرنے نیکیوں ظاہر وباطن کے اسلیے کہ کہا ہے علما نے کہ علامت حج مبرور کی یہ ہے کہ جس حالت سے گیا تھا بہتر اس سے پھر
پھرے اور دلیل اور علامت اسکی یہ ہے کہ حریص ہووے اوپر اتباع سید انبیا کے صلی اللہ علیہ وسلم اور سرد دل ہو محبت دنیا اور اہل
اسکے سے اور سرگرم ہو محبت آخرت اور اہل اسکے میں حج فی الترتیب وجذب القلوب بحمد اللہ تمام ہوا اور مرتب ساتھ مدد توفیق
اللہ تعالیٰ کے صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

ت م ت

کتاب الفقہ تک ۔ مصنفہ عبداللہ بن محمد النسفی

فتاوی عالمگیری ۔ علمائے متفق ہو کر مسائل فقہ جمع

فقہ سب عبادات اور معاملات کا ایک اعلیٰ درجہ کا ذخیرہ

عہد دولت عالمگیر میں بموجب حکم بادشاہ کے بنایا

جسکی چار جلدوں کا فقہ مفید و کافی ۔

۱ جلد اول جس میں مسائل کتاب الطہارت سے کتاب الحج تک ہیں

۲ جلد دوم ۔ کتاب النکاح سے کتاب الوقف

مسلسل ہیں ۔ جلد اول و ثانی یکجائی ۔

۳ جلد سوم کتاب البیوع سے کتاب الغصب

۴ جلد چہارم کتاب الشفعہ سے کتاب الفرائض

یہ فتاوی کتب الفقہ مستقل درجہ کا مستند اور

متداول ہیکہ تمام عمر دنیوی اسلامی دینی

فتاوی کے مسائل پر خواہ وہ مسائل عبادات سے ہوں

یا معاملات سے عقد آزاد و نکاح کا ریاست ہاے کا

اسی کتاب کے مسائل پر موقوف ہیں اور علمائے ہند کا

سب اتفاق ہو گیا ہے تصنیف چہار کا فقہ ہے

کہ جسکے ذریعہ حاوی کتابیں بڑے بڑے جنکی خوش خط

اور صحت میں خوب ہیں آئی ہیں اور اس اتفاق کے

سلسلہ تمام ملک ہند اسلامی خیر شہروں میں ملتی ہیں

یہ انسان کو ایک صورت سے صاحب عقل بناتی ہے

تصنیف کیلئے لوگ شکر کیا لانے کا مقام ہے لہٰذا اہل علم

لیجیے کہ اسے بیشک کتب بیان سے خرید فرماویں ۔

عینی شرح ہدایہ مسائل الفقہ اور حاشیہ چلپی کا

اثر ہدایہ سلسلہ شیخ الامام بدر الدین العینی یہ شرح بہت

کمیاب اور نادرات سے ہے ہمارے ہندوستان میں

تلاش صرف ایک کتاب ہم پہونچی جسکی تصحیح ہوئی

کوشش تمام چھپی ہے کتاب چار جلدوں میں ہے ۔

۱ جلد اول ۔ کتاب الطہارت سے کتاب الحج

دو ٹکڑے یعنی دو حصے ہیں ۔

۲ جلد دوم کتاب النکاح سے کتاب الوقف

دو ٹکڑے یعنی دو حصے ہیں

۳ جلد سوم کتاب البیوع سے کتاب الغصب

۴ جلد چہارم کتاب الشفعہ سے مسائل شتی

در مختار فی شرح تنویر الابصار سب فقہ حنفی

اہل اسلام کے مسائل اور فتووں کا اس کتاب پر مدار

مدار ہے اور یہ اول تو اصل متن تنویر الابصار ہی ایک

جامع کتاب ہے اور جب اسکی شرح ہو گئی پھر تو کوئی مسئلہ

کوئی احتمال کوئی جزئی باقی نہ رہا ۔ بالفعل

اسکا نام شہرہ خاص و عام گردہ اسلام بعلاؤ الدین حنفی

اسکے مصنف ہیں جہاں اللہ تعالیٰ نے قوی مسائل

اور استخراج جزئیات کی قوت استعداد اور ملکہ اس

انکو ایسا عطا فرمایا تھا کہ حق یہ ہے انہوں نے اپنے

تبحر اور فضیلت سے کوئی بات ناتمام نہیں چھوڑی

اشکال سے اشکال اور نہایت عجیب دقیق مسئلہ بے تکلف

پیدا کیا ہے اگرچہ علم فقہ کے بہت سے فتاوے مثل

فتاوی عالمگیری و فتاوی قاضی خان و فتح القدیر

و عینی اور کنز الدقائق وغیرہ کے تصنیف ہوئے ہیں

اور ہر ایک کی شان جدا ہے مگر جس خوبی و ضبط

اور انکشاف مسائل سے یہ کتاب تصنیف ہوئی وہ کا

طرز ہی سب سے نرالا ہے عبارت نہایت مناسب

سلیس ہے جسکا بڑا شہرہ ہے نصیب اللہ تعالیٰ جسکو نصیب ہو

اور فی الحقیقت ایسے عالیشان فتاوی کی اہل

علم فہم عبارت ہوتی چاہیے ۔

۱ جلد اول کتاب الطہارت سے کتاب الحج

۲ جلد دوم کتاب النکاح سے کتاب الوقف

۳ جلد سوم کتاب البیوع سے کتاب الغصب

۴ جلد چہارم کتاب الشفعہ سے مسائل شتی ؛

فتاوی قاضی خان ۔ مصنفہ فخر الحسن بن

بن محمود اوزجندی یہ فتاوی مع حاشیہ پر

رتبہ کا فتاوی ہے تصحیح الحافظ کی کوشش سے با

تمام چھپا ہے چار جلدیں

۱ جلد اول کتاب الطہارت سے کتاب الحج تک

۲ جلد دوم کتاب النکاح سے کتاب الوقف

۳ جلد سوم کتاب البیوع سے کتاب الغصب

۴ جلد چہارم کتاب الشفعہ سے مسائل شتی

اور کثیر ابواب فتاوی کی اس کے مسائل پر ہیں ۔

جامع الرموز ۔ متداول ہیں علماء اس کتاب الطہارت

تا کتاب الفقہ چار حصے ۔

شرح وقایہ ۔ مصنفہ محمود بن صدر الشریعہ بن

عبیداللہ بن جلال الدین المحبوبی حنفی مع حواشی

بطیبار مولوی خادم احمد فقہ حنفی کی درسی

کتاب ہے جلدیں اولین عبادات میں چھپی ۔

ذخیرۃ العقبیٰ ۔ حاشیہ شرح وقایہ کا مصنفہ

اخی یوسف بن جنید چلپی جلد ہے قبل ہو کر ہے

عمدۃ الرعایہ ۔ حاشیہ شرح وقایہ مصنفہ مولانا عبدالحی

کتاب البیوع سے کتاب الوصایا تک ۔

فتاوی کنز الدقائق حنفی مصنفہ عبداللہ نسفی

چار جلدیں کتاب الطہارت و کتاب النکاح

و کتاب البیوع و کتاب الشفعہ تا آخر جیسا سب

متداول ہیں مع حاشیہ ۔